تفسیر راہنما
مولف آیت اللہ ہاشمی رفسنجانی
٦

یہ کتاب برقی شکل میں نشرہوئی ہے اور شبکہ الامامین الحسنین (علیہما السلام) کے گروہ علمی کی نگرانی میں تنظیم ہوئی ہے

تفسیر راهنما (جلد ششم)

مؤلف: آیت الله هاشمی رفسنجانی

آیت ۴۲

﴿ وَالَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ لاَ نُكَلِّفُ نَفْساً إِلاَّ وُسْعَهَا أُوْلَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴾.

اور جن لوگوں نے ایمان اختیار کیا اور نیک اعمال کئۓ جم کسی نفس کو اس کی وسعت سے زیادج تکلیف نھیں دیتے وہی لوگ جتنی ہیں اور اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں

١_ بہشت جاودان، ان لوگوں کا ٹھکانہ ہے کہ جو آیات الہی پر ایمان لائیں اور نیک اعمال انجام دیں_

والذين ء امنوا و عملوا الصّلحت ... اولئك اصحاب الجنة هم فيها خلدون

آیت ۴۰ کی روشنی میں "ء آمنوا" کا متعلق آیات الہی ہیں_

٢_ ایمان اور عمل صالح کا ایک ساتھ ہونا ان میں سے ہر ایک کے ثمر بخش ہونے کی شرط ہے_

والذينء امنوا و عملوا الصلحت ...اولئك اصحاب الجنة

٣_ معارف الہی پر اعتقاد اور دینی فرائض کی انجام دہی کے متعلق ہر انسان کی ذمہ داری اس کی قدرت اور استطاعت کے مطابق ہوتی ہے_ لا نكلف نفساً إلا وسعها

۴_ معارف دین کے بارے میں اعتقاد رکھنے اور فرائض الہی کے انجام دینے میں انسانوں کا مختلف توانائی وں سے بہرہ مند ہونا_والذين ء امنوا و عملوا الصلحت لا نكلف نفساً الا وسعها

۵_ شریعت الهي، ایک سهل اور آسان شریعت ہے_والذين ...لا نكلف نفساً الاّ وسعها

٦_ بہشت، ایک ابدی ٹھکانہ ہے کہ جس میں اہل بہشت دائمی بقاء رکھتے ہیں_هم فيها خلدون

٧_ انسان، ابدی سعادت اور ایک جاودانہ زندگی کا خواہاں ہے_هم فيها خلدون

صلہ اور جزا کا وعدہ اسی صورت میں آدمی کیلئے مؤثر اور ترغیب کا باعث بن سکتاہے کہ جب آدمی اس کا آرزومند ہو_

انسان:انسان کی آرزوئیں ۷; انسان کی ذمہ داری ۳; انسان کے میلانات ۷; انسانوں میں باہمی فرق ۴

اہل بہشت: اہل بہشت کی جاودانگی ٦

ایمان:ایمان اور عمل صالح ۲;ایمان کے اثرات ۲

بہشت::بہشت کی ابدیت ٦، ۱

دین:دین کا سہل ہونا ۵

شرعی فریضہ:شرعی فریضے پر عمل ۴، ۳; شرعی فریضے کی شرائط ۳; فریضے کیلئے استطاعت ۴، ۳

عمل صالح: عمل صالح کے اثرات ۲

مؤمنین:مؤمنین کی عاقبت ۱

نیک لوگ:نیک لوگوں کی عاقبت ۱

آیت ۴۳

﴿ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الأَنْهَارُ وَقَالُواْ الْحَمْدُ لِلّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلا أَنْ هَدَانَا اللّهُ لَقَدْ جَاءتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَنُودُواْ أَن تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴾.

اور ہم نے ان کے سینوں سے ہرکینہ کو الگ کردیا_ ان کے قدموں میں نہریں جاری ہوں گی اور وہ کہیں گے کہ شکر ہے پروردگار کا کہ اس نے ہمیں یہاں تک آنے کا راستہ بتادیا ورنہ اس کی ہدایت نہ ہوتی تو ہم یہاں تک آنے کا راستہ بھی نہیں پاسکتی تھے_ بیشک ہمارے رسول سب دین حق لے کر ائے تھے تو پھر انھیں اوازدی جائیے گی کہ یہ وہ جنت ہے جس کا تمھیں تمھارے اعمال کی بناپر وارث بنایا گیا ہے

۱_ خداوند تعالي، اہل بہشت کے قلوب کو ہر قسم کے بغض اور کینہ سے پاک کردے گا_

و نزعنا ما فى صدورهم من غل

"غل" سے مراد کینہ ہے_

۲_ اہل بہشت کی زندگی صلح و سلامتی سے بھرپور اور جہنمیوں کے جنگ و جدال جیسی الجھنوں سے پاک ہوتی ہے_

و نزعنا ما فى صدورهم من غل

جہنمیوں کے باہمی نزاع کو ذکر کرنے کے بعد اہل بہشت کے دلوں کی بغض و کینہ سے پاکیزگی کو بیان کرنے کا مقصد، دونوں مقاموں کا خلوص و سچائی اور عداوت و کینہ توزی کے لحاظ سے موازنہ کرنا ہے_

۳_ عداوت اور کینہ توزی پختہ رذائل میں سے ہیں اور ان کا مقابلہ کرنے کے لئے سعی و کوشش کی ضرورت ہے_

و نزعنا ما فى صدورهم من غل

انسان کو عداوت اور کینہ سے نجات دلانے کیلئے آیت کریمہ میں کلمہ "نزع" (اکھاڑنا) استعمال کیا گیا ہے لہذا اس میں مذکورہ بالا مطلب کی طرف اشارہ پایا جا سکتا ہے_

۴_ دلوں سے کینہ اور عداوت دور کرنا، ایک الہی قدر و منزلت ہے_و نزعنا ما فى صدورهم من غل

۵_ بہشت میں داخل ہونے سے پہلے مؤمنین کے سینوں میں بعض کینوں کا وجود اور بہشت میں وارد ہونے کے ساتھ ہی ان سے خلاصي*_و نزعنا ما فى صدورهم من غل

۶_ بہشت میں مسلسل بہتی ہوئي متعدد لبریز نہروں کا وجود_تجرى من تحتهم الانهر

"جرى الميزاب" کی طرح یہاں جریان کا خود نہروں کی طرف نسبت دیا جانا نہروں کے پر اور لبریز ہونے سے حکایت کررہا ہے_

۷_ بہتی نہروں کے اوپر اہل بہشت کو مقام والا حاصل ہونا_تجرى من تحتهم الانهر

۸_ بہتی نہریں، نیک کردار مؤمنین کی جزا ہیں_تجرى من تحتهم الانهر

۹_ اہل بہشت، بہشت میں داخل ہونے اور وہاں کی نعمتوں کا مشاہدہ کرنے کے بعد ہدایت پانے اور بہشت میں پہنچنے پر خداوند تعالی کا شکر بجا لاتے ہیں_و قالوا الحمد لله الذى هدانا لهذا

۱۰_ ہدایت الہی کے بغیر بہشت جاودان تک رسائی میسّر نہیں_و ما كنا لنهتدى لو لا ا ن هدانا الله

۱۱_ بہشت اور اس کی نعمات تک پہنچانے کیلئے خداوند

متعال لوگوں کو ایمان اور اعمال صالح بجا لانے کی طرف ہدایت کرتا ہے_قالوا الحمد لله الذی هدانا لهذا

مذکورہ بالا مفہوم کا اخذ ہونا اس بنا پر ہے کہ جب گذشتہ آیت کے قرینہ سے "هدی نا" کا متعلق ایمان اور عمل صالح ہوں اور "لهذا" کا "لام" ہدایت کے ہدف اور غایت کے بیان کیلئے ہو یعنی: "هدانا إلی الایمان لنکون من اصحاب الجنة"

١٢_ ایمان اور عمل صالح تک رسائی صرف ہدایت اور توفیق الٰہی کے سائے میں ہی میسّر ہے_و ما کنا لنهتدی لو لا ان هدانا الله

گزشتہ آیت کے قرینہ سے "لنهتدي" اور "هدی نا" کا متعلق آیات الٰہی پر ایمان اور عمل صالح کی بجا آوری ہو سکتا ہے

یعني: ما کنا لنهتدی إلی الایمان و الا عمال الصالحه لو لا ان هدانا الله إلی ذلك

١٣_ بہشتی نعمات تک رسائی حاصل کرنے کیلئے اہل بہشت کا اپنے اعمال پر اعتماد نہ کرنا_

و قالوا الحمدلله الذی هدانا لهذا و ما کنا لنهتدي

١۴_ اہل بہشت پیغمبروں کی رسالت اور ان کے وعدوں کی سچّائی کو پاتے ہیں اور اسے قسمیہ بیان کرتے ہیں_

لقد جاء ت رسل ربّنا بالحق

١٥_ انبیائے الٰہی کی رسالت، بشر کی رشد و ہدایت کیلئے ہے_لقد جاء ت رسل ربّنا بالحق

مذکورہ بالا مطلب کلمہ "ربّ" سے استفادہ کرتے ہوئے اخذ کیا گیا ہے_

١٦_ بہشت، خدا کی جانب سے نیک کردار مؤمنین پر فضل و کرم ہے اور یہ ان کی کارکردگی کے ہم پلہ جزا نہیں_

تلکم الجنه او رثتموها بما کنتم تعملون

خداوند تعالی نے ایک طرف سے تو بہشت کو اہل ایمان کی کارکردگی کی جزاء کے طور پر متعارف کرایا (بما کنتم تعملون) تو دوسری جانب سے اسے میراث (کسی چیز کا بلاعوض ہاتھ آنا) کا عنوان دیا تاکہ اس حقیقت کی طرف اشارہ ہو پائے کہ بہشت کا عطا کیا جانا مؤمنین کے اعمال کے ہم پلہ نہیں بلکہ اس کی جانب سے تفضل ہے_

١٧_ بہشت، خدا کے ہاں ایک عالی مقام ہے_ان تلکم الجنه

کلمہ "تلکم" کا استعمال، باوجود اس کے کہ اس کا مشار الیہ "بہشت" نزدیک ہے، بہشت کی بلندی اور عظمت کی نشاندہی کرتا ہے_

۱۸_ بہشت میں مؤمنین کا الہی نعمات سے بہرہ مند ہونا ان کے نیک اور مستمر کردار کا نتیجہ ہے_

و نودوا ان ...بما کنتم تعملون

۱۹_و روی عن النبي ﷺ انه قال: ما من احد الاّ و له منزل فی الجنة و منزل فی النار ...و المؤمن یرث الکافر منزله من الجنة فذلك قوله "اورثتموها ..."[1]

جناب رسول خدا ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئي بھی ایسا نہیں مگر یہ کہ اسکے لئے بہشت میں ایک منزل اور جہنم میں ایک منزل موجود ہے...اور مؤمن بہشت میں کافر کی منزل ارث میں لیتا ہے اور قول خدا "اورثتموھا..." کا معنی یہی ہے_

۲۰_عن رسول الله ﷺ (فی حدیث) انه قال فی وصف ا هل الجنه: و الانهار تجری من تحت مساکنهم و ذلك قول الله عزوجل "تجری من تحتهم الانهار ..."[2]

نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ایک طولانی حدیث کے ضمن میں اہل بہشت کی توصیف میں فرمایا: نہریں ان کے گھروں کے نیچے سے جاری ہوں گی اور قول خدا "تجری من تحتهم الانهار ..." کا معنی یہی ہے_

اخلاق: اخلاقی رذائل کا مقابلہ ۳

اقدار: ۴

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا فضل ۱۶; اللہ تعالی کی ہدایت ۱۲،۱۱،۱۰

انبیاء: بعثت انبیاء کی حکمت ۱۵; رسالت انبیاء کی حقانیت ۱۴

اہل بہشت: اہل بہشت اور انبیاء کا وعدہ ۱۴; اہل بہشت اور کینہ ۱; اہل بہشت بہشت میں ۹; اہل بہشت کا ٹھکانہ ۷; اہل بہشت کا خلوص ۲; اہل بہشت کا شکر ۹; اہل بہشت کا عمل ۱۳; اہل بہشت کی زندگی ۲; اہل بہشت کی صفات ۱۳; اہل بہشت کی صلح ۲; اہل بہشت کی قسم ۱۴; اہل بہشت کے قلب کی پاکیزگی ۱، ۵; اہل بہشت کے مقامات ۷

اہل جہنم: اہل جہنم کا باہمی نزاع ۲

ایمان: ایمان کی طرف ہدایت ۱۱; ایمان کے عوامل ۱۲

---

۱) مجمع البیان، ج ۴ ص ۶۴۹; الدر المنثور ج/۷ ص ۳۹۴_

۲) کافی ج/۸ ص ۹۸ ج ۶۹; بحار الانوار ج ۸ ص ۱۶۰ ج ۹۸_

بہشت: بہشت سے پہلے تزکیہ ۵؛ بہشت کی قدر و منزلت ۱۷؛ بہشت کی نعمات ۹، ۱۱، ۱۳، ۱۸؛ بہشت کی نہروں کا جاری ہونا ۶؛ بہشت کی نہریں ۷، ۸؛ بہشت میں حقائق کا ظہور ۱۴؛ موجبات بہشت ۱۰، ۱۱، ۱۶، ۱۳؛ بہشت میں ورود کے اثرات ۵؛ بہشتی نہروں کی صفات ۶

تربیت: تربیت کے عوامل ۱۵

تزکیہ: تزکیہ کی قدر و منزلت ۴

رشد: رشد کے عوامل ۱۵

شکر: نعمت بہشت کا شکر ۹؛ نعمت ہدایت کا شکر ۹

عمل صالح: عمل صالح کی جزا ۱۸؛ عمل صالح کی طرف ہدایت ۱۱؛ عمل صالح کے اثرات ۱۶؛ عمل صالح کے موجبات ۱۲

کینہ: کینہ دور کرنے کی اہمیت ۳؛ کینہ دور کرنے کی قدر و منزلت ۴

مؤمنین: مؤمنین بہشت میں ۵، ۱۸ مؤمنین پر فضل خدا ۱۶؛ مؤمنین کا عمل صالح ۸؛ مؤمنین کی جزا ۸، ۱۶؛ مؤمنین میں کینہ ۵

نیک لوگ: نیک لوگوں کی جزا ۸

ہدایت: ہدایت کے عوامل ۱۲، ۱۱

آیت ۴۴

﴿ وَنَادَى أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ أَن قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقّاً فَهَلْ وَجَدتُّم مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقّاً قَالُواْ نَعَمْ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَن لَّعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ﴾.

اور جنتی لوگ جہنمیوں سے پکار کر کہیں گے کہ جو کچھ ہمارے پروردگار نے ہم سے وعدہ کیا تھا وہ ہم نے تو پا لیا کیا تم نے بھی حسب وعدہ حاصل کر لیا ہے_ وہ کہیں گے بیشک_ پھر ایک منادی آواز دے گا کہ ظالمین پر خدا کی لعنت ہے (۴۴)

۱_ اہل بہشت بہشت میں وارد ہونے کے بعد بلند آواز کے ساتھ اہل دوزخ کو مخاطب قرار دیتے ہوئے ان کے ساتھ کلام کریں گے_و نادی اصحاب الجنة اصحاب النّار

"نداء" یعنی پکارنا اور کسی کو اونچی آواز کے ساتھ بلانا_

۲_ اہل ایمان کو دیئے گئے الہی وعدوں کے پورا ہونے کا اعلان، اہل بہشت کی طرف سے اہل جہنم کو اطلاع دینے کے لیئے ہوگا_و نادی ...ا ن قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقّاً

۳_ اہل بہشت، جہنمیوں کی سرزنش و ملامت کیلئے ان

سے آیات خدا کے جھٹلانے والوں کے متعلق وعید الہی کے رونما ہونے کے بارے میں سوال کریں گے_

و نادی ...فھل وجدتم ما وعد ربّکم حقاً

۴_ اہل جہنم کا اپنے بارے میں الہی دھمکیوں کے پورا ہونے کا اہل بہشت کے سامنے اعتراف کرنا_

فھل وجدتم ما وعد ربّکم حقاً قالوا نعم

۵_ خداوند متعال کے وعدہ اور وعید کا سرچشمہ اس کی ربوبیّت ہے اور ان کا مقصد انسان کی رشد و تربیت ہے_

قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فهل وجدتم ما وعد ربّكم حقا

۶_ ظالمین، خدا کی رحمت سے دور ہیں_ان لعنة الله علی الظلمین

۷_ روز قیامت، ایک منادی ظالموں کے لعنت خدا میں گرفتار ہونے کا اعلان کرنے پر مامور ہوگا_

فاذن مؤذن بينهم ان لعنة الله على الظلمين

۸_ احمد بن عمر الحلاّل قال: سا لت ابا الحسن عن قوله تعالي: "فاذن مؤذن بينهم ا ن لعنة الله على الظالمين" قال: المؤذن امير المؤمنين عليه‌السلام (۱)

احمد بن عمر حلّال کہتے ہیں کہ میں نے امام رضا عليه‌السلام سے آیت "فاذن مؤذن ..." کے بارے میں سوال کیا تو آپ عليه‌السلام نے فرمایا: وہ مؤذن حضرت امیرالمؤمنین عليه‌السلام ہیں_

آیات خدا:آیات خدا کے جھٹلانے والوں کا عذاب ۳

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا وعدہ ۵; اللہ تعالی کی دھمکیوں کا تحقق ۴; اللہ تعالی کی ربوبیت ۵; اللہ تعالی کی لعنت ۷; اللہ تعالی کی وعید۵; اللہ تعالی کی وعید کا پورا ہونا ۳; اللہ تعالی کے وعدے کا پورا ہونا ۲

اہل بہشت:اہل بہشت اور اہل جہنم ۱، ۲، ۳;اہل بہشت بہشت میں ۱;اہل بہشت کا سوال ۳، ۱;اہل بہشت کا کلام کرنا ۱، ۲;اہل بہشت کی طرف سے کی جانے والی ملامتیں ۳

اہل جہنم:اہل جہنم اور اہل بہشت ۴;اہل جہنم کا اقرار ۴;اہل جہنم کی سرزنش ۳

بہشت:بہشت کا وعدہ ۲;بہشت کی نعمات ۲ تربیت:تربیت کے عوامل ۵

رشد:رشد کے عوامل ۵

ظالمین:ظالمین پر لعنت ۷;ظالمین قیامت کے دن ۷

قیامت:قیامت کے دن ندا ۷ لعنت:لعنت کے مشمولین ۷

محروین:رحمت خدا سے محروم لوگ ۶

مؤمنین:مؤمنین بہشت میں ۲

---

۱)کافي، ج/۱ ص ۴۲۶ ح ۷۰، نور الثقلين ج/۲ ص ۳۲ ج ۱۲۲_

آیت ۴۵

﴿ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجاً وَهُم بِالآخِرَةِ كَافِرُونَ ﴾.

جو راہ خدا سے روکتے تھے اور اس میں کجی پیدا کیا کرتے تھے اور آخرت کے منکر تھے(۴۵)

۱_ راہ خدا (دین و معارف الہي) سے روگردانی کرنے والے ظالمین کے زمرہ میں سے ہیں_

ان لعنة الله على الظلمين_ الذين يصدون عن سبيل الله

"يصدون" کا مصدر "صدّ" ہے کہ جو "روگردانی کرنا" کے معنی میں بھی ہوسکتاہے اور "رکاوٹ بننے" کے معنی میں بھی پہلی صورت میں يصّدون فعل لازم ہے اور دوسری صورت میں فعل متعدي، مندرجہ بالا مطلب پہلی صورت کی بناپر ہی اخذ کیا گیا ہے_

۲_ لوگوں کو راہ خدا کے ساتھ ملحق ہونے سے روکنے والے، ظالم ہیں_

ان لعنة الله على الظلمين الذين يصدون عن سبيل الله

یہ مفہوم اس بناپر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "يصدّون" کہ جو "صدّ" سے ہے کو بمعنی "روکنا" لیں اس صورت میں "الناس" جیسا کوئي کلمہ اس کا مفعول بنے گا کہ جو واضح ہونے کی وجہ سے کلام میں نہیں لایا گیا_

۳_ راہ خدا کو کج اور ٹیڑھا ظاہر کرنے کے درپے افراد ظالمین کے گروہ میں سے ہیں_

ان لعنة الله على الظلمين، الذين ...يبغونها عوجاً

"بغي" چاہنے اور جستجو کرنے کے معنی میں ہے اور "يبغونها" میں "ها" کے ہمراہ "لام" مقدر ہے اور "عوجاً" (کجی و انحراف) مفعول بہ ہے يعني: وہ لوگ کہ جو دین خدا کیلئے کجی پیدا کرنے کی جستجو میں ہوتے ہیں، چاہے خود معارف دین میں ہی ایسے موارد کی جستجو میں ہوں کہ جنہیں انحرافی نکات کے طور پر ظاہر کرپائیں یا یہ کہ دین کے حقائق میں تحریف کرتے ہوئے انہیں انحرافی مسائل میں تبدیل کرنے کے درپے ہوں_ البتہ مذکورہ بالا مطلب کی اساس پہلا احتمال ہی ہے_

۴_ راہ خدا کو کج اور منحرف کرنے کے درپے لوگوں کا شمار ظالمین کے زمرہ میں ہوتاہے اور وہی روز قیامت لعنت خدا کے مشمول قرارپائیں گے_

ان لعنة الله على الظالمين الذين يبغونها عوجاً

مطلب بالا کی اساس احتمال دوم ہے کہ جو گزشتہ مطلب کی وضاحت کیلئے دین میں کجی پیدا کرنے کے انداز کی تشریح کے ضمن میں بیان کیا گیا_

۵_ راہ خدا ہر قسم کی کجی اور انحراف سے پاک ہے_ان لعنة الله على الظلمين_ الذين ...يبغونها عوجا

٦_ قیامت کو جھٹلانے والے، ظالم ہیں اور روز قیامت رحمت خدا سے محروم ہوں گے_

ان لعنة الله على الظلمين_ الذين ...و هم بالاخرة كفرون

۷_ راہ خدا سے روگردانی کرنے والے اور لوگوں کو ائین الہی کے ساتھ پیوستہ ہونے سے روکنے والے، نیز راہ خدا کو منحرف اور کج ظاہر کرنے والے، روز قیامت رحمت خدا سے محروم ہوں گے_

ان لعنة الله على الظلمين، الذين يصدون عن سبيل الله و يبغونها عوجاً

۸_ بعض لوگ قیامت کو قبول نہ کرنے کی وجہ سے دین خدا کو منحرف خیال کرتے ہوئے اس سے روگردان ہوجاتے ہیں _

الذين يصدون عن سبيل الله و يبغونها عوجاً و هم بالآخرة كفرون

مندرجہ بالا مطلب کا اخذ ہونا اس بنیاد پر ہے کہ جملہ "و هم بالاخرة كفرون" جملہ حالیہ اور مقام تعلیل میں ہو کہ ایسے جملے کیلئے حال معلّلہ کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے_ اس بناء پر آیت میں اس معنی کی طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ: بعض افراد قیامت کو نہ ماننے کی وجہ سے یہ خیال کرتے ہیں کہ جس دین میں مردوں کے زندہ ہونے کی بات کی جائیے وہ ایک بے بنیاد اور منحرف دین ہے لہذا اس سے روگردان ہوتے ہوئے دوسروں کو بھی اس کے ساتھ ملحق ہونے سے روکتے ہیں _

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی اخروی رحمت ٦;اللہ تعالی کی اخروی لعنت ۴;اللہ تعالی کی رحمت سے محرومیت ۷

دین:دین سے روگرداني ۱;دین سے روگردانی کے اسباب ۸;دین کی خصوصیت ۵

راہ خدا:راہ خدا سے روکنے والے ۷;راہ خدا سے روگردانی ۱; راہ خدا سے روگردانی کرنے والے ۷;راہ خدا سے ممانعت ۲، ۴;راہ خدا کو بد ظاہر کرنا ۳، ۴، ۷ ; راہ خدا کی خصوصیت ۵

رحمت خدا سے محروم لوگ :٦،۷

ظالمین: ۱، ۲، ۳، ۴، ٦

ظالمین قیامت میں ۴

ظلم: ظلم کے موارد ۲، ۶

قیامت: تکذیب قیامت کا ظلم ۶; تکذیب قیامت کے اثرات ۸; قیامت اوردین کو جھٹلانے والے ۸; قیامت کو جھٹلانے والوں کی بصیرت ۸; منکرین قیامت کی محرومیت ۶

لعنت: لعنت کے مشمولین ۴

آیت ۴۶

﴿ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلاًّ بِسِيمَاهُمْ وَنَادَوْاْ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَن سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ ﴾.

اور ان کے درمیان پردہ ڈال دیا جائیگا اوراعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو سب کو ان کی نشانیوں سے پہچان لیں گے اور اصحاب جنت کو آوازدیں گے کہ تم پر ہمارا سلام_ وہ جنت میں داخل نہ ہوئے ہوں گے لیکن اس کی خواہش رکھتے ہوں گے

۱_ اہل بہشت اور اہل جہنم کے درمیان حجاب اور فاصلے کا وجود_و بینهما حجاب

۲_ اہل بہشت اور اہل جہنم کے درمیان حائل حجاب کے فراز پر بلند مرتبہ اشخاص (اصحاب اعراف) موجود ہوں گے_

و بینهما حجاب و علی الاعراف رجال

ہر بلند اور مرتفع چیز کے بالائی حصّوں کو "عرف" کہتے ہیں اس کی جمع "اعراف" ہے (لسان العرب)" الاعراف "میں "ال" مضاف الیہ کا جانشین ہے یعني: و علی اعراف الحجاب رجال_

۳_ اہل اعراف، قیامت کے دن حاضر تمام انسانوں پر بلند مقام سے ناظر ہوں گے_

و علی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیمهم

اصحاب اعراف کا یوں وصف بیان کیا جانا کہ وہ اہل بہشت اور اہل جہنم کے درمیان حائل بلندی پر مستقرہیں، اس مطلب کو ظاہر کرتاہے کہ وہ میدان قیامت میں موجود تمام افراد پر اشراف رکھتے ہیں اور ان پر نظارت کرتے ہیں_

۴_ اصحاب اعراف، خداوند متعال كى بارگاہ ميں ايسے بلند مرتبہ مؤمنين ہيں كہ جن كا مقام دوسرے مؤمنين سے برتر ہے_
و على الاعراف رجال يعرفون كلاً بسيمهم و نادوا اصحاب الجنة ا ن سلم عليكم

اس لحاظ سے كہ اصحاب اعراف ايك ايسے مقام پر كھڑے ہيں كہ جہاں سے وہ سب لوگوں كو زير نظر ركھتے ہوئے ہر شخص يا گروہ كو ان كى مخصوص علامات سے پہچانتے ہيں اور ميدان قيامت ميں اہل بہشت كے ساتھ كلام كرتے ہيں اور ان تك بہشت ميں داخل ہونے كا فرمان پہنچاتے ہيں اس سے معلوم ہوتاہے كہ وہ دوسرے مؤمنين سے برتر مقام كے حامل ہيں_

۵_ قيامت كے ميدان ميں موجود امتوں اور گروہوں (چاہے وہ بہشتى ہوں يا جہنمي) كيلئے مخصوص علامات ہيں_
و على الاعراف رجال يعرفون كلا بسيمهم

كلمہ "سيما" كا معنى علامت يا نشانى ہے_

٦_ اصحاب اعراف روز قيامت ہر امت اور گروہ كو ان كى مخصوص نشانيوں سے پہچان ليں گے_يعرفون كلاً بسيمهم

۷_ اصحاب اعراف، جنت ميں ورود كے منتظر مؤمنين پر بلند آواز سے درود بھيجيں گے_و نادوا اصحاب الجنة ان سلام عليكم

جملہ "سلم عليكم" ايك انشائي جملہ بھى ہوسكتاہے اور مؤمنين كيلئے موجود امن و سلامتى سے اخبار بھي، مذكورہ بالا مطلب كى اساس احتمال اوّل ہے_

۸_ اصحاب اعراف، بہشت كى طرف رواں مؤمنين كو بلند آواز سے امن و سلامتى كى خوشخبرى ديں گے_
و نادوا اصحاب الجنّة ان سلام عليكم

مذكورہ بالا مفہوم كى بنياد اس پر ہے كہ جب جملہ "سلم عليكم" كو ايك اخبارى جملہ جانا جائيے_

۹_ اہل بہشت، بہشت ميں ورود كا وقت آنے پر، اپنى سرنوشت كے بارے ميں پريشان ہوں گے_لم يدخلوها و هم يطعمون

مندرجہ بالا مفہوم كى اساس يہ ہے كہ جملہ "لم يدخلوها" اور"يطعمون" ميں ضمير فاعل "اصحاب الجنّة" كى طرف پلٹائي جائيے كہ اس صورت ميں جملہ "لم يدخلوها" "اصحاب الجنّة" كيلئے حال شمار ہوگا_ قابل ذكر نكتہ يہ ہے كہ جملہ "يطعمون" (يعنى اميد ركھتے ہيں) ميں اہل بہشت كے اضطراب كى طرف اشارہ ہے_يعنى پريشان ہيں كہ مبادا بہشت ميں داخل ہونے سے روك لئے جائيں_

۱۰_عن ابی عبدالله عليه السلام و قد سئل عن قول الله عزوجل "و بينهما حجاب" فقال سور بين الجنة والنار ...[1]

حضرت امام صادق عليه السلام سے روایت نقل کی گئي ہے کہ آیت "و بینھما حجاب" میں کلمہ حجاب کے معنی کے بارے میں سوال کے جواب میں انہوں نے فرمایا: بہشت اور جہنم کے درمیان ایک دیوار ہے ...

۱۱_قال الصادق عليه السلام : ...يعرف الائمة عليهم السلام اوليائهم و اعدائهم بسيماهم و هو قوله تعالي: و على الاعراف رجال (و هم الائمة عليهم السلام) يعرفون كلا بسيماهم..."[2] حضرت امام صادق عليه السلام نے فرمایا: کہ ائمہ عليهم السلام اپنے دوستوں اور دشمنوں کو ان کی پیشانیوں سے پہچانتے ہیں چنانچہ قول خدا "اعراف پر اشخاص ہیں (کہ وہ ائمہ ہی ہیں) کو جو ہر ایک کو اس کی پیشانی سے پہچان لیتے ہیں" کا مطلب یہی ہے_

۱۲_بريد العجلى قال: سا لت ابا جعفر عليه السلام عن قول الله : "و على الاعراف رجال ..." قال: صراط بين الجنّة والنار ...[3]

برید عجلی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام باقر عليه السلام سے اعراف کے بارے میں سوال کیا تو آپ عليه السلام نے فرمایا: اعراف بہشت اور جہنم کے درمیان ایک راہ ہے

۱۳_انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال ا ن مؤمنى الجن لهم ثواب و عليهم عقاب، فسا لناه عن ثوابهم فقال: على الاعراف و ليسوا فى الجنّة مع امة محمد صلى الله عليه وآله وسلم فسا لناه و ما الاعراف؟ قال: حائط الجنة تجرى فيه الانهار و تنبت فيه الاشجار والثمار ...[4]

انس بن مالک کا بیان ہے: کہ رسول خدا صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا مؤمن جنّات کیلئے ثواب و عقاب ہے، ہم نے آنحضرت صلى الله عليه وآله وسلم نے سے ان کے ثواب کے بارے میں پوچھا تو آپ صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: وہ اعراف پر ہیں اور جنت میں امت محمد صلى الله عليه وآله وسلم کے ساتھ نہیں ہیں ہم نے سوال کیا اعراف کیا ہے؟ فرمایا: بہشت کی دیوار ہے جس میں نہریں جاری ہیں اور درخت اور پھل اگتے ہیں_

۱۴_عن ابى عبدالله عليه السلام : الاعراف كثبان بين الجنّة والنّار فيوقف عليها كل نبيّ و كل خليفة نبيّ مع المذنبين من اهل زمانه ...و قد سبق المحسنون إلى الجنّة فيقول ذلك الخليفة للمذنبين الواقفين معه: انظروا الى اخوانكم المحسنين قد سبقوا الى الجنّة فيسلم المذنبون عليهم و ذلك قوله "و نادوا اصحاب الجنّة ا ن

---

۱)تاويل الايات الظاہرہ ص ۱۸۲_ ۲)تفسیر قمی ج/۲ ص ۳۸۴: نور الثقلین ج/۲ ص ۳۲ ح ۱۲۶_

۳)بصاءر الدرجات صفار ص ۴۹۶ ج ۵ ب ۱۶: تفسیر برھان ج ۲ ص ۱۸ ح ۸_ ۴) الدر المنثور ج/۳ ص ۴۶۵_

سلام عليكم" ثم اخبر تعالي: إنهم "لم يدخلوها و هم يطمعون" يعنى هؤلاء المذنبين لم يدخلوا الجنة، و هم يطمعون ان يدخلهم الله ايّاها بشفاعة النبّي والامام ...(۱)

حضرت امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ اعراف بہشت اور جہنم کے درمیان ٹیلے ہیں کہ جہاں ہر پیغمبر اور جانشین پیغمبر کو ان کے زمانے کے گناہ گاروں کے ہمراہ ٹھہراتے ہیں ...در حالانکہ نیک افراد جنت میں پہنچ چکے ہوتے ہیں، پس جانشین پیغمبر اپنے ہمراہ گناہ گاروں سے کہتا ہے: اپنے نیک بھائی وں کی طرف دیکھو کہ وہ تم سے پہلے جنت میں جا چکے ہیں تب گناہ گار لوگ ان کو سلام کہیں گے_ قول خدا "و نادوا اصحاب الجنة ان سلام عليكم" کا مطلب یہی ہے، پھر خداوند متعال نے خبر دی ہے "لم يدخلوها و هم يطمعون" يعني: یہ گناہ گار لوگ ابھی تک بہشت میں داخل نہیں ہوئے ہیں لیکن امیدوار ہیں کہ خدا انہیں پیغمبر اور امام کی شفاعت سے بہشت میں لے جائیے ...

۱۵_ حارث عن ابی عبدالله علیہ السلام قال: سا لته بين الايمان والكفر منزلة؟ فقال نعم و منازل ...و بينهما قوله "و على الاعراف رجال"(۲)

حارث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا آیا ایمان اور کفر کے درمیان کوئي مرتبہ موجود ہے؟ فرمایا: ہاں بلکہ کئي مراتب ہیں ... ان میں سے ایک (اصحاب اعراف پر اعتقاد ہے) کہ خدا نے فرمایا: "وعلى الاعراف رجال"

اصحاب اعراف: اصحاب اعراف قیامت کے دن ۳، ٦; اصحاب اعراف کا اشراف ۳; اصحاب اعراف کا سلام ۷; اصحاب اعراف کا علم ٦; اصحاب اعراف کی بشارت ۸; اصحاب اعراف کے مقامات ۲، ۴

امتیں: روز قیامت امتوں کی علامت ۵، ٦

اہل بہشت: اہل بہشت کی امید ۹; اہل بہشت اور اہل جہنم کا حجاب ۱، ۲; اہل بہشت کی علامات ۵;; اہل بہشت کی پریشانی ۹; اہل بہشت کے مقامات ۹

اہل جہنم: اہل جہنم کی علامت ۵

بہشت:: بہشت میں امن و امان ۸;: بہشت میں سلامتی ۸

مقربین: ۴ مؤمنین: مؤمنین پر سلام ۷; مؤمنین قیامت کے دن ۷، ۸ ; مؤمنین کو بشارت ۸; مؤمنین کے مقامات ۴

---

۱) تفسیر تبیان ج/۴ص ۴۱۱: مجمع البیان ج/۴ ص ۶۵۳_

۲) تفسیر عیاشی ج/۲ص ۱۱ ج/۱۳۳، بحار الانوار ج/۶۹ ص ۱۶۶ ح/۳۲_

آیت ۴۷

﴿ وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاء أَصْحَابِ النَّارِ قَالُواْ رَبَّنَا لاَ تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴾.

اور پھر جب ان کی نظر جہنم والوں کی طرف مڑجائیے گی تو کہیں گے کہ پروردگار ہم کو ان ظالمین کے ساتھ نہ قرار دینا

۱_ روز قیامت اہل جہنم کی سنگین اور ناگوار حالت_و إذا صرفت ابصارهم تلقاء اصحاب النار قالوا ربنا ...

اہل دوزخ کو دیکھ کر اہل بہشت کی ناراحتی اور اس ناخواستہ مشاہدہ کے بعد ان کی دعا کا بیان اہل جہنم کی مشکل حالت کی نقشہ کشی کررہا ہے_

۲_ جہنم میں، ایک انتہائی ہولناک منظر و إذا صرفت ابصارهم تلقاء اصحاب النار قالو ربّنا ...

۳_ راہیان بہشت، روز قیامت اہل دوزخ کے ہولناک اور ناگوار منظر کا مشاہدہ کریں گے_

و إذا صرفت ابصارهم تلقاء اصحاب النار قالوا ربّنا

یہ مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "ابصرھم" اور "قالوا" کی ضمیر گزشتہ آیت میں مذکور "اصحاب الجنۃ" کی طرف پلٹائی جائیے_

۴_ اہل بہشت کی جانب سے اہل دوزخ کا مشاہدہ غیر ارادی ہے_و إذا صرفت ابصرهم تلقا اصحاب النّار

فعل "صرفت" کا مجہول آنا ہی مذکورہ بالا مطلب کی دلیل ہے_

۵_ راہیان بہشت اہل دوزخ کی ناگوار حالت اور دوزخ کے ہولناک منظر کا مشاہدہ کرنے کے بعد دعا کریں گے_

و اذا صرفت ابصارهم تلقاء اصحاب النار قالوا ربّنا

٦_ خدا کے حضور اہل بہشت کی دعا کہ ستمگر دوزخیوں کے پاس ان کا ٹھکانہ نہ ہو_

و إذا صرفت ...قالوا ربّنا لا تجعلنا مع القوم الظلمين

۷_ بہشت میں جانے والے بہشت میں داخلے کی امید

کے باوجود، اہل دوزخ کے ساتھ ملحق ہونے کے ڈر سے مضطرب ہیں_ربّنا لا تجعلنا مع القوم الظلمین

۸_ اہل بہشت کی نظر میں ظالم اہل دوزخ ،ناپسندیدہ لوگ ہیں_ربَّنا لا تجعلنا مع القوم الظلمین

اہل بہشت آتش جہنم میں گرفتار نہ ہونے کی خواہش کا اظہار ظالمین سے دوری کی دعا کے ذریعے کرتے ہیں_ اس سے معلوم ہوتاہے کہ اہل بہشت قیامت کے دن خود ظالمین سے بھی متنفر ہیں_

۹_ آتش جہنم میں گرفتار ہونا، ظالم ملّتوں اور قوموں کا انجام ہے_

إذا صرفت ابصارهم تلقاء اصحاب النار قالوا ربّنا لا تجعلنا مع القوم الظلمین

۱۰_ ستمگري، تمام اہل دوزخ کی ایک مشترکہ خصوصیت ہے_

إذا صرفت ابصارهم تلقاء اصحاب النار قالوا ربّنا لا تجعلنا مع القوم الظلمین

۱۱_ اہل اعراف، غیر ارادی طور پر اہل دوزخ کی ناپسندیدہ حالت کا مشاہدہ کریں گے_

و إذا صرفت ابصارهم تلقاء اصحاب النار

مندرجہ بالا مفہوم اس صورت میں درست ہوگا کہ جب "ابصرھم" اور "قالوا" کی ضمیر سے مراد اہل اعراف ہوں_

۱۲_ اہل دوزخ کی حالت زار کا مشاہدہ اہل اعراف کیلئے بارگاہ خدا میں اہل دوزخ جیسے انجام میں مبتلا نہ ہونے کے بارے میں دعا کا باعث بنتاہے_إذا صرفت ابصارهم تلقا اصحاب النار قالوا ربنا لا تجعلنا مع القوم الظلمین

۱۳_ اہل اعراف کی نظر میں ستمگر اہل دوزخ ،ناپسندیدہ لوگ ہیں_ربّنا لا تجعلنا مع القوم الظالمین

اصحاب اعراف:اصحاب اعراف اور اہل جہنم ۱۱، ۱۲، ۱۳;اصحاب اعراف قیامت میں ۱۱;اصحاب اعراف کی دعا ۱۲

اہل بہشت:اہل بہشت اور اہل جہنم ۳، ۴، ۵، ۸ ; اہل بہشت کی امید ۷;اہل بہشت کی پریشانی ۷;اہل بہشت کی دعا ۵، ۶;اہل بہشت قیامت میں ۳، ۵، ۷

اہل جہنم:اہل جہنم سے نفرت ۸، ۱۳;اہل جہنم کا ظلم ۱۰;اہل جہنم کی اخروی مشکلات ۱; اہل جہنم کی صفات ۱۰;اہل جہنم کی مشکلات ۱۵، ۱۱، ۱۲;اہل جہنم کی ہولناکی ۵; ظالم اہل جہنم ۶، ۸;قیامت کے دن

اہل جہنم ۱ ; قیامت کے دن اہل جہنم کی رؤیت ۳، ۴، ۵

جہنم: جہنم کا منظر ۲،۵ ; جہنم کی صفات ۲ ; جہنم کی ہولناکی ۲، ۳

خوف: خوف کے آثار ۱۲

دعا: موجبات دعا ۱۲

ظالم اقوام: ظالم اقوام کی عاقبت ۹

آیت ۴۸

﴿ وَنَادَى أَصْحَابُ الأَعْرَافِ رِجَالاً يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُواْ مَا أَغْنَى عَنكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ ﴾.

اور اعراف والے ان لوگوں کو جنھیں وہ نشانیوں سے پہچانتے ہوں گے آواز دیں گے کہ آج نہ تمھاری جماعت کام ائی اور نہ تمھارا غرور کام آیا

۱_ قیامت کے دن مستکبر اور کفرپیشہ گروہ اپنی مخصوص علامات کے ساتھ حاضر ہوں گے_

و نادی اصحاب الاعراف رجالاً یعرفونھم بسیمھم

۲_ اصحاب اعراف، روز قیامت مستکبر اور کفرپیشہ گروہوں کو ان کی علامات سے پہچان لیں گے_یعرفونھم بسیمھم

۳_ اصحاب اعراف، روز قیامت مستکبر اور کفرپیشہ گروہوں کو مخاطب قرار دیتے ہوئے دور سے ان کے ساتھ کلام کریں گے_و نادی اصحاب الاعراف رجالاً

۴_ اصحاب اعراف، اہل کفر کو ان کے مادی وسائل اور دنیوی قدرتوں کے بے ثمر ہونے کے اعتبار سے ناکام کہتے ہوئے سرزنش کریں گے_قالو ما ا غنی عنکم جمعکم و ما کنتم تستکبرون

۵_ روز قیامت گناہوں کا گناہ گاروں کیلئے علامت کی

صورت میں ظاہر ہونا_و نادی اصحاب الاعراف رجالاً یعرفونھم بسیمھم

٦_ مادی وسائل، افرادی قوت اور طرفداروں کا موجود ہونا کافروں کی عذاب جہنم سے نجات کا موجب نہیں بن سکتا_

ما ا غنی عنکم جمعکم و ما کنتم تستکبرون

٧_ مستکبر اور زر اندوز کفّار اپنی قدرت اور ثروت کو عذاب خدا سے محفوظ رہنے کا سبب خیال کرتے ہیں_

ما ا غنی عنکم جمعکم و ما کنتم تستکبرون

٨_حمزہ بن الطیار عن ابی عبداللہ عليه‌السلام : ... قلت: و ما اصحاب الاعراف؟ قال: قوم استوت حسانتھم و سیئاتھم فان ادخلھم النار فبذنوبھم و ان ادخلھم الجنة فبرحمته[1]

حمزہ بن طیار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام صادق عليه‌السلام سے عرض کی کہ اصحاب اعراف کون لوگ ہیں ؟ فرمایا ایسے لوگ ہیں کہ جن کی نیکیاں اور برائی ان برابر ہیں ، پس اگر خدا انہیں جہنم میں داخل کرے تو ایسا ان کے گناہوں کے سبب سے ہوگا اور اگر جنت میں داخل کرے تو ایسا اس کی رحمت کے سبب سے ہوگا_

٩_ سئل رسول اللہ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم عن اصحاب الاعراف فقال:ھم قوم غزوا فی سبیل اللہ عصاة لابائھم فقتلوا فاعتقھم اللہ من النار بقتلھم فی سبیلہ و حبسوا عن الجنة بمعصیته آبائھم فھم آخر من یدخل الجنة[2]

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے اصحاب اعراف کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمایا: وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے والد کی رضایت حاصل کیلئے غیر راہ خدا میں جہاد کیا اور شہید ہوئے_پس خدا انہیں راہ خدا میں شہید ہونے کی خاطر آتش جہنم سے نجات بخشے گا لیکن وہ والد کی نافرمانی کی خاطر جنت میں داخل ہونے سے روک لئے جائیں گے: پس وہ جنت میں داخل ہونے والے آخری افراد ہوں گے_

اصحاب اعراف:اصحاب اعراف اور اہل کفر ٣، ۴ ;اصحاب اعراف اور مستکبرین ٢، ٣ ;اصحاب اعراف کا تکلم ٣; اصحاب اعراف کی طرف سے سرزنش ۴; اصحاب اعراف قیامت کے دن ٢، ٣

اللہ تعالی :اللہ تعالی کے عذاب ٧

اہل کفر:

---

١)کافی ج/٢ص ٣٨١ ح/١، نور الثقلین ج/٢ص ٣٥ ح ١٣٧_

٢)الدر المنثور ج/٣ص ۴٦٥_

اہل کفر قیامت کے دن ۱، ۴; اہل کفر کا حتمی عذاب ٦; اہل کفر کی اخروی سرزنش ۴; اہل کفر کی اخروی علامات ۱، ۲; اہل کفر کی بصیرت ۷; اہل کفر کی شکست ۴; اہل کفر کی قدرت ٦; اہل کفر کے مادی وسائل ٦; ثروتمند اہل کفر ۷; مستکبر اہل کفر ۷

عذاب: عذاب سے امان کے موجبات ۷

قیامت: روز قیامت قدرت کا بے ثمر ہونا ۴; قیامت کے دن تجسم گناہ ۵

گروہ: قیامت کے دن کافر گروہ ۱، ۲، ۳; قیامت کے دن مستکبر گروہ ۱

گناہ: گناہ کے اخروی آثار ۵

گناہ گار: گناہگاروں کی اخروی علامات ۵

مستکبرین: مستکبرین کی اخروی علامات ۲، ۱

آیت ۴۹

﴿ أَهَؤُلاء الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لاَ يَنَالُهُمُ اللهُ بِرَحْمَةٍ ادْخُلُواْ الْجَنَّةَ لاَ خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلاَ أَنتُمْ تَحْزَنُونَ ﴾.

کیا یہی لوگ ہیں جن کے بارے میں تم قسمیں کھایا کرتے تھے کہ انھیں رحمت خدا حاصل نہ ہوگی جن سے ہم نے کہہ دیا ہے کہ جاؤ جنّت میں چلے جاؤ تمھارے لئے نہ کوی خوف ہے اور نہ کوئي حزن

۱_ مستکبر کفار دنیا میں قسمیں کھاتے ہیں کہ روز آخرت مؤمنین کو خدا کسی رحمت سے نہیں نوازے گا_

اهؤلاء الذين اقسمتم لا ينالهم الله برحمة

کلمہ "رحمة" نکرہ ہے اورچونکہ نفی کے بعد واقع ہوا ہے لہذا عموم کا معنی دیتاہے، یہ نکتہ بھی قابل ذکر ہے کہ رحمت سے کافروں کی مراد اخروی رحمت ہے، یعنی بالفرض اگر کسی آخرت کا وجود ہوا تو خداوند متعال اپنی رحمت مؤمنین کے شامل حال نہیں کرے گا_ اس مطلب کی تائی دیوں ہوتی ہے کہ "لاینال" فعل مضارع ہے نیزیہ کہ دنیا

میں خدا کی تمام رحمتوں کی نفی معقول نہیں_

٢_ اہل ایمان دنیا میں مستکبر کفّار کی طرف سے تحقیر کا نشانہ بنتے ہیں_ا هؤلاء الذين ا قسمتم لا ينالهم الله برحمة:

٣_ کفر پیشہ مستکبرین آخرت میں رحمات الہی سے بہرہ مند ہونے کے مدعی ہیں_ا هؤلاء الذين ا قسمتم لا ينالهم الله برحمة

۴_ بہشت کے راہی مؤمنین، اصحاب اعراف کے فرمان سے اپنی عالی شان منزل میں اتریں گے_ادخلوا الجنة

جملہ "ا هؤلاء الذين ..." بظاہر اصحاب اعراف کی کفار کے ساتھ ہونے والی گفتگو کا حصّہ ہے یعنی قالوا ...اهؤلاء الذين ...اس بناپر جملہ "ادخلوا" بھی اصحاب اعراف کا ہی کلام ہے_

۵_ اصحاب اعراف، روز قیامت راہیان بہشت کو ایک خوشحال اور پر امن زندگی کی بشارت دیں گے_

ادخلوا الجنة لا خوف عليكم و لا ا نتم تحزنون

٦_ بہشت، حزن حوادث سے محفوظ ایک پر امن ٹھکانہ ہے_لا خوف عليكم و لا ا نتم تحزنون

٧_ نیک کردار مؤمنین کی دنیوی زندگي، مستکبرین کی خلل اندازیوں کے سبب نا آرام اور ان کی سرزنشوں کے باعث رنجیدہ خاطر ہوتی ہے*_اهؤلا الذين اقسمتم لاينالهم الله برحمة ادخلوا الجنة لا خوف عليكم

کفّار کی طرف سے مؤمنین کی تحقیر کو ذکر کرنے اور اس کے بعد تمام نعمات بہشت میں سے صرف دو نعمتوں کو بیان کرنے میں اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ اولاً مؤمنین کی دنیوی زندگی نا امنی اور حزن کے ساتھ آمیختہ ہوتی ہے ثانیاً ان کا یہ حزن و ملال مستکبر کفّار کی طرف سے ایجاد کیا ہوا ہوتاہے_

٨_ بہشت اور اس کی نعمات رحمت خدا کا ایک برترین جلوہ ہیں_لا ينالهم الله برحمة ادخلوا الجنة

٩_ اصحاب اعراف، خدا کے ہاں اعلی مقام پر فائز اور میدان قیامت کے خدمتگزاروں میں سے ہیں_

قالوا ...ادخلوا الجنة لا خوف عليكم و لا انتم تحزنون

اصحاب اعراف:اصحاب اعراف قیامت کے دن ۵;اصحاب اعراف اور اہل بہشت ۵;اصحاب اعراف اور مؤمنین ۴;اصحاب اعراف کی بشارت ۵;اصحاب اعراف کے مقامات ٩

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی اضروی رحمت ۳، ۱; اللہ تعالی کی ایجاد ۵; اللہ تعالی کی بے نیازی ۱۲، ۷; اللہ تعالی کی خالقیت ۱۲، ۵;
اللہ تعالی کی خصوصیات ۷، ۲، ۸; اللہ تعالی کی رحمت ۸; اللہ تعالی کی رزاقیت ۷، ۱، ۸; اللہ تعالی کی عقلی معرفت ۱۲; اللہ
تعالی کی فطری معرفت ۱۲; اللہ تعالی کی قدرت ۱۰; اللہ تعالی کی ولایت ۸، ۱; اللہ تعالی کی ولایت کو قبول کرنا ۲، ۱۲، ۱۸،
۲۸; اللہ تعالی کی ولایت کے احوال ۱۱

اہل بہشت: اہل بہشت کو بشارت ۵

بہشت:: بہشت کی زندگی ۵; بہشت کی نعمات ۸; بہشت میں امن و امان ۵، ۶; بہشت میں حزن و اندوہ ۵، ۶; بہشت میں
ورود ۴

رحمت کے مشمولین: مشمولان رحمت، ۱، ۳

قیامت: قیامت کے خد متگزار ۹

کفار: کفار اور مؤمنین ۱، ۲; کفار کی بصیرت ۱; مستکبر کفار کا دعوی ۳; مستکبر کفّار کا سلوک ۲; مستکبر کفار کی بصیرت ۳; مستکبر
کفار کی قسم ۱

مستکبرین: مستکبرین اور کفار ۷; مستکبرین کی طرف سے سرزنش ۷

مقربین: ۹

مؤمنین: مؤمنین کا حزن ۷; مؤمنین کی تحقیر ۲; مؤمنین کی دنیوی زندگی ۷; مؤمنین کی دنیوی مشکلات ۷; مؤمنین کی سرزنش ۷;
مؤمنین کی ناآرامی ۷; مؤمنین کے مقامات ۴

آیت ۵۰

﴿ وَنَادَى أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُواْ عَلَيْنَا مِنَ الْمَاء أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّهُ قَالُواْ إِنَّ اللّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ ﴾

اور جہنم والے جنّت والوں سے پکار کر کہیں گے کہ ذرا ٹھنڈا پانی یا خدانے جو رزق تمھیں دیا ہے اس میں سے ہمیں بھی پہنچاؤ تو وہ لوگ جواب دیں گے کہ ان چیزوں کو اللہ ن ے کافروں پر حرام کردیا ہے

۱_ اہل دوزخ بلند آواز کے ساتھ اہل بہشت سے
درخواست کریں گے کہ جنت کے پانی یا دیگر نعمات میں

سے کچھ ان کی طرف پھینکیں_و نادی اصحاب النار ...ا ن افیضو علینا من الماء او ممّا رزقکم الله

۲_بہشت دوزخ سے کافی دور اور اس سے اونچی جگہ پر واقع ہے_و نادی اصحاب النار اصحاب الجنة ا ن افیضوا علینا

کلمہ "افاضہ" کہ جو گرانے کے معنی میں ہے اس مطلب پر دال ہے کہ بہشت دوزخ سے بالاتر جگہ پر واقع ہے اور کلمہ "ندا" (بلند آواز سے پکارنے) میں بہشت اور دوزخ کے ایک دوسرے سے دور ہونے کا اشارہ پایا جاتا ہے_

۳_پاني، جہنمیوں کی اشدّ ضرورت اور ان کا اہم تقاضا_ا ن ا فیضوا علینا من الماء او ممّا رزقکم الله

۴_جہنمی لوگ، جہنم کے اندر سے اہل بہشت کے ساتھ گفتگو کر سکتے ہیں اسی طرح اہل بہشت بھی ان کے ساتھ ہمکلامی پر قادر ہیں_و نادی اصحاب النار اصحاب الجنة

۵_جہنمی لوگ، اہل بہشت کی طرف سے ان کی درخواست قبول نہ ہونے کی وجہ سے پانی اور جنت کی دیگر نعمات کے حصول میں ناکام رہیں گے_ا ن ا فیضوا علینا ...قالوا إن الله حَرَّمَهُما علی الکافرین

٦_خداوند تعالی نے پانی اور دیگر بہشتی نعمات دوزخیوں پر حرام کی ہیں_إن الله حرمهما علی الکفرین

۷_اہل جہنم کو پانی اور دوسری نعمات عطا کرنے سے اہل بہشت کے انکار کا سبب، اہل جہنم پر بہشتی رزق کی تحریم ہے_ا ن افیضوا علینا ...قالوا إن الله حَرَّمَهُمَا علی الکافرین

۸_اہل کفر کے زمرہ سے خارج ہونے کیلئے صرف وجود خدا پر اعتقاد ہی کافی نہیں_

ا قسمتم لا ینالهم الله برحمة ...إن الله حرمهما علی الکفرین

اس حصّہ کی آیات کے سیاق سے ظاہر ہوتا ہے کہ جملہ "ا قسمتم" کہنے والے اہل دوزخ ہیں لہذا "الکافرین" کا عنوان اس آیت میں ان کو بھی شامل ہوگا، حالانکہ ان سے نقل کیا گیا یہ جملہ "ا قسمتم لاینالهم الله برحمة" اس مطلب کو بیان کرتا ہے کہ یہ گروہ وجود خدا کا معتقد ہے_

اہل بہشت: اہل بہشت اور اہل جہنم ۷; اہل جہنم کے ساتھ اہل بہشت کی گفتگو ۴

اہل جہنم:

اہل جہنم اور اہل بہشت ۱، ۵;اہل جہنم اور نعمات بہشت ۶، ۷;اہل جہنم پر پانی کا حرام ہونا ۶;اہل جہنم کا پانی مانگنا ۱، ۵;اہل جہنم کی اہل بہشت کے ساتھ گفتگو ۴;اہل جہنم کی خواہشات ۱، ۷اہل جہنم کی ضروریات ۳;اہل جہنم کے محرمات ۷

بہشت:بہشت اور جہنم کا فاصلہ ۲;بہشت کا محل وقوع ۲نعمات بہشت کی تحریم ۶، ۷

جہنم:جہنم کا محل وقوع ۲

عقیدہ:خدا کے بارے میں عقیدہ ۸

کفر:کفر سے نجات ۸

آیت ۵۱

﴿ الَّذِينَ اتَّخَذُواْ دِينَهُمْ لَهْواً وَلَعِباً وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ نَنسَاهُمْ كَمَا نَسُواْ لِقَاء يَوْمِهِمْ هَـذَا وَمَا كَانُواْ بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴾

جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل تماشہ بنالیا تھا اور انھیں زندگانی دنیا نے دھوکہ دے دیا تھا تو آج ہم انھیں اسی طرح بھلادیں گے جس طرح انھوں نے آج کے دن کی ملاقات کو بھلادیا تھا اور ہماری آیات کا دیدہ و دانستہ انکار کر رہے تھے

۱_ دین خدا کو بے ہودہ اور سعادت و کمال سے مانع امور کے مجموعہ میں تبدیل کرنا، اہل کفر کی خصوصیات میں سے ہے_

حرمهما على الكفرين _ الذين اتخذوا دينهم لهواً و لعباً

الف:"دینھم" سے مراد خدا کا دین ہے اور اس کی نسبت لوگوں کی طرف دیا جانا اس لحاظ سے ہے کہ دینی لائحہ عمل اور قوانین شریعت کی منفعت خود انسان ہی کو حاصل ہوتی ہے_

ب:"اتخذوا" افعال تصییر میں سے ہے یعنی "بدلوا دین الله لهواً و لعباً "، اوردین خدا کو لہو و لعب میں تبدیل کرنا یوں ہے کہ دین خدا پر ایسے بہتان باندھے جائیں کہ وہ لہو و لعب کا ایک مجموعہ نظر آنے لگے_

۲_ دین خدا کو ان باطل امور اور خرافات سے بچانے کی ضرورت ہے جو انسان کو حقیقی سعادت سے روکتے ہیں_
الذین اتخذوا دینهم لهواً و لعباً

۳_ دنیوی زندگی، ایک فریب دینے اور مشغول رکھنے والی زندگی ہے_غرتهم الحی وة الدنیا

غرور (غرّت کا مصدر) "فریب دینا" کے معنی میں ہے_

۴_ اہل کفر، دنیوی زندگی پر فریفتہ لوگ ہیں_حرمهما علی الکفرین الذین ...غرتهم الحی وة الدنیا

۵_ دین کو بازیچہ اور محض ایک سرگرمی سمجھنا اوردنیوی زندگی پر فریفتہ ہوجانا بہشت اور اس کی نعمات سے محرومیت کا باعث بنتاہے_إن الله حرمهما علی الکفرین الذین ا تخذوا ...و غرتهم الحی وة الدنیا

اہل کفر کی "الذین اتخذوا..." کے ذریعے توصیف کرنا انکے آتش جہنم میں گرفتار ہونے کی علت کو ظاہر کرتاہے_

٦_ حیات دنیا کا پُر فریب ہونا بعض لوگوں کے کفر اور آیات الہی سے مسلسل انکار کی طرف رجحان کا باعث بنتاہے_
حرمهما علی الکفرین ...غرتهم الحی وة الدنیا ...و ما کانوا بایا تنا یجحدون

۷_ خداوند تعالی روز قیامت، منکرین قیامت کو فراموش کرتے ہوئے ان کی پرواہ نہیں کرے گا_فالیوم ننسهم

۸_ روز قیامت خداوند تعالی کی اہل کفر سے بے اعتنائی اور انہیں فراموش کرنا خود ان کے آیات الہی سے انکار اور قیامت سے غفلت کی سزا ہے_فالیوم ننسهم کما نسوا لقاء یومهم هذا و ما کانوا بایا تنا یجحدون

جملہ "کما نسوا" میں حرف "کاف" تعلیلیہ ہے اور "ما" مصدریہ ہے، یعنی "لنسیا نھم" اسی طرح "ما کانوا" میں بھی "ما "مصدریہ ہے اور "مانسوا "پر عطف ہے یعني: لکونهم بایاتنا یجحدون_

۹_ دنیوی زندگی پر فریفتہ ہوتے ہوئے اس میں سرگرم ہوجانا روز قیامت اور آتش جہنم کی فراموشی کا سبب بنتا ہے_
و غرتهم الحی وة الدنیا فالیوم ننسهم کما نسوا لقاء یومهم هذا

"کما نسوا" سے یہ مطلب حاصل ہوتا ہے کہ خداوند تعالی کی اہل دوزخ سے بے اعتنائی کی ایک وجہ یہ ہے کہ انہوں نے روز قیامت کو فراموش کیا تھا_ اورچونکہ جملہ "فالیوم نَنْسهُمْ" حرف "ف" کے ذریعے جملہ

"غرتهم الحيوة الدنيا" پر تفريع ہے اس سے معلوم ہوتا ہے كہ قيامت كى فراموشى كے اسباب ميں سے ايک سبب دنيوى زندگى پر فريفتہ ہونا ہے_

۱۰_ خداوند تعالي، منكرين قيامت كو بہشت اور اس كى نعمات سے محروم ركھے گا_

إن الله حرمهما على الكافرين ...فاليوم ننسهم كما نسوا لقاء يومهم هذا

جملہ "كما نسوا لقاء يومهم هذا" كى روشنى ميں منكرين قيامت ،كافرين كے مصاديق ميں سے ہيں_

۱۱_ آيات الہى كا مسلسل انكار ،بہشت اور اس كى نعمات سے محروم رہنے كا موجب ہے_

فاليوم ننسهم كما نسوا ...و ما كانوا بايا تنا يجحدون

مورد بحث آيت ان كافروں كے حال كو بيان كرتى ہے كہ جو روز قيامت بہشتى نعمات سے محروم ہوں گے اور آيت كريمہ كا يہ حصّہ "و ما كانوا..." اس معنى كو بيان كرتا ہے كہ آيات الہى كے منكر، ان كافروں ميں سے ہيں_

۱۲_ قيامت سے انكار اور اس كى فراموشى كفر ہے_ان اللّهحرمهما على الكفرين ...فاليوم ننسهم كما نسوا لقاء يومهم هذا

۱۳_ آيات الہى كا انكار كفر ہے_فاليوم ننسهم كما نسوا ...و ما كانوا بايا تنا يجحدون

۱۴_ روز قيامت كا واقع ہونا اہم ترين آيات الہى ميں سے ہے*_كما نسوا لقاء يومهم هذا و ما كانوا بايا تنا يجحدون

واضح ہے كہ قيامت كا برپا ہونا آيات الہى ميں سے ہے لہذا يہاں اس كا خصوصى ذكر اس لحاظ سے ہوسكتا ہے كہ دوسرى آيات ميں سے اسے خاص اہميت حاصل ہے_

۱۵_عن الرضا عليه‌السلام : ...و قال تعالي: "فاليوم ننسهم كما نسوا لقاء يومهم هذا" اى نتركهم كما تركوا الاستعداد للقاء يومهم هذا_ (۱)

حضرت امام رضا عليه‌السلام سے منقول ہے:...يہ كہ خداوند متعال نے فرمايا: "پس آج ہم ان (كافروں) كو فراموش كرتے ہيں جس طرح انہوں نے ايسے دن كے ديدار كو فراموش كيا" يعنى جس طرح انہوں نے ايسے روز كے ديدار كيلئے مستعد ہونے كو ترک كيا ہم بھى انہيں ترک كريں گے_

آلودہ سازى :

---

۱)عيون اخبار الرضا، ج۱ ص ۱۲۵ باب ۱۱، حديث ۱۸ و نورالثقلين ج ۲ ص۳۷ حديث ۱۴۷_

آلودہ سازی سے اجتناب ۲
آیات خدا:آیات خدا کی تکذیب ۳۱;آیات خدا کی تکذیب کا پیش خیمہ ۶ ;آیات خدا کی تکذیب کی مکافات ۸;آیات خدا کی تکذیب کے اثرات ۱;آیات خدا کے موارد ۱۴;مکذبین کی مکافات ۸
اللہ تعالى:اللہ تعالی کو فراموش کرنا۸،۷;اللہ تعالی کے افعال ۱۰
بہشت::بہشت کی نعمات ۵;بہشت کے موانع ۵، ۱۰، ۱۱ ; نعمات بہشت سے محرومیت ۱۰
جہنم:جہنم کی فراموشی کے عوامل ۹
حیات:حیات دنیا کی حقیقت ۳
خرافات:خرافات سے اجتناب ۲
دنیا:فریب دنیا کے اثرات ۶;فریب دنیا ۳، ۴، ۵، ۹
دنیا طلبى:دنیا طلبی کے اثرات ۹
دین:دین کو بدنما پیش کرنا ۱;دین کی آسیب شناسی ۲، ۱; دین کے ساتھ کھیلنا ۱، ۲، ۵
سعادت:سعادت کے موانع سے اجتناب ۲
قیامت:تکذیب قیامت ۱۲;تکذیب قیامت کی مکافات ۸;قیامت کا برپا ہونا ۱۴;قیامت کی تکذیب کے اثرات ۷;قیامت کی فراموشی کے اسباب ۹;قیامت کی فراموشی ۱۲;مکذّبین قیامت کی محرومیت ۱۰
کفّار:اہل کفر اور دین ;اہل کفر قیامت کے دن ۷;اہل کفر کی خصوصیت ۱;اہل کفر کی دنیا طلبی ۴;اہل کفر کی صفات ۴;خدا کے بھلائے ہوئے اہل کفر ۷، ۸
کفر:کفر کا باعث ۶;کفر کے موارد ۱۲، ۱۳

آیت ۵۳

﴿ هَلْ يَنظُرُونَ إِلاَّ تَأْوِيلَهُ يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلُهُ يَقُولُ الَّذِينَ نَسُوهُ مِن قَبْلُ قَدْ جَاءتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَل لَّنَا مِن شُفَعَاء فَيَشْفَعُواْ لَنَا أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ قَدْ خَسِرُواْ أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُواْ يَفْتَرُونَ ﴾.

کیا یہ لوگ صرف انجام کار کا انتظار کر رہے ہیں تو جس دن انجام سامنے آجائیے گا تو جو لوگ پہلے سے اسے بھولے ہوئے تھے وہ کہنے لگیں گے کہ بیشک ہمارے پروردگار کے رسول صحیح ہی پیغام لائے تھے تو کیا ہمارے لئے بھی شفیع ہیں جو ہماری سفارش کریں یا ہمیں واپس کردیا جائیے تو ہم جو اعمال کرتے تھے اس کے علاوہ دوسرے قسم کے اعمال کریں _ درحقیقت ان لوگوں نے اپنے کو خسارہ میں ڈال دیا ہے اور ان کی ساری افتراپردازیاں غائب ہوگئي ہیں (۵۳)

۱_ منکرین قرآن کیلئے قرآن پر ایمان لانے کا واحد حل قرآن میں خدا کی طرف سے عذاب کی دی گئي دھمکیوں کا پورا ہونا اور اسکے حقائق کا ظہور میں آنا ہے_و لقد جئنهم بكتب ...هل ينظرون إلا تاويله

"تاویلہ" کی ضمیر گزشتہ آیت میں مذکور کلمہ "کتاب" کی طرف پلٹتی ہے اور اس آیت کے بعد والے حصّے کی روشنی میں کتاب الہی کی تاویل سے مراد قرآن کے حقائق کا ظہور میں آنا اور اس کی تہدیدات اور وعدوں کا متحقق ہونا ہے اور اس لحاظ سے کہ جملہ "ھل ینظرون" گزشتہ آیت کے ساتھ مربوط ہے یہ مفہوم اخذ ہوتاہے کہ:

منکرین قرآن کیلئے قرآن کی تصدیق کرنے اور حقائق قرآن کے قیامت کے دن ظہور میں آنے کے علاوہ کوئي اور راہ موجود نہیں_

۲_ قیامت، قرآن کے حقائق کے ظہور اور تاویل کا دن ہے_هل ينظرون إلا تأويله يوم يأتى تأويله

بعد میں آنے والی عبارات کی روشنی میں "یوم" سے مراد، روز قیامت ہے_

۳_ قیامت ائے بغیر حقانیت قرآن کو قبول نہ کرنے کی خاطر خداوند متعال کی طرف سے اہل کفر کی سرزنش

ہونا_هل ينظرون إلا تأويله يوم يأتى تأويله

۴_ قیامت کے برپا ہونے پر منکرین قیامت معاد کے بارے میں انبیاء کے قول کی سچائی کو پاتے ہوئے اس کا اعتراف کریں گے_يوم يأتى تأويله يقول الذين نسوه من قبل قد جائت رسل ربّنا بالحق

کلمہ "نسوا" کی ضمیر مفعول گزشتہ آیت میں موجود کلمہ "کتب" کی طرف پلٹ سکتی ہے کہ اس صورت میں کلمہ "الحق" میں "ال" جنسیہ ہوگا اور اس سے مراد رسالت انبیاء کی حقانیت ہوگی_ اور وہ ضمیر "یوم یاتی تاویلہ" کی طرف بھی پلٹ سکتی ہے کہ اس صورت میں "الحق" میں "ال" عہدیہ ہوگا اور روز قیامت کی حقانیت کی طرف اشارہ مقصود ہوگا مندرجہ بالا مفہوم احتمال دوم کی بناپر اخذ کیا گیا ہے_

۵_ حقانیت قرآن کے منکر لوگ، قرآنی حقائق کے ظہور اور قیامت کے دن پیغمبروں کی رسالت کی حقانیت کا اعتراف کریں گے_يوم يأتى تأويله يقول الذين نسوه من قبل قد جاء ت رسل ربّنا بالحق

مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب فعل "نسوہ" کی ضمیر مفعول گزشتہ آیت میں مذکور "کتب" کی طرف پلٹائی جائیے_

۶_ پیغمبروں کی رسالت، انسانوں پر خدا کی ربوبیّت کا ایک جلوہ ہے_قد جاء ت رسل ربّنا بالحق

۷_ قیامت کے برپا ہونے پر منکرین قرآن عذاب سے نجات دلانے والے کسی شفیع کے ملنے یا پھر نیک اعمال بجا لانے کیلئے دنیا کی طرف پلٹنے کی آرزو کریں گے_يقول الذين نسوه ...فيشفعوا لنا او نرد فنعمل غير الذى كنا نعمل

۸_ آخرت کی زندگی میں نیک اعمال انجام دینے کی فرصت میسّر نہ ہوگی_او نرد فنعمل غير الذى كنّا نعمل

گذشتہ اعمال کے جبران اور نیک اعمال بجا لانے کیلئے دنیا کی طرف پلٹنے کی آرزو کرنا اس مطلب پر دلالت کرتا ہے کہ آخرت میں گذشتہ کے جبران اور نیک اعمال بجا لانے کی فرصت میسّر نہیں ہے_

۹_ منکرین قرآن، معارف قرآن سے بے اعتنائی کے سبب اپنا سرمایہ زندگی تباہ کرتے ہیں_قد خسروا أنفسهم

۱۰_ تعلیمات قرآن پر اعتقاد رکھنا اور اس کے دستورات پر عمل کرنا سرمایہ زندگی کو تباہی سے بچانے کا ذریعہ ہے_ قد خسروا أنفسهم

جملہ "قد خسروا أنفسهم" ایسے لوگوں کی مذمت میں لایا گیا ہے کہ جنہوں نے دنیا میں قرآن کو قبول نہ کرتے ہوئے اس کے دستورات کے سامنے سر تسلیم خم نہ کیا_

۱۱_ منکرین قرآن، قیامت کے دن تعلیمات دین کے مخالف اپنے خود ساختہ عقائد اور افکار کے بطلان سے آگاہ ہوجائیں گے_ضلّ عنهم ما كانوا يفترون

۱۲_ منکرین قرآن، روز قیامت اپنے افکار اور عقائد کے بطلان اور اپنے خسارے میں ہونے سے آگاہی حاصل ہونے پر اپنے گزشتہ کردار سے پشیمان ہوجائیں گے_نرد فنعمل غير الذى كنا نعمل قد خسروا أنفسهم وضلّ عنهم ما كانوا يفترون

قد خسرو"...اور" ضلّ عنهم" کا جملہ "نرد فنعمل ..." کے لئے تعلیل کی مانند ہے یعنی دنیا میں پلٹنے کی آرزو اور گزشتہ کی تلافی اس لئے ہے کہ کفر پیشہ لوگ اپنے آپ کو خسارے میں دیکھتے ہیں اور اپنے عقائد کو نابود سمجھتے ہیں_

۱۳_ روز قیامت، کافر لوگوں کو ان کے جھوٹے معبود کہیں نظر نہیں ائیں گے_و ضلّ عنهم ما كانوا يفترون

چونکہ نزول قرآن کے وقت اسلام کے مخالفین مشرک اور بت پرست لوگ تھے کہ جو انسان کی سرنوشت میں اپنے جھوٹے معبودوں کے عمل دخل کے قائل تھے لہذا یہ کہا جا سکتاہے کہ ان کے خود ساختہ معبود"ما كانوا يفترون" کے مصادیق میں سے ہیں_

آرزو:اخروی آرزوئیں ۷

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی ربوبیت کے مظاہر۶;اللہ تعالی کی طرف سے سرزنش ۳

انبیاء:رسالت انبیاء ۶;رسالت انبیاء کی حقانیت ۵;صداقت انبیاء ۴

اہل کفر:اہل کفر قیامت کے دن ۱۱، ۱۳;اہل کفر کا باطل عقیدہ ۱۲;اہل کفر کی سرزنش ۳

ایمان:ایمان کے اثرات ۱۰;قرآن پر ایمان ۱، ۱۰

باطل معبود:قیامت کے دن باطل معبود۱۳

حیات آخرت:حیات آخرت کی خصوصیت ۸

دنیا کی طرف پلٹنا: دنیا کی طرف پلٹنے کی درخواست ۷

رشد: رشد کے اسباب ۱۰

عذاب: عذاب سے نجات کے اسباب ۷

عمر: سرمایہ عمر کی تباہی ۹; عمر کی تباہی کے موانع ۱۰

عمل صالح: عمل صالح کی فرصت ۸

قرآن: تعلیمات قرآن پر عمل ۱۰; حقانیت قرآن کی تکذیب ۳; قرآن سے روگردانی کے اثرات ۹; قرآن کے حقائق کا ظہور ۱، ۲، ۵; مکذبین قرآن ۱; مکذبین قرآن، قیامت کے دن ۲، ۷، ۱۲; مکذبین قرآن کا اقرار ۵; مکذبین قرآن کا خسارے میں ہونا ۱۲; مکذبین قرآن کی آرزو ۷; مکذبین قرآن کی پشیمانی ۱۲

قیامت: قیامت برپا ہونے کے آثار ۴، ۵; قیامت کے دن پشیمانی ۱۲; قیامت کے دن حقائق کا ظہور ۲، ۳، ۴، ۵، ۱۱; قیامت کے دن شفیع ۷; مکذبین قیامت کا اقرار ۴

کفر: قرآن کے بارے میں کفر ۱۱

معاد: معاد کی حقانیت ۴

آیت ۵۴

﴿ إِنَّ رَبَّكُمُ اللهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثاً وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلاَ لَهُ الْخَلْقُ وَالأَمْرُ تَبَارَكَ اللهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ . ﴾

بیشک تمھارا پروردگار وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا ہے اور اس کے بعد عرض پر اپنا اقتدار قائم کیا ہے وہ رات کو دن پر ڈھنپ دیتا ہے اور رات تیزی سے اس کے پیچھے دوڑا کرتی ہے اور آفتاب و ماہتاب اور ستارے سب اسی کے حکم کے تابع ہیں اسی کے لئے خلق بھی ہے اور امر بھی وہ نہایٹ ہی صاحب برکت اللہ ہے جو عالمین کا پالنے والا ہے(۵۴)

۱_ خداوند متعال، زمین اور آسمانوں کا خالق اور انسانوں کا حقیقی پروردگار ہے_

إن ربّكم الله الذى خلق السموات والأرض فى ستة ايام

۲_ صرف نظام ہستی کا خالق ہی انسانوں کے امور کی تدبیر اور ربوبیت کے لائق ہے_

إن ربّكم الله الذى خلق السموات والأرض

۳_ آسمانوں اور زمین کی آفرینش چھ مرحلوں میں انجام پائی جانے والی ایک تدریجی آفرینش ہے_

خلق السموات والأرض فى ستة أيام

آیت شریفہ میں "یوم" سے مراد اس کا متعارف معنی (دن یا رات و دن) نہیں ہے بلکہ اس سے مراد ایک مرحلہ ہے اس لئے کہ "یوم" اپنے رائج معنی کے ساتھ آسمانوں اور زمین کی آفرینش کے بعد متحقق ہوا ہے_

۴_ خداوند متعال نے زمین و آسمان (نظام ہستي) کی آفرینش کے بعد عرش پر استیلاء (اقتدار) کے ساتھ ان کے امور کی تدبیر شروع کي_ ثمّ استوى على العرش

۵_ عرش، جہان آفرینش پر اقتدار الٰہی کا مرکز ہے_إن ربّکم الله ...استوی علی العرش

٦_ دن، رات کے پردے میں پنہان ہوجاتا ہے_یغشی الیل النهار

۷_ دن کا رات کے پردے میں پنہان ہونا ،جہان ہستی میں خدا وند متعال کی تدابیر میں سے ہے_
ثمّ استوی علی العرش یغشی اللیل النهار

یغشی الیل، جملہ "استوی علی العرش" کا ایک مصداق ہے_

۸_ رات، دن کو ڈھانپنے کیلئے اس کے پیچھے پیچھے تیزی سے حرکت کرتی ہے_یطلبه حثیثاً

"یطلبہ" کی ضمیر فاعل "اللیل" کی طرف پلٹ سکتی ہے کہ اس صورت میں اس کی ضمیر مفعول "النہار" کی طرف پلٹے گی چنانچہ اس مطلب کے برعکس کا بھی احتمال موجود ہے مندرجہ بالا مفہوم احتمال اول کی بناپر اخذ کیا گیا ہے_

۹_ دن، مسلسل سرعت کے ساتھ رات کے تعاقب میں ہے_و یطلبه حثیثاً

مذکورہ مفہوم اس بنیاد پر اخذ کیا گیا ہے کہ "یطلبہ" کی ضمیر فاعل "النہار" کی طرف پلٹائی جائیے_

۱۰_ آفتاب و مہتاب اور ستارے، خدا ہی کی مخلوق ہیں اور اسی کے حکم و ارادہ کے تابع ہیں_
خلق السموات ...و الشمس والقمر والنجوم مسخر ات بأمره

کلمہ "الشمس" اور اسکے بعد والے کلمات "السموات" پر معطوف ہیں_

۱۱_ مخلوقات کی آفرینش اور ان کے امور کی تدبیر خدا ہی کیلئے ہے اور اسی کے اختیار میں ہے_
إن ربَّکم الله ... ألا له الخق و الأمر

"الأمر" میں "ال" مضاف الیہ کا جانشین ہوسکتا ہے یعنی "أمر الخلق" اس صورت میں "أمر" "تدبیر کرنا" کے معنی میں ہوگا_ چنانچہ یہ "ال" جنس کیلئے بھی ہوسکتا ہے کہ اس صورت میں "امر"، "حکم دینا" کے معنی میں ہوگا_ مندرجہ بالاا مطلب احتمال اوّل کی بنیاد پر اخذ کیا گیا ہے یہ بھی قابل ذکر ہے کہ کلمہ "خلق" کا مصدری معنی "پیدا کرنا" ہے_

۱۲_ تمام مخلوقات کا مالک اور فرمانروا ،فقط خداوند متعال ہے_ألا له الخلق والأمر

مذکورہ بالا مطلب میں کلمہ "الخلق" اسم مفعول (مخلوق) کے معنی میں اور کلمہ "امر" (حکم دینے) کے معنی میں لیا گیا ہے_

۱۳_ خداوند متعال، اہل عالم تک پہنچنے والی خیرات و برکات کا سرچشمہ ہے_تبارك الله ربّ العالمین

۱۴_ اہل عالم کو حاصل ہونے والی خیرات و برکات کا منبع خدا کی ربوبیت ہے_تبارك الله ربّ العالمين

۱۵_ خداوند متعال، ایک قائم و دائم ذات ہے_تبارك الله ربّ العالمين

"تبارَک"کا مصدر"تبارُک" اگر"بَرَک" (لَزِمَ وَثَبَتَ) سے لیا گیا ہو تو جاودانگی اور دوام کا معنی دیتا ہے اور اگر"برکت" سے لیا جائیے تو برکات و خیرات کے پہنچانے کے معنی میں ہوتا ہے_

۱۶_ جہان ہستی کے تمام موجودات ،ربوبیت خدا کے سائے میں ہیں_الله ربّ العالمين

۱۷_ نظام ہستی میں متعدد عوالم کا وجود_الله ربّ العالمين

۱۸_عن ابی جعفر عليه‌السلام قال: قال امير المؤمنين عليه‌السلام : إن الله جلَّ ذكره و تقدست اسمائه خلق الارض قبل السماء ...[۱]

حضرت امام باقر عليه‌السلام سے منقول ہے کہ امیرالمؤمنین عليه‌السلام نے فرمایا: خداوند"جلّ ذکرہ..." نے زمین کو آسمان سے پہلے خلق کیا ...

۱۹_إن رسول الله صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم قال: إن الشمس و القمر و النجوم خلقن من نور العرش_[۲]

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمایاہے: سورج چاند اور ستارے ، عرش خدا کے نور سے خلق ہوئے ہیں_

آسمان:آسمان کی خلقت ۱، ۴;آسمانوں کی تدریجی خلقت ۳;آسمانوں کی خلقت کے مراحل ۳

آفرینش:آفرینش کا مرکزتدبیر ۵;تدبیر آفرینش ۷، ۱۱; خالق آفرینش ۲;عوالم آفرینش کا متعدد ہونا ۱۷; نظام آفرینش ۱۶

اعداد:چھ کا عدد ۳

اللہ تعالی :اللہ تعالی سے مختص امور ۱۱، ۱۲، ۱۳;اللہ تعالی کی بقاء اور دوام ۱۵;اللہ تعالی کی تدبیر ۷; اللہ تعالی کی حاکمیت ۵، ۱۲;اللہ تعالی کی ربوبیت ۱، ۲، ۳، ۱۴، ۱۶;اللہ تعالی کی خالقیت ۱; اللہ تعالی کی مالکیت ۱۲; اللہ تعالی کے اوامر ۱۰;عرش پر اللہ تعالی کا استیلاء ۴

امور:تدبیر امور ۲، ۴

---

۱) تفسیر عیاشی ج/۲ص ۱۲۰، نورالثقلین ج/۲ص ۲۹۲ حدیث ج ۱۲_

۲) الدرالمنثور ج/۳ص ۴۷۴_

برکت:مبداء برکت ۱۴، ۱۳

چاند:چاندکی خلقت ۱۰

خیر:خیر کا منشاء ۱۳، ۱۴

دن:دن کا پنہان ہونا ٦، ۷، ۸;دن کی گردش ۸;دن کی تیز گردش ۹

رات:رات اوردن ۷، ٦;رات کی تیز گردش ۸;رات کی گردش ۹

ربوبیت:ربوبیت کا مستحق ۲;ربوبیت کی شرائط ۲

زمین:زمین کی تدریجی خلقت ۳;زمین کی خلقت ۱، ۴

زمین کی خلقت کے مراحل ۳

ستارے:ستاروں کی خلقت ۱۰

سورج:سورج کی خلقت ۱۰

عرش:عرش کا کردار ۵

موجودات:موجودات کی تدبیر ۱۱;موجودات کا مالک ۱۲

آیت ۵۵

﴿ ادْعُواْ رَبَّكُمْ تَضَرُّعاً وَخُفْيَةً إِنَّهُ لاَ يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴾.

تم اپنے رب کو گڑگڑا کر اور خاموشی کے ساتھ پکارو کہ وہ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ہے(۵۵)

۱_ بارگاہ الہی میں دعا کرنا ضروری ہے_ادعوا ربکم

۲_ ربوبیت خدا کی شناخت کا لازمہ انسان کا بارگاہ الہي میں دعا کی طرف رخ کرنا ہے_

إن ربّكم الله الذي ...ادعوا ربّكم تضرعاً

ربوبیت خدا کو ذکر کرنے کے بعد دعا کی ضرورت

کو بیان کرنے میں مذکورہ بالا مطلب کی طرف اشارہ پایا جاسکتا ہے_

۳_ بارگاہ الہی میں دعا کے دوران تضرع (احساس ذلت و پستي) کی ضرورت_ادعوا ربکم تضرعاً و خفية

"تضرع" (تذلل و اظہار پستي) مصدر ہے اور آیت کریمہ میں اسم فاعل کے معنی میں استعمال ہوا ہے اور "ادعوا" کے فاعل کیلئے حال ہے، يعني: ادعو ربکم متضرعين_

۴_ خدا کی طرف سے بندوں کو رازداری سے دعا مانگنے کی نصیحت_ادعوا ربکم تضرعاً و خفية

"خفية" (پوشیدہ کرنا) مصدر ہے اور آیت کریمہ میں اسم فاعل کے معنی میں استعمال ہوا ہے اور "ادعوا" کے فاعل کیلئے حال ہے_يعني: ادعوا ربّكم مخفين دعاء كم

۵_ دعا میں اخلاص کی ضرورت_ادعوا ربّکم تضرعاً و خفية

دعاؤں کو پوشیدہ کرنے کے بارے میں ترغیب دعا میں ریأ سے بچنے کیلئے ہو سکتی ہے_

٦_ سرکشی اور تجاوز کرنے والے لوگ خدا کی محبت سے محروم ہیں_إنه لا يحبُّ المعتدين

۷_ خدا کے سامنے تضرع اور دعا سے روگردان ہونا، سرکشی اور محبت الہی سے محرومیت، کا باعث ہے_

ادعوا ربّكم ...إنه لا يحبُّ المعتدين

۸_ دعا کو عیاں کرنا اور اس میں تضرع کی پابندی نہ کرنا، بارگاہ الہی میں دعا کے آداب سے تجاوز شمار ہوتا ہے_

ادعوا ربّكم تضرعاً و خفية انه لا يحب المعتدين

۹_ ربوبیت خدا کی طرف متوجہ ہونا ہی اسکی بارگاہ میں آدمی کے دعا کرنے کا باعث ہے_ادعوا ربّكم

انسان کو بارگاہ الہی میں دعا کرنے کی دعوت کے ضمن میں ربوبیت خدا کو بیان کرنے کا مقصد انسان میں دعا کیلئے رغبت ایجاد کرنا ہے، یعنی ربوبیت خدا کا اعتقاد ہی انسان کے بارگاہ خدا میں دعا کرنے کا باعث ہے_

۱۰_عن ابی عبداللہ عليه‌السلام : ...و دعاء التضرع أن تحرك اصبعك السبابه مما يلى وجهك...(۱)

حضرت امام صادق عليه‌السلام سے مروی ہے کہ آپ نے دعا کے مختلف طریقوں کے بیان کرنے کے ضمن میں) فرمایا: دعا تضرع یہ ہے کہ تو اپنی انگشت شہادت کو دعا کے دوران اپنے چہرے کے نزدیک حرکت دے_

---

۱)کافی ج/۲ ص ۴۸۱ ح ۵، نور الثقلین ج ۲ ص ۴۱ حدیث ۱۶۳_

الله تعالی :الله تعالی کی ربوبیت ۲، ۹;الله تعالی محبت سے محرومیت ۷

تجاوز:تجاوز کے موارد ۷

ترغیب:ترغیب کے عوامل ۲، ۹

تضرع:تضرع کا ترک کرنا ۷

جهان بيني:جهان بینی اور ائی ڈیا لوجی ۲

خدا شناسي:خدا شناسی کے آثار ۹،۲

دعا:آداب دعا ۳، ۴;آشکار دعا ۸;پوشیدہ دعا ۴;دعا ترک کرنے کے آثار ۷;دعا کا باعث ۳، ۹;دعا کی اہمیت ; ۵، ۸;دعا میں اخلاص ۵;دعا میں تضرع ۳، ۸

علم:علم اور عمل ۲، ۹

متجاوزين:متجاوزین کی محرومیت ٦

محرومين:محبت خدا سے محروم لوگ ٦

آیت ۵٦

﴿ وَلاَ تُفْسِدُواْ فِي الأَرْضِ بَعْدَ إِصْلاَحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفاً وَطَمَعاً إِنَّ رَحْمَتَ اللّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ﴾.

اور خبردار زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ پیدا کرنا اور خدا سے ڈرتے ڈرتے اور امیدوار بن کر دعا کروکہ اس کی رحمت صاحبان حسن عمل سے قریب ترہے(۵٦)

۱_ زمین میں فساد پھیلانا حرام ہے_و لا تفسدوا فى الأرض

۲_ خداوند تعالی نے زمین کو فساد سے پاک خلق کیا اور اسے انسان کیلئے زندگی بسر کرنے کا مقام قرار دیا_ بعد إصلحها

۳_ زمین کو اجاڑنا اور اس کے مادی وسائل کو تلف کرنا، زمین میں فساد پھیلانے کے مصادیق میں سے ہے_ و لا تفسدوا فى الأرض بعد إصلحها

بعد والی آیت کریمہ "و هو الذي ..."، کہ جو زمین کو آباد کرنے کا ایک نمونہ پیش کرتی ہے، کے قرینے سے یہ مفہوم اخذ کیا جاسکتاہے کہ زمین کو ویران کرنا و غیرہ "لا تفسدوا ..." کے زمرے میں آتا ہے_

۴_ بارگاہ خدا میں دعا کی ضرورت_ و ادعوہ

۵_ خدا کے مقام ربوبی اور اس کے عذاب سے خاءف ہونا نیز اس کی رحمت کی امید رکھنا بارگاہ الہی میں دعا کرنے کے آداب میں سے ہے_و ادعوہ خوفاً و طمعاً

"خوفاً" اور "طمعاً" دونوں مصدرہیں اور اسم فاعل کے معنی میں استعمال ہوئے ہیں اور "ادعوہ" کے فاعل کیلئے حال ہیں یعني: "ادعوہ خاءفین و طامعین" آیت کے بعد والے حصّے کی روشنی میں "طمعاً" کا متعلق رحمت خدا ہے اور اس کے مقابلے میں "خوفاً" کا متعلق عذاب خدا، اور اس کی رحمت سے دوری ہے_

٦_ رحمت خدا، ہمیشہ نیک لوگوں کے نزدیک ہے_إن رحمت الله قريب من المحسنين

۷_ نیک لوگ، رحمت خدا حاصل کرنے کیلئے آمادہ ہوتے ہیں_إن رحمت الله قريب من المحسنين

۸_ بارگاہ خدا میں نیک لوگوں کی دعا و نیایش، خداوند کی رحمت خاص تک رسائی حاصل کرنے کی استعداد کے ظاہر ہونے کا باعث بنتی ہے_و ادعوہ ...إن رحمت الله قريب من المحسنين

۹_ نیک آدمی کا احسان اور کردار بارگاہ الہی میں اس کی دعاؤں کی قبولیت کا سامان فراہم کرتا ہے_
و ادعوہ ... إن رحمت الله قريب من المحسنين

مندرجہ بالا مفہوم کی اساس یہ ہے کہ جملہ "إن اللہ" ... " "ادعوہ" کیلئے ایک توضیح ہو اور اس کی تعلیل کیلئے نہ ہو_ یعني: خدا کو پکاریں اور اس کی بارگاہ میں دعا کریں لیکن یہ بھی جان لیں کہ تمھاری دعائیں اس وقت بارگاہ حق میں مقبول ہوں گی کہ جب تمھارا کردار نیک ہو_

۱۰_ بارگاہ خدا میں خوف و رجاء کی حالت میں دعا کرنے والوں کا شمار محسنین کے زمرے میں ہوتا ہے_
وادعوہ خوفاً و طمعاً إن رحمت الله قريب من المحسنين

مندرجہ بالا مفہوم کی بنیاد اس احتمال پر ہے کہ جملہ "إن اللہ..." "فادعوہ" کی علت بیان کرنے کیلئے ہو یعني: دعا کے بارے میں ہماری نصیحت اس لحاظ سے ہے کہ تمھیں اپنا مشمول رحمت قرار دیں اس بنا کے مطابق آیت کریمہ اس مطلب پر دلالت کرتی ہے کہ دعا، احسان کا ہی مصداق ہے_ اور دعا کرنے والے لوگ محسنین کے زمرے سے ہیں_

۱۱_ زمین میں فساد پھیلانے سے پرہیز کرنا، محسنین کی سیرت ہے اور رحمت الہی کے حصول کیلئے راہ ہموار کرتا ہے_
و لا تفسدوا فی الأرض ...إن رحمت الله قریب من المحسنین
۱۲_عن میسر عن ابی جعفر عليه‌السلام قال: قلت قول الله عزوجل: "و لا تفسدوا فی الأرض بعد إصلاحها" قال فقال: یا میسر إنَّ الأرض کانت فاسدة فاصلحها الله عزوجل بنبیّه صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم فقال: "و لا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحها"(۱)
یسر کہتے ہیں کہ: حضرت امام صادق عليه‌السلام سے آیت کریمہ "و لا تفسدوا فی الارض بعد إصلاحها" کے بارے سوال کیا، آپ عليه‌السلام نے فرمایا: اے یسر زمین میں فساد پھیلا ہوا تھا خدا نے اپنے پیغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم کے ذریعے اس کی اصلاح کی اور پھر فرمایا "زمین میں اسکی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ"

احسان:احسان کے اثرات ۹

احکام: ۱

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا خوف ۵; اللہ تعالی کی ربوبیت ۵; اللہ تعالی کی رحمت ۶، ۷; اللہ تعالی کی رحمت کی امید ۵; اللہ تعالی کی رحمت کے اسباب ۸، ۱۱; اللہ تعالی کے عذاب کا خوف ۵

انسان:انسان کی زندگی کا ٹھکانہ ۲

دعا:اجابت دعا کا سامان ۹; دعا کی اہمیت ۴;دعا کے آداب ۵;دعا کے اثرات ۸;دعا میں امید رکھنا ۱۰; دعا میں خوف ۱۰

رشد:رشد کے اسباب ۸

زمین:زمین میں فساد پھیلانا ۱، ۳، ۱۱;زمین کو اجاڑنا ۳

خلقت زمین کا مقصد ۲

فساد پھیلانا :فساد پھیلانے سے اجتناب ۱۱;فساد پھیلانے کا حرام ہونا ۱;فساد پھیلانے کے موارد ۳

مادی وسائل:مادی وسائل کو تلف کرنا ۳

---

۱) کافی ج/۸ ص ۵۸ ج ۲۰، نور الثقلین ج/۲ ص ۴۱ حدیث ۱۶۵_

محرمات: ۱
محسنین: ۱۰ محسنین کی دعا ۸; محسنین کی سیرت ۱۱; محسنین کی لیاقت ۷،۸; محسنین کے فضائل ۷، ۶

آیت ۵۷

﴿ وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْراً بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ حَتَّى إِذَا أَقَلَّتْ سَحَاباً ثِقَالاً سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنزَلْنَا بِهِ الْمَاء فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ كَذَلِكَ نُخْرِجُ الْموْتَى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴾.

وہ خدا وہ ہے جو ہواؤں کو رحمت کی بشارت بنا کر بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب ہوائیں وزنی بادلوں کو اٹھالیتی ہیں تو ہم انکو مردہ شہروں کو زندہ کرنے کے لئے لے جاتے ہیں اور پھر پانی برسادیتے ہیں اور اس کے ذریعہ مختلف پھل پیدا کردیتے ہیں اور اسی طرح ہم مردوں کو زندہ کردیا کرتے ہیں کہ شاید تم عبرت و نصیحت حاصل کرسکو(۵۷)

۱_ ہوائیں، باران رحمت کے نزول کی خوشخبری لاتی ہیں_و هو الذی یرسل الری ح بُشراً بین یدی رحمته

"بُشر" "بُشُر" کا مخفف ہے اور یہ بشیر اور بشور کی جمع ہے اور یہاں "الریاح" کیلئے حال ہے_

۲_ خداوند متعال، بارش کی خوشخبری دینے والی ہوائیں چلاتا ہے اور بادلوں کو خشک علاقوں کی طرف روانہ کرتا ہے_
هو الذی یرسل الری ح بُشراً بین یدی رحمته ...و سقنه لبلد میت

۳_ بارش، خدا کی رحمت ہے_بشراً بین یدی رحمته

۴_ ہوا، پانی سے بھرے بوجھل بادلوں کے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے کا ذریعہ ہے_
حتی إذا اقلّت سحاباً ثقالاً

"سحاب" "سحابة" کی جمع ہے اور "ثقال" "ثقیل" (بوجھل) کی جمع ہے، بادلوں کا تودوں جیسی سنگینی رکھنا در حقیقت ان کے پانی سے بھرے ہونے کی وجہ سے ہے_

۵_ ہوائیں، عظیم قوت رکھتی ہیں_حتی إذا اقلّت سحاباً ثقالاً

بادلوں کے وزنی ہونے کی صفت بیان کرنے کے باوجود فعل "اقلّت" (آسانی سے اٹھایا اور کم پایا) کا استعمال اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہوائیں کافی قوت کی مالک ہوتی ہیں اس طرح کہ وزنی بادلوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا ان کیلئے آسان کام ہے_

۶_ خداوند تعالی روانہ کیئے گے بادلوں کے ذریعے خشک اور مردہ علاقوں کو بارش کے پانی سے سیراب کرتا ہے_
سقنه لبلد ميت فانزلنا به الماۓ

"بہ" کی ضمیر سحاب کی طرف پلٹتی ہے اور اس میں حرف "باء" سببیہ ہے_

۷_ خداوند متعال، بادلوں سے برسے ہوئے پانی کے ذریعے مختلف قسم کے پھل پیدا کرتا ہے_
فأنزلنا به الماء فأخرجنا به من كل الثمرات

۸_ فطری اسباب کی پیوستگي، ہم آہنگی اور ان کی کارکردگی خدا کے ارادے کے تحت ہے_
و هو الذى يرسل الرى ح بشراً ...فأخرجنا به من كل الثمرات

۹_ خداوند متعال، قیامت کے دن مردوں کو ان کے ٹھکانوں سے باہر نکالے گا اور انہیں زندہ کرے گا_
كذلك نُخرج الموتي

مردوں کے باہر نکالے جانے سے مراد ان کو زندہ کرنا ہے اور کلمہ "اخراج" کو کلمہ "احیاء" کی جگہ استعمال کرنے میں اس بات کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ مردے جہاں کہیں بھی دفن ہوں یا زمین، آسمان اور دریاؤں میں موجود چیزوں میں گھل مل چکے ہوں انہیں وہاں سے نکال لیا جائیے گا اور زندہ کردیا جائیے گا_

۱۰_ قیامت کے دن مردوں کا دوبارہ زندہ ہونا مردہ نباتات کے اگنے ،بڑھنے اور انکی دوبارہ ثمر آور ہونے کی مانند ہے_
فأخرجنا من كل الثمرات كذلك نخرج الموتى

۱۱_ مردہ نباتات کا زندہ ہونا، معاد اور مردوں کے زندہ ہونے کے امکان کی دلیل ہے_
كذلك نخرج الموتى لعّلكم تذكرون

مردوں کے زندہ کرنے کو نباتات کے اگنے بڑھنے اور بے جان بیجوں کے زندہ موجودات میں تبدیل ہونے کے ساتھ تشبیہ دینا، معاد اور مردوں کے زندہ ہونے کے امکان پر ایک استدلال ہے_

۱۲_ نباتات کو زندگی دینے والے فطری عوامل کا مطالعہ، معاد کو قبول کرنے اور قدرت خدا سے آگاہ ہونے کا باعث ہے_

هو الذی یرسل الری ح ... فا خرجنا به من کل الثمر ات کذلك نخرج الموتی

۱۳_نظام ہستی میں فطری قوتوں کی خلقت کے اہداف میں سے ایک یہ ہے کہ انسان قدرت خدا سے آگاہ ہو اور ہمیشہ اس کی طرف متوجہ رہے_هو الذی یرسل الری ح ...لعلّکم تذکرون

مذکورہ بالا مفہوم میں "لعلکم ..." کو "یرسل الری ح" اور بعد والے جملات کیلئے غایت کے طورپر لیا گیا ہے یعنی: ان اسباب اور مسببات کی آفرینش کے اہداف میں سے ایک یہ ہے کہ انسان تذکر حاصل کرے کلمہ "تذکر" دریافت کرنے اور ہمیشہ ذہن میں محفوظ کرنے کے معنی میں آتا ہے_

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا ارادہ ۸; اللہ تعالی کی رحمت ۳;اللہ تعالی کی قدرت ۱۲، ۱۳;اللہ تعالی کے افعال ۲، ۶، ۷، ۹

انسان:انسانوں کا اخروی حشر۹

ایمان:معاد پر ایمان کے اسباب ۱۲

بادل:بادلوں کا کردار ۶;بادلوں کی حرکت ۲;بادلوں کی حرکت کے اسباب ۴

بارش:بارش کا برسنا ۱، ۶;بارش کا رحمت ہونا ۳;بارش کا کردار ۶، ۷

پھل:پھلوں کی پیداءش۷

خشک علاقے: ۲

ذکر:ذکر کے اسباب ۱۳

زمین:زمین کا زندہ ہونا ۶

فطرت :فطرت کے مطالعے کے اثرات ۱۲

قدرتی عوامل:قدرتی عوامل کا عمل ۸;قدرتی عوامل کی خلقت کا مقصد ۱۳;قدرتی عوامل کا ہم آہنگ ہونا ۸

قرآن:قرآن کی تشبیہات ۱۰

مردے:مردوں کو زندہ کرنا۹، ۱۰; مردوں کو زندہ کرنے

کے دلائل ۱۱

معاد:معاد کے دلائل ۱۱

نباتات:نباتات کا اگنا بڑھنا ۱۰، ۱۱، ۱۲

ہوا:ہوا کا خوشخبری لانا ۱، ۲;ہوا کا کردار ۱، ۴، ۵;ہوا کی توانائی ۵;ہوا کی حرکت ۲

آیت ۵۸

﴿ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَالَّذِي خَبُثَ لاَ يَخْرُجُ إِلاَّ نَكِداً كَذَلِكَ نُصَرِّفُ الآيَاتِ لِقَوْمٍ يَشْكُرُونَ ﴾.

اور پاکیزہ زمین کا سبزہ بھی اس پروردگار کے حکم سے خوب نکلتا ہے اور جو زمین خبیث ہوتی ہے اس کا سبزہ بھی خراب نکلتا ہے ہم اسی طرح شکر کرنے والی قوم کے لئے اپنی آیتیں الٹ پلٹ کر بیان کرتے ہیں (۵۸)

۱_ زرخیز زمینوں میں پوشیدہ نباتات بارش برسنے پر پوری طرح اگتے ہیں اور فراوانی سے پھلتے پھولتے ہیں_

والبلد الطیب یخرج نباته إیذن ربّه

دو جملوں "یخرج نباته إےذن ربّہ" اور "والذی خبث ..." کے تقابل سے معلوم ہوتاہے کہ جملہ "یخرج نباته ..." کہ جو "نكداً" کے معنی کی ضدہے میں "مبارکاً" جیسے معنی کا لحاظ کیا گیا ہے_

۲_ نباتات کا اگنا بڑھنا، خدا کے ارادے اور اس کے اذن سے ہے_والبلد الطیب یخرج نباته إیذن ربّه

۳_ تمام موجودات، ربوبیت خدا کے سائے میں ہی نتیجے تک پہنچتے ہیں اور پھلتے پھولتے ہیں_

یخرج نباته إیذن ربه

۴_ بنجر زمینوں میں پوشیدہنباتات پر جس قدر بارش برسے، ان میں خیر و برکت نہیں پائی جاتی اور ان کی پیداوار بہت ہی کم ہوتی ہے_والذین خبث لا یخرج إلا نكداً

"نکد" یعنی ایسی چیز کہ جس میں خیر نہ ہو اور نباتات میں یہ معنی اس وقت استعمال ہوتاہے کہ جب ان کی پیدوار بہت ہی کم ہو_

۵_ خباثت اور پلیدگی سے پاگیزگی انسان کے لئے فیض الہی سے بہرہ مند ہونے کا باعث بنتی ہے جبکہ ناپاکی اور پلیدگی اس کے لیئے فیض الہی سے محرومیت کا باعث بنتی ہے_والبلد الطیب ...والذی خبث لا یخرج إلا نکداً

آیت کریمہ کے ذیل (لقوم: یشکرون) اور اس سے بعد والی آیات، کہ جو لوگوں کے رسالت انبیاء کے روبرو ہونے کی تشریح کرتی ہیں سے یہ مطلب حاصل ہوتاہے کہ زرخیز زمین اور اس کی برکات اسی طرح بنجر زمین اور اس کی بے ثمری کو ذکر کرنے کا مقصد در حقیقت معارف الہی حاصل کرنے کے بارے میں انسانوں کی حالت اور ان کی استعداد کو بیان کرنا ہے یعني: معارف دین حاصل کرنے کے لحاظ سے مختلف لوگوں کو مختلف زمینوں کے ساتھ ان کے بارش کا اثر قبول کرنے کے لحاظ سے تشبیہ دی گئي ہے_

٦_ رحمت الہی سے بہرہ مند ہونے کے سلسلہ میں موجودات کی صلاحیتوں میں فرق ہونا_

بین یدیہ رحمتہ ...والبلد الطیب یخرج نباتہ إیذن ربّہ و الذی خبث لا یخرج

۷_پیداوار کی فراوانی طیّب ہونے کی علامت ہے اور اس میں کمی خباثت کی علامت ہے_

والبلد الطیب یخرج نباتہ باذن ربہ والذی خبث لا یخرج الا نکدا

۸_ نیک لوگ، طیّب زمین کی طرح فائدہ مند اور خدا کے فراوان فیض سے بہرہ مند ہوتے ہیں_

إنَّ رحمت اللہ قریب من المحسنین _ و ھو الذی یرسل الری ح ...والبلد الطیب

۹_ متجاوزین اور مفسدین، خبیث زمین کی طرح فیض الہی سے کم بہرہ مند اور بے سود لوگ ہیں_

إنہ لا یحب المعتدین و لا تفسد ...و الذی خبث

۱۰_ موجودات کی طینت کا پاک ہونا ایک اصلی امر اور ان کی خباثت ایک عرضی امر ہے*_

والبلد الطیب ...و الذی خبث

بنجر زمین کی توصیف فعل "خبث" کے ذریعے کی گئي ہے اس کے مقابلے میں زرخیر زمین کی توصیف وصف "الطیب" کے ذریعے کی گئي ہے، اس میں مندرجہ بالا مفہوم کی طرف اشارہ پایا جا سکتاہے اس لئے کہ وصف ثبوت پر دلالت کرتا ہے جبکہ فعل کی دلالت حدوث پر ہوتی ہے_

۱۱_ خداوند متعال نے اپنی آیات اور معارف دین کو مختلف انداز میں بیان فرمایا ہے_کذلك نصرّف الآی ت

کلمہ "صرف" کسی چیز کو ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل کرنے کے معنی میں استعمال

ہوتا ہے اور کلمہ "تصریف" اسی معنی کی کثرت وقوع پر دلالت کرتا ہے_ لہذا "نصرّف الآی ت"یعنی ہم اپنی آیات کو مختلف صورتوں میں پیش کرتے ہیں_

۱۲_ آیات الہی کے گوناگوں بیانات سے صرف قدرشناس اور شکر گزار لوگ ہی بہرہ مند ہوسکتے ہیں_

كذلك نصرّف الاى ت لقوم يشكرون

واضح ہے کہ آیات الہی کو مختلف صورتوں میں بیان کرنا سب لوگوں کیلئے ہے لہذا "لقوم: یشکرون"کی قید کا لگایا جانا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ صرف شکر گزار لوگ ہی ان آیات سے بہرہ مند ہوسکتے ہیں_

۱۳_ خدا کی شکر گزاری کی طرف انسان کو رغبت دلانا_ آیات الہی کو مختلف انداز میں بیان کرنے کے اہداف میں سے ہے_كذلك نصرّف الاى ت لقوم يشكرون

۱۴_ معارف دین کی تفہیم کیلئے تمثیل اور تشبیہ کا استعمال کرنا قرآن میں آیات الہی کی تبیین کیلئے اپنائے گئے طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے_والبلد الطيب ... كذلك نصرّف الآى ت

آیات خدا:آیات خدا کی تبیین ۱۲;آیات خدا کی تبیین کا انداز ۱۳ ;آیات خدا کی تبیین کا فلسفہ ۱۳;

استعداد:استعداد کے اثرات ۱، ۵

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا اذن ۲;اللہ تعالی کا ارادہ ۲;اللہ تعالی کی ربوبیت ۳; اللہ تعالی کی رحمت ٦;اللہ تعالی کے افعال ۱۱;اللہ تعالی کے فیض کا سبب ۵، ٦، ۸;اللہ تعالی کے فیض کے موانع ۵، ۹

انسان:انسان کے رجحانات ۱۳

بارش:بارش کا کردار۱;رحمت کی بارش ۴

پاکیزگي:پاکیزگی کی علامات ۷،پاکیزگی کے اثرات ۵

تبلیغ:تبلیغ کی روش ۱۴

خباثت:خباثت کی علامات ۷،خباثت کے اثرات ۵

دین:تبیین دین کی روش ۱۴;تعلیمات دین کی تبیین ۱۱

زمین:بے برکت زمین ۴;بنجر زمین ۴ ;زرخیز زمین ۱; خبیث زمین ۹
شاکر:شاکرین اور آیات خدا ۱۲;شاکرین کے فضائل ۱۲
شکر:شکر نعمت ۱۳
قرآن:قرآن کی تشبیہات ۸;قرآن کی تشبیہات کا مقصد ۱۴
نباتات:نباتات کا اگنا ۱، ۲، ۴
متجاوزین: متجاوزین کی خباثت ۹;متجاوزین کی محرومیت ۹
محسنین: محسنین کا سودمند ہونا ۸; محسنین کے مقامات ۸
مفسدین:مفسدین کی خباثت ۹;مفسدین کی محرومیت ۹
موجودات:موجودات کا پاک ہونا ۱۰;موجودات کا ثمرہ ۳; موجودات کی خباثت ۱۰; موجودات کی صلاحیتوں کا تفاوت ٦

آیت ۵۹

﴿ لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحاً إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُواْ اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ إِنِّيَ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴾.

یقینا ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انھوں نے کہا کہ اے قوم والو اللہ کی عبادت کرو کہ اس کے علاوہ تمھارا کوئي خدا نہیں ہے_ میں تمھارے بارے میں عذاب عظیم سے ڈرتا ہوں (۵۹)

۱_ حضرت نوح عليه‌السلام کا انبیائے الہی میں سے ہونا_لقد أرسلنا نوحاً

۲_ حضرت نوح عليه‌السلام کی رسالت ان کی قوم تک ہی محدود تھي_لقد أرسلنا نوحاً إلى قومه

۳_ حضرت نوح عليه‌السلام کا لوگوں کی ہدایت کیلئے قومی

احساسات سے استفادہ کرنا_فقال یاقوم اعبدوا الله

نوح عليه‌السلام لوگوں کو اپنی طرف نسبت دیتے ہیں، کلمہ قوم یائے متکلم کی طرف مضاف ہے (یا قوم یعني: اے میری قوم) یوں حضرت نوح عليه‌السلام لوگوں کے احساسات کو اپنے حق میں ابھارتے ہیں_

۴_ خدائے یکتا کی پرستش کی طرف دعوت، حضرت نوح عليه‌السلام کے تبلیغی منصوبے میں سرفہرست تھي_

فقال یاقوم اعبدوا الله ما لکم من إله غیره

۵_ حضرت نوح عليه‌السلام کا بلا تاخیر اپنی مسؤولیت اور رسالت انجام دینے میں مشغول ہوجانا_لقد ا رسلنا نوحاً ...فقال یاقوم جملہ "فقال..." کے جملہ "لقد أرسلنا..." پر حرف "فاء" کے ذریعے عطف ہونے کی وجہ سے مندرجہ بالا مفہوم حاصل ہوتا ہے_

٦_ وجود خدا کے بارے میں اعتقاد، تاریخ بشر میں ہمیشہ سے موجود رہا ہے_یا قوم اعبدوا الله ما لکم من إله غیره

یہ کہ نوح عليه‌السلام نے اپنی قوم کو خدا کی عبادت کی دعوت دی اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ان لوگوں کیلئے خدا کا وجود مسلم تھا_

۷_ انسان، قدیم زمانے سے معبود اور اس کی پرستش کی طرف راغب رہا ہے_یا قوم اعبدوا الله ما لکم من إله غیره

۸_ شرک کے خلاف مبارزہ اور توحید کی طرف دعوت، حضرت نوح عليه‌السلام کی اہم ترین رسالت تھي_

یا قوم اعبدوا الله ما لکم من إله غیره

۹_ حضرت نوح عليه‌السلام کی قوم، مشرک تھي_ما لکم من إله غیره

۱۰_ توحید عملی کی بنیاد، توحید نظری ہے_اعبدو الله ما لکم من إله غیره

۱۱_ حضرت نوح عليه‌السلام نے اپنی قوم کے مشرکین کو آخرت کے سخت عذاب سے ڈرایا_إنی أخاف علیکم عذاب یوم عظیم

۱۲_ حضرت نوح عليه‌السلام ، اپنی قوم کیلئے ایک ہمدرد پیغمبر تھے_إنی أخاف علیکم

۱۳_ روز قیامت اور اس کے ہولناک عذاب کے بارے میں انتباہ، حضرت نوح عليه‌السلام کی رسالت کا اساسی حصّہ تھا_

إنی أخاف علیکم عذاب یوم عظیم

۱۴_ خدا کی پرستش ترک کرنا اور اسکے لئے شریک ٹھہرانا، عذاب قیامت میں بتلا ہونے کا موجب ہوگا_

يا قوم ...إنى أخاف عليكم عذاب يوم عظيم

۱۵_ مشركين كو عذاب آخرت كے بارے ميں دى جانے والى دھمكي، ان كيلئے خدائے يكتا كى پرستش كى طرف رغبت اور شرك سے اجتناب كى راہ فراہم كرتى ہے_ إنى أخاف عليكم عذاب يوم عظيم

۱٦_ انبياء عليہم السلام كى نظر ميں قيامت ايك عظيم دن ہے_إنى أخاف عليكم عذاب يوم عظيم

۱۷_ عذاب قيامت ، ايك بہت بڑا اور ہولناك عذاب ہے_

يا قوم اعبدوا الله ما لكم من إله غيره إنى أخاف عليكم عذاب يوم عظيم

روز قيامت كى كلمہ "عظيم" كے ذريعہ توصيف اس كے بڑے عذاب كے اعتبار سے ہوسكتى ہے يعنى در حقيقت "عظيم" عذاب كى توصيف ہے_

۱۸_ حضرت نوح عليہ السلام ، اپنى قوم كے شرك اور پرستش خدا كو ترك كرنے كى وجہ سے دنيوى عذاب (طوفان) ميں مبتلا ہونے كے بارے ميں پريشان تھے_إنى أخاف عليكم عذاب يوم عظيم

مندرجہ بالا مفہوم اس احتمال كى اساس پر صحيح ہوسكتا ہے كہ "يوم عظيم" سے مراد طوفان نوح كا زمانہ ہو_

۱۹_ طوفان نوح، تاريخ بشر كا ايك عظيم واقعہ ہے_إنى أخاف عليكم عذاب يوم عظيم

۲۰_ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال: ا ول نبى ارسل، نوح"(۱)

رسول خدا صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمايا: خدا كى جانب سے مقام رسالت پر فائز ہونے والے سب سے پہلے پيغمبر حضرت نوح عليہ السلام تھے_

احساسات:ہدايت كيلئے احساسات ابھارنا۳; قومى احساسات ۳

اديان:اديان ميں توحيد عبادى ۴

انبياء:انبياء اور قيامت ۱٦

انسان:انسان كے رجحانات ۷

ايمان:خدا پر ايمان ٦

توحيد:توحيد عبادى كى اہميت ۴;توحيد عملى كى بنياد ۱۰; توحيد كى دعوت ۸;توحيد نظرى ۱۰

---

۱) الدر المنثورج/۳ص ۴۷۹_

جهان يني:جهان بینی اور ائی ڈیا لوجي

خداشناسي:تاریخ میں خداشناسی ٦;خدا کے رسول:١

شرک:شرک عبادی ترک کرنے کے عوامل ١٥;شرک کی سزا ١٨;شرک کے اثرات ١٤;شرک کے ساتھ مبارزہ ٨

عبادت:تاریخ میں عبادت ٧;عبادت ترک کرنے کی سزا ١٨;عبادت ترک کرنے کے آثار ١٤;عبادت کا عامل ١٥;عبادت کی طرف رغبت ٧

عذاب:عذاب آخرت کے اسباب ١٤;عذاب آخرت کے بارے میں انتباہ ١٣; عذاب آخرت کے مراتب ١٧

قوم نوح عليه‌السلام :قوم نوح عليه‌السلام کا شرک ٩;قوم نوح عليه‌السلام کا قصہ ٩;قوم نوح عليه‌السلام کو انتباہ ١١

قيامت:قیامت کا عذاب ١٧;قیامت کی عظمت ١٦

کیفر(عذاب):عذاب آخرت کے بارے میں انتباہ ١١، ١٥

مشرکین:مشرکین کو تہدید کرنا ١٥

نوح عليه‌السلام :رسالت نوح عليه‌السلام کا داعرہ ٢;طوفان نوح عليه‌السلام ١٨، ١٩;فضائل نوح عليه‌السلام ١٢;نوح عليه‌السلام کا اندازہدایت ٣;نوح عليه‌السلام کا قصہ ١١، ١٨;نوح عليه‌السلام کا مبارزہ ٨;نوح عليه‌السلام کی اہم دعوت ٣، ٨، ١٣;نوح عليه‌السلام کی انتباہات ١١;نوح عليه‌السلام کی پریشانی ١٨;نوح عليه‌السلام کی رسالت ١٣;نوح عليه‌السلام کی مسؤولیت ٥;نوح عليه‌السلام کی نبوت ١ ;نوح عليه‌السلام کی ہمدردی ١٢

آیت ٦٠

﴿ قَالَ الْمَلأُ مِن قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي ضَلاَلٍ مُّبِينٍ ﴾.

تو قوم کے رؤسا نے جواب دیا کہ ہم تو کو کھلی ہوئي گمراہی میں دیکھ رہے ہیں (٦٠)

١_ دعوت نوح عليه‌السلام کے مقابلے میں قوم نوح کے سرداروں کا محاذ قائم کرنا_

قال الملأ من قومه إنّا لنرى ك فى ضلل مبين

٢_ قوم کے سرداروں کے گمان کے مطابق، حضرت نوح(ع)

کھلم کھلا گمراہی میں پڑے ہوئے تھے_قال الملاء من قومه إنّا لنرى ك فى ضلل مبين

٣_ خدا کی وحدانیت پر ایمان، اسکی عبادت کا واجب ہونا اور معاد پر اعتقاد، قوم نوح عليه‌السلام کے سرداروں کی نظر میں باطل اور بے ہودہ خیالات تھے_قال الملأ من قومه إنّا لنرى ك فى ضلل مبين

عبادت:خدا کی عبادت ٣

عقیدہ:باطل عقیدہ ٣

قوم نوح عليه‌السلام :قوم نوح عليه‌السلام کے سردار اور نوح عليه‌السلام ١، ٢;قوم نوح عليه‌السلام کے سرداروں کی نظر ٢، ٣

نوح عليه‌السلام :نوح عليه‌السلام پر تہمت لگانا ٢نوح عليه‌السلام کا قصہ ٢، ١نوح عليه‌السلام کے ساتھ مبارزہ ١

آیت ٦١

﴿ قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي ضَلاَلَةٌ وَلَكِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴾.

نوح نے کہا کہ اے قوم مجھ میں گمراہی نہیں ہے بلکہ میں رب العالمین کی طرف سے بھیجا ہوا نمائندہ ہوں (٦١)

١_ حضرت نوح عليه‌السلام نے اپنی قوم کو ایک ہمدردانہ جواب دیتے ہوئے اپنے آپ کو ہر طرح کی گمراہی سے مبرّا قرار دیا_ قال یاقوم لیس بی ضللة

لوگوں کو کلمہ "یا قوم" (اے میری قوم) کے ذریعے مخاطب قرار دینا حضرت نوح عليه‌السلام کا اپنی قوم سے اظہار مہربانی پر دلالت کرتا ہے، کلمہ "ضللة" کے نفی کے بعد بطور نکرہ واقع ہونے میں عموم پر دلالت پائی جاتی ہے"لیس بی ضللة"یعنی مجھ میں ذرہ برابر گمراہی نہیں پائی جاتي_

٢_ حضرت نوح، خدا کی جانب سے ایک رسول تھے_و لکنی رسول من رب العلمین

٣_ حضرت نوح عليه‌السلام نے اپنی باتوں کا خدا کی طرف سے ہونے کے اعلان کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو ہر طرح کی گمراہی سے پاک قرار دیا_لیس بی ضللة و لکنی رسول من ربّ العلمین

٤_ حضرت نوح عليه‌السلام اور خدا کے باقی سب رسول صاحب عصمت اور ہر طرح کی گمراہی سے مبرّا ہیں_

ليس بى ضللة و لكنّى رسول من ربّ العلمين

جملہ "لكنى رسول ..." حضرت نوح عليه‌السلام کے ہر طرح کی گمراہی سے مبرّا ہونے کیلئے بمنزلہ تعلیل ہے، بنابراین جملہ "و لكني ..." کے ہمراہ جملہ "ليس بى ضللة" حضرت نوح عليه‌السلام کی عصمت کے علاوہ تمام الہی رسولوں کی عصمت پر دلالت کرتا ہے_

۵_ حضرت نوح عليه‌السلام کے زمانے کے لوگ اپنی قوم کے سرداروں اور بزرگوں ہی کے پیرو تھے اور انہی کے مؤقف سے متاثر تھے_قال الملاء ...قال يا قوم

٦_ مبلغین دین کو چاہیے کہ وہ لوگوں کے دلسوز ہوں اور احکام و معارف الہی کی تبلیغ کی راہ میں صبر سے کام لیں_
إنّى أخاف عليكم ...قال ياقوم ليس بى ضللة

٧_ مبلغین دین کو ناروا تہمتوں کے مقابلے میں اپنا دفاع کرنا چاہیئے_إنا لنرى ك فى ضلل مبين قال ياقوم ليس بى ضللة و لكنى رسول

۸_ جہان ہستي، متعدد عوالم سے تشکیل پایا ہے_رب العلمين

۹_ خداوند متعال، تمام جہان ہستی کا پروردگار اور مدبّر ہے_رب العلمين

۱۰_ انبیاء عليهم‌السلام کی رسالت، تمام جہان ہستی پر خدا کی ربوبیت کے ساتھ مرتبط ہے_
و لكنى رسول من رب العلمين

خدا کی صفات اور اسما میں سے "رب العالمین" کی صفت کے انتخاب میں، اس اعتبار سے کہ وہ انبیاء کو مبعوث کرنے والا ہے، اس نکتے کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ پیغمبروں کی رسالت خدا کی تمام جہان ہستی پر ربوبیت کے ساتھ مرتبط ہے_

آفرینش: آفرینش کی تدبیر ۹،۱۰ ; عوالم آفرینش کا متعدد ہونا ۸

اشراف: اشراف کی اطاعت ۵

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی ربوبیت ۹،۱۰

انبیاء: انبیاء کا منزّا ہونا ۴; انبیاء کی رسالت ۱۰; انبیاء کی عصمت ۴

تبلیغ: تبلیغ میں ہمدردی ٦; تبلیغ میں صبر ٦

تہمت: تہمت کے خلاف مبارزہ ۷

خود: خود کا دفاع، ۱، ۳، ۷

دین: دین کی تبلیغ ٦

رسول: خدا کے رسول ۲

رہبري: رہبری سے اثر قبول کرنا ۵

قوم نوح: قوم نوح کے سردار ۵

گمراہي: گمراہی سے پاک ہونا ۱، ۳، ۴

مبلغین: مبلغین کی ذمہ داری ۷; مبلغین کی شرائط ٦

نوح عليه‌السلام: زمانہ نوح کی تاریخ ۵; نوح پر وحی ۳; نوح عليه‌السلام کا سلوک ۱; نوح عليه‌السلام کا قصہ ۱، ۳; نوح عليه‌السلام کی پاکیزگی ۱، ۴، ۳; نوح عليه‌السلام کی عصمت ۴; نوح کی عطوفت ۱; نوح کی نبوت ۲; نوح عليه‌السلام کے مقامات ۴

نوح عليه‌السلام کے زمانے کے لوگ: نوح عليه‌السلام کے زمانے کے لوگوں کی پالیسی ۵

آیت ٦۲

﴿ أُبَلِّغُكُمْ رِسَالاَتِ رَبِّي وَأَنصَحُ لَكُمْ وَأَعْلَمُ مِنَ اللهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ ﴾.

میں تم تک اپنے پروردگار کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور تمھیں نصیحت کرتا ہوں اور اللہ کی طرف سے وہ سب جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ہو(٦۲)

۱_ حضرت نوح عليه‌السلام ، خداوند کی جانب سے متعدد پیغامات کے حامل نبی تھے_ابلغکم رسالات ربي

۲_ حضرت نوح، عليه‌السلام فقط پیغامات خدا کے مبلغ تھے نہ کہ اپنے ذاتی نظریات بیان کرنے والے_
أبلغکم رسالات ربي

۳_ حضرت نوح عليه‌السلام نے رسالت الہی کی تبلیغ میں اپنی ثابت قدمی کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کردیا_

أبلغکم رسالات ربي

جملہ "لکنی رسول ..." اور اس سے قبل کی آیات اس معنی پر دلالت کرتی ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام رسالت الہی کے مبلغ ہیں، بنابریں جملہ "أبلغكم ..." کے ذریعے رسول کی توصیف میں ایک اور مطلب کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے وہ یہ کہ حضرت نوح علیہ السلام تبلیغ رسالت کے معاملے میں اصرار کریں گے_

۴_ حضرت نوح علیہ السلام کا اپنے خدا کی ربوبیت کے بارے میں محکم اعتقاد، رسالت الہی کی تبلیغ میں ان کی استقامت کا باعث تھا_

و لكنی رسول من رب العلمين أبلغكم رسلات ربي

حضرت نوح علیہ السلام نے ابلاغ رسالت کے بارے میں اپنی استقامت کے سبب کی طرف اشارہ کرنے کیلئے ضمیر لانے یعنی "رسالاته" کہنے کی بجائے "رسلات ربي" کہا_

۵_ حضرت نوح علیہ السلام ، ایک ہمدرد اور لوگوں کے خیر خواہ پیغمبر تھے_ و أنصح لكم

۶_ حضرت نوح کی خیر خواہی، محض لوگوں کے فائدے کیلئے تھی نہ اپنی ذاتی منفعت کیلئے_و أنصح لكم

"نصیحت" کے مشتقات کے بعد "لام" کا لایا جانا جیسے "أنصح لکم" نصیحت لینے والے کے بارے میں نصیحت کرنے والے کے مکمل خلوص کی حکایت کرتا ہے_ یعنی اس کی نصیحت اور خیر خواہی میں ذاتی منفعت کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا بلکہ دوسروں کی بھلائی مد نظر ہوتی ہے_

۷_ خدا کے پیغامات کو لوگوں تک پہنچانا، لوگوں کیلئے حضرت نوح علیہ السلام کی خیر خواہی کا ایک جلوہ ہے_

أبلغكم رسلات ربى و أنصح لكم

۸_ خدا کے پیغمبر، اپنی امتوں کے خیر خواہ ہوتے ہیں_و أنصح لكم

۹_ آسمانی ادیان میں لوگوں کیلئے خیر خواہی بلند اقدار میں شمار ہوتی ہے_و أنصح لكم

۱۰_ مبلغین دین کو چاہیے کہ لوگوں کا خیر خواہ ہوتے ہوئے اپنے وعظ و نصیحت کو ذاتی منافع کی ملاوٹ سے پاک رکھیں_

أبلغكم رسلات ربى و أنصح لكم

۱۱_ خداوند متعال نے حضرت نوح علیہ السلام کو ان حقائق سے آگاہ کیا جو لوگوں پر پوشیدہ تھے_و أعلم من الله ما لا تعلمون

"من الله" میں من ابتدائے غایت کیلئے ہوسکتا ہے کہ اس صورت میں "اعلم من اللہ" کا معنی یہ ہوگا کہ میرا علم خدا کی جانب سے ہے اور

خدا نے مجھے حقائق سے آگاہ کیا ہے دوسرا احتمال یہ ہے کہ "من اللہ" کا معنی "خدا کے بارے میں " ہو یعني: خدا اور اس کی صفات کے بارے میں جو حقائق میں جانتا ہوں وہ آپ نہیں جانتے، البتہ فوق الذکر مفہوم کی اساس، پہلا احتمال ہی ہے_

۱۲_ حضرت نوح علیہ السلام ، خدا کے بارے میں لوگوں سے پوشیدہ حقائق سے آگاہ تھے_و أعلم من الله ما لا تعلمون

فوق الذکر مفہوم اس بنیاد پر لیا گیا ہے کہ جب "من اللہ" کا معنی "خدا کے بارے میں " ہو_

۱۳_ خدا کی جانب سے حقائق کے بارے میں حضرت نوح علیہ السلام کی آگاہي، تبلیغ رسالت میں ان کی استقامت اور لوگوں کیلئے ان کی خیر خواہی کے اسباب میں سے ہے_أبلغكم رسالات ربى و أنصح لكم و أعلم من الله ما لا تعلمون

ایسے معلوم ہوتا ہے کہ "أبلغكم" اور "أنصح لكم" کیلئے جملہ "أعلم من الله ..." ایک تعلیل کا مقام رکھتا ہے یعني: پوشیدہ حقائق سے میری آگاہی مجھے رسالت الہی کے ابلاغ کیلئے مضبوط بناتی ہے_

۱۴_ انبیاء کا علم، خدا کی جانب سے ہوتا ہے_و أعلم من الله ما لا تعلمون

ادیان: ادیان کی تعلیمات ۹; ادیان میں خیر خواہی ۹

اقدار: ۹

اللہ تعالی: اللہ تعالی کے عطایا ۱۱، ۱۴

اللہ تعالی کے رسول: ۱

انبیاء: انبیاء کی خیر خواہی ۸; انبیاء کی ذمہ داری ۸; انبیاء کے علم کا منشاء ۱۴

ایمان: ایمان کے اثرات ۴; ربوبیت خدا پر ایمان ۴

تبلیغ: تبلیغ میں استقامت ۳ ۸; تبلیغ میں استقامت کا سبب ۴، ۱۳

حقائق: پوشیدہ حقائق کا علم ۱۱، ۱۲

خیر خواہي: خیر خواہی کی قدر و منزلت ۹; خیر خواہی کا سبب ۱۳

دین: دین کی تبلیغ ۲، ۳، ۷

ذاتی منافع: ۱۰

علم: علم لدنی ١٣؛ علم لدنی کے اثرات ١٣

عوام: عوام کے مصالح کی رعایت ٦، ١٠

مبلغین: مبلغین کی خیر خواہی ١٠؛ مبلغین کی شرائط ١٠

نوح عليه‌السلام : نوح کا ایمان ٣؛ نوح عليه‌السلام کا علم غیب ١١، ١٢، ١٣؛ نوح عليه‌السلام کا قصہ ١، ٣، ٤، ٧؛ نوح عليه‌السلام کی استقامت ٣، ١٣؛ نوح عليه‌السلام کی تبلیغ ٢، ٣، ٤، ١٣؛ نوح عليه‌السلام کی رسالت کا متعدد ہونا ١

نوح کی خداشناسی ١٢؛ نوح عليه‌السلام کی خیر خواہی ٥، ٦، ٧، ١٢؛ نوح کی دلسوزی ٥؛ نوح کی ذمہ داری کا داءرہ ٢؛ نوح عليه‌السلام کی عوام دوستی ٦؛ نوح عليه‌السلام کی نبوت ١، ٥؛ نوح عليه‌السلام کی ہمدردی ٥؛ نوح عليه‌السلام کے فضائل ٥، ٦، ٧، ١١؛

آیت ٦٣

﴿ أَوَعَجِبْتُمْ أَن جَاءكُمْ ذِكْرٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِّنكُمْ لِيُنذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُواْ وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴾.

کیا تمھیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمھارے پروردگار کی طرف سے تمھیں میں سے ایک مرد پر ذکر نازل ہوجائیے کہ وہ تمھیں ڈرائے اور تم متقی بن جاؤ اور شاید اس طرح قابل رحم بھی ہوجاؤ(٦٣)

١_ انبیاء، لوگوں تک معارف الہی اور دین پہنچانے کا ذریعہ ہوتے ہیں_أو عجبتم أن جاء کم ذکر من ربکم علی رجل منکم

"ذکر" سے مراد، دین اور معارف الہی ہیں_

٢_ پیغمبر، لوگوں میں سے ہی ہوتے ہیں_أن جاء کم ذکر من ربکم علی رجل منکم

٣_ رسالت کیلئے ایک فرد بشر کی بعثت، قوم نوح کی نظر میں نامعقول اور حیرت انگیز تھي_

أو عجبتم أن جاء کم ذکر من ربکم علی رجل منکم

٤_ قوم نوح کے سرداروں نے کسی بشر کیلئے پیغمبری کو نامعقول سمجھنے کی وجہ سے حضرت نوح عليه‌السلام کی رسالت کا انکار کیا_

إنا لنری ك فی ضلل مبین ... أو عجبتم أن جائکم ذکر من ربکم علی رجل منکم

٥_ قوم نوح کے غلط گمان کے مطابق پیغمبری کا دعوی حضرت نوح عليه‌السلام کی گمراہی کی علامت تھا_

يا قوم ليس بى ضللة ...أو عجبتم أن جاء كم ذكر من ربكم على رجل منكم

جملہ "ا و عجبتم ..." جملہ "ليس بى ضللة" عطف ہے_

٦_ دين اور معارف الہى كا سرچشمہ، خدا كا مقام ربوبى ہے اور يہ انسان كے رشد و تكامل كيلئے ہيں _

أن جاء كم ذكر من ربكم

"ذكر من ربكم" ميں حرف "من" ابتدائے غايت كيلئے ہے يعنى معارف دين كا سرچشمہ مقام ربوبى ہے چنانچہ كلمہ "رب" كى "كم" كى طرف اضافتيہ مطلب ديتى ہے كہ ان معارف كا نزول انسانوں پر خدا كى ربوبيت كے سلسلہ ميں ہے اور ان كى تربيت كيلئے ہے_

٧_ معارف الہي، ايسى تعليمات ہيں كہ جنہيں ہميشہ ياد ركھنا چاہيے_أن جاء كم ذكر من ربكم

"ذكر" وہ علم و معرفت ہے كہ جسے انسان ہميشہ ذہن ميں حاضر ركھتا ہے اور اس سے غفلت نہيں كرتا_ معارف الہى اس لحاظ سے "ذكر" كہلاتے ہيں كہ انسان كو چاہيے كہ انہيں سيكھے اور ہميشہ ياد ركھے_

٨_ حضرت نوح عليہ السلام ، لوگوں كو عذاب خدا سے ڈرانے اور تبليغ دين كے ذريعے ان كيلئے تقوى كى راہ ہموار كرنے كے ذمہ دار تھے_أن جاء كم ذكر من ربكم على رجل منكم لينذركم و لتتقوا

٩_ لوگوں كو پيغمبروں كے ذريعے عذاب الہى سے ڈرانا ، معارف الہى اور دين كے نزول كے مقاصد ميں سے ہے_

أن جاء كم ذكر من ربكم على رجل منكم لينذركم

"لينذركم"، "جاء" كے متعلق ہے اور "لينذر" كى ضمير "رجل" كى طرف پلٹتى ہے، يعنى كسى پيغمبر پر معارف دين كے نازل ہونے كا ہدف يہ ہے كہ وہ لوگوں كو عذاب خدا سے ڈرائے_

١٠_ رسالت انبياء كے زير سايہ لوگوں كو تقوى اختيار كرنے كى طرف رغبت دلانا، معارف الہى اور دين كے نزول كے اہداف ميں سے ہے_أن جاء كم ذكر من ربكم على رجل منكم لينذركم و لتتقوا

"لتتقوا"، كا "لينذركم" پر عطف ہے يوں لوگوں كا تقوى تك پہنچنا ذكر اور معارف دين كے اہداف ميں سے ہے اور چونكہ يہ ہدف "لينذركم" كے بعد بيان ہوا ہے لہذا يہ كہا جا سكتا ہے كہ لوگوں كا تقوى اختيار كرنا پيغمبروں كى امداد اور پند و نصيحت كے زير سايہ ہى ممكن ہے_

١١_ پيغمبروں كے نصائح قبول كرنا اور عذاب خدا سے بچنا لوگوں كى ذمہ دارى ہے_لينذركم و لتتقوا

۱۲_ پیغمبروں کے نصائح اور معارف دین قبول کرنا تقوی اور پرہیزگاری کا باعث ہے_لینذرکم و لتتقوا

۱۳_ قوم نوح کیلئے خداوند متعال کی خاص رحمت کا حصول، حضرت نوح عليه‌السلام کی بعثت کے مقاصد میں سے تھا_
جاء کم ذکر من ربکم علی رجل منکم ... لعلکم ترحمون

۱۴_ خاص رحمت الہی کا بندوں کے شامل حال ہونا ، پیغمبروں کی بعثت اور نزول دین کے مقاصد میں سے ہے_
أن جاء کم ذکر من ربکم علی رجل منکم ...لعلّکم ترحمون

اشراف :اشراف اور غیر منطقی امور ۴;اشراف اور نوح عليه‌السلام کی نبوت ۴

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا عذاب ۱۱;اللہ تعالی کی ربوبیت ٦;اللہ تعالی کی رحمت خاص ۱۳، ۱۴

انبیاء:انبیاء کاخوف دلانا ۹;انبیاء کا طبقہ ۲;انبیاء کی ذمہ داری ۱، ۹;۱۱، ۱۲;انبیاء کی رسالت کے اہداف ۱۰; انبیاء کے مواعظ۱۲،۱۱; بعثت انبیاء کی حکمت ۱۴

ایمان:ایمان کے اثرات ۱۲;تعلیمات انبیاء پر ایمان ۱۲

تقوی :تقوی کی اہمیت ۱۰; تقوی کی دعوت ۱۰;تقوی کے اسباب ۸، ۱۲

دین:تعلیمات دین کا اثر٦;تعلیمات دین کا سرچشمہ ٦;تعلیمات دین کی اہمیت ۷;دین کی تبلیغ ۱، ۸

ڈرانا :عذاب خدا سے ڈرانا ۸;عذاب سے ڈرانا ۹

ذکر:تعلیمات دین کا ذکر ۷

رحمت:نزول رحمت کے اسباب ۱۴

رشد:رشد کے اسباب ٦

عذاب:عذاب سے اجتناب ۱۱

عقیدہ:باطل عقیدہ ۵

عوام:

عوام کی ذمہ داری ۱۱

قوم نوح عليه‌السلام : قوم نوح عليه‌السلام اور رحمت خدا ۱۳;قوم نوح عليه‌السلام اور غیر منطقی امور ۳;قوم نوح عليه‌السلام اور نبوت کا دعوی ۵;قوم نوح عليه‌السلام کا عقیدہ ۳، ۵;قوم نوح عليه‌السلام کے توہمات ۵;قوم نوح عليه‌السلام کے سرداروں کا عقیدہ ۴

نبوت: نبوت بشر ۳، ۴

نوح عليه‌السلام : بعثت نوح عليه‌السلام کی حکمت ۱۳;رسالت نوح عليه‌السلام کا انکار ۴;نوح عليه‌السلام کا انذار ۸;نوح عليه‌السلام کی ذمہ داری ۸;نوح عليه‌السلام کے زمانے کی تاریخ ۴

آیت ۶۴

﴿ فَكَذَّبُوهُ فَأَنجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا إِنَّهُمْ كَانُواْ قَوْماً عَمِينَ ﴾.

پھر ان لوگوں نے نوح کی تکذیب کی تو ہم نے انھیں اور ان کے ساتھیوں کو کشتی میں نجات دیدی اور جن لوگوں نے ہمارے آیتوں کو جھٹلایا تھا انھیں غرق کردیا کہ وہ سب بالکل اندھے لوگ تھے(۶۴)

۱_ قوم نوح عليه‌السلام کی اکثریت نے حضرت نوح عليه‌السلام کی تکذیب کی اور خدا کی وحدانیت، معاد اور رسالت کو باطل عقائد قرار دیا_ فكذبوه

یہ اس لحاظ سے ہے کہ خدا نے نوح عليه‌السلام کے جھٹلائے جانے کو سب کی طرف نسبت دی ہے "فکذبوہ" حالانکہ ان کے ساتھ کشتی میں سوار لوگوں نے رسالت نوح کی تصدیق کي، اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ نوح عليه‌السلام کی رسالت پر ایمان لانے والے بہت ہی کم تھے_

۲_ قوم نوح عليه‌السلام کے ایک گروہ نے حضرت نوح عليه‌السلام کی رسالت کی تصدیق کی اور ان کے پیغامات کو قبول کیا_

فكذبوه فانجينه والذين معه

جملہ "أغرقنا الذين كذبوا ..." اس بات پر دلالت کرتاہے کہ "الذين معه" سے مراد، آیات الہی پر ایمان لانے والے لوگ ہیں_

۳_ خداوند متعال نے حضرت نوح عليه‌السلام اور ان کے ساتھیوں کو کشتی کے ذریعے غرق ہونے سے بچا لیا_

فا نجينه والذين معه فى الفلك و أغرقنا الذين كذبوا

۴_ رسالت نوح عليه‌السلام پر ایمان لانے والے لوگ، کشتی نجات میں حضرت نوح عليه‌السلام کے ساتھ تھے_
فا نجينه والذين معه فى الفلك

۵_ خداوند متعال نے قوم نوح عليه‌السلام کو اپنی آیات کے جھٹلانے کی وجہ سے پانی میں غرق کرکے ہلاک کردیا_
وأغرقنا الذين كذبوا بآياتنا

۶_ آیات الہی کو جھٹلانے والوں کیلئے دنیوی عذاب میں مبتلا ہونے کا خطرہ موجود ہے_و أغرقنا الذين كذبوا بأياتنا

۷_ حضرت نوح عليه‌السلام کی پیغمبری اور ان کی طرف سے پیش کیئے گئے معارف ،آیات خدا میں سے ہیں_
فكذبوه ...و أغرقنا الذين كذبوا بأياتنا

۸_ قدرتی عوامل کی کارکردگي، خدا کے ارادے کے مطابق اور اس کے اختیار میں ہے_
فا نجينه ...و أغرقنا الذين كذبوا

۹_ تاریخ بشر میں رونما ہونے والی تبدیلیاں ، ارادہ الہی کے تحت ہیں_فا نجينه ...و أغرقنا الذين كذبوا

۱۰_ کشتي نجات میں حضرت نوح عليه‌السلام کے ساتھ سفر کرنے والوں کا ایک گروہ، نہ مؤمنین میں سے تھا اور نہ ہی آیات الہی کی تکذیب کرنے والوں میں سے_فا نجينه والذين معه فى الفلك و أغرقنا الذين كذبوا بأياتنا

اس لحاظ سے کہ خدا نے نجات پانے والوں کی توصیف میں یہ نہیں کہا کہ وہ اہل ایمان تھے مثلاً یہ نہیں فرمایا "والذین آمنوا" لہذا کہا جا سکتاہے کہ کشتی میں سوار حضرت نوح عليه‌السلام کے ساتھیوں میں سے بعض ایمان نہیں رکھتے تھے چنانچہ جملہ "وأغرقنا..." سے یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ انہوں نے تکذیب بھی نہیں کی_

۱۱_ قوم نوح عليه‌السلام کی تکذیب کرنے والے لوگ ، عقل کے اندھے تھے_إنهم كانوا قوماً عمين

کلمہ "عمین"، "عمي" کی جمع ہے اور بے بصیرت کے معنی میں ہے_

۱۲_ قوم نوح عليه‌السلام کا بے بصیرت ہونا ہی ان کے آیات خدا کے انکار کا سبب تھا_
كذبوا بايا تنا انهم كانوا قوماً عمين

۱۳_ آیات الہی سے انکار کا سبب ، منکرین کی کم فہمی تھی نہ یہ کہ آیات الہی میں ابہام تھا_
كذبوا بايا تنا انهم كانوا قوماً عمين

۱۴_ انبیاء علیہ السلام اور ان کی رسالت کی تصدیق ، بصیرت اور صحیح فکر کی علامت ہے_

كذبوا بايا تنا إنهم كانوا قوماً عمين

آیات خدا: ۷آیات خدا کو جھٹلانے والوں کی کم فہمی ۱۱;آیات خدا کی تکذیب ۶;آیات خدا کی تکذیب کے اسباب ۱۲، ۱۳;آیات خدا کی تکذیب کا عذاب ۵;آیات خدا کی خاصیت ۱۳;آیات خدا کے جھٹلانے والوں پر عذاب ۶; آیات خدا کے منکرین کی بے بصیرتی ۱۳

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا ارادہ ۸، ۹;اللہ تعالی کی امداد ۳;اللہ تعالی کے افعال ۳

انبیاء:مکذبین انبیاء کا دنیوی عذاب ۵

ایمان:انبیاء پر ایمان ۱۴;رسالت نوح علیہ السلام پر ایمان ۲

بصیرت:بصیرت کی علامات ۱۴

بے بصیرت لوگ: ۱۱ بے بصیرتی:بے بصیرتی کے آثار ۱۲، ۱۳

تاریخ:تاریخی تبدیلیوں کا سبب ۶

تعقل: صحیح تعقل کی علامات ۱۴

توحید:تکذیب توحید ۱

عذاب:دنیوی عذاب کے اسباب۶

عقیدہ:باطل عقیدہ ۱

قدرتی عوامل:قدرتی عوامل کی کارکردگی ۸

قوم نوح:قوم نوح علیہ السلام کا غرق ہونا ۵;قوم نوح علیہ السلام کی اکثریت ۱; قوم نوح علیہ السلام کی بے بصیرتی ۱۱، ۱۲;قوم نوح علیہ السلام کے مکذبین ۱۱;قوم نوح علیہ السلام کے مؤمنین ۲; مؤمنین کی نجات ۳;مؤمنین کی ہلاکت ۵

قیامت:قیامت کی تکذیب ۱

نبوت:نبوت کی تکذیب ۱

نوح ؑ :نوح ؑ پر ایمان لانے والے ۴;نوح ؑ کا قصہ ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۱۰ ;نوح ؑ کی تعلیمات ۷;نوح کی تکذیب ۱; نوح ؑ کی کشتی ۳، ۴، ۱۰;نوح ؑ کی نبوت ۷ ;نوح ؑ کي انسان تھے اور اپنی قوم سے محبت کرتے تھے اور یہ نجات ۳;نوح ؑ کے ہمسفر ۴، ۱۰

ہلاکت:غرق ہونے سے ہلاکت ۵

آیت ۶۵

﴿ وَإِلَى عَادٍ أَخَاهُمْ هُوداً قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُواْ اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ أَفَلاَ تَتَّقُونَ ﴾.

اور ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا تو انھوں نے کہا کہ اے قوم والو اللہ کی عبادت کرو اس کے علاوہ تمھارا دوسرا خدا نہیں ہے کیا تم ڈرتے نہیں ہو(۶۵)

۱_ہود ؑ ، خدا کے بھیجے ہوئے انبیاء میں سے تھے_لقد أرسلنا ...و إلى عاد أخاهم هوداً

"إلى عاد"، "إلى قومہ"پر عطف ہے اور "أخاھم" آیت ۵۹ میں موجود کلمہء "نوحاً"پر معطوف ہے، یعني: "أرسلنا إلى عاد أخاهم هوداً"_

۲_ہود ؑ کی رسالت ،قوم عاد تک ہی محدود تھي_و إلى عاد أخاهم هوداً

۳_ ہود ؑ اور قوم عاد کے درمیان رشتہ داری تھي_و إلى عاد ا خاهم هوداً

اس بات کی وضاحت کہ ہود ؑ ، قوم عاد کے بھائی تھے میں اس مطلب کی طرف اشارہ پایا جا سکتاہے کہ آپ نبوت سے پہلے بھی ایک ہمدرد اشارہ بھی پایا جا سکتا ہے کہ آپ قوم عاد کے رشتہ دار تھے_

۴_ ہود ؑ ، لوگوں کے ساتھ محبت کرنے والے ایک ہمدرد پیغمبر تھے_و إلى عاد أخاهم هوداً قال يا قوم

۵_ ہود ؑ نے لوگوں کے قومی احساسات کو ابھارتے ہوئے اپنی دعوت کا آغاز کیا_قال يا قوم

۶_ خدائے یکتا کی پرستش کی دعوت، حضرت ہود ؑ کا اپنی قوم کیلئے سب سے پہلا اور اہم پیام تھا_

قال ياقوم اعبدوا الله

۷_ وجود خدا کا اعتقاد تاریخ بشر میں ہمیشہ سے موجود رہا ہے_یا قوم اعبدوا الله ما لكم من إله غيره

۸_ انسان میں قدیم زمانے سے عبادت کا جذبہ موجود رہا ہے_یا قوم اعبدوا الله ما لكم من اله غيره

۹_ صرف خدا کی عبادت کی ضرورت اور اس کے سوا کسی معبود کے لائق عبادت نہ ہونے پر اعتقاد_
اعبدوا الله ما لكم من إله غيره

۱۰_ قوم عاد، کے لوگ مشرک تھے_ما لكم من إله غيره

۱۱_ شرک کے ساتھ مبارزہ، حضرت ہود عليه السلام کے بنیادی فرائض میں سے تھا_قال یاقوم اعبدوا الله ما لكم من إله غيره

۱۲_ توحید عملی کی بنیاد توحید نظری پر ہے_اعبدوا الله ما لكم من إله غيره

۱۳_ حضرت ہود عليه السلام ، اپنی قوم کو خدا کی عبادت سے دوری اور شرک آلودہ میلانات سے پرہیز نہ کرنے کی وجہ سے عذاب الہی میں گرفتار ہونے کے بارے میں خبردار کرتے تھے_أفلا تتقون

"تتقون" کا مصدر "اتقاء" ہے کہ جو کسی مشکل اور ناپسندیدہ چیز سے بچنے کیلئے آڑ پکڑنے کے معنی میں آتا ہے اور یہاں کے مورد کی مناسبت اور بعد والی آیات (جیسے آیت ۷۰) کی تائید کی روشنی میں مکروہ اور ناپسندیدہ سے مراد عذاب الہی ہے، یعني: أفلا تتقون عذاب الله_

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا عذاب ۱۳

اللہ تعالی کے رسول: ۱

انسان:انسان کی فطرت ۸

ایمان:خدا پر ایمان ۷

تبلیغ:تبلیغ کا انداز ۵; عواطف ۵

ترغیب:ترغیب کے عوامل ۵

توحید:توحید عبادی کو ترک کرنے کی سزا ۱۳;توحید عبادی کی اہمیت ۹;توحید عبادی کی دعوت ۶; توحید عملی ۱۲;توحید کی اقسام ۱۲;توحید نظری ۱۲

جهان بيني:جهان بینی اور ائی ڈیا لوجی ۱۲

خدا شناسي:تاریخ میں خدا شناسی ۷

شرک:شرک عبادی کا رد ۹;شرک کی سزا ،۱۳; شرک کے ساتھ مبارزہ ۱۱

عبادت:تاریخ میں عبادت ۸;ترک عبادت کی سزا ،۱۳عبادت کا رجحان ۸

عذاب:عذاب سے نجات کے اسباب۱۳

قوم عاد:قوم عاد کا شرک ۱

مشرکین: ۱۰

ہود ؑ :ہود ؑ اورقوم عاد ۲، ۳;ہود ؑ کا قصہ ۳، ۴، ۵;ہود ؑ کی ابتدائی دعوت ۶;ہود ؑ کی تبلیغ ۱۳;ہود ؑ کی تعلیمات ۶;ہود ؑ کی دعوت ۵;ہود ؑ کی دلسوزی ۴;ہود ؑ کی رسالت کا داءرہ عمل ۲;ہود ؑ کی قوم عاد کے ساتھ قرابت داري۳; ہود ؑ کی محبت ۴;ہود ؑ کی مسؤولیت ۱۱;ہود ؑ کی نبوت ۱; ہود ؑ کی نواہی ۱۳; ہود ؑ کے فضائل ۴

آیت ٦٦

﴿ قَالَ الْمَلأُ الَّذِينَ كَفَرُواْ مِن قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ وِإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴾.

قوم میں سے کفر اختیار کرنے والے رؤسا نے کہا کہ ہم تم کو حماقت میں بتلا دیکھ رہے ہیں اور ہمارے خیلا میں تم جھوٹوں میں سے ہو(٦٦)

۱_ قوم ہود ؑ کے بڑے لوگوں میں سے ایک گروہ، حضرت ہود ؑ پر ایمان لایا اوردوسرے گروہ نے آپ ؑ کی رسالت سے انکار کرتے ہوئے آپ ؑ کے مقابلے میں محاذ قائم کرلیا_قال الملأ الذين كفروا من قومه

۲_ قوم ہود ؑ کے کفر پیشہ سرداروں نے آپ ؑ پر حماقت اوردروغ گوئي کا بہتان باندھا_

قال الملأ الذين كفروا ...إنا لنريك فى سفاهة

و إنَّا لنظنك من الكذبين

۳_ قوم ہود کے کفر پیشہ لوگوں کی نظر میں شرک سے پاک توحیدی فکر، احمقانہ اور نا معقول تھي_
قال الملأ الذين كفروا من قومه إنَّا لنرى ك فى سفاهة

۴_ قوم ہود عليه‌السلام کے کافروں کی طرف سے حضرت ہود عليه‌السلام کی تکذیب، حدس و گمان پر مبتنی تھی نہ کہ علم و یقین پر*_
و إنا لنظنك من الكذبين

۵_ قوم عاد کی طرف حضرت ہود عليه‌السلام سے پہلے بھی کئي پیغمبر مبعوث ہوئے_قال الملأ الذين كفروا ...انا لنظنك من الكذبين

کلمہ "الکذبین" میں "ال" عہدیہ ہوسکتاہے بنابراین "الکذبین" سے قوم عاد کی مراد وہ پیغمبر ہیں کہ جو حضرت ہود عليه‌السلام سے قبل مبعوث ہوئے اور لوگوں کی طرف سے مورد تکذیب قرار پائے اور ان کے ہاں جھوٹ بولنے والے کے عنوان سے معروف ہوئے_ چنانچہ "ال" جنس کیلئے بھی ہوسکتاہے کہ اس صورت میں "الکذبین" میں کسی خاص گروہ کی طرف اشارہ نہیں ہوگا_ مندرجہ بالا مفہوم پہلے احتمال کی بناء پر اخذ کیا گیا ہے_

انبیاء:ہود عليه‌السلام سے پہلے کے انبیاء ۵

تہمت:حماقت کی تہمت ۲;جھوٹ بولنے کی تہمت ۲

شرک:شرک سے پاکیزگی ۳

ظن:ظن کی قدر و قیمت ۴

عقیدہ:توحید کا عقیدہ ۳

عمل:احمقانہ عمل ۳

قدر و قیمت:قدر و قیمت کا معیار ۳

قوم عاد:قوم عاد کے انبیاء ۵;قوم عاد کے سردار ۵;قوم عاد کے عقیدہ کے مبانی ۴;قوم عاد کے کافروں کا عقیدہ ۱;قوم عاد کے مؤمن سردار، ۱

ہود عليه‌السلام :ہود عليه‌السلام پر تہمت ۲;ھود عليه‌السلام کا قصّہ ۱، ۲، ۴;ہود عليه‌السلام کی تکذیب ۱، ۴;ہود عليه‌السلام کے خلاف مبارزہ ۱

آیت ٦٧

﴿ قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي سَفَاهَةٌ وَلَكِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴾.

انھوں نے جواب دیا کہ مجھ میں حماقت نہیں ہے بلکہ میں رب العالمین کی طرف سے فرستادہ رسول ہوں (٦٧)

١_ حضرت ہود عليه‌السلام نے ایک محبت آمیز جواب کے ذریعے اپنے آپ کو ہر طرح کی حماقت اور دروغ گوئي سے مبرّا قرار دیا_قال یاقوم لیس بی سفاهة و لکنی رسول من رب العلمین

٢_ حضرت ہود عليه‌السلام ، خدا کے ایک رسول تھے_و لکنی رسول من رب العلمین

٣_ حضرت ہود عليه‌السلام نے اپنی الہی رسالت کا حوالہ دیتے ہوئے اپنے آپ کو ہر طرح کی سفاہت اور حماقت سے مبرّا قرار دیا_قال یاقوم لیس بی سفاهة و لکنی رسول من رب العلمین

٤_ حضرت ہود عليه‌السلام اور تمام انبیائے الہی ہر طرح کی حماقت اور کم عقلی سے مبرا ہیں_قال یاقوم لیس بی سفاهة

حضرت ہود عليه‌السلام نے سفاہت سے اپنی پاکیزگی کی وجہ بیان کرنے کیلئے جملہ "و لکنی رسول ..." استعمال کیا تا کہ اس نکتہ کی طرف توجہ دلائی جائیے کہ خدا کے رسولوں میں سفاہت ممکن نہیں ہے_

٥_ مبلغین دین کو لوگوں کا ہمدرد اور معارف الہی کی تبلیغ میں صابر ہونا چاہیئے_قال یاقوم لیس بی سفاهة

٦_ مبلغین دین کو ناروا تہمتوں کے مقابلے میں اپنا دفاع کرنا چاہیئے_
قال یاقوم لیس بی سفاهة و لکنی رسول من رب العالمین

٧_ جہان ہستي، متعدد عوالم سے تشکیل پایا ہے_رب العلمین

٨_ خداوند متعال، پوری کائنات کا پروردگار اور مدبّر

ہے_رب العلمين

۹_ پیغمبروں کی رسالت کا سرچشمہ پوری کائنات پر خدا کی ربوبیت ہے_و لکنی رسول من رب العلمين

ارسال رسل کے بارے میں خداوند کی صفات میں سے " رب العالمین"کی صفت کا انتخاب اس نکتہ کی طرف اشارہ کرتاہے کہ پیغمبروں کی رسالت، ربوبیت خدا کے ساتھ مربوط ہے_

آفرینش:آفرینش کی تدبیر ۸;عوامل آفرینش ۷

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی تدبیر ۸;اللہ تعالی کی ربوبیت ۸، ۹

اللہ تعالی کے رسول: ۲

انبیاء:انبیاء اور سفاہت ۴;انبیاء کا منزا ہونا ۴;انبیاء کی رسالت ۹

تبلیغ:تبلیغ میں ہمدردي; تبلیغ میں صبر ۵

تہمت:تہمت سے دفاع ۶

خود:خود کا دفاع ۱، ۳، ۶

دین:دین کی تبلیغ ۵; مبلغین دین ۶

سفاہت:سفاہت سے پاکیزگی ۱، ۳، ۶

مبلغین:مبلغین کی ذمہ داری ۶; مبلغین کی شرائط ۵

ہود عليه‌السلام :ہود عليه‌السلام کا قصہ ۱، ۲، ۳ ;ہود عليه‌السلام کی پاکیزگی ۱، ۳، ۴;ہود عليه‌السلام کی مہربانی ۱;ہود عليه‌السلام کی نبوت ۲، ۳

ہود عليه‌السلام کے مقامات ۲، ۳

آیت ٦٨

﴿ أُبَلِّغُكُمْ رِسَالاتِ رَبِّي وَأَنَاْ لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ ﴾.

میں تم تک اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور تمھارے لئے ایک امانتدار ناصح ہوں (٦٨)

١_ حضرت ہود علیہ السلام نے قوم عاد کے جواب میں اپنے آپ کو پیغامات خدا کا مبلّغ، لوگوں کا خیر خواہ اور ایک امین اور قابل اطمینان فرد کہا_أبلغکم رسلات ربی و أنا لکم ناصح أمین

٢_ حضرت ہود علیہ السلام ،پیام الہی کے مبلغ تھے نہ کہ اپنے ذاتی نظریات کو بیان کرنے والے_أبلغکم رسلات ربي

٣_ حضرت ہود علیہ السلام ، متعدد پیغامات کے حامل، خدا کے پیغمبر تھے_أبلغکم رسلات ربي

٤_ حضرت ہود علیہ السلام نے رسالت الہی کی تبلیغ کی راہ میں اپنی استقامت کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کردیا_
أبلغکم رسلات ربي

٥_ حضرت ہود علیہ السلام کا خدا کی ربوبیت کے بارے میں اعتقاد، رسالت الہی کی راہ تبلیغ میں آپ کی استقامت کا باعث تھا_و لکنی رسول من رب العلمین، أبلغکم رسلات ربي

٦_ حضرت ہود علیہ السلام کی خیرخواہی ، محض لوگوں کے منافع کیلئے تھی نہ اپنے ذاتی مفاد کیلئے_و أنا لکم ناصح أمین
"لکم"کے "لام" میں حضرت ہود علیہ السلام کی خیرخواہی کے خالص ہونے کی طرف اشارہ ہے_

٧_ لوگوں تک رسالت الہی کا ابلاغ، اُن کیلئے حضرت ہود علیہ السلام کی خیرخواہی اور امانتداری کا ایک جلوہ ہے_
أبلغکم رسلات ربی و أنا لکم ناصح أمین

٨_ حضرت ہود علیہ السلام اپنی قوم کے درمیان امانت دار اور خیر خواہ کے عنوان سے مشہور تھے_
أبلغکم ...و أنا لکم ناصح أمین

تبلیغ رسالت کو فعل "أبلغکم" کی صورت میں بیان کرنے کے مقابلے میں کلمات "ناصح" اور "أمین" کو بصورت وصف لانے میں اس نکتہ کی طرف اشارہ پایا جا سکتاہے کہ ہود کی خیر خواہی اور نیکوکاری حضرت ہود عليه‌السلام کے زمانہ رسالت کے ساتھ ہی مخصوص نہ تھی بلکہ اس سے پہلے بھی آپ ان اوصاف میں شہرت رکھتے تھے_

۹_ انبیائے الہی اپنی امتوں کے خیر خواہ، امین اور نیک کردار انسان ہوتے ہیں_و لکنی رسول ...و أنا لکم ناصح أمین

۱۰_ مبلغین دین کو لوگوں کا خیر خواہ ہونا چاہیے اور اپنی اس خیر خواہی کو ذاتی منافع کے ساتھ ملانا نہیں چاہیئے_
أبلغکم رسلات ربی و أنا لکم ناصح أمین

۱۱_ ادیان الہی میں خیر خواہی اور امانتداري، اعلی اقدار میں سے ہیں_و أنا لکم ناصح أمین

۱۲_ الہی فرائض انجام دینے کے سلسلہ میں اپنی نیک صفات بیان کرنا ایک مناسب اور پسندیدہ امر ہے_
أبلغکم رسلات ربی و أنا لکم ناصح أمین

۱۳_قال سفیان: قلت لابی عبدالله عليه‌السلام : یجوز أن یزکی الرجل نفسه؟ قال: نعم، اذا إضطرا الیه اما سمعت ...قول العبد الصالح "و أنا لکم ناصح أمین"[1]

سفیان کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق عليه‌السلام سے عرض کي: کیا مناسب ہے کہ انسان اپنے آپ کو پسندیدہ صفات کے ساتھ توصیف کرے؟ آپ نے فرمایا ہاں، اس صورت میں کہ جب ایسے کام کیلئے ناچار ہو_ کیا تم نے خدا کے عبد صالح (حضرت ہود عليه‌السلام) کی بات نہیں سنی کہ انہوں نے فرمایا "میں تمھارا خیر خواہ اور امین ہوں"_

ادیان: ادیان میں خیر خواہی ۱۱; ادیان میں صداقت ۱۱

اقدار: ۱۱

اللہ تعالی کے رسول: ۳

انبیاء: انبیاء کی امانتداری ۹; انبیاء کی خیر خواہی ۹; انبیاء کی صداقت ۹; انبیاء کے فضائل ۹

تبلیغ: تبلیغ میں استقامت ۴; تبلیغ میں استقامت کے عوامل ۵

خودثنائی: خودثنائی کا جائز ہونا ۱۲; خودثنائی کے احکام ۱۲

---

۱) تفسیر عیاشی ج/ ۲ ص ۱۸۱ حدیث ۴۰، نور الثقلین ج/ ۲ ص ۴۴ حدیث ۱۷۵_

خیر خواہي: خیر خواہی کی قدر و قیمت ۱۱; خیر خواہی کی مشہوری ۸

دین: تبلیغ دین ۲، ۷; مبلغین دین ۱، ۲، ۱۰

صداقت: صداقت کی قدر و قیمت ۱۱

عقیدہ: ربوبیت خدا کا عقیدہ ۵; عقیدہ کے آثار ۵

عمومی افکار: عمومی افکار کی اہمیت ۸

عوام: عوام کے منافع ٦

فریضہ: فریضہ پر عمل کا سبب ۵

مبلغین: مبلغین کی خیر خواہی ۱۰; مبلغین کی ذمہ داری ۱۰; مبلغین کی شرائط ۱۰

ہود علیه‌السلام: ہود علیه‌السلام اور قوم عاد، ۱; ہود علیه‌السلام کا عقیدہ ۵; ہود علیه‌السلام کا قصہ ۱، ۳; ہود علیه‌السلام کی استقامت ۳; ہود علیه‌السلام کی امانتداری ۱; ہود علیه‌السلام کی تبلیغ ۱، ۲، ۳; ہود علیه‌السلام کی خیر خواہی ۱، ٦، ۷، ۸; ہود علیه‌السلام کی ذمہ داری کا داعرہ ۲; ہود علیه‌السلام کی رسالت کا متعدد ہونا ۳; ہود علیه‌السلام کی صداقت ۸، ۷; ھود علیه‌السلام کی نبوت ۳; ہود علیه‌السلام کے فضائل ۱، ۳، ۵، ٦، ۷، ۸; ہود علیه‌السلام کے مقامات ۳

آیت ٦۹

﴿ أَوَعَجِبْتُمْ أَن جَاءكُمْ ذِكْرٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِّنكُمْ لِيُنذِرَكُمْ وَاذكُرُواْ إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاء مِن بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ وَزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَسْطَةً فَاذْكُرُواْ آلاء اللّهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾.

کیا تم لوگوں کو اس بات پر تعجب ہے کہ تم تک ذکر خدا تمھارے ہی کسی آدمی کے ذریعہ آجائیے تاکہ وہ تمھیں ڈرائے اور یاد کرو کہ تم کو اس نے قوم نوح کے بعد زمین میں جانشین بنایا ہے اور مخلوقات میں وسعت عطا کی ہے لہذا تم اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو کہ شاید اسی طرح فلاح اور نجات پا جاؤ(٦۹)

۱_ قوم ہود علیه‌السلام کی نظر میں رسالت کیلئے کسی بشر کی بعثت کا عجیب اور نا معقول ہونا_

أو عجبتم أن جاء كم ذكر من ربكم على رجل منكم

۲_ قوم عاد نے کسی بشر کیلئے پیغمبری کو نامعقول شمار کرنے کی وجہ سے حضرت ہود علیہ السلام کی رسالت کا انکار کیا_

أنا لنرى ك فى سفاهة ...أو عجبتم أن جاء كم ذكر من ربكم على رجل منكم

۳_ قوم عاد کے گمان میں حضرت ہود علیہ السلام کی نبوت کا دعوی ان کی سفاہت کی علامت تھا_

إنا لنرى ك فى سفاهة ...أو عجبتم أن جائكم ذكر من ربكم على رجل منكم

۴_ انبیائے الهي، خود لوگوں کے طبقے میں سے ہی ہوتے ہیں_أن جاء كم ذكر من ربكم على رجل منكم

۵_ انبیائے الهي، لوگوں تک دین اور معارف الہی پہنچانے کا ذریعہ ہوتے ہیں_أو عجبتم أن جاء كم ذكر من ربكم

٦_ معارف الہی ایسی تعلیمات ہیں کہ جنہیں ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہیئے_ان جاء كم ذكر من ربكم

"ذکر" اس علم و معرفت کو کہتے ہیں کہ جسے آدمی اپنے ذہن میں حاضر رکھتاہے اور اس سے غافل نہیں ہوتا_ معارف الہی کو اس اعتبار سے ذکر کہا جاتاہے کہ انسان کو چاہیے کہ انہیں سیکھے اور ہمیشہ ذہن میں رکھے_

۷_ دین اور معارف الہی کا سرچشمہ خداوند متعال کا مقام ربوبی ہے اور یہ انسان کے رشد اور تکامل کیلئے ہوتے ہیں_

أن جائكم ذكر من ربكم

۸_ عذاب الہی سے ڈرانا، حضرت ہود علیہ السلام کی رسالت کے اہم مقاصد میں سے تھا_أن جاء كم ذكر من ربكم على رجل منكم لينذركم

۹_ انبیاء کے ذریعے لوگوں کو عذاب الہی سے ڈرانا معارف الہی اوردین کے نزول کے اہداف میں سے ہے_

أن جاء كم ذكر من ربكم على رجل منكم لينذركم

۱۰_ قوم نوح علیہ السلام کی ہلاکت کے بعد قوم عادپہلا انسانی معاشرہ تھا_اذكروا إذ جعلكم خلفاء من بعد قوم نوح

۱۱_ قوم نوح علیہ السلام کی ہلاکت کے بعد ان کے جانشین کے عنوان سے قوم عاد کی تشکیل اس قوم کیلئے خدا کی ایک نعمت ہے_

إذ جعلكم خلفاء من بعد قوم نوح

۱۲_ نسل بشر کی تاریخی اور اجتماعی تبدیلیاں مشیّت الہی کے تحت رونما ہوتی ہیں_و اذکروا إذ جعلکم

۱۳_ قوم عاد کے لوگ، دوسری اقوام کے مقابلے میں زیادہ قوی اور بڑے بڑے جسم و جُثّے کے مالک تھے_

و زادکم فی الخلق بصطة

۱۴_ قوم عاد کا قوی جسموں سے بہرہ مند ہونا ان کیلئے خدا کی نعمت تھا_و اذکرو إذ ...زادکم فی الخلق بصطة

۱۵_ انسان کے بدن اور جسمانی قوت میں طوفان نوح عليه‌السلام کے بعد تکامل ایجاد ہونا_*

من بعد قوم نوح و زادکم فی الخلق بصطة

۱٦_ حضرت ہود عليه‌السلام نے اپنی قوم میں رستگاری کا محرک ایجاد کرنے کیلئے انہیں خدا کی دو بڑی نعمتوں (قوم نوح کی جانشینی اور حیرت انگیز قوت سے بہرہ مند ہونے) کی یاد آوری کی دعوت دی_و اذکروا إذ جعلکم خلفاء من بعد قوم نوح ...لعلکم تفلحون

۱۷_ طاقتور قوموں اور معاشروں کو چاہیے کہ وہ اپنی توانائی اور قوت کو ایک خداداد نعمت سمجھیں اور ہمیشہ اس مطلب کی طرف متوجہ رہیں_اذکروا إذ جعلکم ...و زادکم فی الخلق بصطة

۱۸_ حضرت ہود عليه‌السلام نے اپنے لوگوں سے چاہا کہ وہ ہمیشہ خدا کی نعمات کی طرف متوجہ رہیں_

فاذکرواء الاء الله

۱۹_ خدا کی نعمات کی طرف لوگوں کی توجہ مبذول کرانا حضرت ہود عليه‌السلام کی ایک تبلیغی اورہدایتی روش تھي_

فاذکروا ء الاء الله

۲۰_ مبلغین دین، نعمات الہی کی طرف لوگوں کی توجہ مبذول کرانے کے ذمہ دار ہیں_

و اذکروا ...فاذکروا ء الاء الله

۲۱_ نعمات الہی کی یادآوری انسان کی خدا کی طرف توجہ اور رستگاری کی دستیابی میں تاثیر رکھتی ہے_

فاذکروا ء الاء الله لعلکم تفلحون

۲۲_ انبیاء کی راہنمائی اور ان کے انذار کو قبول کرنا انسان کے فلاح و رستگاری تک پہنچنے کا باعث ہے_

لینذرکم ...فاذکروا ء الاء الله لعلکم تفلحون

۲۳_ قال ابوجعفر عليه‌السلام : کانوا کأنهم النخل

الطوال و كان الرجل منهم ينحت الجبل بيده فيهدم منه قطعة[1]

امام باقر عليه السلام نے فرمايا ہے كہ قوم عاد كے لوگ كھجور كے لمبے درختوں كى مانند لمبے قد كے مالك تھے ان كا كوئي مرد پہاڑ كو اپنے ہاتھ سے تراش ليتا اور اس سے قطعہ جدا كر ليتا تھا_

اجتماعى تبديلياں :اجتماعى تبديليوں كا منشاء ۱۲

الله تعالى :الله تعالى كا ارادہ ۱۲;الله تعالى كا عذاب ۹;الله تعالى كى ربوبيت ۷;الله تعالى كى طرف رغبت كا باعث ۲۱;الله تعالى كى نعمات ۱۱، ۱۴;الله تعالى كے افعال ۱۲

امتيں :امتوں كى ذمہ دارى ۱۷

امور:نامعقول امور ۱، ۲

انبياء:انبياء كا طبقہ ۳;انبياء كا كردار ۵، ۹;انبياء كے انذار ۲۲

انذار:انذار قبول كرنے كے آثار ۲۲;عذاب سے انذار ۸، ۹

انسان:انسان كا جسمانى تكامل ۱۵;انسان ميں جسمانى تبديلياں ۱۵;انسانوں ميں تبديلياں (حضرت نوح كے بعد) ۱۵

تاريخ:تاريخى تبديليوں كا منشاء ۱۲

تبليغ:تبليغ كا انداز ۱۹

جهان بيني:جہان بينى توحيدى ۱۲

دين:تعليمات دين كى اہميت ۶;دين كا منشاء ۷;دين كى حكمت ۶، ۷; مبلغين دين ۵; مبلغين دين كى ذمہ دارى ۲۰

ذكر:تعليمات دين كا ذكر ۶;ذكر نعمت كے آثار ۲۱;نعمات خدا كا ذكر ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰

رستگاري:رستگارى كے اسباب ۱۶، ۲۱، ۲۲

رشد:

---

۱) تفسير تبيان ج/۴، نور الثقلين ج/۲ ص ۴۴ ح/۱۷۶_

رشد کے عوامل ۷

قدرت:قدرت کا منشاء ۱۷

قوم عاد:قوم عاد اور سفاہت ۳;قوم عاد اور نبوت بشر ۱، ۲;قوم عاد اور نبوت ھود عليه‌السلام ۳;قوم عاد اور ھود عليه‌السلام ۲;قوم عاد کا عقیدہ ۳،۲،۱ ;قوم عاد کی تاریخ ۱۰، ۱۱;قوم عاد کی تشکیل ۱۱;قوم عاد کی جسمانی صفات ۱۳، ۱۴;قوم عاد کی جسمانی طاقت ۱۳، ۱۴، ۱٦;قوم عاد کی نعمات ۱۱، ۱۳;قوم عاد کے جسم ۱۳، ۱۷

قوم نوح عليه‌السلام :قوم نوح عليه‌السلام کی نابودی ۱۱;قوم نوح عليه‌السلام کی ہلاکت ۱۰;

قوم نوح عليه‌السلام کے جانشین ۱۱، ۱٦

لوگ:لوگوں کو ڈرانا ۹،۸

معاشرہ:نوح عليه‌السلام کے بعد کا معاشرہ ۱۰

ہدایت:روش ہدایت ۱۹

ہود عليه‌السلام :تعلیمات ہود عليه‌السلام ۱۸;دعوت ہود عليه‌السلام ۱٦، ۱۸، ۱۹ ; رسالت ہود عليه‌السلام کے اہداف ۸، ۱۸;نبوت ہود عليه‌السلام کی تکذیب کے عوامل ۲;ہود عليه‌السلام کا قصّہ ۳، ۱٦

آیت ۷۰

﴿ قَالُواْ أَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّهَ وَحْدَهُ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴾.

ان لوگوں نے کہا کہ کیا آپ یہ پیغام لائے ہیں کہ ہم صرف ایک خدا کی عبادت کریں اور جن کی ہمارے آباء و اجداد عبادت کرتے تھے ان سب کو چھوڑ دیں تو آپ اپنے وعدہ و وعید کو لے کر آیئے گر اپنی بات میں سچے ہیں (۷۰)

۱_ حضرت ہود عليه‌السلام نے خدا کی جانب سے سپرد کی گئي اپنی ماموریت کو ابلاغ کرتے ہوئے لوگوں کو توحید اور عبادت خدا اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ جھوٹے معبودوں کی پوجا ترک کرنے کی دعوت دي_

أجئتنا لنعبد الله وحده و نذر ما كان يعبد ا باؤنا

۲_ قوم عاد، حضرت ہود عليه‌السلام کے لئے خدا کی جانب سے سپرد کی گئی اُس رسالت پر اعتقاد نہیں رکھتے تھے جو دعوت توحید اور شرک کے خلاف قیام پر مشتمل تھي_أجئتنا لنعبد الله وحده

جملہ "أجئتنا ..." میں استفہام انکار، ابطالی ہے یعنی اس پر دلالت کرتا ہے کہ جو کچھ مورد استفہام واقع ہوا ہے (دعوت توحید کیلئے ہود عليه‌السلام کی ماموریت) وہ بے اساس ہے اور اس کا مدعی (حضرت ہود عليه‌السلام) جھوٹا ہے_

۳_ قوم عاد کے گمان کے مطابق یکتاپرستی اور توحیدی میلان، سفاہت اور کم عقلی تھي_

إنا لنرى ك فى سفاهة ...أجئتنا لنعبد الله وحده

جملہ "أجئتنا ..."بیان کرتا ہے کہ قوم عاد حضرت ہود عليه‌السلام کو کم عقل سمجھتے تھے_

۴_ قوم ہود عليه‌السلام کے آباء و اجداد جھوٹے معبودوں کی پرستش کرنے والے مُشرک لوگ تھے_و نذر ما كان يعبد ء اباؤنا

۵_ قوم ہود عليه‌السلام کیلئے اپنے آباء و اجداد کے معبود ہی قابل قبول تھے_و نذر ما كان يعبد ء اباؤنا

۶_ قوم عاد کے لوگ جھوٹے معبودوں پر اعتقاد اور ان کی پرستش کو ضروری سمجھنے کے ساتھ ساتھ خدا کے بھی معتقد تھے اور اس کی پرستش بھی کرتے تھے_أجئتنا لنعبد الله وحده و نذر ما كان يعبد ئاباؤنا

۷_ آباء و اجداد کی تقلید اور گزشتہ لوگوں کی رسوم کی پاسداري، قوم عاد کیلئے جھوٹے معبودوں کی پرستش اور ہود عليه‌السلام سے ان کی مخالفت کا باعث تھي_قالوا ...و نذر ما كان يعبد ء اباؤنا

۸_ قومی رسم و رواج کی مخالفت قوم عاد کے گمان میں سفاہت اور کم عقلی شمار ہوتی تھي_

انا لنرى ك فى سفاهة ...و نذر ما كان يعبد ء اباؤنا

۹_ حضرت ہود عليه‌السلام نے اپنی قوم کے لوگوں کو خدائے یکتا کی پرستش نہ کرنے اور شرک پر ڈٹے رہنے کی صورت میں عذاب الہی کی دھمکی دي_فأتنا بما تعدنا إن كنت من الصدقين

۱۰_ قوم عاد کو حضرت ہود عليه‌السلام کی صداقت کا یقین نہ تھا_

فأتنا ...إن كنت من الصدقين

۱۱_ قوم عاد نے حضرت ہود عليه‌السلام کی صداقت پر یقین نہ کرنے کی وجہ سے یہ چاہا کہ حضرت ہود عليه‌السلام اپنی دھمکیوں کو عملی جامہ پہنائیں_فأتنا بما تعدنا إن كنت من الصدقين

۱۲_ قوم عاد، ہود علیہ السلام کی دعوت توحیدی کے مقابلہ میں انتہائی مغرور، متعصب اور ضدی لوگ تھے_

فأتنا بما تعدنا إن كنت من الصدقين

آباؤ اجداد: آباؤ اجداد کی تقلید ۵، ۷

امور: نامعقول امور ۳، ۸

باطل معبود: باطل معبودوں سے اجتناب ۱

ترغیب: ترغیب کے عوامل ۷

توحید: توحید عبادی سے روگردانی کی سزا، ۹; دعوت توحید ۳، ۱، ۱۲

رسوم پرستي: رسوم پرستی کے ساتھ مبارزہ ۸

رشد: رشد کے موانع ۷

شرک: شرک کے آثار ۹; شرک کے ساتھ مبارزہ ۲

عبادت: عبادت کی دعوت ۱

عذاب: عذاب کی دھمکی ۹

قوم عاد: قوم عاد اور توحید عبادی ۳; قوم عاد اور سفاہت ۸، ۳; قوم عاد اور نبوت ھود علیہ السلام ۲; قوم عاد اور ھود علیہ السلام ۱۱، ۱۰ قوم عاد کا تعصب ۱۲; قوم عاد کا تکبر ۱۲; قوم عاد کا شرک ۶; قوم عاد کا عقیدہ ۳، ۵، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱; قوم عاد کو انتباہ ۹; قوم عاد کی تاریخ ۴، ۶، ۷، ۱۲; قوم عاد کی خواہشات ۱۱; قوم عاد کی رسوم پرستی ۷; قوم عاد کی صفات ۱۲; قوم عاد کی عبادت ۶; قوم عاد کی ہٹ دھرمی ۱۲; قوم عاد کے آباء و اجداد ۵; قوم عاد کے آباء و اجداد کا شرک ۴; قوم عاد کے شرک کا باعث ۷; قوم عاد کے معبود ۴، ۵، ۶، ۷ قومی رسوم: قومی رسوم کی مخالفت ۸

مشرکین: ۴

ہود علیہ السلام: دعوت ہود علیہ السلام ۱۲، ۱; رسالت ہود علیہ السلام ۱; صداقت ہود علیہ السلام ۱۱، ۱۰; نبوت ہود علیہ السلام کے منکرین ۲; ہود علیہ السلام کا قصہ ۱۱، ۷، ۱; ہود علیہ السلام کی تعلیمات; ہود علیہ السلام کے ساتھ مبارزہ ۷; ہود علیہ السلام کی دھمکي ۹

آیت ۷۱

﴿ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَغَضَبٌ أَتُجَادِلُونَنِي فِي أَسْمَاء سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَآؤُكُم مَّا نَزَّلَ اللّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ فَانتَظِرُواْ إِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ ﴾.

انھوں نے جواب دیا کہ تمھارے اوپر پروردگار کی طرف سے عذاب اور غضب طے ہوچکا ہے_ کیا تم مجھ سے ان ناموں کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو جو تم نے اور تمھارے بزرگوں نے خود طے کرلئے ہیں اور خدا نے ان کے بارے میں کوئی برہان نازل نہیں کیا ہے تو اب تم عذاب کا انتظار کرو میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں (۷۱)

۱_ خداوند متعال نے قوم عاد کو ان کے شرک اور رسالت ہود علیہ السلام کے انکار کے سبب، پلیدی میں گرفتار کرتے ہوئے ان پر غضب کیا_ قال قد وقع علیکم من ربکم رجس و غضب

۲_ حضرت ہود علیہ السلام نے قوم عاد کو عذاب کے بارے میں دی گئی دھمکیوں پر یقین نہ کرنے کے جواب میں عذاب (پلیدی اور غضب خدا) کے اسباب مہیّا ہونے کے بارے میں مطلع کیا_

فأتنا بما تعدنا ...قال قد وقع علیکم من ربکم رجس و غضب

۳_ رسالت انبیاء کا انکار اور شرک، انسان کی پلیدی اور غضب خدا کا مستحق ہونے کا موجب ہے_

قد وقع علیکم من ربکم رجس و غضب

۴_ حق قبول نہ کرنے والوں کو سزا دینا، انسانی معاشرے پر خدا کی ربوبیت کے ساتھ مربوط ہے_

قد وقع علیکم من ربکم رجس

۵_ لوگوں کو ان کے مناسب مقام کی طرف لے جانا ربوبیت خدا ہی کا ایک جلوہ ہے_

قد وقع عليكم من ربكم رجس و غضب

٦_ قوم عاد کی پلیدی اوربد بختي، اُن پر غضب خدا کا باعث ثابت ہوئي_قال قد وقع عليكم من ربكم رجس و غضب
کلمہ "رجس" کو کلمہ "غضب" سے پہلے ذکر کرنے میں اس کے تقدم رتبی کی طرف اشارہ پایا جاتاہے_

٧_ قوم عاد کا پلیدی میں آلودہ ہونا، اور غضب خدا میں گرفتار ہونا، ان کے توحید کی طرف مائل ہونے اور رسالت ہود ﷺ کی تصدیق کرنے سے مانع تھا_قال قد وقع عليكم من ربكم رجس و غضب

مندرجہ بالا مفہوم کو اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب جملہ "قد وقع ..." قوم عاد کے کفر پر بمنزلہ دلیل ہو، نہ یہ کہ توحید اور رسالت سے ان کے انکار کیلئے نتیجہ کے طور پر لایا گیا ہو، یعنی حضرت ہود ﷺ اس جملے کے ذریعے ان کے عناد کے سبب کی طرف اشارہ کرتے ہیں_

٨_ قوم ہود ﷺ ، بیہودہ اسماء ، اپنے اور اپنے آباؤ اجداد کے گھڑے ہوئے خیالی معبودوں کی پرستش کرنے والے لوگ تھے_أتجدلوننى فى أسمآء سميتموها أنتم و اباؤكم

٩_ مشرکین، خود ساختہ معبودوں کی پرستش اور باطل خداؤں پر اعتماد کرنے والے لوگ تھے_
أتجدلوننى فى أسمآء سميتموها أنتم و اباؤكم

١٠_ حضرت ہود، ﷺ قوم عاد کے ساتھ ان کے بے بنیاد معبودوں کے بارے میں مسلسل بحث کرتے تھے_
أتجدلوننى فى اسمآء سميتموها أنتم و اباوكم

١١_ حضرت ہود ﷺ نے اپنی قوم کو جھوٹے معبودوں کے بارے میں بحث و جدال سے سختی کے ساتھ منع کردیا_
اتجدلوننى فى اسمآء سميتموها انتم و اباؤكم

١٢_ خداوند متعال نے کسی ائین میں بھی اپنے سوا کسی معبود کی پرستش کا فرمان نہیں دیا_
ما نزل الله بها من سلطان

١٣_ شرک کیلئے کوئي برہان اوردلیل موجود نہیں_ما نزل الله بها من سلطان

١۴_ انبیاء کی طرف سے پیش کیئے گئے افکار اور عقائد حجت اور برہان پر مبنی ہوتے ہیں_ما نزل الله بها من سلطان

١۵_ عقائد کے حجت اوربرہان پر استوار ہونے کی ضرورت_ما نزل الله بها من سلطان

۱۶_ استدلالات اور براہین، خدا کی جانب سے انسان کے فکر و قلب پر افاضات ہیں_ما نزل الله بها من سلطان
تنزیل سے مراد "ایجاد کرنا" بھی ہوسکتا ہے کہ اس صورت میں "ما نزل ..." کا معنی یہ ہوگا کہ خدا نے شرک کیلئے کوئی دلیل اور برہان خلق نہیں کیا، لہذا "سلطن" عقلی اور نقلی دونوں قسم کے براہین کو شامل ہوگا، چنانچہ "تنزیل" معارف دین اور احکام الہی کو نازل کرنے کے معنی میں بھی ہوسکتا ہے کہ اس صورت میں "سلطن" سے مراد فقط برہان نقلی ہوگا_ مندرجہ بالا مفہوم پہلے معنی کی روشنی میں ہی اخذ کیا گیا ہے_

۱۷_ حضرت ہود علیه السلام نے اپنی مشرک قوم کو عذاب خدا کے نازل ہونے کے بارے میں آگاہ کیا_

فانتظروا إنى معكم من المنتظرين

بعد والی آیت کی روشنی میں "انتظروا" کا متعلق عذاب الہی ہے_

۱۸_ حضرت ہود علیه السلام ، قوم عادتک رسالت الہی کے ابلاغ کرنے کے بعدان کے توحید اور رسالت سے انکار پر اصرار کی وجہ سے عذاب الہی کے نازل ہونے کے انتظار میں تھے_فانتظروا إنى معكم من المنتظرين

ادیان:ادیان کی تعلیمات ۱۲

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا غضب ۱، ۲;اللہ تعالی کا فضل ۱۶;اللہ کی ربوبیت ۴، ۵;اللہ تعالی کے افعال ;اللہ تعالی کے اوامر ۱۲;اللہ تعالی کے اسباب ۳،۶

انبیاء:انبیاء اور برہان ۱۴;انبیاء کی تعلیمات ۱۴تکذیب انبیاء کے اثرات ۳

انسان:انسان پر فضل ۱۶;انسان کے مقامات ۵

ایمان:ہود علیه السلام پر ایمان کے موانع ۷

باطل معبود: ۱۱

برہان:برہان کا منشاء ۱۶

پلیدي:پلیدی کے اثرات ۶، ۷;پلیدی کے عوامل ۳

توحید:توحید سے انکار کی سزا ۱۸;توحید عبادی کی اہمیت ۱۲;توحید کے میلان کے موانع ۷

حق قبول نہ کرنے والے لوگ:

حق قبول نہ کرنے والے لوگوں کی سزا ۴

خدا کے مغضوب لوگ: ۱، ۶، ۷

شرک: شرک کا غیر منطقی ہونا ۱۳; شرک کے آثار ۱، ۳

عبادت: باطل معبودوں کی عبادت ۹

عذاب: عذاب کا منشاء ۱۷; عذاب کی دھمکي ۱۷; عذاب کے اسباب ۲; نزول عذاب کے موجبات ۱۸

عقیدہ: عقیدہ میں برہان ۱۵

قلب: قلب کا کردار ۱۶

قوم عاد: قوم عاد کا شرک ۱۸; قوم عاد کا عذاب ۲، ۱۸; قوم عاد کا عقیدہ ۲; قوم عاد کا مجادلہ ۱۱; قوم عاد کی پلیدی ۱، ۲، ۶، ۷; قوم عاد کی تاریخ ۱۰، ۱۱; قوم عاد کی رسوم ۸; قوم عاد کی عبادت ۸; قوم عاد کی مغضوبیت ۱، ۶، ۲، ۷; قوم عاد کے آباؤ اجداد ۸; قوم عاد کے معبود ۸

لوگ: لوگوں کی ہدایت ۵

مجادلہ: مجادلہ ترک کرنا ۱۱

مشرکین: مشرکین کا عذاب ۱۷; مشرکین کی عبادت ۹; مشرکین کے معبود ۹

معاشرہ: معاشرے کی ذمہ داری ۴

نمونہ قرار دینا: رفتار و کردار میں کسی کو نمونہ قرار دینا ۸

ہود عليه‌السلام: دعوت ہود عليه‌السلام ۲; رسالت ہود عليه‌السلام کے انکار کی سزا ۱۸; نبوت ہود عليه‌السلام کی تکذیب کے اثرات ۱; ہود عليه‌السلام اور قوم عاد ۲، ۱۰، ۱۱، ۱۷، ۱۸; ہود عليه‌السلام اور مشرکین ۱۷; ہود عليه‌السلام کا انتظار ۱۸; ہود عليه‌السلام کا سلوک ۱۱; ہود عليه‌السلام کا قصہ ۲، ۱۰، ۱۱، ۱۷، ۱۸; ہود عليه‌السلام کا مجادلہ ۱۰

آیت ۷۲

﴿ فَأَنجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِينَ كَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا وَمَا كَانُواْ مُؤْمِنِينَ ﴾.

پھر ہم انھیں اور ان کے ساتھیوں کو اپنی رحمت سے نجات دے دی اور اپنی آیات کی تکذیب کرنے والوں کی نسل منقطع کردی اور وہ لوگ ہرگز صاحبان ایمان نہیں تھے(۷۲)

۱_ خداوند متعال نے قوم عاد کو رسالت ہود علیه‌السلام کے انکار اور شرک پر اصرار کی وجہ سے عذاب میں گرفتار کیا_

فأنجينه و الذين معه برحمة منا و قطعنا دابر الذين كذبوا

۲_ قوم ہود کے ایک گروہ نے ان کی رسالت کو قبول کرتے ہوئے آیات الہی کی تصدیق کی اور خدا کی وحدانیت پر ایمان لایا_والذين معه

۳_ خداوند متعال نے ہود علیه‌السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کو قوم عادپر نازل کیئے گئے عذاب سے نجات عطاکی_

فأنجينه والذين معه برحمة منا

۴_ حضرت ہود علیه‌السلام اور ان کے ساتھیوں کی نجات، خداکي رحمت خاص کا ایک جلوہ ہے_

فأنجينه والذين معه برحمة منا

۵_ عذاب الہی کے نزول کے وقت صرف پیغمبروں کا ساتھ دینے والے ہی نجات پاتے ہیں_فأنجينه والذين معه برحمة منا

۶_ آیات الہی کی تکذیب کرنے والے قوم عاد کے سب لوگ ،عذاب خدا کے ذریعے ہلاک ہوگئے_

و قطعنا دابر الذين كذبوا بأياتنا

کسی چیز کے "دابر" سے مراد اس کا آخر ہے اور "قطع دابر" یعني آخري شخص تک کو نابود کردینا اور یہ تمام لوگوں کے نابود ہونے سے کنایہ ہے_

۷_ قوم عاد کا کفر پر اصرار اور ایمان سے ناامیدی ان کے لئے ہلاکت اور نزول عذاب کا باعث بني_

و قطعنا دابر الذين كذبوا بايا تنا و ما كانوا مؤمنين

چونكہ آيات الہى كى تكذيب ،عدم ايمان كے ہمراہ ہے بلكہ بے ايمانى ہى سے ابھرتى ہے، لہذا كہا جا سكتا ہے كہ جملہ "ما كانوا مؤمنين" يا تو اس معنى كى طرف اشارہ ہے كہ ہلاك ہونے والے مكذبين اہل ايمان نہ تھے اور توحيد كى طرف رغبت كى توفيق ان سے مكمل طور پر سلب ہوچكى تھى يا يہ كہ مكذبين سے ہٹ كر ايك اور گروہ كى طرف اشارہ ہے، يعني: جن لوگوں نے تكذيب نہيں كى وہ ايمان بھى نہيں لائے مندرجہ بالا مفہوم پہلے احتمال كى اساس پر اخذ كيا گيا ہے_

٨_ خداوند متعال نے قوم عاديں سے آيات الہى كے جھٹلانے والوں كے علاوہ غير مؤمن لوگوں كو بھى ہلاك كرديا_

قطعنا دابر الذين كذبوا بايا تنا و ما كانوا مؤمنين

آيات خدا:آيات خدا كو جھٹلانے كى سزا، ٦;آيات خدا كو جھٹلانے والوں كى ہلاكت ٨

الله تعالى :الله تعالى كى رحمت خاص ٤;الله تعالى كے افعال ٣; الله تعالى كے عذاب ١، ٥، ٨

انبياء:انبياء كى اطاعت كے اثرات ٥

ايمان:آيات خدا پر ايمان ٢;آيات خدا پر ايمان لانے كى قدر و منزلت ٨;توحيد پر ايمان ٢;ہود عليه‌السلام پر ايمان ٢

پيروان انبياء:پيروان انبياء كى نجات ٥

شرك:شرك پر اصرار كى سزا، ١

عذاب:عذاب كے اسباب ١; عذاب سے نجات ٣، ٥; نزول عذاب كے اسباب ٦، ٧

قوم عاد:قوم عاد كا عذاب ٦، ٧;قوم عاد كا كفر ٧;قوم عاد كى تاريخ ١، ٢، ٣، ٦، ٧، ٨;قوم عاد كى ہلاكت ٦، ٧، ٨;قوم عاد كے مؤمنين ٢;قوم عاد كے مؤمنين كى نجات ٣، ٤

كافر لوگ:كافر لوگوں كى ہلاكت ٨

كفر:كفر پر اصرار كے اثرات ٧

يہود عليه‌السلام :رسالت ہود عليه‌السلام سے انكار كى سزا، ١;ہود عليه‌السلام كا قصّہ ٢، ٣; ہود عليه‌السلام كى نجات ٣، ٤

آیت ۷۳

﴿ وَإِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحاً قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُواْ اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَـهٍ غَيْرُهُ قَدْ جَاءتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ هَـذِهِ نَاقَةُ اللّهِ لَكُمْ آيَةً فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللّهِ وَلاَ تَمَسُّوهَا بِسُوَءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾.

اور ہم نے قوم ثمودکی طرف ان کے بھائی صالح کو بیجھا تو انھوں نے کہا کہ اے قوم والو اللہ کی عبادت کرو اس کے علاون کوئي خدا نہیں ہے_ تمھارے پاس پروردگار کی طرف سے دلیل آچکی ہے_ یہ خدائی ناقہ ہے جو تمھارے لئے اس کی نشانی ہے_ اسے آزادچھوڑدو کہ زمین خدا میں کھاتا پھرے اور خبردار اسے کوئي تکلیف نہ پہنچانا کہ تم کو عذاب الیم اپنی گرفت میں لے لے(۷۳)

۱_ حضرت صالح عليه‌السلام خدا کے بھیجے ہوئے انبیاء میں سے تھے_و إلی ثمود أخاهم صلحاً

"إلی ثمود" "إلی قومه"پر عطف ہے اور "أخاهم" آیت ۵۹ میں مذکور "نوحاً" پر عطف ہے یعني: أرسلنا إلی ثمود اخاهم صالحاً_

۲_ حضرت صالح عليه‌السلام کی رسالت قوم ثمود تک ہی محدود تھي_و إلی ثمود أخاهم صلحا

۳_ حضرت صالح عليه‌السلام اور قوم ثمود کے درمیان قرابت داری تھي_و إلی ثمود ا خاهم صلحاً

۴_ حضرت صالح عليه‌السلام اپنے لوگوں (قوم ثمود) کیلئے ایک ہمدرد اور مہربان پیغمبر تھے_و إلی ثمود ا خاهم صلحاً

اس مطلب کی صراحت کہ حضرت صالح عليه السلام قوم ثمود کے بھائی تھے اس بات کی طرف اشارہ ہوسکتاہے کہ آپ اپنی قوم کیلئے حتی نبوت ملنے سے پہلے بھی ایک مہربان اور دلسوز انسان تھے_

۵_ حضرت صالح عليه السلام اپنی قوم کے عواطف ابھارتے ہوئے اپنی دعوت کا آغاز کرتے ہیں_قال یا قوم

٦_ خدائے یکتا کی پرستش کی دعوت، حضرت صالح عليه السلام کا قوم ثمود کیلئے ابتدائی اور اہم پیغام تھا_قال یاقوم اعبدوا الله

۷_ وجود خدا کے بارے میں اعتقاد، تاریخ میں ہمیشہ سے موجود رہا ہے_قال یاقوم اعبدوا الله ما لکم من إله غیره

۸_ انسان میں ہمیشہ سے پرستش کا جذبہ موجود رہا ہے_قال یاقوم اعبدوا الله

۹_ قوم ثمود، مشرک تھي_مالکم من إله غیره

۱۰_ شرک کے ساتھ مقابلہ، حضرت صالح عليه السلام کے اصلی فرائض میں شامل تھا_قال یاقوم اعبدوا الله ما لکم من اله غیره

۱۱_ خدا کی پرستش اور اس کے سوا کسی معبود کے لائق عبادت نہ ہونے پر اعتقاد کی ضرورت_
اعبدوا الله ما لکم من إله غیره

۱۲_ توحید عملي، توحید نظری پر موقوف ہے_اعبدوا الله ما لکم من اله غیره

۱۳_ حضرت صالح عليه السلام ، دلیل اور آشکار معجزے کا سہارا لیتے ہوئے لوگوں کو توحید کی دعوت دیتے تھے_
اعبدوا الله ما لکم من إله غیره قد جاء تکم بیّنة من ربکم

۱۴_ لوگوں کی ہدایت کیلئے دلیل پیش کرنا ، ربوبیت خدا کا ہی جلوہ ہے_بینة من ربّکم

۱۵_ خداوند تعالی نے عادی علل و اسباب کے عمل دخل کے بغیر ایک اونٹنی خلق کی تا کہ حضرت صالح عليه السلام کی رسالت کے اثبات کیلئے ایک معجزہ بن سکے_هذه ناقة الله لکم ء اية

چونکہ "ناقہ" حضرت صالح عليه السلام کی رسالت پر علامت کا عنوان رکھتی تھی اس سے معلوم ہوتاہے کہ وہ غیر عادی انداز میں وجود میں ائی_

۱٦_ ناقہ صالح عليه السلام ، حضرت صالح عليه السلام کی رسالت کی حقانیت پر ایک آشکار دلیل اور شاہد تھي_قد جاء تکم بینة من ربکم

۱۷_ ناقہ صالح، خاص اہمیت کا حامل ایک عظیم معجزہ اور آیت تھي_ هذه ناقة الله لكم ء اية

"ناقة" كی اضافت "اللہ" کی طرف ہی مندرجہ بالا مفہوم کے اخذ ہونے کا سبب ہے_

۱۸_ قوم ثمود، رسالت صالح عليه‌السلام کے اثبات کیلئے خدا کی جانب سے کسی دلیل اور معجزہ کے انتظار میں تھي_

قد جاء تكم بينة من ربكم

مندرجہ بالا مفہوم کی اساس یہ ہے کہ جملہ "قد جاء تكم" میں "قد" توقع کیلئے ہو_

۱۹_ قوم نوح عليه‌السلام اور قوم ہود عليه‌السلام کے برعکس قوم ثمود وحي، رسالت اور کسی بشر کیلئے پیغمبری کی منکر نہ تھي_

و إلى ثمود أخاهم صلحاً

داستان صالح عليه‌السلام میں "أو عجبتم ان جاء كم ..." کی مانند کسی جملے کا نہ آنا (جبکہ داستان نوح عليه‌السلام و ہود عليه‌السلام (آیت ۶۳، ۶۹) میں مذکور ہے) اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت صالح عليه‌السلام کی قوم وحي، رسالت اور نبوت بشر کا انکار نہیں کرتی تھي_

۲۰_ حضرت صالح عليه‌السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ اونٹنی کو چرنے چگنے کیلئے آزاد چھوڑ دیں_ فذوروها تأكل فى أرض الله

۲۱_ حضرت صالح عليه‌السلام ، قوم ثمود کو اونٹی کو نقصان پہنچانے سے روکتے تھے_ و لا تمسوها بسوئ

۲۲_ حضرت صالح عليه‌السلام نے اپنی قوم کے لوگوں کو خبردار کیا کہ وہ ناقہ کو نقصان پہنچانے اور اسے چرنے چگنے سے روکنے کی صورت میں دردناک عذاب میں مبتلا ہوں گے_ فذوروها تأكل فى أرض الله و لا تمسوها بسوء فيأخذكم عذاب أليم

۲۳_ چرنے چگنے کیلئے ناقہ صالح عليه‌السلام کی آزادي، قوم ثمود کے مفادات کے خلاف تھي_ فذروها تأكل فى أرض الله و لا تمسوها بسوئ

چراگاہ میں ناقہ کو آزاد چھوڑنے کے حکم کے بعد اسے نقصان پہنچانے سے نہی کرنا اس مطلب کو ظاہر کرتا ہے کہ ناقہ کی آزادی کو تحمل کرنا قوم ثمود کیلئے آسان نہ تھا اور ان کے منافع کے خلاف تھا_

۲۴_ زمین اور اس کی پیداوار خدا ہی کی ملکیت ہیں_ فذوروها تأكل فى أرض الله

کلمہ "أرض" کی اضافت "اللہ" کی طرف اس لحاظ سے ہوسکتی ہے کہ زمین خدا ہی کی ہے چنانچہ اس لحاظ سے بھی ہوسکتی ہے کہ خدا کی زمین یعنی ایسی زمین کہ جس کا مالک کوئی شخص نہ ہو_ احتمال دوم کی بناپر "فذوروها ..." کا معنی یہ ہوگا کہ: ناقہ کو آزاد چھوڑدیں وہ خدا کی زمین میں چرے گی اور تمھاری ذاتی زمینوں کو نہیں چھیڑے گی_

۲۵_ زمین پر خدا کی مالکیت ہی ناقہ کے ہر جگہ آزادانہ چرنے پر دلیل تھي_هذه ناقة الله ...فذورها تأكل فى أرض الله

"ناقہ" کے "اللہ" کی طرف انتساب کے بعد زمین کا اللہ کی طرف انتساب (أرض اللہ) ایک ایسا استدلال ہے کہ جو حضرت صالح عليه‌السلام کی طرف سے ناقہ کے آزادانہ چرنے چگنے کیلئے پیش کیا گیا یعني چونکہ ناقہ بھی خدا کی ہے اور زمین بھی اس کی لہذا روا نہیں کہ اسے چرنے چگنے سے روکا جائیے_ چنانچہ جملہ "هذه ناقة الله" پر جملہ "ذروها ..." کی "فا" کے ذریعے تفریع بھی اسی معنی پر دلالت کرتی ہے_

۲۶_ عن ابى جعفر عليه‌السلام قال: إن رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم الله سأل جبرئيل ...قال: يا محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم إن صالحاً بعث الى قومه ...قالوا: يا صالح ادع لنا ربك يخرج لنا من هذا الجبل الساعة ناقة حمرائ، شقراء و برائ، عشرائ، بين جنبيها ميل ...فسأل الله تعالى صالح ذلك فانصدع الجبل صدعاً ...ثم اضطرب ذلك الجبل ...ثم لم يفجاهم الا رأسها ...ثم خرج سائر جسدها ثم استوت قائمة على الأرض[1]...

امام باقر عليه‌السلام سے مروی ہے کہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے جبرئیل عليه‌السلام سے (قوم صالح عليه‌السلام کے بارے میں) سوال کیا ... جبرئیل نے کہا: اے محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ، صالح اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوئے ...لوگوں نے اُن سے کہا: اے صالح اپنے خدا سے کہو کہ وہ اسی وقت ہمارے لئے اس پہاڑ سے ایک سرخ رنگ کی اور اون والی ناقہ (اونٹني) نکالے کہ جو دس ماہ کی حاملہ ہوا ور جس کے دو پہلو کے درمیان ایک میل (۱/۳ فرسخ) کا فاصلہ ہو_ تب صالح عليه‌السلام نے خدا سے ایسے ہی درخواست کی پہاڑ میں بہت بڑا شگاف ایجاد ہوا ... لرزنے لگا کہ اچانک ناقہ کا سر پہاڑ سے برآمد ہوا پھر باقی جسم خارج ہوا اوریوں ناقہ زمین پر سیدھی کھڑی ہوگئي_

ادیان: ادیان کی تاریخ ۷

اللہ تعالی: اللہ تعالی سے مختص امور ۱،۱; اللہ تعالی کی ربوبیت ۱۳; اللہ تعالی کی مالکیت ۲۴، ۲۵; اللہ تعالی کے افعال ۱۵

اللہ تعالی کے رسول: ۱

انسان: انسان کے رجحانات ۸

ایمان: خدا پر ایمان ۷

تبلیغ:

---

۱) کافی ج/۸، ص ۱۸۶، ج ۲۱۳، نور الثقلین ج/ ۲، ص ۴۸، حدیث ۱۸۸_

تبلیغ کا انداز ۵;تبلیغ میں عواطف کے اثرات ۵

توحید:توحید عبادی کی اہمیت ٦، ١١;توحید عبادی کی دعوت ٦;توحید کی دعوت ١٣;توحید عملی ١٢;توحید نظری ١٢

جهان بيني:جہان بینی اور ائی ڈیا لوجی ١٢

خدا شناسي:تاریخ میں خداشناسی ۷

زمین:زمین کا مالک ٢۴، ٢۵

شرک:شرک عبادی کی نفی ١،١;شرک کے ساتھ مبارزہ ١٠

صالح علیہ السلام :رسالت صالح علیہ السلام کا داءرہ عمل ٢;صالح علیہ السلام اور قوم ثمود ١٣، ۴; صالح علیہ السلام کا احتجاج ٢۵;صالح علیہ السلام کا انتباہ ٢٢;صالح علیہ السلام کا قصّہ ١، ٣، ٦، ۵، ١٣، ١۵، ١٨، ٢٠، ٢١، ٢٢، ٢٣ ; صالح علیہ السلام کا معجزہ ١۵، ١٦، ١٨;صالح علیہ السلام کی خواہشات ٢٠; صالح علیہ السلام کی دعوت ٦، ۵، ١٣;صالح علیہ السلام کی ذمہ داری ١٠;صالح علیہ السلام کی عوام دوستي ۴;صالح علیہ السلام کی قوم ثمود کے ساتھ قرابت داری ٣;صالح علیہ السلام کی نبوت ١; صالح علیہ السلام کی ہمدردی ۴; صالح علیہ السلام کے فضائل ۴;صالح علیہ السلام کے معجزہ کی اہمیت ١۷; صالح علیہ السلام کے نواہی ٢١;ناقہ ء صالح ١٦، ١۵; ناقہ صالح علیہ السلام کو نقصان پہنچانے کی سزا ٢٢;۴; ناقہ ء صالح علیہ السلام کو نقصان پہنچانا ٢١; ناقہ صالح علیہ السلام کا چرنا چگنا ٢٠، ٢٢، ٢٣، ٢۵; ناقہ صالح علیہ السلام کی اہمیت ١۷; نبوت صالح علیہ السلام کے دلائل ١۵، ١٦، ١٨

عبادت:عبادت تاریخ میں ٨;عبادت کی طرف رجحان ٨

عذاب:عذاب کی دھمکی ٢٢;عذاب کے مراتب ٢٢

قوم ثمود:قوم ثمود اور ناقہ ء صالح ٢١;قوم ثمود اور نبوت بشر ١٩; قوم ثمود کا انتظار ١٨;قوم ثمود کا شرک ٩;قوم ثمود کا عقیدہ ١٩; قوم ثمود کو انتباہ ٢٢;قوم ثمود کو دعوت ٦;قوم ثمود کی تاریخ ٢، ٩، ١٨، ٢٣ ;قوم ثمود کے منافع ٢٣

قوم عاد:قوم عاد اور نبوت بشر ١٩;قوم عاد کا عقیدہ ١٩

قوم نوح علیہ السلام :قوم نوح علیہ السلام اور نبوت بشر ١٩;قوم نوح علیہ السلام کا عقیدہ ١٩ نباتات:نباتات کا مالک ٢۴

مشرکین: ٩ معجزہ:ایجاد معجزہ کی کیفیت ١۵

ہدایت:ہدایت میں برہان ١۴

آیت ۷۴

﴿ وَاذْكُرُواْ إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاء مِن بَعْدِ عَادٍ وَبَوَّأَكُمْ فِي الأَرْضِ تَتَّخِذُونَ مِن سُهُولِهَا قُصُوراً وَتَنْحِتُونَ الْجِبَالَ بُيُوتاً فَاذْكُرُواْ آلاء اللهِ وَلاَ تَعْثَوْا فِي الأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴾.

اس وقت کو یاد کرو جب اس نے تم کو قوم عاد کے بعد جانشین بنایا اور زمین میں اس طرح بسایا کہ تم ہموار زمینوں میں قصر بناتے تھے اور پہاڑوں کو کاٹ کاٹ کر گھر بناتے تھے تو اب اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو (۷۴)

۱۔ قوم ثمود، قوم عاد کی نابودی کے بعد وجود میں ائی اور اس نے حجر کی سرزمین میں تمدن قائم کیا۔

و اذكروا إذ جعلكم خلفاء من بعد عاد و بوأكم فى الأرض

"الأرض" میں "ال" عہد ذہنی ہے اور اس سرزمین کی طرف اشارہ ہے کہ جس میں قوم ثمود ساکن ہوئي وہ سرزمین حجاز اور شام کے درمیان واقع ہے۔

۲۔ زمین پر قوم ثمود کی خلافت اور سرزمین حجر میں اس قوم کا سکونت اختیار کرنا، ان پر خدا کی ایک نعمت تھي۔

و اذكرو إذ جعلكم خلفاء من بعد عاد و بوأكم فى الأرض

۳۔ حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ وہ خلافت اور سرزمین حجر میں سکونت اختیار کرنے کی نعمت کو خدا کی جانب سے جانے اور اسے ہمیشہ یاد رکھے۔ و اذكرو إذ جعلكم خلفاء من بعد عاد و بوأكم فى الأرض

۴۔ حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ وہ قوم عاد کے انجام بد کو ہمیشہ یاد رکھے۔

و اذكروا إذ جعلكم خلفاء من بعد عاد

۵۔ لوگوں کو خدائے یکتا کی پرستش کی طرف رغبت

دلانے کیلئے نعمات الہی اور گزشتہ لوگوں کے انجام کی طرف ان کی توجہ مبذول کرانا، حضرت صالح علیہ السلام کا ایک تبلیغی انداز تھا_و اذكروا إذ جعلكم خلفاء ...فاذكروا ء الاء الله

٦_ گزشتہ لوگوں کی سرنوشت کا مطالعہ، انسان کے نصیحت حاصل کرنے میں مؤثر ہے_إذ جعلكم خلفا من بعد عاد

٧_ انسان کی تاریخی اور اجتماعی تبدیلیاں خدا کے اختیار میں اور اسی کی طرف سے ہیں_

جعلكم خلفاء من بعد عاد و بوأكم فى الأرض

٨_ قوم ثمود کا محل سکونت ،جغرافیائی لحاظ سے دو حصّوں (پہاڑ اور صحرا) پر مشتمل تھا_

و بوأكم فى الأرض تتخذون من سهولها قصوراً و تنحتون الجبال بيوتا

٩_ قوم ثمود نے صحراؤں میں محلات تعمیر کیئے اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بنائے_

تتخذون من سهولها قصوراً و تنحتون الجبال بيوتاً

"سھول" سھل کی جمع ہے "سھول الأرض"یعنی ہموار زمین جیسے دشت اور صحراء سے تعبیر کیا جاتاہے_ "الجبال" اصل میں من الجبال تھا کہ اصطلاح میں اسے منصوب بنزع الخافض کہا جاتاہے_بنابریں جملہ "اذ... تنحتون الجبال بیوتا"یعنی جب تم لوگ پہاڑوں سے گھر تراشتے تھے_

١٠_ قوم ثمود متمدن اور فن معماری سے آگاہ تھي_تتخذون من سهولها قصورا و تَنْحتُونَ الجبال بيوتاً

١١_ زمین کا انسان کی سکونت کے قابل ہونا اور انسان کا فن معماری سے آگاہ ہونا مواہب الہی میں سے ہے_

و بوأكم فى الأرض تتخذون من سهولها قصوراً و تنحتون الجبال بيوتاً

١٢_ حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ وہ ہمیشہ نعمات الہی کی یاد میں رہے_فاذكروا ء الاء الله

"الاء" "إلي"کی جمع نعمات کے معنی میں ہے_

١٣_ نعمات الھي، یاد رکھنے کے قابل ہیں_فاذكرو ء الاء الله

١٤_ نعمات الہی کو یاد رکھنا، انسان کے ہدایت پانے اور اس کے خدا کی طرف متوجہ رہنے میں بہت مؤثر ہے_

و اذكروا إذ جعلكم خلفاء ...فاذكرو ء الاء الله

١٥_ لوگوں کو نعمات الہی کی یادآوری کی رغبت دلانا ،

مبلغین دین کے فرائض میں سے ہے_اذکروا إذ جعلکم خلفاء ...فاذکرو ء الاء اللہ

۱۶_ حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کو زمین میں فساد پھیلانے سے روکا_و لا تعثوا فی الأرض مفسدین

"لا تعثوا" "عثی یعثی عثوا" سے ہے یعنی فساد نہ کریں_

۱۷_ زمین میں فساد پھیلانا انتہائی ناپسندیدہ اور حرام فعل ہے_و لا تعثوا فی الأرض مفسدین

خود "لا تعثوا" "فساد نہ کرو" کے معنی میں ہے، لہذا "مفسدین" حال مؤکد ہوگا کہ جو یہاں نہی کی تاکید کیلئے ہے لہذا جملہ "لا تعثو..." فساد پھیلانے کے شدید ناپسند اور حرام ہونے پر دلالت کرتا ہے_

۱۸_ فتنہ اور فساد انگیزی کے خلاف مبارزہ، انبیاء کے اہم اہداف میں سے ہے_و لا تعثوا فی الأرض مفسدین

۱۹_ نعمات کے خداداد ہونے کی طرف توجہ اور ان کو ہمیشہ یاد رکھنا انسان کیلئے فساد سے دوری کا باعث ہے_

فاذکروا ء الاء اللہ و لا تعثوا فی الأرض مفسدین

نعمات الہی کی طرف توجہ دلانے کے بعد فساد پھیلانے سے روکنا (لا تعثوا) اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ نعمات الہی کی طرف متوجہ رہنا انسان کیلئے فساد پھیلانے سے اجتناب کا موجب ہوسکتاہے_

۲۰_عن النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : کانت ثمود قوم صالح أعمرھم اللہ فی الدنیا فاطال اعمارھم حتی جعل احدھم یبنی المسکن من المدر فینھدم و الرجل منھم حی فلما رأوا ذلك اتخذوا من الجبال بیوتاً فنحتوھا ...[1]

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرامی اسلام سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خداوند متعال نے قوم ثمود یعنی حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کو طولانی عمریں عطا کیں اس قدر طولانی کہ ان میں سے جو کوئي خاک و گل سے گھر تعمیر کرتا کچھ مدت بعد وہ گھر خراب ہوجاتا لیکن وہ شخص بھی زندہ ہوتا، جب انہوں نے یہ دیکھا تو اپنے لئے پہاڑوں میں گھر تراشنے شروع کردیئے (اور اس میں رہنے لگے)_

اجتماعی تبدیلیاں :اجتماعی تبدیلیوں کا سبب ۷

اجتماعی کنڑول:۱۸ اجتماعی کنڑول کے اسباب ۱۹

---

۱) الدر المنثور ج/۳ ص ۴۸۹

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی نعمات ۲، ۱۱;اللہ تعالی کے افعال ۷; اللہ تعالی کے عطایا ۱۱

انبیاء:انبیاء کے اہداف ۱۸

تاریخ:تاریخ سے عبرت پانا ۴;تاریخ کے مطالعہ کے اثرات ۶;تاریخی تبدیلیوں کا سبب ۷

توحید:توحید افعالی ۷;توحید عبادی ۵

جهان بيني:توحیدی جهان بینی ۷

خانه سازي:پہاڑوں میں خانہ سازی ۹;خانہ سازی کی نعمت ۱۱

خلافت:خلافت کی نعمت ۳

دین: مبلغین دین کی ذمہ داری ۱۵

ذکر:ذکر تاریخ ۴;ذکر خدا کے اسباب ۱۴;ذکر کے بارے میں تشویق ۱۵;ذکر نعمت کے نتائج ۱۴، ۱۹;نعمات خدا کا ذکر ۳، ۵، ۱۲، ۱۳، ۱۵

زمین:زمین میں فساد پھیلانے ۱۶، ۱۷

زندگي:نعمت زندگی ۱۱

سرزمین حجر: ۱، ۲

صالح علیہ السلام :دعوت صالح علیہ السلام ۴، ۱۲;صالح علیہ السلام اور قوم ثمود ۱۲، ۱۶; صالح علیہ السلام کا انداز تبلیغ ۵;صالح علیہ السلام کا قصّہ ۳، ۴، ۱۲، ۱۶;صالح علیہ السلام کی خواہشات ۳;صالح علیہ السلام کے نواہی ۱۶

عبادت:عبادت کے اسباب ۵

عبرت:موجبات عبرت ۶

عمل:غیر پسندیدہ عمل ۱۷

فساد:فساد کے ساتھ مبارزہ ۱۸

فساد پھیلانا :فساد پھیلانے کا غیر پسندیدہ ہونا ۱۷;فساد پھیلانے کو ترک کرنے کے اسباب ۱۹;فساد پھیلانے کی حرمت ۱۷; فساد پھیلانے کے بارے میں نہی ۱۶;فساد پھیلانے کے ساتھ

مبارزہ ۱۸

قوم ثمود:قوم ثمود کا تمدن ۱، ۱۰;قوم ثمود کا جغرافیائی علاقہ ۸;قوم ثمود کا فن معماری ۹، ۱۰;قوم ثمود کی تاریخ ۱، ۲، ۳، ۶، ۸، ۱۰ ; قوم ثمود کی تشکیل کی تاریخ ۱;قوم ثمود کی حکومت ۲;قوم ثمود کی نعمات ۲، ۳;قوم ثمود کے محلات ۹

قوم صالح عليه‌السلام :قوم صالح عليه‌السلام کی تاریخ ۱۶

قوم عاد:قوم عاد کا منقرض ہوجانا ۱;قوم عاد کی عاقبت ۴

گزشتہ لوگ:گزشتہ لوگوں کا انجام ۵;گزشتہ لوگوں کے انجام سے عبرت پانا ۶

محرمات: ۱۷

مسکن:مسکن کی نعمت ۳

نعمت:نعمت کا منشاء ۱۹

ہدایت:ہدایت کے اسباب ۱۴

آیت ۷۵

﴿ قَالَ الْمَلأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُواْ مِن قَوْمِهِ لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُواْ لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ صَالِحاً مُّرْسَلٌ مِّن رَّبِّهِ قَالُواْ إِنَّا بِمَا أُرْسِلَ بِهِ مُؤْمِنُونَ ﴾.

تو ان کی قوم کے بڑے لوگوں نے کمزور بنادیئے انے والے لوگوں میں سے جو ایمان لائے تھے ان سے کہنا شروع کیا کہ کیا تمھیں اس کا یقین ہے کہ صالح خدا کی طرف سے بھیجے گئے ہیں انھوں نے کہا کہ بیشک ہمیں ان کے پیغام کا ایمان اور ایقان حاصل ہے(۷۵)

۱_ حضرت صالح عليه‌السلام ، خدا کے پیغمبر تھے_أتعلمون أن صلحاً مرسل من ربه

۲_ قوم صالح عليه‌السلام کے برجستہ افراد میں سے ایک گروہ نے حضرت صالح عليه‌السلام کی رسالت کو قبول کیا اور آپ عليه‌السلام پر

ایمان لایا اوردوسرے گروہ نے انکار کیا اور کافر ہوا_قال الملأء الذین استکبروا

مندرجہ بالا مفہوم اسی صورت میں صحیح ہوگا کہ "الذین ..."کو ایک وصف احترازی جانیں یعنی قوم صالح عليه‌السلام کے بڑے لوگ حضرت صالح عليه‌السلام کی رسالت کے مقابلے میں دو گروہوں میں بٹ گئے :یعنی مستکبرین اور غیر مستکبرین_

۳_ قوم ثمود میں مستضعفین اور مستکبرین دو مختلف طبقات کا وجود_قال الملأ الذین استکبروا من قومه للذین استضعفوا

۴_ قوم ثمود کے مستضعفین میں سے ایک گروہ رسالت صالح عليه‌السلام کی تصدیق کرتے ہوئے آپ عليه‌السلام پر ایمان لایا_

للذین استضعفوا لمن ء امن منهم

فوق الذکر مفہوم اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ "منھم" کی ضمیر جملہ "للذین استضعفوا" میں مذکور "الذین" کی طرف پلٹائی جائیے اس صورت میں "لمن ء امن" "للذین استضعفوا" کیلئے بدل بعض از کُل ہوگا اوریوں مستضعفین کی تقسیم مؤمنین و غیر مؤمنین حاصل ہوگي_

۵_ حضرت صالح عليه‌السلام کی رسالت پر معجزہ دیکھنے کے باوجود کفر پیشہ سرداروں کا ان کے خلاف مبارزہ_

قال الملأ الذین استکبروا من قومه ... أتعلمون أن صلحاً مرسل من ربه

٦_ قوم ثمود کے کافر سرداروں نے مؤمنین کے دلوں میں شک و تردید پیدا کرنے کیلئے ان سے رسالت صالح عليه‌السلام کے بارے میں سوال کیا_قال الملاء ...أتعلمون ان صلحاً مرسل من ربه

۷_ اپنے آپ کو بڑا سمجھنا، انبیاء الہی اور مبلغین دین کے خلاف مبارزہ کا سبب ہے_

قال الملأ الذین استکبروا من قومه ...أتعلمون أن صلحاً مرسل من ربه

۸_ قوم ثمود کے مستضعف مومنین نے ایک قاطع جواب کے ساتھ حضرت صالح عليه‌السلام اور ان کی رسالت کے بارے میں اپنے ایمان کا اعلان کیا_أتعلمون ...قالوا إنا بما ارسل به مؤمنون

۹_ قوم ثمود کے مستضعف مؤمنین نے مستکبرین کے جواب میں جھوٹے خداؤں کے بارے میں اپنے کفر کا اظہار کیا_

قالوا إنا بما ارسل به مؤمنون "مؤمنون" پر "بما ارسل" کی تقدیم سے حصر اضافی حاصل ہوتاہے وہ اس نکتہ کو بیان کرتاہے کہ مستضعفین نے حضرت صالح عليه‌السلام کی رسالت پر اپنے ایمان کے اعلان کے ساتھ ساتھ جھوٹے

معبودوں سے اپنی بیزاری کا اظہار بھی کیا_

۱۰_ قوم ثمود کے مستضعف مؤمنین راسخ الایمان اورجرات مند لوگ تھے_قالوا إنا بما ارسل به مؤمنون

اس لحاظ سے کہ قوم ثمود کے مؤمنین نے اپنے عقیدے کا اظہار "إنَّ" کے ہمراہ جملہ اسمیہ کے ذریعے کیا اور کلمہ "ما" موصولہ کے ذریعے حضرت صالح عليه‌السلام کی رسالت پر ایمان کا اعلان کیا، اس سے معلوم ہوتاہے کہ وہ اپنے ایمان میں نہایت سنجیدہ تھے_

۱۱_ رسالت صالح عليه‌السلام کے بارے میں شک پیدا کرنے کیلئے کفار کی کوششیں ناکام رہیں_قالوا إنا بما ارسل به مؤمنون

استکبار:استکبار کے آثار ۷

اللہ تعالی کے رسول:۱

انبیاء:انبیاء کے ساتھ مبارزہ کا سبب ۷

ایمان:صالح عليه‌السلام پر ایمان ۲، ۴، ۶،۸

دین: مبلغین دین کے ساتھ مبارزہ ۷

شبہہ:شبہہ ڈالنا ۶، ۱۱

صالح عليه‌السلام :صالح عليه‌السلام پر ایمان لانے والے ۸;صالح عليه‌السلام کا قصّہ ۱، ۲، ۵، ۱۱ ; صالح عليه‌السلام کا معجزہ ۵;صالح عليه‌السلام کے ساتھ مبارزہ ۵; نبوت صالح عليه‌السلام ۱، ۶، ۸; نبوت صالح عليه‌السلام کے دلائل ۵

قوم ثمود:قوم ثمود کی تاریخ ۴، ۶، ۹، ۱۱ ;قوم ثمود کے سردار ۳; قوم ثمود کے سرداروں کا مبارزہ ۵;قوم ثمود کے کافر لوگ ۹;قوم ثمود کے کافروں کی تبلیغ ۱۱;قوم ثمود کے مؤمن سردار ۲;قوم ثمود کے مؤمنین کی استقامت ۱۰ ;قوم ثمود کے مومنین کا ایمان ۱۰;قوم ثمود کے مستضعفین ۳;قوم ثمود کے کافر مستضعفین ۴;قوم ثمود کے مؤمن مستضعفین ۴، ۸، ۹، ۱۰ ;قوم ثمود کے مستکبرین ۹

قوم صالح عليه‌السلام :قوم صالح عليه‌السلام کی تاریخ ۲،۵،۸

کافر:کافروں کو جواب ۸

کفر:باطل معبودوں سے کفر ۹

آیت ۷٦

﴿ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُواْ إِنَّا بِالَّذِيَ آمَنتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ﴾.

تو بڑے لوگوں نے جواب دیا کہ ہم تو ان باتوں کے منکرہیں جن پر تم ایمان لانے والے ہو(۷٦)

۱_ قوم ثمود کے کافر مستکبرین کا مؤمن مستضعفین کے ساتھ مجادلہ_

استضعفوا لمن ...مؤمنون_ قال الذين استكبروا إنا بالذى ء امنتم به كفرون

۲_ قوم ثمود کے مستکبرین نے مستضعفین کے جواب میں رسالت صالح عليه‌السلام کے بارے میں اپنی مخالفت اور کفر کا اظہار کیا_قال الذين استكبروا إنا بالذى ء امنتم به كفرون

۳_ تکبّر، انبیاء عليه‌السلام اور ان کی رسالت کے انکار کا باعث بنتا ہے_قال الذين استكبروا إنا بالذى ء امنتم به كفرون

ضمیر کی بجائیے اسم ظاہر (الذین) لانا اور "قالوا إنا ..." نہ کہنا اور پھر اس اسم ظاہر کی "استکبروا" کے ذریعے توصیف کرنا، کافروں کے انکار کا سبب بیان کرتا ہے_

۴_ قوم ثمود کے مستضعفین کا ایمان اس قوم کے سرداروں کے کفر و استکبار کیلئے ایک بہانہ تھا_

قال الذين استكبروا انا بالذى ء امنتم به كفرون

مستضعفین کے ساتھ کافروں کے مجادلے کا تقاضا یہ تھا کہ کافر مؤمنین کے جواب میں کہیں "إنا به كفرون" یا "إنّا بما ارسل به كفرون" لیکن انہوں نے جواب میں یہ کہا کہ جس چیز پر تم ایمان لائے ہو ہم اس کا انکار کرتے ہیں، یہ تعبیر یہ ظاہر کرتی ہے کہ حق کے مقابلہ میں ان کے استکبار کا سبب مستضعفین کا ایمان تھا چنانچہ "کفرون" پر "بالذي" کی تقدیم کہ جو حصر کا افادہ کرتی ہے، بھی اسی مطلب کی تائی دہے_

استکبار:استکبار کے نتائج ۳

صالح عليه‌السلام :

صالح عليه‌السلام پر ایمان لانے والے ۱;صالح عليه‌السلام کا قصّہ ۲;صالح کی مخالفت ۲
قوم ثمود:قوم ثمود کی تاریخ ۱، ۲، ۴;قوم ثمود کے بڑے لوگ ۴;قوم ثمود کے کافروں کا بہانہ ۴;قوم ثمود کے کافروں کا مجادلہ ۱
;قوم ثمود کے مستضعفین ۱;قوم
ثمود کے مستکبرین ۱، ۴قوم ثمود کے مستضعفین کا ایمان ۴;قوم ثمود کے مستکبرین کا کفر ۲;قوم ثمود کے مؤمنین ۱
کفر:انبیاء کے بارے میں کفر ۳;کفر کے اسباب ۳; نبوت صالح عليه‌السلام کے بارے میں کفر ۲

آیت ۷۷

﴿ فَعَقَرُواْ النَّاقَةَ وَعَتَوْاْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُواْ يَا صَالِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴾.

پھر یہ کہہ کرناقہ کے پاؤں کاٹ دیئے اور حکم خدا سے سرتابی کی اور کہا کہ صالح اگر تم خدا کے رسول ہو تو جس عذاب کی دھمکی دے رہے تھے اسے لے آؤ(۷۷)

۱_ قوم ثمود کے کافروں نے ناقہ صالح عليه‌السلام کے پاؤں کاٹ کر اسے ہلاک کردیا_فعقروا الناقة و عتوا عن أمر ربهم

"عَقر" مجروح کرنا کے معنی میں استعمال ہوتاہے جب کہا جائیے (عقر الفرس والبعیر) یعنی اس کے پاؤں کاٹ دیئے (لسان العرب)، اور مجمع البیان میں یہ آیاہے کہ "عقر" یعنی ایسا زخم کہ جو ہلاکت کا باعث بنے_

۲_ قوم ثمود کے کافروں نے ناقہ صالح عليه‌السلام کے پاؤں کاٹ کر فرمان خدا کی مخالفت کی اوریوں ظالم ٹھہرے_

فعقروا الناقة و عتوا عن أمر ربهم

"أمر ربهم" سے مراد وہی ہے کہ جس کا ذکر آیت ۷۳ میں گزر چکاہے یعني: ناقہ کو نقصان نہ پہچانا اور اسے چرنے چگنے کیلئے آزاد چھوڑ دینا_

۳_ خداوند متعال کے فرامین اس کی ربوبیت کے ساتھ مربوط ہیں اور یہ انسان کے رشد اور تکامل کیلئے ہوتے ہیں_

عن أمر ربهم

۴_ قوم ثمود کے کافروں نے ناقہ صالح کو ہلاک کرنے

کے بعد، حضرت صالح ؑ سے کہا کہ وہ اپنی عذاب کی دھمکی کو عملی جامہ پہنائیں۔
قالوا یا صلح ائتنا بما تعدنا إن کنت من المرسلین
"ما تعدنا" سے مراد وہ عذاب ہے کہ جس کا ذکر آیت ۷۳ (فیأخذکم عذاب أليم) میں گزر چکا ہے۔
۵۔ قوم ثمود، حضرت صالح ؑ ، کی رسالت پر ایمان نہ رکھتی تھي۔إن کنت من المرسلین
۶۔ قوم ثمود، اللہ کی طرف سے انبیاء کے مبعوث ہونے کو ناممکن نہیں سمجھتی تھي۔إن کنت من المرسلین
"المرسلین" کو بصورت جمع لانے میں اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ قوم ثمود کے ہاں یہ ثابت تھا کہ بشر خدا کی جانب سے پیغمبری کیلئے مبعوث ہوسکتاہے، لیکن وہ لوگ حضرت صالح ؑ کی رسالت میں شک و تردید رکھتے تھے۔
اللہ تعالى: اللہ تعالى کی ربوبیت ۳;اللہ تعالى کی نافرمانی ۲;اللہ تعالى کے اوامر ۳
رشد:رشد کے عوامل ۳
صالح ؑ :صالح ؑ کا قصّہ ۱;صالح ؑ کے انتباہات ۴;ناقہ صالح ؑ کی کونچیں کاٹنا ۱، ۲، ۴;نبوت صالح ؑ کا انکار ۵
ظالمین: ۲
عذاب:نزول عذاب ۴
قوم ثمود:قوم ثمود اور صالح ؑ ۵;قوم ثمود کا عقیدہ ۶;قوم ثمود کی تاریخ ۱، ۲، ۴; قوم ثمود کے کافروں کا ظلم ۲;قوم ثمود کے کافروں کی خواہشات ۴;قوم ثمود کے کافروں کی نافرمانی ۲

آیت ۷۸

﴿ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُواْ فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴾.
توانھیں زلزلہ نے اپنی گرفت میں لے لیا کہ اپنے گھر ہی میں سر بہ زانو رہ گئے(۷۸)
۱۔ قوم ثمود کے کفرپیشہ لوگوں پر شدید لرزہ طاری ہوا اور ہلاک ہوگئے۔فأخذتھم الرجفة فأصبحوا فی دارھم جثمین
کلمہ "رجفہ" اضطراب اور لرزش کے معنی میں استعمال ہوتاہے اور "فأصبحوا" کے قرینہ سے معلوم ہوتاہے کہ وہ لرزہ بہت شدید تھا، یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ "فأخذتھم الرجفة" کا معنی یہ بھی ہوسکتاہے کہ ان کے جسم پر لرزہ طاری ہوگیا اور یہ معنی بھی ہوسکتاہے کہ زمین کے شدید زلزلے نے انہیں اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

۲_ شدید لرزہ اور عذاب کی وجہ سے قوم ثمود سے حرکت اور گھروں سے خارج ہونے کی توانائی سلب ہوگئی_
فأصبحوا فى دارهم جثمين

"فی دارھم" میں اس نکتہ کی طرف اشارہ پایا جا سکتاہے کہ لوگ اپنے گھروں میں استراحت کررہے تھے کہ اچانک عذاب نازل ہوا، چنانچہ اس کے علاوہ اس بات کی طرف بھی اشارہ ہو سکتاہے کہ زمین کے لرزنے کا احساس ہوتے ہی لوگوں نے گھروں سے خارج ہونا چاہا لیکن عذاب نے انہیں مہلت نہ دی اور وہیں ہلاک ہوگے اور چونکہ "فی دارھم" کلمہ "جثمین" کے متعلق ہے لہذا اس سے مذکورہ مطلب کی مزید تائی دہوتی ہے_

۳_ ثوم ثمود کے کفار، عذاب الہی سے زمین پر گرپڑے اورہلاک ہوگئیفأصبحوا فى دارهم جاثمين

"جثوم" زمین سے چپک جانے اور حرکت نہ کرنے کے معنی میں ہے اور بعض نے کہا ہے کہ: یہ کسی شخص کے منہ کے بل زمین پر گرنے کے معنی میں ہے_

۴_ قوم ثمود کے کفرپیشہ لوگ رات کو عذاب الہی میں گرفتار ہوئے اور صبح تک ہلاک ہوگئے_ *
فاصبحوا فى دارهم جاثمين

اس بنا کے مطابق "فاصبحوا..." سے یہ مفہوم حاصل ہوتا ہے کہ ان لوگوں کی ہلاکت صبح کے ابتدائی لحظات میں واقع ہوئي اور لرزہ کا عذاب صبح سے پہلے یعنی رات کو ان پر عارض ہوا_فأصبحوا فى دارهم جاثمين

۵_ قوم ثمود کے کافر لوگ، اتمام حجت کے بعد کفر پر باقی رہنے اور ناقہ صالح کو ہلاک کرنے کے بعد عذاب میں مبتلا ہوئے_
قال الملأ الذين استكبروا ...فأخذتهم الرجفة

"فاخذتھم" میں کلمہ "فاء" نزول عذاب کو گزشتہ آیات میں مذکور حقائق کے ساتھ مرتبط کرتاہے کہ وہ حقائق قوم صالح عليه‌السلام کا کفر اورناقہ صالح عليه‌السلام کے پاؤں کاٹنا وغیرہ ہیں_

۶_ حضرت صالح عليه‌السلام کی طرف سے دی گئي عذاب الہی کی دھمکیوں کے پورا ہونے کے بارے میں قوم ثمود کی بے یقینی کا جواب عذاب الہی کی صورت میں ظاہر ہوا_ائتنا بما تعدنا ...فأخذتهم الرجفة

گزشتہ آیت میں بیان کیئے گئے حقائق کہ جن پر "أخذتهم الرجفه" مترتب ہوسکتاہے، ان میں سے ایک حضرت صالح عليه‌السلام کی دھمکیوں کے بارے میں قوم ثمود کی بے یقینی ہے کہ جو جملہ "ائتنا بما تعدنا" سے معلوم ہوتی ہے_

۷_ ابوبصير عن ابى عبدالله عليه‌السلام قال: قلت له:

"كذّبت ثمودبالنّذر ..." قال: ...فبعث الله اليهم صالحاً ...ثم إنهم عتوا على الله ...فاوحى الله تبارك و تعالى الى صالح ...فقل لهم: إنى مرسل عليكم عذابى إلى ثلاثة ايام ...فلما كان نصف الليل اتاهم جبرئيل عليه السلام فصرخ بهم صرخه خرقت تلك الصرخة اسماعهم و فلقت قلوبهم و صدعت اكبادهم ...فأصبحوا فى ديارهم و مضاجعهم موتى اجمعين ثم ارسل الله عليهم مع الصيحة النار من السماء فاحرقتهم أجمعين[1]

ابوبصیر نے حضرت امام صادق علیه السلام سے (قوم ثمود کے بارے میں) یہ روایت نقل کی ہے ...اللہ تعالی نے ان کی طرف حضرت صالح علیه السلام کو بھیجا ...انہوں نے خدا کی نافرمانی کي ...پس خدا نے حضرت صالح علیه السلام کی طرف وحی بھیجي ...ان سے کہہ دو کہ تین دن تک میرا عذاب تم تک پہنچ جائیے گا ....جب آدھی رات کا وقت ہوا، جبرائیل علیه السلام ائے اور اس طرح اونچی آواز کے ساتھ ان پرچیخے کہ ان کے کانوں کے پردے پھٹ گئے، ان کے دل اور جگر پارہ پارہ ہوگئے ...پس سب کے سب اپنے گھروں اور خواب گاہوں میں ہی ہلاک ہوگئے پھر خدا نے اس صیحہ کے علاوہ آسمان سے آگ بھیجی کہ جس نے ان سب کو جلا دیا_

اللہ تعالی :اللہ تعالی کے عذاب ۳

صالح علیه السلام :صالح علیه السلام کی دھمکیاں ٦;ناقہ صالح علیه السلام کو مارنا ٥

عذاب:رعشہ کا عذاب ۲;رات کا عذاب ۴;

قوم ثمود:قوم ثمود پر اتمام حجت ٥;قوم ثمود کا دنیوی عذاب ۱، ۲، ۳، ۴، ٥، ٦;قوم ثمود کا کفر٦;قوم ثمود کی تاریخ ۱، ۲، ۳، ۴، ٦ ;قوم ثمود کے کافروں کا عذاب ۳، ۴;قوم ثمود کے کافروں کی ہلاکت ۱، ۳، ۴، ٥

کفر:حضرت صالح علیه السلام کے بارے میں کفر٦;کفر پر اصرار ٥

ہلاکت:رعشہ کے ذریعے ہلاکت ۱

---

۱)کافی ج/۸ ص ۱۸۹ ح ۲۱۴، نور الثقلین ج/۲ ص ۴۹ ح ۱۸۹

آیت ۷۹

﴿ فَتَوَلَّى عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلَكِن لاَّ تُحِبُّونَ النَّاصِحِينَ ﴾.

تو اس کے بعد صالح نے ان سے منھ پھیر لیا اور کہا کہ اے قوم میں نے خدائی پیغام کوپہنچایا تم کو نصیحت کی مگر افسوس کہ تم نصیحت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتے ہو(۷۹)

۱_ حضرت صالح عليه‌السلام ، نزول عذاب کے حتمی ہونے کے بعد اپنی قوم سے دور ہوتے ہوئے کسی دوسری جگہ چلے گئے_
فتولی عنهم

جملہ "تولی عنھم" آیت ۷۷ میں مذکور جملہ "فعقروا الناقة" پر عطف ہے_

۲_ حضرت صالح عليه‌السلام ، قریب الموت قوم ثمود سے حسرت اور ترحم کے عالم میں جدا ہوئے_فتولی عنهم و قال یا قوم

آیت کریمہ کے لحن اوریائے متکلم کی طرف کلمہ "قوم" کی اضافت میں اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ حضرت صالح عليه‌السلام اپنی قوم کے بارے میں ہمدرد تھے_

۳_ خداوندمتعال نے قوم ثمودپر عذاب نازل کرنے سے پہلے اُن پر اپنے پیغامات ابلاغ کرتے ہوئے اتمام حجت کي_
لقد أبلغتکم رسالة ربی و نصحت لکم

۴_ حضرت صالح عليه‌السلام نے لوگوں تک پیام الہی ابلاغ کیا اور ان کی ہدایت اور راہنمائی کیلئے بہت کوشش کي_
لقد أبلغتکم رسالة ربی و نصحت لکم

"لقد" میں لام تاکید کہ جو قسم مقدرپر دلالت کرتاہے_ نیز کلمہ "قد" کہ جو تاکید کیلئے ہے سے یہ مفہوم ہاتھ آتاہے_ کہ حضرت صالح عليه‌السلام نے رسالت الہی کے سلسلہ میں کوتاہی نہیں کی اور اس راہ میں کافی جد و جہد کي_

۵_ حضرت صالح عليه‌السلام نے قوم ثمود سے جدائی کے وقت انہیں اتمام حجت کے بارے میں مطلع کیا_
فتولی عنهم و قال یاقوم لقد أبلغتکم رسالة ربي

٦_ حضرت صالح عليه‌السلام ، لوگوں کے خیر خواہ اورایک ہمدردپیغمبر تھے_و نصحت لکم

۷_ قوم ثمود کے کفر پیشہ لوگ نصیحت کرنے والوں اور اپنے خیر خواہوں سے بیزار تھے_
نصحت لكم و لكن لا تحبون النصحين

۸_ رسالت الہی سے لاپرواہی اور ناصحین کی خیر خواہی سے بیزار معاشرے ہلاکت اور نابودی کے خطرے سے دوچار ہوتے ہیں_فأخذتهم الرجفة ...نصحت لكم و لكن لاتحبون النصحين

۹_ معاشرہ کے خیر خواہ افراد کی پند و نصیحت قبول کرنے اور ان کے ساتھ محبت کرنے کی ضرورت_
و لكن لا تحبون النصحين

۱۰_ نصیحت کرنے والوں کے ساتھ محبت، اُن کی باتیں قبول کرنے کا موجب بنتی ہے_
نصحت لكم و لكن لا تحبون النصحين

اقتضائے کلام یہ تھا کہ جملہ "نصحت لکم" کے بعد "و لكن لا تطيعون" یا "لا تسمعون" کہا جائیے لیکن اس کی جگہ "لا تحبون" لایا گیا تاکہ عدم قبولیت کی علت کی طرف اشارہ ہوپائے، یعني: لا تحبون النصحين لكى تسمعوا لهم، یا "لكى تطيعوهم"

اللہ تعالى: اللہ تعالى کی طرف سے اتمام حجت ۳، ۵; اللہ تعالى کے اوامر سے روگردانی ۸; اللہ تعالى کے عذاب ۱

خیر خواہ لوگ: خیر خواہ لوگوں کے مواعظ قبول کرنا ۹; خیر خواہوں سے محبت ۹

خیر خواہي: خیر خواہی سے روگردانی کے آثار ۸

دین: دین سے روگردانی کے آثار ۸

صالح عليه‌السلام: صالح عليه‌السلام اور قوم ثمود ۲; صالح عليه‌السلام کا قصّہ ۱، ۲، ۳، ۵; صالح عليه‌السلام کی تبلیغ ۴; صالح عليه‌السلام کی خیر خواہی ۶; صالح عليه‌السلام کی راہنمائی ۴; صالح عليه‌السلام کی طرف سے اتمام حجت ۵; صالح عليه‌السلام کی ہجرت ۱، ۲، ۵; صالح عليه‌السلام کی ہمدردی ۲، ۶ ; صالح عليه‌السلام کے فضائل ۶; ناقہ صالح عليه‌السلام کو مارنا ۱

قوم ثمود: قوم ثمود اور خیر و خواہ افراد ۷; قوم ثمود پر اتمام حجت ۳، ۵; قوم ثمود کا دنیوی عذاب ۱; قوم ثمود کا عذاب ۳; قوم ثمود کی تاریخ ۳، ۵; قوم ثمود کی ہلاکت ۲; قوم ثمود کے بڑے لوگ ۷; قوم ثمود کے کافر لوگ ۷

لوگ:

لوگوں کیلئے خیر خواہی ۶

معاشرہ:معاشرہ کے انحطاط کے اسباب ۸

معاشرتی اصلاح:معاشرتی اصلاح کے عوامل ۹

واعظین:واعظین کے مواعظ قبول کرنا ۱۰;واعظین سے محبت ۱۰

آیت ۸۰

﴿ وَلُوطاً إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُم بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّن الْعَالَمِينَ ﴾.

اور لوط کو یاد کرو کہ جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم بدکاری کرتے ہو اس کی تو تم سے پہلے عالمین میں کوئی مثال نہیں ہے(۸۰)

۱_ حضرت لوط عليه‌السلام ، خدا کے انبیاء اور رسولوں میں سے تھے_و لوطاً اذ قال لقومه

کلمہ "لوطاً" آیت ۵۹ میں مذکور کلمہ "نوحاً" پر عطف ہوسکتا ہے یعنی "و أرسلنا لوطاً"چنانچہ فعل مقدر "اذکر" کیلئے مفعول بہ بھی ہوسکتاہے_ فوق الذکر مفہوم پہلے احتمال ہی کی بناپر اخذ کیا گیا ہے_

۲_ حضرت لوط عليه‌السلام کا اپنی قوم کے برے انجام اور بدکاری کے خلاف مبارزہ، ایک نصیحت آموز اور قابل ذکر سرگزشت ہے_و لوطاً إذ قال

اگر کلمہ "لوطاً" فعل مقدر "اذکر" کیلئے مفعول ہو تو اس صورت میں کلمہ "إذ" "لوطاً" کیلئے بدل اشتمال ہوگا اور اگر "لوطاً" فعل "أرسلنا" کیلئے مفعول مانا جائیے تو اس صورت میں کلمہ "إذ" فعل مقدر "اذکر" کیلئے مفعول ہوگا اور جملے کی صورت یوں بنے گي: أرسلنا لوطاً إذکر اذقال ...البتہ دونوں احتمالات کی بناپر لوط عليه‌السلام اور ان کی قوم کی داستان کی یاد آوری کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے چنانچہ یہ بھی قابل ذکر ہے کہ گزشتہ لوگوں کی داستان کی یاد آوری کا مقصد عبرت آموزی اور نصیحت حاصل کرنا ہے_

۳_ لواط، قوم لوط کے ہاں ایک رائج عمل تھا_أتأتون الفحشة

بعد والی آیت کی روشنی میں واضح ہوتاہے کہ "الفحشة" سے مراد لواط ہی ہے_

۴_ لوگوں کو لواط سے روکنا، حضرت لوط عليه‌السلام کی ایک اہم اور اولین ذمہ داری تھي_و لوطاً إذ قال لقومه أتأتون الفحشة

۵_ لواط، کا حرام اور انتہائی قبیح فعل ہونا_أتأتون الفحشة

٦_ حضرت لوط عليه‌السلام نے لواط کی برے فعل کے عنوان سے توصیف کرتے ہوئے اپنی قوم کی اس فعل کے مرتکب ہونے کی وجہ سے مذمت کي_أتأتون الفحشة

"فاحشۃ" بہت ہی قبیح عمل کو کہا جاتاہے، جملہ "اتاتون الفحشة" میں استفہام، انکار توبیخی کیلئے ہے_

٧_ قوم لوط سے قبل تمام مکلف افراد اور قومیں (جن و انس) لواط کے ارتکاب سے مبرّا تھے_

ما سبقكم بها من أحد من العلمين

حکم اور موضوع کی مناسبت سے کلمہ "العلمین" سے مراد تمام مکلفین (جن و انس) ہیں، نیز نفی کی تاکید "من" زائدہ کے ذریعے اس مطلب پر دال ہے کہ قوم لوط سے پہلے ایک فرد بھی ایسے گناہ کا مرتکب نہیں ہوا_

٨_ حضرت لوط عليه‌السلام نے اپنی قوم کا لواط میں مبتلا ہونے کی ابتداء کرنے والے افراد کے عنوان سے وصف بیان کرتے ہوئے ان کی سرزنش کي_أتأتون الفحشة ما سبقكم بها من أحد من العلمين

٩_ برے اعمال اور ناروا رسوم کی داغ بیل ڈالنے والے لوگ بہت بڑے گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور زیادہ ملامت کے مستحق ہیں_أتأتون الفحشة ما سبقكم بها من أحد من العلمين

١٠_سأل رجل امير المؤمنين عليه‌السلام أن يؤتى النساء فى ادبارهن؟ فقال: سفلت سفل الله بك اما سمعت الله يقول: "أتأتون الفاحشة ما سبقكم بها من أحد من العالمين" (١)

ایک شخص نے امیر المؤمنین عليه‌السلام سے عورت کے ساتھ غیر متعارف طریقے (دبر) سے مجامعت کرنے کے بارے میں سوال کیاتو آپ عليه‌السلام نے فرمایا: تونے بہت پستی کا مظاہرہ کیا خدا تجھے پست رکھے آیا تو نے نہیں سنا ہے کہ خداوند تعالی نے فرمایا کہ: "کیا تم لوگ بہت برا عمل انجام دیتے ہو کہ تم (قوم لوط عليه‌السلام) سے پہلے عالمین میں سے کسی نے ایسا عمل انجام نہیں دیا؟

اللہ تعالی کے رسول : ١

بدکاری :

---

١) تفسیر عیاشي، ج/ ٢ص ٢٢ ح ٥٥; نور الثقلین، ج/ ٢ص ١٥ ح/ ١٩٥_

بدکاری سے نہی ۴; بدکاری کے ساتھ مبارزہ ۲

تاریخ:تاریخ سے عبرت حاصل کرنا ۲

جنّات:جنات کا مکلف ہونا ۷

ذکر:حوادث تاریخ کا ذکر ۲

رسوم:غیر پسندیدہ رسوم کی بدعت ۹

سرزنش:سرزنش کے استحقاق کا معیار ۹

عمل:غیر پسندیدہ عمل ۶;غیر پسندیدہ عمل کی بدعت ۹

قوم لوط علیہ السلام :قوم لوط کا انجام ۲;قوم لوط کی تاریخ ۳، ۶;قوم لوط کی سرزنش ۶، ۸;قوم لوط میں لواط کا رواج ۳، ۸

گناہ:گناہ کبیرہ ۹;گناہ کے مراتب ۹

لواط:تاریخ میں لواط کا غیر پسندیدہ ہونا ۷;لواط کا غیر پسندیدہ ہونا ۵، ۶;لواط سے نہی ۴;لواط کی حرمت ۵;لواط کی سرزنش ۶، ۸;لواط کے احکام ۵;لواط میں سب سے پہلے بتلا ہونے والے لوگ ۷، ۸;

لوط علیہ السلام :لوط علیہ السلام اور معاشرتی کنٹرول ۴;لوط علیہ السلام کا قصّہ ۱، ۲، ۶، ۸;لوط علیہ السلام کی ذمہ داری ۴;لوط علیہ السلام کی سرزنشیں ۶، ۸;

لوط علیہ السلام کی نبوت ۱

محرمات:۵

نہی عن المنکر:نہی عن المنکر کی اہمیت ۴

آیت ۸۱

﴿ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّن دُونِ النِّسَاء بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ﴾.

تم ازراہ شہوت عورتوں کے بجائیے مردوں سے تعلقات پیدا کرتے ہو اور تم یقینا اسراف اور زیادتی کرنے والے ہو(۸۱)

۱_ قوم لوط، لواط جیسے انتہائی قبیح فعل میں بتلا تھي_إنكم لتأتون الرجال شهوة من دون النسائ

فعل مضارع "تأتون" استمرار کے بیان کیلئے ہے کہ جسے فوق الذکر مفہوم میں "ابتلا" سے تعبیر کیا گیا ہے_

۲_ قوم لوط نے لواط کی طرف مائل ہونے کی وجہ سے اپنی بیویوں کے ساتھ ہمبستری ترک کردي_
إنكم لتأتون الرجال شهوة من دون النسائ

کلمہ "شھوۃ" محذوف فعل "یشتھونھا" کیلئے مفعول مطلق ہے اور لواط کے ساتھ قوم لوط علیہ السلام کے مردوں کے شدید لگاؤ پر دلالت کرتا ہے_

۳_ بیویوں کے ساتھ ہمبستری ترک کرنا ایک غیر پسندیدہ اور ناروا عمل ہے_إنكم لتأتون الرجال شهوة من دون النسائ

"من دون النسائ" میں اس مطلب کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ قوم لوط نے عورتوں کے ساتھ ازدواج اور اپنی بیوی کے ساتھ میل ملاپ ترک کر رکھا تھا_بنابراین جملہ "اتاتون ..." کے استفہام توبیخی سے جس ملامت اور سرزنش کا استفادہ ہوتا ہے اس میں ترک ازدواج اور بیوی کے ساتھ ملاپ ترک کرنے کے ناروا ہونے پر بھی دلالت پائی جاتی ہے_

۴_ قوم لوط کے لوگ لواط کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے تجاوز اور اسراف کرنے والوں میں شمار ہوئے_
بل ا نتم قوم مسرفون

۵_ قوم لوط، حد سے زیادہ شہوت پرستی کی وجہ سے لواط کی طرف مائل تھي_إنكم لتا تون ...بل ا نتم قوم مسرفون

اس لحاظ سے کہ جملہ "بل ا نتم قوم مسرفون" قوم لوط کے لواط کی طرف مائل ہونے کیلئے بمنزلہ علت ہو یعنی "چونکہ تم لوگ اسراف کرنے والے تھے لہذا لواط میں بتلا ہوگئے" اس صورت میں محل بحث کی مناسبت سے اسراف سے مراد جنسی شہوت میں اسراف ہوگا_

۶_ لواط، حد سے تجاوز ہے اور اس کے مرتکب ہونے والے لوگ متجاوز ہوتے ہیں_بل ا نتم قوم مسرفون

کلمہ "اسراف" حد سے تجاوز کرنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے_

۷_ لواط، معاشرہ میں عورتوں کے حقوق پر تجاوز ہے_شهوة من دون النساء بل ا نتم قوم مسرفون

بیوي:بیوی کے حقوق ۳; بیوی کے ساتھ ملاپ کو ترک کرنا ۲، ۳

تجاوز:تجاوز کے موارد ۶

شہوت پرستي:شہوت پرستی کے نتائج ۵

عورت : عورت کے حقوق پر تجاوز ۷

قوم لوط:قوم لوط کا اسراف ۴;قوم لوط کا تجاوز ۳;قوم لوط کی تاریخ ۱، ۲، ۳، ۵;قوم لوط کی شہوت پرستی ۵;قوم لوط کے رذائل ۱، ۲، ۳، ۵;قوم لوط میں لواط کا رواج ۱، ۲

لواط:لواط کی سرزنش ٦;لواط کی قباحت ۱;لواط کے آثار ۲، ۳، ۷;لواط کے اسباب ۵

متجاوزین: ۳، ٦

مرد:مرد کے نشوز کی سرزنش ۳

مسرفین: ۴

آیت ۸۲

﴿ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلاَّ أَن قَالُواْ أَخْرِجُوهُم مِّن قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ . ﴾

اور ان کی قوم کے پاس کوئي جواب نہ تھا سوائے اس کے کہ انھوں نے لوگوں کو ابھارا کہ انھیں اپنے قریہ سے نکال باہر کرو کہ یہ بہت پاک باز بنتے ہیں (۸۲)

۱_ لواط جیسے قبیح عمل کے ارتکاب کی توجیہ کیلئے قوم لوط کے پاس کوئي دلیل نہ تھي_و ما کان جواب قومه إلا ا ن قالوا

۲_ غیر اخلاقی عادات کے خلاف حضرت لوط عليه‌السلام کے مبارزہ کی وجہ سے لوگوں نے انہیں ان کے ساتھیوں سمیت دیس سے نکال دینے کی تجویز پیش کي_و لوطاً إذ قال لقومه ...قالوا ا خرجوهم

حضرت لوط عليه‌السلام کو بستی سے نکال باہر کرنے کی تجویز ایک طرف سے تو آپ عليه‌السلام کے مبارزات کے ساتھ مرتبط ہے، اس لئے کہ جملہ "إلا ا ن قالوا ..." حضرت لوط عليه‌السلام کی تبلیغات اور راہنمائی کے جواب کے طور پر لایا گیا ہے، اوردوسری طرف سے اس تجویز کی علت جملہ "إنهم..." کے ذریعے بیان کی گئي ہے_بنابراین حضرت لوط عليه‌السلام اور ان کے ساتھیوں کو دیس سے نکال دینے کے بارے میں قوم لوط عليه‌السلام کے فیصلے کے دو سبب ہیں ایک حضرت لوط کا فساد کے خلاف مبارزہ اور قیام اوردوسرا حضرت لوط عليه‌السلام اور ان کے ساتھیوں کا پاک صاف زندگی بسر کرنا_

۳_ حضرت لوط عليه‌السلام اور ان کے ساتھیوں کا پاکیزہ زندگی بسر کرنا انہیں بستی سے باہر نکالنے کے بارے میں قوم لوط کی تجویز اور لوگوں کی رنجیدگی کا باعث بنا_

ا خرجوهم من قريتكم إنهم اناس يتطهرون

۴_ حضرت لوط علیہ السلام کو پاکیزہ زندگی بسر کرنے، برے اعمال سے بچنے اور غیر پسندیدہ عادات کے خلاف مبارزہ کرنے کے معاملہ میں متعدد لوگوں کی ہمراہی حاصل تھي_و ما كان جواب قومه إلا ا ن قالوا ا خرجوهم من قريتكم إنهم اناس يتطهرون

جملہ "ا خرجوهم ..." میں جمع کی ضماءر کی موجودگی نیز کلمہ "اناس" کے استعمال کیئے جانے میں اس مطلب کی طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ لوگوں کا ایک گروہ حضرت لوط علیہ السلام کے ہمراہ تھا اورچونکہ لوط علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو بستی سے نکالنے کے بارے میں فیصلہ گزشتہ آیت میں مذکور اعتراضات کے سلسلہ میں کیا گیا اس سے معلوم ہوتاہے کہ حضرت لوط پر ایمان لانے والوں نے فسادات اور مفسدین کے خلاف مبارزہ میں لوط علیہ السلام کا ساتھ دیا_

۵_ حضرت لوط علیہ السلام کا ساتھ دینے والوں کی تعداد، مخالفین کی نسبت بہت کم تھي_قالوا ا خرجوهم من قرينكم

حضرت لوط علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو نکال باہر کرنے کے بارے میں لوگوں کی تجویز سے معلوم ہوتاہے کہ لوط علیہ السلام کے ساتھیوں کی تعداد بہت کم تھی ورنہ ایسی تجویز معقول نظر نہیں آتي_

۶_ حضرت لوط علیہ السلام ، شہر سدوم میں مہاجر کی حیثیت رکھتے تھے_ا خرجوهم من قريتكم خداوند متعال نے لوط علیہ السلام سے پہلے کے پیغمبروں اور ان کے بعد آنے والے پیغمبر (شعیب علیہ السلام) کو ان کی قوموں کا بھائی کہہ کریاد کیا لیکن لوط علیہ السلام کے مورد میں ایسی تعبیر بروے کار نہیں لائی اس میں اس مطلب کی طرف اشارہ پایا جا سکتاہے کہ لوط علیہ السلام افراد امت میں سے نہیں تھے_ کلمہ "قریہ" کی ضمیر "کم" کی طرف اضافت کے ذریعے "قریہ" کا لوط علیہ السلام کے مخالفین کی طرف انتساب اس مطلب کو بیان کرتا ہے کہ لوط علیہ السلام اس بستی میں مہاجر کی حیثیت سے زندگی بسر کرتے تھے چنانچہ بعض مفسرین کے کہنے کے مطابق وہ بستی سرزمین کنعان کا حصّہ تھی اور شہر سدوم کے نام سے معروف رہی ہے_

۷_ حضرت لوط علیہ السلام اور ان کے ساتھی مخالفین کی نظر میں بھی ناروا اعمال سے پاک و منزا انسان تھے_
انهم اناس يتطهرون

۸_ حضرت لوط اور ان کے ساتھیوں کے فسادات کی طرف مائل ہونے اور پلید اور ناروا اعمال کے مرتکب ہونے کے بارے میں قوم لوط ناامید تھي_ "إنهم اناس يتطهرون" میں فعل مضارع (يتطهرون) کا استعمال اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ قوم لوط کو یقین تھا کہ لوط علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کی پاکیزہ زندگی مستمر اور مداوم ہے_

پیروان لوط عليه‌السلام : ۴پیروان لوط کی اقلیت ۵;پیروان لوط کی پاکیزگی ۳،۸،۷;پیروان لوط کی جلا وطنی ۳

قوم لوط:قوم لوط اورپیروان لوط ۸;قوم لوط اور لوط عليه‌السلام ۷،۸;قوم لوط کی تاریخ ۸، ۵، ۳، ۲; قوم لوط کی نا امیدی ۸;قوم لوط میں لواط کا رواج ۱

لواط:لواط کا غیر منطقی ہونا ۱،

لوط عليه‌السلام :لوط عليه‌السلام سرزمین سدوم میں ۶;لوط عليه‌السلام کا قصہ۲، ۴،۳، ۵، ۷،۶;لوط عليه‌السلام کا مبارزہ ۲;لوط عليه‌السلام کی پاکیزگی ۳،۴،۷، ۸ ;لوط عليه‌السلام کی جلاوطنی ۳،۲;لوط عليه‌السلام کی ہجرت ۶;لوط عليه‌السلام کے مخالفین کی اکثریت ۵

منکرات:منکرات کے ساتھ مبارزہ ۴، ۲

آیت ۸۳

﴿ فَأَنجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلاَّ امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ﴾.

تو ہم نے انھیں اور ان کے تمام اہل کو نجات دے دی انکی زوجہ کے علاوہ کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھي(۸۳) ہم نے ان کے اوپر خاص قسم کی (پتھروں)

۱_ خداوند متعال نے قوم لوط کو حضرت لوط عليه‌السلام کی مخالفت کرنے اور لواط جیسے قبیح عمل کو مسلسل انجام دینے کی وجہ سے ہلاک کردیا_فانجينه و ا هله إلا امراته كانت من الغبرين

۲_ خداوند متعال نے حضرت لوط عليه‌السلام اور ان کے خاندان کے مؤمنین کو بستی سے باہرنکال کر انہیں قوم لوط کیلئے مقدر کیئے ہوئے عذاب سے نجات عطاکي_فانجينه و ا هله

چونکہ جملہ "فانجینہ" جملہ "كانت من الغبرين" (لوط عليه‌السلام کی بیوی پیچھے رہ جانے والوں میں تھي) کے مقابل میں آیا ہے لہذا اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ قوم لوط کیلئے عذاب سے نجات حاصل کرنا شہر سے باہر نکل جانے کی صورت میں ہی ممکن تھا_بنابراين "فا نجينه" يعني : فا نجينه باخراجنا إياه من بينهم

۳_ قوم لوط میں سے صرف حضرت لوط عليه‌السلام کے خاندان

والے ہی آپ پر ایمان لائے_فا نجینه و ا هله

۴_ لوط ﷺ کی بیوی آپ کو جھٹلانے والوں میں سے تھي_فا نجینه و ا هله إلا إمراته

۵_ لوط کی بیوی کافروں کے ساتھ پیچھے رہ جانے کی وجہ سے عذاب الٰہی میں مبتلا ہو کر ہلاک ہوگئی_
إلا إمراته كانت من الغبرين

کلمہ "غابر" رہ جانے کے معنی میں استعمال ہوتاہے، بنابراین جملہ "كانت من الغبرين" یہ مفہوم فراہم کرتاہے کہ لوط ﷺ کی بیوی اپنی قوم کے درمیان ہی رہ جانے کی وجہ سے عذاب الٰہی سے نجات نہ پا سکي_

۶_ لوط ﷺ کی بیوی کا اپنے شوہر کی راہ و روش سے جدا ہونا ہی لوط ﷺ کے خاندان سے اس کی جدائی اور عذاب الٰہی میں مبتلا ہونے کا باعث بنا_إلا إمراته كانت من الغبرين

۷_ پیغمبروں کے ساتھ قرابت داري، خدا کی سزاؤں سے نجات پانے میں مؤثر نہیں ہوتي_
إلا إمراته كانت من الغابرين

۸_ ادیان الٰہی کی نظر میں عورت مستقل فکری اور عقیدتی حیثیت کی مالک اور اپنے اعمال کی ذمہ دار ہے_
إلا إمراته كانت من الغبرين

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی سزائیں ۷; اللہ تعالی کے افعال ۲; اللہ تعالی کے عذاب ۵; اللہ تعالی کے فیصلے ۲

انبیاء: انبیاء کی مخالفت کے اثرات ۶; انبیاء کے ساتھ قرابت داری ۷

عورت: عورت کی آزادی ۸; عورت کی ذمہ داری ۸; ادیان میں عورت ۸

عذاب: عذاب سے نجات ۷; عذاب سے نجات کے موانع ۶

قوم لوط: قوم لوط کا دنیوی عذاب ۲; قوم لوط کی تاریخ ۱، ۲، ۳; قوم لوط کی مخالفت ۱; قوم لوط کی ہلاکت ، ۱; قوم لوط کے مؤمنین کی اقلیت ۳

کفر: دین لوط ﷺ کے بارے میں کفر ۶

لواط: لواط کی سزا ، ۱

لوط ﷺ: لوط ﷺ کا قصہ ٢، ٣، ٤، ٥؛ لوط ﷺ کو جھٹلانے والے ٣؛ لوط ﷺ کی بیوی پر عذاب کے اسباب ٦؛ لوط ﷺ كي بیوی کا عذاب ٥؛ لوط ﷺ کی بیوی کی ہلاکت، ٥؛ لوط ﷺ کی ہجرت ٢؛ لوط ﷺ کے رشتہ داروں کی نجات ٢؛ لوط ﷺ کے رشتہ داروں کا ایمان ٣؛ لوط ﷺ کے ساتھ مخالفت

آیت ٨٤

﴿ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَراً فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ﴾.

کی بارش کی تواب دیکھو کہ مجرمین کا انجام کیسا ہوتا ہے(٨٤)

١_ خداوند متعال نے قوم لوط پر (پتھروں كي) بے مثال بارش برسا کر انہیں ہلاک کردیا_و ا مطرنا عليهم مطراً

کلمہ "مطرا" فعل "ا مطرنا" کا مفعول بہ ہے اور اس کا بصورت نکرہ آنا اس مطلب سے حکایت کرتا ہے کہ قوم لوط پر برسائی جانے والی بارش عجیب اور بے نظیر تھي_ سورہ ھود کی آیت ٨٢ (و امطرنا حجارة...) کی روشنی میں معلوم ہوتاہے کہ قوم لوط پر عذاب پتھروں کی بارش کی صورت میں تھا_

٢_ قوم لوط ایک مجرم اوربدکار قوم تھي_فانظر كيف كان عقبة المجرمين

٣_ قوم لوط کا برا انجام، عبرت انگیز اور قابل مطالعہ ہے_فانظر كيف كان عقبة المجرمين

٤_ تاریخ بشر کے مجرم اوربدکار لوگوں کے عبرت ناک انجام پر ایک تجزیاتی مطالعہ کی ضرورت_

فانظر كيف كان عقبة المجرمين

فعل "انظر" کہ جو "غور کرو" کے معنی میں ہے گہرے اور تحلیلي مطالعہ پر دلالت کرتا ہے_

٥_ لواط اوربدکاری میں مبتلا معاشرے مجرم ہیں اور سخت الہی عذاب کے ذریعے تباہی کے دہانے پر ہوتے ہیں_

فانظر كيف كان عقبة المجرمين

٦_ مجرم اوربدکار لوگوں کیلئے دنیوی عذاب میں مبتلا ہونے اوربرے انجام سے دوچار ہونے کا خطرہ_

فانظر كيف كان عقبة المجرمين

اللہ تعالی: اللہ تعالی کے افعال ۱ ; اللہ تعالی کے عذاب ۱

بدکاری: بدکاری کے نتائج ۵

پتھر: پتھروں کی بارش ۱،

تاریخ: تاریخ سے عبرت لینا ۳ ;تاریخ میں تحقیق ۳

عذاب: عذاب کے اسباب ۵ ;عذاب کے مراتب ۵

قوم لوط: قوم لوط کا جرم ۲ ;قوم لوط کا گناہ ۲ ;قوم لوط کی

تاریخ ۱ ;قوم لوط کی ہلاکت ;قوم لوط کیلئے دنیوی عذاب ;قوم لوط کے مفسدین کا انجام ۳

گناہ گار: ۲

لواط: لواط کے نتائج ۵

مجرمین: مجرمین کا انجام ۶ ;مجرمین کی تاریخ کی تحقیق ۴ ;مجرمین کیلئے دنیوی عذاب ۶

معاشرہ: مجرم معاشرہ ۵ ;معاشرہ کے انحطاط کے اسباب ۵

مفسدین: تاریخ مفسدین کی تحقیق ۴ ;مفسدین کا انجام ۶ ;مفسدین کا دنیوی عذاب ۶

آیت ۸۵

﴿ وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْباً قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُواْ اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ قَدْ جَاءتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَوْفُواْ الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلاَ تَبْخَسُواْ النَّاسَ أَشْيَاءهُمْ وَلاَ تُفْسِدُواْ فِي الأَرْضِ بَعْدَ إِصْلاَحِهَا ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴾.

اور ہم نے قوم مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا تو انھوں نے کہا کہ اللہ کی عبادت کرو کہ اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے_ تمھارے پاس پروردگار کی طرف سے دلیل آچکی ہے اب ناپ تول کو پورا پورا رکھو اور لوگوں کو چیزیں کم نہ دو اور اصلاح کے بعد زمین میں فساد برپا نہ کرو_ یہی تمھارے حق میں بہتر ہے اگر تم ایمان لانے والے ہو(۸۵)

۱_ حضرت شعیب عليه‌السلام ، خدا کے بھیجے ہوئے انبیاء میں سے تھے_و إلى مدين اخاهم شعيباً

۲_ حضرت شعیب کی رسالت مدین کے لوگوں تک محدود تھي_و إلى مدين اخاهم شعيباً

۳_ حضرت شعیب اور مدین کے لوگوں میں قرابت داری تھي_و إلى مدين اخاهم شعيباً

اس لحاظ سے کہ حضرت شعیب عليه‌السلام کو مدین والوں کا بھائی کہا گیا ہے اس سے یا تو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ مدین والوں کے رشتہ دار تھے یا پھر اس مطلب کو ظاہر کرتا ہے کہ شعیب عليه‌السلام اپنی نبوت سے پہلے بھی اپنی قوم کیلئے ایک ہمدرد انسان تھے فوق الذکر مفہوم پہلے احتمال ہی کی اساس پر اخذ کیا گیا ہے_

۴_ حضرت شعیب ،مدین والوں کیلئے ایک مہربان اور با محبت پیغمبر تھے_و إلی مدین اخاهم شعیباً

۵_ حضرت شعیب عليه‌السلام نے لوگوں کے احساسات کو ابھارتے ہوئے اپنی دعوت کا آغاز کیا_قال یاقوم اعبدوا الله

حضرت شعیب عليه‌السلام نے قوم کے احساسات ابھارنے کیلئے "ی قوم" (اے میری قوم) کہتے ہوئے لوگوں کو اپنی طرف نسبت دی تا کہ اس طرح انہیں سمجھا سکیں کہ ان کی رسالت لوگوں کے فائدے کیلئے ہی ہے_

۶_ خدائے یکتا کی پرستش کی دعوت، حضرت شعیب عليه‌السلام کا لوگوں کیلئے اولین اور اہم پیام تھا_قال یاقوم اعبدوا الله

۷_ وجود خدا کے بارے میں اعتقاد، تاریخ بشر میں ہمیشہ سے رہا ہے_قال یاقوم اعبدوا الله ما لکم من إله غیره

۸_ انسان قدیم زمانے سے پرستش کے جذبے سے بہرہ مند رہا ہے_قال یاقوم اعبدوا الله ما لکم من إله غیره

۹_ صرف خدا کی پرستش کی ضرورت اور اس کے سوا کسی معبود پر یقین نہ رکھنا_قال یاقوم اعبدوا الله ما لکم من إله غیره

۱۰_ مدین کے لوگ مشرک تھے_و إلی مدین ...ما لکم من إله غیره

۱۱_ شرک کے ساتھ مبارزہ، حضرت شعیب عليه‌السلام کے بنیادی فرائض میں سے تھا_قال یاقوم ...ما لکم من إله غیره

۱۲_ توحید عملی کی اساس ،توحید نظری ہے_اعبدو الله ما لکم من إله غیره

۱۳_ حضرت شعیب عليه‌السلام اپنی بعثت اور رسالت پر واضح اور روشن دلیل رکھتے تھے_قد جاء تکم بیّنة من ربکم

۱۴_ حضرت شعیب عليه‌السلام نے اپنی قوم کو روشن دلیل (بیّنہ) کے ذریعے توحید اور ترک شرک کی طرف دعوت دي_
اعبدو الله ما لکم من إله غیره قد جاء تکم بیّنه من ربکم

۱۵_ مدین والوں کیلئے خدا کی طرف سے بھیجی گئي بینہ (دلیل و معجزہ)، ان کے رشد و تربیت کیلئے تھي_
قد جاء تکم بینه من ربکم

مندرجہ بالا مفہوم کلمہ "ربّ" کی طرف توجہ رکھتے ہوئے اخذ کیا گیا ہے اسیلئے کہ ربّ تربیت کرنے اور رشد دینے والے کو کہتے ہیں_

۱۶_ خداوند متعال کی جانب سے واضح اور روشن دلائل کا پیش کیا جانا، اس کی ربوبیت کے ساتھ مربوط ہے_

قد جاء تکم بينه من ربکم

۱۷_ گزشتہ مشرک اور مفسد اقوام کی ہلاکت اور ان اقوام کے موحدین کی دنیوی عذاب سے نجات، قوم شعیب علیه‌السلام کے لئے پیش کی جانے والی واضح دلیل تھي_ قد جاء تکم بينة من ربکم

بعض کا نظریہ گزشتہ آیات کی روشنی میں یہ ہے کہ "بیّنہ" سے مراد گزشتہ اقوام کا انجام ہے کہ ان اقوام کے مشرک لوگ ، اپنے شرک، تکذیب انبیاء اور معاشرتی برائی وں میں مبتلا ہونے کی وجہ سے عذاب میں گرفتار ہوئے جبکہ موحدین نے نجات پائی_

۱۸_ گزشتہ مشرک اور مفسد اقوام کی نابودي، توحید اور انبیاء الہی کی حقانیت پر روشن دلیل ہے_
قد جاء تکم بينة من ربکم

۱۹_ حضرت شعیب علیه‌السلام نے لوگوں سے کہا کہ وہ اجناس کو فروخت کرتے وقت پیمانوں کو پر کریں اور ترازو کے اوزان کی مقدار نہ گھٹائیں_ فا وفوا الکيل والميزان

کلمہ "کیل" مصدر ہے اور مورد بحث آیت میں اس سے مراد وہ چیز ہے کہ جس کے ذریعے ناپا جاتا ہے یعني پیمانہ_ اور کلمہ "ایفاء" کہ جو فعل "ا وفو" کا مصدر ہے "اتمام" کے معنی میں ہے اور اتمام کیل یوں متحقق ہوتا ہے کہ استعمال کیئے جانے والے پیمانہ کی گنجاءش حد متعارف سے کم نہ ہو اور حد معمول تک پر کیا جائیے_ اور ایفائے میزان یوں ہے کہ مورد استفادہ اوزان کی مقدار حد معمول سے کم نہ ہو اور فروخت شدہ جنس کی مقدار اوزان سے کم نہ ہو_

۲۰_ حضرت شعیب علیه‌السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ خریداری کے وقت لوگوں کی اجناس کو تعداد اور قیمت کے لحاظ سے کم ظاہر نہ کریں_ و لا تبخسوا الناس اشياء هم

"بخس" کا معنی یہ ہے کہ کسی چیز کو اس کی حقیقت سے کم ظاہر کیا جائیے_ "مفردات" میں آیا ہے کہ "بخس" یعني: کسی چیز کو ظالمانہ طور پر ناقص شمار کرنا ہے_

۲۱_ قوم شعیب کا اقتصادی امور کے سلسلہ میں بے عدالتی اور کم فروشی میں مبتلا ہونا اس قوم کا سب سے نمایاں معاشرتی اور اقتصادی انحراف تھا_ فاوفوا الکيل والميزان ولا تبخسوا الناس اشياء هم

۲۲_ لوگوں کو خرید و فروخت میں عدالت کی پابندی اور اقتصادی اصلاح کی طرف دعوت دینا ، دعوت توحید کے بعد اپنی قوم کیلئے حضرت شعیب علیه‌السلام کی ایک اہم رسالت تھي_
يا قوم اعبدوا الله ...فاوفوا الکيل والميزان و لا تبخسوا الناس ا شياء هم

۲۳_ انبیاء کی دعوت ،عبادي، عقیدتي، سماجی اور اقتصادی مسائل پر مشتمل ہوتی ہے_
اعبدوا اللہ ما لکم من إله غيره ...فا وفوا الكيل والميزان

۲۴_ حضرت شعیب علیہ السلام نے لوگوں کو زمین میں فساد کرنے سے منع کیا_و لا تفسدوا فی الا رض

۲۵_ کم فروشی اور لوگوں کی اجناس کو کم مقدار اور کم قیمت کے ساتھ ظاہر کرنا حرام اور زمین میں فساد پھیلانے کے مصادیق میں سے ہے_فا وفوا الكيل والميزان و لا تبخسوا الناس ا شياء هم و لا تفسدوا فی الا رض

۲۶_ حضرت شعیب علیہ السلام ، اقتصادی امور میں عدل کی پابندی اور زمین میں فتنہ انگیزی سے پرہیز کیلئے ایک روشن دلیل رکھتے تھے_قد جاء تکم بينة من ربكم فا وفوا الكيل والميزان ...و لا تفسدوا فی الا رض

جملہ "قد جاء تکم بينة" پر جملہ "ا وفوا الكيل" کی تفریع اس مطلب کو بیان کرتی ہے کہ قوم شعیب کو پیش کی گئي بیّنہ کچھ اس طرح کی تھی کہ اس کو قبول کرلینا اقتصادی امور میں عدل و انصاف کی پابندی کرنے اور زمین میں فتنہ انگیزی سے اجتناب کرنے کے مترادف تھا_

۲۷_ لوگوں کی طبیعت کا رجحان، اقتصادی امور میں عدل و انصاف کی رعایت اور اصلاح کی طرف ہوتا ہے_
و لا تفسدوا فی ال ارض بعد إصلحها

مندرجہ بالا مفہوم ایک احتمال ہے کہ جو "بعد إصلحها" کے بارے میں بیان کیا گیا ہے_

۲۸_ انسان کی حقیقی خیر و صلاح یکتاپرستي، اقتصادی امور کی سلامتی اور فتنہ انگیزی سے اجتناب میں ہی ہے_
ذلكم خير لكم

"ذلكم" سے ان تمام مسائل کی طرف اشارہ ہے کہ جن کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کی راہنمائی فرمائی_

۲۹_ انبیاء کی رسالت ،مکمل طور پر انسان کی خیر اور سعادت کا باعث ہے_ذلكم خير لكم

۳۰_ صرف حق کو قبول کرنے والے ہی انبیاء کی سعادت آفرینی کے پیغام کو درک کرنے پر قادر ہوتے ہیں_
ذلكم خير لكم إن كنتم مؤمنين اگر "ذلكم" کا مشار الیہ آیت کریمہ میں مذکور خدا کی وحدانیت اور اس کی پرستش سمیت تمام مسائل ہوں تو اس صورت میں "إن كنتم مؤمنين" میں ایمان سے مراد حق پذیری کی ہمت رکھنا اور اہل یقین ہونا ہوگی نہ کہ خدا کی وحدانیت پر ایمان، اورچونکہ یکتا پرستی اور عدالت خواہی کے

خیر ہونے کا معیار حق پذیری نہیں یعنی چاہے انسان حق پذیر ہو یا نہ ہو مذکورہ مسائل خیر ہی ہیں ، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ "إن کنتم ..."کی شرط خیر ہونے کو درک کرنے کی طرف متوجہ ہے، یعنی اگر آپ حق پذیر ہوئے تو جان لوگے کہ مذکورہ پیغامات تمہاری ہی خیر و صلاح کیلئے ہیں _

۳۱_ اقتصادی امور میں عدل و انصاف کا خیال رکھنا اور فساد سے اجتناب صرف خدا کی پرستش کرنے اور اس کی وحدانیت پر ایمان رکھنے کی صورت میں ہی باعث سعادت ہوسکتے ہیں _ذلکم خیر لکم ان کنتم مؤمنین

مندرجہ بالا مفہوم اس پر مبنی ہے کہ "ذلکم" کا مشار الیہ" اوفوا الکیل ...و لا تفسدوا" سے مستفید، معانی ہوں ، کہ اس صورت میں کہا جاسکتا ہے کہ "إن کنتم مؤمنین" میں ایمان سے مراد خدائے یکتا اور اس کی پرستش کی ضرورت پر ایمان ہے، یعنی اگر خدائے یکتا پر ایمان رکھوگے اور صرف اسی کی پرستش کروگے تو اقتصادی امور میں عدالت اور فساد سے پرہیز تمہاری خیر و صلاح کا ضامن ہوگا اور اگر تم موحد نہ ہوئے تو ان مسائل کی پابندی باعث سعادت نہ ہوگی_

ادیان:تاریخ ادیان ۷، ۸

اقتصاد:اقتصادی بے عدالتی ۲۱;اقتصادی سلامتی کی اہمیت ۲۲;اقتصادی سلامتی کے اثرات ۳۱; اقتصادی عدالت کی اہمیت ۲۶، ۲۷; اقتصادی عدل و انصاف کے اثرات ۳۱

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی بیّنات ۱۵ ، ۱۶;اللہ تعالی کی ربوبیت ۱۶

انبیاء :انبیاء کی اقتصادی تعلیمات ۲۳;انبیاء کی عبادی تعلیمات ۲۳;انبیاء کی معاشرتی تعلیمات ۲۳; تعلیمات انبیاء کا کردار ۳۰;تعلیمات انبیاء کی خیر و صلاح ۲۹;حقانیت انبیاء کے دلائل ۱۸

انسان:انسان کی عبودیت ۸;انسان کے رجحانات ۸، ۲۷;انسان کے مصالح ۲۸

اہل مدین:اہل مدین کا فساد پھیلانا ۲۴;اہل مدین کا شرک ۱۰; اہل مدین کی بے عدالتی ۲۱;اہل مدین کی کم فروشی ۱۹، ۲۰، ۲۱;اہل مدین کی مسؤولیت ۲۶; اہل مدین کے اقتصادی انحرافات ۲۱;اہل مدین کے معاشرتی انحرافات ۲۱;اہل مدین کے خلاف استدلال ۱۵، ۱۷

ایمان:توحید عبادی پر ایمان۹;خدا پر ایمان کے اثرات ۳۱

تبلیغ:تبلیغ میں جذبات کو ابھارنا ۵;روش تبلیغ ۵

ترازو: ۱۹

تربیت:تربیت کا انداز ۱۵

توحید:توحید عبادی کی اہمیت، ٦، ۹;توحید عبادی کی دعوت ٦;توحید عملی ۱۲;توحید کی دعوت ۱۴;توحید کے اثرات ۲۸;توحید عبادی کے اثرات ۳۱; توحید نظری ۱۲;حقانیت توحید کے دلائل ۱۸

جهان بيني:جہان بینی اور ائی ڈیا لوجی ۱۲

حق پذيري:حق پذیری کے جذبہ کی اہمیت ۳۰

حق طلب لوگ:حق طلب لوگوں کا فہم ۳۰

خداشناسي:تاریخ میں خداشناسی ۷

خدا کے رسول : ۱

دین:تعلیمات دین کا داعرہ ۲۲، ۲۳;تعلیمات دین کا نظام ۲۳;دین اور عینیت ۲۲

رشد:رشد کے اسباب ۱۵

زمین:زمین میں فساد پھیلانا ۲۵، ۲٦

سعادت:سعادت کے عوامل ۲۹، ۳۰، ۳۱

شرک:ترک شرک ۱۴;شرک کے ساتھ مبارزہ ۱۱

شعیب علیہ السلام :بعثت شعیب علیہ السلام کی حقانیت ۱۳;شعیب علیہ السلام اور اہل مدین۲، ۳، ۴;شعیب علیہ السلام کا احتجاج ۱۴;شعیب علیہ السلام کا قصّہ ۳، ۴، ۱۴، ۱۹، ۲۴ ;شعیب علیہ السلام کی بیّنات ۱۴;شعیب علیہ السلام کی تعلیمات ۱۹، ۲۰;شعیب علیہ السلام کی دعوت ۵،٦، ۱۴، ۲۲;

شعیب علیہ السلام کی دلسوزی ۴;شعیب علیہ السلام کی رسالت ۲۲; شعیب علیہ السلام کی رسالت کا داعرہ ۲;شعیب علیہ السلام کی مسؤولیت ۱۱; شعیب علیہ السلام کی نبوت ۱;بعثت شعیب علیہ السلام کے دلائل ۱۳;

شعیب علیہ السلام کے دلائل ۱۳; شعیب علیہ السلام کے نواہی ۲۴; شعیب علیہ السلام کی محبت ۴

صلاح: صلاح کی اہمیت ۲۷

عبادت: تاریخ میں عبادت ۸; عبادت خدا کی اہمیت ۹

عدالت: عدالت کی دعوت ۲۲

عذاب: عذاب سے نجات ۱۷

عقیدہ: خدا کے بارے میں عقیدہ ۷

فساد پھیلانا: فساد پھیلانے سے اجتناب ۲۶، ۲۸; فساد پھیلانے کے موارد ۲۵; فساد پھیلانے سے نہی ۲۴

قوم شعیب علیہ السلام: قوم شعیب علیہ السلام کی تاریخ ۱۰، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱

کم فروشي: کم فروشی کا حرام ہونا ۲۵

لین دین: لین دین میں عدالت ۲۲

مال: دوسروں کے مال کی قیمت کم کرنا ۲۵، ۲۰

محرمات: ۲۵

مشرکین: مشرکین کی ہلاکت ۱۷، ۱۸

معاشرتی اصلاح: معاشرتی اصلاح کے عوامل ۲۸

مفسدین: مفسدین کی ہلاکت ۱۸، ۱۷

موحّدین: موحّدین کی نجات ۱۷

آیت ۸٦

﴿ وَلاَ تَقْعُدُواْ بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللّهِ مَنْ آمَنَ بِهِ وَتَبْغُونَهَا عِوَجاً وَاذْكُرُواْ إِذْ كُنتُمْ قَلِيلاً فَكَثَّرَكُمْ وَانظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴾.

اور خبردار ہر راستہ پر بیٹھ کر ایمان والوں کو ڈرانے دھمکانے اور راہ خدا سے روکنے کا کام چھوڑ دو کہ تم اس میں بھی کجی تلاش کر رہے ہو اور یہ یاد کرو کہ تم بہت کم تھے خدا نے کثرت عطا کی اور یہ دیکھو کہ فساد کرنے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے(۸٦)

۱_ قوم شعیب علیہ السلام کے لوگوں کا ایک گروہ توحید پر ایمان لایا اور راہ خدا کے سالکین میں سے ہوگیا_

و لا تقعدوا بكل صراط توعدون و تصدون عن سبيل الله من ء امن به الله

۲_ قوم شعیب علیہ السلام کے کافر لوگ کوچہ و بازار میں خدا پر ایمان لانے والوں کو دھمکیاں دیتے پھرتے اور انہیں راہ خدا سے روکتے تھے_و لا تقعدوا بكل صراط توعدون و تصدون عن سبيل الله من ء امن به

"توعدون" کا مصدر "ایعاد" دھمکی دینا اور اذیت پہنچاتے ہوئے ڈرانا کے معنی میں آتا ہے_"من ءامن" فعل "توعدون" اور "تصدون" کے ساتھ مربوط ہے اور اہل ادب کی

اصطلاح کے مطابق ایک "متنازع فیہ" مفعول ہے، یہ بھی قابل ذکر ہے کہ فوق الذکر مفہوم میں "بہ" کی ضمیر کلمہ "اللہ" کی طرف پلٹائی گئی ہے_

۳_ حضرت شعیب علیہ السلام نے لوگوں سے کہا کہ وہ اہل ایمان کو دھمکیاں نہ دیں اور انہیں راہ خدا سے نہ روکیں_

و لا تقعدوا بكل صراط توعدون و تصدون عن سبيل الله من ء امن به

۴_ قوم شعیب علیہ السلام کے کفار راہ خدا کی برائی ظاہر کرنے کیلئے مسلسل کوشش کرتے تھے_

و تصدون عن سبيل الله من ء امن به و تبغونها عوجاً

۵_ اہل ایمان کو دھمکیاں دینا اور راہ خدا کی غیر پسندیدہ عکاسی کرنا، انبیاء الہی اور ادیان الہی کے خلاف مبارزہ کرنے کیلئے دشمنان دین کی چالوں میں سے ایک ہے_و تصدون عن سبیل الله من ء امن به و تبغونها عوجاً

٦_ خداوند متعال نے اپنی عنایت خاص سے مختصر مدت میں اہل مدین کی تعداد میں اضافہ کیا اور انہیں ایک عظیم ملت بنادیا_و اذکروا إذ کنتم قلیلاً فکثرکم

"فاء" کے ذریعے "کثرکم" کا گزشتہ جملہ پر عطف یہ معنی فراہم کرتا ہے کہ خدا نے کم مدت میں اہل مدین کی آبادی میں اضافہ کیا اوریہی معنی اہل مدین پر خدا کی عنایت خاص کو بھی بیان کرتا ہے_

٧_ حضرت شعیب عليه‌السلام نے اہل مدین کو راہ خدا کی طرف مائل کرنے کیلئے ان کی آبادی میں اضافہ کرنے کے سلسلہ میں انہیں خدا کی عنایت یاد دلائی_و اذکروا إذ کنتم قلیلاً فکثرکم

٨_ آبادی کی کثرت ہر ملت کیلئے ایک نعمت الہی ہے_و اذکروا إذ کنتم قلیلاً فکثرکم

٩_ خدا کی نعمات اس قابل ہیں کہ انہیں ضرور یاد رکھا جائیے_و اذکروا إذ کنتم قلیلاً فکثرکم

١٠_ قدرتی عوامل کی کارکردگی، خدا کے ارادے کے تابع اور اسی کے اختیار میں ہے_فکثرکم

١١_ نعمات خدا کو بھلا دینا، پیغمبروں اور راہ خدا پر چلنے والوں کے ساتھ کینہ توزی کا باعث بنتا ہے_
و لا تقعدوا ...و اذکروا اذ کنتم قلیلاً فکثرکم

١٢_ حضرت شعیب عليه‌السلام نے اپنی قوم کو تاریخ بشر کے مفسدین کے برے انجام پر غور کرنے کی دعوت دي_
و انظروا کیف کان عقبة المفسدین

١٣_ حضرت شعیب عليه‌السلام نے اپنی قوم کے کافروں کو گزشتہ دور کے مفسدین کی طرح کے انجام میں گرفتار ہونے سے متنبہ کیا_و انظروا کیف کان عقبة المفسدین

١٤_ راہ خدا سے روکنے والے اوردین کا چہرہ بگاڑنے والے لوگ مفسد ہیں اور ان کیلئے برے انجام سے دوچار ہونے کا خطرہ موجود ہے_تصدون عن سبیل الله من ء امن به و تبغونها عوجاً ...و انظر کیف کان عقبة المفسدین

١٥_ تاریخ کے مفسدین کے عبرت انگیز انجام کے مطالعہ اور تحقیق کی ضرورت_

و انظروا كيف كان عقبة المفسدين

۱۶_ لوگوں کو مفسدین کے انجام سے عبرت حاصل کرنے کی ترغیب دلانا ، مبلغین دین کے وظاءف میں سے ہے_

آبادي:کثرت آبادی کی نعمت ۷، ۸

ادیان:ادیان کے خلاف مبارزہ ۵

انبیاء:انبیاء کے ساتھ کینہ ۱۱;انبیاء کے ساتھ مبارزہ ۵

تاریخ:تاریخ سے عبرت پانا ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱۶;مطالعہ تاریخ کی اہمیت ۱۲، ۱۵، ۱۶

تبلیغ:روش تبلیغ ۱۶

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا ارادہ ۱۰; اللہ تعالی کی نعمات ۸; اللہ تعالی کی نعمات کو فراموش کرنے کے نتائج ۱۱;اللہ تعالی کے اختیارات ۱۰; اللہ تعالی کے عطایا ۷، ۶

دین:دشمنان دین کے مبارزہ کرنے کا انداز ۵;دین کو بد ظاہر کرنا ۴، ۵، ۱۴

ذکر:نعمات خدا کے ذکر کی اہمیت ۹

سالکین:سالکین کے ساتھ کینہ توزی ۱۱

سبیل اللہ : سبیل اللہ سے روکنا ۲، ۳، ۴، ۵، ۱۴

شعیب علیہ السلام :شعیب علیہ السلام کا قصّہ ۳، ۷، ۱۲، ۱۳;شعیب علیہ السلام کی تبلیغ ۷; شعیب علیہ السلام کی دعوت ۳، ۱۲;شعیب علیہ السلام کی دھمکیاں ۱۳

عبرت:عبرت پانے کی ترغیب ۱۶

فساد پھیلانا:فساد پھیلانے کے موارد ۱۴

قدرتی عوامل:قدرتی عوامل کی کارکردگی ۱۰

قوم شعیب علیہ السلام :قوم شعیب علیہ السلام کی تاریخ ۱، ۲، ۴، ۷، ۱۲

کینہ:کینہ کے اسباب ۱۱

مبلغین: مبلغین کی ذمہ داری ۱۶

مدین: مدین کی کثرت آبادی ۶، ۷; مدین کے کافروں کو دھمکی ۱۳; مدین کے کافروں کی دھمکیاں ۲; مدین کے کافروں کی سازش ۴; مدین کے کافر لوگ اور مؤمنین ۲; مدین کے مؤمنین کو دھمکی ۲، ۳

مدین کے موحدین ۱; مدین کے مؤمنین ۱

مفسدین: ۱۴ مفسدین کا انجام ۱۴; مفسدین کے انجام سے عبرت پانا ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱۶

مؤمنین: مؤمنین کو دھمکی دینا ۵

آیت ۸۷

﴿ وَإِن كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنكُمْ آمَنُواْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يْؤْمِنُواْ فَاصْبِرُواْ حَتَّى يَحْكُمَ اللّهُ بَيْنَنَا وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ﴾.

اور اگر تم میں سے ایک جماعت میرے لائے ہوئے پیغام پر ایمان لے ائی اور ایک ایمان نہیں لائی تو ٹھرو یہاں تک کہ خدا ہمارے درمیان اپنا فیصلہ صادر کردے کہ وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے(۸۷)

۱_ اہل مدین کا ایک گروہ، حضرت شعیب عليه‌السلام کی رسالت پر ایمان لایا اور دوسرے گروہ نے انکار کیا_

و إن كان طائفة منكم ء امنوا بالذى ا رسلات به و طائفة لم يؤمنوا فاصبروا

گزشتہ آیت کی روشنی میں "إن كان طائفة ..." ان موارد میں سے ہے کہ جن میں "اِن" شرطیہ تحقق شرط کے موارد میں استعمال ہوتا ہے مثلاً "إن كنت إبني فلا تفعل كذا"_ بنابراین "إن كان طائفة منكم ... فاصبروا" یعنی اگر تم میں سے کوئی گروہ ایمان لایا ہے تو پس وہ صبر کرے_

۲_ حضرت شعیب عليه‌السلام نے اپنی قوم کے مؤمنین کو کافروں کے مقابلے میں صبر کرنے کی دعوت دي_

إن كان طائفة منكم ء امنوا بالذى ا رسلات به ...فاصبروا

اس سلسلہ میں کہ "فاصبروا" کے مخاطب کون لوگ ہیں تین احتمالات پائے جاتے ہیں: صرف مؤمنین، صرف کافرین، یا دونوں گروہ، فوق الذکر مفہوم پہلے احتمال کی بناپر اخذ کیا گیا ہے، اس صورت میں صبر کا متعلق کافروں کی اذیتیں اور آزار ہیں یعني: "فاصبروا على ما يصيبكم

من الکفار "(اے اہل ایمان کافروں کی اذیت رسانی کے مقابلے میں صبر کرو اور اپنی دینداری پر قائم رہو)

۳_ رسالت انبیاء پر ایمان لانے والے اہل کفر کی طرف سے ایجاد کی جانے والي مشکلات کا سامنا کرتے ہیں لہذا صبر و استقامت کے پابند ہیں_إن کان طائفة منکم ء امنوا بالذی ا رسلات ...فاصبروا

۴_ راہ ایمان میں صبر سے کام لینا، خدا کی جانب سے آسودگی حاصل ہونے اور کامیابی پانے کا باعث ہے_
و اصبروا حتی یحکم الله بیننا

۵_ خداوند متعال، برترین حاکم اور بہترین قاضی ہے_و هو خیر الحکمین

٦_ انبیاء کے پیروکاروں اور ان کے مخالفین کے درمیان پائے جانے والے اختلافات، خدا کے فیصلے سے خاتمہ پائیں گے_حتی یحکم الله بیننا

۷_ خدا کے برتر حاکم ہونے کے بارے میں اعتقاد، مخالف حق کفار کے کفر کے مقابلے میں مومنین کیلئے صبر کا باعث ہے_فاصبروا حتی یحکم الله بیننا و هو خیر الحکمین

قضاوت الہی کا وقت پہنچنے تک مومنین کو صبر کی دعوت کے بعد خدا کی برتر قضاوت کو بیان کرنے سے حضرت شعیب عليه‌السلام کا مقصد مومنین کیلئے صبر کے اسباب فراہم کرنا ہے_

۸_ حضرت شعیب عليه‌السلام نے اپنی قوم کے کافروں کو قضاوت خدا اور دنیا میں خدا کی سزاؤوں میں گرفتار ہونے سے ڈرایا_
و طائفة لم یؤمنوا فاصبروا حتی یحکم الله بیننا

آیت ۸۹ (ربنا افتح ...) کی روشنی میں یہ مطلب سمجھا جاتاہے کہ خدا کی قضاوت سے حضرت شعیب عليه‌السلام کی مراد ایسے امر کا تحقق پاناہے کہ جس کے بعد دنیا میں کافروں کیلئے نابودی اور اہل ایمان کیلئے کامیابی ہے، چنانچہ اگر "فاصبروا" کے مخاطب صرف کافر لوگ ہی ہوں تو یہ مطلب مزید واضح ہوجاتاہے_

۹_ حضرت شعیب عليه‌السلام نے اپنی رسالت پر ایمان لانے والوں کو قضاوت خدا اور کافروں پر ان کی فتح کی نوید سنائی_
فاصبروا حتی یحکم الله بیننا

۱۰_ حضرت شعیب عليه‌السلام نے اپنی قوم کے مومنوں اور کافروں سے کہا کہ اپنا فیصلہ خدا پر چھوڑتے ہوئے ایک دوسرے سے لڑائی جھگڑا نہ کریں_

إن كان طائفة منكم ء امنوا ...و طائفة لم يؤمنوا فاصبروا حتى يحكم الله بيننا

فوق الذکر مفهوم اس صورت میں صحیح ہوگا کہ جب "فاصبروا" کے مخاطب مؤمن اور کافر دونوں ہوں کہ اس صورت میں "فاصبروا" میں صبر سے مراد ایک دوسرے سے جھگڑا نہ کرنا ہوگا_

۱۱_ قوم شعیب عليه‌السلام کے کفار، خدا، اسکی قضاوت اور حق طلب لوگوں تک اس کی مدد پہنچنے کے معتقد تھے_

فاصبروا حتى يحكم الله بيننا و هو خير الحكمين

اگر "فاصبروا" میں خطاب کافروں کی طرف بھی متوجہ ہورہا ہو تو حضرت شعیب عليه‌السلام کا ان کو خدا کی قضاوت تک صبر کرنے کی دعوت دینا اس نکتہ کو بیان کرتاہے کہ شعیب عليه‌السلام کی رسالت کے منکر لوگ بھی خدا کے معتقد تھے، چنانچہ "ء امنوا" کے بعد "بالذی ارسلت بہ" کے ذریعے تصریح نیز اسی مطلب کی تائی دکرتی ہے_

آسودگی: آسودگی کے اسباب ۴

اختلاف: اختلاف سے اجتناب ۱۰; دینی اختلاف کا حل ۶; حل اختلاف کے اسباب ۶

اللہ تعالی: اللہ تعالی سے مختص امور ۵; اللہ تعالی کی امداد، ۱۱; اللہ تعالی کی قضاوت ۵، ۶، ۸، ۱۰، ۹; اللہ تعالی کی سزائیں ۸

انبیاء کے پیروکار: انبیاء کے پیروکار کا اختلاف ۶; انبیاء کے پیروکاروں کا فریضہ ۳

انبیاء کے مخالفین: انبیاء کے مخالفین کا اختلاف ۶

اہل مدین: اہل مدین کا اختلاف ۱۰

ایمان: خدا پر ایمان، ۱۱; قضاوت خدا پر ایمان، ۱۱، ۷; نبوت شعیب عليه‌السلام پر ایمان

حق طلب لوگ: حق طلب لوگوں کی مدد کرنا، ۱۱

شعیب عليه‌السلام: شعیب عليه‌السلام کا قصہ ۱، ۲، ۸، ۹، ۱۰; شعیب عليه‌السلام کی بشارتیں ۹; شعیب عليه‌السلام کی دعوت ۲، ۱۰; شعیب عليه‌السلام کی دھمکیاں ۸

صبر: صبر پر ایمان ۴; صبر کے اثرات ۴; صبر کی اہمیت ۲

قاضي: بہترین قاضی ۵

قوم شعیب عليه‌السلام: قوم شعیب عليه‌السلام کی تاریخ ۸، ۹، ۱۰

کافر لوگ:کافروں پر کامیابی ۹;کافر لوگ اور مؤمنین ۳;کافروں کے ساتھ مبارزہ ۲

کامیابي:کامیابی کی بشارت ۹;کامیابی کے اسباب ۴

مدین:مدین کے کافر لوگ ۱ ;مدین کے کافروں کا عقیدہ ۱۱ ; مدین کے کافروں کو تہدید دینا ۸;مدین کے مومنین، ۲،۱;مدین کے مؤمنین کو بشارت ۹

مشکلات:مشکلات میں صبر ۳

مؤمنین:مؤمنین کی مسؤولیت ۳;مؤمنین کی مشکلات ۳; مؤمنین کے صبر کے عوامل ۷

آیت ۸۸

﴿ قَالَ الْمَلأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُواْ مِن قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُواْ مَعَكَ مِن قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا قَالَ أَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ ﴾.

ان کی قوم کے مستکبرین نے کہا کہ اے شعیب ہم تم کو اور تمھارے ساتھ ایمان لانے والوں کو اپنی بستی سے نکال باہر کریں گے یا تم بھی پلٹ کر ہمارے مذہب پر آجاؤ_ انھوں نے جواب دیا کہ چاہے ہم تمھارے مذہب سے بیزار ہی کیوں نہ ہوں (۸۸)

۱_ قوم شعیب عليه‌السلام کے اشراف کا ایک گروہ تکبر اور احساس برتری کی وجہ سے شعیب عليه‌السلام کی رسالت کا منکر ہوگیا_

قال الملا الذین استکبروا من قومه

مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر لیا گیا ہے کہ "الذین استکبروا" ایک احترازی قید شمار کی جائیے_ اس بنا کے مطابق قوم شعیب عليه‌السلام کے برجستہ افراد دو گروہوں (یعني: مستکبرین اور غیر مستکبرین) میں تقسیم ہوتے ہیں_ یہ نکتہ بھی قابل ذکر ہے کہ استکبار سے مراد کفر و انکار ہے اور علت کفر کو بیان کرنے کیلئے "کفروا" کی جگہ "استکبروا" استعمال میں لایا گیا ہے_

۲_ مدین کے کفرپیشہ لوگوں نے حضرت شعیب عليه‌السلام اور ان کی رسالت پر ایمان لانے والوں کو ایک ساتھ نکال باہر کرنے کی دھمکی دي_لنخرجنک ی شعیب والذین ء امنوا معک من قریتنا

کلمہ "معک" فعل "لنخرجنک" کا متعلق ہوسکتاہے بنابراین فعل "لنخرجنک" سب کو ایک ساتھ باہر نکالنے سے حکایت کرتاہے_

۳_ قوم مدین کے اشراف، حضرت شعیب عليه‌السلام اور ان کی رسالت کے ساتھ مبارزہ میں پیش پیش تھے_
قال الملاء الذین استکبروا من قومه لنخرجنك

۴_ حضرت شعیب عليه‌السلام اور ان کی رسالت کے ساتھ مدین کے کفر پیشہ سرداروں کے مبارزہ کا اصلی سبب، ان کا تکبر اور احساس برتری تھا_قال الملا ء الذین استکبروا من قومه لنخرجنك

۵_ قوم مدین کے کافر لوگ، مؤمنین سے زیادہ قوت کے مالک تھے_
لنخرجنك ی شعیب والذین ء امنوا معك من قریتنا

حضرت شعیب عليه‌السلام اور آپ عليه‌السلام کے ساتھیوں کو بستی سے نکال باہر کرنے کے بارے میں قوم مدین کے کافروں کا فیصلہ اور پھر قسم اور تاکید کے ساتھ اس کا اظہار، مندرجہ بالا مفہوم کی تائی د کرتا ہے_

۶_ ہر قوم کے بزرگ اور برجستہ افراد کیلئے حق قبول نہ کرنے اور استکبار کا خطرہ موجود ہوتا ہے_
قال الملا الذین استکبروا من قومه

۷_ انبیاء اور ان کے لائحہ عمل کے ساتھ کی جانے والی اکثر مخالفتیں ہر قوم کے بزرگ اور اشراف ہی کی طرف سے ہوتی ہیں_قال الملا ء الذین استکبروا من قومه

قرآن کریم نے ان آیات میں پیغمبروں کی داستانیں بیان فرماتے ہوئے ہمیشہ دولت مند اور بڑے طبقے کے لوگوں کی انبیاء کے پروگراموں کے ساتھ مخالفت کو بیان کیا ہے یہ اس مطلب کو بیان کرتا ہے کہ اکثر مخالفتیں برجستہ افراد ہی کی طرف سے ظاہر ہوئی ہیں_

۸_ مدین کے کفر پیشہ افراد نے قومی مذہب میں لوٹ آنے کو حضرت شعیب عليه‌السلام اور آپ عليه‌السلام کے ساتھیوں کی جلاوطنی سے نجات کیلئے شرط قرار دیا_لنخرجنك ... ا و لتعودن فی ملتنا

۹_ مدین کے کفر پیشہ لوگوں کی حضرت شعیب عليه‌السلام اور ان کے ساتھیوں پر اپنا ائین مسلط کرنے کی کوشش تھي_
ا و لتعودن فی ملتنا

جملہ "ا و لتعودن" سے یہ مفہوم حاصل ہوتاہے کہ حضرت شعیب عليه‌السلام اور آپ کے ساتھیوں کو جلا وطن کرنے کے بارے میں قوم مدین کا فیصلہ انہیں اپنے ائین کی طرف پلٹانے کیلئے تھا_بنابریں ان کی تمام دھمکیاں اسی عقیدہ کو مسلط کرنے کیلئے تھیں_

۱۰_ حضرت شعیب علیه‌السلام کے زمانے میں اہل مدین ایک غیر الہی مذہب کے پیرو تھے_ا و لتعودن فی ملتنا

۱۱_ حضرت شعیب علیه‌السلام پر ایمان لانے والے اپنے اس ایمان سے پہلے غیر الہی ائین کی پیروی کرنے میں اہل مدین کے ہم مسلک تھے_ا و لتعودن فی ملتنا

"لتعودنّ" کا مصدر عود "لوٹنا" کے معنی میں آتاہے، بنابراین فعل "لتعودنّ" اس مطلب پر دلالت کرتاہے کہ شعیب علیه‌السلام پر ایمان لانے والے اس سے پہلے اہل مدین کے ساتھ ہم مسلک تھے_ یہ نکتہ بھی قابل ذکر ہے کہ اس معنی کا حضرت شعیب علیه‌السلام پر اطلاق، باب تغلیب سے ہے_

۱۲_ اہل مدین کا مذہب حضرت شعیب علیه‌السلام اور آپ کے ساتھیوں کی نظر میں ایک منفور اور مکروہ مذہب تھا_
ا و لو کنا کرهین

۱۳_ حضرت شعیب علیه‌السلام نے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے اہل مدین کے ائین کے بارے میں اظہار تنفر کرتے ہوئے ان کے ائین کو قبول کرنے کی توقع کو بے جا قرار دیا_ قال ا و لو کنا کرهین

استکبار: استکبار کا خطرہ ٦; استکبار کے آثار ۴

اہل مدین: اہل مدین کا دین ۱۰، ۱۱; اہل مدین کے دین کی منفوریت ۱۲، ۱۳

برجستہ افراد: اقوام کے برجستہ افراد ۷، ٦; برجستہ افراد اور انبیاء ۷

توقعات: بے جا توقعات ۱۳

جلا وطني: جلا وطنی کی دھمکي

حق قبول نہ کرنا: حق قبول نہ کرنے کا خطرہ ٦

رسوم: غیر پسندیدہ رسوم ۱۲، ۱۳

شعیب علیه‌السلام : شعیب علیه‌السلام اور اہل مدین کا دین ۱۲، ۱۳; شعیب علیه‌السلام کا قصہ ۱، ۲، ۳، ۸، ۹، ۱۳; شعیب علیه‌السلام کی جلا وطنی ۸;
شعیب علیه‌السلام کے زمانے کی تاریخ ۹; شعیب علیه‌السلام کے ساتھ مبارزہ ۳، ۴
شعیب علیه‌السلام کے پیروکار: شعیب کے پیروکاروں کا عقیدہ ۱۲، ۱۳

عقیدہ:عقیدہ مسلط کرنا ۹

قوم شعیب عليه‌السلام :قوم شعیب کی تاریخ ۱، ۲، ۳، ۴، ۸، ۱۰، ۱۱

مخالفین انبیاء: ۷

مدین:مدین کے برجستہ افراد اور شعیب عليه‌السلام ۸;مدین کے برجستہ افراد اور مومنین ۹;مدین کے برجستہ افراد کا استکبار، ۱; مدین کے برجستہ افراد کا مبارزہ ۳، ۴; مدین کے برجستہ افراد کی دھمکیاں ۲;مدین کے برجستہ افراد کی قوم پرستی ۸;مدین کے کافر، ۱; مدین کے کافر اور شعیب عليه‌السلام ۹;مدین کے کافر لوگ، ۳، ۴، ۸، ۹ ;مدین کے کافروں کی قوت ۵;مدین کے کافروں کے مبارزہ کا منشاء ۴;مدین کے مومنین ۵;مدین کے مومنین کا سابقہ ۱۱;مدین کے مومنین کو دھمکی ۲

آیت ۸۹

(قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللهِ كَذِباً إِنْ عُدْنَا فِي مِلَّتِكُم بَعْدَ إِذْ نَجَّانَا اللهُ مِنْهَا وَمَا يَكُونُ لَنَا أَن نَّعُودَ فِيهَا إِلاَّ أَن يَشَاءَ اللهُ رَبُّنَا وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْماً عَلَى اللهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ).

یہ اللہ پر بڑا بہتان ہوگا اگر ہم تمھارے مذہب پر آجائیں جب کہ اس نے ہم کو اس مذہب سے نجات دے دی ہے اور ہمیں حق نہیں ہے کہ ہم تمھارے مذہب پر آجائیں جب تک خدا خود نہ چاہے ہمرے پروردگار کا علم ہر شے پر حاوی ہے اور ہمارا اعتماد اسی کے اوپر ہے_ خدایا ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق سے فیصلے فرمادے کہ وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے(۸۹)

۱_ حضرت شعیب عليه‌السلام نے مدین کے کفرپیشہ لوگوں کے جواب میں ائین شرک کی طرف مائل ہونے کو خدا پر افتراء قرار دیا_قد افترینا علی الله کذباً إن عدنا فی ملتکم

۲_ شرک، خدا پر افتراء ہے_قد افترینا علی الله کذباً إن عدنا فی ملتکم

۳_ حضرت شعیب عليه‌السلام اوران کے مؤمن ساتھی ائین شرک کی طرف رغبت پیدا کرنے اور خدا پر افتراء باندھنے سے بیزار تھے_

قال ا و لو كنا كرهين_ قد افترينا على الله كذباً إن عدنا فى ملتكم

۴_ خداوند متعال، حضرت شعیب علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو شرک کی طرف راغب ہونے سے نجات بخشنے والا ہے_
بعد إذ نجى نا الله منها

۵_ مشرکین، شرک آلود توہمات کے اسیر جبکہ موحدین اس سے آزاد ہیں_بعد إذ نجى نا الله منها

ایک ائین سے روگردان ہوتے ہوئے دوسرے ائین کا رخ کرنے کیلئے کلمہ "نجات" (نجنا الله) کا استعمال اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ پہلا ائین اسارت اور دوسرا ائین آزادی کا باعث ہے_

۶_ حضرت شعیب علیہ السلام نے کفّار مدین کے تقاضے کے آخری جواب میں ائین شرک کی طرف لوٹ جانے کو ایک امر محال قرار دیا_و ما يكون لنا ان نعود فيها الا ان يشاء الله ربنا

جملہ "مایکون لنا..." کہ جو ائین شرک کی طرف پلٹنے کے عدم امکان پر دلالت کرتا ہے اس سے مراد عدم امکان تکوینی بھی ہوسکتا ہے اور عدم امکان تشریعی (جائز نہ ہونا) بھي_ فوق الذکر مفہوم احتمال اول ہی کی بناپر اخذ کیا گیا ہے: یہ نکتہ بھی قابل ذکر ہے کہ پہلے بنا کے مطابق مشیّت الہی (إلا ان يشاء الله) مشّیت تکوینی ہے اور دوسرے احتمال کی بناپر مشیّت الهي، مشیّت تشریعی ہے_

۷_ حضرت شعیب علیہ السلام نے ائین شرک کی طرف بازگشت کو صرف، مشیّت الہی کی صورت میں ممکن جانا_
ما يكون لنا ا ن نعود فيها إلا ا ن يشاء الله ربنا

۸_ لوگوں کی ہدایت اور ضلالت ،خدا کے اختیار اور اسکی مشیّت سے خارج نہیں ہے_
إلا ا ن يشاء الله ربنا

۹_ توحید تک رسائی اور شرک سے پرہیز، صرف خدا کی مرضی اور اسکی عطا کردہ توفیقات کی موجودگی میں ہی ممکن ہے_
و ما يكون لنا ان نعود فيها إلا ان يشاء الله ربنا

۱۰_ اہل ایمان کا اپنے ایمان پر پائی دار رہنے کے بارے میں اطمینان ، خدا کی مشیّت مطلقہ پر یقین کے ساتھ سازگار نہیں_و ما يكون لنا ان نعود فيها إلا ان يشاء الله ربنا

۱۱_ حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کیلئے کفر و شرک کا اظہار ناجائزاور ناروا قرار دیا_
و ما يكون لنا ان نعود فيها إلا ان يشاء الله

ربنا

فوق الذکر مفہوم اس اساس پر لیا گیا ہے کہ جملہ "ما یکون لنا ..." سے سمجھے جانے والے عدم امکان سے مراد، عدم امکان تشریعی ہو_

۱۲_ حضرت شعیب علیہ السلام اور آپ پر ایمان لانے والے، مشیت خدا کے سامنے تسلیم ہونے والے انسان تھے_
و ما یکون لنا ان نعود فیھا إلا ان یشاء اللہ ربنا

۱۳_ مشیت خدا کے سامنے تسلیم ہونے کی ضرورت_إلا ان یشاء اللہ ربنا

۱۴_ خداوند متعال، انسانوں کا مالک اور مدبر ہے_ربنا

۱۵_ انسانوں کے بارے میں خدا کی مشیت، ان کے امور کی تدبیر کے سلسلہ میں ہی ہے_إلا ان یشاء اللہ ربنا

۱۶_ خدا کا علم، تمام عالم ہستی کو احاطہ کیئے ہوئے ہے_وسع ربنا کل شيء علماً

۱۷_ حضرت شعیب علیہ السلام نے خدا کے علم مطلق کو اس کی ربوبیت کے قبول کرنے اور مشیت کے سامنے تسلیم ہونے کی دلیل جانا_قال ... إلا ان یشاء اللہ ربنا وسع ربنا کل شيء علماً

۱۸_ صرف خداوند متعال ہی مؤمنین کے توحید پر قائم رہنے یا کفر و شرک کی طرف پلٹ جانے کے بارے میں آگاہی رکھتا ہے_و ما یکون لنا ان نعود فیھا إلا ان یشاء اللہ ربنا وسع ربنا کل شيء علماً

۱۹_ خداوند متعال کا جہان ہستی کے بارے میں وسیع علم اس کی مشیت کے سامنے تسلیم ہونے کا معیار ہے_
إلا ان یشاء اللہ ربنا وسع ربنا کل شيء علماً

۲۰_ حضرت شعیب علیہ السلام اور ان کے ساتھی خدا پر بھروسہ کرنے والے اور توکل سے بہرہ مند انسان تھے_
علی اللہ توکلنا

۲۱_ انبیائے الہي، خدا پر بھروسہ کرنے والے متوکل انسان ہوتے ہیں_علی اللہ توکلنا

۲۲_ صرف خدا ہی عالم ہستی کے بارے میں کامل آگاہی کی وجہ سے توکل اور بھروسہ کیئے جانے کے لائق ہے_
وسع ربنا کل شيء علماً علی اللہ توکلنا

۲۳_ خدا کی ربوبیت اور اس کے وسیع علم کی طرف متوجہ

ہونا انسان کیلئے خدا کی ذات پر توکل کرنے اور دشمنوں کی دھمکیوں کے مقابلے میں ڈٹے رہنے کا باعث ہے_
وسع ربنا كل شيء علماً على الله توكلنا

۲۴_ انسان خدا پر توکل کیئے غیر اپنے ایمان پر قائم رہنے سے عاجز ہے_إلا ان يشاء الله ...على الله توكلنا

۲۵_ حضرت شعیب علیہ السلام نے کفر پیشہ لوگوں کے ایمان لانے سے مایوس ہونے کے بعد، بارگاہ خدا میں دعا کی کہ خدا اہل کفر اور ان کے درمیان فیصلہ کرے_ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق و ا نت خير الفتحين

کلمہ "فتح" کے معانی میں سے ایک معنی "فیصلہ کرنا" ہے_

۲۶_ حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی دعاؤں میں خدا سے غیبی امداد کی درخواست کی_ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق

۲۷_ انسانوں کے درمیان، خدا کی قضاوت ان کے متعلق اس کی ربوبیت کا ایک جلوہ ہے_ربنا افتح

۲۸_ حق و باطل کے طرفداروں کے جھگڑے میں فیصلہ دینے کیلئے آخری قضاوت، خدا کے سپرد کرنا اس پر توکل کرنے کے مصادیق میں سے ہے_على الله توكلنا ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق

۲۹_ خدا پر توکل کرنا، انسان کیلئے بارگاہ خدا میں دعا کرنے اور اسی سے اپنی حاجات طلب کرنے کا باعث بنتا ہے_
على الله توكلنا ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق

۳۰_ مؤمنوں اور کافروں کے درمیان آخری فیصلہ، عالم ہستی سے آگاہ خدا ہی کے لائق ہے_
وسع ربنا كل شيء علماً ...ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق

۳۱_ حضرت شعیب علیہ السلام کی دعا کا مقصد حق کو ثابت کرنا تھا_ربنا افتح ...بالحق

حضرت شعیب علیہ السلام نے باوجود اس کے کہ اپنی حقانیت پر یقین رکھتے تھے_ یہ نہیں کہا: کہ خدایا ہمارے حق میں فیصلہ کر بلکہ کہا خدایا حق کی حمایت کر، اور یہ اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ پیغمبروں کا ہدف، تثبیت حق کے سوا کچھ نہیں ہوتا_

۳۲_ خداوند متعال، حق و باطل کے طرفداروں کے جھگڑوں میں برترین حاکم اور بہترین قاضی ہے_
و انت خير الفاتحين

اختلاف: حل اختلاف کا منشاء ۳۲

افتراء: افتراء سے بیزاری ۳

اللہ تعالی: اللہ تعالی پر افتراء باندھنا ۱، ۲، ۳؛ اللہ تعالی سے مختص امور ۱۸، ۲۲، ۳۰؛ اللہ تعالی کا علم ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۲، ۲۳، ۳۰؛ اللہ تعالی کی امداد ۲۶؛ اللہ تعالی کی تدبیر ۱۴، ۱۵؛ اللہ تعالی کی توفیقات ۹؛ اللہ تعالی کی ربوبیت ۱۷، ۲۳، ۲۷؛ اللہ تعالی کی قضاوت ۲۷، ۲۸، ۳۰، ۳۳؛ اللہ تعالی کی قضاوت کی درخواست ۲۵؛ اللہ تعالی کی مالکیت ۱۴؛ اللہ تعالی کی مشیت ۷، ۸، ۹، ۱۵؛ اللہ تعالی کے اختیارات کا داءرہ ۸؛ اللہ تعالی کے علم کا داءرہ ۱۶

انبیاء: انبیاء کا توکل ۲۱

انسان: امور انسان کی تدبیر ۱۴، ۱۵؛ انسان کا ضعف ۲۴؛ انسان کا مالک ۱۴

اہل مدین: اہل مدین کا کفر ۲۵

ایمان: ایمان پر استقامت ۲۴؛ تداوم ایمان کے بارے میں اطمینان ۱۰؛ مشیت خدا کے متعلق ایمان ۱۰

ترغیب: ترغیب کے عوامل ۲۹

تسلیم: تسلیم کا معیار ۱۹؛ مشیت خدا کے سامنے تسلیم ۱۷، ۱۹، ۲۱، ۳۱

توحید: توحید پر استقامت ۱۸

توکل: توکل کے آثار ۲۹؛ خدا پر توکل کی اہمیت ۲۴؛ خدا پر توکل ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۸، ۲۹

جهان بيني: جہان بینی اور ائی ڈیا لوجی ۲۳

حاجت: طلب حاجت کا منشاء ۲۹

حق: تثبیت حق ۳۱؛ حق و باطل کی دشمنی ۲۸

دشمن: دشمنوں کی دھمکی ۲۳

دعا: دعا کے اسباب ۲۹

شرک: اظہار شرک کا غیر پسندیدہ ہونا ۱۱؛ شرک سے اجتناب ۹؛ شرک سے بیزاری ۳؛ شرک سے نجات ۴، ۵؛ شرک کا رجحان ۷، ۱۰؛ شرک کی حقیقت ۲

شعیب ﷷ :شعیب ﷷ اور مدین کے بزرگان ۱; شعیب ﷷ اور مدین کے کافر ۶، ۲۵ ; شعیب ﷷ پر ایمان لانے والے ۱۲ ; شعیب ﷷ کا انقیاد ۱۷، ۱۲ ; شعیب ﷷ کا توکل ۲۰ ; شعیب کا عقیدہ ۷، ۱۱، ۱۷ ; شعیب کا قصّہ ۱، ۳، ۴، ۶، ۱۱، ۱۲، ۲۰، ۲۵ ; شعیب ﷷ کی بیزاری ۳ ; شعیب ﷷ کی توحید ۶ ; شعیب ﷷ کی درخواستیں ۲۵، ۲۶ ; شعیب ﷷ کی دعا ۲۶ ; شعیب ﷷ کی دعا کا مقصد ۳۱ ; شعیب ﷷ کی نجات ۴ ; شعیب ﷷ کی مایوسی ۲۵ ; شعیب ﷷ کے فضائل ۲۰
شعیب ﷷ کے پیروکار: ۷ پیروان شعیب ﷷ کا توکل ۲۰ ; پیروان شعیب ﷷ کا عقیدہ ۳، ۱۱، ۱۲ ; پیروان شعیب ﷷ کی اطاعت ۱۲ ; پیروان شعیب ﷷ کی نجات ۴ ; پیروان شعیب ﷷ کے فضائل ۲۰
عقیدہ: عقیدہ توحید کا منشاء ۹
علم: علم اور عمل ۲۳ ; علم کے آثار ۲۳
غیبی امداد: غیبی امداد کی درخواست ۲۶
قاضي: بہترین قاضی ۳۲
قضاوت: مؤمنوں اور کافروں کے درمیان قضاوت ۳۰
قوم شعیب ﷷ :قوم شعیب ﷷ کی تاریخ ۶، ۱۲، ۲۵
کفر: اظہار کفر کا غیر پسندیدہ ہونا ۱۱
گمراہي: گمراہی کا منشاء ۸
متوکلین: ۲۰، ۲۱
مدین: مدین کے کفار کی خواہشات ۶
مشرکین: مشرکین کے توہمّات ۵
موحدین: موحدین کی آزادی ۵
مؤمنین: مؤمنین کی استقامت ۱۸ ; مؤمنین کی سرنوشت ۱۸
ہدایت: ہدایت کا منشاء ۸

آیت ۹۰

﴿ وَقَالَ الْمَلأُ الَّذِينَ كَفَرُواْ مِن قَوْمِهِ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْباً إِنَّكُمْ إِذاً لَّخَاسِرُونَ ﴾.

تو ان کی قوم کے کفار نے کہا کہ اگر تم لوگ شعیب کا اتباع کر لوگے تو تمھارا شمار خسارہ والوں میں ہوجائیے گا(۹۰)

۱۔ لوگوں کو حضرت شعیب علیہ السلام کی رسالت پر ایمان لانے اور ان کے فرامین کی پیروی کرنے سے روکنے کیلئے قوم مدین کے کفر پیشہ سرداروں کی سرتوڑ کوشش۔و قال الملا ء الذین کفروا من قومه لئن اتبعتم شعیبا إنکم إذاً لخسرون

"اتبعتم" میں متابعت سے مراد، حضرت شعیب علیہ السلام کے فرامین کی پیروی ہو سکتی ہے کہ اس صورت میں "اتبعتم" کے مخاطبین عام لوگ ہوں گے، چنانچہ اس سے مراد شہر مدین سے خارج ہونے میں حضرت شعیب علیہ السلام کی پیروی کرنا بھی ہوسکتی ہے کہ اس صورت میں "اتبعتم" کے مخاطبین صرف حضرت شعیب علیہ السلام پر ایمان لانے والے ہی ہوں گے فوق الذکر مفہوم احتمال اول کی اساس پر اخذ کیا گیا ہے۔

۲۔ مدین کے اشراف کا ایک گروہ، رسالت شعیب علیہ السلام پر ایمان لایا جبکہ دوسرے گروہ نے انکار کیا۔

و قال الملا الذین کفروا من قومه

فوق الذکر مفہوم میں "الذین ..." کو قید احترازی کے عنوان سے لیا گیا ہے "ملا" یعنی دو گروہ تھے (مؤمن و کافر)

۳۔ قوم مدین کے کفر پیشہ لوگوں نے قسم کھاتے ہوئے حضرت شعیب علیہ السلام کی رسالت کو قبول کرنے اور ان کے فرامین کی پیروی کرنے کو نقصان دہ متعارف کرایا۔لئن اتبعتم شعیباً إنکم إذاً لخسرون

۴۔ توحید کی طرف مائل ہونا اور اقتصادی امور میں عدل و انصاف پر کاربند ہونا قوم مدین کے کفر پیشہ سرداروں کی نظر میں خسارے کا باعث تھا۔لئن اتبعتم شعیباً إنکم إذاً لخسرون

فوق الذکر مفہوم آیت ۸۶ کہ جو شعیب علیہ السلام کے پیغامات کو بیان کرتی ہے کہ روشنی میں اخذ کیا گیا ہے۔

۵۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے توحید پر اپنی استقامت کے اعلان اور کفر پیشہ لوگوں کی تجویز (ائین شرک کی طرف بازگشت) کو مسترد کرنے کے بعد شہر مدین سے خارج ہونے کو انتخاب کیا۔لئن اتبعتم شعیباً

فوق الذکر مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "اتبعتم شعیباً" سے مراد شہر مدین سے خارج ہونے کے معاملہ میں شعیب علیہ السلام کی پیروی ہو۔

٦_ رسالت شعیب علیه‌السلام پر ایمان لانے والے ائین توحید اور شہر مدین سے خارج ہونے میں، شعیب علیه‌السلام کی پیروی پر مصمّم تھے_لئن اتبعتم شعیباً

٧_ مدین کے کفر پیشہ سرداروں نے حضرت شعیب علیه‌السلام کی ہمراہی کے مضر ہونے پر تاکید کرتے ہوئے مومنین کو ان کی متابعت کرنے اور شہر مدین سے خارج ہونے سے روکنے کی سرتوڑ کوشش کي_

و قال الملا ء ... لئن اتبعتم شعیباً إنکم إذاً لخسرون

ایمان:شعیب علیه‌السلام پر ایمان ٢;شعیب علیه‌السلام پر ایمان سے روکنا ١

توحید:توحید کی طرف رجحان کے اثرات ٣

شعیب علیه‌السلام :رسالت شعیب علیه‌السلام کو قبول کرنا ٣;رسالت شعیب علیه‌السلام کی تکذیب ٢;شعیب علیه‌السلام اور بزرگان مدین ٥;شعیب علیه‌السلام کا قصه ٥،١;شعیب علیه‌السلام کی استقامت ٥;شعیب علیه‌السلام کی اطاعت ٣، ٦;شعیب علیه‌السلام کی توحید ٥;شعیب علیه‌السلام کی ہجرت ٥

شعیب علیه‌السلام کے پیروکار:شعیب کے پیروکاروں کی ہجرت ٦، ٧

عدالت:عدالت کے آثار ٣;معاشی عدالت ٣

قدر و قیمت معین کرنا:غلط طور پر قدر و قیمت معین کرنا ٣

قوم شعیب علیه‌السلام :قوم شعیب علیه‌السلام کی تاریخ ١، ٢، ٣، ٣، ٦، ٧

لین دین:لین دین میں عدالت ٣

مدین:مدین کے سردار اور شعیب علیه‌السلام ٣;مدین کے سردار اور مومنین ٧;مدین کے سرداروں کا عقیده ٣، ٣، ٧ ;مدین کے سرداروں کا کفر ٢;مدین کے سرداروں کی قسم ٣;مدین کے کافر سردار ١، ٣، ٧،٥; مدین کے کفار کی قسم ٣;مدین کے مومنین کا عقیده ٦; مدین کے مومنین کی استقامت ٦

نقصان:نقصان کے عوامل ٣، ٣، ٧

آیت ۹۱

﴿ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُواْ فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴾.

نتیجہ یہ ہوا کہ انھیں زلزلہ نے اپنی گرفت میں لے لیا اور اپنے گھر میں سر بہ زانو ہوگئے(۹۱)

۱_ قوم شعیب علیہ السلام کے کفر پیشہ لوگ شدید لرزش کی لپیٹ میں آکر ہلاک ہوگئے_فا خذتھم الرجفة فا صبحوا فی دارھم جثمین

کلمہ "رجفة" اضطراب اور لرزش کے معنی میں استعمال ہوتاہے اور "فا صبحوا" کے قرینہ سے معلوم ہوتاہے کہ وہ لرزش بہت شدید تھي_ یہ مطلب بھی قابل ذکر ہے کہ "فا خذتھم الرجفة" (لرزش نے انہیں اپنی لپیٹ میں لے لیا) کا یہ معنی بھی ہوسکتاہے کہ شدید لرزش ان کے اجسام پر طاری ہوگئي اور یہ معنی بھی ہوسکتاہے کہ زمین کے لرزہ (زلزلہ) نے انہیں آلیا_

۲_ قوم شعیب علیہ السلام کے کفر پیشہ لوگ، اتمام حجت کے بعد حضرت شعیب علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کی مخالفت اور کفر پر مصر رہنے کی وجہ سے ہلاک کیئے گئے_قال الملا ...فاخذتھم الرجفة

"فا خذتھم" میں "فا" نزول عذاب کو گزشتہ آیات میں مذکور مسائل کے ساتھ مرتبط کرتی ہےوہ مسائل یہ ہیں، اہل مدین کا کفر ، حضرت شعیب(ع)کے ساتھ ان کی مخالفت اور آخر میں حضرت شعیب علیہ السلام کی وہ دعا کہ جس میں انہوں نے قضاوت خدا کی درخواست کی_

۳_ قوم شعیب علیہ السلام کے کفر پیشہ لوگ، رات کے وقت عذاب میں مبتلا ہوئے اور صبح کے وقت ہلاک ہوئے*_ فاصبحوا فی دارھم جثمین

مندرجہ بالا مفہوم اس بات پر مبتنی ہے کہ "ا صبحوا"، "دخلوا فی الصباح" (صبح کے وقت میں داخل ہوئے) کے معنی میں ہو نہ کہ "صارو" کے معنی میں ہو_ اس بنا کے مطابق جملہ "فا صبحو ..." یہ مطلب فراہم کرتاہے کہ وہ لوگ صبح کے وقت ہلاک ہوئے اور عذاب لرزش صبح سے پہلے یعنی رات کے وقت کافروں پر عارض ہوا_

۴_ قوم شعیب علیہ السلام کے کفر پیشہ لوگ عذاب الہی کے اثرکی وجہ سے زمین پر گرپڑے اور وہیں ہلاک ہوگئے_

فاصبحوا فى دارهم جثمين

کلمہ "جثوم" زمین کے ساتھ چمٹنے اور حرکت نہ کرنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے البتہ بعض کا کہنا ہے کہ یہ کلمہ کسی شخص کے سینہ کے بل گرنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے_

۵_ شدید لرزش کے عذاب کی وجہ سے لوگ گھروں سے باہر نہ نکل سکے اور ان سے حرکت کی توانائی سلب ہوگئی_

فا صبحوا فى دارهم جثمين "فى دارهم" میں اس نکتہ کی طرف اشارہ پایا جاسکتا ہے کہ نزول عذاب کے وقت سب یا اکثر لوگ گھروں میں استراحت کررہے تھے چنانچہ اس کے علاوہ اس مطلب کی طرف بھی اشارہ پایا جاسکتا ہے کہ لرزش زمین کے احساس کے ساتھ ہی قوم شعیب کے لوگوں نے گھروں سے باہر نکلنا چاہا لیکن عذاب نے انہیں مہلت نہ دی اور وہیں ہلاک ہوگئے اس لحاظ سے کہ "فی دارھم" کلمہ "جثمین" کے متعلق ہے اس مطلب کی مزید وضاحت ہوجاتی ہے_

۶_ قوم شعیب عليه‌السلام کے کافروں کی ہلاکت اور مؤمنوں کی نجات، خدا کا ان کے درمیان حق کا فیصلہ تھا_

ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق ... فا خذتهم الرجفة

۷_ قوم شعیب عليه‌السلام کے کفرپیشہ افراد پر عذاب، شعیب عليه‌السلام کی مومنین اور کفار کے درمیان فیصلے کی درخواست پر خدا کا جواب تھا_

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا عذاب ۴; اللہ تعالی کی طرف سے اتمام حجت ۲ ;اللہ تعالی کی قضاوت ۶، ۷

اہل مدین: اہل مدین کا انجام ۱، ۴، ۵، ۶ ;اہل مدین کا دنیوی عذاب ۳، ۴، ۵، ۷

شعیب عليه‌السلام :رات کا عذاب ۳;رعشہ کا عذاب ۵;شعیب عليه‌السلام کا قصّہ ۳، ۵;شعیب عليه‌السلام کی دعا کی قبولیت ۷;شعیب عليه‌السلام کے ساتھ مبارزہ ۲; عمومی عذاب ۴

شعیب عليه‌السلام کے پیروکار: پیروان شعیب عليه‌السلام کے ساتھ مبارزہ ۲

عذاب: رات کا عذاب ۳;رعشہ کا عذاب ۵; عمومی عذاب ۴;نزول عذاب ۷

قضاوت: صحیح قضاوت ۶;مؤمنوں اور کافروں کے درمیان قضاوت ۷

قوم شعیب عليه‌السلام :قوم شعیب عليه‌السلام کی تاریخ ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶

کافر لوگ:

کافروں کا دنیوی عذاب ۳، ۴، ۷
کفر: کفر پر اصرار ۲
مدین: مدین کے کافر اور شعیب علیه‌السلام ۲; مدین کے کافروں کا
عذاب ۷; مدین کے کافروں کی ہلاکت ۱، ۲، ۳، ۴، ۶; مدین کے مومنوں کی نجات ۶
ہلاکت: رعشہ کے ذریعے ہلاکت ۱

آیت ۹۲

﴿ الَّذِينَ كَذَّبُواْ شُعَيْباً كَأَن لَّمْ يَغْنَوْاْ فِيهَا الَّذِينَ كَذَّبُواْ شُعَيْباً كَانُواْ هُمُ الْخَاسِرِينَ ﴾.

جن لوگوں نے شعیب کی تکذیب کی وہ ایسے برباد ہوئے گویا اس بستی میں بسے ہی نہیں تھے_ جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا وہی خسارہ والے قرار پائے(۹۲)

۱_ حضرت شعیب علیه‌السلام کو جھٹلانے والوں اور مدین کے کفار پر نازل ہونے والا عذاب، ان کی نابودی اور شہر کی ویرانی کا باعث ثابت ہوا_ الذين كذبوا شعيباً كا ن لم يغنوا فيها

"فيها" کی ضمیر گزشتہ آیت میں مذکور کلمہ "دار" کی طرف پلٹتی ہے، فعل "لم يغنوا" کا مصدر "غني" کسی جگہ ٹھہرنا اور سکونت اختیار کرنا کے معنی میں استعمال ہوتاہے، بنابراین "كا ن لم يغنوا" يعني: گویا قوم شعیب نے اس بستی میں سکونت اختیار ہی نہیں کی تھی اور یہ اس بستی کی ویرانی سے کنایہ ہے_

۲_ انبیائے الہی اور ان کی رسالت کو جھٹلانے والوں کیلئے سخت عذاب کے ذریعے تباہی کا خطرہ_
الذين كذبوا شعيباً كا ن لم يغنوا فيها

۳_ حضرت شعیب علیه‌السلام کو جھٹلانے والے، مومنین کیلئے جس برے انجام کی پیش گوئي کرتے تھے خود اسی سے دوچار ہوئے_ لئن اتبعتم شعيباً إنكم إذا لخسرون ...الذين كذبوا شعيباً كانوا هم الخسرين

ضمیر فصل سے استفادہ کیا جانے والا حصر، حصر قلب ہے یعنی یہ بیان کرتا ہے کہ کافروں کا گمان (مومنین کا خسارے میں ہونا) باطل ہے اور وہ خود خسارے میں ہیں_

۴_ عذاب الہی کے ذریعے ہلاکت، انسان کے خسارے میں ہونے کا باعث ہے_

كا ن لم يغنوا فيها ... كانوا هم الخسرين

۵_ ہر قوم كا انجام ہی اس قوم كے خسارے يا رستگاری كو متعين كرتا ہے_

كا ن لم يغنوا فيها الذين كذبوا شعيباً كانوا هم الخسرين

خداوند متعال نے قوم شعيب عليه‌السلام كے كفر پيشہ لوگوں كے خسارے ميں ہونے كو ان كے برے انجام كے ذكر كرنے كے بعد بيان كيا تا كہ اس نكتہ كی طرف اشارہ ہوپائے كہ ہر قوم كا انجام ہی اس قوم كے خسارے يا فلاح كو متعين كرتا ہے_

٦_ انبياء الہی كو جھٹلانے والوں كے برے انجام كو بيان كرنا، حقيقی خاسرين كو متعارف كروانے كيلئے مبلغين دين كا ايک طريقہ كار ہے_ الذين كذبوا شعيباً كانوا هم الخسرين

خداوند متعال نے اہل كفر كے برے انجام كو بيان كرتے ہوئے حقيقی خاسرين كی نشاندہی كی ہے بنابراين حقيقی خاسرين كو متعارف كرانے كا ايک طريقہ اُن كے برے انجام كو بيان كرنا ہے_

اللہ تعالى :اللہ تعالى كے عذاب ۴

انبياء:انبياء كو جھٹلانے كی سزا ، ٢;مكذبين انبياء كا انجام ٦ ;مكذبين انبياء كا عذاب ٢

اہل مدين:اہل مدين اور مؤمنين ٣

تاريخ:تاريخ سے عبرت حاصل كرنا ٦

تبليغ:روش تبليغ ٦

خاسرين:خاسرين كی شناخت كی معيار ٦

كاميابي:كاميابی كی شناخت كا معيار ۵

شعيب عليه‌السلام :مكذبين شعيب ١

ضرر :ضرر كے عوامل ۴; تشخيص ضرر كا معيار ۵

عذاب:دنيوی عذاب كے آثار ١ ;عذاب كے مراتب ١ ، ٢

دنيوی عذاب كے اسباب ٢

قوميں :قوموں كا انجام ۵

قوم شعيب عليه‌السلام :قوم شعيب عليه‌السلام كی تاريخ ١ ، ٣

کافر لوگ:کافروں کا انجام ٦

مبلغین: مبلغین کی مسؤولیت ٦

مدین:مدین کے کافروں کا عذاب ١ ;مدین کے کافروں کی ہلاکت

آیت ٩٣

﴿ فَتَوَلَّى عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالاَتِ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ فَكَيْفَ آسَى عَلَيا قوم كَافِرِينَ ﴾.

اس کے بعد شعیب نے ان سے منھ پھیر لیا اور کہا کہ اے قوم میں نے اپنے پروردگار کے پیغامات کو پہنچادیا اور تمھیں نصیحت بھی کی تو اب کفر اختیار کرنے والوں کے حال پر کسی طرح افسوس کروں (٩٣)

١_ حضرت شعیب عليه‌السلام ، اہل کفر پر نزول عذاب کے حتمی ہونے کے بعد ان سے جدا ہوتے ہوئے دوسری جگہ منتقل ہوگئے_فتولی عنهم

٢_ حضرت شعیب عليه‌السلام ، قریب الموت کافروں سے ہمدردی کے عالم میں جدا ہوئے اور شہر مدین کو خیرباد کہا_

فتولى عنهم و قال يا قوم

آیت کریمہ کے لحن اوریائے متکلم کی طرف کلمہ "قوم" کی اضافت میں اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ حضرت شعیب عليه‌السلام اپنی قوم کے بارے میں درد اور ہمدردی رکھتے تھے_

٣_ خداوند متعال نے قوم مدین پر عذاب نازل کرنے سے پہلے ان کی طرف شعیب عليه‌السلام کے ذریعے اپنے پیغامات ابلاغ کرتے ہوئے اتمام حجت کي_لقد ابلغتكم رسلات ربى و نصحت لكم

٤_ حضرت شعیب عليه‌السلام نے قوم مدین سے جدائی کے وقت انہیں اتمام حجت کے بارے میں مطلع کیا_

فتولى عنهم و قال ياقوم لقد ا بلغتكم رسالة ربي

٥_ حضرت شعیب عليه‌السلام ، متعدد پیغامات کے حامل خدا کے

بھیجے ہوئے پیغمبر تھے_لقد ابلغتکم رسلات ربي

٦_ حضرت شعیب علیہ‌السلام نے لوگوں تک پیام الہی ابلاغ کیا اور ان کی ہدایت اور راہنمائی کیلئے بہت کوشش کی_
لقد ا بلغتکم رسالة ربی و نصحت لکم

"لقد" میں لام تاکید، کہ جو قسم مقدر پر دلالت کرتا ہے نیز کلمہ "قد" کہ جو تاکید کیلئے آتا ہے اس سے یہ مفہوم حاصل ہوتا ہے کہ حضرت شعیب علیہ‌السلام نے رسالت الہی کے ابلاغ کے سلسلہ میں کوتاہی نہیں کی اور اس راہ میں کافی جد و جہد کی ہے_

٧_ حضرت شعیب علیہ‌السلام ، لوگوں کے خیر خواہ اور ایک مہربان پیغمبر تھے_و نصحت لکم

٨_ حضرت شعیب علیہ‌السلام ،کی خیرخواہی لوگوں کی مصلحت کیلئے تھی نہ اپنی منفعت کیلئے_و نصحت لکم

کلمہ "لکم" کا "لام" حضرت شعیب علیہ‌السلام کے خلوص کی طرف اشارہ ہے_

٩_ مبلغین دین کو لوگوں کا خیر خواہ ہونا چاہیئے نیز اپنے نصائح کو ذاتی مفادسے پاک رکھنا چاہیئے_و نصحت لکم

١٠_ حضرت شعیب علیہ‌السلام نے اپنی قوم کے کفر کے لحاظ سے ان کی ہلاکت پر افسوس کرنے کو ناروا جانا_
فکیف ءاسی علیا قوم کفرین

جملہ "ی -قوم ..." کا لحن، شعیب علیہ‌السلام کے تاسف و حسرت سے حکایت کرتا ہے اور جملہ "کیف ء اسی ..." اس مطلب پر دلالت کرتا ہے کہ اہل کفر کی ہلاکت پر افسوس کرنا ناروا ہے، گویا حضرت شعیب علیہ‌السلام نے جب دیکھا کہ ان کی قوم قریب المرگ ہے افسوس کیا اور پھر جب ان کے کفر کو ملاحظہ کیا اور انہیں اس ہلاکت کا مستحق پایا تب یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ان کی ہلاکت پر افسوس نہیں کرنا چاہیئے_

١١_ اہل کفر کی ہلاکت پر ان کے ساتھ قرابت داری کے باوجود بھی غمگین ہونا ،ناروا ہے_فکیف ء اسی علیا قوم کفرین

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا عذاب ١;اللہ تعالی کی اتمام حجت ٣; اللہ تعالی کے اوامر کا ابلاغ ٦; اللہ تعالی کے عذاب کا ضابطہ ٣

اندوہ:ناروا اندوہ ١١، ١٠

اہل مدین:اہل مدین پر اتمام حجت ٤، ٣;اہل مدین کا کفر ١٠

تبلیغ:تبلیغ میں منفعت طلبی ٩;تبلیغ میں موعظہ ٩

خدا کے رسول: ۵

دین: مبلغین دین ۹

شعیب عليه‌السلام : شعیب عليه‌السلام اور اہل کفر ۲; شعیب عليه‌السلام اور اہل مدین ۱۰; شعیب عليه‌السلام اور لوگوں کے منافع ۸; شعیب عليه‌السلام کا اندوہ ۱۰; شعیب عليه‌السلام کا قصہ ۱، ۲، ۴، ۶، ۷، ۱۰; شعیب عليه‌السلام کا کردار ۳، ۶; شعیب عليه‌السلام کی تبلیغ ۶; شعیب عليه‌السلام کی خیر خواہی ۷، ۸; شعیب عليه‌السلام کی دلسوزی ۲، ۷; شعیب عليه‌السلام کی راہنمائی ; شعیب عليه‌السلام کی رسالت ۵; شعیب عليه‌السلام کی عوام دوستی ۸; شعیب عليه‌السلام کی نبوت ۲، ۷ ; شعیب عليه‌السلام کی ہجرت ۱، ۲، ۴ ; مکذبین شعیب عليه‌السلام کا عذاب

قرابت دار: کافر قرابت دار، ۱۱

عوام: عوام کے مفاد کا خیال رکھنا ۸

قوم شعیب عليه‌السلام : قوم شعیب عليه‌السلام کی تاریخ

کافر لوگ: کافروں کی ہلاکت پر اندوہ، ۱۱; ضدی کافر، ۱۱

مبلغین: مبلغین کی خیر خواہی ۹; مبلغین کی شرائط ۹

مدین: مدین پر نزول عذاب ، ۱; مدین کے کافروں کا عذاب ۲

آیت ۹۴

﴿ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّبِيٍّ إِلاَّ أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاء وَالضَّرَّاء لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ ﴾ .

اور ہم نے جب بھی کسی قریہ میں کوئی نبی بھیجا تو اہل قریہ کو نافرمانی پر سختی اور پریشانی میں ضرور مبتلا کیا کہ شاید وہ لوگ ہماری بارگاہ میں تضرع و زاری کریں (۹۴)

۱_ خداوند متعال نے گزشتہ اقوام کی ہدایت اور انہیں اپنا مطیع بنانے کیلئے پیغمبر ارسال کیئے_

و ما ارسلنا فی قریة من نبی إلا اخذنا ا هلها بالباساۂ

۲_ خداوند متعال نے جن بستیوں میں بھی پیغمبر بھیجے وہاں کے کفر پیشہ لوگوں کو سختی اور مصیبت میں گرفتار کیا_

و ما ارسلنا فی قریة من نبی إلا اخذنا ا هلها

بالباساء والضرائ

بعد والی دو آیات (و لو ان اهل القري ...) کو مد نظر رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ اقوام کو سختی اور مصیبت میں اس صورت میں گرفتار کیا گیا کہ جب انہوں نے پیغمبروں کی تبلیغ و ارشاد کے باوجود ایمان نہ لاتے ہوئے کفر پر اصرار کیا لہذا انہیں متنبہ کرنے کیلئے ایسا برتاؤ کیا گیا_ بنابراین جملہ "ا خذنا اهلها ..." جملہ "ا ذا لم یؤمنوا و لم یتقوا" کے ساتھ مقید ہوگا_

۳_ کفر پیشہ معاشروں کو سختیوں اور مصیبتوں میں مبتلا کرنے ایک مقصد، انہیں بارگاہ خدا کی طرف متوجہ کرنا اور خاضعانہ اطاعت میں لانا ہے_ا خذنا ا هلها بالبا ساء و الضراء لَعلَّهم يضرعون

۴_ مشکلات اور مصائب کے ذریعے انسان، مشیت خدا کے ساتھ قدرتی عوامل کی وابستگی کی طرف متوجہ ہوتا ہے_
ا خذنا ا هلها بالبا ساء و الضراء لَعلَّهم يضرعون

۵_ مشکلات اور بلیات، انسان کیلئے خدا کی طرف بازگشت اور اس کی درگاہ میں تضرع کا باعث ہوتی ہیں_
ا خذنا ا هلها بالبا ساء و الضراء لَعلَّهم يضرعون

٦_ کفر پیشہ اور بے تقوی اقوام کو خدا کی طرف متوجہ کرانے کیلئے مشکلات اور مصائب میں گرفتار کرنا، سنن الہی میں سے ہے_و ما ا رسلنا ... الاا خذنا ا هلها بالبا ساء و الضراء لَعلَّهم يضرعون

۷_ بارگاہ خدا میں تضرع اور اس کے سامنے خشوع، الہی اقدار اور رسالت انبیاء کے اہداف میں سے ہے_
لعلهم يضرعون

۸_ بارگاہ خدا میں تضرع اور اس کے سامنے خشوع، بندگان خدا کیلئے ضروری ہے_لعلَّهم يضرعون

آزماءش: سختی کے ذریعے آزماءش ٦

اقدار: ۷ اللہ تعالی: اللہ تعالی کا ارادہ ۴; اللہ تعالی کی سنن ٦; اللہ تعالی کی مشیت ۴

انبیاء: انبیاء کا کردار، ۱; بعثت انبیاء ۲; بعثت انبیاء کا مقصد، ۱، ۷

انسان:انسان کی مسؤولیت ۸
تسلیم:خدا کے سامنے تسلیم کی اہمیت، ۱ ; تسلیم کے عوامل ۳
تضرع:تضرع کی اہمیت ۸; تضرع کی قدر و قیمت ۷; تضرع کے اسباب ۵
تنبہّ:تنبہّ کے عوامل ۴
توبہ:توبہ کا سبب ۵، ۶
خشوع:خشوع کی اہمیت ۸
سختي: سختی کے آثار ۴، ۵
سزا و جزا کا نظام: ۲
قدرتی عوامل:قدرتی عوامل کی وابستگی ۴
کفّار:کفار پر اتمام حجت ۲;کفار کی آزماءشوں کا مقصد ۳، ۶;کفار کی تنگدستی ۲;کفار کی مشکلات ۲
کفر:کفر کے آثار ۲
مصیبت: مصیبت کے اثرات ۴، ۵
معاشرہ:بے تقوی معاشروں کی آزماءش ۶
ہدایت:ہدایت کی اہمیت ۱

آیت ۹۵

﴿ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتَّى عَفَواْ وَّقَالُواْ قَدْ مَسَّ آبَاءنَا الضَّرَّاء وَالسَّرَّاء فَأَخَذْنَاهُم بَغْتَةً وَهُمْ لاَ يَشْعُرُونَ ﴾.

پھر ہم نے برائی کی جگہ اچھائی دے دی یہاں تک ہ وہ لوگ بڑھ نکلے اور کہنے لگے کہ یہ تکلیف و راحت توہمارے بزرگوں تک بھی آچکی ہے تو ہم نے اچانک انھیں اپنی گرفت میں لے لیا اور انھیں اس کا شعور بھی نہ ہوسکا(۹۵)

۱_ بعض گزشتہ اقوام، سختیوں سے دوچار ہونے کے باوجود اسی طرح اپنے کفر اور معصیت پر باقی رہیں_لعلّهم يصير

۲_ خداوند متعال نے انبیاء کو جھٹلانے والوں کو بیدار کرنے والی سختیوں سے نجات دیتے ہوئے ان کی زندگی کو آساءش میں بدل دیا_ا خذنا ا هلها بالبا ساء ...ثم بدلنا مكان السيئة الحسنة حتى عفوا

۳_ کفرپیشہ معاشروں کی زندگی میں پائی جانے والی سختیاں اور آساءشیں ارادہء خدا سے مربوط ایک خاص پیام اورہدف کی حامل ہوتی ہیں_ا خذنا ا هلها بالبا ساء ... ثم بدلنا مكان السيئة الحسنة حتى عفوا

۴_ دکھ اور سکھ میں بارگاہ خدا ہی کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت_ثم بدلنا مكان السيئة الحسنة

۵_ آساءش میں ہونے کی وجہ سے گزشتہ انبیاء کو جھٹلانے والوں کی تعدادمیں اضافہ ہوا_حتى عفوا

"عفو" کے معانی میں سے ایک معنی "زیاد ہونا" بھی ہے_ لسان العرب میں آیا ہے"عفا القوم کثروا"

٦_ مشکلات سے دوچار کافروں کیلئے آساءش ایجاد

ہونے کے بعد انہوں نے، مشکلات کی پیداءش اور آساءش کے اسباب کے بارے میں غلط تحلیل کي_

ثم بدلنا ...حتی عفوا و قالوا قد مس ءاباء نا الضراء والسرائ

۷_ رسالت انبیاء کے منکرین، اپنے آباء و اجداد کی تاریخ میں موجود سختیوں اور آساءشوں کا حوالہ دیتے ہوئے اپنی زندگی کی بیدار کرنے والی مشکلات کو ہر طرح کے پیغام اور ہدف سے عاری ایک عام مسئلہ خیال کرتے تھے_

ثُمَّ بدلنا ...قالوا قد مس ءابانا الضراء والسرائ

۸_ منکرین رسالت نے آساءش پانے کے بعد متنبہ کرنے والی اور باہدف سختیوں کی غلط تحلیل کرتے ہوئے انہیں بے ہدف اور قدرتی عوامل کا نتیجہ سمجھا_قالوا قد مسءاباءنا الضراء و السرائ

۹_ زیادہ آرام اور آساءش، یاد خدا سے غفلت اور غیر الہی فکر کا باعث بنتی ہے_

ثم بدلنا ...حتی عفوا و قالوا قد مس ء اباءنا الضراء و السرائ

۱۰_ کفار مشکلات زندگی کو بے مقصد کہنے کی وجہ سے تمام عوامل ہدایت سے محروم رہے اور انہیں عذاب خدا نے اچانک آلیا جس سے وہ ہلاک ہوگئے_فا خذنھم بغتة و ھم لا یشعرون

۱۱_ متنبہ کرنے والي، مشکلات زندگی کو بے ہدف عوامل کے ساتھ توجیہ کرتے ہوئے رسالت انبیاء کا انکار، عذاب الہی میں گرفتار ہونے کا باعث بنتا ہے_قالوا قد مسّ ء اباء نا الضراء والسراء فاخذنھم بغتة

۱۲_ منکرین رسالت کا عذاب، ایک اچانک اور ناگہانی عذاب ہے_فا خذنھم بغتة و ھم لا یشعرون

آزماءش: سختی کے ذریعے آزماءش ۶; سختی کے ذریعے آزماءش کے اثرات، ۱۰

آساءش:آساءش کی غلط تفسیر ۶، ۷;آساءش کے اثرات ۵، ۹

اقوام:گزشتہ بے تقوی اقوام ;گزشتہ کافر اقوام

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا ارادہ ۳; اللہ تعالی کے افعال ۲;اللہ تعالی کے عذاب ۱۰، ۱۱

انبیاء:

رسالت انبیاء کے انکار کے اثرات ۱۱;رسالت انبیاء کے منکرین کا عذاب ۱۲;رسالت انبیاء کے منکرین کا عقیدہ ۲;منکرین انبیاء کی آساءش ۸;مکذبین انبیاء کی آبادی ۵;مکذبین انبیاء کی آساءش ۲، ۸;مکذبین انبیاء کی غفلت ۲
تنبّہ:تنبہ کے عوامل ۷، ۸، ۱۰، ۱۱
جهان بيني:غلط جہان بینی کے عوامل ۶
ذکر:آساءش میں ذکر خدا ،۴; سختی میں ذکر خدا ،۴
رفاہ:رفاہ کے آثار ۵، ۶، ۹; سختی کے بعد رفاہ ۶، ۸
سختي: سختی کی غلط تحلیل ۶، ۷، ۸، ۱۱; سختیوں کا مقصد ۷، ۸، ۱۰، ۱۱
عذاب:ناگہانی عذاب ۱۲;عذاب کے اسباب ۱۱
غفلت:خدا سے غفلت کا سبب ۹;غفلت کے عوامل ۲
فکر:غلط فکر کے عوامل ۹
کفّار:کفار اور آساءش ۷;کفار اور سختی ۷; کفار کی آزماءش ۶;کفار کی آزماءشوں کا مقصد ۳;کفار کی آساءش کا مقصد ۳;کفار کی جہان بینی ۱۰، ۸;کفار کے عذاب کے اسباب ۱۰;ہدایت سے کفار کی محرومیت ۱۰
کفر:کفر پر اصرار ،۱

آیت ۹۶

﴿ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَى آمَنُواْ وَاتَّقَواْ لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ وَلَكِن كَذَّبُواْ فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُواْ يَكْسِبُونَ ﴾

اور اگر اہل قریہ ایمان لے آتے اور تقوی اختیار کر لیتے تو ہم ان کے لئے زمین اور آسمان سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے لیکن انھوں نے تکذیب کی تو ہم نے ان کو ان کے اعمال کی گرفت میں لے لیا(۹۶)

۱_ انسانی معاشرے ،رسالت انبیاء پر ایمان لانے اور تقوی کی پابندی کرنے کی صورت میں مختلف آسمانی اور زمینی برکات سے فراوانی کے ساتھ بہرمند ہوتے ہیں_

و لو ا ن ا هل القرى ء امنوا و اتقوا لفتحنا عليهم بركت السماء والا رض

۲_ ہلاک ہونے والی گزشتہ اقوام، انبیاء پر ایمان لانے اور ان کی مخالفت سے پرہیز کرنے کی صورت میں مختلف، خداداد برکات سے بہرہ مند ہوتیں اور عذاب الہی میں ہرگز مبتلا نہیں ہوتیں_

و لو ا ن ا هل القرى امنوا و اتقوا لفتحنا عليهم بركت

کلمہ "القري" میں "ال" عہد ذکری ہے اور آیت ۹۴ میں مذکور بستیوں کی طرف اشارہ ہے_

۳_ آسمان اور زمین میں انسانی معاشروں کیلئے مختلف برکات اور خیرات فراوانی کے ساتھ موجود ہیں_

لفتحنا عليهم بركت من السماء والا رض

۴_ آسمان و زمین کی برکات کے ذریعے اقوام پر کثیر نعمات کا نزول ،خدا کے اختیار میں ہے اور اسی کے ارادہ کے تحت ہے_لفتحنا عليهم بركت من السماء والا رض

۵_ قدرتی عوامل کی کارکردگی ،خداوند متعال کے ارادے کے ماتحت اور اسی کے اختیار میں ہے_

لفتحنا عليهم بركت من السماء والا رض

٦_ لوگوں کی ہدایت کیلئے دنیوی آرام و سکون اور معاشی خوشحالی کی طرف ان کے رجحان سے فائدہ اٹھانا، ایک قرآنی روش ہے_و لو ا ن ا هل القرى ء امنوا و اتقوا لفتحنا عليهم بركت من السماء والا رض

۷_ آسمانی ادیان، لوگوں کیلئے معاشی خوشحالی اور مادی برکات و خیرات سے بہرہ مندی کے خواہاں ہیں_

لفتحنا عليهم بركت من السماء والا رض

۸_ خدا اور رسالت انبیاء پر ایمان، تقوی کی رعایت کے بغیر سودمند نہیں ہوتا_
و لو ا ن ا هل القری ء امنوا و اتقوا

۹_ خدا اور رسالت انبیاء پر ایمان اور تقوی پر کاربند رہنا، خدا کے حضور خشوع اور اظہار تذلل ہے_
لعلهم یضرعون ...و لو ا ن ا هل القری ء امنوا واتقوا

آیت ۹۴ میں یہ مطلب بیان ہوا کہ خداوند متعال لوگوں کو ان کے خضوع و خشوع کیلئے مشکلات سے دوچار کرتاہے اور اس آیت میں یہ بیان فرمایا کہ اگر وہ معاشرے با ایمان اور باتقوی ہوتے تو خدا انہیں نہ صرف یہ کہ مشکلات سے دوچار نہ کرتا بلکہ ان پرآسمان و زمین کی برکات نازل ہوتیں_ ان دو مطالب کو مدنظر رکھنے سے یہ نکتہ سمجھا جاتاہے کہ ایمان اور تقوی خدا کے حضور خشوع و خضوع ہی کے واضح مصادیق ہیں_

۱۰_ گزشتہ کافرمعاشرے، انبیاء کو جھٹلانے اور غیر پسندیدہ اعمال پر مصرّ رہنے کے باعث، عذاب الہی میں مبتلا ہوکر ہلاکت سے دوچار ہوئے_و لکن کذبوا فا خذهم بما کانوا یکسبون

جملہ "ما کانوا یکسبون" سے مراد وہ گناہ ہیں کہ جن میں سے ایک تکذیب انبیاء ہے نہ یہ کہ اس سے مراد فقط تکذیب انبیاء ہو و گرنہ جملہ یوں بیان ہوتا:"و لکن کذبوا بما کانوا یکذبون"

۱۱_ انبیائے الہی کو جھٹلانے والے معاشروں کیلئے زندگی کی مشکلات اور محرومیت کا شکار ہونے کا خطرہ_
و لو ا ن ا هل القری ء امنوا ...و لکن کذبوا فا خذهم بما کانوا یکسبون

آیت ۹۶ کی روشنی میں "فا خذهم ..." کے مصادیق میں سے ایک انبیائے الہی کو جھٹلانے والوں کا مشکلات اور محرومیت سے دوچار ہونا ہے_

۱۲_ انسانی معاشروں کا ایمان اور تقوی، ان کے لئے عذاب الہی سے نجات کا باعث ہے_
و لو ا ن ا هل القريء امنوا و اتقوا ...و لکن کذبوا فاخذهم

۱۳_ خداوند متعال، انبیاء کو جھٹلانے والوں اور دیگر گناہ گاروں کو عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے_
و لکن کذبوا فاخذهم بما کانوا یکسبون

۱۴_ انسانی معاشروں کی مشکلات ،خود انہی کے بُرے اعمال کی سزا ہے_فاخذهم بما کانوا یکسبون

آزمائش:

سختی کے ذریعے آزماءش کے اسباب ۱۱

آسمان: آسمانی برکات ۳

ادیان: ادیان کی خیر خواہی ۷

اللہ تعالی: اللہ تعالی اور قدرتی عوامل ۵; اللہ تعالی کا ارادہ ۴، ۵; اللہ تعالی کے افعال ۴; اللہ تعالی کے عذاب ۱۰، ۱۳

انبیاء: انبیاء کے ساتھ مخالفت کو ترک کرنا ۲ تکذیب انبیاء کی سزا، ۱۰; تکذیب انبیاء کے اثرات ۱۱; مکذبین انبیاء کا عذاب ۱۳; مکذبین انبیاء کی آزماءش ۱۱

انسان: انسان کے رجحانات ۶

ایمان: انبیاء پر ایمان ۹; انبیاء پر ایمان کے آثار ۱، ۲، ۸; ایمان کے آثار ۹، ۱۲; یمان کے اسباب ۶; خدا پر ایمان ۹،۱

برکت: آسمانی برکت ۱، ۴; برکت کی اقسام ۲; برکت کے خزانے نے ۳; برکت کے اسباب ۱، ۲; زمینی برکت ۱، ۴

تقوی: تقوی کے آثار، ۱، ۸، ۹، ۱۲; تقوی کے اسباب ۶

خشوع: خشوع کے موارد ۹

دین: تعلیمات دین کا داءرہ کار ۷; دین اور عینیت ۷

رفاہ: رفاہ اور ہدایت ۶

زمین: زمین کی برکات ۳

عذاب: عذاب سے نجات کے اسباب ۱۲; عذاب کی رکاوٹیں ۲

عمل: غیر پسندیدہ عمل کی سزا، ۱۰، ۱۴

کافر: کافروں پرعذاب کے عوامل ۱۰

گناہ گار: گناہ گاروں کا عذاب ۱۳

محرومیت: محرومیت کے عوامل ۱۱

معاشرہ: معاشرے کی آزماءش ۱۴

معاشی ترقي: معاشی ترقی کے عوامل ۷، ۱; معاشی ترقی کا منشاء ۴

ہدایت: روش ہدایت، ۶

آیت ۹۷

﴿ أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَى أَن يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا بَيَاتاً وَهُمْ نَآئِمُونَ ﴾.

کیا اہل قریہ اس بات سے مامون ہیں کہ یہ سوتے ہی رہیں اور ہمارا عذاب راتوں رات نازل ہوجائیے (۹۷)

۱_ انبیاء کو جھٹلانے والی اقوام کیلئے ہر وقت عذاب الھی میں گرفتار ہونے کا خطرہ لاحق رہتاہے خاص طور پر رات کو حالت خواب اور عالم غفلت میں_ ا فامن ا ھل القرى ا ن یاتیھم باسنا بیاتاً و ھم نائمون

جملہ "ا فامن ..." کی جملہ "و لکن کذبوا فا خذنھم" پر تفریع سے یہ مطلب حاصل ہوتاہے کہ "ا ھل القري" سے مراد انبیاء کو جھٹلانے والی اقوام ہیں_

۲_ انبیاء کی تکذیب کرنے والی قومیں اپنے آپ کو عذاب الھی سے محفوظ خیال کرتی ہیں_

ا فامن ا ھل القرى ا ن یاتیھم باسنا

۳_ انبیاء کو جھٹلانے والوں کا دنیوی عذاب سے تحفظ کا احساس، حقیقت سے دور ایک بے جا احساس تھا_

ا فامن ا ھل القرى ا ن یاتیھم باسنا

جملہ "ا فامن ..." میں استفہام، انکاری توبیخی ہے، یعنی کفر پیشہ اقوام عذاب الھی سے تحفظ کا احساس رکھتی ہیں لیکن اس احساس کے بے جا ہونے کی وجہ سے مورد ملامت ہیں_

۴_ انبیاء کو جھٹلانے والی بے تقوی اقوام کی ہلاکت بعد میں آنے والی اقوام کیلئے باعث عبرت ہے_

و لکن کذبوا فا خذنھم ...افامن ا ھل القرى ا ن یاتیھم باسنا

۵_ انسانی معاشروں کا انبیاء کو جھٹلانے والوں کے انجام کی طرف متوجہ ہونا، ان کیلئے عذاب الھی میں مبتلا ہونے کے خوف اور ایمان و تقوی کی طرف رغبت کا باعث ہے_

و لو ا ن ا هل القري ... ا فا من ا هل القرى ا ن يا تيهم با سنا

جملہ "ا فا من ..." جملہ "فا خذ نھم بما کانوا یکسبون" پر عطف ہے یعنی آیا کفر پیشہ اقوام انبیاء کو جھٹلانے والوں کے انجام سے آگاہ ہوتے ہوئے بھی عذاب الہی کا انکار کرتی ہیں اور اپنے آپ کو اس میں مبتلا ہونے سے محفوظ جانتی ہیں۔

اقوام: اقوام کی ہلاکت ۴

اللہ تعالی: اللہ تعالی کے عذاب ۱، ۵

انبیاء: تکذیب انبیاء کے آثار، ۱; مکذبین انبیاء کا انجام ۵; مکذبین انبیاء کا عذاب ۱، ۳; مکذبین انبیاء کا عقیدہ ۲، ۳; مکذبین انبیاء کی ہلاکت ۴

اندوہ: اندوہ کے اسباب ۵

ایمان: ایمان کے اسباب ۵

بے تقوی لوگ: بے تقوی لوگوں کی ہلاکت ۴

تاریخ: تاریخ سے عبرت حاصل کرنا ۴، ۵

تقوی: تقوی کے اسباب ۵

عذاب: دنیوی عذاب ۳; عذاب سے تحفظ ۲، ۳; عذاب کے اسباب، ۱; ناگہانی عذاب، ۱; نیند کی حالت میں عذاب

عقیدہ: باطل عقیدہ ۲

معاشرتی کنٹرول: معاشرتی کنٹرول کے اسباب ۵

آیت ۹۸

﴿ أَوَ أَمِنَ أَهْلُ الْقُرَى أَن يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا ضُحًى وَهُمْ يَلْعَبُونَ ﴾.

یا اس بات سے مطمئن ہیں کہ یہ کھیل کو دیں مصروف رہیں اور ہمارا عذاب دھاڑے نازل ہوجائیے (۹۸)

۱_ انبیائے الٰہی کو جھٹلانے والے انسانی معاشروں کیلئے ہر وقت، خاص کر روزانہ کی سرگرمیوں اور مصروفیتوں کے دوران، عذاب الٰہی کا خطرہ موجود رہتا ہے_ا و ا من ا ھل القری ا ن یاتیھم با سنا ضحی و ھم یلعبون

۲_ کفار، اپنے غلط گمان کی وجہ سے اپنے آپ کو خدا کے عذاب سے محفوظ سمجھتے تھے_

ا و ا من ا ھل القری ا ن یاتیھم با سنا

۳_ کفّار، خدا کی سزاؤوں کا سامنا کرنے سے ناتوان ہیں_ا و ا من ا ھل القری ا ن یاتیھم با سنا

۴_ ایمان اور تقوی کی طرف لوگوں کی ہدایت کیلئے بے تقوی کفر پیشہ لوگوں کے انجام کو بیان کرنا، قرآن کا ایک انداز ہے_و لکن کذبوا فاخذنھم ... ا و ا من ا ھل القری ا ن یاتیھم با سنا

۵_ رسالت کا انکار کرنے والوں کی زندگی اور کوششیں سراسر بے ہودہ اور ان کی سعادت میں غیر مؤثر ہیں_

ا ن یاتیھم با سنا ضحی و ھم یلعبون

کہا جا سکتا ہے کہ کلمہ "یلعبون" میں "لعب" سے مراد دنیوی امور میں مصروفیت اور مادی ضروریات پورا کرنے کیلئے جد و جہد ہے کہ جسے انسان کیلئے متعیّن کیئے گئے ہدف اور حق کی راہ میں نہ ہونے کیا وجہ سے "لعب" (کھیل کود) سے تعبیر کیا گیا ہے_

۶_ دنیوی زندگي، ایمان اور تقوی کی اساس کے بغیر محض ایک کھلونا ہے_ا ن یاتیھم با سنا ضحی و ھم یلعبون

الله تعالی: اللہ تعالی کی سزائیں ۳; اللہ تعالی کی سنن، ۱ ; اللہ تعالی کے عذاب ۲

انبیاء: انبیاء کا انکار کرنے والوں کی زندگی کا بے ہودہ ہونا ۵; انبیاء کا انکار کرنے والوں کی کوششوں کا بے ہودہ ہونا ۵; انبیاء کو جھٹلانے والوں کا عذاب ۱

ایمان: ایمان کی اہمیت ٦; ایمان کے اسباب ۴

بے تقوی لوگ: بے تقوی لوگوں کا انجام ۴

تقوي: تقوی کی اہمیت ٦; تقوی کے اسباب ۴

حیات: دنیوی حیات کا بے ہودہ ہونا ٦

زندگي: غیر پسندیدہ زندگی ٦

سرگرمي: سرگرمیوں میں مصروفیت ۱

عذاب: عذاب سے محفوظ ہونا ۲; عذاب کے اسباب

عقیدہ: باطل عقیدہ ۲

علم: علم کے آثار ۴

کفّار: کفّار کا انجام ۴; کفار کا ضعف ۳; کفار کا عقیدہ ۲

ہدایت:

روش ہدایت ۴

آیت ۹۹

﴿ أَفَأَمِنُواْ مَكْرَ اللّهِ فَلاَ يَأْمَنُ مَكْرَ اللّهِ إِلاَّ الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ ﴾ ۹۹.

کیا یہ لوگ خدائی تدبیر کی طرف سے مطمئن ہوگئے ہیں جب کہ ایسا اطمینان صرف گھاٹے میں رہنے والوں کو ہوتا ہے(۹۹)

۱_ انبیاء کو جھٹلانے والے، خدا کے مکر اور اس کی سزا کی پنہانی تدابیر سے امان میں نہیں رہ سکتے_ ا فا منوا مکر اللہ

۲_ کفر پیشہ لوگوں کا، رات کی غفلتوں اور دن کی

مصروفیات کے دوران عذاب الٰہی میں مبتلاء ہونا ان کے بارے میں خدا کے مکر اور خفیہ لائحہ عمل کا حصہ ہے_

ا ن یاتیهم با سنا بی تاً ...ضحی و هم یلعبون ا فا منوا مکر الله

۳_ کفر پیشہ لوگ ، اپنے باطل خیال میں اپنے آپ کو خدا کی تدابیر اور اس کی ناگہانی سزاؤں سے محفوظ سمجھتے تھے_

ا فا منوا مکر الله

۴_ انبیاء کو جھٹلانے کے باوجود اپنے آپ کو عذاب الٰہی سے محفوظ سمجھنے والے لوگ گھاٹے میں ہیں_

و لکن کذبوا ...فلا یا من مکر الله إلا القوم الخسرون

۵_ انبیاء کو جھٹلانے والے، گھاٹے میں ہیں_و لکن کذبوا ...فلا یامن مکر الله الا القوم الخسرون

۶_عن امیر المؤمنین علیه‌السلام : لا تامنن علی خیر هذه الامة عذاب الله لقوله تعالي: "فلا یامن مکر الله الا القوم الخاسرون"...[۱]

حضرت امیر المومنین علیه‌السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: اس امت کے بہترین شخص کو بھی اپنے آپ کو عذاب خدا سے امان میں نہیں جاننا چاہیئے، اسلئے کہ خداوند متعال نے فرمایا ہے: (جب کہ ایسا اطمینان صرف گھاٹے میں رہنے والوں کو ہوتا ہے)

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی ناگہانی سزا ،۳; اللہ تعالی کے عذاب ،۱; اللہ تعالی کے مکر ۱ ، ۲

انبیاء:انبیاء کو جھٹلانے کی سزا ،۴;انبیاء کو جھٹلانے والوں کا گھاٹا ۴ ، ۵;انبیاء کو جھٹلانے والوں کی سزا ، ۱

عذاب:اچانک عذاب۲; رات میں عذاب،۲; عذاب سے امان،۴

کافر:کافروں کا احساس تحفظ ۳;کافروں کا عذاب ۲; کافروں کا عقیدہ ۳;کافروں کی سرگرمی ۲; کافروں کی سزا ۳

گھاٹا پانے والے:۴،۵

---

۱) نہج البلاغہ، قصار ۳۷۷، نورالثقلین ج/۲ ص ۵۲ ح ۲۰۱_

آیت ۱۰۰

﴿ أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الأَرْضَ مِن بَعْدِ أَهْلِهَا أَن لَّوْ نَشَاء أَصَبْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ وَنَطْبَعُ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لاَ يَسْمَعُونَ ﴾.

کیا ایک قوم کے بعد دوسرے زمین کے وارث ہونے والوں کہ یہ ہدایت نہیں ملتی کہ اگر ہم چاہتے تو ان کے گناہوں کی بناپر انھیں بھی بتلائے مصیبت کردیتے اور ان کے دلوں پر مہر لگادیتے اور پھر انھیں کچھ سنائی نہ دیتا(۱۰۰)

۱_ بعض گزشتہ اقوام کفر اور ارتکاب گناہ کی وجہ سے عذاب الہی میں بتلا ہوئیں اور ان سے معارف دین کو سمجھنے کی توانائی سلب ہوگئي_ا و لم یهد للذین یرثون ... ا ن لو نشاء ا صبنهم بذنوبهم و نطبع علی قلوبهم

۲_ تاریخ کے کفر پیشہ لوگوں کا عذاب الہی میں بتلا ہونا، گنہگاروں کو ان کے گناہوں کی سزا دینے کے بارے میں خدا کی قدرت کو ظاہر کرتا ہے_ا و لم یهد للذین یرثون ... ا ن لو نشاء ا صبنهم بذنوبهم

فعل "یھد" کا فاعل، ضمیر ہے کہ جو گزشتہ اقوام کی داستان کی طرف پلٹتی ہے اور جملہ "ا ن لو نشاء..." اس کا مفعول ہے، یہ نکتہ بھی قابل ذکر ہے کہ "الذین یرثون" بھی فعل "یھد" کیلئے

بالواسطہ مفعول ہے_ اورچونکہ فعل "یھد" حرف "لام" کے ذریعے متعدی ہوا ہے لہذا یہ تبیین کے معنی کو متضمن ہے_ بنابراین جملہ "ا و لم یهد ..."یعني: آیا گزشتہ لوگوں کی سرنوشت نے ان کے وارثوں کیلئے یہ حقیقت واضح نہیں کی ہے کہ اگر ہماری مشیت اقتضاء کرتی تو انہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے سزا دیتے_

۳_ تاریخ کے گناہ گار کفر پیشہ لوگوں کا برا انجام، عبرت اور نصیحت حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے_
ا و لم یهد للذین یرثون ...ا ن لو نشاء ا صبنهم بذنوبهم

گزشتہ آیات اور بعد والی آیت کے قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ کفر اور آیات الہی کا انکار "ذنوب" کے مصادیق میں سے ہے_

۴_ گزشتہ اقوام کے برے انجام سے لوگوں کا نصیحت حاصل نہ کرنا ، ایک غیر عاقلانہ اور حیرت انگیز بات ہے_
ا و لم يهد للذين يرثون ...ا ن لو نشاء ا صبنهم

جملہ "ا و لم یھد..." میں ہمزہ استفہام ، تعجب کیلئے ہے یعني: عقل کا تقاضا یہ ہے کہ انسان نصیحت حاصل کرے لہذا ایک عقل کے مدعی سے تعجب ہے کہ وہ نصیحت حاصل نہ کرے_

۵_ گناہ گار اور کفر پیشہ لوگوں کیلئے عذاب الہی میں مبتلا ہونے کا خطرہ موجود رہتا ہے_ا ن لو نشاء ا صبنهم بذنوبهم

٦_ گناہ گار اور کفر پیشہ لوگ دینی معارف کو سمجھنے کی توانائی کے ہاتھ سے جانے کے خطرے سے دوچار ہوتے ہیں_
ا ن لو نشاء ا صبنهم بذنوبهم و نطبع على قلوبهم

جملہ "نطبع علی قلوبھم" جملہ "ا صبنھم" پر عطف ہے اور فعل ماضی "ا صبنا" مضارع کے معنی میں ہے_ یہ نکتہ بھی قابل ذکر ہے کہ اس آیت میں حرف "لو" شرط کی جزاء کے گزشتہ کے بجائے ائندہ زمانہ میں واقع ہونے کو بیان کرتا ہے_

۷_ دلوں پر مہر لگنا اور معارف دین کو سمجھنے کی توانائی کا سلب ہونا، خدا کی سزاؤں میں سے ہے_
و نطبع على قلوبهم فهم لا يسمعون

۸_ انسان کا دل اور اس کے سمجھنے کا عمل ، خداوند متعال کے اختیار میں ہے اور اسی کی مشیت کے تابع ہے_
و نطبع على قلوبهم

۹_ انبیائے الہی کی طرف سے بیان کئے گئے حقائق اور معارف کو سمجھنے کی توانائی کا سلب ہوجانا ، دلوں پر مہر لگنے کی مشکلات میں سے ہے_و نطبع على قلوبهم فهم لا يسمعون

مندرجہ بالا مفہوم "فائے تفریع" سے استفادہ کیا گیا ہے_

اللہ تعالی : اللہ تعالی کا قلوب پر تسلط ۸; اللہ تعالی کی سزائیں ۲ ، ۷; اللہ تعالی کی قدرت ۲; اللہ تعالی کے افعال ۸; اللہ تعالی کے عذاب ۵،۱

امور: غیر معقول امور ۴

تاریخ: تاریخ سے عبرت حاصل کرنا ۳

دین: فہم دین کی قوت ۹; فہم دین کے موانع ۱ ، ٦ ، ۷

شناخت:

شناخت کے موانع ۱، ۶، ۷

عبرت: عبرت حاصل نہ کرنے کی مذمت ۴

قلب: قلب پر مہر لگنا ۷; قلب پر مہر لگنے کے اسباب ۹

کافر: کافروں کا انجام ۳; کافروں کا عذاب ۵; کافروں کی سزا ، ۲; کافروں کے قلوب پر مہر لگنا ۶

کفر: کفر کے نتائج ، ۱; کفر کی سزا ، ۱

گزشتہ لوگ: گزشتہ کافر لوگوں کا عذاب ، ۱; گزشتہ لوگوں کا انجام ۴

گناہ: گناہ کی سزا ، ۱، ۲; گناہ کے آثار ، ۱

گناہ گار: گناہ گاروں کا انجام ۳; گناہ گاروں کا عذاب ۵; گناہ گاروں کے قلوب پر مہر لگنا ۶

معاشرتی کنٹرول: معاشرتی کنٹرول کے اسباب ۳

آیت ۱۰۱

﴿ تِلْكَ الْقُرَى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَآئِهَا وَلَقَدْ جَاءتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُواْ لِيُؤْمِنُواْ بِمَا كَذَّبُواْ مِن قَبْلُ كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللّهُ عَلَىَ قُلُوبِ الْكَافِرِينَ ﴾.

یہ وہ بستیاں ہیں جن کی خبریں ہم آپ سے بیان کر رہے ہیں کہ ہمارے پیغمبر ان کے پاس معجزات لے کر ائے مگر کہلے سے تکذیب کرنے کی بنا پر یہ ایمان نہ لاسکے_ ہم اسی طرح کافروں کے دولوں پر مہر لگا دیا کرتے ہیں (۱۰۱)

۱_ خداوند متعال، گزشتہ اقوام کے حالات ،پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بیان کرتا ہے_

تلك القرى نقص عليك من ا نبائها

۲_ خداوند متعال، انبیاء کو جھٹلانے والے کفار کے بُرے

انجام کو بیان کرتے ہوئے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دیتا ہے_ نقص علیك

گزشتہ اقوام کی سرگزشت بیان کرنے کے سلسلہ میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (علیک) کے ذریعہ مخاطب قرار دینے میں مندرجہ بالا مفہوم کی طرف اشارہ پایا جا سکتا ہے_

۳_ قرآن مجید میں، نوح علیہ السلام، ہود علیہ السلام، صالح علیہ السلام، لوط علیہ السلام اور شعیب علیہ السلام کی امتوں کی داستانیں بیان کی گئی ہے_
تلك القرى نقص عليك من انبائها

"من انباءھا" میں حرف "من" تبعیض کیلئے ہے اور یہ مطلب فراہم کرتا ہے کہ خداوند متعال نے گزشتہ اقوام کی داستانوں کا کچھ حصّہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے بیان کیا ہے اور یہ نکتہ بھی قابل ذکر ہے کہ گزشتہ آیات کے قرینے سے "تلک القري" کے مشار الیہ کیلئے مورد نظر مصادیق میں سے، نوح علیہ السلام و غیرہ کی امتیں ہیں_

۴_ ائندہ نسلوں کو خبردار کرنے کیلئے انبیاء کو جھٹلانے والوں کے بُرے انجام کو بیان کرنا، قرآن کی ہدایت، واضح کرنے کیلئے قرآن کا ایک طریقہ ہے_ تلك القرى نقص عليك من ا نبائها

۵_ گزشتہ اقوام، ہدایت کرنے والے پیغمبروں کے وجود سے بہرہ مند تھیں_ و لقد جاء تهم رسلهم بالبينت

۶_ گزشتہ اقوام کے انبیاء، لوگوں کی ہدایت کیلئے واضح دلائل اور معجزات رکھتے تھے_ و لقد جاء تهم رسلهم بالبينت

۷_ انبیائے الہی اپنی امتوں کی طرف سے معارف دین کی تکذیب کا مشاہدہ کرنے پر ان کی ہدایت کیلئے معجزات ظاہر کرتے تھے_ و لقد جاء تهم رسلهم بالبينت فما كانوا ليؤمنوا بما كذبوا من قبل

مندرجہ بالا مفہوم اس پر مبتنی ہے کہ "بما کذبوا" میں کلمہ "ما" موصول اسمی ہو، اور کلمہ "قبل" کا مضاف الیہ "مجيء البينات"، ہو البتہ اس صورت میں فعل "کذبوا" کے بعد ایک ضمیر مقدر ہوگي_ بنابراین جملے کی صورت یوں بنے گي: فما کانوا لیؤمنوا بالذی كذبوا به من قبل مجيء البينات

۸_ انبیاء کے معجزات، معارف الہی کو جھٹلانے والے کفار کیلئے ان کے معارف پر ایمان لانے کے سلسلہ میں غیر مؤثر تھے_ و لقد جاء تهم رسلهم بالبينت فما كانوا ليؤمنوا بما كذبوا من قبل

۹_ گزشتہ دور کی انبیاء کو جھٹلانے والی کافر اقوام، اہل ایمان اور معارف دین کی طرف راغب نہ تھیں_
فما كانوا ليؤمنوا بما كذبوا من قبل

"ما کانوا" میں کلمہ "ما" نفی کیلئے اور

"لیؤمنوا" میں حرف "لام" لام جحد اور نفی کی تقویت کیلئے ہے_ لہذا جملہ "فما کانوا" بہت زیادہ تاکید کے ساتھ گزشتہ اقوام کے ایمان کی طرف راغب ہونے کی نفی کرتاہے اور انہیں دین پر اعتقاد رکھنے والی اقوام نہیں جانتا_

۱۰_ خداوند متعال، انبیاء کو جھٹلانے والے کفار، کے قلوب کو حقائق دین اور معارف الہی کے ادراک سے محروم رکھتاہے_كذلك يطبع الله على قلوب الكفرين

۱۱_ دلوں پر معجزات اور واضح دلائل کا اثر نہ کرنا، ان پر مہر لگنے کی علامت ہے_

فما كانوا ليؤمنو ...كذلك يطبع الله على قلوب الكفرين

ائندہ کی نسلیں :ائندہ کی نسلوں کو انتباہ ۴

اقوام:گزشتہ اقوام کے انبیاء ۵، ۶;گزشتہ کافر اقوام کا عقیدہ ۹

انبیاء:انبیاء کا معجزہ ۶، ۷، ۸;انبیاء کو جھٹلانے والوں کا انجام ۲;انبیاء کو جھٹلانے والوں کا عقیدہ ۹;انبیاء کو جھٹلانے والوں کے دلوں پر مہر ۱۰;انبیاء کی تعلیمات کی تکذیب ۷;انبیاء کی راہنمائی ۵، ۶، ۷; انبیاء کی واضح ہدایت ۷

ایمان:ایمان کے عوامل ۸;ایمان کے موانع ۹

تاریخ:تاریخ سے عبرت حاصل کرنا ۲

دین:تعلیمات دین کو قبول کرنا ۹; فہم دین سے محرومیت ۱۰

شناخت:شناخت کے موانع ۱۰

قرآن:قرآن کے قصے ۳

قلب:قلب پر مہر لگنے کے اثرات ۱۰;قلب پر مہر لگنے کی علامات ،۱۱

قوم ثمود:قوم ثمود کا قصّہ ۳

قوم عاد:قوم عاد کا قصّہ ۳

قوم لوط:

قوم لوط کا قصّہ ۳

قوم نوح:قوم نوح کا قصّہ ۳

کافر:کافروں کا انجام ۲;کافروں کے قلب پر مہر ۱۰

گزشتہ لوگ:گزشتہ لوگوں کا قصّہ ۱

محمد ﷺ :حضرت محمد ﷺ کو تسلی ۲

معجزہ:دین کو جھٹلانے والوں پر معجزے کا غیر مؤثر ہونا ۸;کافروں پر معجزے کا غیر مؤثر ہونا ۸; معجزہ کا مؤثر نہ ہونا ۱۱

ہدایت:روش ہدایت ۴

آیت ۱۰۲

﴿ وَمَا وَجَدْنَا لأَكْثَرِهِم مِّنْ عَهْدٍ وَإِن وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ ﴾.

ہم نے ان کی اکثریت میں عہد وپیمان کی پاسداری نہیں پائی اور ان کی اکثریت کو فاسق اور حدود اطاعت سے خارج ہی پایا(۱۰۲)

۱_ اکثر گذشتہ اقوام کافر تھیں اور خدا اور اس کے پیغمبروں سے کئے گئے وعدوں پر قائم نہ تھیں_

و ما وجدنا لا كثر هم من عهد

۲_ بعض گذشتہ اقوام، انبیاء کے معجزات دیکھ کر ایمان لائیں اور اپنے عہد (معجزہ ظاہر ہونے کی صورت میں انبیاء کی تصدیق) کوپورا کیا_و ما وجدنا لا كثر هم من عهد

۳_ گذشتہ امتوں نے اپنے پیغمبروں کے ساتھ یہ عہد کیا

تھا کہ معجزہ دیکھنے کی صورت میں ان کی تصدیق کرتے ہوئے حقائق اور معارف الہی پر ایمان لائیں گی_

و ما وجدنا لا كثر هم من عهد

گزشتہ آیت میں کلمہ "قبل" کے مضاف الیہ کے بارے میں جو کچھ کہا گیا تھا، اس کی طرف توجہ رکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتاہے کہ "عہد" سے مراد ایمان اور تصدیق کا وعدہ ہے یعنی گزشتہ اقوام کے لوگ عہد کرتے تھے کہ معجزہ دیکھنے کی صورت میں ایمان لائیں گے، لیکن ان میں سے اکثر نے اپنا وعدہ وفا نہ کیا_

۴_ اکثر گذشتہ امتیں ،فاسق اور اطاعت خدا کے داءرے سے خارج تھیں_و إن وجدنا اکثرهم لفسقين

۵_ الهی عهد وپیمان کو وفا نہ کرنا، معصیت کا باعث ہے_و ما وجدنا لا کثرهم من عهد و إن وجدنا اکثرهم لفسقين

جملہ "ما وجدنا" اور جملہ "ان وجدنا" کے درمیان، رتبی تقدم وتا خر کے اعتبار سے ارتباط کی کیفیت کے متعلق دو آراء سامنے ائی ہیں ایک یہ کہ الہی عہد کوپورا نہ کرنا فسق کا باعث بنتاہے، دوسرا یہ کہ پہلے سے موجود فسق، الہی عہدپرپورا نہ اترنے کا موجب ہے_ مندرجہ بالا مفہوم پہلے احتمال کی بنیادپر اخذ کیا گیا ہے_

٦_ خدا کے ساتھ باندھے گئے عہد وپیمان پر گزشتہ اقوام کے قائم نہ رہنے کا اصلی سبب، ان کا فسق و فجور تھا_

و ما وجدنا لا کثرهم من عهد و إن وجدنا اکثرهم لفسقين

مندرجہ بالا مفہوم اس احتمال کی بنیادپر اخذ کیا گیا ہے کہ جب جملہ "إن وجدنا ..." گزشتہ اقوام کی طرف سے انبیاء کے ساتھ ان کے عہد وپیمان کی خلاف ورزی کے سبب کو بیان کرتاہو_

۷_ کفّار، الہی عہد وپیمان سے لاپرواہی برتنے والے فاسق لوگ تھے_و ما وجدنا لا کثرهم من عهد و إن وجدنا ا کثرهم لفسقين

۸_عن العبد الصالح عليه‌السلام إنه کتب ... إذا جاء اليقين لم يجز الشك و کتب: إن الله عزوجل يقول: "و ما وجدنا لا کثرهم من عهد و إن وجدنا ا کثرهم لفاسقين"، قال: نزلت فی الشاك_[1]

امام موسی کاظم عليه‌السلام سے مروی ہے کہ آپ عليه‌السلام نے (ایک سوال کے جواب میں) لکھا: جب یقین آجائے تو پھر شک جائز نہیں اور لکھا: کہ خدائے عزوجل فرماتاہے کہ "ہم نے تو ان میں سے اکثر کو عہدپر نہیں پایا اور ان میں سے اکثر کو بدکار پایا" چنانچہ فرمایا کہ یہ آیت (شاک) شک کرنے والے کے بارے میں نازل ہوئی ہے_(۱) ظاہراً امام عليه‌السلام کی مراد یہ ہے کہ اگر کسی نے حق کو یقین کے ساتھ پہچان لیا اور پھر خواہشات نفس کی وجہ سے اس میں شک کیا تو اس صورت میں مندرجہ بالا آیت کا مصداق قرارپائے گا اور عہد شکن اور فاسق شمار کیا جائیے گا_

اقوام: گزشتہ اقوام کا عہد ۳; گزشتہ اقوام کی اقلیت ۲; گزشتہ اقوام کی اکثریت ;گزشتہ اقوام کی بدکاری ٦; گزشتہ اقوام کی نافرمانی ٦; گزشتہ اقوام کی عہد شکنی ٦; گزشتہ اقوام کے بدکار لوگ ۴

---

۱) کافی ج/ ۲ ص ۳۹۹ ح ۱، نور الثقلین ج/ ۲ ص ۵۳ ح ۲۰۷_

الله تعالى :الله تعالى كى نافرمانى ۴;الله تعالى كے ساتھ عہد شكنى ۱، ۵، ٦، ۷

انبياء:انبياء كے ساتھ عہد ۳;انبياء كے ساتھ عہد شكنى ۱

ايمان:انبياء پر ايمان ۲، ۳;ايمان كے عوامل ۲، ۳

دين:تعليمات دين كو قبول كرنا ۳

عہد:عہد كو پورا كرنا ۲عہد شكن: ۱، ۷

عہد شكني:عہد شكنى كے اثرات ۵;عہد شكنى كے عوامل ٦

فاسقين: ۷

فسق:فسق كے نتائج ٦;فسق كے اسباب ۵

كافر:كافروں كى عہد شكنى ۷;كافروں كى بدكارى ۷

گناہ:گناہ كے موارد ۵

معجزہ:معجزے كا كردار ۲، ۳

نافرماني:نافرمانى كے اثرات ٦

آيت ۱۰۳

﴿ ثُمَّ بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِم مُّوسَى بِآيَاتِنَا إِلَى فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَظَلَمُواْ بِهَا فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴾.

پھر ان سب كے بعد ہم نے موسى كو اپنى نشانياں دے كر فرعون اور اس كى قوم كى طرف بھيجا تو ان لوگوں نے بھى ظلم كيا تو اب ديكھو كہ فساد كرنے والوں كا انجام كيا ہوتا ہے(۱۰۳)

۱_ خداوند متعال نے نوح عليه‌السلام ، ہود عليه‌السلام ، صالح عليه‌السلام ، لوط عليه‌السلام اور شعيب عليه‌السلام كے بعد موسي عليه‌السلام كو نبوت عطا كر كے مبعوث كيا_ثم بعثنا من بعد هم موسى

"من بعدھم" كى ضمير سے مراد وہ انبياء ہيں كہ جن كى داستانيں گزشتہ آيات ميں بيان كى جا چكى ہے_

۲_ حضرت موسي عليه‌السلام اور ان سے پہلے كے انبياء (نوح عليه‌السلام وغيرہ) كى بعثت كے درميان ايك طولانى مدت كا فاصلہ تھا_

ثم بعثنا من بعدهم موسى

کلمہ "ثم" اس مطلب پر دلالت کرتا ہے کہ پہلے انبیاء کی بعثت کی نسبت موسي ؑ کی بعثت ایک طویل مدت کے بعد متحقق ہوئي۔

۳۔ حضرت موسی ؑ اپنی رسالت کی حقانیت پر بہت زیادہ دلائل سے بہرہ مند تھے۔

ثم بعثنا من بعدهم موسى بايا تنا کلمہ "آیات" علامات اور نشانیوں کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، چنانچہ فعل "بعثنا" کے قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ موسی ؑ کی بعثت کی سچی نشانیاں اس کلمہ (آیات) کے مصادیق میں سے شمار ہوں گي۔

۴۔ حضرت موسی ؑ کے واضح دلائل اور معجزات ان کیلئے خدا کی جانب سے ایک عطیہ تھے۔

ثم بعثنا من بعدهم موسى بأياتنا

کلمہ "آیاتنا" میں ضمیر "نا" اس مطلب کو بیان کرتی ہے کہ نبوت کی نشانیاں، موسی ؑ کو خدا کی جانب سے عطا ہوئي تھیں یعني: آیات منّا۔

۵۔ حضرت موسی ؑ اپنے زمانے کے فرعون اور اس کے درباریوں کی ہدایت اور راہنمائی کیلئے خدا کی طرف سے مبعوث ہونے والے پیغمبر تھے۔إلى فرعون و ملايه

کلمہ "فرعون" گزشتہ دور میں مصر کے بادشاہوں اور حاکموں کا لقب ہوا کرتا تھا۔

۶۔ فرعونی نظام کے اصلی ارکان (فرعون اور اس کے کارندوں) کی ہدایت اور راہنمائی، حضرت موسی ؑ کی پہلی اور اہم ذمہ داری تھي۔إلى فرعون و ملإيه

۷۔ غیر الہی نظاموں کے اہم لوگوں تک رسالت الہی کا ابلاغ، مبلغین دین کی ایک ذمہ داری ہے۔إلى فرعون و ملإيه

۸۔ فرعون اور اس کے دربار کے نمایاں افراد نے حضرت موسی ؑ کی طرف سے پیش کی گئي آیات (معجزات) کو جھٹلا دیا۔بايا تنا إلى فرعون و ملإيه فظلموا بها

"بها" کی ضمیر کلمہ "آیاتنا" کی طرف پلٹتی ہے اور چونکہ کلمہ "ظلم" حرف "باء" کے ذریعے متعدی ہوا ہے (ظلموا بها) لہذا تکذیب کے معنی کو متضمن ہے۔

۹۔ آیات الہی سے بے اعتنائی اور ان کی تکذیب، ظلم ہے۔فظلموا بها

۱۰_ فرعون اور اس کے دربار کے سرکردہ افراد، ایک برے انجام سے دوچار ہوئے_فانظر كيف كان عقبة المفسدين

۱۱_ فرعون اور اس کے دربار کے سرکردہ افراد، فسادی لوگ تھے_إلى فرعون و ملإيه ...فانظر كيف كان عقبة المفسدين

۱۲_ فساد کرنے والے لوگ ایک بُرے انجام میں بتلا ہونے کے خطرے سے دوچار ہوتے ہیں_
فانظر كيف كان عقبة المفسدين

۱۳_ رسالت انبیاء اور آیات الہی کو جھٹلانے والوں اور فساد کرنے والوں کے برے انجام کے گہرے مطالعہ کی ضرورت ہے_فظلمو بها فانظر كيف كان عقبة المفسدين

۱۴_ آیات الہی کو جھٹلانے والے اور رسالت انبیاء کا انکار کرنے والے لوگ ،فسادی ہیں اور ایک برا انجام ان کے انتظار میں ہے_فظلمو بها فانظر كيف كان عقبة المفسدين

فرعون اور اس کے دربار کے سرکردہ افراد کیلئے "مفسدین" جیسے عنوان کا استعمال اس لحاظ سے ہوسکتاہے کہ انہوں نے آیات الہی کی تکذیب کی اور حضرت موسي عليه‌السلام کی رسالت کو قبول نہ کیا چنانچہ اس عنوان کا استعمال ان کی طرف سے کی جانےوالی آیات الہی اور رسالت کی تکذیب کے اصلی سبب کو بیان کرنے کیلئے بھی ہوسکتاہے، مندرجہ بالا مفہوم پہلے احتمال کی بنیاد پر لیا گیا ہے_

۱۵_ فرعون اور اس کے درباریوں کا جرائم و فساد سے آلودہ ہونے کےنتیجے میں رسالت موسی عليه‌السلام کو قبول کرنے سے انکار کرنا_فظلموا بها فانظر كيف كان عقبة المفسدين

فوق الذکر مفہوم اس بنیاد پر حاصل ہوا ہے کہ جب فرعونیوں کیلئے عنوان "مفسدین" کا استعمال،تکذیب کے سبب کی طرف اشارہ ہو، يعني: چونکہ وہ لوگ مفسد تھے لہذا انہوں نے رسالت موسی کا انکار کیا اور آیات الہی کو جھٹلایا_

۱۶_ فساد کرنے والوں کیلئے آیات الہی کی تکذیب اور رسالت انبیاء کے انکار کا راستہ ہمیشہ ہموار رہتاہے_
فظلموا بها فانظر كيف كان عقبة المفسدين

۱۷_ مختلف امور کا انجام ہی ان کی قدر و قیمت کو معین کرتاہے_فانظر كيف كان عقبة المفسدين

آیات خدا:آیات خدا کو جھٹلانے والوں کا انجام ۱۳، ۱۴; آیات خدا کو جھٹلانے والوں کا فساد ۱۴;آیات خدا کو جھٹلانے والے ۱۶;آیات خدا کی تکذیب ۸، ۹

امور: امور کا انجام ۱۷

انبیاء: انبیاء کو جھٹلانے والوں کا انجام ۱۳، ۱۴; انبیاء کو جھٹلانے والوں کا فساد ۱۴; انبیاء کو جھٹلانے والے ۱۶

انجام: برا انجام ۱۳، ۱۴

جانچ پڑتال: جانچ پڑتال کا معیار ۱۷

حاکم: گمراہ حاکموں کی ہدایت ۷

دین: مبلغین دین کی مسؤولیت ۷

شعیب علیہ السلام: شعیب علیہ السلام کی نبوت ۱

صالح علیہ السلام: صالح علیہ السلام کی نبوت ۱

فرعون: فرعون اور آیات خدا ۸; فرعون اور موسی علیہ السلام ۸; فرعون اور موسی علیہ السلام کا معجزہ ۸; فرعون کا انجام ۱۰; فرعون کا فساد ۱۱; فرعون کا قصّہ ۵، ۸، ۱۰، ۱۱; فرعون کی آلودگی ۱۵; فرعون کی سرپیچی ۱۵; فرعون کی ہدایت ۵، ۶

فرعوني: فرعونی اور موسی ۸; فرعونیوں کا انجام ۱۰; فرعونیوں کی ہدایت ۵، ۶

فساد: فساد کے آثار ۱۵

فساد پھیلانا: فساد پھیلانے کے اثرات ۱۶

قدر و قیمت: قدر و قیمت کا معیار ۱۷

لوط علیہ السلام: لوط علیہ السلام کی نبوت

مفسدین: ۱۱، ۱۴ مفسدین کا انجام ۱۲; مفسدین کا باطن ۱۶; مفسدین کو انتباہ ۱۲

موسي علیہ السلام: رسالت موسی علیہ السلام کے اہداف ۵، ۶; موسی علیہ السلام اور آل فرعون ۵، ۶; موسی علیہ السلام اور فرعون ۵، ۶; موسي علیہ السلام سے سرپیچی ۱۵; موسی علیہ السلام کا قصّہ ۸; موسی کا معجزہ ۴; موسی علیہ السلام کو جھٹلانے کے عوامل ۱۵; موسی علیہ السلام کی اہم ذمہ داري ۶; موسی علیہ السلام کی حقانیت کے دلائل ۳; موسی علیہ السلام کی راہنمائی ۵، ۶; موسی علیہ السلام کی نبوت ۵; موسی علیہ السلام کی نبوت کا زمانہ ۱; موسی علیہ السلام کے معجزے کی تکذیب ۸

نوح ؑ :نوح ؑ سے موسیؑ تک کا زمانہ ۲;نوح ؑ کی نبوت ۱،

ہود ؑ :ہود ؑ کی نبوت ۱

آیت ۱۰۴

﴿ وَقَالَ مُوسَى يَا فِرْعَوْنُ إِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴾.

اور موسی نے فرعون سے کہا کہ میں رب العالمین کی طرف سے فرستادہ پیغمبر ہوں (۱۰۴)

۱_ حضرت موسی ؑ نے نبوت پر مبعوث ہونے کے بعد فرعون کے سامنے گفتگو کرتے ہوئے اپنی الہی رسالت کا اعلان کیا_و قال موسی یا فرعون إنی رسول من رب العلمین

جملہ "و قال ..." کے شروع میں موجود کلمہ "واو" اس مطلب کو ظاہر کرتاہے کہ رسالت کے اعلان سے پہلے حضرت موسی ؑ اور فرعون کے درمیان کچھ گفتگو ہوئي کہ جسے موضوع بحث کے ساتھ مربوط نہ ہونے کی وجہ سے ذکر نہیں کیا گیا_

۲_ انبیاء کی رسالت، کائنات پر خدا کی ربوبیت اور اس کی تدبیر کے سلسلے ہی کی ایک کڑی ہے_

إنی رسول من رب العلمین

حضرت موسی ؑ کا خداوند متعال کی اپنی رسالت کے منشاء کے عنوان سے وصف "رب العلمین" کے ساتھ توصیف کرنا، اس نکتے کی طرف اشارہ کرتاہے کہ ان کی رسالت جہان ہستی پر خدا کی ربوبیت کے ساتھ ہی مربوط ہے یعنی رسالت انبیاء ،تدبیر عالم کے ساتھ وابستہ ہے_

۳_ نظام ہستي، متعدد عوالم سے تشکیل پایاہے_رب العلمین

۴_ خداوند متعال، پوری کائنات کا مالک اور مدبّر ہے_رب العلمین

آفرینش:تدبیر آفرینش ۲;عوالم آفرینش ۳، ۴ ; مالک آفرینش ۴

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی ربوبیت ، ۲،۴

انبیاء:رسالت انبیاء ۲

موسی علیه‌السلام :موسی علیه‌السلام اورفرعون،۱;موسی علیه‌السلام کاقصّہ۱;موسی علیه‌السلام کی نبوت،۱

آیت ۱۰۵

﴿ حَقِيقٌ عَلَى أَن لاَّ أَقُولَ عَلَى اللهِ إِلاَّ الْحَقَّ قَدْ جِئْتُكُم بِبَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴾.

میرے لئے لازم ہے کہ میں خدا کے بارے میں حق کے علاوہ کچھ نہ کہوں ں میں تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے معجزہ لے کرآیا ہوں لہذا بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے(۱۰۵)

۱_ حضرت موسی علیه‌السلام نے فرعون کے سامنے اپنے آپ کو خداپر ہر طرح کا افتراء باندھنے سے مبرّا قرار دیا_
حقيق على ا ن لا ا قول على الله إلا الحق

۲_ انبیائے الهي، خدا کے بارے میں راست گوئي کے مشتاق تھے_حقيق على ا ن لا ا قول على الله إلا الحق

اعلان رسالت کے بعد اس حقیقت کو بیان کرنا کہ موسی علیه‌السلام حق کے علاوہ خدا کی طرف کسی بات کی نسبت نہیں دیتے، اس مطلب کی وضاحت کرتاہے کہ خدا کے بارے میں حق گوئي، رسالت کا تقاضا ہے، لہذا تمام انبیائے الہی اس خصوصیت کے حامل تھے، یہ نکتہ بھی قابل ذکر ہے کہ کلمہ "حقيق" سزاوار کے معنی میں ہے اور چونکہ "علي" کے ذریعے متعدی ہوا ہے لہذا "حريص" کے معنی کو متضمن ہے، يعني: إني حريص على كذا حقيقاً بہ_

۳_ خدا کے بارے میں انبیائے الہی کی باتیں اور جو کچھ اس کی طرف نسبت دیتے ہیں ، سراسر حق و حقیقت ہے_
حقيق على ا ن لا ا قول على الله إلا الحق

۴_ حضرت موسی علیه‌السلام اوردوسرے تمام انبیائے الہی ، رسالت الہی کو ابلاغ کرنے کے سلسلہ میں عصمت سے بہرہ مند ہوتے ہیں_حقيق على ا ن لا ا قول على الله إلا الحق

۵_ حضرت موسی علیه‌السلام اپنی الہی رسالت کے اثبات کیلئے ایک واضح دلیل سے بہرہ مند تھے_قد جئتكم ببينة من ربكم

کلمہ "بينة" میں حرف "باء" مصاحبت کے معنی میں ہے بنابراین جملہ "قد جئتكم ببينة" یعنی میں ایک واضح دلیل کے ساتھ تمھارے پاس آیا ہوں_

۶_ حضرت موسی علیہ السلام کے دلائل اور معجزات، خدا کے مقام ربوبی کے ساتھ مربوط اور فرعونیوں کے مقابلے میں ایک نعمت الہی تھے_قد جئتكم ببينة من ربكم

۷_ فرعون اور اس کے درباري، موسی علیہ السلام کے دعوی کی حقانیت پر ان کی طرف سے کوئي معجزہ پیش کئے جانے کی توقع رکھتے تھے_قد جئتكم ببينة من ربكم

فوق الذکر مفہوم اس بنیاد پر لیا گیا ہے کہ جملہ "قد جئتکم" میں کلمہ "قد" توقع کیلئے ہو_

۸_ فرعون کے ساتھ گفتگو کے دوران، پوری کائنات نیز فرعون اور اس کے درباریوں پر خدا کی ربوبیت کے بارے میں حضرت موسي علیہ السلام کی تاکید_إنى رسول من رب العلمين ...قد جئتكم ببينة من ربكم

۹_ حضرت موسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل کی نجات کے سلسلہ میں فرعون سے کہا کہ وہ انہیں آپ کے ساتھ ہجرت کرنے سے نہ روکے_فا رسل معى بنى اسرائيل

۱۰_بنی اسرائیل کو فاسد فرعونی نظام سے نجات دلانا، حضرت موسی علیہ السلام کے الہی فرائض میں سے تھا_
فا رسل معى بنى اسرائيل

۱۱_ حضرت موسی علیہ السلام رسالت کے علاوہ خدا کی طرف سے بنی اسرائیل کی قیادت پر بھی مامور تھے_
إنى رسول من رب العلمين ...فا رسل معى بنى اسرائيل

۱۲_ حضرت موسی کے زمانے کے بنی اسرائ ل، ایک فاسد فرعونی نظام کے زیر تسلط تھے_فا رسل معى بنى اسرائيل

۱۳_ غیر توحیدی اور فاسد نظاموں کے چنگل سے لوگوں کو نجات دلانے کا عمل، الہی اقدار میں شمار ہوتا ہے_
فارسل معى بنى اسرائيل

ابلاغ رسالت:ابلاغ رسالت میں عصمت ۴

اقدار:۱۳

اللہ تعالی :اللہ تعالی پر افتراء باندھنا،۱ ; اللہ تعالی کا منزّا ہونا،۱ ; اللہ تعالی کی ربوبیت ۶، ۸;اللہ تعالی کے عطایا ۶

انبیاء:

انبیاء کی باتوں کی سچائی ۳;انبیاء کی حق گوئي ۲; انبیاء کی صداقت ۲;انبیاء کی عصمت ۴;انبیاء کے فضائل ۲

انسان:انسانوں کی نجات کی قدر و منزلت ۱۳

بنی اسرائی ل:بنی اسرائیل کی نجات، ۹، ۱۰ ;بنی اسرائیل کی ہجرت ۹;بنی اسرائیل کے قائد، ۱۱ ;موسی کے زمانے کے بنی اسرائیل ۱۲

حکومت:فاسد حکومت سے نجات ۱۳

فرعون:فرعون اور موسی ۲ ۷;فرعون کی توقعات ۷;فرعون کی حکومت کا فساد ۱۰، ۱۲

فرعوني:فرعونیوں اور موسی عليه‌السلام ۷; فرعونیوں کی توقعات ۷

مفسدین:مفسدین سے نجات ۱۳

موسی عليه‌السلام :رسالت موسی عليه‌السلام ۱۱ ;فرعون سے موسی عليه‌السلام کے تقاضے ۹; موسی عليه‌السلام اور آل فرعون ۶;موسی عليه‌السلام اور فرعون ۱، ۸، ۹; موسی عليه‌السلام کا قصہ ۱، ۹، ۱۰; موسی عليه‌السلام کا معجزہ ۶، ۷; موسی عليه‌السلام کا منزّا ہونا ، ۱; موسی عليه‌السلام کی حقانیت کے دلائل ۵; موسی عليه‌السلام کی عصمت ۴;موسی عليه‌السلام کی قیادت ۱۱ ;موسی عليه‌السلام کی مسؤولیت ۱۰ ; موسی عليه‌السلام کی مسؤولیت کا داءرہ ۱۱ ; نبوت موسی عليه‌السلام کے دلائل ۵

آیت ۱۰٦

﴿ قَالَ إِن كُنتَ جِئْتَ بِآيَةٍ فَأْتِ بِهَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴾.

اس نے کہا کہ اگر تم معجزہ لائے ہو اور اپنی بات میں سچے ہو تو وہ معجزہ پیش کرو(۱۰٦)

۱_ فرعون کو رسالت کے دعوی میں موسی عليه‌السلام کی صداقت اور خدا کی طرف سے ان کے پاس کسی معجزہ اور آیت کے وجود کے بارے میں یقین نہ تھا_قال إن كنت جئت باية فا ت بها إن كنت من الصدقين

کلمہ "الصدقین" کا متعلق اصل رسالت اور "بینة" کا موجود ہونا ہے یعني: إن کنت من

الصادقين فی دعوی الرسالة و دعوی البينة_

۲_ فرعون نے حضرت موسی علیہ السلام سے کہا کہ اگر معجزہ پیش کرنے پر قادر ہو تو پیش کرو_

قال إن كنت جئت باية فا ت بها

واضح ہے کہ شرطیہ جملات میں شرط اور جزاء کو مفہوم کے اعتبار سے ایک جیسا نہیں ہونا چاہیے لہذا نہیں کہا جا سکتا کہ: اگر لائے ہو تو لاؤ: بنابراین جملہ "إن كنت جئت باية" (اگر معجزہ لائے ہو) کا معنی یوں صحیح ہوگا کہ کہا جائیے: اگر معجزہ پیش کرنے پر قادر ہو_

۳_ معجزہ، رسالت کے دعوی میں انبیاء کی صداقت کی دلیل ہے_إن كنت جئت باية فا ت بها إن كنت منالصدقين

انبیاء: انبیاء کا معجزہ ۳; انبیاء کی حقانیت کے دلائل ۳

فرعون: فرعون اور موسی علیہ السلام ۲; فرعون کا عقیدہ ، ۱; فرعون کے تقاضے ۲

معجزہ: معجزہ کے آثار ۳

موسی علیہ السلام : موسي علیہ السلام اور فرعون ۱; موسی علیہ السلام کا قصہ ۲; موسی علیہ السلام کا معجزہ ۱، ۲; موسی علیہ السلام کی صداقت ، ۱

آیت ۱۰۷

﴿ فَأَلْقَى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ﴾.

موسی نے اپنا عصا پھینک دیا اور وہ اچھا خاصا سانپ بن گیا (۱۰۷)

۱_ حضرت موسی علیہ السلام نے فرعون کی طرف سے (معجزے کا مطالبہ کرنے پر جواب میں) اپنا عصا زمین پر ڈال دیا_

فا لقى عصاه

۲_ حضرت موسی علیہ السلام کا عصا فرعون کے سامنے ایک بہت بڑا اژدہا بن گیا_فالقى عصاه فَإذا هى ثعبان مبين

۳_ حضرت موسی علیہ السلام کے عصا کا ایک بڑے اژدہا میں

تبدیل ہوجانا، فرعونیوں کی توقع کے خلاف تھا_فا لقی عصاہ فَإذاھی ثعبان مبین

جملہ "فَإذاهي ..." میں کلمہ "إذا" مفاجات کیلئے ہے اور دو معنوں کو بیان کرتا ہے، ایک یہ کہ قبل اور بعد والے جملے کے مفہوم میں اقتران زمانی پایا جاتا ہے، دوسرا یہ کہ اس کے بعد والے جملہ کا مفہوم ایک غیر متوقع حالت میں انجام پایا ہے_

۴_عصائے موسی کے زمین پر ڈالے جانے اور اس کے ایک اژدہا میں تبدیل ہونے کے درمیان وقت کا فاصلہ نہ تھا_

فا لقی عصاہ فإذاھی ثعبان مبین

۵_عصائے موسی سے تبدیل ہونے والا اژدہا، ایک حقیقی اژدہا تھا_فَإذاھی ثعبان مبین

کلمہ "ثعبان" کا کلمہ "مبین" (واضح اور آشکار) کے ذریعے وصف بیان کرنے میں اس نکتہ کی طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ وہ اژدہا ،وہمی اور خیالی نہ تھا بلکہ حقیقی تھا اور اس کی حرکات و سکنات کچھ اس طرح کی تھیں کہ اس کے اژدہا ہونے میں کسی شخص کیلئے شک باقی نہ رہا_

٦_عن ابی الحسن الرضا عليه‌السلام : إن الله تبارك و تعالی لما بعث موسي عليه‌السلام كان الا غلب علی ا هل عصره السحر فا تهم من عند الله عزوجل بما لم يكن عند القوم و فی وسعهم مثله و بما ا بطل سحرهم و ا ثبت به الحجة عليهم...[1]

حضرت امام رضا عليه‌السلام سے مروی ہے کہ:جب خدائے تبارک و تعالی نے حضرت موسی عليه‌السلام کو مبعوث کیا اس وقت کے لوگوں میں سحر و جادو کا بہت رواج تھا موسی عليه‌السلام نے خدا کی طرف سے ایسا معجزہ پیش کیا کہ جو لوگوں کے پاس نہ تھا اور وہ اس کو انجام دینے پر قادر نہ تھےیوں اس معجزہ کے ذریعے ان کے سحر کو باطل کیا اور ان پر حجت کو تمام کیا_

عصا:عصا کا اژدہا میں تبدیل ہوجانا ۲، ۳، ۴، ۵

فرعون:فرعون کے تقاضے ، ۱

فرعوني:فرعونی اور عصائے موسی عليه‌السلام ۳

معجزہ:معجزہ کی درخواست ، ۱

موسی عليه‌السلام :عصائے موسی عليه‌السلام ۱، ۲، ۳، ۴، ۵;موسی عليه‌السلام اور فرعون ۲، ۱;موسی عليه‌السلام کا قصّہ ۱، ۲، ۳;موسی عليه‌السلام کا معجزہ ۱، ۲، ۳، ۵;موسی عليه‌السلام کے معجزے کی خصوصیت ۴

۱)عیون اخبار الرضا ج/۲ ص ۸۰ ح ۱۲ ب ۳۲، نور الثقلین ج/۲ ص ۵۵ ح ۲۱۲ ۳_

آیت ۱۰۸

﴿ وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاء لِلنَّاظِرِينَ ﴾.

اورپھر اپنے ہاتھ کو نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے لئے انتہائی روشن اورچمکدار تھا(۱۰۸)

۱_ حضرت موسی عليه‌السلام نے فرعون کے مطالبے (معجزہ لانے) کے سلسلہ میں اپنی رسالت کی دوسری نشانی ظاہرکي_

إن کنت جئت باية فات بها ...نزع يده فإذا هی بيضاء للنظرين

۲_ حضرت موسی عليه‌السلام کے ہاتھ کا باہر نکالنے پر روشن اورچمکدار ہوجانا ان عليه‌السلام کی رسالت کی حقانیت کیلئے دوسرا معجزہ تھا_و نزع يده فإذاهی بيضاء للنظرين

۳_ حضرت موسی عليه‌السلام کے ہاتھ کا سفید ہوجانا ،تمام ناظرین کیلئے قابل رؤیت مگر غیر متوقع اور غیر عادی منظر تھا_

فإذا هی بيضاء للنظرين

غیرعادی امور: ۳

فرعون:فرعون کے تقاضے، ۱

معجزہ:معجزہ کا تقاضا، ۱

موسی عليه‌السلام :موسی عليه‌السلام اورفرعون ۱;موسی عليه‌السلام کا قصہ ۱، ۳;موسی عليه‌السلام کا معجزہ ۱، ۲; موسی کا ید بیضا ۲، ۳;موسی عليه‌السلام کی حقانیت کے دلائل ۲; موسی کے معجزے کی خصوصیت ۳

آیت ۱۰۹

﴿ قَالَ الْمَلأُ مِن قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هَذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ . ﴾

فرعوں کی قوم کے رؤسا نے کہا کہ یہ تو سمجھدار جادوگر ہے(۱۰۹)

۱_ فرعون کی قوم کے سرداروں نے موسی علیہ السلام کے معجزات دیکھنے کے بعد ان کا مقابلہ کرنے کیلئے آپس میں صلاح و مشورہ کیا_قال الملا من قوم فرعون

گزشتہ آیات میں فرعون کے ساتھ حضرت موسی علیہ السلام کی گفتگو کا تذکرہ تھا جبکہ اس آیت کریمہ میں فرعون کے درباریوں کا ردّ عمل بیان ہوا ہے_ سیاق کی اس تبدیلی اور بعد والی آیت کے جملے "فماذا تامرون" (تم لوگ کیا صلاح دیتے ہو) کو مدنظر رکھنے سے، یہ مطلب حاصل ہوتاہے کہ انہوں نے حضرت موسی علیہ السلام کے مقابلے کیلئے باہم صلاح و مشورہ کیا_

۲_ فرعون کے دربار کے سرکردہ افراد نے حضرت موسی علیہ السلام کے ساحر اور ان کے معجزات کے سحر ہونے کے بناپر اپنے مشاورتی اجلاس کا آغاز کیا_قال الملأمن قوم فرعون ان هذا لسحر عليم

ممکن ہے کہ جملہ "اِن هذا ..." درباریوں کي آپس میں بحث و گفتگو کے نتائج میں سے ہو، یعنی سب سے پہلے یہ مسئلہ زیر بحث لایا گیا کہ حضرت موسی علیہ السلام کے معجزات کس قسم کے ہیں، چنانچہ اس مطلب کو بیان کرنے کیلئے بھی ہوسکتاہے کہ انہوں نے حضرت موسی علیہ السلام کو ایک جادوگر فرض کرتے ہوئے ان کے ساتھ مقابلہ کے طریقہ کار کے بارے میں بحث کي، مندرجہ بالا مفہوم اسی دوسرے احتمال کی بنیاد پر اخذ کیا گیا ہے_

۳_ فرعون کی قوم کے سردار مشاورتی اجلاس میں تبادلہ خیالات کے بعد، اس نتیجہ تک پہنچے کہ بلا شک موسی علیہ السلام ایک ماہر جادوگر اور ان کے معجزات جادو ہیں_قال الملا من قوم فرعون إن هذا لسحر عليم

فوق الذکر مفہوم جملہ "اِن هذا ..." کے بارے میں گزشتہ مطلب کی توضیح کے ذیل میں بیان کیے گئے پہلے احتمال کی بنیاد پر اخذ کیا گیا ہے_

۴_ حضرت موسی علیہ السلام کے معجزات، فرعون کی قوم کے

سرداروں کی نظر میں با عظمت، غیر عادی اور حیرت انگیز امور تھے_إن هذا لَسَاحرٌ عليم

حضرت موسی علیه‌السلام کا کلمہ "علیم" (بہت دانا) کے ذریعے وصف بیان کیا جانا اور جملہ "اِنَّ ھذا ..." کو بہت زیادہ تاکید کے ساتھ لانا (یعنی جملہ اسمیہ کا استعمال دو حروف تاکید "اِنَّ" اور "لام" کے ساتھ اس مطلب کو روشن کرتا ہے کہ سب لوگ حضرت موسی علیه‌السلام کے کام کی عظمت کو سمجھتے ہوئے اس کے معترف تھے_

۵_ فرعون کی قوم کے سردار، فرعونی نظام کو برقرار رکھنے کی کوشش میں تھے_قال الملا ئ ...إن هذا لسحر عليم

غیر عادی امور: ۴

فرعون:فرعون کے کارندوں کا باہمی صلاح و مشورہ ۳

فرعوني:فرعونی اور حکومت کی حفاظت، ۵; فرعونی اور موسی کا معجزہ، ۲; فرعونیوں کی شورا، ۱، ۲; فرعونیوں کی کوشش، ۵

قوم فرعون:قوم فرعون کے سردار، ۱، ۲، ۳، ۵

معجزہ:معجزہ اور جادو ۲، ۳

موسی ۴:موسی علیه‌السلام پر جادوگری کی تہمت ۲، ۳;موسی علیه‌السلام کا قصّہ ۱، ۲، ۳، ۴;موسی علیه‌السلام کے ساتھ مبارزہ ۱;موسی علیه‌السلام کے معجزے کی عظمت ۴

آیت ۱۱۰

﴿ يُرِيدُ أَن يُخْرِجَكُم مِّنْ أَرْضِكُمْ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ﴾ .

جو تم لوگوں کو تمھاری سرزمین سے نکالنا چاہتا ہے اب تم لوگوں کا کیا خیال ہے(۱۱۰)

۱_ (بنی اسرائیل کی رہائی) کیلئے حضرت موسی علیه‌السلام کی تجویز کے بارے میں فرعونیوں کا تجزیہ، یہ تھا کہ موسی علیه‌السلام فرعونی نظام کو نابود کرنے لئے بنی اسرائیل کو طاقتور بنانا چاہتے ہیں_فا رسل معی بنی إسرائیل ...یرید ا ن یخرجکم من ا رضکم

۲_ فرعون اور اس کے درباری ان کے حکومتی نظام کو ختم

کرنے کے بارے میں حضرت موسی عليه‌السلام کی قوت سے آگاہ تھے_یرید ا ن یخرجکم من ا رضکم

مصر کی حکومت کے سربراہوں کا حضرت موسی عليه‌السلام (کہ جو ان کی حکومت کا تختہ الٹنے کے درپے تھے) کا مقابلہ کرنے کے طریقہ کار کے بارے میں تحقیق کرنے کیلیئے مشاورتی اجلاس تشکیل دینا، اس مطلب کو ظاہر کرتاہے کہ وہ لوگ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوت سے آگاہ اور سخت خوفزدہ تھے_

۳_ فرعون اور اس کے درباري، حضرت موسی عليه‌السلام اور بنی اسرائیل کے قوت پکڑنے اور اپنی حکومت اور سرزمین کے ہاتھ سے جانے سے بہت خوفزدہ تھے_یرید ا ن یخرجکم من ا رضکم

۴_ حضرت موسی عليه‌السلام کی تکذیب اور ان کے خلاف محاذقائم کرنے کا ایک سبب، حکومت اور وطن سے فرعونیوں کا شدید لگاؤ تھا_یرید ا ن یخرجکم من ا رضکم

۵_ حضرت موسی عليه‌السلام کو جادوگر قرار دینے اور ان کے مقاصد (فرعونی حکومت کا خاتمہ) کا تجزیہ کرنے کے بعد ان کے ساتھ مقابلے کے طریقہ کار کا انتخاب، فرعون کے درباریوں کے مشاورتی اجلاس میں زیر بحث لائے جانے والے مسائل میں سے تھا_فماذا تامرون

۶_ فرعون، امور مملکت کا نظام چلانے کے بارے میں دوسروں کے ساتھ صلاح و مشورہ سے گریز نہیں کرتا تھا_
یرید ا ن یخرجکم من ا رضکم فماذا تا مرون

بنی اسرائی ل:بنی اسرائیل کی قوت ۳;بنی اسرائیل کی نجات ۱

حکومت:حکومت کے ساتھ لگاؤ کے آثار ۴فرعون:فرعون اور موسی عليه‌السلام ۲;فرعون کا سیاسی نظام ۶;فرعون کی حکومت میں مشورت ۶;فرعون کے کارندوں کی شوری ۵

فرعوني:آل فرعون اور موسی عليه‌السلام ۲;آل فرعون کا تجزیہ ۵;آل فرعون کا خوف ۳;آل فرعون کا لگاؤ ۴;آل فرعون کی تہمتیں ۵;آل فرعون کے مبارزے کا طریقہ کار ۵;موسی عليه‌السلام پر جادوگری کی تہمت ۵;موسی عليه‌السلام کا قصہ ۱، ۳، ۵;موسی عليه‌السلام کی تکذیب کے اسباب ۴;موسی عليه‌السلام کی قوت ۲، ۳;موسی عليه‌السلام کے ساتھ مبارزہ ۵;موسی عليه‌السلام کے ساتھ مبارزہ کے اسباب ۴

وطن پرستي:وطن پرستی کے اثرات ۴

آیت ۱۱۱

﴿ قَالُواْ أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَأَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حَاشِرِينَ ﴾ .

لوگوں نے کہا کہ ان کو اور ان کے بھائی کو روک لیجئے اور مختلف شہروں میں جمع کرنے والوں کو بھیجئے(۱۱۱)

۱_ فرعونی حکومت کے سربراہوں کے مشاورتی اجلاس میں پیش کی جانے والی تجاویز میں سے ایک یہ تھی کہ حضرت موسی عليه‌السلام اور ان کے بھائی ہارون عليه‌السلام کو سزا دی جائیے_قالو ا رجه و ا خاه

حضرت موسی عليه‌السلام اورہارون عليه‌السلام کو سزا دینے میں تاخیر کی تجویز اس مطلب کو ظاہر کرتی ہے کہ فرعون یا اس کے بعض درباریوں نے موسی عليه‌السلام اورہارون عليه‌السلام کو سزا دینے کی تجویز پیش کی تھي_

۲_ حضرت موسی عليه‌السلام اور ان کے بھائی ہارون عليه‌السلام کی سزا میں تاخیر فرعون کے درباریوں کے مشاورتی اجلاس میں طے پائی تھي_قالو ا رجه و ا خاه

"ا رجہ"کی ضمیر"ہ"بصورت ساکن قرات کی گئي ہے اور فعل"ا رج"کا مفعول ہے"ا رج"فعل امر ہے اور مصدر"ارجاء" (تاخیر میں ڈالنا) سے لیا گیا ہے کلمہ "ارجاء" کے مشتقات

کبھی تو ہمزہ کے ساتھ استعمال ہوتے اور کبھی ان کا ہمزہ"الف" میں تبدیل ہو جاتاہے، چنانچہ کہا جاتاہے:"اَرجا یُرجي ُ اور اَرجی یُرجي"_ یہ نکتہ بھی قابل ذکر ہے کہ آیت کریمہ میں تاخیر سے مراد سزا میں تاخیر ہے_

۳_ حضرت موسی عليه‌السلام کے بھائی حضرت ہارون عليه‌السلام ، تبلیغ رسالت اور فرعونیوں کی ہدایت اور راہنمائی کے سلسلہ میں اپنے بھائی کے قدم بہ قدم ہمراہ تھے_ا رجه و ا خاه

۴_ فرعونیوں کے اجلاس میں پاس کی گئي آراء میں سے ایک رائے یہ بھی تھی کہ حضرت موسی عليه‌السلام کے معجزے کو ماہر جادوگروں کی مدد سے ناکام بنایا جائیے_و ا رسل فی المدائن حشرين

۵_ فرعون کے دربار کے سرکردہ افراد نے فرعون سے کہا

کہ موسی علیہ السلام اورہارون علیہ السلام کی سزا میں تاخیر کرتے ہوئے ، اطراف و اکناف سے ماہر جادوگروں کو طلب کرے_

و ا رسل فى المدائن حشرين

کلمہ "حشرين" سے مراد "اکٹھا کرنے والے" اور "روانہ کرنے والے"ہیں ، اور قبل اور بعد کی آیت کی روشنی میں اس کا مفعول "ساحرين" ہے اور خود کلمہ "حشرين" فعل "ا رسل" کیلئے مفعول ہے_بنابراین جملہ "ا رسل ..."کا معنی یہ ہوگا کہ "جادوگروں کو اکٹھا کرنے اور روانہ کرنے کیلئے اپنے اہلکاروں کو آمادہ کرو_

٦_ ماہر جادوگروں کو اکٹھا اور حاضر کرنے کیلئے درباری کارندوں کی تجویز یہ تھی کہ فرعون کے زیر اثر شہروں کی طرف ،حکومتی اہلکاروں کو روانہ کیا جائے_و ا رسل فى المدائن حشرين

کلمہ "المدائن" کا "ال" عہد ذہنی ہے کہ اس میں فرعون کے زیر اثر شہروں کی طرف اشارہ پایا جاتاہے اس لئے کہ فرعون اور اس کے درباریوں کے درمیان معہود، ان کے اپنے ہی ملک کے شہرہیں_

جادوگر:جادوگروں سے مدد حاصل کرنا ۵، ۴;جادوگروں کو حاضر کرنا ۵، ٦

فرعون:فرعون کے کارندے ٦;فرعون کے کارندوں کی خواہشات ۵;فرعون کے کارندوں کی شوری ۱، ۲، ۴

فرعوني:فرعونیوں کا عزم ٦

قوم فرعون:قوم فرعون کے سردار، ۱، ۲، ۴;

موسی (ع)موسی علیہ السلام کا قصّہ ۱، ۲، ۳، ۴، ۵;موسی علیہ السلام کا مقابلہ ٦; موسی علیہ السلام کی رسالت کا شریک ۳; موسی علیہ السلام کی سزا، ۱ ; موسی علیہ السلام کی سزا میں تاخیر ۲، ۵; موسی علیہ السلام کے بھائی ۳; موسی علیہ السلام کے معجزے کا مقابلہ ۴

ہارون علیہ السلام :ہارون علیہ السلام کا کردار ۳;ہارون علیہ السلام کی تبلیغ ۳;ہارون علیہ السلام کی راہنمائی ۳;ہارون علیہ السلام کی سزا، ۱;ہارون علیہ السلام کی سزا میں تاخیر ۵، ۲

آیت ۱۱۲

﴿ يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ ﴾.

جو تمام ماہر جادوگروں کو بلا کر لے ائیں (۱۱۲)

۱_ فرعون، مصر کے علاقے میں ایک با اثر سلطنت اور اقتدار کا مالک تھا_یا توك بكل ساحر عليم

فعل "یا توک" فعل امر کے جواب میں آیا ہے اور ایک مقدر حرف شرط کے ذریعے مجزوم ہوا ہے، کلام کی صورت یوں بنتی ہے: اِن ترسل الحاشرین یاتوک بکل ساحر علیم_ کلام کی اس طرح کی ترکیب کا انتخاب اس نکتہ پر مشتمل ہے کہ حکومتی اہلکاروں کو روانہ کرنے کا لازمہ، جادوگروں کو حاضر کرنا ہے اور یہ مطلب اس نکتہ کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ فرعون اور اس کے اہلکار، مصر کے علاقے میں کافی با اثر تھے_

۲_ حضرت موسی عليه‌السلام کی بعثت کے وقت مصر کے علاقے میں جادو کا رواج تھا_یا توك بكل سحر عليم

۳_ حضرت موسی عليه‌السلام کا مقابلہ کرنے کیلئے تمام ماہر جادوگروں کو طلب کرنے کے بارے میں فرعون کے درباریوں کی فرعون سے درخواست_یا توك بكل ساحر عليم

۴_ فرعون کے درباري، حضرت موسی عليه‌السلام کے معجزات کی عظمت اور حیرت انگیزی سے سخت مرعوب تھے_
یا توك بكل ساحر عليم

حضرت موسی عليه‌السلام کا مقابلہ کرنے کیلئے مصر کے تمام ماہر جادوگروں کو طلب کرنا، مندرجہ بالا مفہوم فراہم کرتا ہے_

جادو:جادو کی تاریخ ۲;موسی عليه‌السلام کے زمانے میں جادوگری ۲

جادوگر:جادوگروں کو اکٹھا کرنا ۳

سرزمین مصر: ۱سرزمین مصر میں جادوگری ۲

فرعون:فرعون کا سیاسی نظام، ۱ ; فرعون کی حکومت، ۱ ; فرعون کی قوت ، ۱; فرعون کے اہلکاروں کے تقاضے ۳

فرعونی :فرعونی اور جادوگروں کو طلب کرنا ۳; فرعونیوں کا خوف ۴

قوم فرعون:قوم فرعون کے سردار ۳

موسی عليه‌السلام :موسی عليه‌السلام کا قصہ ۳;موسی عليه‌السلام کے ساتھ مبارزہ ۳;موسی عليه‌السلام کے معجزے کی عظمت ۴

آیت ۱۱۳

﴿ وَجَاء السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالْواْ إِنَّ لَنَا لأَجْراً إِن كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ﴾.

جادوگر فرعون کے پاس حاضر ہوگئے اور انھوں نے کہا کہ اگر ہم غالب آگئے تو کیا ہمیں اس کی اجرت ملے گی (۱۱۳)

۱_ حضرت موسی عليه‌السلام کا مقابلہ کرنے کیلئے بلائے جانے والے تمام ماہر جادوگر، فرعون کے دربار میں حاضر ہوئے_

و جاء السحرة فرعون

کلمہ "السحرة" میں "ال" عہد ذکری ہے اور اس میں "کل سحر علیم" کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے_

۲_ جادوگروں کو اکٹھا کرنے پر مامور اہلکاروں نے مکمل کامیابی کے ساتھ اپنی ماموریت انجام دي_

يا توك بكل سحر عليم_ و جاء السحرة فرعون

اس لحاظ سے کہ کلمہ "السحرة" میں "ال" عہد ذکری ہے اور اس سے مراد وہی فرعون کے حکم میں آنے والا جملہ "کل سحر علیم" ہے اور اس سے یہ مطلب حاصل ہوتا ہے کہ فرعون کے اہلکاروں نے کسی کمی بیشی کے بغیر فرعون کے حکم کو جاری کرنے میں کامیابی حاصل کي_

۳_ حضرت موسی عليه‌السلام کے ساتھ مبارزہ کرنے کیلئے تمام جادوگر، فرعونی اہلکاروں کی طرف سے کسی زور و جبر کے بغیر فرعون کے دربار میں حاضر ہوگئے_و جاء السحرة فرعون

فرعون کے دربار میں جادوگروں کی حاضری کو جملہ "و آتو بالسحرة" (جادوگر لائے گئے) کی بجائیے جملہ "و جاء السحرة" (جادوگر ائے) کے ذریعے بیان کیا گیا ہے، لہذا اس مطلب میں اس نکتہ کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ جادوگر اپنی مرضی سے دربار میں حاضر ہوئے_

۴_ حضرت موسی کا مقابلہ کرنے کیلئے فرعون اپنے زمانے کے پڑھے لکھے افراد سے استفادہ کرنے کی کوشش میں تھا_
و جاء السحرة فرعون

۵_ حق کے خلاف مبارزہ کرنے کیلئے باطل حکومتوں کا علماء سے استفادہ کرنا_و جاء السحرة فرعون

٦_ جادو کے فن اور جادوگروں کا باطل حکومتوں کی خدمت کرنا_و جاء السحرة فرعون

۷_ جادوگروں نے حضرت موسی عليه‌السلام کے خلاف مبارزہ کرنے کیلئے راضی ہونے کے بعد، فرعون سے کہا کہ اگر ہم موسی عليه‌السلام سے جیت جائیں تو ہمیں بڑا انعام ضرور ملنا چاہیئے_قالوا إن لنا لا جرا إن كنا نحن الغلبين

جملہ "اِن لنا..." استفہامی ہے اور حرف استفہام مقدر ہے اور کلمہ "اجراً" کا بطور نکرہ آنا، انعام کے قیمتی ہونے پر دلالت کرتا ہے_

۸_ حضرت موسی عليه‌السلام کے خلاف مبارزہ کرنے کیلئے جادوگروں کے رجحانات سے استفادہ_
قالوا إن لنا لا جراً إن كنا نحن الغلبين

۹_ فرعون اپنے خدمتگزاروں کو مال و منال دینے کے معاملے میں بخیل اور سخت مزاج کا مالک تھا_
قالوا إن لنا لا جراً إن كنا نحن الغلبين

ترغیب دلانا: ترغیب دلانے کے عوامل ۸

جادوگر: جادوگر اور باطل حکومتیں ٦; جادوگروں کی خدمات ٦; جادوگروں کی خواہشات ۷; فرعون کے دربار میں جادوگر ۳، ۱

حق: حق کے ساتھ مبارزہ ۵

حکومت: باطل حکومت اور علماء ۵

علماء: علماء سے غلط استفادہ ۴، ۵

فرعون: فرعون اور آگاہ افراد ۴; فرعون کا بخل ۹; فرعون کا مزاج ۹; فرعون کی تنگ دلی ۹; فرعون کے رذائل ۹; فرعون کے عطایا ۹

فرعون کے جادوگر: فرعون کے جادوگروں کا حاضر ہونا ۱; فرعون کے جادوگروں کی رضایت ۷; فرعون کے جادوگروں کی منفعت طلبی ۸

فرعونی :فرعونی اور جادوگروں اکٹھا کرنا ۲، ۳;فرعونیوں کی کوششیں ۲

موسی عليه‌السلام :موسی عليه‌السلام کا قصّہ ۱، ۴، ۷، ۸;موسی عليه‌السلام کے ساتھ مبارزہ ۱، ۳، ۴، ۷، ۸

آیت ۱۱۴

﴿ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴾.

فرعون نے کہا بیشک تم میرے دربار میں مقرب ہوجاؤگے (۱۱۴)

۱_ فرعون نے جادوگروں کی درخواست (کامیابی کی صورت میں انعام عطا کرنے) کا مثبت جواب دیا_

إن لنا لا جراً ...قال نعم

۲_ فرعون نے جادوگروں کو بشارت دی کہ کامیابی کی صورت میں وہ قیمتی انعام حاصل کرنے کے علاوہ اس کے دربار کے مقربین میں سے ہوں گے_قال نعم و إنكم لمن المقربين

۳_ ظالم حکمرانوں کا حق کے خلاف جنگ کرنے والے علماء کو اپنی بارگاہ میں مقرب بنانے کی حدتک تجلیل و احترام کرنا_

قال نعم و إنكم لمن المقربين

۴_ فرعون، حضرت موسی عليه‌السلام کے معجزات کے سامنے بے بس ہونے کی وجہ سے انہیں ناکام بنانے کیلئے بھاری قیمت ادا کرنے پر راضی ہوگیا_قال نعم و إنكم لمن المقربين

اس لحاظ سے کہ فرعون، حضرت موسی عليه‌السلام پر فتح حاصل کرنے کیلئے ہر قیمت ادا کرنے پر راضی ہوگیا اس سے یہ مطلب سمجھ آتاہے کہ فرعون حوصلہ ہار چکا تھا اور اپنے اندر شدید عجز کا احساس کر رہا تھا_

حق کے ساتھ مبارزہ:حق کے ساتھ مبارزے کا انداز ۳

ظالم حکمران:ظالم حکمران اور علماء ۳

علماء:علماء سے غلط استفادہ ۳

فرعون:فرعون اور جادوگر، ۱، ۲;فرعون اور موسی عليه‌السلام کا معجزہ ۴; فرعون کی بشارت ۲

فرعون کے جادوگر:فرعون کے جادوگروں کا انجام ۲; فرعون کے جادوگروں کا انعام،۱ ; فرعون کے جادوگروں کو بشارت ۲;فرعون کے جادوگروں کی خواہشات،۱

موسی ؑ :موسی ؑ کا قصّہ ۳;موسی ؑ کے ساتھ مبارزہ ۳

آیت ۱۱۵

﴿ قَالُواْ يَا مُوسَى إِمَّا أَن تُلْقِيَ وَإِمَّا أَن نَّكُونَ نَحْنُ الْمُلْقِينَ ﴾.

ان لوگوں نے کہا کہ موسی آپ عصا پھینکیں گے یا ہم اپنے کام کا آغاز کریں (۱۱۵)

۱_ حضرت موسی ؑ کے خلاف مقابلے کیلئے مقرر کي گئي جگہ ميں جمع ہونے کے بعد، جادوگروں نے مقابلہ کا آغاز کرنے والے کا انتخاب حضرت موسی ؑ پرچھوڑا_قالو ی موسی إما ا ن تلقی و إما ا ن نکون نحن الملقین

واضح ہے کہ طرفين (موسی ؑ اورجادوگر) ميں سے ہر ايک اپنا کام پيش کرنے کيلئے ميدان ميں حاضر ہوچکے تھے لہذا جملہ "إما ان تلقي..." سے سمجھی جانے والی تخيير کام کا آغاز کرنے والے کی طرف ناظر ہے نہ کہ اصل انجام کی طرف_

۲_ جادوگروں نے موسی ؑ کے معجزے کے مشابہ ،جادو کا بندو بست کيا تھا_

إما ا ن تلقی و إما ا ن نکون نحن الملقین

کلمات "تلقي" اور "ملقين" کہ جن کا مصدر "اِلقا" (ڈالنا) ہے، کے استعمال سے يہ مطلب حاصل ہوتاہے کہ ان کا جادو موسي ؑ کے معجزے کے ساتھ صوری مشابہت رکھتا تھا_

۳_ دربار فرعون کے جادوگر، حضرت موسی ؑ کا مقابلہ کرنے کے سلسلہ ميں باہم متحد اور ايک دوسرے کے مددگار تھے_قالوا ی موسی إما ا ن تلقی و إما ا ن نکون نحن الملقین

واضح ہے کہ جادوگروں نے جملات "إما ان تلقي" اور "اما ان نکون نحن الملقين" کو ايک ساتھ مل کر يا جدا جدا سب نے نہيں کہا، لہذا ان جملات کی نسبت ان سب کی طرف دينے ميں اس مطلب کی طرف اشارہ پايا جاتاہے کہ وہ سب موسی ؑ کے مقابلے ميں متحد تھے_

۴_ دربار فرعون کے جادوگر، موسي عليه السلام کے معجزے پر اپنے جادو کے غالب آنے کے بارے ميں مطمئن تھے_
إما ا ن تلقى و إما ا ن نكون نحن الملقين
اس لحاظ سے کہ جادوگروں نے مقابلہ شروع کرنے والے کو متعين کرنے کا اختيار، حضرت موسى عليه السلام کو ديا اور اپنے ساتھ مربوط جملے کو تاکيد کے ساتھ بيان کيا اس سے يہ بات معلوم ہوتى ہے کہ وہ اپنے غلبے کے بارے ميں مطمئن تھے_
فرعون کے جادوگر:فرعون کے جادوگر اور موسى عليه السلام ۱، ۲، ۳;فرعون کے جادوگروں کا اتحاد۳; فرعون کے جادوگروں کا اطمينان ۴;فرعون کے جادوگروں کا جادو۲
معجزہ:معجزہ اور جادو ۲
موسى عليه السلام :موسى عليه السلام کا قصّہ،۲،۱،۴،۳;موسى عليه السلام کے ساتھ مبارزہ ۳;موسى عليه السلام کے معجزے کا مقابلہ ۴

آيت ۱۱٦

﴿قَالَ أَلْقُوْاْ فَلَمَّا أَلْقَوْاْ سَحَرُواْ أَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوهُمْ وَجَاءوا بِسِحْرٍ عَظِيمٍ﴾.
موسى نے کہا کہ تم ابتدا کرو_ ان لوگوں نے رسياں پھينکيں تو لوگوں کى آنکھوں پر جادو کرديا اور انھيں خوفزدہ کرديا اور بہت بڑے جادو کا مظاہرہ کيا(۱۱٦)
۱_ حضرت موسى عليه السلام نے جادوگروں کے جادو کى پرواہ نہ کرتے ہوئے مقابلے کى ابتداء ان کے حوالے کردي_
قال ا لقوا
۲_ حضرت موسى عليه السلام کى رضايت کے بعد جادوگروں نے جادوگرى کيلئے جو کچھ آمادہ کررکھا تھا تماشائی وں کے سامنے ڈال ديا اور ان کى نظربندى کردي_ فلما ا لقوا سحروا ا عين الناس
۳_ فرعونى جادوگروں کے جادو کى حقيقت، نظربندى اور اشياء کو ان کى اصلّيت کے خلاف ظاہر کرنے کے سوا کچھ نہ تھي_ فلما ا لقوا سحروا ا عين الناس

۴_ فرعونی جادوگروں کا جادو لوگوں کیلئے شدید خوف و ہراس کا باعث ثابت ہوا_فلما ا لقوا سحروا ا عین الناس

"استرھاب" سے مراد "ڈرانا" ہے جملہ "استرھبوھم" کا عطف شرط کی جزا پر بھی ہوسکتا ہے یعنی "سحروا..." اور "فلما القوا ..." پر بھی ہوسکتا ہے فوق الذکر مفہوم پہلے احتمال ہی کی بنیاد پر اخذ کیا گیا ہے یعني: سحروا اعین الناس و استرھبوھم بسحرھم_

۵_ فرعونی جادوگروں نے لوگوں کی نظربندی کرنے کے بعد، انہیں ڈرانا شروع کردیا_فلما القوا ...و استرھبوھم

فوق الذکر مفہوم کی بنیاد اس احتمال پر ہے کہ "استرھبوا" کا عطف جملہ "فلما القوا..." پر کیا جائیے_ اس صورت میں جملہ "استرھبوھم" اس مطلب پر دلالت کرتا ہے کہ جادوگر نظربندی کرنے کے بعد اپنی حرکات و سکنات کے ذریعے لوگوں کو مکمل طورپر اپنے جادو کے رعب میں لانے کی کوشش کرتے تھے_

٦_ فرعونی جادوگروں نے جادو کا ساز و سامان پھینکنے اور لوگوں میں خوف و ہراس ایجاد کرنے کے ذریعے بڑا اور حیرت انگیز جادو کردکھایا_سحروا ا عین الناس و استرھبوھم و جاء و بسحر عظیم

جادو: جادو کی تاثیر ۴; نظربندی کا جادو ۲

فرعون کے جادوگر: فرعون کے جادوگر اور لوگ ۴، ۵، ٦; فرعون کے جادوگروں کا جادو ۳، ٦، ۴; فرعون کے جادوگروں کا جادو ڈالنا ۲; فرعون کے جادوگروں کا شعبدہ ۳،۵

موسی عليه‌السلام : موسی عليه‌السلام اور فرعون کے جادوگر ۲، ۱; موسی عليه‌السلام کا قصّہ ۱،۲،٦; موسی عليه‌السلام کے ساتھ مبارزہ ۱،

آیت ۱۱۷

﴿ وَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴾.

اور ہم نے موسی کو اشارہ کیا کہ اب تم بھی اپنا عصا ڈال دو وہ ان کے تمام جادو کے سانپوں کو نگل جائیے گا(۱۱۷)

۱_ خداوند متعال نے جادوگروں کے جادو کے بعد حضرت موسی عليه‌السلام کو فرمان دیا کہ وہ اپنے عصا کو زمین

پرڈالیں_و ا وحینا إلی موسی ا ن ا لق عصاك

٢_ خداوند متعال نے اپنا فرمان، وحی کے ذریعے حضرت موسی ؑ تک ابلاغ کیا_و ا وحینا إلی موسی ا ن ا لق عصاك

٣_ عصائے موسی ؑ نے ڈالے جانے کے بعد جادوگروں کے بنائے ہوئے سحر آمیز ساز و سامان کو نگل لیا_
فإذا هی تلقف ما یا فکون

"لَقْف" (تلقف کا مصدر ہے) اور یہ کسی چیز کو سرعت کے ساتھ لینے کے معنی میں استعمال ہوتاہے اور اس آیہ مبارکہ میں مورد کی مناسبت سے "نگلنے" کے معنی میں تفسیر کیا گیا ہے_ جملہ "فاذا هي ..." مقابلے کی جگہ پیش آنے والے کسی واقعہ کی خبر کے طور پر ہوسکتاہے کہ اس صورت میں جملے کی حالت یوں ہوگي:
ا وحینا إلی موسی ا ن ا لق عصاك فا لقها فإذَا هی تلقف

٤_ خداوند متعال نے حضرت موسی ؑ کو بشارت دی کہ ان کا عصا ڈالے جانے کے بعد جادوگروں کے بنائے ہوئے ساز و سامان کو نگل جائیے گا_ا ن ا لق عصاك فإذَا هی تلقف ما یا فکون

مندرجہ بالا مفہوم میں "فاذا هي ..." جملہ "ا ن الق عصاك" کی طرح " أُوحینا" کی تفسیر ہے اس بنی کے مطابق جملے کی صورت یوں بنے گي:ا لق عصاك فإذَا ا لقیتها إذا هی تلقف ما یا فکون_

٥_ عصائے موسی ؑ نے جادوگروں کے سحر آمیز ساز و سامان کو نگل کر، ایک حیرت انگیز اور خلاف توقع منظر ایجاد کر دکھایا_فإذَا هی تلقف ما یافکون

"إذَا" مفاجات کیلئے ہے اور اس مطلب پر دلالت کرتاہے کہ اس کے بعد والا جملہ ایک غیر متوقع حالت میں واقع ہوا ہے_

٦_ جادو، معجزے کے مقابلے میں ایک ناپائی دار چیز ہے_فإذَا هی تلقف ما یا فکون

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی بشارت ٤;اللہ تعالی کے اوامر، ١، ٢

جادو:جادو کی حقیقت ٦;جادو کی ناپائی داری ٦

فرعون کے جادوگر:فرعون کے جادوگروں کا جادو، ١;فرعون کے جادوگروں کی شکست ٣، ٤، ٥

معجزہ: معجزہ اور جادو ٦

موسی علیہ السلام :عصائے موسی علیہ السلام ۱، ۲، ۳، ۴، ۵ ;موسی علیہ السلام کا قصّہ ۱، ۳، ۴، ۵ ;موسی علیہ السلام کا معجزہ ۱، ۲، ۳ ;موسی علیہ السلام کو بشارت ۴ ; موسی علیہ السلام کو وحی ۲

آیت ۱۱۸

﴿ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ ﴾.

نتیجہ یہ ہوا کہ حق ثابت ہوگیا اور ان کا کاروبار باطل ہوگیا (۱۱۸)

۱_ عصائے موسی علیہ السلام جادوگروں کے جادو کو نگل کر حق کے اثبات اور جادوگروں کے دعوؤں کے ابطال کا باعث بنا_ فوقع الحق و بطل ما کانوا یعملون

فوق الذکر مفہوم میں "کانوا" اور "یعملون" کی ضمیریں ، جادوگروں کی طرف پلٹائی گئي ہیں اس مبنی کے مطابق جملہ "ما کانوا ..." میں مذکور "ما" سے مراد وہی ساز و سامان ہے کہ جسے جادوگروں نے تماشائی وں کی نظر میں متحرک جانوروں کی صورت میں پیش کیا تھا_

۲_ جادوگر ایک طویل مدت تک مسلسل حضرت موسی علیہ السلام کے خلاف جادو مہیّا کرنے میں لگے رہے تھے_ و بطل ما کانوا یعملون

"کانوا" کے بعد فعل مضارع "یعملون" کا استعمال اس بات سے حکایت کرتا ہے کہ جادوگر ایک عرصہ سے مسلسل اپنے آپ کو جادوگری کیلئے آمادہ کر رہے تھے_

۳_ حضرت موسی علیہ السلام کا معجزہ آپ علیہ السلام کی حقانیت کی تثبیت اور فرعون اور اس کے درباریوں کی تدابیر کی ناکامی کا سبب بنا_ فوقع الحق و بطل ما کانوا یعملون

فوق الذکر مفہوم اس اساس پر اخذ کیا گیا ہے کہ "کانوا" اور "یعملون" کی ضمیروں سے مراد فرعون اور اس کے ساتھی ہوں _ اس مبنی کے مطابق "ما کانوا" میں "ما" سے مراد ، فرعون کی ربوبیت کی تثبیت کیلئے کی جانے والی ، آل فرعون کی کوششیں ہوں گي_

۴_ انبیائے الہی کے معجزات ، ان کی حقانیت کو ثابت کرنے اور مخالفین دین کی کوششوں کو ناکام بنانے

کیلئے ہوتے ہیں_فوقع الحق و بطل ما کانوا یعملون

انبیا:انبیا کے معجزے کا فلسفہ ۴;حقانیت انبیاء کے دلائل ۴

دین:مخالفین دین کے خلاف مبارزہ ۴;

فرعون کے جادوگر:فرعون کے جادوگر اور موسی ؑ ۲;فرعون کے

جادوگروں کی سازش ۲; فرعون کے جادوگروں کے جادو کا تہی ہونا ۱; فرعون کے جادوگروں کے خلاف مبارزہ ۳

قوم فرعون:قوم فرعون کے سردار، ۳

معجزہ:معجزہ کے آثار، ۱; معجزہ اور جادو ، ۱

موسی ؑ :عصائے موسی ؑ ۱;موسی ؑ کا قصّہ ۱، ۲، ۳;موسی ؑ کا معجزہ ۳;موسی ؑ کی حقانیت کا اثبات

، ۱;موسی ؑ کی حقانیت کے دلائل ۳

آیت ۱۱۹

﴿ فَغُلِبُواْ هُنَالِكَ وَانقَلَبُواْ صَاغِرِينَ ﴾.

وہ سب مغلوب ہوگئے اور ذلیل ہوکر واپس ہوگئے(۱۱۹)

۱_ آل فرعون اپنے جادوگروں کی ناکامی کی وجہ سے تماشائی وں کی ایک بڑی تعداد کے سامنے مغلوب ہوئے اور ذلت کے ساتھ مقابلے کے میدان سے رخصت ہوگئے_فغلبوا هنا لك و انقلبوا صغرين

فوق الذکر مفہوم میں "فغلبوا" اور "انقلبوا" کی ضمیریں ،آل فرعون کی طرف پلٹائی گئي ہیں_

۲_ دربار فرعون کے جادوگروں نے سحر کے باطل ہونے کی وجہ سے شکست کھائی اور مقابلے کے میدان میں ذلیل ہوئے_فغلبوا هنالك و انقلبوا صغرين

فوق الذکر مفہوم میں "فغلبوا" اور "انقلبوا" کی ضمیروں سے مراد جادوگر ہیں_

فرعون کے جادوگر:فرعون کے جادوگروں کی ذلت ۲؛فرعون کے جادوگروں کی شکست ۱، ۲

فرعونی :فرعونیوں کی شکست ۱،

موسی علیہ السلام :موسی علیہ السلام کا قصّہ ۲

آیت ۱۲۰

﴿ وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ﴾.

اور جادوگر سب کے سب سجدہ میں گرپڑے(۱۲۰)

۱_ جادوگروں نے جب موسی علیہ السلام کے معجزے اور اپنے جادو کے بطلان کا مشاہدہ کیا تو زمین پر گرپڑے اور بارگاہ خدا میں سجدہ کیا_و ا لقی السحرة سجدین

۲_ جادوگروں نے موسی علیہ السلام کے معجزے کی عظمت کا مشاہدہ کرتے ہوئے خداوند متعال کی عظمت کودرک کرلیا اور اسے پرستش کے لائق جانا_و ا لقیالسحرة سجدین

۳_ خداوند متعال کی عظمت کی طرف انسان کی توجہ اسے بارگاہ الہی میں اظہار عبودیت اورپرستش پر مجبور کرتی ہے_

و ا لقیالسحرة سجدین

فعل "القي"کو مجہول لانے میں اس مطلب کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ جادوگروں نے موسی علیہ السلام کے معجزے کو دیکھتے ہوئے عظمت خدا سے آگاہی حاصل کی اور بے اختیار اس کی بارگاہ میں سر بسجود ہوئے_

۴_ خدا کی عظمت کی طرف متوجہ ہونے اور اس کی عظیم آیات کا مشاہدہ کرنے پر اس کی بارگاہ میں اظہار عبودیت ضروری ہے_و ا لقیالسحرة سجدین

آیات الہی کا مشاہدہ کرنے اور عظمت خدا کی طرف توجہ کرنے پر جادوگروں کے سجدہ کرنے کو بیان کرنے کا ایک مقصد یہ ہے کہ اس مطلب کی تعلیم دی جائیے کہ آیات الہی کا مشاہدہ کرنے

اور عظمت خدا کی طرف توجہ پیدا کرنے پر سزاوار ہے کہ انسان اس کے سامنے فروتنی کا اظہار کرتے ہوئے سر تعظیم خم کرے۔

۵_ زمین پر گرنا اور سجدہ کرنا قدیم زمانہ سے بندگي، پرستش اور تسلیم کے اظہار کی ایک علامت سمجھا جاتاہے۔

و القی السحرۃ سجدین

ظاہراً "سجدہ" سے مراد زمین پر پیشانی رکھنا ہے بنابراین کلمہ "سجدین" اس مطلب کو بیان کرتا ہے کہ زمین پر پیشانی ٹیکتے ہوئے اظہار خضوع کرنا (سجدہ) ایک طولانی سابقہ رکھتا ہے چنانچہ بعد والی آیت "ء امنا برب العلمین" اس مطلب پر دال ہے کہ یہ عمل اظہار بندگی کیلئے انجام دیا جاتا رہا ہے۔

آیات خدا: آیات خدا کی طرف توجہ ۴

ترغیب دلانا: ترغیب دلانے کے عوامل ۳

تسلیم: تسلیم کی علامات ۵

جہان بيني: جہان بینی اور ائی ڈیا لوجی ۳

فرعون کے جاوگر: فرعون کے جادوگر اور موسی علیہ السلام کا معجزہ، ۱، ۲؛ فرعون کے جادوگروں کا سجدہ، ۱؛ فرعون کے جادوگروں کا عقیدہ، ۲؛ فرعون کے جادوگروں کی تجدید نظر ۲؛ فرعون کے جادوگروں کے جادو کا بطلان، ۱

ذکر: عظمت خدا کا ذکر ۴؛ عظمت خدا کے ذکر کے اثرات ۳

سجدہ: سجدے کی تاریخ ۵

عبادت: عبادت کا باعث ۳

عبودیت: اظہار عبودیت ۴؛ اظہار عبودیت کے عوامل ۳؛ عبودیت کی علامات ۵

موسی علیہ السلام : موسی علیہ السلام کا قصہ ۱

آیت ۱۲۱

﴿ قَالُواْ آمَنَّا بِرِبِّ الْعَالَمِينَ ﴾.

ان لوگوں نے کہا کہ ہم عالمین کے پروردگار پر ایمان لے ائے (۱۲۱)

۱_ حضرت موسی علیہ السلام کے معجزے کو دیکھ کر جادوگروں نے تمام جہان ہستی پر خدا کی ربوبیت کا یقین کرلیا اور اس پر ایمان لے ائے_قالوا ء ا منا برب العلمین

۲_ جادوگروں نے خدا پر ایمان لانے کا ایک ساتھ اعلان کیا_قالوا ء ا منا برب العلمین

کلمہ "قالوا" اس مطلب کو بیان کرتاہے کہ جادوگر اعلانیہ طورپر خدا اور اس کی ربوبیت پر ایمان لائے اور ایک ساتھ مل کر اس کا اظہار کیا_

۳_ جادوگروں نے بارگاہ خدا میں سجدہ کرتے وقت اس کی ربوبیت پر ایمان کا اظہار کیا_
و ا لقی السحرة سجدین _ قالوا ء ا منا برب العلمین

مندرجہ بالا مفہوم اس بنیاد پر اخذ کیا گیا ہے کہ جملہ "قالوا ا منا ..." کلمہ "السحرة" کیلئے حال ہو یا پھر یہ کہ جملہ "ا لقی السحرة..." کیلئے بدل اشتمال ہو_ ان دو مبانی کے مطابق مورد بحث آیت اس مطلب پر دلالت کرتی ہے کہ جادوگروں نے بارگاہ خدا میں سجدہ کرتے وقت خدا پر اپنے ایمان کا اظہار کیا تا کہ یہ توہّم نہ ہو کہ ان کا سجدہ فرعون کیلئے ہے_

۴_ جادوگر، حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھ مقابلہ کرنے سے پہلے ان کی رسالت سے آگاہ تھے_
قالوا ء ا منا برب العلمین

ربوبیت خدا پر جادوگروں کی تاکید اور حقانیت موسی علیہ السلام سے آگاہی کے فوراً بعد اس کو قبول کرلینا، اس مطلب کو بیان کرتاہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کے پیغامات (کہ جن میں سب سے واضح طورپر، خدا کی ربوبیت مطلق کے بارے میں اعتقاد ہے) سے جادوگر موسی علیہ السلام کے مقابلے پر اترنے سے پہلے آگاہی رکھتے تھے_

۵_ پوری کائنات کی تدبیر، خدا کے ہاتھ میں ہے_ء ا منا برب العلمین

۶_ حضرت موسی علیه‌السلام کا اپنے زمانے کے کافر لوگوں کیلئے اہم اور واضح ترین پیغام، خدا کی ربوبیت مطلق کا پیغام تھا_
قالوا ء ا منا برب العلمین

آفرینش:آفرینش کی تدبیر ۵

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی ربوبیت ۱، ۵، ۶

ایمان:ایمان کے عوامل ،۱;خدا پر ایمان ۲;ربوبیت خدا پر ایمان ۳

فرعون کے جادوگر:فرعون کے جادوگر اور موسی علیه‌السلام کا معجزہ،۱; فرعون کے جادوگر اور نبوت موسی علیه‌السلام ۴;فرعون کے جادوگروں کا ایمان ۳،۲; فرعون کے جادوگروں کا سجدہ ۳; فرعون کے جادوگروں کا عقیدہ،۱; فرعون کے جادوگروں کا مبارزہ ۴; فرعون کے جادوگروں کی آگاہی ۴;فرعون کے جادوگروں کی تجدید نظر ۱، ۲، ۳

موسی علیه‌السلام :موسی علیه‌السلام کا اہم پیغام ۶;موسی علیه‌السلام کا قصّہ ۱، ۴; موسی علیه‌السلام کے ساتھ مبارزہ ۴;موسی علیه‌السلام کے معجزے کے اثرات،۱

آیت ۱۲۲

﴿ رَبِّ مُوسَى وَهَارُونَ ﴾.

یعنی موسی اورہاروں کے رب پر(۱۲۲)

۱_ دربار فرعون کے جادوگر،موسی علیه‌السلام کا معجزہ دیکھنے کے بعدپوری کائنات پر خدائے موسی علیه‌السلام وہارون علیه‌السلام کی ربوبیت پر ایمان لائے اور اس کا اعتراف کیا_ء امنا برب العلمین _ رب موسی و ہرون

۲_ حضرت موسی علیه‌السلام پر ایمان لانے والے جادوگر، فرعون اور اس کے درباریوں کی سیاست اور مکاریوں سے آگاہ اور ہوشیار افراد تھے_رب موسی و ہرون

یوں معلوم ہوتاہے کہ جملہ "رب العلمین"کی جملہ "رب موسی و ھرون" کے ذریعے تفسیر سے جادوگروں کا مقصد یہ تھا کہ مبادا، ماجرا کے خاتمہ پر آل فرعون یہ ظاہر کریں کہ جادوگروں نے فرعون کو سجدہ کیا تھا اور اسے "رب العلمین"پکارا تھا، یہ معنی جادوگروں کی آل فرعون کی مکاریوں سے آگاہی اور ہوشیاری سے حکایت کرتاہے_

۳_ جملہ "رب العالمین"کی جملہ "رب موسی و ہرون"
کے ذریعے تفسیر سے، جادوگروں کے مقاصد میں سے ایک فرعون کی فریب کاری سے بچنا تھا_

ربّ موسی و هرون

۴_ دربار فرعون کے جادوگر، معجزہ دیکھنے کے بعد حضرت موسی عليه‌السلام اور ان کے بھائی حضرت ہارون عليه‌السلام کی نبوت پر ایمان لے ائے_ء امنا برب العلمین _ رب موسی و ہرون

ہو سکتاہے کہ موسی عليه‌السلام اورہارون عليه‌السلام کا نام لینے سے جادوگروں کا مقصد، انہیں انبیائے الہی کے عنوان سے قبول کرنا ہو_

۵_ جادوگروں نے موسی عليه‌السلام وہارون عليه‌السلام پر ایمان لانے کا اعلان ایک ساتھ کیا_
قالوا ء امنا برب العلمین _ رب موسی و ہرون

۶_ حضرت ہارون عليه‌السلام ،رسالت الہی کے ابلاغ کے سلسلہ میں قدم بہ قدم حضرت موسی عليه‌السلام کے ساتھ رہے_
رب موسی و ہرون

موسی عليه‌السلام کے ساتھ "ہارون عليه‌السلام " کو ذکر کرنے سے جادوگروں کا مقصد ہوسکتاہے یہ ہو کہ ان کی راہنمائی میں ہارون عليه‌السلام نے بھی اہم کردار ادا کیا_ یا اس جہت سے ہو کہ مبادا فرعون یہ ظاہر کرے کہ رب موسی سے جادوگروں کا مقصد، فرعون ہی ہے اسلئے کہ سب لوگ جانتے تھے کہ اس نے ایک مدت تک موسی عليه‌السلام کی سرپرستی کی تھی چنانچہ اس نے کہا تھا "الم نری ک فینا و لیداً" (شعراء ۱۸) بنابراین اس توّہم کو ختم کرنے کیلئے جادوگروں نے موسی عليه‌السلام کے ساتھ ہارون عليه‌السلام کو بھی ذکر کیا_

آفرینش:آفرینش کی تدبیر، ۱

ایمان:ربوبیت خدا پر ایمان، ۱ ;موسی عليه‌السلام پر ایمان ۴، ۵;ھارون عليه‌السلام پر ایمان ۴، ۵

فرعون:فرعون کا مکر، ۳، ۲فرعون کے جادوگر:فرعون کے جادوگر اور رب العلمین ۳; فرعون کے جادوگر اور موسی عليه‌السلام کا معجزہ، ۱ ;فرعون کے جادوگروں کا اقرار ۱; فرعون کے جادوگروں کا ایمان ۱، ۲، ۴، ۵; فرعون کے جادوگروں کی آگاہی ۲; فرعون کے جادوگروں کی تجدید نظر ۴، ۱; فرعون کے جادوگروں کی ہوشیاری ۲

قوم فرعون:قوم فرعون کے سردار، ۲

موسی عليه‌السلام :موسی عليه‌السلام کا قصہ ۱، ۴، ۵;موسی عليه‌السلام کی نبوت ۶; موسی عليه‌السلام کے شریک رسالت ۶; موسی عليه‌السلام کے معجزے کے آثار ۴ہارون عليه‌السلام :ہارون عليه‌السلام کا کردار، ۶

آیت ۱۲۳

﴿ قَالَ فِرْعَوْنُ آمَنتُم بِهِ قَبْلَ أَن آذَنَ لَكُمْ إِنَّ هَـذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوهُ فِي الْمَدِينَةِ لِتُخْرِجُواْ مِنْهَا أَهْلَهَا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴾.

فرعون نے کہا کہ تم میری اجازت سے پہلے کیسے ایمان لے ائے یہ تمھارا مکر ہے جو تم شہر میں پھیلا رہے ہو تا کہ لوگوں کو شہر سے باہر نکال سو تو عنقریب تمھیں اس کا انجام معلوم ہوجائیے گا(۱۲۳)

۱_ رسالت موسی علیہ السلام کی طرف ،جادوگروں کی رغبت اور ربوبیت خدا پر ان کے ایمان کی وجہ سے فرعون کو سخت غصّہ آگیا اور اس نے انہیں سختی سے ڈانٹا_قال فرعون ء امنتم به قبل ا ن ء ا ذن لكم

کلمہ "بہ" کی ضمیر"موسی علیہ السلام "کی طرف بھی پلٹ سکتی ہے اور"ربّ" کی طرف بھی البتہ دونوں صورتوں میں مندرجہ بالا مفہوم حاصل ہوتا ہے_

۲_ فرعون، لوگوں کیلئے دین و ائین کے انتخاب کے سلسلہ میں اپنی اجازت حاصل کرنا ضروری سمجھتا تھا اور اجازت دینے کا حق اپنے سے مختص سمجھتا تھا_قال فرعون ء امنتم به قبل ا ن ء ا ذن لكم

۳_ فرعون، ایک ظالم اور مستکبر حکمران تھا_ء امنتم به قبل ا ن ا ذن لكم

لوگوں کو ایمان اوریقین کے معاملے میں بھی فیصلہ کرنے کے حق سے محروم رکھنا، فرعون کے انتہائی مستبد اور مستکبر ہونے سے حکایت کرتا ہے_

۴_ فرعون نے جادوگروں کی شکست اور موسی علیہ السلام کی فتح کو ایک ڈھونگ اور ان کے ایمان لانے کو پہلے سے تیار کردہ سازش قرار دیا_إن هذا لمكر مكرتموه فى المدينة

کلمہ "ھذا" جادوگروں کی شکست اور موسی علیہ السلام کی فتح اور پھر ربوبیت خدا اور موسی علیہ السلام وہارون علیہ السلام کی نبوت پر جادوگروں کے ایمان کی طرف اشارہ ہے_

۵_ مقابلے سے پہلے مصر کے دارالحکومت میں حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھ ،جادوگروں کی ملاقات_

إن هذا لمكر مكرتموه فى المدينة

۶_ فرعون، موسی علیہ السلام پر جادوگروں کے ایمان کو اپنی حکومت

کیلئے خطرہ محسوس کرتا تھا_إن هذا لمكر مكرتموه فی المدينة لتخرجوا منها ا هلها

۷_ فرعون نے حضرت موسی علیہ السلام اور جادوگروں کو سازشی کہتے ہوئے فرعونیوں کی حکومت کا تختہ الٹنے اور انہیں پایہ ء تخت سے نکال باہر کرنے کو ان کی سازش کے مقاصد میں سے شمار کیا_إن هذا المكر ...لتخرجوا منها ا هلها

"ا هلها" سے مراد فرعون، اسکے درباری اور رشتہ دار بھی ہوسکتے ہیں اور اس سے مراد مصر کے تمام رہنے والے بھی ہوسکتے ہیں مندرجہ بالا مفہوم پہلے احتمال کی اساس پر لیا گیا ہے_

۸_ موسی علیہ السلام کے ساتھ ،جادوگروں کے مبارزے اور پھر ان کے ایمان لانے کی داستان کے بارے میں فرعون کا تجزیہ ،یہ تھا کہ وہ اہل مصر کو دارالحکومت سے نکالنا چاہتے ہیں_إن هذا لمكر مكرتموه فی المدينة لتخرجوا منها ا هلها

مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ "ا هلها" سے مراد تمام اہل مصر (عام لوگ اور حکومتی کارندے) ہوں نہ یہ کہ صرف حکومتی کارندے مراد ہوں_

۹_ فرعون نے اپنے غلط تجزیے کی بنا پر جادوگروں کو سازشی کہتے ہوئے انہیں سخت سزا کی دھمکی دي_
إن هذا لمكر ...فسوف تعلمون

اہل مصر:اہل مصر کا بے گھر ہونا ،۸

ایمان:ربوبیت خدا پر ایمان ،۱;موسی علیہ السلام پر ایمان ،۱،٦

فرعون کے جادوگر:فرعون کے جادوگر اور موسی علیہ السلام ۵;فرعون کے جادوگروں پر تہمت ۴،۷;فرعون کے جادوگروں کی سرزنش ۱;فرعون کے جادوگروں کی شکست ۴

فرعون:فرعون اور انتخاب دین ۲;فرعون اور جادوگر ۷; فرعون اور عقیدے کی آزادی ۲; فرعون اور موسی علیہ السلام ۷; فرعون کا احساس خطر ٦،۷; فرعون کا استبداد ۲،۳; فرعون کا استکبار ۳;فرعون کا تجزیہ ۷،۸،۹; فرعون کی بینش ۲;فرعون کی تہمتیں ۴،۷; فرعون کی دھمکیاں ۹

موسی علیہ السلام :موسی علیہ السلام پر تہمت ۷;موسی علیہ السلام کا قصہ ۱،۴،۵،۸;موسی علیہ السلام کی فتح ۴;موسی علیہ السلام کے ساتھ مبارزہ ۸;موسی علیہ السلام مصر میں ۵

آیت ۱۲۴

﴿ لأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلاَفٍ ثُمَّ لأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ ﴾.

میں تمھارے ہاتھ اورپاؤں مختلف سمتوں سے کاٹ دوں گا اور اس کے بعد تم سب کو سولی پر لٹکا دوں گا(۱۲۴)

۱_ فرعون نے موسی ؑ پر ایمان لانے والے تمام، جادوگروں کو سزا دینے کی قسم کھالي_لا قطعن ...ثم لا صلبنكم لاقطعن" اور"لا صلبن" میں حرف "لام" لام تاکید ہے اور قسم پر دلالت کرتا ہے_

۲_ ایک طرف کا ہاتھ اوردوسری طرف کا پاؤں کاٹنا، حضرت موسی ؑ پر ایمان لانے والے جادوگروں کیلئے فرعون کی طرف سے معیّن کی گئي سزاؤں میں سے تھا_لا قطعن ا يديكم و ا رجلكم من خلف

۳_ فرعون نے حضرت موسی ؑ پر ایمان لانے والے جادوگروں کو دھمکی دی کہ وہ ان سب کو ان کے ہاتھ اورپاؤں کاٹنے کے بعد سولی پر چڑھا دے گا_ثم لاصلبنكم اجمعين

۴_ حضرت موسی ؑ کی رسالت پر ایمان لانا، فرعون کی نظر میں سخت سزا کے لائق ایک بہت بڑی خیانت تھي_
لا قطعن ثم لا صُلبنكم

ایمان:موسی ؑ پر ایمان ،۱، ۴

پاؤں :پاؤں کاٹنا ،۲

سولی چڑھانا :سولی چڑھانے کی دھمکی ۳

فرعون:فرعون کی بینش ۴;فرعون کی دھمکیاں ۳;فرعون کی سزائیں ۱، ۲، ۳، ۴; فرعون کی قسم ،۱

فرعون کے جادوگر:

فرعون کے جادوگروں کا ایمان ۱، ۲، ۳;فرعون کے جادوگروں کو دھمکی ۳;فرعون کے جادوگروں کی سزا، ۱، ۲

موسی عليه‌السلام :موسی عليه‌السلام کا قصہ، ۱

ہاتھ :ہاتھ کاٹنا ۲، ۳

آیت ۱۲۵

﴿ قَالُواْ إِنَّا إِلَى رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ﴾.

ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ بہرحال اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پلٹ کر جانے والے ہیں (۱۲۵)

۱_ حضرت موسی عليه‌السلام پر ایمان لانے والے جادوگروں کا فرعون کے سامنے ردّ عمل یہ تھا کہ انہوں نے ایمان پر باقی رہنے اور فرعون کی سزاؤں کی پرواہ نہ کرنے کا اظہار کیا_قالوا إنا إلی ربنا منقلبون

۲_ جادوگروں نے فرعون کی دھمکیوں کے جواب میں یہ اظہار کیا کہ وہ قتل کي ے جانے کی صورت میں اپنے خدا کی طرف لوٹ جائیں گے_قالوا إنا إلی ربنا منقلبون

"إلی ربنا" کلمہ "منقلبون" کے متعلق ہے اور کلمہ "انقلاب" حرف "إلی " کے ذریعے متعدی ہونے کی صورت میں "لوٹنے" کے معنی میں استعمال ہوتاہے_

۳_ حضرت موسی عليه‌السلام پر ایمان لانے والے جادوگر، دنیوی زندگی کے خاتمہ پر قیامت اور خدا کی طرف لوٹ جانے کے معتقد تھے_إنا إلی ربنا منقلبون

۴_ حضرت موسی عليه‌السلام پر ایمان لانے والے جادوگر، راہ خدا میں قتل ہونے والوں کیلئے دنیوی نعمات اور آساءشوں سے بہتر، مواہب کے حصول کے معتقد تھے_إنا إلی ربنا منقلبون

۵_ مؤمنین، راہ خدا میں جان دینے کی صورت میں جوار الہی سے شرف یاب ہوں گے_

إنا إلى ربنا منقلبون

٦_ فرعون کی سزاؤں اور اذیتوں سے مؤمن جادوگروں کے نہ ڈرنے کا سبب، موت کے بعد معاد اور خدا کی طرف لوٹ جانے پر ان کا عقیدہ تھا_إنا إلى ربنا منقلبون

٧_ دھمکیاں اور اذیتیں ، سچے مؤمنوں کو راہ ایمان اور دینی اعتقادات سے روکنے میں غیر مؤثرہیں_إنا إلى ربنا منقلبون

٨_ راہ ایمان میں دھمکیوں اور اذیتوں سے بے خوف ہونا ضروری ہے_إنا إلى ربنا منقلبون

٩_ فرعونی سزاؤں اور اذیتوں کے مقابلے میں مؤمن جادوگروں کے بے پروا ہونے کا سبب ،شرک سے نجات اور خدا کی ربوبیت پر ان کا ایمان تھا_إنا إلى ربنا منقلبون

فوق الذکر مفہوم میں جملہ "إنا إلى ربنا منقلبون" جادوگروں کے عقیدہ میں تبدیلی اور باطنی انقلاب کی توصیف کے طورپر لیا گیا ہے، اس صورت میں مذکورہ جملے سے مراد یہ ہوگی کہ خدا کی طرف بازگشت، باطل اعتقاد سے نجات حاصل کرنے اور اس کی ربوبیت کو قبول کرنے کے ذریعے ہی ہے_

استقامت:استقامت کے اسباب ٩

ایمان:ایمان کے اثرات ٩;ایمان میں استقامت ١، ٨;خدا کی طرف بازگشت ٢، ٣، ٥، ٦;ربوبیت خداپر ایمان ٩; معاد پر ایمان کے اثرات ٦

ترغیب دلانا:ترغیب دلانا کے عوامل ٦

خوف:ناپسندیدہ خوف ٦، ٧، ٨;خوف کے موانع ٦

شرک:شرک سے دوری کے اثرات ٩

شہادت:شہادت کے آثار ٥

شہداء:شہداء کی آساءش ٣;شہداء کی نعمات ٣

عقیدہ:شہادت پر عقیدہ ٢، ٣;معادپر عقیدہ ٣

فرعون:فرعون کی اذیتیں ٦، ٩;فرعون کی دھمکیاں ٢; فرعون کی سزائیں

فرعون کے جادوگر:فرعون کے جادوگر اور فرعون ۱، ۲;فرعون کے جادوگر اور معاد ۳;فرعون کے جادوگروں کا ایمان ۱، ۲;فرعون کے جادوگروں کا عقیدہ ۲، ۳، ۴; فرعون کے جادوگروں کو دھمکی ۲; فرعون کے جادوگروں کی استقامت، ۱ ; فرعون کے جادوگروں کی شجاعت کے اسباب ۶، ۹

لقاء اللہ :لقاء اللہ کے اسباب ۵

مؤمنین:سچے مومنین کا ایمان ۷;سچے مومنین کو دھمکی ۷;سچے مومنین کی استقامت ۷;شہید مومنین کی عاقبت ۵

آیت ۱۲۶

﴿ وَمَا تَنقِمُ مِنَّا إِلاَّ أَنْ آمَنَّا بِآيَاتِ رَبِّنَا لَمَّا جَاءتْنَا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْراً وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ﴾.

اور تو ہم سے صرف اس بات پر ناراض ہے کہ ہم اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان لے ائے ہیں خدایا ہم پر صبر کی بارش فرما اور ہمیں مسلمان دنیا سے اٹھانا(۱۲۶)

۱_ مؤمن جادوگروں نے فرعون کی طرف سے انہیں قتل کرنے کے اصلی سبب کو بیان کرتے ہوئے اس کے جھوٹے الزامات (سازش کرنا اور لوگوں کو بے گھر کرنا) کو قاطعانہ انداز میں ردّ کیا_و ما تنقم منا إلا ا ن ء امنا بای ت ربنا

۲_ فرعون کی طرف سے جادوگروں کو سزا دینے کا واحد سبب، ان کا آیات الہی پر ایمان تھا_

إن هذا لمكر مكرتموه فى المدينة لتخرجوا ...و ما تنقم منا إلا ا ن ء امنا باى ت ربنا

کلمہ "نقمت" (تنقم کا مصدرہے) اورعقوبت دینے اور کراہت رکھنے کے معنی میں استعمال ہوتاہے، اور"ا ن ء امنا" فعل "تنقم" کیلئے مفعول لہ ہے، جملے کی تقدیر،یوں بنتی ہے:"و ما تنقم منا لشيء إلا لايماننا "یعني: اے فرعون ہماری سزا پر تمھیں بھڑکانے والی واحد چیز،ہمارا ایمان ہے نہ یہ کہ تم ہمیں سازشی وغیرہ سمجھتے ہو، بالفاظ دیگر تم جانتے ہو کہ تمھارے لگائے گئے الزامات کی کوئي حقیقت نہیں_

۳_ حضرت موسی علیہ السلام کے گرویدہ جادوگر، آیات الہی پر محکم

ایمان سے بہرہ مند تھے_و ما تنقم منا إلا ا ن ء امنا بای ت ربنا

۴_ حضرت موسی علیہ السلام کے گرویدہ جادوگر، آیات الہی سے محض آگاہی حاصل ہوتے ہی ان پر ایمان لے ائے_
ء امنا بای ت ربنا لما جاء تنا

فوق الذکر مفہوم کلمہ "لمّا" کی طرف توجہ کرتے ہوئے اخذ کیا گیا ہے_

۵_ حضرت موسی علیہ السلام کے گرویدہ جادوگر، انتہائی شجاعت و شہامت کے مالک تھے_
قالوا إنا إلى ربنا منقلبون و ما تنقم منا إلا ا ن ء امنا

٦_ حضرت موسی علیہ السلام پر ایمان لانے والے جادوگروں کے ایمان کی بنیاد، متعدد براہین اور آیات تھي_
قالوا إنا إلى ربنا منقلبون و ما تنقم منا إلا ا ن ء امنا

۷_ بندوں پر خدا کی ربوبیت ہی ان کی آیات الہی کے ذریعے ،ہدایت کا باعث بنتی ہے_ء امنا بای ت ربنا لما جاء تنا

۸_ حضرت موسی علیہ السلام پر ایمان لانے والے جادوگر، راہ ایمان پر اپنی استقامت کے اعلان کے بعد بارگاہ خدا میں دعا میں مشغول ہوگئے_ربنا ا فرغ علینا صبرا و توفّنا مسلمین

۹_ فرعون کی اذیتوں کے مقابلے میں صبر اور خدا کے سامنے تسلیم ہونے کے بارے میں بارگاہ الہی میں مؤمن جادوگروں کی درخواست_ربنا ا فرغ علینا صبراً و توفّنا مسلمین

١٠_ مؤمن جادوگر، فرعون کے مقابلے میں استقامت کا اظہار کرنے کے باوجود، سزاؤں کا سامنا کرنے اور راہ ایمان پر قائم رہنے کے سلسلہ میں اپنے آپ کو امداد الہی کا محتاج سمجھتے تھے_ربنا افرغ علینا صبراً

١١_ فرعون کی طرف سے مؤمن جادوگروں کیلئے متعین کی جانے والی سزائیں ، بہت طاقت فرسا تھیں کہ جنہیں تحمل کرنے کیلئے کافی صبر کی ضرورت تھي_ربنا ا فرغ علینا صبراً

١٢_ سچّے مؤمنین، حسن عاقبت اور ایمان پر باقی رہنے کے سلسلہ میں زندگی کے آخری لمحات تک فکرمند رہتے ہیں_
و توفّنا مسلمین

١٣_ راہ خدا میں استقامت اور حسن عاقبت کا حصول امداد الہی کے بغیر ممکن نہیں_ربنا ا فرغ علینا صبراً و توفّنا مسلمین

١۴_ بارگاہ خدا میں دعا کرنا اور راہ ایمان میں مشکلات سے دوچار ہوتے وقت خدا سے مدد کی درخواست

کرنا، سچے مومنین کے خصاءص میں سے ہے_ربنا ا فرغ علینا صبراً و توفّنا مسلین

۱۵_ ربوبیت خدا سے توسل، اس کی درگاہ میں دعا کرنے کے آداب میں سے ہے_ربنا ا فرغ علینا صبراً

آیات خدا: آیات خدا کے ذریعے ہدایت ۷

اذیت: اذیت تحمل کرنا ۹، ۱۱

استقامت: استقامت کے عوامل ۱۳

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی امداد ۱۳؛ اللہ تعالی کی امداد کی احتیاج ۱۰؛ اللہ تعالی کی ربوبیت ۷، ۱۵

ایمان: آیات خدا پر ایمان ۲، ۳، ۴، ۶؛ ایمان پر ثابت قدم رہنا ۸، ۱۰، ۱۱؛ ایمان کی مشکلات ۱۴؛ موسی علیه‌السلام پر ایمان ۴

دعا: آداب دعا ۱۵؛ دعا میں توسل ۱۵

صبر: صبر کی درخواست ۹

فرعون: فرعون اور فرعون کے جادوگر، ۱؛ فرعون کی اذیتیں ۲، ۹، ۱۰، ۱۱؛ فرعون کی تہمتیں، ۱

فرعون کے جادوگر: حسن عاقبت ۱۲؛ حسن عاقبت کے عوامل ۱۳؛ فرعون کے جادوگر اور فرعون ۱، ۱۰؛ فرعون کے جادوگروں کا انقیاد ۹؛ فرعون کے جادوگروں کا ایمان ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۸؛ فرعون کے جادوگروں کا عقیدہ ۱۰؛ فرعون کے جادوگروں کی استقامت ۸، ۱۰؛ فرعون کے جادوگروں کی خواہشات ۹؛ فرعون کے جادوگروں کی دعا ۹؛ فرعون کے جادوگروں کی سزا، ۲، ۱۱؛ فرعون کے جادوگروں پر تہمت ۱؛ فرعون کے جادوگروں کی شجاعت ۵

مدد مانگنا: سختیوں میں مدد مانگنا ۱۴

موسی علیه‌السلام: موسی علیه‌السلام کا قصّہ، ۱، ۳

مؤمنین: سچے مومنین کا مدد طلب کرنا ۱۴؛ سچے مومنین کی پریشانی ۱۲؛ سچے مومنین کی خصوصیت ۱۴؛ سچے مومنین کی دعا ۱۴

ہدایت: ہدایت کے عوامل ۷

آیت ۱۲۷

﴿ وَقَالَ الْمَلأُ مِن قَوْمِ فِرْعَونَ أَتَذَرُ مُوسَى وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُواْ فِي الأَرْضِ وَيَذَرَكَ وَآلِهَتَكَ قَالَ سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءهُمْ وَنَسْتَحْيِي نِسَاءهُمْ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ ﴾.

اور فرعون کی قوم کے ایک گروہ نے کہا کہ کیا تو موسی اور ان کی قوم کو یوں ہی چوڑدے گا کہ یہ زمین میں فساد برپا کریں اور تجھے اور تیرے خداؤں کو چھوڑدیں _ اس نے کہا کہ میں عنقریب ان کے لڑکوں کو قتل کرڈالوں گا اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھوں گا _ میں ان پرقوت اور غلبہ رکھتا ہوں (۱۲۷)

۱_ حضرت موسی علیہ السلام اور ان کی قوم کی سرکوبی کے سلسلہ میں فرعون کو اکسانے کیلئے قوم فرعون کے سردار مسلسل کوششیں کرتے رہے_و قال الملاء من قوم فرعون ا تذر موسی و قومه

۲_ حضرت موسی علیہ السلام اور ان کی قوم کیلئے سزا معین نہ کرنے کی وجہ سے فرعون کا، اپنے درباریوں کی طرف سے تنقید کا نشانہ بننا_و قال الملا ء من قوم فرعون ا تذر موسی و قومه

اس لحاظ سے کہ جادوگروں کو سولی دینے کی دھمکی دی گئي، لیکن موسی علیہ السلام اور ان کی قوم کو سزا دینے کي بات نہیں کی گئي اس سے فرعون کے درباریوں نے گویایوں استنباط کیا کہ فرعون، موسی علیہ السلام اور ان کی قوم کو سزا دینے کا ارادہ نہیں رکھتا لہذا انہوں نے اعتراض کیا اور کہا کہ آیا تم موسی علیہ السلام اور اس کی قوم کویوں ہی چھوڑدو گے اور سزا نہیں دوگے_

۳_ فرعون کے درباري، فرعونی نظام کے خاتمے اور موسی علیہ السلام اور ان کی قوم کے بر سر اقتدار آنے سے بہت خوفزدہ تھے_ ا تذر موسی و قومه لیفسدوا فی الا رض و یذرك و ء الهتك

۴_ بنی اسرائی ل، فرعون کا مقابلہ کرنے کے سلسلہ میں حضرت موسی علیہ السلام کے پیرو، اور ان کے ہمراہ تھے_ا تذر موسی و قومه

۵_ فرعونی نظام کے خلاف حضرت موسی علیہ السلام اور ان کی قوم کے شورش برپا کرنے کے بارے میں درباریوں کا فرعون کو انتباہ_ا تذر موسی و قومه لیفسدوا فی الا رض

کلمہ "لیفسدوا" کا لام اہل ادب کی اصطلاح میں لام عاقبت کہلاتاہے، بنابراین جملہ "اتذر..." سے درباریوں کا مقصد یہ تھا کہ موسی علیہ السلام اور ان کی قوم کو سزا نہ دینے کا نتیجہ ان کی شورش کی صورت میں سامنے ائے گا، یہ نکتہ بھی قابل ذکر ہے کہ "و یذرک و ء الھتک" کے قرینہ سے آیہ کریمہ میں فساد کرنے سے مراد، فرعونی نظام کے خلاف شورش برپا کرنا ہے_

٦_ فرعونیوں کے خیال میں حضرت موسی علیہ السلام اور ان کی قوم، فساد پھیلانے والے لوگ تھے_

ا تذر موسی و قومه لیفسدو فی الارض

٧_ فرعون کے درباریوں کی نظر میں حضرت موسی علیہ السلام اور ان کی قوم کو سرکوب نہ کرنا، فرعون کی بر طرفی اور اس کے خداؤں کی پرستش ترک ہونے کا باعث تھا چنانچہ انہوں نے اس بات سے فرعون کو بھی آگاہ کیا_

ا تذر موسی و قومه ...و یذرك و ء الھتك

٨_ حضرت موسی علیہ السلام اور ان کی قوم کو سزا دینے کے بارے میں فرعون کے درباریوں کی دلیل یہ تھی کہ وہ فرعونی نظام کے خلاف شورش برپا کرنے اور فرعون اور اس کے خداؤں کا کام تمام کرنے کی تیاری میں ہیں_

ا تذر موسی و قومه لیفسدوا فی الا رض و یذرك و ء الھتك

٩_ فرعون کے مذہبی اور استکباری جذبات کو بھڑکانا، اس کو حضرت موسي علیہ السلام کی سرکوبی پر آمادہ کرنے کیلئے اس کے درباریوں کا ایک خاص انداز تھا_و یذرك و ء الھتك

فرعون کے درباری، فرعون کو مخاطب قرار دینے اور اس کے خدا کا تذکرہ کرنے کے ذریعے گویا اس کے مذہبی جذبات کو بھڑکانے کے درپے تھے_

١٠_ فرعون، متعدد خداؤں کے وجود کا معتقد اور ایک مشرک حکمران تھا_و یذرك و ء الھتك

١١_ فرعون نے اپنے دربار کے اشراف کی (موسی علیہ السلام اور ان کی قوم کی سرکوبی کے بارے میں) تجویز قبول کرتے ہوئے بنی اسرائیل کے بیٹوں کے قتل عام اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھنے کے بارے میں پکا ارادہ کرلیا_

قال سنقتّل ابناء ھم و نستحی نساء ھم

"تقتیل "(نقتّل کا مصدرہے) اور اس کا معنی

وسیع سطح پر قتل و غارت کرنا ہے_ "اِستحیاء" مادہ "حیات" سے ہے اور زندہ چھوڑنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے_

۱۲_ فرعونی نظام، ایک استعماری نظام تھا_و نستحی نساء هم

چونکہ عورتوں کو صرف زندہ چھوڑنا سزا شمار نہیں ہوتا جبکہ فرعون جملہ "سنقتّل ..." و نستحی نساء ھم" کے ذریعے قوم موسی عليه‌السلام کی سزا کو بیان کرنا چاہتا ہے لہذا کہا جا سکتا ہے کہ اس مطلب کو بیان کرنے سے بنی اسرائیل کی عورتوں کے استثمار کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے_

۱۳_ فرعون نے اپنے دربار کے اشراف کو اطمینان دلایا کہ اس کا نظام، موسی عليه‌السلام اور ان کی قوم پرپوری طرح مسلط ہے_إنا فوقهم قهرون

کلمہ "قاہر" غالب کے معنی میں ہے اور کلمہ "فوقھم" کلمہ "قھرون" کے متعلق ہے یعنی ہم اوپر سے ان پر مسلط ہیں کہ یہ کامل تسلط سے کنایہ ہے_

اکسانا:اکسانے کے عوامل ۹

بنی اسرائی ل:بنی اسرائیل کا مبارزہ ۴;بنی اسرائیل کی تاریخ ۴;بنی اسرائیل کی عورتوں کو زندہ چھوڑنا، ۱۱;بنی اسرائیل کے بیٹوں کا قتل، ۱۱;موسی عليه‌السلام کے زمانے کے بنی اسرائیل ۴

فرعون:فرعون اور آل فرعون ۱۳; فرعون اور آل فرعون کی خواہشات ۱۱; فرعون اور استعمار ۱۲;فرعون اور اس کے کارندے ۱۳; فرعون اور موسی عليه‌السلام ۱۳; فرعون اور موسی عليه‌السلام کی سزا، ۲; فرعون پر تنقید ۲;فرعون کا استکبار ۹; فرعون کا سیاسی نظام ۱۲; فرعون کا شکر ۱۰;فرعون کا عقیدہ ۱۰; فرعون کو اکسانا ۹; فرعون کو انتباہ ۵، ۷; فرعون کی حکمرانی ۱۰; فرعون کی حکومت ۵; فرعون کی حکومت کا خاتمہ ۳; فرعون کے جھوٹے خدا ۷; فرعون کے خدا، ۱۰;فرعون کے خداؤں کے خلاف مبارزہ ۸; فرعون کے خلاف مبارزہ ۴، ۸

فرعوني:فرعونی اور فرعون ۱، ۲، ۵;فرعونی اور موسی عليه‌السلام ۱، ۳، ۵، ۶، ۸; فرعونی اور موسی عليه‌السلام کے پیروکار ۸

قوم فرعون:قوم فرعون کے سردار ۲;قوم فرعون کے سرداروں کا انتباہ ۵، ۷ ; قوم فرعون کے سرداروں کا خوف ۳; قوم فرعون کے سرداروں کا رویّہ ۹;قوم فرعون کے سرداروں کی بینش ۶;قوم فرعون کے سرداروں کی سازش ۱، ۹

مذہبی احساسات:مذہبی احساسات کو ابھارنا، ۹

موسی ؑ کے پیروکار:موسی ؑ کے پیروکار اور فساد ٦;موسی کے پیروکاروں کی تحریک ٨;موسی ؑ کے پیروکاروں کے ساتھ مبارزہ ١١

موسی ؑ :موسی ؑ اور فساد ٦;موسی ؑ پر تہمت ٦;موسی ؑ کا قصّہ ٣، ٤، ٥، ٧، ٨، ١١، ١٣;موسی ؑ کی تحریک ٨;موسی ؑ کے ساتھ مبارزہ، ١، ٧، ٨، ٩، ١١

آیت ١٢٨

﴿ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللّهِ وَاصْبِرُواْ إِنَّ الأَرْضَ لِلّهِ يُورِثُهَا مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴾.

موسی نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو_ زمین اللہ کی ہے وہ اپنے بندوں میں جس کو چاہتا ہے وارث بناتا ہے اور انجام کار بہرحال صاحبان تقوی کے لئے ہے(١٢٨)

١_بنی اسرائیل کی سرکوبی کے بارے میں فرعون کے فیصلے کے بعد، حضرت موسی ؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ خدا سے مدد طلب کریں اور فرعونیوں کی اذیتوں کے مقابلے میں صبر و استقامت کا مظاہرہ کریں_

قال موسی لقومه استعینوا بالله و اصبروا

٢_ مومنین پر فرض ہے کہ وہ خدا سے مدد طلب کریں اور راہ ایمان کی مشکلات کے مقابلے میں صبر اور حوصلہ سے کام لیں_استعینوا بالله و اصبروا

٣_ زمین کا مالک خدا ہے اور اس کا اختیار، خدا ہی کےہاتھ میں ہے_إن الارض لله یورثها من یشاء من عباده

٤_ حکومتوں کا زوال اور دوسرے حکمرانوں کی جانشینی خدا کے اختیار میں اور اسی کی مشیت کے مطابق ہے_

إن الا رض لله یورثها من یشاء من عباده

ارث ایسی چیز کو کہا جاتاہے کہ جو کسی شخص کے اختیار میں ہو اور اس کے مرنے پر دوسرے شخص کی طرف منتقل ہوجائیے، بنابراین "یورثها" کا مطلب یہ ہوگا کہ خداوند متعال ،زمین کو حکمرانوں کی ہلاکت کے ذریعے اپنے دوسروں بندوں کے حوالے کرے گا_

۵_ حضرت موسی عليه‌السلام نے بنی اسرائیل کو اپنی تعلیمات میں بتایا کہ زمین پر فرعون کی مالکیت کا گمان ایک باطل گمان اور اس کی حاکمیت، خدا کے ارادے کے سامنے مقہور ہے_قال موسی لقومه ... إن الا رض لله یورثها من یشاء من عباده

۶_ حضرت موسی عليه‌السلام نے اپنی قوم کو مصر کی سرزمین پر ان کے تسلط اور فرعونی حکومت کی نابودی کی بشارت دي_
قال موسی لقومه ... إن الارض لله یورثها من یشاء من عباده

چونکہ حضرت موسی عليه‌السلام بنی اسرائیل کو فرعون کی دھمکیوں کے مقابلے میں جملہ "إن الا رض ..." کے ذریعے تسلی دینے کے درپے تھے لہذا یہ جملہ فرعونیوں کی نابودی اور بنی اسرائیل کی جانشینی کی خبر کو متضمن ہوگا_

۷_ زمین پر خدا کی مالکیت اور اس کی مشیت کے بارے میں یقین ، دشمنان دین کے مقابلے میں ڈٹ جانے کے اسباب فراہم کرتا ہے_استعینو بالله و اصبروا إن الارض لله یورثها من یشائ

۸_ زمین پر مومنین کی حکمراني، خدا سے استعانت اور راہ ایمان میں صبر و استقامت ہی کی صورت میں ممکن ہے_
استعینوا بالله و اصبروا إن الا رض لله یورثها من یشاء من عباده

چونکہ حضرت موسی عليه‌السلام نے فرعونیوں کی نابودی اور بنی اسرائیل کی جانشینی کی بشارت دینے سے پہلے اپنی قوم کو خدا سے مدد مانگنے اور صبر و استقامت کی تلقین فرمائی ، اس سے یہ مطلب سمجھ آتا ہے کہ یہ دو فضیلتیں اس وعدہ کے پورا ہونے کی شرائط میں سے ہیں _

۹_ راہ ایمان پر لوگوں کی استقامت اور دشمنوں کی اذیتوں کے سامنے ان کی مقاومت، ان کے عقائد کی بنیادیں مضبوط کرنے کی صورت میں ہی ممکن ہے_استعینوا بالله و اصبروا إن الا رض لله یورثها من یشاء من عباده

۱۰_ زمین پر حکمراني، آخر کار پرہیزگاروں کے لئے ہی ہے_والعقبة للمتقین

کلمہ "عاقبت" آخر کار کے معنی میں ہے اور اس کا "ال" ہوسکتا ہے کہ مضاف الیہ کے جانشین کے طور پر ہو کہ جملہ "إن الارض لله یورثها..." کے قرینہ سے وہ مضاف الیہ "إرث الارض" ہے یعني: عاقبة إرث الارض للمتقین_

۱۱_ خاتمہ بالخیر تو صرف پرہیزگاروں کے لئے ہی ہے_والعقبة للمتقین

فوق الذکر مفہوم کی اساس یہ ہے کہ کلمہ

"العقبة" کا "ال" جنس کیلئے ہو، اس بنی کے مطابق (موضوع اور حکم کی مناسبت سے) عاقبت سے مراد، خاتمہ بالخیر ہے۔

۱۲_ حکمرانوں کی قدر و منزلت کا دارو مدار ان کی پرہیزگاری ہی ہے_والعقبة للمتقين

اگر "عاقبة" سے مراد خاتمہ بالخیر لیں تو اس صورت میں (بنی اسرائیل کی جانشینی کی طرف اشارہ کرنے کے بعد) جملہ "العقبة للمتقين" لانے کا مقصد اس حقیقت کو بیان کرنا ہے کہ مؤمنین کیلئے حکمرانی حاصل کرلینا ان کیلئے سعادت کا باعث نہیں مگر یہ کہ وہ اہل تقوی ہوں اور اپنی حکمرانی میں تقوی کی رعایت کریں_

۱۳_ حضرت موسی عليه‌السلام ، پرہیزگاروں کی حکمرانی کے خواہاں تھے_استعينوا ...والعقبة للمتقين

۱۴_ حضرت موسی کی طرف سے اپنی قوم کو کی جانے والی نصیحتوں میں سے ایک تقوی کی پابندی تھي_والعقبة للمتقين

۱۵_ زمین پر خدا کی حکمراني، حکمرانوں پر اس کی مشيّت کا نفوذ اور پھر انسانی معاشروں میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کا اہل تقوی کی حکمرانی کے حصول کی طرف رخ کرنا حضرت موسی عليه‌السلام کی تعلیمات میں سے ہیں_

قال موسى ... إن الا رض لله يورثها من يشاء من عباده والعقبة للمتقين

۱۶_ زمین میں خدا کی حکمرانی پر ایمان، دشمنان دین کے مقابلے میں صبر اور خدا سے استعانت، اہل تقوی کی علامات ہیں_

والعقبة للمتقين

خدا سے استعانت اور صبر سے کام لینے کی صورت میں بنی اسرائیل کے حکمرانی حاصل کرنے کے بارے میں حضرت موسی عليه‌السلام کی بشارت اور پھر اس حقیقت کو بیان کرنا کہ آخر کار حکمرانی ، اہل تقوی ہی کو حاصل ہوگی اس سے یہ مطلب سمجھ آتا ہے کہ ذکر کی جانے والی یہ شرائط پرہیزگاری کی واضح علامات میں سے ہیں_

۱۷_عن عمار الساباطی قال: سمعت ا با عبدالله عليه‌السلام يقول: "إن الا رض لله يورثها من يشاء من عباده" قال: فما كان لله فهو لرسوله و ما كان لرسول الله فهو للامام بعد رسول الله صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم _(۱)

عمار ساباطی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام صادق عليه‌السلام سے سنا کہ آپ عليه‌السلام نے اس آیہ کریمہ "إن الا رض..."کی تلاوت کے بعد فرمایا :جو کچھ خدا کیلئے ہے وہ اس کے رسول کیلئے بھی ہے، اور وہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم کے بعد امام کیلئے بھی ہوگا_

---

۱) تفسیر عیاشي، ج۲، ص۵۲،ح۶۵، نورالثقلین، ج۲، ص۵۶،ح ۲۲۱_

۱۸_عن ا بی جعفر عليه السلام قال: وجدنا فی کتاب علي عليه السلام : "إن الا رض لله یورثها من یشاء من عباده و العاقبة للمتقین" ا نا و ا هل بیتی الذین ا ورثنا الارض و نحن المتقون ...[1]

حضرت امام باقر عليه السلام سے مروی ہے کہ آپ عليه السلام نے فرمایا: حضرت علي عليه السلام کی کتاب میں ہم نے یوں پایا کہ آیت "إن الا رض لله ..." کو ذکر کرنے کے بعد لکھا تھا کہ میں اور میرے اہل بیت ہی وہ لوگ ہیں کہ جنہیں خدا نے زمین دی ہے اور ہم وہی متقین ہیں _

استقامت:استقامت کی دعوت، ۱ ;استقامت کے اسباب ۷

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا ارادہ ۵; اللہ تعالی کی مالکیت ۷، ۱۵ ; اللہ تعالی کی مشیّت ۳، ۷، ۱۵ ;اللہ تعالی کے اختیارات ۳، ۴ ;اللہ تعالی کے نصائح ۱۳

ایمان:ایمان پر صبر ۸ ،۹ ;ایمان کی مشکلات ۲ ;خدا کی حکمرانی پر ایمان ۱۶ ;ایمان کے آثار ۷

بنی اسرائی ل:بنی اسرائیل کو بشارت ۶ ;بنی اسرائیل کی سرکوبی ، ۱

تقوی :تقوی کی اہمیت ۱۲ ، ۱۴ ;تقوی کی علامات ۱۶

حکومت:حکومت کی قدر و منزلت کا معیار ۱۲ ; حکومت کے معاملے میں تقوی ۱۲ ;حکومتوں کا زوال ۴ ;حکومتیں تشکیل پانا ۴

خاتمہ:خاتمہ بالخیر، ۱۱

دین:دشمنان دین ۷، ۱۶

رہبري:رہبری کی شرائط ۱۳

زمین:زمین پر حکمرانی ۱۰ ;زمین کا مالک ۳، ۵، ۷، ۱۵

سختي: سختیوں میں استقامت ۲ ; سختیوں میں صبر ۲

سرزمین مصر:سرزمین مصر کی حکومت ۶

صبر:

---

۱)کافي، ج۵، ص۲۷۹، ح۵، نورالثقلین، ج۲، ص۵۷، ح ۲۲۲ _

صبر کی دعوت، ۱؛ صبر کے آثار ۸؛ صبر کے عوامل، ۹؛ فرعونیوں کے ظلم پر صبر، ۱

عقیدہ: عقیدے کی بنیادیں مضبوط کرنا ۹

فرعون: فرعون کی بینش ۵؛ فرعون کی حکومت ۵؛ فرعون کی حکومت کا زوال ٦

مبارزہ: مبارزے میں استقامت ۷؛ مبارزے میں صبر ۹، ۱٦

متقین: متقین کی حاکمیت ۱۰، ۱۳، ۱۹؛ متقین کا انجام، ۱۱

مدد مانگنا: خدا سے استمداد، ۱، ۲، ۱٦؛ خدا سے استمداد کے آثار ۸

معاشرہ: معاشرتی تبدیلیوں کا منشاء ۱۵

موسی علیہ السلام: موسی علیہ السلام اور بنی اسرائیل ۵؛ موسی علیہ السلام کا قصہ ۱،۵؛ موسي علیہ السلام کی بشارت ٦؛ موسی علیہ السلام کی تعلیمات ۵، ۱۵؛ موسی علیہ السلام کی دعوت، ۱؛ موسی علیہ السلام کی خواہشات ۱۳؛ موسی علیہ السلام کے نصائح ۱۴

مؤمنین: مؤمنین کی حاکمیت کے عوامل ۸؛ مؤمنین کی مسؤولیت ۲

آیت ۱۲۹

﴿ قَالُواْ أُوذِينَا مِن قَبْلِ أَن تَأْتِينَا وَمِن بَعْدِ مَا جِئْتَنَا قَالَ عَسَى رَبُّكُمْ أَن يُهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الأَرْضِ فَيَنظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ﴾.

قوم نے کہا کہ ہم تمھارے آنے سے پہلے بھی ستائے گئے اور تمھارے آنے کے بعد بھی ستائے گئے_ موسی نے جواب دیا کہ عنقریب تمھارا پروردگار تمھارے دشمن کو ہلاک کردے گا اور تمھیں زمین میں اس کا جانشین بنادے گا اور پھر دیکھے گا کہ تمھارا طرز عمل کیسا ہوتا ہے(۱۲۹)

۱_ حضرت موسی علیہ السلام کی قوم، آپ علیہ السلام کی بعثت سے پہلے اور اس کے بعد بھی فرعونی نظام کے ظلم و ستم کا شکار رہي_

قالوا ا وذينا من قبل ا ن تا تينا و من بعد ما جئتنا

"تا تينا" اور "جئتنا" ميں اتيان اور مجيء سے مراد حضرت موسى عليه‌السلام كى بعثت ہے چنانچہ دو تعبيرات كے ذريعے اس كا بيان ہو سكتا ہے فن كے لحاظ سے ہو_

۲_ قوم موسى عليه‌السلام نے حضرت موسى عليه‌السلام كى بعثت كے بعد بھى فرعون كا ظلم و ستم جارى رہنے كى وجہ سے آپ عليه‌السلام پر تنقيدكي_قالوا ا وذينا من قبل ا ن تا تينا و من بعد ما جئتنا

۳_ بعثت موسى عليه‌السلام سے بنى اسرائيل كى توقع يہ تھى كہ ان پر فرعون كا ظلم و ستم ختم ہوجائے گا_
قالوا ا وذينا من قبل ا ن تا تينا و من بعد ما جئتنا

۴_ حضرت موسى عليه‌السلام نے اپنى قوم كو فرعونيوں كى ہلاكت اور مصر پر بنى اسرائيل كى حكمرانى كى اميد دلائي_
عسى ربكم ا ن يهلك عدوكم و يستخلفكم فى الا رض

۵_ حضرت موسى عليه‌السلام ، فرعون كى ہلاكت اور بنى اسرائيل كى حكمرانى كے بارے ميں پراميد ہونے كے باوجود، اپنى قوم كى طرف سے شرائط كے پورا ہونے كے بارے ميں فكرمند تھے_عسى ربكم ا ن يهلك عدوكم و يستخلفكم فى الا رض

كلمہ "عسى" يہ مفہوم فراہم كرتاہے كہ حضرت موسى عليه‌السلام ، فرعون كى ہلاكت اور اپنى قوم كى جانشينى كے بارے ميں يقين نہيں ركھتے تھے_ ايسا خدشہ اس لئے تھا كہ موسى عليه‌السلام اپنى قوم كى طرف سے فتح كى شرائط (استعينوا باللہ ...) كے فراہم ہونے كے بارے ميں مطمئن نہ تھے_

۶_ خدا پر ايمان لانے اور اس كى تعليمات قبول كرنے كے حوالے سے حضرت موسى عليه‌السلام ، فرعونيوں سے نااميد ہوچكے تھے_عسى ربكم ا ن يهلكم عدوكم

۷_ عالم ہستى كے تمام امور كے جارى و سارى ہونے كے سلسلہ ميں خدا ہى كو محور سمجھنا ، اپنى قوم كيلئے حضرت موسى عليه‌السلام كى تعليمات كا حصّہ تھا_عسى ربكم ا ن يهلك عدوكم و يستخلفكم فى الا رض

۸_ فرعونيوں كا ہلاك ہونا اور بنى اسرائيل كا حكمرانى تك پہنچنا، ان كے متعلق خدا كى ربوبيت كا ايك جلوہ تھا_
عسى ربكم ا ن يهلك عدوكم و يستخلفكم فى الا رض

۹_ فرعون اور اس كے درباري، قوم موسى عليه‌السلام كے دشمن تھے_عسى ربكم ا ن يهلك عدوكم

كلمہ "عدو" ممكن ہے كہ ايك دشمن كے معنى ميں ہو كہ اس صورت ميں اس سے مراد، صرف فرعون

ہوگا اور یہ بھی ممکن ہے کہ اسے ایک سے زیادہ دشمنوں کے معنی میں لیا گیا ہو کہ اس صورت میں اس سے مراد، فرعون اور اس کے درباری ہوں گے_

۱۰_ خداوند متعال، انسان کے اعمال و کردار پر ناظر ہے_فینظر کیف تعملون

۱۱_ خداوند متعال، حکمرانوں کے کردار پر بھی نظر رکھتا ہے_و یستخلفکم فی الا رض فینظر کیف تعملون

۱۲_ بنی اسرائیل کو دشمن پر فتح کے بعد، حکمرانی عطا کرنے کیلئے خدا کی امداد کے مقاصد میں سے ایک بنی اسرائیل کی آزماءش تھي_و یستخلفکم فی الا رض فینظر کیف تعملون

۱۳_ حکومت اور اقتدار تک پہنچنے کے بعد، خدا کی طرف سے آزماءش کے بارے میں حضرت موسی علیہ السلام کا بنی اسرائیل کو انتباہ_فینظر کیف تعملون

۱۴_ اعمال پر خدا کی نظارت کی طرف حکمرانوں کی توجہ ان کیلئے، نیک کردار اپنانے اور ناروا اعمال سے اجتناب کا باعث ہوتی ہے_و یستخلفکم فی الارض فینظر کیف تعملون

انسان کے اعمال پر خدا کی نظارت کے بارے میں تذکر دینے کا مقصد یہ ہے کہ وہ اس حقیقت کی طرف متوجہ رہتے ہوئے ناروا اعمال سے اجتناب کرے اور نیک اعمال کی طرف راغب ہوجائیے_

۱۵_ خداوند متعال، پرہیزگاروں کو حکومت عطا کرکے ان کی آزماءش کرے گا_والعقبة للمتقین ... فینظر کیف تعملون

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا امتحان ۱۵;اللہ تعالی کی ربوبیت ۸;للہ تعالی کی نظارت ۱۰، ۱۱، ۱۴;للہ تعالی کے عطایا ۱۵; الہی مدد کی حکمت ۱۲

انسان:انسان کا عمل ۱۰

بنی اسرائی ل:بنی اسرائیل اور موسی علیہ السلام ۳;بنی اسرائیل کو انتباہ ۱۳;بنی اسرائیل کی آزماءش ۱۲، ۱۳;بنی اسرائیل کی تاریخ ۱۲;بنی اسرائیل کی توقعات ۳;بنی اسرائیل کی حاکمیت ۵، ۸، ۱۲، ۱۳;بنی اسرائیل کی فتح ۱۲;بنی اسرائیل کے دشمن ۹;بنی اسرائیل میں امید پیدا کرنا ۴;مصر پر بنی اسرائیل کی حکومت ۴

توحید:توحید افعالی کی اہمیت ۷

حکمران:حکمرانوں کو انتباہ، ۱۱;حکمرانوں کے کردار کی اصلاح ۱۴

ذکر:ذکر کے آثار ۱۴

عمل: عمل خیر کے اسباب ۱۴;ناپسندیدہ عمل کو ترک کرنے کے اسباب ۱۴

فرعون:فرعون کا ظلم ۱، ۲;فرعون کی ہلاکت ۵;فرعون کے ظلم کا خاتمہ ۳

فرعوني:فرعونی اور بنی اسرائیل ۹;فرعونیوں کا کفر ۶;

فرعونیوں کی ہلاکت ۳، ۸

قوم فرعون:قوم فرعون کے سردار ۹

متقین:متقین کا امتحان ۱۵;متقین کی حکمرانی ۱۵

موسی عليه‌السلام :موسی عليه‌السلام اور بنی اسرائیل ۵;موسی عليه‌السلام پر تنقید ۲; موسی عليه‌السلام کا انتباہ ۱۳; موسی عليه‌السلام کا قصّہ ۲،۶،۵،۴

;موسی عليه‌السلام کی امید،۵;موسی عليه‌السلام کی بشارت ۴;موسی عليه‌السلام کی پریشانی ۵; موسی عليه‌السلام کی تعلیمات ۷; موسی عليه‌السلام کی مایوسی

۶;موسی عليه‌السلام کے زمانے کی تاریخ ۱، ۳

موسی عليه‌السلام کے پیروکار:موسی عليه‌السلام کے پیروکاراور موسی عليه‌السلام ۲;موسي عليه‌السلام کے پیروکاروں پر ظلم ۱،

آیت ۱۳۰

﴿ وَلَقَدْ أَخَذْنَا آلَ فِرْعَونَ بِالسِّنِينَ وَنَقْصٍ مِّن الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴾.

اور ہم نے آل فرعوں کو قحط اور ثمرات کی کمی کی گرفت میں لے لیا کہ شاید وہ اسی طرح نصیحت حاصل کر سکیں (۱۳۰)

۱_ خداوند متعال نے حضرت موسی عليه‌السلام کے زمانے کے فرعونیوں کو متعدد قحطوں اورپیداوارکی واضح کمی میں مبتلا کیا تا کہ

وہ اُن کی رسالت کو قبول کریں_و لقد ا خذنا ء ال فرعون بالسنين و نقص من الثمرات لعلهم يذّكّرون

کلمہ "سنۃ" قحط اور خشک سالی کے معنی میں

استعمال ہوتاہے اور اسے بصورت جمع (السنین) لانے میں خشک سالی کے متعدد ہونے کی طرف اشارہ پایا جاتاہے، یہ تعددیا تو زیادہ شہروں کے اعتبار سے ہے کہ جہاں قحط پیدا ہوا ،یا پھر متعدد سالوں کے لحاظ سے ہے، کلمہ "نقص" کو بصورت نکرہ لانے میں اس کمی کے نمایاں ہونے کی طرف اشارہ پایا جاتاہے_

۲_ آل فرعون پر مسلط کئے گئے قحط کا واضح ترین اثرپیداوارکی کمی تھا_و لقد ا خذنا ء ال فرعون بالسنین و نقص من الثمرات

خشک سالی اور قحط بہت زیادہ مشکلات کا موجب ہوتے ہیں کہ ان میں سے ایک پیداوارکی کمی ہے، بنابراین اسی کو خصوصی طورپر ذکر کرنے میں مندرجہ بالا مفہوم کی طرف اشارہ پایا جاسکتاہے_

۳_ مشکلات اور مصائب کی حکمت یہ ہے کہ انسان اعتقادی انحرافات سے ہاتھ کھینچ لے اور انبیاء کی دعوت قبول کرتے ہوئے خداکی طرف توجہ پیدا کرے_و لقد ا خذنا ...لعلهم یذکرون

گزشتہ آیات کہ جن میں ربوبیت خد اور رسالت موسی عليه‌السلام کاتذکرہ تھا، کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے یہ مطلب سمجھ آتاہے کہ "یذکرون" کا متعلق وہی توحید ربوبی، حضرت موسی عليه‌السلام کی پیغمبری اور ان کی رسالت ہے_

۴_ توحید ربوبی پر اعتقاد رکھنا اور انبیاء کی دعوت کو قبول کرنا، بندوں پر فرض ہے_لعلهم یذّکرون

۵_ کائنات میں رونما ہونے والی تبدیلیاں ، بامقصدہیں_و لقد اُخذنا ...لعلهم یذّکّرون

۶_ خداکا ارادہ ،فطرت اور اس کے عوامل پر حاکم ہے_و لقد ا خذنا ء ال فرعون بالسنین و نقص من الثمرات

آفرینش:آفرینش کا باضابطہ ہونا ۵;آفرینش کی تبدیلیوں کا بامقصد ہونا ۵

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا ارادہ ۶; اللہ تعالی کی حاکمیت ۶;اللہ تعالی کی طرف سے امتحان، ۱

انبیاء:دعوت انبیاء کو قبول کرنا ۳، ۴

انسان:انسان کی ذمہ داری ۴

ایمان:توحید ربوبی پر ایمان ۴;خدا پر ایمان ۳

خشک سالي:خشک سالی کے اثرات ۲

سختي: سختی کی حکمت ۳

عقیدہ:انحرافی عقیدہ ترک کرنا ۳

فرعونی :فرعونی اور موسی ۲;فرعونیوں کا قحط میں مبتلا ہونا ۱ ; فرعونیوں میں قحط ۲

فطرت (طبیعت):فطرت کی تبدیلیوں کا منشاء ٦

فطری عوامل:فطری عوامل کے عمل کا منشاء ٦

قحط:قحط کے موارد ۲

مصیبت: مصیبت کا فلسفہ ۳،

موسی عليه‌السلام :موسی عليه‌السلام کے زمانے کی تاریخ ۱، ۲

آیت ۱۳۱

﴿ فَإِذَا جَاءتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُواْ لَنَا هَذِهِ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُواْ بِمُوسَى وَمَن مَّعَهُ أَلا إِنَّمَا طَائِرُهُمْ عِندَ اللّهُ وَلَـكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ ﴾.

اس کے بعد جب ان کے پاس کوئي نیکی ائی تو انھوں نے کہا کہ یہ تو ہمارا حق ہے اور جب برائی ائی تو کہنے لگے کہ یہ موسی اور ان کے ساتھیوں کا اثر ہے_ آگاہ ہوجاؤ کہ ان کی بدشگونی کے اسباب خدا کے یہاں معلوم ہیں لیکن ان کی اکثریت اس راز سے بے خبر ہے(۱۳۱)

۱_ آل فرعون اپنے آپ کو بابرکت سمجھتے تھے اور حضرت موسی عليه‌السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کو بدشگون اور نامبارك خيال كرتے تھے_فإذاجاء تهم الحسنة قالوا لنا هذه و إن تصبهم سيئة يطيّروا بموسى و من معه

کلمہ "لنا" میں "لام" تعلیلیہ ہے اور "لنا" کا مقدم ہونا حصر پر دلالت کرتا ہے، بنابراین "لنا ھذہ" یعنی یہ آساءش (الحسنۃ) فقط خود ہماری وجہ سے اور ہماری برکت سے ہے "تطیر بکذا" یعنی کسی چیز کو نامبارک جاننا اور اسے بدشگونی کی علامت سمجھنا ہے_

۲_ فرعونیوں کے گمان میں رفاه اور آساءش کا سبب، خود ان کا بابرکت ہونا تھا اور مشکلات کی وجہ حضرت موسی علیه‌السلام اور ان کے ساتھیوں کی بدشگونی تھي_قالوا لنا هذه ...يطيّروا بموسى و من معه

۳_ فرعونیوں کی مشکلات، ان کی آساءشوں کے مقابلے میں بہت کم تھیں_فاذا جاء تهم الحسنه ...و ان تصبهم سيئة

کلمہ "الحسنة" کو معرفہ لانے میں ہوسکتاہے کہ اس مطلب کی طرف اشارہ پایا جاتاہو کہ فرعونیوں کی زندگی ہمیشہ آساءش کے ہمراہ رہی تھی لہذا "حسنة" ان کیلئے جانی پہچانی چیز تھی اس کے برعکس عمومی مشکلات کہ جو گویا ان کیلئے نہ تھیں یا بہت ہی کم ان سے دوچار ہوتے تھے اس طرح کہ "سیئۃ" ان کے ہاں ایک غیر معروف چیز تھي، "حسنة" کے مواردمیں کلمہ "إذا" (گویا شرط کے حصول کے بارے میں اطمینان ہے) کے لانے میں، نیز"سیئۃ" کے موردمیں کلمہ "إن" (کہ جو شرط کے مشکوک ہونے سے حاکی ہے) کے لانے میں بھی مندرجہ بالا مفہوم پر دلالت پائی جاتی ہے_

۴_ فرعونیوں کو بلاؤں اور مصیبتوں کے نزول کے ذریعے دیئے گئے الہی انتباہات، ان کی ہدایت اور متذکر ہونے کے سلسلہ میں غیر مؤثر رہے_و لقد ا خذنا ...قالوا لنا هذه و إن تصبهم سيئة يطيّروا بموسى و من معه

۵_ خوشگوار اور ناخوشگوار حوادث کے بارے میں فرعونیوں کی غلط اور جاہلانہ تحلیل، ان کے ہدایت پانے میں بلاؤں اور مصیبتوں کے غیر مؤثر واقع ہونے کا باعث تھي_و لقد ا خذنا ...يطيّروا بموسى و من معه

جملہ "فإذا جاء تهم ..."کہ جو گزشتہ آیت پر مترتب ہے در حقیقت اس سوال کا جواب ہے کہ ہدایت کے اسباب فراہم کرنا (لقد ا خذنا... لعلهم يذكرون) آل فرعون میں کیوں موثر واقع نہ ہوا، مورد بحث آیت اسی سوال کے جواب (کہ فرعونیوں کا غلط تجزیہ ان کی ہدایت سے مانع تھا) کو بیان کرتی ہے_

٦_ فرعونیوں کو متنبہ کرنے کیلئے بلاؤں اور مصیبتوں کے نازل ہونے کا واحد سبب، خدا کا ارادہ تھا_ا لا إنما طئرهم عند الله

۷_ اکثر فرعونی اپنے سختیوں میں مبتلا ہونے کے سلسلہ میں ارادہ خدا کے کردار سے ناآگاہ تھے_

ا لا إنما طائرهم عند الله و لكن ا كثرهم لا يعلمون

۸_ حضرت موسی علیہ السلام کے زمانے کے اکثر فرعونی نیک اور بد حوادث کے بارے میں صحیح تجزیہ و تحلیل کرنے سے قاصر اور جاہل لوگ تھے_و لكن ا كثرهم لا يعلمون

۹_ خوشگوار اور ناخوشگوار حوادث کا سبب جاننے کے سلسلہ میں فرعونیوں کی یہ تحلیل (کہ وہ بابرکت ہیں اور موسی علیہ السلام کے ساتھی بے برکت ہیں)غلط اور جاہلانہ تھي_و لكن اكثرهم لا يعلمون

۱۰_ فرعونیوں کی طرف سے حضرت موسی علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں پر شوم اور نامبارک ہونے کا الزام ،ناروا اور ان کی جہالت پر مبنی تھا_يطيّروا بموسى و من معه ...و لكن ا كثرهم لا يعلمون

۱۱_ تطيّر (یعنی کسی کو بدشگون اور منحوس سمجھنے) کا سبب ، انسان کی جہالت ہے_يطيّروا ...و لكن ا كثرهم لا يعلمون

الله تعالی : الله تعالی کا ارادہ ٦، ٧;الله تعالی کے انتباہات ٣

بلا:نزول بلا کا منشاء ٦;نزول بلا کی حکمت ٣، ٥

تحلیل:جاہلانہ تحلیل ٩

تطيّر (منحوس سمجھنا):تطير کا منشاء ،١١;موسی علیہ السلام پر تطير ١، ٢، ٩، ١٠

تنبہ:تنبّہ کے موانع ٥

تہمت:جاہلانہ تہمت ١٠

جہالت:جہالت کے آثار ٥، ١١

حوادث:خوشگوار حوادث کا منشاء ٥، ٧;ناخوشگوار حوادث کا منشاء ٥، ٩

سختي: سختی میں مبتلا ہونے کا منشاء ٧

فرعوني:آل فرعون اور پیروان موسی علیہ السلام ١، ٢;آل فرعون اور سختی کا منشاء ٢;آل فرعون اور موسی علیہ السلام ١، ٢ ;آل

فرعون کا عبرت حاصل کرنا ۴;آل فرعون کو انتباہ ۴، ۶;آل فرعون کی آساءش ۳;آل فرعون کی ابتلا کا منشاء ۷;آل فرعون کی اکثریت ۸،۷;آل فرعون کی بینش ۱، ۲;آل فرعون کی تہمتیں ۱۰;آل فرعون کی جہان بینی ۷;آل فرعون کی جہالت ۷، ۸، ۱۰;آل فرعون کی خداشناسی ۷;آل فرعون کی رفاہ ۲;آل فرعون کی غلط تحلیل ۵، ۸، ۹;آل فرعون کی مصیبتیں ۳;آل فرعون کی نعمات ۳

موسی علیہ‌السلام :موسی علیہ‌السلام پر تہمت ۱۰;موسی علیہ‌السلام کے زمانے کی تاریخ ۸، ۳

موسی علیہ‌السلام کے پیروکار:موسی علیہ‌السلام کے پیروکاروں پر تہمت ۱۰

ہدایت:ہدایت کے موانع ۵

آیت ۱۳۲

﴿ وَقَالُواْ مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ مِن آيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ﴾.

اورقوم والوں نے کہا کہ موسی تم کتنی ہی نشانیاں جادو کرنے کے لئے لاؤ ہم تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں (۱۳۲)

۱_ فرعونیوں نے حضرت موسی علیہ‌السلام کے تمام معجزات کو جادو قرار دیتے ہوئے ان سے کہا کہ وہ ہرگز ان کی رسالت کی تصدیق نہیں کریں گے_مهما تا تنا به من ء اية لتسحرنا بها فما نحن لك بمؤمنين

کلمہ "مہما" اسمائے شرط میں سے ہے اور"ای شیئ" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور"من آیۃ" میں حرف "من" کلمہ "مہما" کا بیان ہے، بنابراین جملہ "مہما تاتنا ..."یعني:ہر چیزکہ جسے معجزہ کے طور پر لاؤ ..."

۲_ فرعونیوں نے موسی علیہ‌السلام کے معجزات کے غیرعادی ہونے کا اعتراف کرنے کے باوجود تمسخر آمیز لہجے میں ان کے آیت ہونے کو جھٹلایا_مهما تا تنا به من ء اية لتسحرنا بها

جملہ "لتسحرنا بہا" (یعنی تا کہ ہمیں اس آیت کے ذریعے سحر کرو) یہ مفہوم فراہم کرتا ہے کہ آل فرعون کی باتوں میں کلمہ "آیۃ" سے مراد"سحر" ہے اور اسے آیت کہنے سے ان کا مقصد، حضرت موسی علیہ‌السلام کی ہنسی اڑانا تھا_

۳_ فرعونی موسی علیہ‌السلام کی رسالت پر ایمان لانے والوں کو سحر زدہ خیال کرتے تھے_

مهما تا تنا به من ء اية لتسحرنا بها فما نحن لك بمؤمنين

۴_ فرعونی بھی بنی اسرائیل کی طرح موسی علیه‌السلام کی رسالت کے داءرے میں تھے_
مهما تا تنا به من ء اية لتسحرنا بها فما نحن لك بمؤمنين

فرعوني:آل فرعون اور معجزہ موسی علیه‌السلام ۲;آل فرعون اور موسی علیه‌السلام ۱، ۳;آل فرعون کا استہزا،۲;آل فرعون کی بینش ۳;آل فرعون کی تہمتیں ۱

کفر:موسی علیه‌السلام کے بارے میں کفر،۱

موسی علیه‌السلام :موسی اوربنی اسرائیل ۴;موسی علیه‌السلام اورفرعون ۴; موسی علیه‌السلام پرجادو کی تہمت،۱ ;موسی کا قصہ،۱ ;موسی علیه‌السلام کی رسالت کا داءرہ۴;موسی کے معجزے کا انکار،۱; موسی علیه‌السلام کے معجزے کا مسخرہ اڑانا ۲;موسی علیه‌السلام کے معجزے کی تکذیب ۲

موسي علیه‌السلام کے پیروکار:موسی علیه‌السلام کے پیروکاروں پر جادو کی تہمت ۳

آیت ۱۳۳

﴿ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ آيَاتٍ مُّفَصَّلاَتٍ فَاسْتَكْبَرُواْ وَكَانُواْ قَوْماً مُّجْرِمِينَ ﴾.

پھر ہم نے ان پر طوفان ، ٹڈی ، جوں ،مینڈک اور خون کو مفصل نشانی بناکر بھیجا لیکن ان لوگوں نے استکبار اور انکار سے کام لیا اور یہ لوگ واقعا مجرم لوگ تھے(۱۳۳)

۱_ خداوند متعال نے ایمان نہ لانے کے بارے میں فرعونیوں کے صریح اظہار کے بعد انہیں متعدد عذابوں میں گرفتار کیا_
فما نحن لک بمؤمنين ، فا رسلنا عليهم ... أيات مفصلت

۲_ سیلاب کا جاری ہونا، ٹڈیوں ، جوؤں اور مینڈکوں کا حملہ اور زندگی کا خون کے ذریعے آلودہ ہونا حضرت موسی علیه‌السلام کی رسالت کے منکرین کا عذاب تھا_فا رسلنا عليهم الطوفان والجراد والقمل والضفادع والدم

"طوفان" وہ فراوان پانی ہے کہ جو کسی ایک یا کئي علاقوں میں پھیل جاتاہے "جراد" (ٹڈیاں) اور "قمل" (جوئیں) میں سے ہر ایک اسم جنس ہے اور ضفادع، ضفَدع یا ضفدَع (مینڈک)کی جمع ہے_

۳_ فرعونیون پر نازل کئے گئے عذابوں میں سے ہر ایک (جدا جدا) رسالت موسی علیه‌السلام کی حقانیت کی علامت تھا_
فا رسلنا عليهم ...أيات مفصلت

۴ کلمہ "ء ىا ت" کو جمع لانے میں اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ مذکورہ عذابوں میں سے ہر ایک حقانیت موسی ؑ کی علامت تھا_

_ آل فرعون پر نازل ہونے والے عذاب (طوفان و غیرہ)، یکے بعد دیگرے اور فاصلے کے ساتھ متحقق ہوئے_

فا رسلنا عليهم ...أيات مفصلت

کلمہ "مفصلت" ہوسکتاہے کہ ذکر شدہ عذابوں کیلئے حال ہویا پھریہ کہ آیات کیلئے صفت ہو، کلمہ "فصل" جدا کرنے کے معنی میں استعمال ہوتاہے جبکہ "مفصلت "،کا مصدر "تفصيل" جدا کرنے کے عمل کی شدت پر دلالت کرتاہے، بنابرایں کلمہ "مفصلت" سے مراد یہ ہے کہ وہ عذاب اور نشانیاں ایک دوسرے سے جدا طورپر اور طولانی مدت کے فاصلے کے ساتھ واقع ہوئیں_

۵_ قدرتی عوامل اوردوسرے سب موجودات ،خدا کے اختیار میں ہیں اور ان کے افعال اس کے ارادے سے وابستہ ہیں_فا رسلنا عليهم الطوفان والجراد و القمل و الضفادع والدم

٦_ فرعونی رسالت موسی ؑ کی حقانیت پر قائم متعدد آیات کا مشاہدہ کرنے کے باوجود، اسے قبول کرنے سے کتراتے رہے_فا رسلنا عليهم ...فاستكبروا

۷_ فرعونیوں کاتکبر اور گھمنڈ، آیات الہی اور رسالت موسي ؑ سے ان کے انکارکا باعث تھا،فا رسلنا عليهم ...فاستكبروا

استکباریعنی اپنے آپ کو بڑا سمجھنا اورچونکہ فعل "استكبروا" حرف "فاء" کے ذریعہ ارسال آیات پر تفریع ہوا ہے لہذا اس معنی کا لازمہ (یعنی انکار کرنا اور قبول نہ کرنا) مراد لیا گیا ہے اور انکار کرنے اور قبول نہ کرنے کے بجائے کلمہ استکبار کو استعمال کرنے کا مقصد انکار کرناہے، يعني: آل فرعون کے انکار کا سبب ان کا تکبر تھا_

۸_ تکبراور گھمنڈ، آیات الہی سے انکار کا باعث بنتاہے_أيات مفصلّت فاستكبروا

۹_ فرعونی مجرم اور مفسد لوگ تھے_و كانوا قوما مجرمين

۱۰_ فرعونیوں کاگناہ اور فساد، آیات الہی کے سامنے ان

کے استکبار کا باعث تھا أیات مفصلت فاستکبروا و کانوا مجرمین

جملہ "کانوا ..." آیات الہی کے مقابلے میں فرعونیوں کے تکبر کے سبب کو بیان کرتا ہے۔

۱۱۔ گناہ اور فساد، مستکبرانہ احساسات کی پیداءش کی راہ فراہم کرتے ہیں اور آیات الہی سے انکار کا باعث بنتے ہیں۔
فاستکبروا و کانوا قوما مجرمین

آفرینش: موجودات آفرینش ۵

آیات خدا: ۳ آیات خدا کو جھٹلانے کے عوامل ۸، ۱۱؛ آیات خدا کے بارے میں استکبار ۱۰؛

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا ارادہ ۵؛ اللہ تعالی کے عذاب ،۱، ۲

تکبر: تکبر کے آثار ۷، ۸؛ تکبر کے اسباب ۱۱

عذاب: ٹڈیوں کے ذریعے عذاب ۲; جوؤں کے ذریعے عذاب ۲; خون کے ذریعے عذاب ۲؛ طوفان کے ذریعے عذاب ۲؛ مینڈکوں کے ذریعے عذاب ۲;

فرعوني: آل فرعون اور موسی علیہ السلام ۶؛ آل فرعون پر عذاب کے اسباب; آل فرعون کا استکبار ۷؛ آل فرعون کا افساد ۶; آل فرعون کا کفر ،۱؛ آل فرعون کی ماہٹ دھرمی ۶; آل فرعون کے استکبار کے عوامل ۱۰; آل فرعون کے کفر کے عوامل ۷; آل فرعون کے عذاب کی کیفیت ۴؛ آل فرعون کے عذاب کا متعدد ہونا ۱، ۲، ۳، ۴ ; آل فرعون کے فساد کے اثرات ۱۰؛ آل فرعون کے گناہ کے اثرات ۱۰

فساد: فساد کے اثرات ،۱۱

قدرتی عوامل: قدرتی عوامل کا عمل ۵

کفر: آیات خدا کا کفر ۷؛ کفر کی دنیوی سزا ،۱؛ موسی علیہ السلام کے بارے میں کفر ،۱، ۶، ۷

گناہ: گناہ کے اثرات ،۱۱

مجرمین: ۹

موسی علیہ السلام: موسی علیہ السلام کو جھٹلانے والوں پر عذاب ۲؛ موسی علیہ السلام کی حقانیت کی نشانیاں ۳، ۶ موسی علیہ السلام کی داستان ۶

آیت ۱۳۴

﴿ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُواْ يَا مُوسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِندَكَ لَئِن كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴾.

اور جب ان پر عذاب نازل ہوگیا تو کہنے لگے کہ موسی اپنے رب سے دعا کرو جس بات کا اس نے وعہ کیا ہے اگر تم نے اس عذاب کو دور کرادیا تو ہم تم پر ایمان بھی لائیں گے اور بنی اسرائیل کو تمھارے حوالے بھی کردیں گے(۱۳۴)

۱_ فرعوني، پنجگانہ آیات (طوفان و غیرہ) کا مشاہدہ کرنے کے بعد، رسالت موسی عليه‌السلام سے انکار پر مصرّ رہنے کی وجہ سے پہلے سے زیادہ سخت عذاب میں مبتلا ہوئے_و لما وقع عليهم الرجز قالوا ى موسى ادع لنا ربك

کلمہ "رجز" کا معنی عذاب ہے اور اس میں "ال" عہد ذکری بھی ہوسکتا ہے کہ اس صورت میں گزشتہ آیات میں مذکور پانچ عذابوں کی طرف اشارہ ہوگا چنانچہ اس میں "ال" عہد ذہنی بھی ہوسکتاہے کہ اس صورت میں گزشتہ ذکر شدہ عذابوں کے علاوہ کسی اور عذاب کی طرف اشارہ ہوگا کہ جو اس لحاظ سے پہلے عذابوں سے زیادہ سخت ہے_ کہ انہوں نے حضرت موسی عليه‌السلام سے اسکے رفع ہونے کی درخواست کی مندرجہ بالا مفہوم اسی دوسرے احتمال کی بنیاد پر اخذ کیا گیا ہے_

۲_ فرعونیوں نے شدید عذاب میں گرفتار ہونے کے بعد، حضرت موسی عليه‌السلام سے درخواست کی کہ خدا سے دعا مانگو کہ وہ ہم سے عذاب ٹال دے_و لما وقع عليهم الرجز قالوا يموسى ادع لنا ربك

۳_ حضرت موسی عليه‌السلام درگاہ خدا میں عالی منزلت پر فائز ایک مستجاب الدّعوہ پیغمبر تھے_ادع لنا ربك بما عهد عندك

حضرت موسی عليه‌السلام سے دعا کے بارے میں آل فرعون کی درخواست کی مناسبت سے معلوم ہوتاہے کہ حضرت موسی عليه‌السلام کو خدا کی طرف سے دیئے گئے عہد سے مراد، درگاہ خدا میں آپ عليه‌السلام کی دعا کا قبول ہونا ہے_

۴_ حضرت موسی عليه‌السلام کو دیئے گئے خدا کے وعدوں میں سے ایک، آل فرعون سے عذاب کے رفع ہونے کے بارے میں آپ عليه‌السلام کی دعا کا قبول ہوناہے_ادع لنا ربك بما عهد عندك

فوق الذکر مفہوم اس اساس پر اخذ کیا گیا ہے کہ "موسي عليه‌السلام کے ساتھ خدا کے عہد" سے مراد صرف آل فرعون سے عذاب کے برطرف ہونے کے بارے میں موسی عليه‌السلام کی دعا کا قبول ہوناہے نہ کہ ساری دعائیں_ آل فرعون اپنے گزشتہ تجربات یا خود موسی عليه‌السلام کے قول کے ذریعے اس بات سے آگاہ تھے کہ خداوند متعال نے آپ عليه‌السلام کو وعدہ دیا ہے کہ اگر وہ آل فرعون سے عذاب ٹلنے کے بارے میں دعا کریں تو ان کی دعا قبول ہوگي_

۵_ آل فرعون، عذاب ٹلنے کے بارے میں حضرت موسی علیہ السلام کو خدا کے دیئے گئے وعدے سے آگاہ تھے_
ادع لنا ربك بما عهد عندك

٦_ آل فرعون نے حضرت موسی علیہ السلام کو خدا کے نزدیک ان کے (مستجاب الدعوہ ہونے) کی قسم دی کہ عذاب کے رفع ہونے کے بارے میں خدا سے دعا مانگیں_ادع لنا ربك بما عهد عندك
فوق الذکر مفہوم میں "بما عہد" میں مذکور حرف "باء" قسم کیلئے لیا گیا ہے_

۷_ ، موسی علیہ السلام کے خدا کے بارے میں آل فرعون کا اعتقاد کہ وہ انسان کی زندگی اور جہان آفرینش میں مؤثر ہے_
ادع لنا ربك بما عهد عندك

۸_ آل فرعون، عذاب کے رفع ہونے کے بارے میں حضرت موسی علیہ السلام کی دعا کی تاثیر سے آگاہ تھے_
ادع لنا ربك بما عهد عندك

۹_ استجابت دعا، خدا کی ربوبیت کا جلوہ ہے_ادع لنا ربك

۱۰_ آل فرعون نے حضرت موسی علیہ السلام کو وعدہ دیا اور قسم کھائی کہ ان سے شدید عذاب برطرف کرنے کی صورت میں آپ علیہ السلام پر ایمان لے ائیں گے اور بنی اسرائیل کو آزاد کردیں گے_
لئن كشفت عنا الرجز لنؤ منن لك و لنرسلنّ معك بنى إسرائيل

۱۱_ آل فرعون نے پانچ عذابوں (طوفان و غیرہ) میں سے ہر ایک کے نازل ہونے کے بعد، حضرت موسی علیہ السلام سے وعدہ کیا کہ اس عذاب کو برطرف کرنے کی صورت میں ان پر ایمان لے ائیں گے اور بنی اسرائیل کو آزاد چھوڑدیں گے_
فوق الذکر مفہوم کا اخذ ہونا اس بنیاد پر ہے کہ کلمہ "الرجز" کا "ال" عہد ذکری ہو_بنا براین کلمہ

"الرّجز" کے ذریعہ گذشتہ آیت میں مذکور، پنجگانہ عذابوں کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے_

۱۲_ رسالت موسی علیہ السلام پر ایمان اور بنی اسرائیل کی آزادي، آل فرعون سے حضرت موسی علیہ السلام کا ایک اہم تقاضا تھا_

لنؤمنن لك و لنرسلن معك بنی إسرائیل

۱۳_"و لما وقع علیهم الرجز" ...روی عن ا بی عبدالله علیہ السلام : ا نه ا صابهم ثلج ا حمر و لم یروه قبل ذلك فماتوا فیه ...(۱)

آیت "و لما وقع علیهم الرجز" کے بارے میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان پر سرخ برف برسی کہ جسے انہوں نے اس سے پہلے نہ دیکھا تھا چنانچہ وہ اسی عذاب میں مرگئے ...

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا وعدہ ،۳;اللہ تعالی کی ربوبیت ،۹

ایمان:موسی علیہ السلام پر ایمان ۱۲

بنی اسرائی ل:بنی اسرائیل کی تاریخ، ۱۱، ۱۰;بنی اسرائیل کی نجات ۱۰، ۱۱، ۱۲

دعا:اجابت دعا ۹

عذاب:رفع عذاب کی درخواست ۲، ۳، ۵، ۶، ۱۰;عذاب کے مراتب، ۱;طوفان کے ذریعے عذاب ۱۱

فرعوني:آل فرعون اور موسی علیہ السلام ۶، ۵، ۲ ;آل فرعون پر عذاب ۱، ۲، ۴ ;آل فرعون پر متعدد قسم کے عذاب ۱۱;آل فرعون سے رفع عذاب ۸، ۱۰ ;آل فرعون کا عقیدہ ۷;آل فرعون کا موسی علیہ السلام سے عہد ۱۰، ۱۱ آل فرعون کی آگاہی ۸;آل فرعون کی خواہشات ۲، ۶، ۱۰;آل فرعون کی قسم ۱۰;آل فرعون کی ہٹ دھرمی آل فرعون کے ایمان کی شرائط ۱۱، ۱۰

کفر:کفر پر اصرار کی سزا ،۱

مستجاب الدعوہ: ۳،۶

مقربین: ۳

موسی علیہ السلام :موسی علیہ السلام اور آل فرعون ۱۲;موسی علیہ السلام کو قسم دینا ۶; موسی علیہ السلام کی تکذیب ;موسی علیہ السلام کی داستان ۲، ۱۰، ۱۱ ; موسی کی دعا کا قبول ہونا ۳، ۴، ۵، ۶، ۸; موسی علیہ السلام کے مطالبات ۱۲;موسی علیہ السلام کے مقامات ۳

---

۱) مجمع البیان ج/۴ ص ۷۲۳;نور الثقلین ج/۲ ص ۶۰ ح ۲۲۹

آیت ۱۳۵

﴿ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ إِلَى أَجَلٍ هُم بَالِغُوهُ إِذَا هُمْ يَنكُثُونَ ﴾.

اس کے بعد جب ہم نے ایک مدت کے لئے عذاب کو بر طرف کردیا تو پھر اپنے عہد کو توڑ نے والوں میں شامل ہوگئے(۱۳۵)

۱_ حضرت موسی علیه‌السلام نے (رفع عذاب کیلئے دعا کے بارے میں) آل فرعون کی درخواست قبول کرتے ہوئے عذاب کے برطرف ہونے کیلئے خدا سے دعا مانگي_فلما کشفنا عنهم الرجز

آیت کریمہ کا سیاق یہ ظاہر کرتاہے کہ "فدعا موسی فکشفنا عنہم الرجز" کی طرح کا کوئي جملہ مقدر ہے جسے واضح ہونے کی وجہ سے کلام میں نہیں لایا گیا_

۲_ خداوند متعال نے حضرت موسی علیه‌السلام کی دعا قبول کرتے ہوئے آل فرعون سے عذاب ٹال دیا_فلما کشفنا عنهم الرجز

۳_ خدا کی طرف سے نازل کئے گئے عذابوں کو برطرف کرنا، صرف اسی ذات جل جلالہ کے دست قدرت میں ہے_ فلما کشفنا عنهم الرجز

آل فرعون (کہ جنہوں نے موسی علیه‌السلام سے رفع عذاب کی درخواست کي) کے کلام (لئن کشفت) کے مقابلے میں اس آیت کریمہ میں عذاب کے برطرف کرنے کی نسبت خدا کی طرف دی گئي ہے، اس سے یہ مطلب ہاتھ آتاہے کہ نازل کئے گئے عذابوں کو برطرف کرنے کا اختیار خدا ہی کے ہاتھ میں ہے_

۴_ بارگاہ خدا میں دعا کرنا، رحمت کے حصول اور رفع مشکلات کیلئے مؤثر ہے_فلما کشفنا عنهم الرجز

۵_ خداوند متعال نے حضرت موسی علیه‌السلام کی دعا قبول کرتے ہوئے آل فرعون سے عذاب ٹالنے کے بعد انہیں آگاہ کیا کہ وہ ایک محدود مدت تک عذاب میں مبتلا نہیں ہوں گے_فلما کشفنا عنهم الرجز إلی ا جل هم بلغوه

"إلى اجل" سے یہ مطلب حاصل ہوتاہے کہ خدا نے آل فرعون سے ہمیشہ کیلئے عذاب برطرف نہیں کیا بلکہ اسکے لئے مدت معین کی لہذا اگر خدا کی طرف سے یہ مطلب ان تک ابلاغ نہ کیا جاتا تو مدت معیّن کرنے کا مطلوبہ اثر حاصل نہ ہوتا_

٦_ خداوند متعال نے آل فرعون سے عذاب برطرف کرتے ہوئے ان کی طرف سے اپنے وعدے وفا کرنے کیلئے مہلت معین کي_فلما کشفنا عنهم الرجز إلى ا جل

"إلى اجل" فعل "کشفنا" کے متعلق ہے، یعنی ہم نے ہمیشہ کیلئے نہیں بلکہ ایک محدود مدت کیلئے عذاب برطرف کیا ہے، یہ نکتہ بھی قابل ذکر ہے کہ "إلى اجل" کا فعل "کشفنا" کے متعلق ہونا استمرار کشف کے لحاظ سے ہے تحقق کشف کے اعتبار سے نہیں، اس لیئے کشف عذاب کے متحقق ہونے کیلئے مہلت کی بات نہ تھي_

٧_ آل فرعون کیلئے مقرر کی گئي مہلت، ایک محدود مہلت تھی کہ جس کے اختتام تک عام لوگ زندہ رہتے_

فلما کشفنا عنهم الرجز إلى ا جل هم بلغوه

جملہ "هم بلغوه" (یعنی اس مہلت کے اختتام تک وہ لوگ ضرور پہنچتے) کلمہ "ا جل" کیلئے وصف کے طور پر لایا گیا ہے اور اس مطلب پر دلالت کرتاہے کہ معیّن کی گئي مہلت اس قدر تھی کہ آل فرعون (سب کے سب یا عام طور پر) اس مہلت کے خاتمے تک زندہ رہتے، یعنی اس قدر طولانی نہ تھی کہ موجودہ نسل کے لوگ عادی موت کے ذریعے مرجائیں_

٨_ آل فرعون، حضرت موسی عليه‌السلام کے ساتھ (تصدیق رسالت اور بنی اسرائیل کی آزادی کے بارے میں) پکا عہد کرنے کے باوجود آپ عليه‌السلام پر ایک لحظہ کیلئے بھی ایمان نہ لائے اور بنی اسرائیل کو بھی آزاد نہ کیا_

لما کشفنا عنهم الرجز ...إذا هم ینکثون

٩_ آل فرعون کا حضرت موسي عليه‌السلام کے ساتھ کئے گئے وعدوں کا پابند نہ ہونا اور عہد شکنی کرنا_إذا هم ینکثون

١٠_ وعدہ وفا کرنے سے آل فرعون کا انکار، تعجب آور اور غیر متوقع تھا_فلما کشفنا ... إذا هم ینکثون

"إذا" فجائیہ ہے اور اس مطلب پر دلالت کرتاہے کہ آل فرعون کی طرف سے عہد شکنی، غیر متوقع تھی البتہ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس کا غیر متوقع ہونا ان لوگوں کے لحاظ سے ہے کہ جو آل فرعون کے عہد دینے پر شاہد تھے یا کسی اور ذریعے سے اس سے آگاہ تھے_

اللہ تعالی :اللہ تعالی سے مختص امور ۳;اللہ تعالی کی مہلت ٦; اللہ تعالی کی رحمت کے اسباب ۴; اللہ تعالی کیقدرت ۳

ایمان:موسی علیہ السلام پر ایمان ۸

بلاء:رفع بلاء کے اسباب ۴

بنی اسرائی ل:بنی اسرائیل کی تاریخ ۵;بنی اسرائیل کی نجات ۸

دعا:دعا کے اثرات ۴;رفع عذاب کی دعا ،۱، ۲

عذاب:رفع عذاب ۳

عہد:عہدپورا کرنے کی اہمیت ٦

فرعونی :آل فرعون سے رفع عذاب ۲، ۵، ٦، ۸ ; آل فرعون کا کفر ۸; آل فرعون کو مہلت دینا ٦، ۷ ; آل فرعون کی خواہشات ،۱;آل فرعون کی عہد شکنی ۸، ۹، ۱۰ ;موسی علیہ السلام کے ساتھ آل فرعون کا عہد ۸، ۹

مستجاب الدعوات: ۲، ۵

موسی علیہ السلام :موسی علیہ السلام اورآل فرعون ۱;موسی علیہ السلام کا قصّہ ۱، ۵ ;موسی علیہ السلام کی دعا ،۱ ; موسی علیہ السلام کی دعا قبول ہونا ۲، ۵

آیت ۱۳٦

﴿ فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا وَكَانُواْ عَنْهَا غَافِلِينَ ﴾.

پھر ہم نے ان سے انتقام لیا اور انھیں دریا میں غرق کردیا کہ انھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تھا اور ان کی طرف سے غفلت برتنے والے تھے(۱۳٦)

۱_ خداوند متعال نے متعدد معجزات دکھانے اور اتمام حجت کرنے کے بعد،آل فرعون کو سمندر میں غرق کردیا_

فانتقمنا منهم فا غرقنهم فی الیمّ

کلمہ "الیمّ" لغت میں ، سمندر اوربڑے دریا کے معنی میں استعمال ہوتاہے اور اس میں "ال" عہد کیلئے ہے چنانچہ بہت سے مفسرین کی رائے یہ ہے کہ اس سے مراد بحیرہ احمر ہے اور بعض کا کہنا یہ ہے کہ اس سے دریائے نیل کی طرف اشارہ ہے_

۲_ خداوند متعال نے فرعونیوں کو سمندر میں غرق کرکے ان سے انتقام لیا_فانتقمنا منهم فا غرقنهم فی الیمّ

کلمہ "فا غرقنا" میں "فاء" تفسیریہ ہے، یعنی "ا غرقنا" کلمہ "انتقمنا" کا بیان اور اس کی تفسیر ہے_

۳_ آل فرعون، حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھ (اُن پر ایمان لانے اور بنی اسرائیل کو آزاد کرنے کے بارے میں) کئے گئے عہد کو توڑنے کی وجہ سے انتقام الہی کے اہل ٹھہرے_إذا هم ینکثون فانتقمنا منهم

جملہ "إذا هم ینکثون" پر جملہ "فانتقمنا" کی حرف "فاء" کے ذریعے تفریع میں اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ آل فرعون کی عہد شکنی ان سے انتقام الہی لینے کا سبب بنی تھے_

۴_ آل فرعون، آیات الہی کو جھٹلاتے ہوئے ان کی پرواہ نہیں کرتے تھے_با نهم کذبوا بایا تنا و کانوا عنها غفلین

فوق الذکر مفہوم میں "عنھا" کی ضمیر کلمہ "ای تنا" کی طرف پلٹائی گئي ہے کہ اس صورت میں "غفلت" لاپرواہی کے معنی میں ہوگی نہ کہ بے خبری کے معنی میں، اسلئے کہ اس سے پہلے کا جملہ "کذبوا ..." اس مطلب پر دلالت کرتا ہے کہ آل فرعون آیات الہی سے بے خبر نہ تھے_

۵_ آیات خدا سے بے اعتنائی ہی ان کے جھٹلائے جانے کا باعث بنتی ہے_با نهم کذبوا بایا تنا و کانوا عنها غفلین

جملہ "وکانوا ..." جملہ "کذبوا ..." کیلئے تعلیل ہوسکتاہے_

۶_ آل فرعون نے انتقام الہی سے غافل ہوتے ہوئے آیات خدا کو جھٹلایا_با نهم کذبوا بایا تنا و کانوا عنها غفلین

فوق الذکر مفہوم اس بنیاد پر لیا گیا ہے کہ "عنھا" کی ضمیر کلمہ "نقمت" ("انتقمنا" سے اخذ شدہ) کی طرف پلٹائی جائیے اور جملہ "وکانوا ..." فعل "کذبوا" کیلئے حال ہو کہ اس صورت میں کلمہ "غفلت" اپنے حقیقی معنی (بے خبر ہونا) میں استعمال ہوگا_

۷_ آیات الہی کی تکذیب اور ان سے بے اعتنائی، آل فرعون کیلئے سمندر میں غرق ہونے کا باعث بني_

فا غرقنهم فی الیمّ با نهم کذبوا بایا تنا و کانواعنها غفلین

"با نھم کذبوا" میں حرف "باء" سببیہ ہے اور یہ مفہوم فراہم کرتاہے کہ انتقام الہی کا سبب، آیات الہی کی تکذیب اور ان سے بے اعتنائی ہے_

۸_ آیات الہی سے بے اعتنائی کرنے والے اور انہیں جھٹلانے والے لوگ، انتقام الہی میں گرفتار ہونے کے خطرے سے دوچار ہوتے ہیں_فانتقمنا منهم ... با نهم كذبوا بايا تنا و كانوا عنها غفلين

آیات خدا:آیات خدا سے روگردانی کے آثار۵;آیات خدا کی تکذیب ۶،۴;آیات خدا کی تکذیب کے اسباب ۵;آیات خدا کی تکذیب کی سزا ، ۷;آیات خدا کی تکذیب کرنے والے ۴، ۶، ۸

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا انتقام ۲، ۳، ۶;اللہ تعالی کے انتقام کے عوامل ۸;اللہ تعالی کے عذاب

ایمان:موسی علیہ السلام پر ایمان ۳

بنی اسرائی ل:بنی اسرائیل کی تاریخ ۱، ۲، ۳، ۷;بنی اسرائیل کی نجات ۳

عذاب:عذاب کے اسباب۷

غفلت:انتقام خدا سے غفلت ۶

فرعوني:آل فرعون اور آیات خدا ۴;آل فرعون پر اتمام حجت ، ۱;آل فرعون سمندر میں ۱، ۲، ۳، ۷ ;آل فرعون سے انتقام ۲، ۳ ;آل فرعون کا دنیوی عذاب ۱، ۲، ۳، ۷ ;آل فرعون کا غرق ہونا ۱، ۲، ۳ ;آل فرعون کا کفر۳;آل فرعون کی عہد شکنی ۳;آل فرعون کی غفلت ۶;آل فرعون کی ہلاکت کے اسباب ۷;آل فرعون کے غرق ہونے کے اسباب ۷;موسی علیہ السلام کے ساتھ آل فرعون کا عہد۳

آیت ۱۳۷

﴿ وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُواْ يُسْتَضْعَفُونَ مَشَارِقَ الأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُواْ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُواْ يَعْرِشُونَ ﴾.

اور ہم نے مستضعفین کو شرق و غرب زمین کا وارث بنادیا اوراس میں برکت عطا کردی اور اس طرح بنی اسرائیل پر اللہ کی بہترین بات تمام ہوگئي کہ انھوں نے صبر کیا تھا اور جوکچھ فرعون اور اس کی قوم والے بنا رہے تھے ہم نے سب کو برباد کردیا اور ان کی اونچی اونچی عمارتوں کو مسمار کردیا(۱۳۷)

۱_ بنی اسرائیل، ایک طویل عرصہ سے آل فرعون کے زیر تسلط رہتے ہوئے، ناتوان و کمزور ہوچکے تھے_

و ا ورثنا القوم الذين كانوا يستضعفون

"کان" اور اس جیسے دوسرے حروف کے ہمراہ فعل مضارع کا استعمال، زمانہ ماضی میں اس فعل کے استمرار پر دلالت کرتاہے، بنابرایں جملہ "کانوا یستضعفون" یہ مفہوم فراہم کرتاہے کہ آل فرعون کے ہاتھوں بنی اسرائیل کی زبوں حالی ایک طولانی سابقہ رکھتی ہے_

۲_ خداوند متعال نے آل فرعون کو نابود کرتے ہوئے مشرق سے مغرب تک ان کی تمام زمین بنی اسرائیل کے اختیار میں دے دي_و ا ورثنا القوم الذين كانوا يستضعفون مشرق الا رض و مغربها

۳_ جو زمین خداوند متعال نے آل فرعون کی ہلاکت کے بعد بنی اسرائیل کے اختیار میں دی وہ بہت ہی بابرکت اور زرخیز تھي_و مشرق الارض و مغربها التى باركنا فيها

۴_ زمینوں کا بابرکت اور زرخیز ہونا، خدا کے اختیار میں ہے_مشارق الار ض و مغاربها التى باركنا فيها

۵_ آل فرعون کی ہلاکت اور ان کی زمین پر بنی اسرائیل کی حکومت کے بارے میں قوم موسی عليه‌السلام کو دی گئي خدا کی بشارت کسی کمی و کاستی کے بغیر متحقق ہوگئي_

و تمت كلمت ربك الحسنى على بنى اسرائيل

"کلمہ" کا معنی "بات" ہے اور صدر آیت نیز آیات ۱۲۸، ۱۲۹ کی روشنی میں اس سے مراد آل فرعون کی ہلاکت اور بنی اسرائیل کی جانشینی کے بارے میں خوشخبری ہے، "تمت" یعنی بطور کامل محقق ہوئي_

۶_ آل فرعون کی ہلاکت اور ان کی زمین پر بنی اسرائیل کی حاکمیت، قوم موسي عليه‌السلام کو دیئے گئے خدا کے نیک وعدوں میں سے ہے_و تمت كلمت ربك الحسنى على بنى إسرائيل
کلمہ "الحسني" یعنی خوبصورت ترین اور یہ کلمہ "کلمت" کیلئے صفت ہے_
۷_ ظالمین کی نابودی اور مستضعفین کی حاکمیت، سنن الہی میں سے ہے_و ا ورثنا القوم الذين كانوا يستضعفون ...و تمت كلمت ربك الحسنى

خداوند متعال نے فعل "اورثنا" کے بعد ایک مختصر کلمہ "بنی اسرائ ل" کے بجائیے ان کی صفت یعنی "القوم الذین ..." کو ذکر کیا تا کہ اس نکتہ کی طرف اشارہ ہوپائے کہ خدا کی حمایت ، صرف بنی اسرائیل ہی کے ساتھ مخصوص نہ تھی بلکہ سنت خدا یہ ہے کہ وہ مستضعفین کو مستکبرین پر فتح عطا کرتا ہے_
۸_ مستبکرین کی ہلاکت اور مستضعفین کی حاکمیت کی خوشخبری بشریت کیلئے خدا کے خوبصورت کلمات میں سے ہے_
و ا ورثنا القوم ...و تمت كلمت ربك الحسنى

۹_ خداوند متعال، مستضعفین کا حامی ہے_و ا ورثنا القوم الذين كانوا يستضعفون
۱۰_ عصر بعثت کے کافروں کی شکست اور ان کی سرزمین پر اسلام کی حاکمیت کے بارے میں پیغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم کو خدا کی بشارت_و تمت كلمت ربك
بنی اسرائیل کے مستضعفین کی فتح اور مستکبرین کی ہلاکت کے بارے میں کلام کے دوران پیغمبر اکرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم کو کلمہ (ربک کے ذریعے) مخاطب قرار دینے (ربک) کا مقصد، اسلام اور مسلمین کی فتح اور کفر اور مستکبر کفار کی شکست کے بارے میں خوشخبری دینا ہے_
۱۱_ حضرت موسی عليه‌السلام کے زمانے کے بنی اسرائیل فرعون کی حکومت کے دوران دشمنان دین کے مقابلے میں صبر اور حوصلے والے لوگ تھے_و تمت كلمت ربك الحسنى على بنى إسرائيل بما صبروا
۱۲_ فرعون کے ظلم و ستم کے سامنے موسی عليه‌السلام کے زمانے کے بنی اسرائیل کا صبر و حوصلہ، ان کی فتح اور ان کے

دشمن کی ہلاکت کے بارے میں وعدہ الہی کے متحقق ہونے کا باعث بنا_
و تمت کلمت ربك الحسنى على بنى إسرائيل بما صبروا

"بما صبروا" میں حرف "باء" سببیہ اور "ما" مصدریہ ہے یعني: "تمت ...بسبب صبرهم"
۱۳_ مستضعفین کا صبر و حوصلہ، ان کی فتح کیلئے خدا کی امداد حاصل ہونے کی شرط ہے_تمت کلمت ربك ...بما صبروا
۱۴_ خدا کے ذریعے انسان کی تقدیر معین ہونے میں اس کی اپنی کارکردگی کو بھی عمل دخل حاصل ہے_
و تمت کلمت ربك الحسنى على بنى إسرائيل بما صبروا

فوق الذکر مفہوم ،مدد خدا کے سبب یعنی "بما صبروا" کو مد نظر رکھتے ہوئے اخذ کیا گیا ہے_
۱۵_ فرعون اور اس کے ساتھی اپنی حکومت کے دوران، ہمیشہ اونچی عمارتیں اور محلات بنانے کے درپے رہتے تھے_
و دمرنا ما كان يصنع فرعون و قومه و ما كانوا يعرشون

"ما کانوا" میں "ما" موصولہ ہے اور "یعرشون" کو دلیل بناتے ہوئے اس سے مراد عرش و عریش (سائبان) ہے "کان" اور "کانوا" کے ہمراہ لائے گئے افعال "یصنع" اور "یعرشون" اس مطلب پر دلالت کرتے ہیں کہ آل فرعون ہمیشہ محلات اور سائبان بنانے میں لگے رہتے، یعنی ان کے بہت محلات تھے_
۱۶_ خداوند متعال نے آل فرعون کی ہلاکت کے بعد ان کے محلات کو بھی بالکل ویران کردیا_
و دمرنا ما كان يصنع فرعون و قومه و ماكانوا يعرشون

فعل "دمرنا" کا مصدر "تدمیر" نابود کرنے کے معنی میں آتا ہے_
۱۷_ تاریخ بشر کی تبدیلیاں ،خداوند کے ارادے اور تدبیر کے تحت ہی رونما ہوتی ہیں_
و ا ورثنا ... كلمت ربك ...و دمرنا

اسلام: اسلام کی حاکمیت ۱۰

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا ارادہ ۷; اللہ تعالی کا وعدہ ۶; اللہ تعالی کی امداد کی شرائط ۱۳; اللہ تعالی کی بشارت ۵، ۸، ۱۰; اللہ تعالی کی تدبیر ۱۷; اللہ تعالی کی سنتیں ۷; اللہ تعالی کے افعال ۲، ۱۶; اللہ تعالی کے وعدے کا پورا ہونا ۱۲

انسان:

انسان کی تقدیر ۱۴

بنی اسرائی ل:بنی اسرائیل پر ظلم ۱;بنی اسرائیل کا صبر ۱۱;بنی اسرائیل کو بشارت ۵;بنی اسرائیل کو وعدہ٦;بنی اسرائیل کی تاریخ ۱، ۲، ۳، ۵، ٦، ۱۱، ۱۲ ;بنی اسرائیل کی جانشینی ۲، ۳، ۵;بنی اسرائیل کی حاکمیت ٦، ۵ ;بنی اسرائیل کی زبوں حالي، ۱ ;بنی اسرائیل کی فتح ۱۲;موسی علیه‌السلام کے زمانے کے بنی اسرائیل ۱۱، ۱۲ ;

تاریخ:تاریخی تبدیلیوں کا سبب ۱۷

زمین:زمین کی برکت کا منشاء ۴

سرزمین:بابرکت زمین ۳

صابرین: ۱۱صبر:صبر کے آثار ۱۲، ۱۳

ظالمین:ظالمین کی ہلاکت ۷

ظلم:ظلم پر صبر ۱۲

فتح :فتح کے عوامل ۱۲

فرعون:فرعون کا ظلم ۱۲;فرعون کا محلات بنانا ۱۵;فرعون کی آساءش طلبی ۱۵

فرعوني:آل فرعون اوربنی اسرائی ل،۱; آل فرعون کا علاقہ ۲، ۳، ۵، ٦ ; آل فرعون کا ظلم،۱ ; آل فرعون کا محلات بنانا ۱۵; آل فرعون کی آساءش طلبی ۱۵; آل فرعون کی ہلاکت ۲، ۳، ٦، ۱٦; آل فرعون کی ہلاکت کے اسباب ۱۲; آل فرعون کے محلات کی ویرانی ۱٦

کافر:کافروں کی شکست ۱۰

محمد صلی‌الله‌علیه‌وآله‌وسلم : محمد صلی‌الله‌علیه‌وآله‌وسلم کو بشارت ۱۰

مستضعفین: مستضعفین کا حامی ۹; مستضعفین کا صبر ۱۳; مستضعفین کی حاکمیت ۷، ۸; مستضعفین کی فتح کی شرائط ۱۳

مستکبرین: مستکبرین کی ہلاکت ۸

آیت ۱۳۸

﴿ وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتَوْاْ عَلَيا قوم يَعْكُفُونَ عَلَى أَصْنَامٍ لَّهُمْ قَالُواْ يَا مُوسَى اجْعَل لَّنَا إِلَـهاً كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ﴾.

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا پار پہنچا دیا تو وہ ایک ایسی قوم کے پاس پہنچے جو اپنے بتوں کے گرد مجمع لگائے بیٹھی تھی _ ان لوگوں نے موسی سے کہا کہ موسی ہمارے لئے بھی ایسا ہی خدا بنا دو جیسا کہ ان کا خدا ہے انھوں نے کہا کہ تم لوگ بالکل جاہل ہو(۱۳۸)

۱_ خداوند متعال نے بنی اسرائیل کو سمندر عبور کرایا_ و جوزنا ببنی إسرائیل البحر

۲_ بنی اسرائیل نے وہی سمندر پار کیا جس میں آل فرعون غرق ہوئے تھے_ و جوزنا ببنی اسرائیل البحر

کلمہ "البحر" میں "ال" عہد ذکری ہے اور آیت ۱۳۶ میں مذکور "الیمّ" کی طرف اشارہ ہے، یعنی ہم نے بنی اسرائیل کو وہی سمندر (کہ جس میں آل فرعون کو غرق کیا) عبور کرایا_

۳_ قوم موسي عليه‌السلام کے سمندر عبور کرنے کا وقت، اسی سمندر میں آل فرعون کے غرق ہونے کے ساتھ متصل تھا_

فاغرقنهم فی الیم ...و جوزنا ببنی اسرائیل البحر

کلمہ "و جوزنا ..." آیت ۱۳۶ (فانتقمنا منهم ...) **پر عطف ہے_**

۴_ سمندر عبور کرنے کے بعد بت پرست لوگوں کے ساتھ بنی اسرائیل کی ملاقات_ فا تو علیا قوم یعکفون علی ا صنام لهم

فعل "اتوا" چونکہ حرف "علي" کے ذریعے متعدی ہوا ہے لہذا "گزرنے" کے معنی کو متضمن ہے_

۵_ حضرت موسی عليه‌السلام کے زمانے میں بت پرستی کا وجود_یعکفون علی ا صنام لھم

٦_ قوم موسي عليه‌السلام جن بت پرست لوگوں کے پاس سے گزري، ان کے پاس کئي بت تھے_علی ا صنام لھم

"ا صنام" صنم کی جمع ہے اور صنم کا معنی "بت" ہے

۷_ قوم موسي عليه‌السلام کے راستے میں موجود، بت پرست لوگ ایسے معبودوں کی پرستش کرتے تھے کہ جن کے وہ خود مالک تھے_ا صنام لھم

۸_ قوم موسی کے راستے میں موجود، بت پرست لوگ اپنے بتوں کی پرستش پر جمے بیٹھے تھے اور ہمیشہ انھی کی عبادت میں مشغول رہتے تھے_یعکفون علی اصنام لھم

"یعلفون" کا مصدر "علوف" ہے اور یہ کسی چیز کی طرف رخ کرنے اور ہمیشہ اسی کے ساتھ چمٹے رہنے کے معنی میں استعمال ہوتاہے اوریہاں آیت میں موجود قرائن کی روشنی میں اس سے مراد پرستش کے ساتھ چمٹے رہناہے، چنانچہ فعل مضارع (یعلفون) بھی استمرار پر دلالت کرتا ہے، بنابراین جملہ "یعلفون علي ..." یہ مفہوم فراہم کرتاہے کہ وہاں کے بت کدے پرستش کرنے والوں سے کبھی بھی خالی نہیں ہوتے تھے یا تو قوم کی طرف سے کچھ لوگ بتوں کی پوجا کرنے پر مامور ہوتے تھے یا پھر وہ خود، باری باری ان کی پرستش کرنے آتے تھے_

۹_ بنی اسرائیل نے موسی عليه‌السلام سے کہا کہ جیسے ان لوگوں کے معبود (بت) ہیں ویسے ہی ہمارے لئے بھی ایک معبود بناؤ_ اجعل لنا إلھاً کما لھم ء الھة

۱۰_ بنی اسرائیل نے بت پرستوں اور محسوس معبودوں کے سامنے ان کی فروتنی کا مشاہدہ کرنے پر اپنے لئے بھی ویسے ہی ایک محسوس وملموس معبود کا تقاضا کیا_فا توا علیا قوم یعکفون علی ا صنام لھم قالوا ی موسی اجعل لنا إلھاً کما لھم ء الھة

۱۱_ خراب ماحول اور بری تہذیب و ثقافت سے انسان کا اثر قبول کرنا_
فا توا علیا قوم ...قالوا ی موسی اجعل لنا إلھاً کما لھم ء الھة

۱۲_ بنی اسرائی ل، نعمات خدا کے مقابل ناشکرے لوگ تھے_
و جوزنا ببنی اسرائیل البحر ...قالوا ی موسی اجعل لنا الھاً

غیر خدا کی پرستش کی طرف بنی اسرائیل کے مائل

ہونے اور بحیرہ احمر کو معجزانہ انداز میں عبور کرتے ہوئے آل فرعون سے ان کے نجات پانے کے درمیان زیادہ وقت کا فاصلہ نہ تھا، اس سے یہ حقیقت معلوم ہوتی ہے کہ بنی اسرائیل ناشکرے تھے_

۱۳_ محسوس و ملموس معبود پر اعتقاد، انسان کی جہالت کی علامت ہے_ کما لھم ء الھة قال إنکم قوم تجھلون

موسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو محسوس و ملموس معبود کے بارے میں ان کی درخواست (کہ جو جملہ "کما لھم ء الھة" سے سمجھی جاتی ہے) پر جاہل کہہ کر پکارا_

۱۴_ قوم موسي علیہ السلام حقیقی اور قابل پرستش معبود کی خصوصیات سے جاہل تھي_

قالوا ی موسی اجعل لنا إلھاً کما لھم ء الھة قال إنکم قوم تجھلون

۱۵_ نعمات خدا سے قوم موسي علیہ السلام کی بے اعتنائی اور غیر خدا کی پرستش کی طرف ان کی رغبت کا اصلی سبب، ان کی وسیع جہالت تھي_و جوزنا ببنی إسرائیل البحر ...قالوا ی موسي ...قال إنکم قوم تجھلون

جیسا کہ آیت کریمہ سے استفادہ ہوتا ہے کہ غیر خدا کی پرستش کی طرف بنی اسرائیل کا مائل ہونا، سمندر سے ان کے عبور کرنے کی نعمت کے متحقق ہونے کے بعد تھا، بنابراین کہا جاسکتاہے کہ موسی علیہ السلام نے انہیں جاہل کہنے میں اس جہت کو بھی مد نظر رکھا تھا یعنی یہ نادانی ہے کہ انسان نعمات الہی کا مشاہدہ کرتے ہوئے بھی اس کے غیر کی طرف رغبت پیدا کرے_ فعل مضارع "تجھلون" اس جہالت کی وسعت پر دلالت کرتا ہے_

۱۶_ ایسی چیز کی پرستش کرنا کہ جس کا انسان خود مالک ہو، اسکی جہالت کی علامت ہے_

یعکفون علی ا صنام لھم ...قال إنکم قوم تجھلون

موسی علیہ السلام نے جن نکات کے پیش نظر انہیں جاہل کہا وہی ہیں کہ جو "ا صنام لھم" سے ہاتھ آتے ہیں یعنی یہ ایک جاہلانہ بات ہے کہ تم لوگ بت پرستوں کو دیکھتے ہو کہ وہ ایسی چیز کی پرستش میں مشغول ہیں کہ جس کے وہ خود مالک ہیں، اس کے باوجود تمہارا تقاضا یہ ہے کہ ان کے معبود کے مانند تمہارے پاس بھی ایک معبود ہونا چاہیئے_

۱۷_ معبود بنانے پر بندوں میں سے کسی بندے (موسی علیہ السلام) کے قادر ہونے کا اعتقاد، بنی اسرائیل کی جہالت کی علامت ہے_اجعل لنا إلھاً ...قال إنکم قوم تجھلون جملہ "اجعل لنا إلھا" اس مطلب پر دلالت کرتا ہے کہ بنی اسرائیل نے موسی علیہ السلام (کہ جو خود ایک بشر ہیں) سے تقاضا کیا کہ ان کیلئے ایک معبود مہیا کریں، چنانچہ موسی علیہ السلام نے بھی انہیں اسی جہت سے جاہل شمار کیا یعنی یہ ایک جاہلانہ بات ہے کہ تم یہ گمان کرو کہ بندگان خدا میں سے کوئی

بندہ، پرستش کے لائق معبود بنا سکتا ہے_

۱۸_ جھوٹے معبودوں کی طرف رجحان کے ذریعے نعمات خدا پر ناشکرا ہونا، انسان کی جہالت کی علامت ہے_

و جوزنا ببنی إسرائیل البحر ...قال إنکم قوم تجھلون

آل فرعون :آل فرعون سمندر میں ۳، ۲;آل فرعون کا غرق ہونا ۳، ۲

اللہ تعالی :اللہ تعالی کے افعال ۱

انسان:انسان کی طبیعت کا لچکدار ہونا ،۱۱;انسان کے ابعاد، ۱۱

باطل معبود:باطل معبودوں کا مملوک ہونا ۱۷; باطل معبودوں کی طرف رغبت ۱۸

بت پرست:زمانہ موسی علیہ السلام کے بت پرست ۶،۵

بت پرستي:زمانہ موسی علیہ السلام میں بت پرستی ۶،۵

بنی اسرائی ل:بنی اسرائیل اور باطل معبود ۱۵;بنی اسرائیل اور بت پرست ۴، ۶، ۹، ۱۰;بنی اسرائیل اور سچے معبود ۱۴;بنی اسرائیل اور موسی علیہ السلام ۹;بنی اسرائیل پر نعمات ۱۲، ۱۵;بنی اسرائیل کا عقیدہ ۱۷;بنی اسرائیل کا محسوسات کی طرف رجحان ۱۰;بنی اسرائیل کی تاریخ ۱، ۲، ۳، ۴ ;بنی اسرائیل کی جہالت ۱۴، ۱۵، ۱۷;بنی اسرائیل کی خواہشات ۱۰، ۹ ; سمندر سے بنی اسرائیل کا عبور ۱، ۲، ۳، ۴ ;بنی اسرائیل کے رجحانات ۱۵;بنی اسرائیل کی ناشکری ۱۲، ۱۵

جہالت:جہالت کے اثرات ۱۵;جہالت کی علامات ۱۳، ۱۶، ۱۷، ۱۸

جہلاء: ۱۴

عبادت:غیر خدا کی عبادت ۱۶

عقیدہ: محسوس معبود پر عقیدہ ۱۳

کردار:کردار پر ماحول کے اثرات ۱۱

کفران:کفران نعمت کے آثار ۱۸

معبود: محسوس معبود پر عقیدہ ۱۳

نقصان دہ چیز کی پہچان: ثقافتی لحاظ سے نقصانات کی پہچان ۱۱

آیت ۱۳۹

﴿ إِنَّ هَؤُلاء مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيهِ وَبَاطِلٌ مَّا كَانُواْ يَعْمَلُونَ ﴾.

ان لوگوں کا نظام برباد ہونے والا اور ان کے اعمال باطل ہیں (۱۳۹)

۱_ بت پرستی ایک فاسد ائین ہے اور بت پرست بے ہودہ کردار کے مالک ہوتے ہیں_

إن هؤلاء متبرّ ما هم فيه و بطل ما كانوا يعملون

گزشتہ آیت کے قرینہ کی روشنی میں "ما هم فيه" سے مراد بت پرستی ہے اور "ما كانوا يعملون" سے بتوں کی پرستش اور بت کدوں میں اعتکاف بیٹھنا مراد ہے، کلمہ "متبر" مصدر "تتبیر" سے اسم مفعول ہے اور "ہلاک شدہ" کے معنی میں ہے اور کسی ائین کی ہلاکت سے مراد اس کا فاسد ہونا ہے_

۲_ فاسد ائین کی پیروی کرنے والوں اور بے نتیجہ اعمال انجام دینے والوں کی تقلید، جہالت و نادانی کی علامت ہوتی ہے_

إنكم قوم تجهلون ان هؤلاء متبّر ما هم فيه

جملہ "ان هؤلاء" جملہ "إنكم قوم تجهلون" کیلئے تعلیل ہے یعنی تم لوگ اس وجہ سے نادان ہو کہ ایک فاسد ائین کی پیروی کرنا چاہتے ہو_

۳_ حضرت موسی علیہ السلام نے ائین بت پرستی کے فاسد ہونے کی وضاحت کرتے ہوئے بنی اسرائیل (کہ جو اس ائین کے آرزومند تھے) کو ان کی جہالت سے آگاہ کیا_ قال إنكم قوم تجهلون إن هؤلاء متبرّ ما هم فيه و بطل ما كانوا يعملون

۴_ بت پرستوں کے اعمال، بارگاہ خدا میں باطل اور بے ثمر ہیں_ و بطل ما كانوا يعملون

باطل عقیدہ:باطل عقیدہ کی پیروی کرنے والوں کی تقلید ۲

بت پرست:بت پرستوں کے اعمال ۴

بت پرستي:بت پرستی کا بے ثمر ہونا، ۱ ;بت پرستی کا فاسد ہونا، ۱ ، ۳

بنی اسرائی ل:بنی اسرائیل کی تاریخ ۳;بنی اسرائیل کی جہالت ۳

تقلید:مذموم تقلید ۲

جہالت:جہالت کی علامات ۲

عمل:باطل عمل ۴;ناروا عمل ۴

موسی ؑ :موسی ؑ اوربنی اسرائیل ۳;موسی ؑ کی تعلیمات ۳;موسی ؑ کی داستان ۳

آیت ۱۴۰

﴿ قَالَ أَغَيْرَ اللهِ أَبْغِيكُمْ إِلَهاً وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴾.

کیا میں خدا کے علاوہ تمھارے لئے دوسرا خدا تلاش کروں جب کہ اس نے تمھیں عالمین پر فضیلت دی ہے(۱۴۰)

۱_ حضرت موسی ؑ نے غیر خدا کے لائق عبادت ہونے سے انکار کرتے ہوئے بت پرستی کی طرف اپنی قوم کے رجحان پر حیرت کا اظہار کیا_قال ا غیر الله ا بغیکم إلهاً

"ا غیر الله " میں ہمزہ، انکار اور تعجب کیلئے ہے اور "کم" کے ساتھ لام مقدر ہے، کلمہ "إلھا" فعل "ا بغي" کیلئے مفعول ہے جبکہ "غیر الله "

کلمہ "إلھا" کیلئے صفت یا حال ہے یعني:"ا ا بغی لکم إلھا غیر الله "

۲_ غیر از خدا کوئي شخص اور کوئي چیز بھی پرستش اور الوہیت کے لائق نہیں_قال ا غیر الله ا بغیکم إلهاً

۳_ خداوند متعال نے موسی علیہ السلام کے زمانے کے بنی اسرائیل کو اس وقت کی تمام قوموں اور ملتوں پر فضیلت عطا کي_
و هو فضلكم على العلمين

کلمہ "العالمین" کا "ال" عہد ہے اور عصر موسي علیہ السلام کے عالمین کی طرف اشارہ ہے_

۴_ حضرت موسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل پر خدا کے خصوصی احسان اور فضل و کرم کو بیان کرتے ہوئے صرف اسی کو ان کیلئے لائق عبادت متعارف کرایا_ قال ا غير الله ا بغيكم إلها و هو فضلكم على العلمين

جملہ "و هو فضلكم" حالیہ ہے اور جملہ "اغیر اللہ ..." کیلئے تعلیل ہے یعني: کیسے ممکن ہے کہ غیر خدا کو تمھارے لئے پرستش کے واسطے تلاش کروں حالانکہ دوسری اقوام پر تمھاری برتری جیسی تمام نعمات اسی کی عطا کی ہوئی ہیں_

۵_ حضرت موسی علیہ السلام نے بت پرستی کی طرف اپنی قوم کے رجحان کو نعمات خدا کی ناشکری قرار دیا_
ا غير الله ا بغيكم إلها و هو فضلكم على العلمين

٦_ شرک کی طرف رجحان، نعمات خدا کی ناشکری ہے_ ا غير الله ا بغيكم إلها و هو فضلكم على العلمين

۷_ خدا کی پرستش کے ذریعے اس کی نعمات کا شکر بجا لانے کی ضرورت_ ا غير الله ا بغيكم إلها و هو فضلكم على العلمين

اللہ تعالی: اللہ تعالی سے مختص امور ۲; اللہ تعالی کا فضل ۴; اللہ تعالی کی عبادت ۷; اللہ تعالی کی نعمات ۶،۷

بت پرستي: بت پرستی کے اثرات ۵

بنی اسرائ ل: بنی اسرائیل کی بت پرستی، ۱; بنی اسرائیل کی برتری ۳، ۴; بنی اسرائیل کی تاریخ، ۱; بنی اسرائیل کے رجحانات ۱، ۵; بنی اسرائیل کے فضائل ۴; عصر موسی کے بنی اسرائیل ۳

توحید: توحید عبادی ۲،۴

شرک: شرک کا رجحان ٦

شکر: شکر نعمت کی اہمیت ۷

عبادت: عبادت خدا ۷ کفران: کفران نعمت ۵، ٦

موسی ؑ ؛موسی ؑ اور بنی اسرائیل ۵؛موسی ؑ اور توحید عبادی ۴؛موسی ؑ اور شرک عبادی؛موسی ؑ کا تعجب، ۱؛موسی ؑ کا قصہ، ۱،۵؛موسی ؑ کی تعلیمات ۴

آیت ۱۴۱

﴿ وَإِذْ أَنْجَيْنَاكُم مِّنْ آلِ فِرْعَونَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ يُقَتِّلُونَ أَبْنَاءكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءكُمْ وَفِي ذَلِكُم بَلاء مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴾.

اور جب ہم نے تم کو فرعون والوں سے نجات دی جو تمھیں بدترین عذاب میں بتدلا کر رہے تھے تمھارے لڑکوں کو قتل کر رہے تھے اور لڑکیوں کو خدمت کے لئے باقی رکھ رہے تھے اور اس میں تمھارے لئے پروردگار کی طرف سے سخت ترین امتحان تھا (۱۴۱)

۱_ بنی اسرائی ل، آل فرعون کے زیر تسلط ہمیشہ سخت عقوبتوں میں گرفتار رہے تھے_

و إذ ا نجینکم من ء ال فرعون یسومونکم سوء العذاب

"یسومون" کا مصدر "سوم" مسلط کرنا کے معنی میں آتا ہے کلمہ "سَوئ" کی کلمہ "العذاب" کی طرف اضافت ایک صفت کی موصوف کی طرف اضافت ہے، یعني: العذاب السوئ_

۲_ خداوند متعال نے بنی اسرائیل کو بعثت موسي ؑ کے ذریعے آل فرعون کے تسلط اور ان کے جان لیوا شکنجوں سے نجات دلائی_و إذ ا نجینکم من ء ال فرعون یسومونکم سوء العذاب

جملہ "ھو فضلکم" (اس نے تمھیں فضیلت بخشي) میں فضیلت بخشنے کی نسبت صرف خدا کی طرف دی گئي ہے لیکن دوسرے جملے "ا نجیناکم" (ہم نے تمھیں نجات دي) میں نجات بخشنے کی نسبت ضمیر "نا" (یعنی ہم) کی طرف دی گئي ہے اس موازنے سے سمجھا جا سکتا ہے کہ خدا نجات بخشنے کے عمل میں اسباب کی طرف بھی نظر رکھتا ہے کہ مذکورہ بحث کی مناسبت سے اس کا سبب بعثت موسی ؑ ہے، بنابراین "ا نجیناکم" کا معنی یہ ہوگا کہ ہم نے بعثت موسي ؑ کے ذریعے تمھیں نجات دي_۳

_ آل فرعون کے تسلط اور ان کے عذابوں سے نجات بنی اسرائیل کیلئے ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ایک یادگار واقعہ ہے_

و إذ ا نجینکم من ء ال فرعون یسومونکم سوء العذاب کلمہ "إذ" فعل مقدر "اذکروا" کیلئے مفعول بہ ہے_

۴_ حضرت موسی علیہ السلام نے آل فرعون کے رنج و آزار سے نجات بخشنے کے سلسلہ میں بنی اسرائیل پر لطف خدا کا سہارا لیتے ہوئے انہیں خدائے یکتا کی پرستش اور شرک سے اجتناب کی ضرورت سے آگاہ کیا_
قال ا غیر الله ا بغیکم الهاً ...و إذ ا نجینکم من ء ال فرعون

مندرجہ بالا مفہوم اس اساس پر لیا گیا ہے کہ مورد بحث آیت میں مذکور مفاہیم حضرت موسی علیہ السلام کے کلام سے لئے گئے ہوں اور ان کے اصلی مخاطبین وہی لوگ ہوں کہ جو سمندر عبور کرنے کے بعد بت پرستی کی طرف مائل ہوئے_
۵_ نعمات الہی کی طرف توجہ، انسان کیلئے توحید پر قائم رہنے اور شرک و بت پرستی کے رجحان سے اجتناب کرنے کا باعث بنتی ہے_قال ا غیر الله ا بغیکم الهاً ...و إذ ا نجینکم

۶_ آل فرعون، بنی اسرائیل کے بیٹوں کو قتل کرڈالتے اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے_
یقتلون ا بناء کم و یستحیون نساء کم

فعل "یقتلون" کا مصدر "تقتیل" (کثرت سے قتل کرنا) کے معنی میں ہے، اور "استحیاء" (زندہ چھوڑ دینا) کے معنی میں ہے _

۷_ بیٹوں کا وسیع پیمانے پر قتل عام اور عورتوں کو زندہ چھوڑ دینا، بنی اسرائیل کیلئے آل فرعون کی طرف سے سخت ترین سزا تھی_یسومونکم سوء العذاب یقتلون ا بناء کم و یستحیون نساء کم

جملہ "یقتلون ابناء کم و یستحیون نساء کم" گزشتہ جملہ کیلئے تفسیر ہوسکتا ہے_یعنی "سوء العذاب" سے مراد وہی بیٹوں کا قتل عام اور عورتوں کو زندہ چھوڑنا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کے ایک مصداق کو بیان کرنے کیلئے ہو یعنی آل فرعون نے تم پر جو عذاب مسلط کیے ان میں سے ایک بیٹوں کا قتل عام اور عورتوں کو زندہ چھوڑنا ہے اس بنیاد پر صرف دو عذابوں کو ذکر کرنا ان کے شدید تر ہونے کی وجہ سے ہے_
۸_ آل فرعون کے ہاتھوں اپنے بیٹوں کے قتل عام کی وجہ سے، بنی اسرائیل کی عورتیں زندگی کی خوشیوں سے محروم ہوچکی تھیں_یسومونکم سوء العذاب یقتلون ا بناء کم و یستحیون نساء کم

"عورتوں کو زندہ چھوڑنا، قوم بنی اسرائیل کیلئے ایک عذاب کے طور پر تھا جبکہ خود عورتیں بھی اس قوم کا حصّہ تھیں اور چونکہ صرف زندہ چھوڑ دینا عذاب شمار نہیں کیا جاسکتا لہذا کلمہ "یستحیون" کہ جو کلمہ "یقتلون" کے بعد ذکر ہوا ہے کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ

بیٹوں کو کچھ اس طرح قتل کیا جاتا کہ عورتیں یعنی قوم کی مائیں اپنے زندہ رہنے اور فرزندوں کو قتل ہوتا دیکھنے کی وجہ سے سخت رنج و عذاب میں تھیں چنانچہ کلمہ "ابناء" کے مقابلے میں کلمہ "نساء" کا استعمال اس احتمال کی تائی د کرتا ہے_

۹_ بنی اسرائیل کی عورتوں کو زندہ چھوڑنے سے آل فرعون کا مقصد، ان کا استثمار تھا_ *

یسومونکم سوء العذاب ...یستحیون نساء کم

عورتوں کے زندہ چھوڑنے کو عذاب کے عنوان سے بیان کرنا ان کے استثمار کی ایک اور توجیہ ہے_

۱۰_ خداوند متعال نے بنی اسرائیل کو فرعون کے جان لیوا عذابوں میں گرفتار کرنے کے ذریعے ایک بڑیآزماءش میں ڈالا_

یسومونکم سوء العذاب ...و فی ذلکم بلاء من ربکم عظیم

کلمہ "بلاء" آزماءش کے معنی میں بھی ہوسکتاہے اور نعمت کے معنی میں بھی "ذلکم" کا مشار الیہ یا تو عذاب ہے یا اس سے نجات، مندرجہ بالا مفہوم میں کلمہ "بلاء" کو آزماءش کے معنی میں لیا گیا ہے اور "ذلکم" کا مشار الیہ خود عذاب جانا گیا ہے_

۱۱_ خداوند متعال نے عصر موسی علیہ السلام کے بنی اسرائیل کو فرعون کے شدید عذاب اور شکنجوں سے نجات دلاتے ہوئے ایک بھاری آزماءش سے دوچار کیا_و إذ انجینکم ...و فی ذلکم بلاء من ربکم عظیم

فوق الذکر مفہوم کی اساس یہ ہے کہ کلمہ "بلاء" آزماءش کے معنی میں ہو اور "ذلکم" کے ذریعے عذاب سے نجات کی طرف اشارہ مقصود ہو_

۱۲_ آل فرعون کی عقوبتوں سے نجات، بنی اسرائیل کیلئے خدا کی ایک عظیم نعمت تھي_

و إذ ا نجینکم ...و فی ذلکم بلاء من ربکم عظیم

مندرجہ بالا مفہوم میں کلمہ "بلاء" کو نعمت کے معنی میں لیا گیا ہے اور "ذلکم" کا مشار الیہ عذاب سے نجات (کہ جسے "ا نجیناکم" سے استفادہ کیا گیا ہے) کو نظر میں رکھا گیا ہے_و فی ذلکم بلاء من ربکم عظیم

۱۳_ خداوند متعال مشکلات، نعمات اور انعامات کے ذریعے انسان کا امتحان لیتا ہے_

و فی ذلکم بلاء من ربکم عظیم

۱۴_ انسان کی سختیوں کے ذریعے آزماءش، خدا کے مقام ربوبی کے ساتھ مربوط ہے اور یہ اس کے رشد و تربیت کیلئے ہوتی ہے_و فی ذلکم بلاء من ربکم عظیم

۱۵_تاریخ اور اس کے واقعات پر ارادہ خدا کی حاکمیت قائم ہے_و إذا ا نجینکم ...و فی ذلکم بلاء من ربکم عظیم

آل فرعون :آل فرعون اور بنی اسرائیل ۱; آل فرعون کا استعماری رویہ ۹; آل فرعون کا ظلم ۶;آل فرعون کی آدم کشی ۶، ۸;آل فرعون کی حاکمیت ۱، ۳; آل فرعون کی عقوبتیں ۱، ۲، ۳، ۴، ۷;

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا امتحان ۱۰، ۱۱، ۱۳ ;اللہ تعالی کا لطف ۶; اللہ تعالی کی ربوبیت کے مظاہر ۱۴; اللہ تعالی کی مشیّت ۱۵; اللہ تعالی کی نعمات ۱۲;اللہ تعالی کے افعال ۲، ۱۰، ۱۱

امتحان:امتحان کے وسائل ۱۳، ۱۴;رنج و آزار کے ذریعے امتحان ۱۱;مشکلات کے ذریعے امتحان ۱۳، ۱۴ ; نعمت کے ذریعے امتحان ۱۳

بت پرستي:بت پرستی سے اجتناب کے عوامل ۵

بنی اسرائی ل:بنی اسرائیل پر نعمتیں ۱۲;بنی اسرائیل کا امتحان ۱۰، ۱۱;بنی اسرائیل کی آزماءش ۱۰ ;بنی اسرائیل کی تاریخ ۱، ۲، ۳، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲ ;بنی اسرائیل کی عقوبت ۱، ۲، ۳، ۴، ۷، ۱۰، ۱۱ ;بنی اسرائیل کی عورتوں پر عذاب ۸;بنی اسرائیل کی عورتوں کا استثمار ۹;بنی اسرائیل کی عورتوں کو زندہ چھوڑنا ۶، ۷، ۹ ;بنی اسرائیل کی نجات ۳، ۴، ۱۱، ۱۲ ;بنی اسرائیل کی نجات کا منشاء ۲;بنی اسرائیل کے بیٹوں کا قتل ۶،۸،۷

تاریخ:تاریخ سے عبرت پانا ۳;تاریخ کا محرک ۱۵ ; تاریخی تبدیلیوں کا منشاء ۱۵

تربیت:تربیت کے اسباب ۱۴

توحید:توحید پر قائم رہنے کے اسباب ۵;توحید عبادی کے اسباب ۴

ذکر:ذکر تاریخ ۳;ذکر نعمت کے اثرات ۵;نعمات خدا کا ذکر ۵

رشد:رشد کے اسباب ۱۴

شرک:شرک سے اجتناب کے عوامل ۴، ۵

فرعون:فرعون کی عقوبتیں ۱۰، ۱۱

موسی علیہ السلام :

بعثت موسی علیہ السلام ۲;موسی علیہ السلام اوربنی اسرائیل ۴;موسی علیہ السلام کاقصّہ ۲;موسی علیہ السلام کی تعلیمات ۴

آیت ۱۳۲

﴿ وَوَاعَدْنَا مُوسَى ثَلاَثِينَ لَيْلَةً وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَقَالَ مُوسَى لأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلاَ تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ ﴾.

اورہمنے موسی سے تیس رتوں کا وعدہ لیا اور اسے دس مزید راتوں سے مکمل کردیا کہ اس طرح ان کے رب کا وعدہ چالی راتوں کا وعدہ ہوگیا اورانھوں نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ تم قوم میں میری نیابت کرو اور اصلاح کرتے رہو اور خبردار مفسدوں کے راستہ کا اتباع نہ کرنا (۱۳۲)

۱_ خداوند متعال نے بنی اسرائیل کو سمندر عبور کرانے کے بعد، موسی علیہ السلام کو ایک خاص عبادت اور مناجات کیلئے بلایا_

و وعدنا موسی ثلثین لیلة

کلمہ "لیلة" کو استعمال کرنے میں ، باوجود اس کے کہ دن اور رات کیلئے عام طورپر کلمہ "یوم" سے استفادہ کیا جاتاہے، اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ خدا نے موسی علیہ السلام کو عبادت کیلئے بلایا تھا اورچونکہ موسی علیہ السلام اپنی قوم میں رہتے ہوئے بھی عبادت اور مناجات میں مشغول رہتے تھے اس سے یہ معلوم ہوتاہے کہ وہ عبادت اور مناجات خاص تھي_

۲_ پہلے مرحلہ میں موسی علیہ السلام کی خاص عبادت اور مناجات کی مدت تیس راتیں متعین کی گئي_و وعدنا موسی ثلثین لیلة

۳_ حضرت موسی علیہ السلام عبادت و مناجات کیلئے تیس راتیں گزارنے کے علاوہ مزید دس راتیں مکمل کرنے کے بھی پابند ہوئے_و اتممنھا بعشر فتم میقات ربہ اربعین لیلة

"میقات" یعنی کسی کام کے انجام دینے کیلئے متعیّن کیا گیا وقت، "میقات ربہ" یعنی وہ وقت کہ جسے خدا نے عبادت و مناجات کے انجام دینے کیلئے موسي علیہ السلام کیلئے متعین کیا_

۴_ خداوند متعال کے ساتھ موسی علیہ السلام کی خاص مناجات کل چالیس راتوں میں مکمل ہوئیں اور مطلوبہ حدتک پہنچیں_

فتم میقت ربہ اربعین لیلة

فعل "تمّ" کلمہ "بلغ" کے معنی کو متضمن ہے، اس لحاظ سے کلمہ "اربعین" اسکے لئے مفعول بہ ہے، یعنی "فتمّ میقات ربہ بالغاً اربعین لیلة"

۵_ چالیس راتوں کی عبادت اور مناجات، کامل اور ایک خاص اثر کی حامل عبادت و مناجات ہیں _
و ا تممنها بعشر فتم میقت ربه ا ربعین لیلة

جملہ "ا تممنها" میں کلمہ "اتمام" کا استعمال نیز جملہ "فتم میقت ربه" میں (مثلاً "صار" کی بجائیے) کلمہ "تمّ" سے استفادہ، اس مطلب کو بیان کرتاہے کہ تیس راتوں کی عبادت ایک کامل اور تام عبادت نہ تھی اور چالیس راتوں کے گزرجانے کے بعد کامل اور تام ہوئي_ اس مطلب کی وضاحت کہ تیس میں دس کے اضافہ سے چالیس راتیں ہوگئیں "فتم ... اربعین" میں مندرجہ بالا مفہوم کی طرف اشارہ پایا جاسکتاہے_

٦_ خدا کی عبادت اور اس کے ساتھ مناجات کیلئے انبیاء کی خلوت نشینی_و وعدنا موسی ثلثین لیلة

۷_ حضرت موسی عليه‌السلام کی عبادت و مناجات کے واسطے معین کیے گئے وقت کی مقدار میں خدا کیلئے "بداء" کا ظہور_
و ا تممنها بعشر

۸_ حضرت ہاورن عليه‌السلام ، حضرت موسی عليه‌السلام کے بھائی اور ان کے پیروکار تھے_و قال موسی لا خیه هرون

۹_ حضرت موسی عليه‌السلام نے اپنے بھائی ہارون عليه‌السلام کو خدا کے ساتھ اپنی مناجات کے خاتمے تک بنی اسرائیل کی رہبری کیلئے منصوب کیا_و قال موسی لا خیه هرون اخلفنی فی قومي

۱۰_ حضرت موسی عليه‌السلام نے اپنی امت کو حتی کہ مختصر مدت (مناجات کیلئے جدائی کے وقت) کیلئے بھی رہبر کے بغیر نہیں چھوڑا_و قال موسی لا خیه هرون اخلفنی فی قومي

۱۱_ انبیائے الہی معاشرے کیلئے رہبر کے انتخاب کا حق رکھتے ہیں_و قال موسی لا خیه هرون اخلفنی فی قومي

۱۲_ حضرت موسی عليه‌السلام ، مقام نبوت کے علاوہ بنی اسرائیل کی سیاسی قیادت اور امامت کا منصب بھی رکھتے تھے_
و قال موسی لا خیه هرون اخلفنی فی قومي

۱۳_ امتوں کی امامت اور قیادت ،نبوت و رسالت سے جدا منصب ہے_و قال موسی لا خیه هرون اخلفنی فی قومي

جملہ "اخلفنی فی قومي" یہ مطلب فراہم کرتاہے کہ موسی عليه‌السلام نے ہارون عليه‌السلام کو بنی اسرائیل کی امامت و رہبری کیلئے باقاعدہ منصوب کیا اگر امامت و رہبری اور پیغمبری میں کوئي تفاوت نہ ہوتا تو کیا ضرورت تھی کہ موسي عليه‌السلام اپنے بھائی ہارون عليه‌السلام (کہ جو خود بھی نبی تھے) کو امامت کیلئے منصوب کریں_

۱۴_ خدا نے موسی علیہ السلام کو حکم دیا کہ ان کی خاص عبادت و مناجات کی جگہ بنی اسرائیل سے دور ہونی چاہیے_
و وعدنا موسی ...اخلفنی فی قومي

موسی علیہ السلام نے میقات کی طرف جانے کی وجہ سے ہارون علیہ السلام کو اپنا جانشین مقرر کیا، اس سے یہ مطلب سمجھ میں آتا ہے کہ وہ مدت میقات کے دوران بنی اسرائیل کے درمیان موجود نہ تھے بلکہ ان سے دور تھے_

۱۵_ بنی اسرائیل کے معاشرتی امور کی اصلاح، موسی علیہ السلام کی طرف سے اپنے بھائی اور خلیفہ ہارون علیہ السلام کو دیئے گئے دستور العمل کا حصّہ تھي_و ا صلح

چونکہ اصلاح کے بارے میں حکم بنی اسرائیل کی سرپرستی کیلئے ہارون علیہ السلام کے انتخاب کے بعد آیا ہے لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے بنی اسرائیل کے اجتماعي، ثقافتی اور دوسرے امور کی اصلاح مراد ہے نہ یہ کہ ہارون علیہ السلام کے اپنے ذاتی امور کی اصلاح_

۱۶_ انسانی معاشروں اور امتوں کیلئے ایک مصلح رہبر کی ضرورت ہوتی ہے_اخلفنی فی قومی و ا صلح

۱۷_ مفسدین کی راہ و روش کی پیروی سے اجتناب کرنا، موسی علیہ السلام کی طرف سے اپنے خلیفہ ہارون علیہ السلام کیلئے ایک معین شدہ فریضہ تھا_و لا تتبع سبیل المفسدین

۱۸_ حضرت موسی علیہ السلام کے زمانے کا بنی اسرائی لی معاشرہ ایک مفسد گروہ اور اس کے غلط نظریات اور طرز عمل سے محفوظ نہ تھا_و لا تتبع سبیل المفسدین

۱۹_ حضرت موسی علیہ السلام اپنی غیبت میں بنی اسرائیل کے مفسدین کی سازش کے بارے میں فکر مند تھے_
و لا تتبع سبیل المفسدین

۲۰_ لوگوں کے معاشرتی امور کی اصلاح اور مفسدین کے افکار کی پیروی سے اجتناب، انبیاء اور رہبران الہی کے اہم فرائض میں سے ہے_و ا صلح و لا تتبع سبیل المفسدین

۲۱_ برائی کے خلاف مبارزہ کرنا اور مفسدین کو ناکام بنانا، انبیائے الہی کے بنیادی فرائض میں سے ہے_
و لا تتبع سبیل المفسدین

۲۲_ مفسدین، لوگوں پر حکومت کرنے کے اہل نہیں ہیں_و لا تتبع سبیل المفسدین

۲۳_ مفسدین کے راہ و رسم اور ان کے افکار کی پیروی کرنا، اصلاح معاشرہ سے مانع ہے_و اصلح و لا تتبع سبیل المفسدین

۲۴_عن ابی عبدالله عليه‌السلام فی قوله: "و وعدنا موسی ثلثین لیلة و اتممناها بعشر" قال: بعشر ذی الحجة ...[1]

حضرت امام صادق عليه‌السلام سے آیت "و وعدنا موسی ..." میں مذکور کلمہ "بعشر" کے بارے میں مروی ہے کہ آپ عليه‌السلام نے فرمایا: اس سے مراد ذی الحجہ کی دس راتیں ہیں ...

۲۵_عن ابی جعفر عليه‌السلام : ..."و وعدنا موسی ثلثین لیلة" إلی "ا ربعین لیلة" اما ان موسی لم یکن یعلم بتلك العشر و لا بنو اسرائیل ...[2]

حضرت امام باقر عليه‌السلام سے آیت "و اتممناها بعشر" میں مذکور کلمہ "عشر" کے بارے میں مروی ہے کہ آپ عليه‌السلام نے فرمایا: موسی عليه‌السلام اور بنی اسرائیل نہیں جانتے تھے کہ میقات الہی کے وقت دس راتیں اضافہ کی جائیں گی ...

اعداد:تیس کا عدد ۲، ۳، ۴;چالیس کا عدد ۴، ۵;دس کا عدد ۳، ۴

اللہ تعالی :اللہ تعالی میں بداء ۷;اللہ تعالی کی دعوت، ۱

امامت:مقام امامت ۱۳امتیں :امتوں کی ضروریات ۱۶

انبیاء:انبیاء کی تعلیمات ۲۱; انبیاء کی خلوت نشینی۶;انبیاء کی عبادت ۶ ;انبیاء کی مسؤولیت ۱۲، ۲۰ ;انبیاء کی مناجات ۶;انبیاء کے اختیارات ۱۱

برائی :برائی کے خلاف مبارزہ ۲۱

بنی اسرائی ل:بنی اسرائیل کی تاریخ ۱، ۱۵، ۱۸ ;بنی اسرائیل کے رہبر ۱۲;بنی اسرائیل کے مفسدین کی سازش ۱۹; سمندر سے بنی اسرائیل کا عبور، ۱;عصر موسی عليه‌السلام کے بنی اسرائیل ۱۸

چالیس:

---

۱) تفسیر عیاشی ج/۲ص ۲۵ ح ۶۷، نور الثقلین ج/۲ص ۶۱ ح ۲۳۵_

۲)تفسیر عیاشی ج/۲ص ۲۶ ح ۷۰ تفسیر برھان ج/۲ص ۳۳ ح ۴_

چالیس کے عدد کے آثار ۵

رہبري: اہمیت رہبری ۱۰، ۱۶; دینی رہبری کی مسؤولیت ۲۰; رہبر بنانا ۱۱; مسؤولیت رہبری ۱۵، ۱۷

عبادت: رات کی عبادت کے اثرات ۵; کامل عبادت ۵

فلسفہ سیاسي: ۲۲

معاشرہ: اصلاح معاشرہ ۱۵; اصلاح معاشرہ کی اہمیت ۲۰ ; اصلاح معاشرہ کے موانع ۲۳; معاشرہ کی ضروریات ۱۶

مفسدین: عصر موسي عليه‌السلام کے مفسدین ۱۸ ; مفسدین اور حکومت ۲۲; مفسدین سے روگردانی ۲۰، ۱۷; مفسدین کی اطاعت کے اثرات ۲۳; مفسدین کی نا اہلی ۲۲; مفسدین کے ساتھ مبارزہ ۲۱

مناجات: رات کے وقت مناجات کے اثرات ۵; کامل مناجات ۵

موسی عليه‌السلام : امامت موسی عليه‌السلام ۱۲; اوامر موسي عليه‌السلام ۱۵; برادر موسی عليه‌السلام ۸; رات کے وقت موسی عليه‌السلام کی مناجات ۴; موسی عليه‌السلام اور ہارون ۹، ۱۵، ۱۷ ; موسی عليه‌السلام کا قصہ ۱، ۳، ۷، ۹، ۱۰، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۹ ; موسی عليه‌السلام کی پریشانی ۱۹; موسی عليه‌السلام کی تعلیمات ۱۷; موسی عليه‌السلام کی چلہ نشینی ۳، ۴ ; موسی عليه‌السلام کی چلہ نشینی کی جگہ ۱۴; موسی عليه‌السلام کی ذمہ داري، ۳; موسی کی سیاسی رہبری ۱۲; موسی عليه‌السلام کی عبادت ۱۴ ; موسی عليه‌السلام کی مناجات ۱; موسی عليه‌السلام کے تقاضے ۱۴; موسی عليه‌السلام کے مقامات ۱۲; میقات موسی عليه‌السلام ۱، ۱۳ ; میقات موسی عليه‌السلام کی مدت ۲، ۳ ; میقات موسی عليه‌السلام کے مراحل ۴; میقات میں موسی کی عبادت ۲، ۳، ۷ ; میقات میں موسی عليه‌السلام کی مناجات ۲، ۳، ۴، ۷، ۹ ; نبوت موسی ۱۲

موسی عليه‌السلام کے پیروکار: ۸

نبوت: مقام نبوت ۱۳

ہارون عليه‌السلام : ہارون عليه‌السلام اور موسی عليه‌السلام کا بھائی چارہ ۸; ہارون کا انتصاب ۹; ہارون کی داستان ۸، ۹، ۱۵، ۱۷; ہارون کی ذمہ داری ۱۵، ۱۷; ہارون کی قیادت ۹، ۱۰

آیت ۱۴۳

﴿ وَلَمَّا جَاء مُوسَى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَن تَرَانِي وَلَكِنِ انظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكّاً وَخَرَّ موسَى صَعِقاً فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَاْ أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ ﴾.

تو اس کے بعد جب موسی ہمارا وعدہ پورا کرنے کے لئے ائے اور ان کے رب نے ان سے کلام کیا تو انھوں نے کہا کہ پروردگار مجھے اپنے جلوہ دکھا دے ارشاد ہوا تم ہرگز مجھے نہیں دیکھ سکتے ہو البتہ پہاڑ کی طرف دیکھو اگر یہ اپنی جگہ پر قائم رہ گیا تو پھر مجھے دیکھ سکتے ہو_ اس کے بعد جب پہاڑ پر پروردگار کی تجلی ہوئی تو پہاڑ چور چوڑ ہوگیا اور موسی بیہوش ہوکر گر پڑے پھر جب انھیں ہوش آیا تو کہنے لگے کہ پروردگار تو پاک و پاکیزہ ہے میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلا ایمان والے والا ہوں (۱۴۳)

۱_ حضرت موسی عليه‌السلام خدا کے ساتھ مناجات کی جگہ تشریف لے گئے اوریوں دعوت خدا کو بلا تاخیر قبول کیا_

و لما جاء موسی لمیقتنا

"لمیقتنا" کا لام "عند" کے معنی میں ہے، بنابراین "جاء موسی لمیقتنا" کا معنی یہ ہوگا کہ موسي عليه‌السلام کیلئے جو وقت معین کیا گیا وہ اسی وقت کسی تاخیر کے بغیر حاضر ہوگئے_

۲_ خداوند متعال نے مناجات کیلئے معیّن کی گئي جگہ میں موسی عليه‌السلام کی موجودگی کے وقت، ان کے ساتھ کلام کیا_

و لما جاء موسی لمیقتنا و کلّمه ربّه

۳_ مناجات کی دعوت کے وقت خدا کا موسي عليه‌السلام کے ساتھ ہم کلام ہونا ان کو دیئے گئے الہی وعدوں میں سے تھا_

و لما جاء موسى لميقتنا و كلّمه ربّه

۴_ خدا کا موسی عليه‌السلام کے ساتھ ہم کلام ہونا، اُن کی رشد و تربیت کیلئے تھا_و كلّمه ربّه

۵_ مناجات کی جگہ خدا کے ساتھ کلام کرنے کے وقت موسی عليه‌السلام نے رؤیت خدا کے بارے میں درخواست کي_
قال ربّ ا رنى ا نظر اليك

٦_ خدا کا موسی عليه‌السلام کے ساتھ ہم کلام ہونا، آپ عليه‌السلام کیلئے رؤیت خدا کی درخواست کرنے کا باعث بنا_
و كلّمه ربّه قال ربّ ا رنى ا نظر اليك

چونکہ موسی عليه‌السلام کی طرف سے رؤیت کی درخواست کی بات آپ کے ساتھ خدا کے ہم کلام ہونے کے بعد بیان کی گئي (و لما ... كلّمه ربّه قال ...) لہذا کہا جاسکتاہے کہ حضرت موسی خدا کا کلام سننے کی وجہ سے جمال حق کے دیدار کے مشتاق ہوگئے_

۷_ حضرت موسی عليه‌السلام کی درخواست کا خدا کی طرف سے یہ جواب آیا کہ رؤیت خدا، ناممکن ہے_قال لن تراني

۸_ خداوند متعال، آنکھوں کے ذریعے دیکھے جانے سے منزا ہے_قال لن تراني

۹_ انسان، حتی کہ انبیاء بھی خداوند متعال کو اپنی آنکھوں کے ذریعے دیکھنے سے ناتوان ہیں_قال لن تراني

۱۰_ علم انبیاء کی محدودیت_قال رب ا رني ...قال لن تراني

چونکہ موسی عليه‌السلام رؤیت خدا (ہر معنی کہ جو اُن کی نظر میں تھا) کے ناممکن ہونے سے آگاہ نہ تھے چنانچہ انہوں نے خدا سے اس بارے میں درخواست بھی کي، اس سے انبیاء کے علم کی محدودیت کا پتہ چلتاہے_

۱۱_ خداوند متعال نے رؤیت کے بارے میں حضرت موسی عليه‌السلام کی درخواست کے جواب میں ان سے کہا: اپنے سامنے کے پہاڑ کی طرف دیکھو اور اس پر تجلی خدا کے اثر کا مشاہدہ کرو_قال لن ترانى و لكن انظر إلى الجبل

کلمہ "الجبل" میں "ال" عہد حضوری ہے، یعني: انظر إلى هذا الجبل

۱۲_ خدا نے حضرت موسی عليه‌السلام سے کہا کہ اگر پہاڑ ہمارے جلوے کے اثر میں اپنی جگہ پر قائم رہے تو تم بھی مجھے دیکھ لوگے_و لكن انظر إلى الجبل فان استقر مكانه فسوف تراني

۱۳_ کوہ طور، خداوند کی تجلی کے اثر کی وجہ سے چکنا چور ہوگیا_فلما تجلى ربه للجبل جعله دكاً

"جعله"کی ضمیر فاعل کلمه "رب"کی طرف بھی پلٹائی جا سکتی ہے یعني: جعل الرب بتجليله الجبل دكا" اور جمله "تجلی ربه" سے اخذ ہونے والے مصدر کی طرف بھی پلٹ سکتی ہے یعنی: "جعل تجليه الجبل دكا" "دک" مصدر ہے اور چکنا چور ہونے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور آیت شریفہ میں اسم مفعول (مدکوک یعنی پسا ہوا) کے معنی میں ہے_

۱۴_ مادی موجودات پر تجلی خدا ممکن ہے_فلما تجلى ربه الجبل

۱۵_ تجلی خدا، اگر موسی عليه‌السلام کے جسم پر بھی پڑتی تو وہ بھی پاش پاش ہوجاتا_و لكن انظر إلى الجبل ...و لما تجلى ربه للجبل جعله دكاً

۱۶_ حضرت موسی عليه‌السلام ، تجلی خدا کے اثر کی وجہ سے پہاڑ کے منہدم ہونے کو دیکھ کر بے ہوش ہوکر زمین پر گر پڑے_
فلما تجلى ربه للجبل جعله دكا و خرّ موسى صعقا

"خرّ"کا مصدر "خرور" گرنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور کلمہ "صَعِق" بے ہوش ہونے کے معنی میں آتا ہے دو جملوں یعنی "تجلی ربہ" اور "جعلہ دکاً" کے بعد جملہ "خرّ موسی صعقا" کو لانے میں اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ موسی عليه‌السلام کے بے ہوش ہونے میں پہاڑ پر تجلی خدا کے پڑنے اور اس کے منہدم ہونے کو عمل دخل حاصل تھا_

۱۷_ حضرت موسی عليه‌السلام ، پہاڑ کے منہدم ہونے کی گڑگڑاہٹ سننے کی وجہ سے بے ہوش ہوکر زمین پر گر پڑے_
جعله دكاً و خرّ موسى صعقا

"صَعِق" ایسے شخص کو کہا جاتا ہے کہ جو ڈراونی آواز سن کر بے ہوش ہوجائیے (لسان العرب)

۱۸_ انبیاء پر بھی بے ہوشی طاری ہونے کا امکان ہے_و خرّ موسى صعقا

۱۹_ موسی عليه‌السلام نے ہوش میں آنے کے بعد تسبیح خدا میں مشغول ہوکر ذات حق کو دیکھنے دکھانے سے منزہ جانا_
فلما ا فاق قال سبحنك

کلمه "سبحان" نقص و عیب سے پاک و منزہ سمجھنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور آیت کے مورد کی مناسبت سے موسی عليه‌السلام نے خدا کو جس عیب و نقص سے منزہ جانا وہ امکان رؤیت ہے_

۲۰_ ذات خدا کے بارے میں کسی غلط توہّم کے ذہن میں آنے پر اس کی تقدیس اور تنزیہ ضروری ہے_
قال رب ا رني ...قال سبحنك

۲۱_ رؤیت خدا سے موسي عليه‌السلام کی محرومیت اس کے محال ہونے کی دلیل ہے، نہ یہ کہ وہ دیدار خدا کی اہلیت نہ رکھتے

ہوں_قال سبحنك چونکہ موسی عليه‌السلام نے رؤیت کی درخواست کرنے اورپہاڑپر تجلی خدا کے ڈالے جانے اور اس کے منہدم ہونے کے بعد خدا کی تسبیح کی اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ان کی محرومیت کی وجہ رؤیت خدا کا محال ہونا ہے نہ یہ کہ وہ اس مقام کے اہل نہ تھے_

۲۲_ موسی عليه‌السلام نے تجلی خدا کے اثر (پہاڑ کے چکنا چور ہونے) کو دیکھ کر رؤیت خدا کے بارے میں درخواست کو ناروا سمجھا اور بارگاہ الہی میں توبہ کي_فلما ا فاق قال سبحنك تبت اليك

۲۳_ کسی ناروا عمل کی انجام دہی سے آگاہ ہونے کے فوراً بعد خدا کے حضور توبہ کرنا ضروری ہے

قال رب ا رنى ...قال سبحانك تبت اليك

۲۴_ موسی عليه‌السلام نے حقیقت جاننے کے بعد، اسے فوراً قبول کرتے ہوئے اس کا اعتراف کیا_قال ...و ا نا ا ول المؤمنين آیت کے پہلے حصہ کی روشنی میں کلمہ "المؤمنين" کا متعلق جملہ (بانک لاتري) ہے جملہ "ا نا ا ول المؤمنين" میں کلمہ "اول" مقدم ہونے کے معنی کے علاوہ تاخیر نہ کرنے کا معنی بھی فراہم کرتا ہے، اس لئے کہ کسی شخص کے اول مؤمن ہونے کا دعوی اسی صورت میں صحیح ہوگا کہ وہ ظاہر ہونے والی حقیقت کو فوراً قبول کرتے ہوئے اس پر ایمان لائے ورنہ اس بات کا احتمال موجود ہوتا ہے کہ کوئي دوسرا شخص اس دوران ایمان لے ائے اوریوں وہ اول مؤمن نہ ہوپائے_

۲۵_ رؤیت خدا کے ناممکن ہونے پر موسی عليه‌السلام اپنی قوم میں سے سب سے پہلے ایمان لانے والے شخص تھے_

و ا نا ا ول المؤمنين

۲۶_ انبیائے الهي، حقائق پر ایمان لانے اوران کا اقرار کرنے کے سلسلہ میں پہل کرتے ہیں_و ا نا ا ول المؤمنين

۲۷_عن الصادق عليه‌السلام : ..."فلما تجلى ربه للجبل" ...و إنما طلع من نوره على الجبل كضوء يخرج من سم الخياط ...و "خر موسى صعقا" اى ميّتا "فلما ا فاق" و ردّ عليه روحه...(۱)

حضرت امام صادق عليه‌السلام سے آیت "فلما تجلى ربه للجبل" کے بارے میں مروی ہے کہ آپ عليه‌السلام نے فرمایا: سوئي کے سوراخ سے نکلنے والی روشنی کی مانند جلوہ خدا کا ایک قلیل پرتو پہاڑ پر متجلی ہوا ...اور موسی عليه‌السلام سکتہ کی حالت میں گر پڑے، یعنی مرگئے ...اور پھر ہوش میں ائے، یعنی خدا نے ان کی طرف روح پلٹا دي_

---

۱) تفسیر برہان ج ۲، ص ۳۴، ح ۳; بحار الانوار ج ۴ ص ۵۵، ح ۳۴_

۲۸_ حفص بن غياث قال: سا لت ابا عبدالله عليه‌السلام عن قول الله عزوجل: "فلما تجلى ربه للجبل جعله دكا" قال: ساخ الجبل فى البحر ...[1]

حفص بن غیاث کہتے ہیں کہ امام صادق عليه‌السلام سے آیت "فلما تجلى ربه للجبل جعله دكا" کے بارے میں پوچھا، توآپ عليه‌السلام نے فرمایا: وہ پہاڑ (تجلی خدا کے بعد) سمندر میں گر پڑا ...

آنکھ: نگاہ کی محدودیت ۹

الله تعالي: الله تعالی کا منزہ ہونا ۱۸، ۱۹، ۲۰؛ الله تعالی کا موسی عليه‌السلام سے تکلم ۲، ۳، ۴، ۵، ٦؛ الله تعالی کا وعدہ ۳؛ الله تعالی کیتجلی کے آثار ۱۳، ۱۵، ۱٦، ۲۲؛ الله تعالی کی دعوتیں ۱، ۳؛ الله تعالی کی رؤیت کا محال ہونا ۷، ۹، ۱۹، ۲۱، ۲۴، ۲۵؛ الله تعالی کی رؤیت کی درخواست ۵، ٦، ۱۱؛ الله تعالی کی رؤیت کی شرائط ۱۲؛ الله تعالی کی کوہ طور پر تجلی ۱۱، ۱۲، ۱٦، ۱۳، ۲۲، ۱۷؛ الله تعالی کی موجودات پر تجلی ۱۴؛ الله تعالی کے اوامر ۱۱

انبیاء: انبیاء اور بے ہوشی ۱۸؛ انبیاء اور خطا ۲۲، ۲۳؛ انبیاء اور رؤیت خدا ۹؛ انبیاء کا ایمان ۲٦؛ علم انبیاء کی محدودیت ۱۰

ایمان: ایمان لانے میں پہل کرنے والے ۲٦

توبہ: توبہ کی اہمیت ۲۳؛ توبہ کے موارد ۲۳؛ ناپسندیدہ عمل سے توبہ ۲۳

حق: حق کا اقرار ۲٦

کوہ طور: کوہ طور کا منہدم ہونا ۱۳، ۱٦، ۱۷، ۲۲؛ کوہ طور کی گڑگڑاہٹ ۱۷

موسی عليه‌السلام: موسی عليه‌السلام اور تجلی خدا ۱۵، ۲۲؛ موسی عليه‌السلام اور رؤیت خدا ۲۱، ۲۲؛ موسی عليه‌السلام کا ایمان ۲۴، ۲۵؛ موسی کا قصہ ۱، ۲، ۳، ۵، ٦، ۷، ۱۱، ۱۲، ۱٦، ۱۷، ۱۹، ۲۲، ۲۳؛ موسی عليه‌السلام کی بے ہوشی ۱٦، ۱۷، ۱۹؛ موسی عليه‌السلام کی تسبیح ۱۹؛ موسی عليه‌السلام کی توبہ ۲۲؛ موسی عليه‌السلام کی خواہشات ۵، ٦، ۷، ۱۱؛ موسی عليه‌السلام کی طرف سے حق قبول کرنا ۲؛ موسی عليه‌السلام کے رشد کے عوامل ۴؛ موسی عليه‌السلام میقات میں ۱، ۲، ۵

---

۱) توحید صدوق، ص ۱۲۰، ح ۲۳، ب ۸؛ تفسیر برھان ج ۲/ ص ۳۴ ح ۲_

آیت ۱۴۴

﴿ قَالَ يَا مُوسَى إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالاَتِي وَبِكَلاَمِي فَخُذْ مَا آتَيْتُكَ وَكُن مِّنَ الشَّاكِرِينَ ﴾.

ارشاد ہوا کہ موسی ہم نے تمام انسانوں میں اپنی رسالت اور اپنے کلام کے لئے تمھارا انتخاب کیا ہے لہذا ب اس کتاب کو لے لو اور اللہ کے شکر گذار بندوں میں ہوجاؤ(۱۴۴)

۱_ حضرت موسی عليه‌السلام ، اپنے زمانے کے تمام لوگوں سے برتر اور خدا کے برگزیدہ تھے_قال ی موسی إنی اصطفیتك علی الناس

"اصطفا" کسی چیز کے خالص حصّہ کو لینا" کے معنی میں استعمال ہوتاہے (مفردات راغب) اورچونکہ "اصطفیتک" حرف "علي" کے ذریعے متعدی ہوا ہے لہذا اس میں برتری کا معنی بھی پایا جاتاہے_

۲_ خداوند متعال نے موسی عليه‌السلام کو ان کے خلوص کی وجہ سے تمام لوگوں پر برتری دی اورچنا_

قال ی موسی إنّی اصطفیتك علی الناس

چونکہ "اصطفا" کسی چیز کے خالص حصّہ کو لینے کے معنی میں آتاہے لہذا جملہ "اصطفیتک" یہ مفہوم فراہم کرتاہے کہ موسی عليه‌السلام ایک خالص انسان تھے اور ان کا یہی خلوص ان کو انتخاب کرنے کا باعث بناہے_

۳_ حضرت موسی عليه‌السلام کے انتخاب اوردوسروں پر ان کو برتری دینے کا اظہار، مناجات کی جگہ پر موسی عليه‌السلام کے ساتھ خدا کے کلام کا حصّہ ہے_قال ی موسی إنی اصطفیتك علی الناس

۴_ رؤیت کے بارے میں موسی عليه‌السلام کی درخواست کا منفی جواب دینے کی وجہ سے خداوند متعال نے ان کی دل جوئي کي_

قال لن ترني ...قال ی موسی إنی اصطفیتك علی الناس

ایسے معلوم ہوتاہے کہ موسی عليه‌السلام کی درخواست رد کرنے کے بعد خدا کی طرف سے خصوصی نعمات کا ذکر آپ عليه‌السلام کی دل جوئي کے واسطے ہے یعني: اگرچہ تمھارے لئے رؤیت خدا ممکن نہیں ، لیکن خدا نے تمہیں ایسی نعمات عطا کی ہیں کہ جن سے دوسرے محروم ہیں_

۵_ خداوند متعال نے موسی عليه‌السلام کو، اپنی رسالت عطا کرکے اور ان کے ساتھ ہم کلام ہوکر، اس زمانے کے تمام لوگوں پر برتری بخشي_اصطفیتك علی الناس برسلتی و بکلامي

"برسالتي" اور "بكلامي" میں حرف "باء" استعانت کیلئے ہے_

٦_ حضرت موسی علیہ السلام ، لوگوں کیلئے خدا کی طرف سے متعدد پیغامات لیکر ائے تھے_برسلتي

کلمہ "رسالات" کو جمع لانے میں ہی مندرجہ بالا مفہوم کی طرف اشارہ پایا جاتاہے_

٧_ بعض انسانوں کی لیاقت اور صلاحیت، خدا کی طرف سے پیغمبری اور رسالت کیلئے ان کے منتخب ہونے کا باعث بنتی ہے_قال ى موسى إنى اصطفيتك على الناس برسلتي

٨_ خداوند متعال نے موسی علیہ السلام سے کہا: میرے پیغامات حاصل کرو اور انہیں سیکھو اور اپنے اعمال و کردار کو ان کی اساس پر استوار کرو_فخذ ما ء اتيتك

فعل "خذ" کا مصدر "اخذ" لینے کے معنی میں آتاہے اور خدا کے پیغامات لینے سے مراد، انہیں سیکھنا اور ان پر عمل کرنا ہے_

٩_ خداوند متعال نے موسی علیہ السلام سے کہا کہ رسالت کی نعمت حاصل ہونے اور میرا کلام سننے کے اہل ہونے پر میرے شکر گزار رہو_اصطفيتك على الناس برسلتى و بكلامي ...و كن من الشكرين

١٠_ خدا کے پیغامات وصول کرنے اور ان پر عمل کرنے اور اس کی نعمات پر شکر گزار رہنے کے بارے میں حکم، مناجات کے وقت موسی علیہ السلام کے ساتھ خدا کے کلام کا حصّہ ہے_قال ...فخذ ما ء اتيتك و كن من الشكرين

١١_ چالیس راتوں کی مناجات کے ذریعے موسی علیہ السلام کی تطہیر، تورات حاصل کرنے کیلئے مقدمہ تھي_

ى موسى إنى اصطفيتك ...فخذ ماء اتيتك

چونکہ خدا نے موسی علیہ السلام کے ساتھ اپنے وعدے کی داستان اور اُن کی چالیس راتوں کی مناجات کے آخر میں اپنے پیغامات (تورات) عطا کرنے کی بات کی اس سے معلوم ہوتاہے کہ وہ وعدہ اور وہ مناجات تورات عطا کرنے کی وجہ سے تھیں_

١٢_ حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھ خدا کی ہم کلامی اور پیغمبری کیلئے ان کا انتخاب، اُن کیلئے خدا کی عظیم نعمات ہیں_

على الناس برسلتى و بكلمي ...و كن من الشكرين

١٣_ خدا کے پیغامات یاد کرنا اور اعمال و کردار میں انہیں بروئے کار لانا، نعمت دین پر خدا کی شکر گزاری ہے_

فخذ ماء اتيتك و كن من الشكرين

الہی پیغامات عطا کرنے کے بعد سپاس گزاری کی بات اس حقیقت کو ظاہر کرتی ہے کہ وہ پیغامات نعمت تھے لہذا انہیں عطا کرنے پر خدا کا شکر بجا لانا ضروری ہے چنانچہ ان پیغامات کو یاد کرنے کے بارے میں حکم یہ مطلب فراہم کرتا ہے کہ اس نعمت کا شکر انہیں یاد کرنے اور اپنانے کے ذریعے ادا ہوتا ہے_

۱۴_ دین اور الہی تعلیمات، بشر کیلئے خدا کی نعمت ہیں_ برسلتي ...و كن من الشكرين

۱۵_ نعمات خدا کے ملنے پر شکر گزاری ضروری ہے_ و كن من الشكرين

۱۶_ نعمات خدا کا شکر بجا لانے والے، بارگاہ خدا میں ایک عظیم مقام پر فائز ہوتے ہیں_ و كن من الشكرين

حضرت موسی عليه‌السلام جیسے ایک عظیم پیغمبر کو شکر گزاری کے بارے میں خدا کا حکم اس حقیقت کی نشاندہی کرتا ہے کہ شاکرین کا مقام بہت بلند ہے_

۱۷_ عن ابی عبدالله عليه‌السلام : ا وحى الله عزوجل إلى موسى : يا موسى ا تدرى لم اصطفيتك بكلامى دون خلقي؟ قال: يا رب و لم ذاك؟ قال: فا وحى الله تبارك و تعالى إليه ا ن يا موسى : إنى قلبت عبادى ظهرا لبطن فلم اجد فيهم ا حدا ا ذل لى نفساً منك ...(۱)

حضرت امام صادق عليه‌السلام سے مروی ہے: کہ خداوند متعال نے موسی عليه‌السلام کی طرف وحی بھیجی اے موسی عليه‌السلام کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے بندوں میں سے اپنے ساتھ ہم کلام ہونے کیلئے تمہارا انتخاب کیوں کیا؟ موسی عليه‌السلام نے جواب دیا: پروردگارا اس کی وجہ کیا تھي؟ خداوند متعال نے فرمایا: اے موسی عليه‌السلام میں نے تمام بندوں کی چھان بین کی اپنے سامنے تجھ سے زیادہ کسی کو خاضع و تابع نہیں پایا ...

اخلاص: اخلاص کے آثار ۲

اعداد: چالیس کا عدد، ۱۱

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی رؤیت کا محال ہونا ۴; اللہ تعالی کا موسی عليه‌السلام سے تکلم ۳، ۸، ۹، ۱۰ ; اللہ تعالی کی نعمات ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱۶; اللہ تعالی کے اوامر ۸، ۹، ۱۰

انبیاء: انبیاء کے انتخاب کے اسباب ۷

انتخاب: انتخاب کے اسباب ۲، ۷

---

۱) علل الشرایع، ص ۵۶، ح ۲، ب ۵۰، نور الثقلین ج ۲ ص ۶۷ ح ۲۵۵_

تورات:نزول تورات کے اسباب ۱۱

دین:تعلیمات دین پر عمل ۸، ۱۰، ۱۳;تعلیمات دین کو سیکھنا ۸، ۱۰، ۱۳;نعمت دین ۱۳، ۱۴

رسالت:نعمت رسالت ۹

شکر:شکر نعمت ۹، ۱۰;شکر نعمت کی اہمیت ۱۵;شکر نعمت کے موارد ۱۳

شاکرین:۹شاکرین کے مقامات ۱۶

کردار:کردار کی اساس ۸

لیاقت:لیاقت کے اثرات ۷

مناجات:رات کے وقت مناجات ۱۱

موسی عليه‌السلام :موسی عليه‌السلام پر نعمات ۱۲;موسی عليه‌السلام کا اخلاص ۲;موسی عليه‌السلام کا تزکیہ ۱۱;موسی عليه‌السلام کا چناؤ ۱،۲،۳،۵، ۱۲ ;موسی عليه‌السلام کا قصّہ ۳،۴،۵،۱۰،۱۱،۱۲;موسي عليه‌السلام کی بعثت ۱۲;موسی عليه‌السلام کی تعلیمات ۶;موسي عليه‌السلام کی چلہ نشینی ۱۱; موسی عليه‌السلام کی دل جوئي ۴;موسی عليه‌السلام کی لیاقت ۹;موسی عليه‌السلام کی مسؤولیت ۸،۹ ;موسی عليه‌السلام کے مقامات ۱،۲،۳،۵;موسی عليه‌السلام میقات میں ۳، ۱۰;میقات میں موسی عليه‌السلام کی مناجات ۱۱

موسی عليه‌السلام کا چناؤ:۱،۲

آیت ۱۳۵

﴿ وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الأَلْوَاحِ مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَتَفْصِيلاً لِّكُلِّ شَيْءٍ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُواْ بِأَحْسَنِهَا سَأُرِيكُمْ دَارَ الْفَاسِقِينَ ﴾.

اور ہم نے توریت کی تختیوں میں ہر شے میں سے نصیحت کا حصّہ اور ہر چیز کی تفصیل لکھ دی ہے لہذا سے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو اور اپنی قوم کو حکم دو کہ اس کی اچھی اچھی باتوں کو لے لیں _ میں عنقریب تمھیں فاسقین کے گھر دکھلادوں گا(۱۳۵)

۱_ خداوند متعال نے مناجات کے مقام پر موسی عليه‌السلام کو مکتوب الواح عطا کیں_ و کتبنا له فی الا لواح ...فخذها

''الا لواح'' میں ''ال'' عہد ذکری ہے اور گزشتہ آیت میں مذکور ''ما اتیتک'' کی طرف اشارہ ہے_

۲_ موسی عليه‌السلام کو عطا کی گئیں الواح میں مندرج تحریروں کا کاتب، خود خداوند متعال تھا_و كتبنا له في الا لواح

۳_ موسی عليه‌السلام کو ملنے والی الواح میں ہر طرح کی نصیحت کا ذکر موجود تھا_و كتبنا له في الا لواح من كل شيء موعظة

کلمہ "موعظة" فعل "کتبنا" کیلئے مفعول ہے اور "من کل شیئ" کلمہ "موعظة" کیلئے صفت ہے، مورد کی مناسبت سے "کل شیئ" سے مراد ہر نصیحت آموز چیز ہے، بنابراین جملہ "كتبنا له ..." کا معنی یہ ہوگا کہ ہم نے موسي عليه‌السلام کو عطا کی گئیں الواح میں ہر نصیحت آموز چیز کی نصیحت لکھ دی ہے_

۴_ حضرت موسی عليه‌السلام کو عطا کی جانے والی الواح (تورات) عصر موسی عليه‌السلام کے لوگوں کی ہدایت کے متعلق تمام ضروریات کو پورا کرتی تھیں_و كتبنا ...تفصيلا لكل شيئ

۵_ تورات کا نزول، مکتوب الواح کی شکل میں تھا_و كتبنا له في الا لواح

٦_ پند و نصیحت، تورات کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے_و كتبنا ...موعظة و تفصيلاً

کلمہ "تفصیلاً" پر کلمہ "موعظة" کے مقدم ہونے میں اس نکتہ کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ تورات کے مواعظ کو اس کی دوسری تعلیمات کی نسبت ایک خاص مقام حاصل ہے_

۷_ خداوند متعال کی طرف سے حضرت موسی عليه‌السلام کو، الواح کو سیکھنے سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کے سلسلہ میں سنجیدگی کی دعوت_فخذها بقوة

۸_ خداوند متعال نے موسی عليه‌السلام سے کہا کہ اپنی قوم کو الواح پر تحریر شدہ معارف اور احکام کو سیکھنے کا حکم دو_
و ا مر قومك يا خذوا با حسنها

۹_ قوم موسي عليه‌السلام ، الواح میں تحریر شدہ معارف اور احکام کو اچھی طرح یاد کرنے اور ان پر بطریق احسن عمل کرنے کی ذمہ دار تھي_و ا مر قومك يا خذوا با حسنها

مندرجہ بالا مفہوم اس بنیاد پر اخذ کیا گیا ہے کہ "احسنها" کی ضمیر کلمہ "قوة" کی طرف پلٹائی جائیے، اس بنیاد پر فعل "یا خذوا" کا مفعول ایک محذوف ضمیر ہے کہ جو کلمہ "ا لواح" کی طرف پلٹتی ہے یعني: "يا خذوا الا لواح باحسن القوة"_

۱۰_ معارف الہی کو اچھی طرح سیکھنے اور احکام دین پر بطریق احسن عمل کرنے میں سنجیدگی سے کام لینا، لوگوں کے ذمہ ایک اہم فرض ہے_و ا مر قومك يا خذوا با حسنها

۱۱_ حضرت موسی ﷺ ، اپنی قوم میں کافی اثر و رسوخ رکھتے تھے_و ا مر قومك يا خذوا

چونکہ فعل "یا خذوا" امر کے جواب میں واقع ہوا ہے لہذا ایک مقدّر "اِن" شرطیہ کے ذریعے مجزوم ہے، جملے کی تقدیریوں ہے:"و امر قومك إن تا مرهم ياخذوا ..."یعنی اپنی قوم کو الواح کے سیکھنے کے بارے میں حکم دو، اگر تو نے ایسا حکم دیا تو وہ انجام دیں گے یہ مطلب (یعنی اگر تو نے حکم دیا تو وہ انجام دیں گے) ظاہر کرتا ہے کہ موسي ﷺ اپنی قوم میں کافی اثر و رسوخ رکھتے تھے_

۱۲_ رہبروں کو اپنی تعلیمات پر عمل کرنے کے سلسلہ میں دوسروں پر سبقت حاصل ہونا چاہیئے_

فخذها بقوة و ا مر قومك يا خذوا

۱۳_ فاسقین کی سرزمین پر تسلط اور اس کے مناظر کا نظارہ، قوم موسی ﷺ سے خدا کا ایک وعدہ تھا_سا وريكم دار الفسقين

کلمہ "ا لفسقین" کے متعلق تین احتمال پائے جاتے ہیں پہلا یہ کہ اس سے مراد آل فرعون ہیں دوسرا یہ کہ اس سے مراد سرزمین قدس کے وہ ساکنین ہیں کہ جو قوم موسی ﷺ کے وارد ہونے سے پہلے وہاں آباد تھے، تیسرا یہ کہ اس سے مراد قوم موسي ﷺ کے خلاف ورزی کرنے والے افراد ہیں ، فوق الذکر مفہوم پہلے اور دوسرے احتمال کی طرف ناظر ہے_

۱۴_ معارف دین کو سیکھنا سمجھنا نیز احکام الہی پر عمل کرنا، فاسقین پر قوم موسی کو فتح حاصل ہونے اور ان کی سرزمین کو آزاد کرانے کی شرط تھي_فخذوها ... يا خذوا با حسنها سا وريكم دار الفسقين

فوق الذکر مفہوم اس احتمال کی اساس پر اخذ کیا گیا ہے کہ "سا وريكم" فعل امر "فخذها بقوة و امر قومک یاخذوا" کا جواب ہو، يعني:"إن تاخذها و يا خذوا سا وريكم دار الفسقين" یہ نکتہ بھی قابل ذکر ہے کہ فعل "ا وريكم" "سين" کی وجہ سے مجزوم نہیں ہوا باوجود اس کے کہ امر کے جواب میں واقع ہوا ہے_

۱۵_ خداوند متعال نے قوم موسي ﷺ کو اپنی رسالت کی مخالفت سے خبردار کیا اور خلاف ورزی کرنے والوں کو فاسق کہہ کر پکارا_سا وريكم دار الفسقين

مندرجہ بالا مفہوم کی اساس یہ ہے کہ کلمہ "الفاسقین" سے مراد خود بنی اسرائیل میں سے خلاف ورزی کرنے والے لوگ ہوں اس بنا کے مطابق جملہ "سا وريكم" کہ جو تورات کو سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کے بارے میں حکم کے بعد واقع ہوا ہے، اس میں اس مطلب کی

طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ اگر بعض لوگوں نے اس حکم کی اطاعت نہ کی تو وہ فاسق ہوں گے، اوریہ نکتہ بھی قابل ذکر ہے کہ اس صورت میں "دار" سے مراد ان لوگوں (فاسقین) کا شوم اورنامبارک مقام ہوگا_

۱۶_ خداوند متعال نے بنی اسرائیل کے فاسقوں کو برے انجام سے دوچار ہونے کی دھمکی دي_

سا وريكم دار الفسقين

۱۷_عن ا بی جعفر عليه‌السلام : ... إنَّ الله تبارك و تعالى قال لموسي: "و كتبنا له فى الا لواح من كل شيئ" فا علمنا ا نه لم يبين له الا مر كله ...[۱]

حضرت امام باقر عليه‌السلام سے مروی ہے:... کہ خداوندتبارک وتعالی نے موسی عليه‌السلام کے بارے میں فرمایا: "اور ہم نے اسکے لئے الواح میں ہرچیز سے کچھ لکھا" خدا نے اس آیت میں ہمیں آگاہ کیا ہے کہ اس نے موسی عليه‌السلام کیلئے تمام امور بیان نہیں کئے ہیں ...

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا وعدہ ۱۳;اللہ تعالی کی دعوت ۷; اللہ تعالی کی نواہي۱۵; اللہ تعالی کے افعال ۲;اللہ تعالی کے انتباہات ۱۶; اللہ تعالی کے اوامر۸;اللہ تعالی کے عطایا ،۱، ۲، ۳

انجام:نامبارک انجام ۱۶

بنی اسرائی ل:بنی اسرائیل کو دعوت ۸;بنی اسرائیل کو وعدہ ۱۳;بنی اسرائیل کی تاریخ ۱۳;بنی اسرائیل کی ذمہ داری ۹;بنی اسرائیل کی فتح کی شرائط ۱۴;بنی اسرائیل کے فاسقوں پر فتح ۱۴;بنی اسرائیل کے فاسقوں کا انجام ۱۶;بنی اسرائیل کے فاسقوں کو دھمکی ۱۵، ۱۶;بنی اسرائیل کے فاسقوں کی سرزمین ۱۳، ۱۴

تورات:تورات اور اس دور کے تقاضے ۴;تورات پر عمل ۷، ۹ ;تورات کا ہدایت کرنا ۴;تورات کی الواح ۱، ۲، ۳، ۵;تورات کی الواح کی خصوصیت ۳;تورات کی تعلیمات ۳، ۶ ;تورات کی تعلیمات کا حصول ۷، ۸، ۹ ;تورات کی خصوصیت ۴;تورات کے مواعظ ۳،۶ ;نزول تورات کی خصوصیت ۵

دین:تعلیمات دین پر عمل ۱۲;تعلیمات دین کا حصول ۱۰، ۱۴;دین پر عمل کی اہمیت ۱۰; دین پر عمل کے آثار ۱۴

رہبري:رہبری کی ذمہ داری ۱۲

لوگ:لوگوں کی ذمہ داری ۱۰ موسی عليه‌السلام :

---

۱) بصاءر الدرجات،ص ۲۲۸، ح ۳، ب ۵;نورالثقلین ج ۲، ص ۶۷، ح ۲۵۷_

موسی علیہ السلام بنی اسرائیل کے درمیان ۱۱; موسی علیہ السلام کا قصہ ۱، ۷، ۸; موسی کی ذمہ داری ۷; موسی علیہ السلام کے ساتھ مخالفت ۱۵; موسی کے کلام کی تاثیر ۱۱; موسی علیہ السلام میقات میں ۱،

آیت ۱۳۶

﴿ سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَإِن يَرَوْاْ كُلَّ آيَةٍ لاَّ يُؤْمِنُواْ بِهَا وَإِن يَرَوْاْ سَبِيلَ الرُّشْدِ لاَ يَتَّخِذُوهُ سَبِيلاً وَإِن يَرَوْاْ سَبِيلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوهُ سَبِيلاً ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا وَكَانُواْ عَنْهَا غَافِلِينَ ﴾.

میں عنقریب اپنی آیتوں کی طرف سے ان لوگوں کو پھیردوں گا جو روئے زمین میں ناحق اکڑتے پھرتے ہیں اور یہ کسی بھی نشانی کو دیکھ لیں ایمان لانے والے نہیں ہیں _ ان کا حال یہ ہے کہ ہدایت کا راستہ دیکھیں گے تو اسے اپنا راستہ نہ بنائیں گے اور گمراہی کا راستہ دیکھیں گے تو اسے فوراً اختیار کرلیں گے یہ سب اس لئے ہے کہ انھوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا ہے اور ان کی طرف سے غافل تھے(۱۳۶)

۱_ خداوند متعال، متکبرین کو اپنے معارف اور آیات کی معرفت سے محروم رکھتا ہے_

سا صرف عن ء ای تی الذین یتکبرون فی الا رض

کلمہ "صرف" جب حرف "عن" کے ذریعے متعدی ہو تو اس وقت روکنے اور مانع ہونے کے معنی میں آتا ہے چنانچہ آیات الہی سے روکنا یا تو ان کے فہم سے مانع ہونے کے معنی میں ہے یا پھر آیات پر ایمان سے روکنے یا یہ کہ ان کو باطل کرنے اور مٹانے سے روکنے کے معنی میں ہے، البتہ صرف پہلا معنی ہی پوری آیت کے تمام حصّوں کے ساتھ متناسب ہے_

۲_ تکبّر، آیات اور معارف الہی کو درک کرنے کی صلاحیت کے سلب ہونے کا باعث بنتا ہے_

سا صرف عن ء ایتی الذین یتکبرون فی الا رض

۳_ تکبر، غیر حقیقی اور موہوم امور سے وجود میں آنے والی خصلت ہے_یتکبرون فی الا رض بغیر الحق

"بغیر الحق" توضیح کیلئے ہے اور اس میں "باء" سببیہ ہے بنابراین "بغیر الحق" کی قید اس مطلب پر دلالت کرتی ہے کہ تکبر کا سرچشمہ

غیر حقیقی اور باطل امور ہیں_
۴_ بعض لوگ حقانیت دین کو ثابت کرنے کیلئے پیش کی جانے والی کسی نشانی کی بھی تصدیق نہیں کرتے اور نہ ہی اس پر ایمان لاتے ہیں_و إن یرو کل ء ایة لا یؤمنوا بها
۵_ خداوند متعال، آیات الہی کے بارے میں بے یقینی کی کیفیت کے حامل افراد کو اپنے معارف اور آیات کو درک کرنے سے محروم رکھتاہے_سا صرف عن ای تی الذین یتکبرون ...و إن یروا کل ء ایة لا یؤمنوا بها
جملہ "اِن یروا ..." جملہ "یتکبرون ..."پر عطف ہے اور "الذین" کیلئے صلہ ہے_ یعنی "سا صرف عن ء ای تی الذین ء ان یروا "...بنابراین "اِن یروا" میں ایک اور گروہ کی طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ جسے خداوند متعال آیات و معارف کو سمجھنے سے محروم رکھتاہے_
۶_ بعض لوگ رشد و ہدایت کی راہ اپنے سامنے پاکر بھی اسے اپنی زندگی کیلئے نہیں اپناتے_
و إن یروا سبیل الرشد لا یتخذوه سبیلاً
۷_ خداوند متعال، رشد و ہدایت کی راہ سے روگردانی کرنے والوں کو اپنی آیات اور معارف دین کی معرفت سے محروم رکھتاہے_سا صرف عن ای تی الذین ... إن یروا سبیل الرشد لا یتخذوه سبیلاً
جملہ "و اِن یروا سبیل الرشد" جملہ "یتکبرون" پر عطف ہے اور در حقیقت یہ "الذین" کیلئے دوسرا صلہ ہے، یعنی "سا صرف عن ء ایتی الذین إن یروا سبیل الرشد ..."بنابراین جملہ "و إن یروا سبیل الرشد" میں ایک تیسرے گروہ کی طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ جسے خدا معارف دین کو سمجھنے سے محروم رکھتاہے_
۸_ دین اور معارف الہي، رشد و ہدایت کی راہ دکھاتے ہیں اور انسان کیلئے سعادت فراہم کرتے ہیں_
سا صرف عن ء ای تی الذین ...إن یروا سبیل الرشد لا یتخذوه سبیلاً
"سبیل الرشد" (راہ سعادت) سے مراد وہی آیات خدا یعنی دین اور معارف الہی ہیں_
۹_ بعض لوگ ضلالت و گمراہی کا راستہ دیکھتے ہی اس پر چل پڑتے ہیں_و إن یروا سبیل الغی یتخذوه سبیلاً
مندرجہ بالا مفہوم اس اساس پر لیا گیا ہے کہ جملہ "و إن یروا سبیل الغي ..." جملہ "یتکبرون" پر عطف ہو اور "الذین" کیلئے چوتھے صلہ کے طور پر ہو کہ اس صورت میں اس جملہ میں ایک اور گروہ کی طرف اشارہ پایا جائیگا کہ جسے خدا اپنی آیات کی معرفت سے محروم رکھتاہے_

۱۰_ خداوند متعال ایسے لوگوں کو کہ جو راہ ضلالت کو دیکھتے ہی اسے اپنی زندگی کی روش قرار دیتے ہیں ان کو اپنے معارف اور آیات کی معرفت سے محروم رکھتاہے_سا صرف عن ء ايتى الذين ... إن يروا سبيل الغنى يتخذوه سبيلاً

۱۱_ آیات الہی کی تکذیب اور ان سے بے اعتنائی ، آیات اور معارف الہی کی معرفت سے محروم رہنے کا باعث ہے_

سا صرف عن ء اى تي ...ذلك با نهم كذبوا بايا تنا و كانوا عنها غفلين

مندرجہ بالا مفہوم اس بنیاد پر اخذ ہوا ہے کہ "ذلک" کے ذریعے "سا صرف" سے استفادہ ہونے والے کلمہ "صرف" کی طرف اشارہ مقصود ہو، یعنی متکبرین کو آیات کی معرفت سے محروم رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے ان کی تکذیب کی اور ان سے بے اعتنائی برتي_

۱۲_ آیات الہی کی تکذیب اور ان سے بے اعتنائی ، تکبر جیسی خصلت کے وجود میں آنے کا باعث ہے_

الذين يتكبرون فى الا رض ...ذلك با نهم كذبوابايا تنا و كانوا عنها غفلين

فوق الذکر مفہوم کی اساس یہ ہے کہ "ذلک" کا مشار الیہ "زمین پر تکبر ہو" کہ جو جملہ "یتکبرون فی الارض" سے مستفاد ہے، جملہ "کانوا عنھا غفلین" میں غفلت سے مراد، آیات سے بے اعتنائی ہے نہ یہ کہ ان کے وجود سے بے خبری مراد ہو، اسلئے کہ آیات خدا کی تکذیب ان کے وجود سے آگاہی پر متوقف ہے_

۱۳_ آیات الہی کو جھٹلانا اور ان سے بے اعتنائی، حقائق دین کے بارے میں بے یقینی کی کیفیت کے وجود میں آنے کا باعث ہے_إن يروا كل ء اية لا يؤمنوا بها ...ذلك با نهم كذبوابايا تنا و كانواعنها غفلين

۱۴_ آیات الہی کی تکذیب اور ان سے غفلت، رشد وہدایت کی راہ کو قبول نہ کرنے اور ضلالت و گمراہی کی راہ کو اپنانے کا باعث ہے_و إن يروا سبيل الرشد لا يتخذوه ...ذلك بانهم كذبوا بايا تنا و كانوا عنها غفلين

۱۵_ تکبّر، ایمان کی طرف مائل ہونے اور راہ کمال کو اپنانے سے مانع ہے جبکہ گمراہی کی طرف راغب ہونے کا باعث ہے_الذين يتكبرون ...و إن يروا كل ء اية ...و إن يروا سبيل الغى يتخذوه سبيلاً

فوق الذکر مفہوم اس احتمال کی بنیاد پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب جملہ "و إن يروا كل ء اية..." اور جملہ "إن يروا سبيل الرشد ..." اور جملہ "إن يروا سبيل الغي ..." زمین میں تکبر کرنے والوں کے حالات اور صفات بیان کرنے کیلئے ہو، نہ یہ کہ انہیں (جیسا کہ گزشتہ مفاہیم میں گزر چکاہے) متکبرین کے قسیم کے طور پر لیا جائے_

۱۶_ عصر موسي عليه‌السلام کے بعض لوگ، آیات خدا کو جھوٹا خیال کرتے ہوئے ان کی پرواہ نہیں کرتے تھے_
با نھم کذبوا بایا تنا و کانوا عنھا غفلین

۱۷_ خداوند متعال نے قوم موسی کو متنبہ کیا کہ وہ ان میں سے متکبرین اور منکرین کو تورات اور اس کے معارف کو سمجھنے سے محروم رکھے گا_و ا مر قومك یا خذوا با حسنھا ... سا صرف عن ء ای تی الذین یتکبرون فی الا رض

گزشتہ آیات کی روشنی میں مورد بحث آیت کا مورد نظر مصداق، قوم موسي عليه‌السلام کے متکبر اور ہٹ دھرم افراد ہیں_

۱۸_ خداوند متعال نے قوم موسی کو متنبہ کیا کہ وہ رشد و کمال کی راہ کے ساتھ ان کی مخالفت جاری رہنے اور راہ ضلالت پر ان کے قائم رہنے کی صورت میں انہیں تورات کے معارف کو سمجھنے سے محروم رکھے گا_
و ا مر قومك یا خذوا با حسنھا ...إن یروا کل ء ایة لا یؤمنوا بھا ...سبیلاً

آیات خدا: آیات خدا سے اعراض کے اثرات ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴; آیات خدا سے اعراض کرنے والے ۱۶ ; آیات خدا کو جھٹلانے کے اثرات ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴; آیات خدا کو جھٹلانے والے ۴، ۵، ۱۶ ;آیات خدا کو سمجھنے کی راہ میں حائل رکاوٹیں ۲، ۱; آیات خدا کے فہم سے محروم لوگ ۱۰، ۷، ۵ ; آیات خدا کے فہم سے محرومیت ۵، ۱۱

اللہ تعالی: اللہ تعالی کے افعال ۱۰، ۷، ۵ ;اللہ تعالی کے انتباہات ۱۸، ۱۷

ایمان: ایمان کے موانع ۱۵

بنی اسرائ ل: بنی اسرائیل کو انتباہ ۱۸ ;بنی اسرائیل کے کافر ۱۶; بنی اسرائیل کے منکرین کو انتباہ ۱۷

تکبر: تکبر کا سرچشمہ ۳; تکبر کے اثرات ،۱۵، ۲، ۱;تکبر کے اسباب ۱۲

تورات: فہم تورات سے محرومیت ۱۷; فہم تورات کے موانع ۱۸

دین: دین سے اعراض کرنے والے ۷، ۶، ۴; دین کو قبول کرنے کے موانع ۱۳; دین کا کردار ۸; فہم دین سے محروم لوگ ۱۰، ۷; فہم دین سے محرومیت ۱۱، ۱۷; فہم دین کے موانع ۲، ۱

رشد و تکامل: رشد کے ساتھ مخالفت ۱۸ ;رشد کے موانع ۱۴، ۱۵; عوامل رشد ۸

سعادت:

سعادت کے عوامل ۸سماجی گروہ: ۹،٦،۴

گمراہ لوگ: ۹گمراہوں کی محرومیت ۱۰

گمراہي:گمراہی کے اثرات ۱۸;گمراہی کے اسباب ۱۵;

گمراہی کے عوامل ۱۴

متکبرین:متکبرین کی محرومیت ۷،۱۱

ہدایت:ہدایت سے روگردانی کرنے والے ۹،٦،۱۰ ;ہدایت کے عوامل ۸

آیت ۱۴۷

﴿ وَالَّذِينَ كَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا وَلِقَاء الآخِرَةِ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلاَّ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ ﴾.

اور جنلوگوں نے ہماری نشانیوں اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا ہے ان کے اعمال برباد ہیں اور ظاہر ہے کہ انھیں ویسا بدلہ تو دیا جائیے گا جیسے اعمال کر رہے ہیں (۱۴۷)

۱_ آیات الہی کی تکذیب اور قیامت کا انکار، انسان کے تمام نیک اعمال کے تباہ ہونے کا باعث ہے_

والذين کذبوا بايا تنا و لقاء الا خرة حبطت ا عملهم

کلمہ "حبط" تباہ و برباد ہونے کے معنی میں استعمال ہوتاہے، اور "ا عمال" سے مراد انسان کا نیک کردار ہے اسیلئے کہ ناپسندیدہ اعمال کا برباد ہونا تو دنیا اور آخرت میں انسان کے فائدے میں ہے، کلمہ "ا عمال" چونکہ بصورت جمع لایا گیا ہے اور بعد والے کلمہ کی طرف اضافت کے ساتھ ہے لہذا مفید استغراق و شمول ہے،بنابراین "ا عما لھم" یعنی ان کے تمام نیک کام_

۲_ آیات الہی کی تصدیق اور روز قیامت پر ایمان، بارگاہ خدا میں نیک اعمال کی قدر و قیمت کی شرائط میں سے ہیں_

والذين کذبوا بايا تنا و لقا ء الا خرة حبطت ا عملهم

۳_ بنی اسرائیل کے نیک اعمال، تورات کو جھٹلانے اور قیامت پر یقین نہ رکھنے کی صورت میں ، ان کیلئے ثمر بخش نہ ہوں گے_والذين کذبوا بايا تنا ...حبطت ا عملهم

گزشتہ آیات کی روشنی میں "الذین کذبوا..." کیلئے مورد نظر مصداق بنی اسرائیل ہے_

۴_ میدان قیامت میں حاضر ہونا اور دنیوی اعمال کی سزا دیکھنا، تمام انسانوں کا انجام ہے_لقاء الا خرة

کلمہ "لقاء" (پہنچنا اور ملاقات کرنا) مصدر ہے اور اپنے مفعول کی طرف مضاف ہے جبکہ اس کا فاعل محذوف ہے، يعني: "و لقائهم الا خرة"

۵_ قیامت کے دن انسان کی سزا و جزاء خود اس کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے_هل يجزون إلا ما كانوا يعملون

٦_ الہی سزائیں انسان کے اعمال و کردار کے ہم پلہ ہوتی ہیں_هل يجزون الا ما كانوا يعملون

۷_ آیات الہی اور روز قیامت کی تکذیب کی مناسب سزا نیک اعمال کا تباہ ہونا ہے_

حبطت ا عملهم هل يجزون إلا ما كانوا يعملون

۸_ خداوند متعال، انسان کو صرف اس کے مسلسل کئے جانے والے گناہوں پر سزا دیتا ہے_

هل يجزون إلا ما كانوا يعملون

فعل مضارع "يعملون" اور "كانوا" کے ساتھ ساتھ آنے سے استمرار کا استفادہ ہوا ہے_

۹_ انسان کے نیک اعمال کا تباہ ہونا، خدا کی سزاؤں میں سے ہے_حبطت ا عملهم هل يجزون إلا ما كانوا يعملون

تکذیب آیات کے ذریعے اعمال کی تباہی کے بیان کے بعد اس مطلب کا بیان کیا جانا کہ انسان کی سزا خود اس کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے، اور یہ اس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ نیک اعمال کا تباہ ہونا بھی بجائیے خود ایک سزا ہے کہ جو تکذیب آیات اور انکار قیامت پر مترتب ہوتی ہے_

آیات خدا: آیات خدا کو جھٹلانے کی سزا ۷; آیات خدا کو جھٹلانے کے اثرات ۱،

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی سزائیں ۷، ۸، ۹; اللہ تعالی کی سزاؤں کی خصوصیت ٦

انسان: انسان کا انجام ۹

ایمان: آیات خدا پر ایمان ۲; ایمان کے اثرات ۲; قیامت پر ایمان ۲

بنی اسرائ ل: بنی اسرائیل کے نیک اعمال ۳

تورات: تکذیب تورات کے اثرات ۳

سزا:سزا کا عمل کے متناسب ہونا ٦

عمل:حبط کے اسباب ۷،۳؛۱عمل کی اخروی جزا، ۴;عمل کی اخروی سزا ،۴، ۵ ;عمل کی قدر و قیمت کا معیار ۲; عمل کی نابودی کے اسباب ۱، ۳، ۷

عمل صالح:عمل صالح کا تباہ و برباد ہونا ۹

قیامت:تکذیب قیامت کی سزا ،۷;تکذیب قیامت کے اثرات ۱، ۳;قیامت کے دن سب افراد کو اکھٹا کرنا ۴

گناہ:گناہ کا استمرار ۸;گناہ کی سزا ،۸

نظام سزا: ۵، ٦، ۷، ۸، ۹

آیت ۱۴۸

﴿ وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَى مِن بَعْدِهِ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلاً جَسَداً لَّهُ خُوَارٌ أَلَمْ يَرَوْاْ أَنَّهُ لاَ يُكَلِّمُهُمْ وَلاَ يَهْدِيهِمْ سَبِيلاً اتَّخَذُوهُ وَكَانُواْ ظَالِمِينَ ﴾.

اور موسی کی قوم نے ان کے بعد اپنے زیورات سے گوسالہ کا مجسمہ بنایا جس میں آواز بھی تھی کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ وہ نہ بات کرنے کے لائق ہے اور نہ کوئي راستہ دکھا سکتا ہے انھوں نے اسے خدا بنالیا اور وہ لوگ واقعا ظلم کرنے والے تھے(۱۴۸)

۱_ قوم موسی نے اُن کی عدم موجودگی میں (کہ جب آپ مناجات کیلئے تشریف لے گئے) ایک بچھڑے کی مورتی کی پوجا شروع کردي_و اتخذ قوم موسى من بعده من حليهم عجلاً جسداً

۲_ قوم موسی نے اپنے زیورات ڈھال کرپوجا کیلئے ایک بچھڑے کا مجسمہ بنایا_اتخذ ...من حليهم عجلاً جسداً

"اتخذ"کا مصدر "اتخاذ"یہاں بنانے کے معنی میں ہے اور کلمہ "عجل"کا معنی بچھڑا ہے اور کلمہ "حلّي" (حَلی کی جمع) زیورات کے معنی میں ہے_

۳_ بنی اسرائیل کے ہاتھوں بنے ہوئے بچھڑے کے مجسمے میں سے گائے کی سی آواز نکلتی تھي_له خوار

گائے کی آواز کو "خوار" کہا جاتاہے اور بصورت استعارہ اونٹ کی آواز کیلئے بھی یہی کلمہ استعمال کیا جاتاہے_

۴_بنی اسرائیل کے لیئےچھڑے کا مجسمہ تیار کرنے والا شخص، مجسمہ سازی کے فن میں ماہر، ایک مشّاق فنکار تھا_
عجلاً جسداً له خوار

اس مجسمے پر کلمہ "عجل" (بچھڑا) کا اطلاق اس نکتہ کو بیان کرتا کہ وہ مجسمہ مکمل طور پر بچھڑے کے مشابہ تھا چنانچہ اس کو اس طرح تیار کرنا کہ اس سے گائے کی آواز نکلے، اس حقیقت کو بیان کرتا ہے کہ وہ مجسمہ ساز ایک ہنرمند تھا اور مجسمہ سازی کی صنعت میں مکمل مہارت رکھتا تھا_

۵_بچھڑے کے مجسمہ سے گائے کی سی آواز خارج ہونا، قوم موسی کیلئے اس مجسمہ کی پرستش کرنے کا باعث بنا_
له خوار

عام طور پر کسی شيء کی خصوصیات بیان کرنے میں اسی شيء پر مترتب ہونے والے احکام کے سبب کی طرف اشارہ پایا جاتاہے، بنابراین کہا جاسکتاہے کہ خدا نے مجسمہ کی اس خصوصیت (گائے کی سی آواز نکلنا) کو بیان کرکے مجسمہ کی پرستش کی طرف قوم موسی کی رغبت کے ایک سبب کی طرف اشارہ کیا ہے_

٦_بنی اسرائیل کا اپنے ہاتھوں سے بنایا ہوا معبود (بچھڑے کا مجسمہ) نہ ہی تو ان کے ساتھ کلام کرتا اور نہ ہی انہیں کسی راہ کی طرف ہدایت کرتا تھا_ا لم یروا ا نه لا یکلمهم و لا یهدیهم سبیلاً

٧_بات کرنے سے ناتوان اورہدایت کرنے سے عاجز مجسمے کی پرستش کی طرف قوم موسی کا رجحان ایک غیر عاقلانہ فعل اور تعجب آور بات تھي_ا لم یروا ا نه لا یکلمهم و لا یهدیهم سبیلاً

"الم یروا" میں استفہام انکار اور تعجب کیلئے ہے، یعنی بچھڑے کی پوجا کرنے والے یہ دیکھتے ہوئے کہ یہ ان کے ہاتھوں کا بنایا ہوا معبود نہ توان کے ساتھ کلام کرنے پر قادر ہے اور نہ ہی انہیں کوئي راہ دکھاتاہے، اس کے باوجود وہ اس کو "الہ" خیال کرتے تھے، یہ ایک ایسی غیر معقول بات ہے کہ جو ہر عقلمند کیلئے باعث حیرت ہے_

٨_ انسان کی ہدایت کرنا اور اس کے ساتھ کلام کرنے پر قادر ہونا، ایک سچے معبود کی روشن ترین نشانی ہے_
ا لم یروا ا نه لا یکلمهم و لا یهدیهم سبیلاً

٩_بنی اسرائیل میں شرک آلود رجحانات کے وجود اور ایک محسوس معبود کے ساتھ ان کے لگاؤ نے ان

کیلئے بچھڑے کی پرستش کا رخ کرنے کی راہ ہموار کی_و اتخذ قوم موسی من بعده من حلیهم عجلاً جسداً

قرآن کی اس مطلب پر تاکید کہ قوم موسي علیه‌السلام نے آپ علیه‌السلام کی عدم موجودگی میں معبود بنانا شروع کردیا، اس حقیقت کو بیان کرتی ہے کہ آیت ۱۳۸، ۱۳۹ میں موسی علیه‌السلام کی طرف سے پیش کیے جانے والے حقائق نے محسوس معبود کے چاہنے والوں پر کچھ اثر نہ کیا بلکہ وہ اسی طرح ایک محسوس و ملموس خدا کی فکر میں رہے یہاں تک کہ فرصت ملتے ہی (موسي علیه‌السلام کی عدم موجودگی میں) اپنی خواہش کو عملی جامہ پہنا دیا_

۱۰_بنی اسرائیل کے پاس بچھڑے کی پوجا کی طرف مائل ہونے کیلئے کوئی بہانہ اور عذر نہ تھا_اتخذوه و کانوا ظلمین

جملہ حالیہ "وکانوا ظلمین" میں ان دو معانی میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ پایا جاتاہے ایک یہ کہ شرک ظلم ہے اور قوم موسی بچھڑے کی پرستش کی طرف مائل ہوکر ظالمین کے زمرے میں آگئي دوسرا یہ کہ بنی اسرائیل کا بچھڑے کی پوجا کرنا ظلم تھا نہ یہ کہ اس حقیقت کو بیان کرنے کیلئے ہو کہ شرک خود ظلم ہے، یعنی ان کا یہ کردار ظلم تھا کہ جس کیلئے ان کے پاس کوئی توجیہ نہ تھی کہ اپنے ناروا کام کو صحیح ظاہر کرپاتے، فوق الذکر مفہوم اسی دوسرے معنی کی طرف ناظر ہے_

۱۱_عصر موسی کے بنی اسرائیل بچھڑے کی پوجا کی طرف رغبت پیدا کرنے کی وجہ سے ظالمین کے زمرے میں شمار ہوئے_اتخذوه و کانوا ظلمین

۱۲_غیر خدا کی پرستش اور مشرکانہ رجحانات ظلم ہیں_اتخذوه و کانوا ظلمین

۱۳_عن ابی عبدالله علیه‌السلام فی قول الله تعالي: "و اتخذ قوم موسی من بعده من حلیهم عجلا جسدا له خوار" فقال موسی یا رب و من ا خار الصنم؟ فقال الله : ا نا یا موسی ا خرته...[۱]

حضرت امام صادق علیه‌السلام سے آیت "...عجلا جسدا له خوار" کے بارے میں روایت منقول ہے کہ موسی علیه‌السلام نے خدا سے عرض کی کہ اے میرے پروردگار سامری کے بت کو کس نے آواز بخشي؟ خدا نے فرمایا اے موسی، میں نے اسے آواز عطا کی ہے_

انحراف:انحراف کے عوامل ۹

بچھڑا:۲بچھڑے کی پوجا: بچھڑے کی پوجا کا ظلم ۱۱

---

۱) تفسیر عیاشی ص/ ۲۹، ج۲_ح ۷۹، نورالثقلین ج/۲ ص ۷۰ ح ۲۶۳_

بنی اسرائی ل:بنی اسرائیل کا ارتداد، ۱۱;بنی اسرائیل کا بچھڑا، ۶، ۷ ;بنی اسرائیل کا ظلم ۱۱;بنی اسرائیل کا محسوسات کی طرف رجحان ۹;بنی اسرائیل کی تاریخ ۱، ۲، ۵، ۹ ;بنی اسرائیل کی مجسمہ سازی ۱، ۲، ۴ ;بنی اسرائیل کے باطل معبود ۶;بنی اسرائیل کے بچھڑے کی آواز ۳، ۵;بنی اسرائیل کے ناپسندیدہ رجحانات ۹;بنی اسرائیل میں بچھڑے کی پوجا ۱، ۲، ۱۱ ;بنی اسرائیل میں بچھڑے کی پوجا کا غیر منطقی ہونا ۷، ۱۰ ;بنی اسرائیل میں بچھڑے کی پوجا کے اسباب ۵، ۹

سامري:سامری کی مہارت ۴

شرک:شرک عبادی کا ظلم ۱۲;شرک کے اسباب ۵

ظالمین: ۱۱

ظلم:ظلم کے موارد ۱۲

محسوسات کی طرف رجحان ;

محسوسات رجحان کے اثرات ۹

معبود:سچے معبود کا تکلم ۸;سچے معبود کی نشانیاں ۸;معبود کا ہدایت کرنا ۸

موسی عليه‌السلام :موسی عليه‌السلام کا قصہ، ۱ ;موسی عليه‌السلام میقات میں، ۱

آیت ۱۴۹

﴿ وَلَمَّا سُقِطَ فِي أَيْدِيهِمْ وَرَأَوْاْ أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّواْ قَالُواْ لَئِن لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴾.

اور جب وہ پچھتائے اور انھوں نے دیکھ لیا کہ وہ بہک گئے ہیں تو کہنے لگے کہ اگر ہمارا پروردگار ہمارے اوپر رحم نہ کرے گا اور ہمیں معاف نہ کرے گا تو ہم خسارہ والوں میں شامل ہوجائیں گے(۱۴۹)

۱_بنی اسرائیل کچھ عرصہ بعد پرستش کیلئے بچھڑے کی نااہلیت کی طرف متوجہ ہوگئے اور اپنی گمراہی سے آگاہ ہوتے ہوئے اپنے کیئے پر پشیمان ہوگئے_و لما سقط فی ا یدیهم و را وا ا نهم قد ضلوا

جملہ "سقط فی ایدیھم" پشیمانی سے کنایہ ہے اس لئے کہ انسان پشیمانی کے وقت اپنی ٹھوڑی

ہاتھوں پر رکھ دیتا ہے گویا اپنے ہاتھوں گرا ہے_

۲_ بنی اسرائیل نے اپنی گراہی سے آگاہ ہونے کے بعد بچھڑے کی پوجا سے توبہ کرلی اور اپنے گناہ کا اعتراف کرلیا_
قالوا لئن یرحمنا ربنا و یغفر لنا لنکونن من الخسرین

۳_ بنی اسرائی ل، اپنی گراہی کے بارے میں یقین حاصل کرنے کے بعد اس حقیقت تک پہنچے کہ مجسمہ پرستی کے برے انجام سے ان کی نجات خدا کی رحمت اور مغفرت کے شامل ہونے ہی کی صورت میں ممکن ہے_
قالوا لئن لم یرحمنا ربنا و یغفر لنا لنکونن من الخسرین

۴_ خدا کی مغفرت، اس کی رحمت کا ایک جلوہ ہے_لئن لم یرحمنا ربنا و یغفر لنا

۵_ بندوں پر خدا کی رحمت اور ان کے گناہوں کی معافي، ان پر خدا کی ربوبیت کا ایک جلوہ ہے_
لئن لم یرحمنا ربنا و یغفر لنا

٦_ بنی اسرائیل کے مرتد لوگ مجسمہ پرستی کی وجہ سے اپنے مستقبل کے بارے میں پریشان تھے_
لئن لم یرحمنا ربنا و یغفر لنا لنکونن من الخسرین

۷_ مشرکین اور مرتدین کا یقینی انجام، ان کا خسارے میں ہونا ہے_لنکونن من الخسرین

۸_ قوم موسی علیہ السلام ، مجسمہ پرستی کا سابقہ رکھنے کے باوجود خدا کی رحمت اور مغفرت سے لو لگائے ہوئے تھي_
لئن لم یرحمنا ربنا و یغفر لنا

۹_ شرک اور ارتداد جیسے گناہ کا سابقہ رکھنے کے باوجود بھی خدا کی رحمت اور مغفرت کی امید رکھنا ضروری ہے_
لئن لم یرحمنا ربنا و یغفر لنا لنکونن من الخسرین

۱۰_ گناہ اور شرک آلود رجحانات کے خسارے سے نجات حاصل کرنے کی واحد راہ، خدا کی رحمت و مغفرت کا شامل حال ہونا ہے_لئن لم یرحمنا ربنا و یغفر لنا لنکونن من الخسرین

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی ربوبیت ۵; اللہ تعالی کی رحمت ۵; اللہ تعالی کی رحمت کی امید ۸،۹; اللہ تعالی کی رحمت کے اثرات ۳،۱۰; اللہ تعالی کی رحمت کے مظاہر ۴; اللہ تعالی کی مغفرت ۴; اللہ تعالی کی

مغفرت کی امید۸;اللہ تعالی کی مغفرت کے اثرات ۳

امید رکھنا:امید رکھنے کی اہمیت ۹

انجام:برے انجام سے نجات ۳

بچھڑے کی پوجا : بچھڑے کی پوجا سے پشیمان ہونا،۱ ; بچھڑے کی پوجا کا انجام ۳

بنی اسرائی ل:بنی اسرائیل کا اقرار ۳، ۲;بنی اسرائیل کی آگاہی ۱، ۲، ۳;بنی اسرائیل کی امید ۸;بنی اسرائیل کی پشیماني، ۱ ;بنی اسرائیل کی تاریخ ۱، ۲، ۶، ۸ ;بنی اسرائیل کی توبہ ۲;بنی اسرائیل کی گمراہی ۲;بنی اسرائیل کی مجسمہ پرستی ۱، ۲، ۸;بنی اسرائیل کے

مرتدوں کی پریشانی ۶

شرک:شرک کے خسارے سے نجات ۱۰

گمراهي:گمراہی کا اقرار ۳

گناہ:گناہ کا اقرار ۲;گناہ کی معافی ۵;گناہ کے خسارے سے نجات ۱۰

مرتدین:مرتدین کا انجام ۷;مرتدین کا خسارے میں ہونا ۷

مشرکین:مشرکین کا انجام ۷;مشرکین کا خسارے میں ہونا ۷

مغفرت:مغفرت کی امید ۹;مغفرت کے اثرات ۱۰

آیت ۱۵۰

﴿ وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفاً قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي مِن بَعْدِيَ أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ وَأَلْقَى الألْوَاحَ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي وَكَادُواْ يَقْتُلُونَنِي فَلاَ تُشْمِتْ بِيَ الأعْدَاء وَلاَ تَجْعَلْنِي مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴾.

اور جب موسی اپنی قوم کی طرف واپس ائے تو غیظ و غضب کے عالم میں کہنے لگے کہ تم نے میرے بعد بہت بری حرکت کی ہے_ تم نے حکم خدا کے آنے میں کس قدر عجلت سے کام لیا ہے اور پھر انھوں نے توریت کی تختیوں کو ڈال دیا اور اپنے بھائی کا سر پکڑ کر کھینچنے لگے_ہارون نے کہا بھائی قوم نے مجھے کمزور بنا دیا تھا اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر دیتے تو میں کیا کرتا_ آپ دشمنوں کو طعنہ کا موقع نہ دیجئے اور میرا شمار ظالمین کے ساتھ نہ کیجئے(۱۵۰)

۱_ حضرت موسی عليه‌السلام خدا کے ساتھ چالیس راتوں کی مناجات کے بعد اپنی قوم کی طرف واپس ائے_

و لما جاء موسی لمیقتنا ...و لما رجع موسی إلی قومه

۲_ حضرت موسی عليه‌السلام جب بنی اسرائیل کی طرف واپس ائے تو اپنی قوم کے گمراہ ہوجانے پر سخت غضب ناک اور غمگین ہوئے_و لما رجع موسی الی قومه غضبن اسفاً

کلمہ "اسف" ایسے شخص کیلئے بولا جاتاہے کہ جو بہت غمگین ہو (لسان العرب)

۳_ حضرت موسی عليه‌السلام ،بنی اسرائیل کے پاس پہنچنے سے پہلے خدا کے ساتھ مناجات کے دوران ہی ان کے مرتد ہونے سے آگاہ ہوچکے تھے_و لما رجع موسی الی قومه غضبن اسفاً

۴_ حضرت موسی عليه‌السلام نے اپنی منحرف قوم کے پاس پہنچنے کے بعد ان کے طرز عمل کو غلط قرار دیتے ہوئے ان کی مذمت کي_قال بئسما خلفتمونی من بعدی ا عجلتم ا مر ربکم

۵_ قوم موسی، آپ عليه‌السلام کے ساتھ خدا کے وعدے کی مدت کو چالیس راتوں سے کم خیال کرتی تھي_ا عجلتم امر ربکم

عجلت کرنا یعنی کسی چیز کو اس کا وقت پہنچنے سے پہلے طلب کرنا، "امر ربکم" سے مراد موسي عليه‌السلام کے ساتھ خدا کا وقت ملاقات ہے اور کلمہ "ا عجلتم" میں استفہام توبیخی ہے، بنابراین مذکورہ جملے کا معنی یہ ہوگا: آیا تم لوگ وعدے کا وقت تمام ہونے سے پہلے اس کے خواہاں تھے؟

٦_ حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھ خدا کے وعدے کی مدت کے اختتام اور آپ علیہ السلام کی واپسی میں تاخیر کے بارے میں
توہم نے قوم موسی کیلئے بچھڑے کی پرستش کی راہ ہموار کي_بئسما خلفتمونی من بعدی ا عجلتم ا مر ربکم
جملہ "ا عجلتم" میں اس سبب کی طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ جس کی بناپر بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پوجا کا رخ کیا_

٧_ حضرت موسی علیہ السلام نے اپنی قوم کی مجسمہ پرستی پر شدت غضب کے اثر کی وجہ سے تورات کی تختیوں کو زمین پر ڈال دیا_لما رجع موسی إلی قومه غضبن ا سفاً ...و ا لقی الا لواح

٨_بنی اسرائیل کا شرک اور بچھڑے کی پرستش میں آلودہ ہونا، تورات اور اس کے مواعظ اور پیغامات کو ابلاغ کرنے کیلئے سازگار نہ تھا_ا لقی الا لواح

داستان کے اس حصّہ (یعنی گوسالہ پرستی کو دیکھ کر موسی علیہ السلام نے تورات کو زمین پر ڈال دیا) کو بیان کرنے کا مقصد گویا یہ نکتہ ہے کہ موسی علیہ السلام نے اپنے جاہل معاشرے کو تورات کے اہل نہ جانا اور اس کی تعلیمات کیلئے میدان موجود نہ پا کر اسے زمین پر رکھ دیا_

٩_ حضرت موسی علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو بنی اسرائیل کے انحراف کے معاملہ میں قصوروار ٹھہرایا_
و ا خذ برا س ا خیه یجره إلیه

١٠_ حضرت موسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے انحراف میں ہارون علیہ السلام کو قصوروار سمجھنے کی وجہ سے ان کا مواخذہ کرنے کیلئے سر کے بالوں سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا_
ا خذ برا س ا خیه یجره إلیه

جملہ "ا خذبراس اخیہ" کے تفسیر میں مفسرین کا کہنا یہ ہے کہ موسی علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام کے بالوں کو پکڑا کلمہ "راس" کی تفسیر میں سر کے بال مراد لینا، گویا بعد والے جملے "یجرہ الیہ" (یعنی اسے اپنی طرف کھینچ رہے تھے) کی وجہ سے ہے اسلیئے اگر موسی علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام کا سر پکڑا ہوتا تو اس صورت میں ان کے درمیان فاصلہ نہ ہوتا کہ انہیں اپنی طرف کھینچیں_

١١_بنی اسرائیل کو بچھڑے کی پوجا اور شرک سے روکنا، موسی علیہ السلام کی نظر میں ہارون علیہ السلام کی ذمہ داری تھي_
و ا خذ برا س ا خیه یجره إلیه

۱۲_ دینی راہنماؤں کو قرابت داری کی بناپر ذمہ دار افراد کے قصور سے چشم پوشی نہیں کرنا چاہیے_
و ا خذ برا س ا خیه یجره إلیه

۱۳_ معاشرتی امور میں قصور وار ذمہ دار افراد جس قدر اونچے رتبے پر ہوں ان کا مواخذہ ضروری ہے_
و ا خذ برا س ا خیه یجره إلیه

۱۴_ہارون عليه‌السلام نے موسی عليه‌السلام کے احساسات کو ابھارتے ہوئے ان کے غصے کو ٹھنڈا کرنے اور اس بات پر مطمئن کرنے کی کوشش کی کہ انہوں نے بنی اسرائیل کے منحرفین کے مقابلے میں اپنے فرائض کی انجام دہی میں کوئی کوتاہی نہیں کي_قال ابن ا م إن القوم استضعفونی و کادوا یقتلونني

ایسا معلوم ہوتاہے کہ ہارون عليه‌السلام نے موسی کو "ماں جایا" کہہ کر مخاطب قرار دیتے ہوئے ان کے احساسات کو اپنے حق میں ابھارنے کی کوشش کي_

۱۵_ احساسات کو ابھارنا، غضب ٹھنڈا کرنے میں مؤثر ہے_*رجع موسی إلی قومه غضبن ...قال ابن ا م

۱٦_ انبیاء کے روّیے میں احساسات کی تاثیر_قال ابن ا م

۱۷_ہارون عليه‌السلام ، موسی عليه‌السلام کی عدم موجودگی میں بنی اسرائیل کے درمیان شرک اور بچھڑے کی پوجا کے خلاف جد و جہد میں مشغول رہے_قال ابن ا م ا ن القوم استضعفونی و کادو یقتلوني

۱۸_ہارون عليه‌السلام ،بنی اسرائیل کے بچھڑے کے پجاریوں کے سامنے مغلوب اور انہیں اس فعل سے باز رکھنے سے ناتوان تھے_إن القوم استضعفوني

کلمہ "استضعاف" غلبہ کرنے اور مغلوب بنانے کے معنی میں آتاہے_

۱۹_ بچھڑے کے پجاري، ہارون عليه‌السلام کو شرک کے خلاف ان کے مسلسل مبارزہ کی وجہ سے، قتل کرنے پر آمادہ تھے_إن القوم استضعفونی و کادوا یقتلونني

۲۰_ہارون عليه‌السلام نے بچھڑے کی پوجا کرنے والوں کے خلاف جنگ کرنے اور انہیں اس عمل سے روکنے میں ناکام رہنے کا حال بیان کرتے ہوئے موسی عليه‌السلام کے سامنے اپنی بے گناہی ثابت کرنے کی کوشش کي_
إن القوم استضعفونی و کادوا یقتلونني

۲۱_ دینی معاشروں کے ذمہ دار افراد کو لوگوں کے عقائد کے معاملے میں حساس ہونا چاہیے نیز انہیں چاہیے کہ منحرفین اور

انحراف کے اسباب کے خلاف مبارزہ کرنے کے سلسلہ میں کوتاہی نہ کریں_قال ابن ا م إن القوم استضعفونی و کادوا یقتلوننی

۲۲_ہارون عليه‌السلام نے بنی اسرائیل کے منحرفین کے سامنے اپنی حالت کی وضاحت کرتے ہوئے موسي عليه‌السلام سے درخواست کی کہ میرا مؤاخذہ کرکے دشمنان دین کو خوش نہ کریں_و کادوا یقتلوننی فلا تشمت بی الا عدائ

کلمہ "الا عداء" کا "ال" جنس کیلئے ہے اور "القوم الظالمین" کے قرینہ کے مطابق اس سے مراد دشمنان دین یعنی وہی بچھڑے کی پوجا کرنے والے ہیں_ فعل "لا تشمت" کا مصدر "اشمات" خشنود کرنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور کلمہ "بي" میں حرف "باء" سببیہ ہے بنابراین " لا تشمت بی الا عدائ" یعنی میرا مؤاخذہ کرتے ہوئے دشمنان دین کو خوش نہ کرو_

۲۳_ غیر خدا کی پرستش، دین اور انبیائے الہی کے ساتھ دشمنی ہے_فلا تشمت بی الا عدائ

کلمہ "الاعداء" سے مراد غیر خدا کی پرستش کرنے والے ہیں اور ہارون عليه‌السلام کی نظر میں وہ لوگ دشمنان دین تھے_

۲۴_ دشمنان دین کے سامنے فرض شناس مؤمنین کی تحقیر سے اجتناب ضروری ہے_لا تشمت بی الا عدائ

ہارون عليه‌السلام نے بُرائی کے اسباب کے خلاف مبارزہ کرنے میں اپنی طرف سے کوتاہی نہ کرنے کے بارے میں وضاحت کے لیئے ملہ "فلا تشمت ..." کو "فاء" کے ذریعے تفریع کرتے ہوئے اس نکتے کا اظہار کیا کہ انہوں نے اپنا فرض ادا کیا ہے لہذا سزاوار نہیں کہ دشمنان دین کے سامنے ان کی تحقیر کی جائیے_

۲۵_ قصور وار عہدے داروں کے مؤاخذہ پر دشمنان دین کا خوش ہونا، ان کے مؤاخذے سے چشم پوشی کرنے کیلئے عذر شمار نہیں ہونا چاہیے_إن القوم استضعفونی و کادوا یقتلوننی فلا تشمت بی الاعدائ

واضح ہے کہ موسی عليه‌السلام جانتے تھے کہ ہارون عليه‌السلام کا مؤاخذہ کرنے سے دشمنان دین خوش ہوں گے لیکن چونکہ انہیں قصور وار خیال کرتے تھے لہذا ان کا مواخذہ کرنے کا فیصلہ کیا چنانچہ ہارون عليه‌السلام نے بھی کوتاہی نہ کرنے کے بارے میں وضاحت کرنے کے بعد موسی عليه‌السلام کو دشمنان دین کو خوش کرنے سے روکا_

۲۶_ہارون عليه‌السلام نے بنی اسرائیل کے شرک کے خلاف اپنے مبارزے کا ذکر کرتے ہوئے موسي عليه‌السلام سے درخواست کی کہ انہیں شرک پیشہ ظالمین کے ساتھ قرار نہ دیں_

إن القوم استضعفونى و كادوا يقتلونني ...و لا تجعلنى مع القوم الظلمين

واضح ہے كہ موسى عليه‌السلام ہرگزيہ گمان نہ كرتے تھے كہ ہارون عليه‌السلام ظالمين ميں سے ہيں ، بنابريں جملہ "لا تجعلنى مع" ميں "مع" معيت حكمى كو ظاہر كرتا ہے يعنى مجھے ظالمين كے مساوى نہ جانو_

۲۷_ دينى معاشروں كے ذمہ دار افراد، اپنے معاشرے ميں انحراف اور گمراہى كے پھيلنے كے سلسلہ ميں بے پرواہ ہونے كى صورت ميں منحرفين كے مساوى ہوجاتے ہيں_و لا تجعلنى مع القوم الظلمين

جملہ "ولا تجعلني ..." يہ مفہوم فراہم كرتا ہے كہ موسى عليه‌السلام نے اس سے قبل كہ يہ ثابت ہوجائيے كہ ہارون عليه‌السلام نے برائی كے اسباب كے خلاف مبارزہ كرنے ميں كسى قسم كى كوتاہى نہيں كي، انہيں منحرفين كے ساتھ قرار ديا_

۲۸_ شرك ظلم ہے اور مشركين ظالم ہيں_و لا تجعلنى مع القوم الظلمين

كلمہ "الظلمين" سے وہى مشركين اور بچھڑے كے پجارى مراد ہيں ، بنابراين كلمہ "المشركين" كى بجائيے كلمہ "الظلمين" استعمال كرنے كا مقصد مشركين كو ظالم قرار دينا ہے_

۲۹_عن امير المؤمنين عليه‌السلام (فى خطبة) ...كان هارون ا خا موسى لا بيه و ا مه ...[1]

حضرت امير المؤمنين عليه‌السلام سے مروى ہے كہ آپ عليه‌السلام نے ايك خطبے كے ضمن ميں فرمايا كہ ہارون عليه‌السلام ، باپ اور ماں دونوں كى طرف سے موسى عليه‌السلام كے بھائی تھے ...

۳۰_على بن سالم عن ا بيه قال: قلت لابى عبدالله عليه‌السلام : ...فلم ا خذ (موسي) برا سه (هارون) يجره إليه و بلحيته و لم يكن له فى اتخاذهم العجل و عبادتهم له ذنب؟ فقال: انما فعل ذلك به لانه لم يفارقهم لما فعلوا ذلك و لم يلحق بموسي ...[2]

على بن سالم اپنے والد سے نقل كرتے ہيں كہ اس نے امام صادق عليه‌السلام سے پوچھا ...موسي عليه‌السلام نے اپنے بھائی ہارون عليه‌السلام كو سر اور ريش سے پكڑ كر اپنى طرف كيوں كھينچا باوجود اس كے كہ بنى اسرائيل كى طرف سے بچھڑے كو معبود قرار دينے اور اس كي

---

۱) كافي، ج۸، ص۲۷، ح۴؛ نورالثقلين، ج۲، ص ۷۲، ح ۲۷۲_ ۲) علل الشرايع، ص۶۸، ح۱، ب۵۸؛ نورالثقلين، ج۲، ص۷۲، ح۲۷۰_

عبادت کرنے میں ہارون کا کوئی گناہ نہ تھا؟ تو آپ عليه‌السلام نے فرمایا: موسی عليه‌السلام نے ہارون عليه‌السلام کے ساتھ ایسا سلوک اس لئے کیا کہ وہ بنی اسرائیل کے عمل (بچھڑے کی پوجا) کو دیکھ کر ان سے جدا ہوتے ہوئے موسی عليه‌السلام کے ساتھ ملحق نہ ہوئے ...

احساسات :احساسات کو ابھارنا ۱۴ ;احساسات کو ابھارنے کے اثرات ۱۵ ;کردار میں احساسات کی تاخیر ۱۶

اعداد:چالیس کا عدد ۵

انبیاء:انبیاء کا متاثر ہونا ۱۶ ;انبیاء کے ساتھ دشمنی ۲۳

انحراف:عوامل انحراف کے خلاف مبارزہ ۲۱

بچھڑے کی پوجا: بچھڑے کی پوجا کے ساتھ مبارزہ ۶

بنی اسرائی ل:بنی اسرائیل اور میقات موسی ۵، ۶ ;بنی اسرائیل کا آلودہ ہونا ۸ ;بنی اسرائیل کا بچھڑے کی پوجا کرنا ہونا ۷، ۸، ۹، ۱۱ ;بنی اسرائیل کا شرک ۱، ۸، ۲۶ ;بنی اسرائیل کی تاریخ ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹ ;بنی اسرائیل کی سرزنش ۴ ;بنی اسرائیل کے بچھڑے کے پجاری اورہارون عليه‌السلام ۱۸ ;بنی اسرائیل کے بچھڑے کے پجاریوں کی سازش ۱۹ ;بنی اسرائیل کے بچھڑے کے پجاریوں کے خلاف مبارزہ ۲۰ ;بنی اسرائیل کے مشرکین اورہارون عليه‌السلام ۱۸ ;بنی اسرائیل میں بچھڑے کی پوجا کے اسباب ۶

تورات: ابلاغ تورات کے موانع ۸

ثقافتی یلغار:ثقافتی یلغار کا مقابلہ ۲۱ ;ثقافتی یلغار کے مقابلے میں بے پرواہی کا اظہار ۲۷

دشمن:دشمنوں کو خوش کرنا ۲۵ ;دشمنوں کو خوش کرنے سے اجتناب ۲۲

دین:دین کے ساتھ دشمنی ۲۳

دینی رہبري:دینی رہبری کی مسؤولیت ۱۲، ۲۱، ۲۷

شرک:شرک عبادی ۲۳ ;شرک کا ظلم ۲۸ ;شرک کے آثار ۸

ظالمین: ۲۸

ظلم :ظلم کے موارد ۲۸

عقیدہ:

عقیدہ محفوظ رکھنے کی اہمیت ۲۱

غضب: کظم غضب کی روش ۱۵

گمراہ: گمراہوں کے خلاف مبارزہ کرنے کی اہمیت ۲۱

مسؤولین: قصوروار مسؤولین کا مؤاخذہ ۱۲، ۱۳، ۲۵

مشرکین: ۲۸

موسی علیہ‌السلام: موسی علیہ‌السلام اور بنی اسرائیل کا ارتداد ۳; موسی علیہ‌السلام اور بنی اسرائیل کی گمراہی ۲; موسی علیہ‌السلام اور ہارون علیہ‌السلام ۹، ۱۰، ۱۱; موسی علیہ‌السلام کا اندوہ ۲; موسی علیہ‌السلام کا تورات کو زمین پر ڈالنا ۷; موسی علیہ‌السلام کا غضب ۷، ۲; موسی علیہ‌السلام کا قصہ ۱، ۲، ۳، ۷، ۴، ۹، ۱۰، ۱۴; موسی علیہ‌السلام کی چلہ نشینی ۱; موسی علیہ‌السلام کی طرف سے ملامتیں ۴; موسی علیہ‌السلام میقات میں ۳; میقات سے موسی علیہ‌السلام کی واپسی ۱، ۲، ۳

مؤمنین: مؤمنین کی تحقیر سے اجتناب ۲۴; مؤمنین کے مقامات ۲۴

ہارون علیہ‌السلام: بچھڑے کی پوجا کے ساتھ ہارون علیہ‌السلام کا مبارزہ ۱۷; ہارون علیہ‌السلام اور بنی اسرائیل کی گمراہی ۹، ۱۰، ۱۴; ہارون علیہ‌السلام اور بنی اسرائیل کے گمراہ لوگ ۲۲; ہارون علیہ‌السلام اور بنی اسرائیل میں بچھڑے کی پوجا ۱۷; ہارون علیہ‌السلام کا استضعاف ۱۸; ہارون علیہ‌السلام کا قصہ ۱۴، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۲، ۲۶; ہارون علیہ‌السلام کا مبارزہ ۲۰، ۲۶; ہارون علیہ‌السلام کا مؤاخذہ ۱۰; ہارون علیہ‌السلام کی خواہشات ۲۶، ۲۲; ہارون علیہ‌السلام کی مسؤولیت ۱۱; ہارون کے قتل کی سازش ۱۹; ہارون علیہ‌السلام و موسی علیہ‌السلام ۱۴، ۲۲، ۲۶

آیت ۱۵۱

﴿ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴾.

موسی نے کہ پروردگار مجھے اور میرے بھائی کو معاف کردے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر لے کہ تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے(۱۵۱)

۱_ حضرت موسی علیہ‌السلام ، حضرت ہارون علیہ‌السلام کے ساتھ بحث کرنے کے بعد منحرفین کے سامنے ان کی ناتوانی سے آگاہ ہوئے اور بارگاہ الہی کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے خدا کے ساتھ مناجات میں مشغول ہوگئے_

قال ربّ اغفر لی و لا خي

۲_ حضرت موسی علیہ السلام نے خدا کے ساتھ مناجات میں اپنے اور اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کیلئے خدا سے مغفرت طلب کي_
قال رب اغفر لی و لا خي

۳_ بزرگ انبیاء بھی خداوند متعال کی مغفرت کے محتاج ہیں_قال رب اغفر لی و لا خي

۴_ حضرت موسی علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام پر غضبناک ہونے کو خطا قرار دیا اور اس کی خاطر خدا سے مغفرت طلب کی_*قال ربّ اغفر لي

چونکہ موسی علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام کی باتیں سننے کے بعد اپنے لئے مغفرت طلب کی اس سے معلوم ہوتاہے کہ وہ ہارون علیہ السلام کے ساتھ سخت سلوک کرنے سے پشیمان ہوگئے اور اسے خطا قرار دیا_

۵_ حضرت موسی علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام کے بے قصور ہونے کے بارے میں قانع ہوجانے کے باوجود انہیں بچھڑے کی پوجا کی طرف بنی اسرائیل کے مائل ہونے کے سلسلہ میں مکمل طور پر بری الذمہ قرار نہیں دیا_ *
قال ربّ اغفر لی و لاخي

ہارون علیہ السلام کیلئے مغفرت طلب کرنے میں مندرجہ بالا مفہوم کی طرف اشارہ مل سکتاہے_

۶_ بارگاہ الہی میں دعا کے آداب میں سے ایک ربوبیت خدا کے ساتھ تمسک ہے_قال رب

۷_ رحمت الہی کے سائے میں آنے کے بارے میں خدا سے موسی علیہ السلام کی دعا_و ا دخلنا فی رحمتك

۸_ خداوند متعال، سب سے زیادہ مہربان ہے_و ا نت ا رحم الر حمین

۹_ حضرت موسی علیہ السلام نے ربوبیت خدا سے تمسک کرتے ہوئے اور "ارحم الرحمین" کہہ کر اس کی صفت بیان کرتے ہوئے بارگاہ الہی میں دعا کی اور اپنی حاجات طلب کیں_و ا نت ا رحم الراحمین

۱۰_ مغفرت و رحمت طلب کرنے کے بعد خدا کے "ارحم الراحمین" ہونے کا ذکر، آداب دعا میں سے ہے_
و ا نت ا رحم الراحمین

۱۱_ خداوند متعال کی مغفرت کا سرچشمہ اس کی بے کراں رحمت اور مہربانی ہے_
ربّ اغفر لی و لا خي ...و ا نت ا رحم الراحمین

ارحم الراحمین: ۹، ۱۰

اعتصام: ربوبیت خدا کے ساتھ اعتصام ٦

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی ربوبیت ۹; اللہ تعالی کی ربوبیت کے آثار ۱۱; اللہ تعالی کی مغفرت کا سرچشمہ ۱۱; اللہ تعالی کی مہربانی ۸; اللہ تعالی کی مہربانی کے آثار ۱۱

انبیاء: انبیاء کی روحانی حاجات ۳; مغفرت کیلئے انبیاء کی حاجت ۳

دعا: آداب دعا ٦، ۱۰; دعا میں استغفار ۱۰

رحمت: رحمت کی درخواست ۷، ۱۰ مشمولین رحمت: ۷

موسی ؑ: موسی ؑ اورہارون ؑ ۱، ۴، ۵; موسی ؑ کا آگاہ ہونا، ۱; موسی ؑ کا استغفار ۲، ۳; موسی ؑ کا غضب ۴; موسی ؑ کا قصّہ ۱، ۲، ۳، ۷، ۹; موسی ؑ کی پشیمانی ۴; موسی ؑ کی خطا ۴; موسی ؑ کی خواہشات ۷، ۹ ;موسی ؑ کی دعا ۲، ۷، ۹; موسی ؑ کی مناجات ۱، ۲

ہارون ؑ: ہارون ؑ اوربنی اسرائیل میں بچھڑے کی پوجا ۵; ہارون ؑ اور گمراہ لوگ; ہارون ؑ کا ضعف، ۱; ہارون ؑ کا قصّہ ۱، ۵; ہارون ؑ کیلئے استغفار ۲; ہارون ؑ کیلئے رحمت کی درخواست ۷

آیت ۱۵۲

﴿ إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُواْ الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ ﴾.

بیشک جن لوگوں نے گوسالہ کو اختیار کیا ہے عنقریب ان پر غضب پروردگارناز ہوگا اور ان ک ے لئے زندگانی دنیا میں بھی ذلّت ہے اور ہم اسی طرح افترا کرنے والوں کو سزا دیا کرتے ہیں (۱۵۲)

۱_ خداوند متعال نے بنی اسرائیل کے بچھڑے کے پجاریوں کو قریب الوقوع شدید غضب کی دھمكي

دي_إن الذين اتخذوا العجل سَيَنالهم غضب من ربهم و ذلة فی الحی وة الدنیا

"فی الحی وة الدنیا" کلمہ "ذلۃ" کیلئے قید ہونے کے علاوہ کلمہ "غضب" کیلئے بھی قید ہوسکتی ہے کہ اس صورت میں غضب الہی سے مراد دنیوی عذابوں میں مبتلا کرنا ہے، کلمہ "غضب" کے بصورت نکرہ لانے میں اس غضب کی شدت پر دلالت پائی جاتی ہے_

۲_ خداوند متعال نے بنی اسرائیل میں سے بچھڑے کے پجاریوں کو دنیوی زندگی میں سخت ذلت سے دوچار ہونے کی دھمکی دي_إن الذين اتخذوا العجل سَيَنالهم ...ذلة فى الحى وة الدنيا

۳_ خدا کی عقوبتیں اور سزائیں اس کے غضب کا ہی ایک پرتو ہیں_سَيَنالهم غضب من ربهم

کلمہ "سَينالهم" کی روشنی میں غضب سے مراد عقوبت و سزا ہے اس لئے کہ غضب ایک حالت اور صفت ہے کہ جو ایک سے دوسرے کی طرف منتقل نہیں ہوسکتي_

۴_ خدا کی سزاؤں کا سرچشمہ، اس کی ربوبیت ہے_سَيَنالهم غضب من ربهم

۵_ غضب الہی میں گرفتار ہونا اور دنیوی زندگی کا ذلت و خواری کا مجموعہ بن جانا، غیر خدا کی پرستش کرنے والوں کا انجام ہے_إن الذين اتخذوا العجل سينالهم غضب من ربهم و ذلة فى الحى وة الدنيا

٦_ خدا پر افتراء باندھنے والوں کا غضب خدا میں گرفتار ہونا اور ان کی زندگی کا ذلت و خواری کا مرقع بن جانا، انسانی معاشروں میں جاری سنن الہی میں سے ہے_و كذلك نجزى المفترين

"المفترين" کا مطلوبہ مصداق، بنی اسرائیل کے مشرکین اور بچھڑے کی پوجا کرنے والے ہیں_بنابراین ان کا شرک خدا پر افتراء تھا، کلمہ "افتراء" "فرية" (جھوٹ باندھنا) سے ہے، چنانچہ موقع کی مناسبت سے مفترين سے مراد وہ لوگ ہیں کہ جو خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں یعنی خداوند کی طرف کسی چیز کی جھوٹی نسبت دیتے ہیں_

۸_ غیر خدا کی پرستش اور شرک آلودہ رجحانات، خدا پر افتراء ہیں_إن الذين اتخذوا العجل ...و كذلك نجزى المفترين

۹_عن ابی جعفر عليه‌السلام : ..." إن الذين اتخذوا العجل سينالهم غضب من ربهم و ذلة فى الحيوة الدنيا وكذلك نجزى المفترين" فلا ترى صاحب بدعة الا ذليلا و مفتريا على الله عزوجل و على رسوله صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم و على ا هل بيته صلوات الله عليهم إلا ذليلا(۱)

حضرت امام باقر عليه‌السلام سے آیت "ان الذين اتخذوا العجل ...و كذلك نجزى المفترين" کے بارے میں روایت نقل ہوئي ہے کہ (نہ صرف

---

۱)کافی ج/۲ص ۱۶ ح ۶ نورالثقلین ج ۲ ص ۷۴ ح ۲۷۸_

بچھڑے کی پوجا کرنے والے) بلکہ ہر بدعت گزار اور خدا ، رسول ﷺ اور اہل بیت علیہم السلام پر افتراء باندھنے والے کا انجام ذلت و خواری ہے_

اللہ تعالی : اللہ تعالی پر افتراء باندھنا ۷، ۸ ;اللہ تعالی پر افتراء باندھنے کے اثرات ٦; اللہ تعالی کا غضب ۳، ۱ ; اللہ تعالی کی تہدیدات ۱، ۲; اللہ تعالی کی سزائیں ۳ ;اللہ تعالی کی سزاؤں کا سرچشمہ ۴ ;اللہ تعالی کی سنن ٦ ; اللہ تعالی کی ربوبیت ۴; اللہ تعالی کے غضب کے اسباب ۵، ٦

بت پرست:بت پرستوں کا انجام ۵;بت پرستوں کی سزا ،۵

بچھڑے کے پجاري: بچھڑے کے پجاری بچھڑے کے پجاریوں کی دنیوی ذلت ۲

بنی اسرائ ل:بنی اسرائیل کی تاریخ ۷;بنی اسرائیل کی دنیوی سزا ۲;بنی اسرائیل کے بچھڑے کے پجاریوں کو دھمکی ۱، ۲ ; بنی اسرائیل کے بچھڑے کی پوجا کرنے والوں کا مغضوب ہونا ۱بنی اسرائیل کے بچھڑے کی پوجا کرنے والوں کی ذلت ۲;بنی اسرائیل میں بچھڑے کی پوجا ۷

خدا پر افتراء باندھنے والے :خدا پر افتراء باندھنے والوں کا مغضوب ہونا ٦

خدا کے مغضوبین:خدا کے مغضوبین کی ذلت ٦

ذلت:اخروی ذلت کے عوامل ۵;دنیوی ذلت کے عوامل ۵

شرک:شرک کے اثرات ۸

آیت ۱۵۳

﴿ وَالَّذِينَ عَمِلُواْ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُواْ مِن بَعْدِهَا وَآمَنُواْ إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾.

اور جن لوگوں نے برے اعمال کئے اور پھر توبہ کرلی اور ایمان لے ائے تو توبہ کے بعد تمھارا پروردگار بہت بخشنے والا اوربڑا مہربان ہے(۱۵۳)

۱_ اگر گنہگار توبہ کرلیں تو خدا ان کے گناہ بخش دے گا_والذين عملوا السيئات ثم تابوا ... إن ربك

من بعدها لغفور رحيم

۲_ توبہ کرنے والے گنہگار، رحمت خدا کے زیر سایہ آجائیں گے_
والذين عملوا السيئات ثم تابوا ...إن ربك من بعدها لغفور رحيم

۳_ خداوند متعال، اپنے تائب بندوں کو بخشنے والا اور ان پر مہربان ہے_إن ربك من بعدها لغفور رحيم

۴_ خداوند متعال نے بنی اسرائیل کے اس گروہ کو کہ جس نے بچھڑے کی پوجا سے توبہ کرلی اور وحدانیت خدا پر ایمان لاتے ہوئے اس کی طرف پلٹ ائے، بخش دیا اور انہیں مشمول رحمت قرار دیا_
والذين عملوا السيئات ثم تابوا من بعدها و ء امنوا

گزشتہ آیات کی روشنی میں "الذین عملوا السیئات" کا مطلوبہ مصداق بنی اسرائیل کے بچھڑے کی پوجا کرنے والے ہیں، یہ آیت در حقیقت پہلی آیت کیلئے ایک استثناء ہے_

۵_ خداوند متعال، ان لوگوں کا گناہ بھی بخش دیتاہے کہ جو انبیاء کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں بشرطیکہ وہ اپنے گناہ سے توبہ کرلیں اور ایمان لے ائیں_والذين عملوا السيئات ... إن ربك من بعدها لغفور رحيم

جملہ "وكادوا يقتلونني" کی روشنی میں کلمہ "السیئات" کیلئے مورد نظر مصداق حضرت ہارون عليه‌السلام کو قتل کرنے کا ارادہ ہوسکتاہے_

۶_ ارتداد (توحید کے بعد شرک اور ایمان کے بعد کفر) ایک قابل بخشش گناہ ہے_
والذين عملوا السيئات ...إن ربك من بعدها لغفور رحيم

۷_ ارتداد، شرک اور غیر خدا کی پرستش، تمام گناہوں کے ہم پلہ گناہ ہیں_والذين عملوا السيئات

فوق الذکر مفہوم اس اساس پر لیا گیا ہے کہ "السیئات" سے مراد شرک اور ارتداد ہوں، اسی بنیادپر خداوند متعال نے ان کو "السیئات" سے تعبیر کیا ہے تا کہ اس مطلب کی طرف اشارہ ہوپائے کہ شرک اور ارتداد تمام گناہوں کے ہم پلہ ہیں_

۸_ زیادہ گناہوں کے ارتکاب یا ارتداد کا شکار ہونے کے باوجود انسان کو اپنی توبہ کے قبول ہونے اور خدا کی رحمت اور مغفرت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے_والذين عملوا السيئات ...إن ربك من بعدها لغفور رحيم

"السیئات" کلمہ "سیئۃ" کی جمع ہے اور اس میں "ال" مفید استغراق و شمول ہے_

۹_ خداوند متعال، گناہ گاروں کو بخشنے والا ہے اگرچہ وہ ایک طولانی مدت کے بعد توبہ کریں_والذین عملوا السیئات ثم تابوا مندرجہ بالا مفہوم کلمہ "ثم" (کہ جو تراخی کیلئے ہے) کو مدنظر رکھتے ہوئے اخذ کیا گیا ہے_

۱۰_ وحدانیت خدا پر ایمان اور توحید عبادی پر اعتقاد، توبہ کے قبول ہونے کی شرائط میں سے ہیں_

والذین عملوا السیئات ثم تابوا من بعدھا و ء امنوا

گزشتہ آیات کی روشنی میں کلمہ "السیئات" کا واضح مصداق، شرک اور غیر خدا کی پرستش ہے، بنابریں "ء امنوا" کا متعلق وحدانیت خدا اور توحید عبادی ہے_

۱۱_ بنی اسرائیل کے بچھڑے کے بچاریوں کے گناہ کا بخشا جانا، رسالت موسی عليه‌السلام کے مقاصد پورے ہونے میں مؤثر تھا_إن ربّك من بعدھا لغفور رحیم

جملہ "إن ربك ..." میں حضرت موسی عليه‌السلام کو مخاطب کیا گیا ہے_ بنی اسرائیل کے گناہوں کی بخشش کو بیان کرنے کے سلسلہ میں خداوند متعال کی طرف سے موسی عليه‌السلام کو مورد خطاب قرار دینے اور کلمہ "رب" کو آپ عليه‌السلام کی طرف مضاف کرنے (ربک) کے دو سبب ہوسکتے ہیں ایک یہ کہ بنی اسرائیل کے گناہ کی بخشش موسی عليه‌السلام پر خدا کی ربوبیت کے ساتھ مربوط ہے اوریوں آپ عليه‌السلام کی رسالت کی ترقی کے ساتھ بھی مربوط ہوگي، دوسرا یہ کہ اس میں موسی عليه‌السلام کو ایک نصیحت ہے کہ وہ بھی اپنی قوم کی خطاؤں اور لغزشوں سے ان کی توبہ کی صورت میں ، درگزر کریں ، مندرجہ بالا مفہوم پہلے احتمال کی بنیاد پر اخذ ہوا ہے_

۱۲_ توحید اور خدائے یکتا کی پرستش کی طرف بچھڑے کے پجاریوں کی بازگشت کے بعد ان کے گناہ سے چشم پوشی اور درگذر کرنے کے بارے میں خدا کی طرف سے موسی عليه‌السلام کو نصیحت_ *إن ربك من بعدھا لغفور رحیم

فوق الذکر مفہوم موسی عليه‌السلام کو مخاطب قرار دینے کی توجیہ کے سلسلہ میں بیان کئے جانے والے دوسرے احتمال کو مدنظر رکھتے ہوئے اخذ کیا گیا ہے_ یعنی کلمہ "ربک" میں اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ اے موسی عليه‌السلام تو بھی اخلاق الہی کے ساتھ متخلق ہوتے ہوئے خطاؤں اور لغزشوں سے درگزر کر_

ارتداد: ارتداد کا گناہ ۶; ارتداد کی بخشش ۶

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی بخشش ۳; اللہ تعالی کی رحمت سے ناامیدی ۸; اللہ تعالی کی رحمت کے اسباب ۴; اللہ تعالی کی مہربانی ۳; اللہ تعالی کی نصیحتیں ۱۲ انبیاء:

قتل انبیاء کا گناہ ۵

ایمان: ایمان کے اثرات ۴، ۵; توحیدپر ایمان ۱۰; توحید عبادی پر ایمان ۱۲

بنی اسرائی ل: بنی اسرائیل کی تاریخ ۴; بنی اسرائیل کے بچھڑے کے پجاریوں کی بخشش ۱۱، ۱۲; بنی اسرائیل کے بچھڑے کے پجاریوں کی توبہ ۱۲; بنی اسرائیل کے توبہ کرنے والوں کی بخشش ۴; بنی اسرائیل کے توبہ کرنے والے بچھڑے کے پجاری ۱۲

بچھڑے کی پوجا: بچھڑے کی پوجا سے توبہ ۴

تعلیم: تعلیم کی شرائط ، ۵، ۱ ; تعلیم سے مایوسی ۸; تعلیم کے موجبات ۴

توابین: توابین کی بخشش ۳

توبہ: توبہ کی اہمیت ۸; توبہ کے اثرات ۱، ۴، ۵; ۹توبہ کے قبول ہونے کی شرائط ۱۰

توحید: توحید عبادی ۴

خطا: خطا سے درگزر کرنا ۱۲

شرک: شرک کی بخشش ۶; شرک عبادی کا گناہ ۷

کفر: کفر کی بخشش ۶

گناہ گار: توبہ کرنے والے گنہگاروں کی بخشش ، ۱; توبہ کرنے والے گنہگار ۲; گنہگاروں کی بخشش ۹

مشمولین رحمت: ۲، ۴

موسی عليه‌السلام : رسالت موسی عليه‌السلام میں موثر عوامل ۱۱; موسی عليه‌السلام کا قصّہ ۱۱

نا اميدي: بخشش سے نا امیدی ۸; نا امیدی کی ملامت ۸

آیت ۱۵۴

﴿ وَلَمَّا سَكَتَ عَن مُّوسَى الْغَضَبُ أَخَذَ الأَلْوَاحَ وَفِي نُسْخَتِهَا هُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ ﴾.

اس کے بعد جب موسی کا غصہ ٹھنڈا پڑ گیا تو انھوں نے تختیوں کو اٹھا لیا اور اس کے نسخہ میں ہدایت اور رحمت کی باتیں تھیں ان لوگوں کے لئے جو اپنے پروردگار سے ڈرنے والے تھے(۱۵۴)

۱_ توبہ کرنے والوں کی بخشش اور توبہ نہ کرنے والوں کی سزا کے بارے میں وعدہ الہی ملنے کے بعد موسی عليه‌السلام کا غصّہ ٹھنڈا ہوگیا_و لما سکت عن موسی الغضب

گزشتہ دو آیات کے بعد جملہ "و لما سکت" کے واقع ہونے میں اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ خدا کی طرف سے توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول ہونے اور بچھڑے کی پوجا پر مصر رہنے والوں کو قریب الوقوع سزا کی دھمکی ملنے کی خاطر موسی عليه‌السلام کا غصّہ ٹھنڈا ہوگیا_

۲_ حضرت موسی عليه‌السلام نے غصّہ ٹھنڈا ہونے کے بعد تورات کی تختیوں (کہ جنہیں غصّے میں زمین پر ڈال دیا تھا) کو زمین سے اٹھا لیا_و لما سکت عن موسی الغضب ا خذ الا لواح

۳_ حضرت موسی عليه‌السلام کو عطا کی جانے والی تختیوں میں موجود حقائق اور تحریریں انسان کیلئے باعث ہدایت اور رحمت آفرین تھیں_و فی نسختها هدی و رحمة

کلمہ "نسخہ" اصلی تحریر نیز اس سے نقل شدہ تحریر کیلئے استعمال ہوتاہے اس لحاظ سے کہ وہ اصلی تحریر کی جانشین ہوتی ہے (لسان العرب) آیت کریمہ میں "نسخہ" سے مراد علی الظاہر وہی اصلی تحریر ہے_

۴_ تورات میں مذکور الہی پیغامات سے بہرہ مند ہونا، صرف خدا سے ڈرنے اور غیر خدا سے نہ ڈرنے والوں کے ساتھ ہی مخصوص تھا_و فی نسختها هدی و رحمة للذین هم لربهم یرهبون

واضح ہے کہ تورات میں موجود پیغامات سمیت تمام الہی پیغامات سب لوگوں کیلئے ہیں_ بنابراین کلمہ "للذین" کا لام، لام منفعت ہے، یعنی خدا سے ڈرنے والے لوگ تورات کی ہدایت اور اس کی رحمت آفرینی سے بہرہ مند ہوتے ہیں_ کلمہ "ربھم" فعل "یرھبون" کے متعلق ہے اور اس کا مقدم ہونا حصر پر دلالت کرتا ہے_

۵_ خدا سے ڈرنے والے لوگ الہی پیغامات پر عمل کرنے کی وجہ سے رحمت خدا کے مستحق قرار پاتے ہیں_
و فی نسختها هدی و رحمة للذین هم لربهم یرهبون

٦_ خدا کے سوا کوئی ہستی اس لائق نہیں کہ آدمی اس کے سامنے خوف زدہ ہو_للذین هم لربهم یرهبون

۷_ قوم موسی میں بچھڑے کی پوجا کا فتنہ ختم ہونے کے بعد حضرت موسی عليه‌السلام کو تورات پیش کرنے کیلئے مناسب موقعہ فراہم ہوا_ا خذ الا لواح

اس حقیقت کو بیان کرنے میں کہ موسی عليه‌السلام نے بچھڑے کی پوجا کا فتنہ ختم ہونے پر تورات کی تختیوں کو دوبارہ اٹھایا، اس مطلب کی وضاحت ہوتی ہے کہ قوم موسی میں تورات کی تعلیمات کیلئے حالات نامساعد ہونے کے بعد ایک بار پھر مساعد ہوگئے، یہ نکتہ بھی قابل ذکر ہے کہ آیت ۱۴۹ سے یہ مفہوم حاصل ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کے عام لوگوں نے بچھڑے کی پوجا سے توبہ کرلی چنانچہ آیت ۱۵۳ سے یہ مطلب سمجھ میں آتا ہے کہ خدا نے ان کی توبہ قبول کی اور یوں بچھڑے کی پوجا کا فتنہ دب گیا_

آسمانی کتب :آسمانی کتب پر عمل ۵

اللہ تعالی :اللہ تعالی سے مختص امور ٦;اللہ تعالی کا وعدہ ۱

بچھڑے کے پجاري:توبہ کرنے والے بچھڑے کے پجاریوں کی بخشش

بنی اسرائی ل:بنی اسرائیل کی تاریخ ۷;بنی اسرائیل کے بچھڑے کے پجاریوں کی سزا ۱;بنی اسرائیل میں بچھڑے کی پوجا کا فتنہ ۷

تورات:تورات کی تبلیغ کا موقع ۷;تورات کی تختیاں ۲، ۳ تورات کی تعلیمات ۳;تورات کی تعلیمات سے استفادہ ۴; تورات کی رحمت ۳;تورات کی ہدایت ۳

خشیت:خشیت کے اثرات ۴، ۵

خوف :پسندیدہ خوف ٦;خدا سے خوف ٦

مشمولین رحمت: ٥

موسی عليه‌السلام :موسی عليه‌السلام کا غصہ پینا ١، ٢;موسی عليه‌السلام کا قصّہ ١، ٢ ; موسی عليه‌السلام کی تبلیغ ٧

آیت ١٥٥

﴿ وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلاً لِّمِيقَاتِنَا فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُم مِّن قَبْلُ وَإِيَّايَ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاء مِنَّا إِنْ هِيَ إِلاَّ فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَن تَشَاء وَتَهْدِي مَن تَشَاء أَنتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ ﴾.

اور موسی نے ہمارے وعدہ کے لئے اپنی قوم کے ستّر افراد کا انتخاب کیا پھر اس کے بعد جب ایک جھٹکے نے انھیں انی لپیٹ میں لے لیا تو کہنے لگے کہ پروردگار اگر تو چاہتا تو انھیں پہلے ہی ہلاک کردیتا اور مجھے بھي_ کیا اب احمقوں کی حرکت کی بنا پر ہمیں بھی ہلاک کردے گا یہ تو صرف تیرا امتحان ہے جس سے جس کو چاہتا ہے گراہی میں چھوڑدیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے تو ہمارا ولی ہے_ ہمیں معاف کردے اور ہم پر رحم فرما کہ تو بڑا بخشنے والا ہے(١٥٥)

١_ خداوند متعال نے حضرت موسی عليه‌السلام سے کہا کہ اپنی قوم کے ایک گروہ کو اپنے ساتھ مناجات کی جگہ لے آؤ_

و اختار موسی قومه سبعین رجلا لمیقاتنا

٢_ حضرت موسی عليه‌السلام نے مناجات کی جگہ تک اپنے ساتھ لے جانے کیلئے بنی اسرائیل سے ستّر (٧٠) آدمیوں کو چنا_و اختار موسی قومه سبعین رجلاً

کلمہ "سبعین" فعل "اختار" کے لئے مفعول ہے اور کلمہ "قومہ" حرف جر کے حذف ہونے کی وجہ سے منصوب ہوا ہے یعنی "من قومہ" البتہ بعض کے نزدیک کلمہ "قومہ" مفعول اور کلمہ "سبعین" اس کا بدل ہے_

٣_ مناجات کی جگہ حاضر ہونے کیلئے منتخب کئے گئے ستر آدمی حضرت موسی عليه‌السلام کی نظر میں بنی اسرائیل کے بہترین اور لائق ترین لوگ تھے_و اختار موسی

کلمہ "اختار" کا معنی انتخاب خیر ہے، بنابراین"اختار موسی "یعنی موسی عليه‌السلام نے بہترین لوگوں کو انتخاب کیا_

۴_ مناجات کی جگہ حاضر ہونے کیلئے موسی عليه‌السلام کی طرف سے منتخب ہونے والے لوگ، مرد تھے_سبعين رجلاً

۵_ حضرت موسی عليه‌السلام کے ہمراہ جانے کیلئے منتخب ہونے والے بنی اسرائیل کے لوگ وہاں پہنچنے کے بعد ایک شدید اور مہلک لرزش (زلزلہ) میں گرفتار ہوگئے_فلما ا خذتهم الرجفة

۶_ خدا نے، موسی عليه‌السلام کے سوا مناجات کی جگہ حاضر تمام آدمیوں کو ہلاک کردیا_
قال رب لو شئت ا هلكتهم من قبل

۷_ حضرت موسی عليه‌السلام نے مناجات کی جگہ اپنے ساتھیوں کی ہلاکت کا مشاہدہ کرنے پر بارگاہ خدا میں دعا کي_
فلما ا خذتهم الرجفة قال رب لو شئت ا هلكتهم من قبل

۸_ حضرت موسی عليه‌السلام ،بنی اسرائیل سے دور مناجات کی جگہ اپنے منتخب کیئے ہوئے ساتھیوں کی ہلاکت سے غمگین ہوگئے_قال رب لو شئت ا هلكتهم من قبل جملہ "لو شئت ..." (اگر تو مجھے اور انہیں ہلاک کرنا ہی چاہتا تھا تو میقات میں حاضری دینے سے پہلے ہی ہلاک کردیتا) یہ مطلب فراہم کرتاہے کہ موسی عليه‌السلام اپنے ساتھیوں کے مرنے پر غم و حسرت میں تھے چنانچہ قید "من قبل" سے یہ نکتہ سمجھ میں آتاہے کہ موسی عليه‌السلام کے اندوہ کا سبب یہ تھا کہ ان کے ساتھی بنی اسرائیل کی آنکھوں سے اوجھل میقات کے مقام پر ہلاک ہوئے_

۹_ اپنے ساتھیوں کو قتل کرنے کے الزام سے حضرت موسی عليه‌السلام کا خوف، ان کی ہلاکت پر آپ عليه‌السلام کے غم و اندوہ کا باعث بنا_قال رب لو شئت ا هلكتهم من قبل

مندرجہ بالا مفہوم اس بات کی احتمالی توجیہ ہے کہ حضرت موسی عليه‌السلام بنی اسرائیل کی نظروں سے دور اپنے ساتھیوں کی ہلاکت پر کیوں غمگین ہوئے_ اپنے ساتھیوں کی ہلاکت پر موسی عليه‌السلام کا غم و اندوہ باعث بنا کہ آپ عليه‌السلام بارگاہ خدا میں شکوہ کرتے ہوئے مناجات کی جگہ حاضر ہونے سے پہلے ہی اپنی اور اپنے ساتھیوں کی موت کی آرزو کریں_قال رب لو شئت ا هلكتهم من قبل و اى ي

۱۱_ مناجات کی جگہ موسی عليه‌السلام کے بعض ساتھیوں کا احمقانہ طرز عمل، عذاب الہی کے نزول اور ان سب کی ہلاکت کا باعث بنا_ا تهلكنا بما فعل السفهاء منا

کہا گیا ہے کہ موسی عليه‌السلام کے بعض ساتھیوں کے احمقانہ طرز عمل سے مراد، رؤیت خدا کے بارے میں ان کی خواہش تھي_

۱۲_ حضرت موسی عليه‌السلام نے میقات میں اپنے ساتھیوں کی ہلاکت کے بعد ایک شکوہ آمیز سوال کے ذریعے خدا سے، بعض لوگوں کے گناہ کی خاطر سب کی ہلاکت کی توجیہ کی خواہش كي_ا تهلكنا بما فعل السفهاء منا

۱۳_ بعض لوگوں کے گناہ کی وجہ سے بعض دوسروں کی ہلاکت، موسی عليه‌السلام کی نظر میں سنن الہی کے خلاف تھي_
ا تهلكنا بما فعل السفهاء منا

۱۴_ حضرت موسی عليه‌السلام نے اپنے ساتھیوں کی ہلاکت پر مشیت خدا کو خدا کی جانب سے بنی اسرائیل کی آزماءش جانا_
إن هى إلا فتنتك

۱۵_ بعض لوگ الہی آزماءشوں میں شکست کھاتے ہوئے گمراہی کی طرف کھچے چلے جاتے ہیں اور بعض کامیابی کے ساتھ ہدایت پالیتے ہیں_إن هى إلا فتنتك تضل بها من تشاء و تهدى من تشائ

۱۶_ خداوند متعال اپنی مشیت کی اساس پر بعض کو گمراہ اور بعض کو ہدایت کرتا ہے_
تضل بها من تشاء و تهدى من تشائ

۱۷_ حضرت موسي عليه‌السلام نے اپنے ساتھیوں کی ہلاکت کو بنی اسرائیل کے بعض لوگوں کی گمراہی اور بعض دوسروں کی ہدایت کے بارے میں مشیت الہی کے متحقق ہونے کا باعث جانا_إن هى إلا فتنتك تضل بها من تشاء و تهدى من تشائ

۱۸_ مشیت خدا، ناقابل تبدیل ہے_لو شئت ا هلكتهم ...تضل بها من تشاء و تهدى من تشائ

اگر جملہ "لو شئت" میں کلمہ "لو" شرطیہ ہو تو اس جملے کا معنی یہ ہوگا: اگر تو انہیں ہلاک کرنا چاہتا تو ہلاک کردیتا، یعنی تیرا چاہنا ہی انجام پانا ہے_

۱۹_ مشیت خدا کا انسان کی حیات و مرگ پر مسلط ہونا_رب لو شئت اهلكتهم من قبل و إيَّ

۲۰_ خداوند متعال، تمام انسانوں کا سرپرست ہے_

ا نت و لينا

٢١_ حضرت موسی علیه السلام نے اپنے ساتھیوں کی ہلاکت کے بعد خدا کے حضور مناجات کرتے ہوئے اپنی اور اپنے ساتھیوں کیلئے بخشش اور رحم کی درخواست کي_فاغفر لنا و ارحمنا و ا نت خير الغفرين

٢٢_ خطا کاروں کے گناہ بخشنا اور انہیں رحمت کے سائے میں لینا، بندوں پر خدا کی ولایت اور سرپرستی کا ایک جلوہ ہے_ ا نت و لينا فاغفر لنا و ارحمنا

جملہ "انت و لینا" پر جملہ "اغفر لنا و ..."کی حرف "فاء" کے ذریعے تفریع، فوق الذکر مفہوم کی حکایت کرتی ہے_

٢٣_ خداوند متعال، بہترین بخشنے اور مغفرت کرنے والا ہے_و ا نت خير الغفرين

٢٤_عن امير المؤمنين علیه السلام : ..."و اختار موسى قومه سبعين رجلا لميقتنا" فانطلق بهم معه ليشهدوا له إذ ارجعوا عند الملا من بنى اسرائيل إن ربى قد كلمني...[1]

حضرت امیر المومنین علیه السلام سے مروی ہے کہ آپ علیه السلام نے آیت "و اختار موسی قومه..."کی تلاوت کے بعد فرمایا: موسي علیه السلام ستّر آدمیوں کو اپنے ساتھ (میقات) لے گئے تاکہ واپسی پر بنی اسرائیل کے سرداروں کے سامنے گواہی دیں کہ خدا نے موسی علیه السلام کے ساتھ کلام کیا ہے...

آرزو:موت کی آرزو ١٠

اعداد:ستّر کا عدد ٢، ٣

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا اضلال ١٦; اللہ تعالی کی رحمت ٢٢; اللہ تعالی کی سنن ١٣; اللہ تعالی کی طرف سے امتحان ١٤، ١٥;اللہ تعالی کی طرف سے مغفرت ٢٣;اللہ تعالی کی مشیت ١٩،١٧،١٦;اللہ تعالی کی مشیت کا حتمی ہونا ١٨; اللہ تعالی کی ولایت ٢٠;اللہ تعالی کی ولایت کی شؤون ٢٢; اللہ تعالی کی ہدایت ١٦

امتحان:امتحان میں کامیابی ١٥;امتحان میں ناکامی ١٥;

بنی اسرائ ل:بنی اسرائیل کا امتحان ١٣;بنی اسرائیل کی تاریخ ٢، ٣، ٤، ٥، ٦، ٨، ١١ ;بنی اسرائیل کی گمراہی کے اسباب ١٧;بنی اسرائیل کی ہدایت کے اسباب ١٧;بنی اسرائیل کے بہترین افراد ٣;بنی اسرائ ل

---

١) بحارالانوار ج ٥٣ ص ٧٣، ح ٧٢_

کے مرد میقات میں ۳;بنی اسرائیل میقات میں ۲،۱;میقات میں بنی اسرائیل کی لرزش ۵;میقات میں بنی اسرائیل کے حالات ۵
بے گناہ:بے گناہوں کی ہلاکت ۱۳
حیات:حیات کا سرچشمہ ۱۹
خوف : تہمت کا خوف ۹
عذاب:نزول عذاب کے موجبات ۱۱
عمل:احمقانہ عمل کے اثرات ۱۱
گمراہ: ۱۵
گناہ گار:گناہ گاروں کی مغفرت ۲۲
مرگ:مرگ کا سرچشمہ ۱۹
مغفرت:مغفرت کی درخواست ۲۱
موسی عليه‌السلام :موسی عليه‌السلام اوربنی اسرائیل ۱، ۲،۸; موسی عليه‌السلام کا خدا سے سوال ۱۲; موسی عليه‌السلام کا شکوہ ۱۰، ۱۲; موسی عليه‌السلام کا قصہ ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۴، ۱۷، ۲۱ ; موسی عليه‌السلام کی آرزو ۱۰;موسی عليه‌السلام کی بصیرت ۱۳، ۱۴، ۱۷ ;موسی عليه‌السلام کی خواہشات ۲۱; موسی عليه‌السلام کی دعا ۲۱; موسی عليه‌السلام کی مسؤولیت ۱; موسی عليه‌السلام کے خوف کے عوامل ۹; موسی عليه‌السلام کے غم و اندوہ کے اثرات ۱۰; میقات میں موسی عليه‌السلام کا اندوہ۸، ۱۰;میقات میں موسی عليه‌السلام کا خوف ۹; میقات میں موسی کی دعا ۷;میقات میں موسی عليه‌السلام کی مناجات ۲۱
موسي عليه‌السلام کے چُنے ہوئے افراد : ۲
موسي عليه‌السلام کے چنے ہوئے افراد میقات میں ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۱۱;موسی عليه‌السلام کے منتخبین کا عمل ۱۱;موسی عليه‌السلام کے منتخبین کی خطا ۱۲;موسی عليه‌السلام کے منتخبین کی ہلاکت ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۲، ۱۴، ۱۷، ۲۱;موسی عليه‌السلام کے منتخبین کی ہلاکت کے اسباب ۱۱ہدایت یافتہ لوگ: ۱۵

آیت ۱۵۶

﴿ وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَـذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ إِنَّا هُدْنَـا إِلَيْكَ قَالَ عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاء وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَـاةَ وَالَّذِينَ هُم بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ ﴾.۱۵٦

اور ہمارے لئے اس دار دنیا اور آخرت میں نیکی لکھ دے _ ہم تیری ہی طرف رجوع کر رہے ہیں _ ارشاد ہوا کہ میرا عذاب جسے میں چاہوں گا اس تک پہنچے گا اور میری رحمت ہر شے پر وسیع ہے جسے میں عنقریب ان لوگوں کے لئے لکھ دوں گا جو خوف خدا رکھنے والے _ زکوۃ ادا کرنے والے اور ہماری نشانیوں پر ایمان لانے والے ہیں (۱۵٦)

۱_ حضرت موسی عليه‌السلام نے مناجات کی جگہ خدا سے اپنے اور اپنے ساتھیوں کیلیئے دنیا وآخرت میں نیک اور بابرکت زندگی کے مقدر ہونے کی درخواست کي_و اكتب لنا فى هذه الدنيا حسنة و فى الا خرة

گزشتہ آیت کے پیش نظر کلمہ "لنا" میں ضمیر "نا" سے مراد حضرت موسی عليه‌السلام اور مناجات کی جگہ موجود ان کے ساتھی ہیں، اور آیت کریمہ میں کتابت سے مراد مقدر کرنا ہے_

۲_ انبیائے الهي، اپنی امتوں کو دنیا میں ایک نیک اوراچھی زندگی، اور آخرت میں سعادت اور نیک بختی تک پہنچانے کی فکر میں رہتے تھے_و اكتب لنا فى هذه الدنيا حسنة و فى الا خرة

۳_ حضرت موسی عليه‌السلام کا، اپنے آپ اور اپنے ساتھیوں کو خدا کی طرف پلٹنے اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرنے والے افراد میں شمار کرنا_إنا هُدنا إليك

(هُدنا) کا مصدر "هود" پلٹنے اور توبہ کرنے کے معنی میں ہے_

۴_ حضرت موسي عليه‌السلام نے خدا کی طرف اپنی اور اپنے ساتھیوں کی بازگشت کی وجہ سے سب کو دنیا و آخرت کی سعادت سے بہرہ مند ہونے کے لائق جانا_و اكتب لنا فى هذه الدنيا حسنة و فى الا خرة إنا هدنا إليك

جملہ "إنا هدنا إليك" جملہ "و اكتب لنا ..." کیلئے ایک تعلیل ہے، يعني: چونکہ ہم تیری طرف پلٹ ائے ہیں لہذا یہ خواہش اور توقع (کہ جس کا مقدمہ ہم نے فراہم کیا ہے) بے جا نہیں ہے_

۵_ خدا کی طرف بازگشت اور اس کی بارگاہ میں توبہ، انسان کیلئے دنیا میں خیر و سعادت پانے اور آخرت کی اچھی زندگی سے بہرہ مند ہونے کا باعث بنتی ہے_و اكتب لنا فى هذه الدنيا حسنة و فى الا خرة إنا هدنا إليك

٦_ گناہوں کی مغفرت دنیا و آخرت کی سعادت سے بہرہ مند ہونے کا مقدمہ بنتی ہے_و انت خير الغفرين و اكتُب لنا

۷_ بعض لوگ مشیت خدا کی اساس پر عذاب الہی میں گرفتار ہونے کے خطرے سے دوچار ہوتے ہیں_

قال عذابى ا صيب به من ا شائ

جملہ "عذابى اصيب بہ ..." اس مطلب پر دلالت کرتاہے کہ انسان کو عذاب الہی کے نہ پہنچنے پر مطمئن نہیں ہونا چاہیے، لیکن اس پر دلالت نہیں کرتا کہ حتماً عذاب نازل ہوگا ،یہی وجہ ہے کہ فوق الذکر مفہوم میں عذاب میں گرفتار ہونے کے خطرے سے دوچار ہونے کی بات کی گئي ہے جملہ "فسا كتبها ..." یہ مطلب فراہم کرتاہے کہ سب لوگ عذاب میں گرفتار ہونے کے خطرے سے دوچار نہیں ہیں لہذا مندرجہ بالا مفہوم میں "بعض لوگ" موضوع حکم قرار پائے ہیں_

۸_ حضرت موسی عليه‌السلام اس سے پریشان تھے کہ کہیں ان کی پوری قوم عذاب الہی کی زد میں نہ آجائیے_ *

و اكتب لنا فى هذه الدنيا حسنة و فى الا خرة ...قال عذابى ا صيب به من ا شائ

ایسے معلوم ہوتاہے کہ جملہ "و اكتب لنا..." کے ذریعے موسی عليه‌السلام کی درخواست اور پھر اس کی جملہ "انا هدنا اليک" کے ذریعے تعلیل کا سرچشمہ وہ واقعہ ہے کہ جو گزشتہ آیت میں .بیان ہوا یعنی ایک گروہ کی حماقت کی وجہ سے سب ساتھیوں کی ہلاکت، گویا موسی عليه‌السلام نے اس واقعے سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ بنی اسرائیل کے بعض لوگوں کے گناہ کے سبب وہ سب نابود ہونے کے خطرے سے دوچار ہوں گے، لہذا اس سے پریشان ہوکر خدا سے ایسی درخواست کي_

۹_ خداوند متعال نے سب لوگوں پر عذاب کے مقدر نہ ہونے اور اس مسئلہ کو اپنی مشیت کی اساس پر قرار دینے کو .بیان کرتے ہوئے حضرت موسی عليه‌السلام کو تمام بنی

اسرائیل پر عذاب نازل ہونے کی پریشانی سے نجات بخشي_قال عذابی ا صیب له من ا شاء و رحمتی وسعت کل شیئ
جملہ "عذابی اصیب بہ من اشاء" کے ساتھ جملہ "و رحمتی وسعت کل شیئ" یہ مطلب بیان کرتا ہے کہ خداوند متعال سب کے عذاب کا خواہاں نہ ہوگا_

۱۰_ خداوند متعال کی ایک رحمت عام ہے کہ جو تمام موجودات کو گھیرے میں لئے ہوئے ہے اور اس کی ایک رحمت خاص ہے کہ جو صرف بعض انسانوں کیلئے مخصوص ہے_و رحمتی وسعت کل شيء فسا کتبها للذین یتقون
خدا نے ایک طرف سے جملہ "وسعت کل شیئ" کے ذریعے اپنی رحمت کو تمام موجودات کیلئے متعارف کرایا ہے اور دوسری طرف سے جملہ "سا کتبها" کے ذریعے اسے صرف بعض انسانوں کے ساتھ مخصوص قرار دیا ہے، ان دو معنوں کے درمیان موازنہ سے یہ مطلب اخذ ہوتا ہے کہ جملہ "سا کتبها" میں رحمت سے مراد ایک رحمت خاص ہے، یہ نکتہ قابل ذکر ہے کہ اس نظریےکے مطابق جملہ "سا کتبها" کی ضمیر بطریقہ استخدام کلمہ "رحمتي" کی طرف پلٹائی جاتی ہے_

۱۱_ دنیا رحمت عام کا ظرف اور آخرت رحمت خاص کا مقام ظہور ہے_*رحمتی وسعت کل شيء فسا کتبها للذین یتقون
جملہ "رحمتی وسعت ..." موسی علیه‌السلام کا جواب ہے کہ انہوں نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کیلئے دنیا و آخرت کی سعادت کی درخواست کی تھي، بنابراین کلمہ "سا کتبها" کے "سین" کے قرینے سے کہا جاسکتا ہے کہ "سا کتبها" آخرت کیلئے اور "رحمتي" دنیا کیلئے ہے_

۱۲_ خدا کی رحمت، اس کے غضب پر سبقت رکھتی ہے_عذابی اصیب به من ا شاء و رحمتی وسعت کل شیئ
خدا نے رحمت کو بیان کرنے کیلئے فعل ماضی (وسعت) استعمال کیا اور سب کو اس کا مشمول قرار دیا جبکہ غضب کو بیان کرنے کیلئے فعل مضارع "اصیب" کو بروئے کار لایا اور اسے اپنی مشیت پر مترتب کرتے ہوئے (من اشاء) ایک مقدّر اور قطعی امر قرار نہیں دیا، ان دو بیانات کے موازنہ سے یہ مطلب اخذ ہوتا ہے کہ رحمت خدا اصل اور اس کا غضب عارضی اور محدود ہے_

۱۳_ خدا کی رحمت خاص صرف اہل تقوی (شرک وغیرہ سے پرہیز کرنے والوں) اور زکات ادا کرنے والوں کیلئے ہے_
فسا کتبها للذین یتقون و یؤتون الزکوة
فعل "یتقون" کا متعلق خدا کے فرامین سے سرپیچی ہے اور اسکے لئے مورد نظر مصداق، گزشتہ آیات

(کہ جو بنی اسرائیل کے شرک آلود رجحانات کے بارے میں ہیں) کی روشنی میں شرک ہے_
۱۴_ خدا کی رحمت خاص سے بہرہ مند ہونا، تمام آیات الہی پر ایمان لانے کی صورت میں ہی ممکن ہے_
فسا کتبھا للذین یتقون ...والذین ھم بایا تنا یؤمنون
۱۵_ دنیا و آخرت میں بنی اسرائیل کی سعادت کیلئے موسی علیہ السلام کی دعا کی استجابت کے بارے میں خدا کی طرف سے آپ علیہ السلام کو نوید سنائی جانا بشرطیکہ وہ تقوی کی رعایت کریں زکات دیں اور تمام آیات الہی پر ایمان لائیں_
فسا کتبھا للذین یتقون و یؤتون الزکوة والذین ھم بایا تنا یؤمنون
۱۶_ بارگاہ خدا میں دست بدعا ہونا اس کی رحمت کے حصول میں مؤثر ہے_و اکتب لنا ...فسا کتبھا
۱۷_ زکات ادا کرنے والے اور آیات الہی پر ایمان لانے والے موحدین عذاب الہی سے محفوظ ہوتے ہیں_
عذابی ا صیب بہ من ا شاء و رحمتي ...فسا کتبھا للذین ...بایا تنا یؤمنون
"من ا شاء" کیلئے جملہ "سا کتبھا" تفسیر کی حیثیت رکھتا ہے یعنی یہ بیان کرتا ہے کہ کون لوگ عذاب الہی سے محفوظ ہیں کہ جنہیں عذاب دینے پر مشیت الہی جاری نہیں ہوتی اور کون لوگ، عذاب الہی میں بتلا ہونے کے خطرے سے دوچار ہوتے ہیں، جملہ "سا کتبھا" کا منطوق پہلے گروہ کی طرف اشارہ کرتا ہے جبکہ اس کے مفہوم سے دوسرے گروہ کا سراغ ملتا ہے_
۱۸_ زکات نہ دینے والے اور آیات الہی کا انکار کرنے والے مشرکین، عذاب خدا میں بتلا ہونے کے خطرے سے دوچار ہوتے ہیں_قال عذابی ا صیب بہ من ا شاء و رحمتی ... فسا کتبھا للذین ...بایا تنا یؤمنون
۱۹_ تقوی اختیار کرنا، زکات ادا کرنا اور آیات الہی پر ایمان لانا، مناجات کی جگہ حاضر موسی علیہ السلام کے ساتھیوں کیلئے خدا کی رحمت خاص اور مغفرت سے بہرہ مند ہونے کی شرائط تھیں_فاغفر لنا و ارحمنا و ا نت خیر الغفرین ...فسا کتبھا للذین یتقون
جملہ "فسا کتبھا ..." موسی علیہ السلام کی درخواستوں کا ایک جواب ہے کہ ان میں سے ایک مناجات کی جگہ حاضر اپنے ساتھیوں کیلئے رحمت و مغفرت کی درخواست تھي_
۲۰_ ائین یہود میں زکات واجبات الہی میں سے تھي_و یؤتون الزکوة
۲۱_ ائین یہود، دنیا و آخرت کی سعادت فراہم کرنے

والے دستورات پر مشتمل تھا_و اکتب لنا فی هذه الدنیا حسنة و فی الا خرة ...للذین یتقون و یؤتون الزکوة

آیات خدا:آیات پر ایمان لانے والے ۱۷;آیات خدا کے منکرین کی سزا، ۱۸

احکام: ۲۰

الله :الله تعالی کا غضب ۱۲;الله تعالی کی اخروی رحمت ۱۱; الله تعالی کی بشارت ۱۵; الله تعالی کی دنیوی رحمت ۱۱;الله تعالی کی رحمت خاص ۱۰، ۱۱، ۱۳ ; الله تعالی کی رحمت خاص کی شرائط ۱۹; الله تعالی کی رحمت کا مقدم ہونا ۱۲; الله تعالی کی رحمت کا زمینہ ۱۶;الله تعالی کی رحمت کے عوامل ۱۳; الله تعالی کی رحمت کے مراتب ۱۰; الله تعالی کی مشیت ۸،۷ ;الله تعالی کے عذاب ۷، ۸، ۱۸

انبیاء:انبیاء کا خیر خواہ ہونا ۲;انبیاء کا کردار ۲

ایمان:آیات خدا پر ایمان ۱۴، ۱۵، ۱۹;ایمان کے آثار ۱۴، ۱۵، ۱۹

بنی اسرائی ل:بنی اسرائیل کا عذاب ۸، ۹ ;بنی اسرائیل کی سعادت کی شرائط ۱۵

تقوی :تقوی کے آثار ۱۵، ۱۹

توبہ:توبہ کے آثار ۴، ۵

حیات:اخروی حیات کی درخواست ، ۱;اخروی حیات کیلئے اسباب ۵

خیر:خیر کیلئے اہلیت ۵

دعا:دعا کے آثار ۱۶

زکات:دین یہود میں زکات ۲۹;زکات ادا کرنے کے اثرات ۱۵، ۱۹;زکات ادا کرنے والوں کا محفوظ ہونا ۱۷;زکات ادا کرنے والوں کے فضائل ۱۳;زکات روکنے والوں کی سزا،۱۸;وجوب زکات ۲۰

زندگي:پسندیدہ دنیوی زندگی ۲، ۴;پسندیدہ زندگی کی درخواست، ۱

سعادت:

اخروی سعادت ۲; اخروی سعادت کی راہ فراہم ہونا ۴، ٦;اخروی سعادت کی شرائط ۱۵; اخروی سعادت کے عوامل ۲۱;
دنیوی سعادت کی راہ فراہم ہونا ۵، ٦ ; دنیوی سعادت کی شرائط ۱۵; دنیوی سعادت کے عوامل ۲۱
شرک:شرک سے اجتناب کرنے والے ۱۳
عذاب:عذاب کے مشمولین ۷;عذاب سے نجات کے اسباب ۱۷
گناہ:مغفرت گناہ کے اثرات ٦
متقین:متقین کے فضائل ۱۳
مشرکین:مشرکین کی سزا ۱۸
مشمولین رحمت:خدا کی رحمت خاص کے مشمولین ۱۳
موحدین:موحدین کا محفوظ ہونا ۱۷
موسی علیہ السلام :موسی علیہ السلام کو بشارت ۱۵;موسی علیہ السلام کی توبہ ۳، ۴ ;موسی علیہ السلام کی خواہشات ،۱;موسی علیہ السلام کی داستان ۸،
۹;موسی علیہ السلام کی دعا کی اجابت ۱۵; موسی علیہ السلام کی دلجوئی ۹ ;میقات میں موسی علیہ السلام کی دعا، ۱
موسی علیہ السلام کے منتخبین :موسی علیہ السلام کے منتخبین کی توبہ ۳،۴;موسی علیہ السلام کے منتخبین کی مغفرت کی شرائط ۱۹
واجبات: ۲۰
یہودیت:دین یہودیت کی تعلیمات ۲۰، ۲۱;دین یہودیت میں واجبات ۲۰ ;یہودیت میں زکات ۲۰

آیت ۱۵۷

﴿ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوباً عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَآئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالأَغْلاَلَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُواْ بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُواْ النُّورَ الَّذِيَ أُنزِلَ مَعَهُ أُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴾.

جولوگ کہ رسورل نبی امّی کا اتباع کرتے ہیں جس کا ذکر اپنے پاس توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں کہ وہ نیکیوں کا حکم دیتا ہے اور برائی وں سے روکتا ہے اور پاکیزہ چیزوں کو حلال قرار دیتا ہے اور خبیث چیزوں کو حرام قرار دیتا ہے اور ان پر سے احکام کے سنگین بوجھ اور قید و بند کو اٹھا دیتا ہے پس جو لوگ اس پر ایمان لائے اس کا احترام کیا اس کی امداد کی اور اس نور کا اتباع کیا جو اس کے ساتھ نازل ہوا ہے وہی در حقیقت فلاح یافتہ اور کامیاب ہیں (۱۵۷)

۱۔ رسول اکرم ﷺ کی پیروی کرنے والے، خدا کی رحمت خاص سے بہرہ مند ہیں۔

فسا کتبها ...والذین هم بایا تنا یؤمنون ـ الذین یتبعون الرسول

"الذین یتبعون" گزشتہ آیت میں مذکور "الذین هم ..." کیلئے عطف بیان یا بدل ہے،بنابراین جملہ "سا کتبها" کے ذریعے دی گئي رحمت کی بشارت، پیغمبر اکرم ﷺ کی بعثت کے بعد آنحضرت ﷺ کی پیروی کرنے والوں کیلئے ہوگي۔

۲۔ قیامت کے دن خدا کی رحمت خاص، پیغمبر اسلام ﷺ کی پیروی کرنے والوں کیلئے ہوگي۔

فسا کتبها للذین ...الذین یتبعون الرسول

فوق الذکر مفهوم اس اساس پر اخذ کیا گیا ہے کہ

جب جملہ "فسا کتبها" جہان آخرت میں رحمت الہی کے متحقق ہونے کو بیان کرنے کیلئے لایا گیا ہو_

۳_ رسول اکرم ﷺ کی پیروی، آیات الہی پر ایمان لانے کا اظہار ہے_الذین هم بایا تنا یؤمنون الذین یتبعون الرسول

۴_ صرف پرہیزگار اور زکات ادا کرنے والے ہی پیغمبر اکرم ﷺ کے حقیقی پیروکار ہیں_

للذین یتقون و یؤتون الزکوۃ ...الذین یتبعون الرسول

۵_ پیغمبر اکرم ﷺ کی رسالت کا انکار کرنے والے اور آنحضرت ﷺ کے فرامین سے سرپیچی کرنے والے عذاب الہی میں گرفتار ہونے کے خطرے سے دوچار ہیں_عذابی ا صیب به من ا شاء ...فسا کتبها للذین یتقون ...الذین یتبعون الرسول

جملہ "الذین یتبعون..." گزشتہ آیت میں مذکور "الذین یتقون..." کیلئے ایک واضح مصداق ہے، بنابراین جس طرح "یتقون و ..." کا مفہوم مخالف "من ا شاء" کے بعض مصادیق کو بیان کرتا تھا اسی طرح "یتبعون..." کا مفہوم بھی "من ا شاء" کا ایک واضح مصداق ہوگا_

۶_ پیغمبر اسلام ﷺ ،خدا کے ایک ایسے رسول ﷺ تھے کہ جنہوں نے کبھی بھی لکھنے کی تعلیم حاصل نہیں کي_

الرسول النبی الأُميّ

"امي" ایسے شخص کو کہتے ہیں کہ جس نے لکھنا نہ سیکھا ہو، بعض اہل لغت کتاب نہ پڑھنے کو بھی امی کا معنی شمار کرتے ہیں_

۷_ پیغمبر اکرم ﷺ کی بعثت، تورات اور انجیل کی بشارتوں اور غیبی خبروں میں سے ہے_

الرسول النبی الا ميّ الذین یجدونه مکتوبا عندهم فی التورة والانجیل

۸_ تورات اور انجیل میں رسول اکرم ﷺ کے بارے میں نشانیوں کا موجود ہونا_

الذین یجدونه مکتوبا عندهم فی التورة والانجیل

۹_ پیغمبر موعود ﷺ کو مقام نبوت کے علاوہ مقام رسالت حاصل ہونے کے بارے میں تورات اور انجیل میں صراحت موجود تھي_الرسول النبی الامی الذی یجدونه مکتوبا عندهم فی التورة والانجیل

۱۱_ پیغمبر اکرم ﷺ کا امّی ہونا، آپ ﷺ کی رسالت کی حقانیت پر دلیل اور اہل کتاب کیلئے آپ علیه السلام کی نبوت و رسالت کو پہچاننے کی (پہلے سے بیان کی گئي) ایک علامت تھي_الرسول النبی الا مّی الذین یجدونه مکتوبا عندهم

جملہ "یجدونہ ..." یہ معنی فراہم کرتاہے کہ آیت کریمہ میں ذکر شدہ صفات، ایسی علامات ہیں کہ جنہیں خداوند متعال نے اہل کتاب کیلئے ذکر کیا تاکہ ان کے ذریعہ پیغمبر موعود ﷺ کو پہچان سکیں_

١٢_ پیغمبر اسلام ﷺ پر تورات و انجیل میں موجود پیغمبر موعود ﷺ کی علامات کے پورا اترنے میں یہود و نصاری کیلئے کسی شک و شبہہ کی گنجاءش نہ تھي_الذی یجدونہ مکتوبا عندھم تورات و انجیل میں تو پیغمبر اکرم ﷺ کی علامات کا تذکرہ تھا لیکن خداوند متعال نے جملہ "یجدونہ ..." کے ذریعے یہ بیان کیا کہ اہل کتاب خود پیغمبر اسلام کو تورات و انجیل میں موجود پاتے ہیں اس تعبیر میں یہ نکتہ مضمر ہے کہ تورات و انجیل میں موجود علامات کی تطبیق ،پیغمبر اسلام ﷺ پر اس طرح واضح تھی کہ جس کے بعد بنی اسرائیل کیلئے کسی قسم کے شک و شبہہ کی گنجاءش باقی نہ تھي_

١٣_ انجیل کا نزول، خدا کی طرف سے موسی عليه‌السلام کو دی جانے والی غیبی خبروں اور بشارتوں میں سے تھا_
یجدونہ مکتوبا عندھم فی التورۃ والانجیل

ظاہر یہ ہے کہ بظاہر مذکورہ آیت ایسے حقائق پر مشتمل ہے کہ جنہیں خدا نے موسی عليه‌السلام کیلئے بیان کیا، بنابراین انجیل کا تذکرہ ایک غیبی خبر ہے کہ جس کے بارے میں خدا نے موسی عليه‌السلام کو بشارت دی تھي_

١٤_ شاءستہ کاموں کا حکم اور ناروا کاموں کی ممانعت (امر بالمعروف و نھی عن المنکر) پیغمبر اسلام ﷺ کے بنیادی فرائض اور آنحضرت ﷺ کی رسالت کے مقاصد میں سے ہیں_یا مرھم بالمعروف و ینھھم عن المنکر

١٥_ شاءستہ کاموں کو انجام دینا اور ناشاءستہ کاموں سے اجتناب کرنا ضروری ہے_یا مرھم بالمعروف و ینھھم عن المنکر

١٦_ تمام پاکیزہ چیزوں کی حلیّت اور تمام ناپاک چیزوں کی حرمت کا حکم دینا پیغمبر اسلام ﷺ کے فرائض اور آپ ﷺ کی رسالت کے مقاصد میں سے ہے_و یحل لھم الطیبت و یحرم علیھم الخبئث

١٧_ ہر پاک و طیب چیز حلال اور ہر خبیث و ناپاک چیز حرام ہے_و یحل لھم الطیبت و یحرم علیھم الخبئث

١٨_ امر بالمعروف و نھی عن المنکر، نیز پاکیزہ چیزوں کو حلال جاننا اور ناپاک چیزوں کو حرام شمار کرنا، تورات و انجیل میں موجود پیغمبر اسلام ﷺ کی شناختی علامات میں سے ہیں_
الذین یجدونہ ... یا مرھم بالمعروف ...و یحل لھم الطیبت و یحرم علیھم الخبئث

"یا مرھم و ..." فعل "یجدونہ" کی مفعولی ضمیر کیلئے حال ہے، لہذا یہ مطلب فراہم کرتاہے کہ ان جملات کا مفاد پیغمبر اسلام ﷺ کی صفات

کے عنوان سے تورات و انجیل میں بیان ہوا ہے اس بناپر کہا جاسکتا ہے کہ ان خصوصیات کو تورات و انجیل میں بیان کرنے کا مقصد اہل کتاب کی ان امور کی طرف راہنمائی ہے کہ جو پیغمبر موعود ﷺ کی پہچان حاصل کرنے میں مدنظر رکھے جانے چاہیئے_

۱۹_ اسلام سے پہلے یہود و نصاری ناپاک چیزوں سے استفادہ اور بعض پاکیزہ چیزوں سے اجتناب کرنے میں مبتلا تھے_
يحل لهم الطيبت و يحرم عليهم الخبئث

"التوری ة والانجیل" کے قرینے کی روشنی میں "لھم" اور" علیھم"کی ضمیر"ھم" سے مرادیہود و نصاری ہیں _

۲۰_ سخت احکام کو اٹھانا نیز جہالت اور خرافات کی زنجیروں کو توڑنا اور دینی بدعتوں کو ختم کرنا، پیغمبر اسلام ﷺ کی رسالت کے فرائض میں سے تھا_و يضع عنهم إصرهم و الا غلل التى كانت عليهم

کلمہ "إصر" مشکل عہد و پیمان کے معنی میں ہے اور ہر دشوار اور طاقت فرسا چیز کو بھی کہا جاتاہے، اس لحاظ سے کہ آیت کریمہ تشریع احکام کو بیان کررہی ہے لہذا اس میں اصر سے مراد وہ سخت احکام ہیں کہ جن کی گزشتہ اقوام پابند تھیں_ "غُلّ" (اغلال کا مفرد) طوق و زنجیر کے معنی میں ہے کہ جو گردن یا ہاتھوں میں ڈالے جاتے ہیں یہاں اس سے مراد جہالت خرافات اور بدعت وغیرہ ہیں_ اور ہر دشوار اور طاقت فرسا چیز کو بھی کہا جاتاہے، اس لحاظ سے کہ آیت کریمہ تشریع احکام کو بیان کررہی ہے لہذا اس میں اصر سے مراد وہ سخت احکام ہیں کہ جن کی گزشتہ اقوام پابند تھیں_ "غُلّ" (اغلال کا مفرد) طوق و زنجیر کے معنی میں ہے کہ جو گردن یا ہاتھوں میں ڈالے جاتے ہیں یہاں اس سے مراد جہالت خرافات اور بدعت وغیرہ ہیں_

۲۱_ لوگوں (یعنی یہود و نصاری و غیرہ) کو سخت احکام کے بوجھ اور خرافات سے نجات دلانا، تورات و انجیل میں موجود پیغمبر اسلام ﷺ کی شناختی علامات میں سے ہے_الذى يجدونه ...يضع عنهم إصرهم و الا غلل التى كانت عليهم

۲۲_ اسلام سے قبل یہود و نصاری دشوار احکام میں مبتلا اور بہت سی دینی بدعتوں اور خرافات کا شکار تھے_
و يضع عنهم إصرهم و الا غلل التى كانت عليهم

کلمہ "اغلال" کو بصورت جمع لانے میں ان بدعتوں اور خرافات کی وسعت اور زیادہ ہونے کی طرف اشارہ پایا جاتاہے_

۲۳_ اسلام اقدار کو زندہ کرنے والا، پاکیزگیوں کی نشاندہی کرنے والا نیز دشوار احکام اور خرافات سے منزہ دین ہے_
يحلّ لهم الطيبت و يحرم ...و يضع عنهم إصرهم و الا غلل التى كانت عليهم

۲۴_ سب لوگوں (حتی کہ یہود و نصاری) کی فلاح پیغمبر اسلام صلى الله عليه وآله وسلم پر ایمان لانے ، دشمنوں کے مقابلے ان کا دفاع کرنے اور ان کی رسالت کی تقویت کے سائے میں میسر ہے_فالذین ء امنوا به و عزروه و نصروه ... ا ولئك هم المفلحون کلمہ "تعزیز" سے مراد، تلوار کے ذریعے مدد کرنا ہے، بنابراین "الذین ...عزّروہ" سے مراد وہ لوگ ہیں کہ جو دشمنوں کے مقابلے میں آپ صلى الله عليه وآله وسلم کا دفاع کرتے ہیں ، کلمہ "نصر" مطلق مدد کرنے کے معنی میں آتا ہے لیکن چونکہ کلمہ "نصر" کلمہ "عزروہ" کے مقابلے میں استعمال ہوا ہے لہذا اس سے مراد غیر دفاعی مسائل میں مدد کرنا ہے_

۲۵_ قرآن سراسر نور ہے اور فلاح کی راہ کو روشن کرتا ہے_فالذین ...اتبعوا النور الذی ا نزل معه ا ولئك هم المفلحون

۲۶_ قرآن ہمیشہ پیغمبر اکرم صلى الله عليه وآله وسلم کی رسالت کے دوران آپ صلى الله عليه وآله وسلم کے ہمراہ رہا ہے_و اتبعوا النور الذی ا نزل معه

کلمہ "معہ" فعل "انزل" کے نائب فاعل کیلئے حال ہے بنابراین "الذی انزل معہ" کا معنی یہ ہوگا کہ نازل ہونے والا قرآن ،ہمیشہ پیغمبر اسلام صلى الله عليه وآله وسلم کے ساتھ رہا_

۲۷_ انسان کی فلاح، قرآن کی پیروی کرے میں ہی ہے_فالذین ...اتبعوا النور الذی ا نزل معه ا ولئك هم المفلحون

۲۸_عن ابی عبدالله عليه السلام : کان مما منّ الله عزوجل به علی نبیه صلى الله عليه وآله وسلم إنه کان ا مّیا لا یکتب و یقرء الکتاب[1]

حضرت امام صادق عليه السلام سے مروی ہے کہ آپ عليه السلام نے فرمایا خدا نے جو نعمات اپنے پیغمبر کو عطا کیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ آنحضرت صلى الله عليه وآله وسلم امی تھے، خود نہیں لکھتے تھے لیکن لکھے ہوئے کو پڑھتے تھے_

۲۹_عن ابی جعفر عليه السلام : ..."یجدونه" یعنی الیهود والنصاری "مکتوبا" یعنی صفة محمد صلى الله عليه وآله وسلم و اسمه "عندهم فی التوراة والإنجیل" ...[2]

حضرت امام باقر عليه السلام سے آیت "الذی یجدونہ مکتوبا..." کے بارے میں منقول ہے کہ جس میں آپ عليه السلام نے فرمایا:یہود و نصاری ، حضرت محمد صلى الله عليه وآله وسلم کا نام اور آپ صلى الله عليه وآله وسلم کے اوصاف تورات و انجیل میں پاتے تھے...

---

۱)علل الشرایع ، ص ۱۲۶، ح۷ ب ۱۰۵ نورالثقلین ج ۲ ص ۷۹ ح ۲۹۳_

۲)کمال الدین صدوق ص ۲۱۷ ح ۲ ب ۲۲ ، بحارالانوار ج ۱۱ ص ۴۸ ح ۴۹_

احکام:تشریع احکام ۱٦

اسلام:اسلام اور حقداروں کا احیاء ۲۳;اسلام اور خرافات ۲۳ ;اسلام اور طیبات ۲۳;اسلام کا سہل ہونا ۲۰، ۲۱، ۲۳

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی بشارتیں ۱۳; اللہ تعالی کی غیبی خبریں ۱۳; اللہ تعالی کے عذاب ۵

امر بالمعروف:امر بالمعروف کی اہمیت ۱۴،۱۸

انجیل:نزول انجیل کی بشارت ۱۳;انجیل کی بشارتیں ۷، ۱۲

اہل کتاب:اہل کتاب اور حضرت محمد ﷺ ،۱۱

ایمان:آیات خدا پر ایمان ۳;ایمان کی علامت ۳; حضرت محمد ﷺ پر ایمان ۱۰; حضرت محمد ﷺ پر ایمان کے آثار ۲۴

بدعت:بدعت کے ساتھ مبارزہ ۲۰

تورات:تورات کی بشارتیں ۷، ۱۲

جہالت:جہالت کے خلاف مبارزہ ۲۰

حلال اشیاء: ۱۷

خباءث:خباءث کی تحریم ۱٦، ۱۸;خباءث کی حرمت ۱۷

خدا کے رسول: ٦

خرافات:خرافات کے ساتھ مبارزہ ۲۰، ۲۱

زکات:زکات ادا کرنے والوں کے فضائل ۴

طیبات:طیبات کا حلال ہونا ۱٦،۱۸،۱۷

عذاب:عذاب کے اسباب ۵

عمل:پسندیدہ عمل کی اہمیت ۱۵;ناپسندیدہ عمل سے اجتناب ۱۵

فریضہ:

دشوار فرائض کو اٹھانا ۲۱،۲۰

فلاح:فلاح کے عوامل ۲۷،۲۵،۲۴

قرآن:قرآن کا حقائق روشن کرنا ۲۵;قرآن کی اطاعت کے آثار ۲۷; قرآن کی نورانیت ۲۵

معاشرتی نظم و ضبط: ۱۴

متقین: متقین کے فضائل ۴

محرمات: ۱۶

محمد ﷺ: انجیل میں محمد ﷺ ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۲، ۱۸، ۲۱; تورات میں محمد ﷺ کے مقامات ۹; محمد ﷺ کا امی ہونا ۶، ۱۱; محمد ﷺ کا انکار کرنے والوں کا عذاب ۵; محمد ﷺ کا دفاع کرنے کی اہمیت ۲۴; محمد ﷺ کا کردار ۲۰; محمد ﷺ کی اطاعت ۳، ۱۰; محمد ﷺ کی بعثت ۷; محمد ﷺ کی حقانیت کی علامات ۱۱; محمد ﷺ کی رسالت کا فلسفہ ۱۴، ۱۶ ; محمد ﷺ کی رسالت ۹; محمد ﷺ کی نافرمانی ۵; محمد ﷺ کی نبوت ۶، ۹ ; محمد ﷺ کی صفات ۱۸

مسلمین: قیامت کے دن مسلمین ۲; مسلمین کے فضائل ۱، ۲

مسیحی: اسلام سے قبل کے مسیحی ۲۲; خباءث سے مسیحیوں کا استفادہ ۱۶; طیبات سے مسیحیوں کا اجتناب ۱۹; مسیحی اور محمد ﷺ ۱۰; مسیحیوں کی فلاح کی شرائط ۲۴; مسیحیوں کی مسؤولیت ۱۰; مسیحیوں میں بدعت ۲۲; مسیحیوں میں خرافات ۲۱، ۲۲ ; مسیحیوں کے دشوار احکام ۲۲

مشمولین رحمت: خدا کی رحمت خاص کے مشمولین ۱، ۲

موسی علیہ السلام: موسی علیہ السلام کو بشارت ۱۳

نافرمان: نافرمانوں کا عذاب ۵

نهی عن المنکر: نهی عن المنکر کی اہمیت ۱۴، ۱۸

یہود: اسلام سے قبل کے یہود ۲۲; خباءث سے یہود کا استفادہ ۱۹; طیبات سے یہود کا اجتناب ۱۹; یہود اور محمد ﷺ ۱۰; یہود کی فلاح کی شرائط ۲۴; یہود کی مسؤولیت ۱۰; یہود میں بدعت ۲۲; یہود میں خرافات ۲۱، ۲۲; یہود کے دشوار احکام ۲۲

آیت ۱۵۸

﴿ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعاً الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُواْ بِاللهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴾.

پیغمبرکہہ دوکہ میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول اور نمائندہ ہوں جس کے لئے زمین و آسمان کی مملکت ہے ں اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے_ وہی حیات دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے لہذا اللہ اور اس کے پیغمبر امّی پر ایمان لے آؤ جو اللہ اور اس کے کلمات پر ایمان رکھتا ہے اور اسی کا اتباع کرو کہ شاید اسی طرح ہدایت یافتہ ہوجاؤ(۱۵۸)

۱_ حضرت محمد ﷺ ، تمام انسانوں کیلئے خدا کی جانب سے رسول ﷺ تھے_قل يا ايها الناس إنى رسول الله إليكم جميعا

۲_ اسلام، تمام انسانوں کیلئے ائین حیات ہے_إنى رسول الله إليكم جميعا

۳_ پیغمبر اکرم ﷺ ، تمام اہل جہاں تک اپنا پیغام ابلاغ کرنے اور سب لوگوں پر اپنی رسالت کے شمول کو بیان کرنے کے ذمہ دار تھے_قل يا ا يها الناس إنى رسول الله إليكم جميعا

۴_ آسمانوں اور زمین کی حاکمیت، خدا کیلئے مختص ہے_الذى له ملك السموات والا رض

۵_ تشریع دین اور ارسال رسل، جہان ہستی پر خدا کی حاکمیت کے ساتھ مربوط ہے_
إنى رسول الله إليكم جميعا الذى له ملك السموات والا رض

۶_ کائنات پر خدا کی حاکمیت کا اعتقاد، بعثت انبیاء کے متعلق ہر قسم کی بے یقینی کے خاتمے کا باعث ہے_إنى رسول الله ...الذى له ملك السموات والا رض

۷_ جہان ہستی پر خدا کی علی الاطلاق حاکمیت کی طرف توجہ، پیغمبر اکرم ﷺ کی عالمگیر رسالت کے متعلق ہر قسم کے شک و شبہہ کے خاتمے کا باعث بنتی ہے_إنى رسول الله إليكم جميعا الذى له ملك السموات والا رض

رسالت پیغمبر ﷺ اور اس کے عالمگیر ہونے کے بیان کے بعد کائنات پر خدا کی حاکمیت کو بیان کرنے میں در حقیقت ایسی رسالت کے امکان پر ایک استدلال کرنا مراد ہے_

۸_ عالم خلقت، متعدد آسمانوں پر مشتمل ہے_له ملك السموات

۹_ خدائے یکتا کے سوا کوئی موجود، پرستش کے لائق نہیں_لا إله إلا هو

۱۰_ صرف کائنات کا فرمانروا ہی پرستش و عبادت کے لائق ہے_الذی له ملك السموت والا رض لا إله إلا هو

خدا کے ساتھ حاکمیت ہستی کے مختص ہونے کو بیان کرنے کے بعد اس حقیقت کو بیان کرنا کہ صرف وہی لائق پرستش ہے، مندرجہ بالا مفہوم فراہم کرتاہے_

۱۱_ کائنات پر صرف خدا کی حاکمیت کے بارے میں یقین، اس کے سوا کسی اور قابل پرستش معبود کے نہ ہونے پر ایمان کاباعث ہے_الذی له ملك السموات والا رض لا إله إلا هو

۱۲_ پیغمبر اسلام صلى الله عليه وآله وسلم کی رسالت نیز آپ صلى الله عليه وآله وسلم کی رسالت کا تمام اہل جہاں کو شامل ہونا، کائنات پر خدا کی فرمانروائی اوراس کے سوا ہر معبود کی نفی ہی کا ایک جلوہ ہے_إنی رسول الله ...الذی له ملك السموات والارض لا إله إلا هو

پیغمبر اسلام صلى الله عليه وآله وسلم کے رسول صلى الله عليه وآله وسلم اللہ ہونے کی وضاحت اور پھر اس کے بعد جہان ہستی کی حاکمیت کے ذریعے خدا کی توصیف میں یہ مطلب پایا جاتاہے کہ پیغمبر اکرم صلى الله عليه وآله وسلم کی رسالت آیت کریمہ میں مذکور خدا کے اوصاف کی متقاضی ہے_

۱۳_ ہر شخص کی زندگی اور موت فقط خداوند کے اختیار میں ہے_يحيى و يميت

۱۴_ جہان ہستی پر خدا کی علی الاطلاق حاکمیت موجودات کو زندہ کرنے اور انہیں مارنے پر اس کے اقتدار کی دلیل ہے_
الذی له ملك السموات والا رض ...يحيى و يميت

جہان ہستی پر خدا کی حاکمیت مطلق کو بیان کرنے اور پھر زندگی اور موت کے اسی کے ہاتھ میں ہونے کو ذکر کرنے میں اس مطلب کی طرف اشارہ پایا جاسکتاہے کہ امور عالم چونکہ اسی کے اختیار میں ہیں لہذا موجودات کی موت و حیات بھی اسی کے اختیار میں ہوگی_ بنابراین "له ملك ..." میں "يحيى و يميت" پر استدلال پایا جاسکتاہے_

۱۵_ تمام انسانوں (حتی کہ یہود و نصاری) کو چاہیے کہ خدا اور اس کے پیغمبر صلى الله عليه وآله وسلم پر ایمان لائیں_
قل ی ا يها الناس ...فا منوا بالله و رسوله

گزشتہ آیات (کہ جن میں پیغمبر اکرم صلى الله عليه وآله وسلم کے اوصاف، تورات و انجیل میں ثبت ہونے کی وضاحت کی گئي ہے) کی روشنی میں کلمہ "الناس" کا مطلوبہ مصداق، یہود و نصاری ہیں ، بنابراین یہود و نصاری "فا منوا ..." کے مخاطبین میں سے ہیں
_

۱۶_ حضرت محمد ﷺ بغیر پڑھے لکھے، خداوند کی جانب سے مقام رسالت کے حامل پیغمبر ﷺ تھے_
فا منوا باللہ و رسولہ النبی الا ميّ

۱۷_ پیغمبر اکرم ﷺ کا اُمّی ہونا، ادعائے رسالت میں آپ ﷺ کی صداقت کی علامت ہے_
فامنوا باللہ و رسولہ النبی الامي

یہ اس احتمال کی بنیاد پر کہ جب پیغمبر اکرم ﷺ کی امّی ہونے کے ساتھ توصیف آپ ﷺ کی حقانیت پر استدلال کیلئے کی گئي ہو__

۱۸_ پیغمبر اکرم ﷺ ، اپنی زندگی میں خدا اور اس کے تمام کلمات پر ایمان رکھتے تھے_رسولہ ...الذی يؤمن باللہ و کلمتہ

۱۹_ انبیائے الہی کا خدا اور اپنی رسالت کے پیغام پر اعتقاد اور ایمان، ادعائے نبوت میں ان کی صداقت کی علامت ہے_رسولہ ...الذی يؤمن باللہ و کلمتہ

پیغمبر اکرم ﷺ کا یہ وصف بیان کیا جانا کہ آپ ﷺ اپنی رسالت کی حقیقت پر ایمان رکھتے تھے ہوسکتاہے کہ یہ آپ ﷺ کی رسالت کی سچائی پر دلیل کے طور پر ہو_

۲۰_ سب کو (حتی کہ یہود و نصاری کو بھي) چاہیے کہ پیغمبر اسلام ﷺ کی پیروی کریں_و اتبعوہ

۲۱_ ہدایت تک رسائی، خدا پر ایمان لانے اور رسالت پیغمبر کو قبول کرنے اور اس کی پیروی کرنے کی صورت میں ہی ممکن ہے_فا منوا باللہ و رسلہ ...و اتبعوہ لعلکم تھتدون

۲۲_ راہ فلاح کی شناخت اور اس کا حصول، پیغمبر اکرم ﷺ پر ایمان لانے اور آپ ﷺ کی پیروی کرنے میں ہی منحصر ہے_فا منوا باللہ و رسولہ ...و اتبعوہ لعلکم تھتدون

گزشتہ آیت میں مذکور جملہ "ا ولئك هم المفلحون" کی روشنی میں فعل "تھتدون" کا متعلق، فلاح ہے_

۲۳_ خدا اور پیغمبر اکرم ﷺ پر ایمان، آپ ﷺ کے فرامین کی پیروی کئے بغیر ،ہدایت اور فلاح کا باعث نہیں بن سکتا_
فا منو باللہ و رسولہ ...و اتبعوہ لعلکم تھتدون

آسمان:آسمانوں کا حاکم ۴;آسمانوں کا متعدد ہونا ۸
آفرینش:حاکم آفرینش ۵، ۶، ۷، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۴
اسلام:اسلام کا عالمگیر ہونا ۲
انبیاء:انبیاء پر ایمان ۱۶;انبیاء کی تعلیمات ۱۶;حقانیت انبیاء کی علامات ۱۹;رسالت انبیاء کا منشاء ۵
انسان:انسان کی مسؤولیت ۱۵
ایمان:ایمان کے آثار ۶، ۱۱، ۲۱، ۲۲، ۲۳;حاکمیت خدا پر ایمان ۶;خدا پر ایمان ۱۱، ۱۵، ۱۸، ۱۹، ۲۱، ۲۲، ۲۳
محمد ﷺ پر ایمان ۱۵، ۲۱، ۲۲، ۲۳
توحید:توحید عبادی ۹، ۱۰;توحید عبادی کے اسباب ۱۱;توحید کے دلائل ۱۲
حیات:حیات کا منشاء ۱۳
اللہ تعالی :اللہ تعالی سے مختص امور ۴، ۹، ۱۴;اللہ تعالی کی حاکمیت ۴، ۵، ۷، ۱۱، ۱۲;اللہ تعالی کی حاکمیت کے مظاہر ۱۲;اللہ تعالی کی قدرت ۱۳، ۱۴
خدا کے رسول: ۶،۱۱
دین:تشریع دین کا منشاء ۵
ذکر:ذکر کے اثرات ۷
زمین:زمین کا حاکم۴
شک:شک کے موانع ۷
فلاح :فلاح کے اسباب ۲۲;فلاح کے عوامل ۲۳
کفر:انبیاء کے بارے میں کفر کے موانع ۶
محمد ﷺ : رسالت محمد ﷺ کا عالمگیر ہونا ۱، ۳، ۷، ۱۲ ; محمد ﷺ پر ایمان ۱۸; محمد ﷺ کا امّی ہونا ۱۶، ۱۷ ; محمد ﷺ کی اطاعت ۲۰; محمد ﷺ کی اطاعت کی اہمیت ۲۳; محمد ﷺ کی اطاعت کے آثار ۲۱، ۲۲; محمد ﷺ کی حقانیت کی علامات ۱۷; محمد ﷺ کی رسالت کا داءرہ ۳، ۷ ; محمدکی مسؤولیت ۳; محمد ﷺ کے مقامات ۱۶

موت:موت کا سبب ۱۳

مسیحي: مسیحیوں کی مسؤولیت ۱۵، ۲۰

موجودات:موجودات کی حیات کا سرچشمہ ۱۴;موجودات کی موت کا سبب ۱۴

ہدایت:ہدایت کے اسباب ۲۱، ۲۳

یہود:یہود کی مسؤولیت ۱۵، ۲۰

آیت ۱۵۹

﴿ وَمِن قَوْمِ مُوسَى أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ﴾.

اور موسی کی قوم میں سے ایک ایسی جماعت بھی ہے جو حق کے ساتھ ہدایت کرتی ہے اور معاملات میں حق و انصاف کے ساتھ کام کرتی ہے(۱۵۹)

۱_ قوم موسی عليه‌السلام کے کچھ لوگ ہدایت کرنے والے اور عدالت پیشہ تھے_

و من قوم موسی امة یهدون بالحق و به یعدلون

۲_ قوم موسی عليه‌السلام کے ہدایت کرنے والے لوگ خود بھی ہمیشہ حق و حقیقت کے ہمراہ رہتے تھے_یهدون بالحق

فوق الذکر مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "بالحق" کی "باء" مصاحبت کیلئے ہو کہ اس صورت میں "بالحق" فعل "یهدون" کیفاعل کیلئے حال ہوگا، یعني: "یهدون مصاحبين الحق"

۳_ قوم موسی عليه‌السلام کے ہدایت کرنے والے باطل اسباب کے ذریعے نہیں بلکہ موازین حق کا سہارہ لیتے ہوئے لوگوں کی ہدایت کرتے تھے_یهدون بالحق

فوق الذکر مفہوم کی اساس یہ ہے کہ "بالحق" کی "باء" استعانت کیلئے ہو_

۴_ ہدایت کرنے والوں کو خود بھی حق کے ساتھ ہونا چاہیئے اور حق کی ہی پیروی کرنی چاہیئے_یهدون بالحق

۵_ قوم موسی عليه‌السلام کے عدالت پیشہ لوگ ، اپنے فیصلوں کا معیار ہمیشہ حق کو قرار دیتے ہوئے اسی کی بنیاد پر قضاوت کرتے تھے_و به یعدلون کلمہ "بہ" فعل "یعدلون" کے متعلق ہے اور اس میں حرف "باء" استعانت کیلئے ہے_

۶_ ہدایت کرنا اور عدالت کو اپنانا، سب پر فرض ہے_یهدون بالحق و به یعدلون

۷_ انسانی معاشروں اور اقوام کے طرز عمل کی تصویر کشی کیلئے قرآن کی ایک روش یہ ہے کہ وہ ہر قوم کے ناپسندیدہ کرداروں پر تنقید کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے اچھے کرداروں کو بھی بیان کرتا ہے_

و من قوم موسی ا مة يهدون

۸_ اقوام کے چہروں کو نمایاں کرنے کیلئے انصاف کی مراعات کرنا ، ایک پسندیدہ امر ہے_*

و من قوم موسی اُمة يهدون بالحق

قوم موسی کی برائی اور اس کے بُرے افراد کا حال بیان کرنے کے بعد اس قوم کے عدالت پیشہ اور ہدایت کرنے والے گروہ کا تذکرہ کرنے کا ایک مقصد ہوسکتا ہے یہ ہو کہ اس روش کی تعلیم دی جائیے کہ کسی معاشرے کے بارے میں تحلیل کرنے اور اس کی خبر دینے میں اس معاشرے کی خوبیوں سے صرف نظر کرتے ہوئے انہیں بھول نہیں جانا چاہیے_

۹_عن امير المؤمنين عليه‌السلام : ...لقد افترقت (بنو اسرائيل بعد موسي) على احدى و سبعين فرقة كلها فى النار الا واحدة فان الله يقول "و من قوم موسى امة يهدون بالحق و به يعدلون" فهذه التى تنجو[۱]

حضرت امیر المؤمنين عليه‌السلام سے مروی ہے کہ: حضرت موسی عليه‌السلام کے بعد بنی اسرائیل ۷۱ فرقوں میں بٹ گئے کہ ان میں سے ایک کے سوا سب کے سب جہنمی ہیں ، خدا نے فرمایا "قوم موسی کا ایک گروہ لوگوں کی حق کے ساتھ راہنمائی کرتا ہے اور حق کے ساتھ قضاوت کرتا ہے" صرف یہی لوگ اہل نجات ہیں_

اچھے لوگ:اچھے لوگوں کا تعارف ۷

اقوام:اقوام کے تعارف میں انصاف کی رعایت ۸

برے لوگ:برے لوگوں پر تنقید ۷

بنی اسرائی ل:بنی اسرائیل کی اقلیت ۱ ;بنی اسرائیل کی تاریخ ۱، ۲، ۵ ;بنی اسرائیل کے عادل لوگ ۱;بنی اسرائیل کے عادلوں کی قضاوت ۵;بنی اسرائیل کے ہدایت کرنے والے ۱، ۲، ۳

---

۱) تفسیر عیاشی ج/۲ ص ۳۲ ح ۹۱ نور الثقلین ج/۲ ص ۸۵ ح ۳۰۷_

عدالت:عدالت کی اہمیت ٦

ذمہ داري:سب کی ذمہ داری ٦

نمونہ:پسندیدہ نمونے ٧;ناپسندیدہ نمونے ٧

ہدایت:ہدایت کی اہمیت ٦;روش ہدایت ٣، ٧

ہدایت کرنے والے:ہدایت کرنے والوں کی ذمہ داری ٣;ہدایت کرنے والے اور حق ٣

آیت ١٦٠

﴿ وَقَطَّعْنَاهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَسْبَاطاً أُمَماً وَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى إِذِ اسْتَسْقَاهُ قَوْمُهُ أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْناً قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَأَنزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَى كُلُواْ مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِن كَانُواْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴾.

اور ہم نے بنی اسرائیل کو یعقوب کی بارہ اولاد کے بارہ حصول پر تقسیم کردیا اور موسی کی طرف وحی کی جب ان کی قوم نے انی کا مطالبہ کیا کہ زمین پر عصا ماردو_ انھوں نے عصا مارا تو بارہ چشمے جاری ہوگئے اس طرح کہ ہر گروہ نے اپنے گھاٹکو پہچان لیا اور ہم نے ان کے سروں پر ابر کا سایہ کیا اور ان پر من و سلوی جیسی نعمت نازل کی کہ ہمارے دیئے ہوئے پاکیزہ رزق کو کھاؤ اور ان لوگوں نے مخالفت کر کے ہمارے اوپر ظلم نہیں کیا بلکہ یہ اپنے ہی نفس پر ظلم کر رہے تھے(١٦٠)

١_ خداوند متعال نے بنی اسرائیل کو بارہ قبیلوں میں تقسیم کیا_و قطّعنهم اثنتى عشرة أسباطا أمما

"اثنتی عشرة"کی تمیز کلمہ "فرقة" کی طرح

کا کوئي مفرد مؤنث کلمہ ہے کہ جو واضح ہونے کی وجہ سے کلام میں نہیں لایا گیا "اسباط، سبط" (قبیلہ طاءفہ) کی جمع ہے اور "اثنتی عشرة" کیلئے بدل ہے_

٢_ بنی اسرائیل کے بارہ طاءفوں میں سے ہر ایک دوسرے کے مقابلے میں ایک مستقل گروہ تھا_
و قطّعنهم اثنتی عشرة أسباطا أمما

امت کی جمع "أمما" کلمہ "أسباطا" کیلئے حال ہے، یعنی ایسے قبائل کہ جن میں ہر کوئي ایک امت تھا_

٣_ حضرت یعقوب عليه‌السلام کے بیٹوں میں سے ہر ایک کی طرف بنی اسرائیل کا انتساب ہی ان کی گروہ بندی کی اساس تھا_
و قطّعنهم اثنتی عشرة أسباطا أمما

"أسباط" لغت میں اولاد کی اولاد کے معنی میں استعمال ہوتاہے چنانچہ بنی اسرائیل کے بارہ طاءفوں کیلئے اسی کلمہ کے استعمال میں اس مطلب کی طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ ان قبائل کی اساس (کہ سب حضرت یعقوب عليه‌السلام کی اولاد کی اولاد ہیں) حضرت یعقوب عليه‌السلام کے بارہ فرزند ہیں_

٤_ بنی اسرائیل کی بارہ گرہوں میں تقسیم ان کیلئے ایک نعمت الہی تھی اور یہ تقسیم ان کے اجتماعی امور کی تنظیم کے سلسلہ میں تھي_ قطّعنهم اثنتی عشرة أسباطا أمما ...قد علم کل أناس مشربهم

چونکہ آیت کے بعد کے حصوں میں بنی اسرائیل کو عطا کی جانے والی نعمات کا تذکرہ ہے لهذا اس سے معلوم ہوتاہے کہ ان کی بارہ گروہوں میں تقسیم بھی نعمات الہی میں سے ہے چنانچہ جملہ "قد علم ..." کہ جو اس تقسیم کے فائدہ کو بیان کرتاہے بھی اس تقسیم کے نعمت ہونے کی تائی د کرتاہے_

٥_ عصر موسی میں بنی اسرائیل کی زندگی ایک قبائلی زندگی تھي_ و قطّعنهم اثنتی عشرة أسباطا أمما

٦_ سمندر عبور کرنے کے بعد قوم موسی آب و غذا کی کمی سے دوچار ہوگئي_ إذا ستسقه قومه ...و أنزلنا علیهم المن والسلوي

٧_ بنی اسرائیل نے حضرت موسی عليه‌السلام کی طرف رجوع کرتے ہوئے اُن سے پانی کی قلت کو برطرف کرنے کا مطالبہ کیا_
إذ استسقه قومه

٨_ مشکلات سے نجات حاصل کرنے کیلئے انبیاء عليه‌السلام سے متوسل ہونے کا جواز_ إذ استسقه قومه

٩_ حضرت موسی عليه‌السلام کو خدا کی طرف سے حکم ملا کہ پانی

حاصل کرنے کیلئے اپنا عصا پتھر پر مارو_و أوحينا الى موسى ...ا ن اضرب بعصاك الحجر

کلمہ "الحجر" کا "ال" جنس کیلئے بھی ہوسکتا ہے کہ اس صورت میں "الحجر" سے مراد دوسری اشیاء کے مقابلے میں کوئی بھی پتھر ہوسکتا ہے چنانچہ "ال" عہد حضوری یا ذہنی کیلئے بھی ہوسکتا ہے کہ اس صورت میں "الحجر" سے مراد ایک خاص پتھر ہوگا_

۱۰_ حضرت موسی عليه‌السلام نے خدا کا حکم ملنے پر کسی تاخیر کے بغیر اپنا عصا (پانی حاصل کرنے کیلئے) پتھر پر ماردیا_

أن اضرب بعصاك الحجر فانبجست منه اثنتا عشرة عينا

"فانبجست" میں حرف "فاء" فائے فصیحہ ہے، یعنی ایک مقدر معطوف علیہ کو بیان کرنے کیلئے ہے اور وہ مقدر معطوف علیہ آیت کے پہلے حصّے کی روشنی میں "فضرب بعصاہ الحجر" ہے گویا اس جملے کے محذوف ہونے میں یہ معنی پایا جاتا ہے کہ فرمان الہی (اضرب) ملتے ہی موسی عليه‌السلام نے اپنا عصا پتھر پر دے مارا_

۱۱_ پتھر پر عصا مارنے کے بارے میں خدا کا حکم موسی عليه‌السلام کو وحی کے ذریعے موصول ہوا_

و أوحينا إلى موسى ...أن اضرب بعصاك الحجر

۱۲_ پتھر پر عصائے موسی کے لگتے ہی اس سے پانی کے بارہ چشمے پھوٹ پڑے_

أن اضرب بعصاك الحجر فانبجست منه اثنتا عشرة عينا

فعل "انبجست" کا مصدر "انبجاس" جوش مارنے اور پھوٹنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے_

۱۳_ پتھر سے پھوٹنے والے بارہ چشموں میں سے ہر ایک بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں میں سے ایک قبیلے کے ساتھ مخصوص تھا_قد علم كل أناس مشربهم

"أناس" کلمہ "انس" (لوگ) کی جمع ہے اوریہاں اس سے مراد بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے ہیں_ "مشرب" پینے کے پانی یا اس جگہ کو کہتے ہیں کہ جہاں سے پانی لیا جاتا ہے (گھاٹ) اوریہاں اس سے مراد وہی پتھر سے پھوٹنے والے چشمے ہیں_

۱۴_ پتھر سے پھوٹنے والے بارہ چشموں میں سے ہر ایک چشمہ بنی اسرائیل کے ایک قبیلے کے ساتھ مخصوص ہونے کی علامت رکھتا تھا_قد علم كل أناس مشربهم

۱۵_ بنی اسرائیل کے قبیلوں میں سے ہر قبیلہ اپنے مخصوص چشمے سے آگاہ تھا_قد علم كل أناس مشربهم

۱۶_ قوم موسی کو سمندر عبور کرنے کے بعد سورج کی سخت گرمی کا سامنا کرنا پڑا_و ظلّلنا عليهم الغمم

۱۷_ خداوند متعال نے قوم موسی ﷺ پر ابر کا سایہ کرکے انہیں سورج کی جھلسا دینے والی گرمی سے نجات عطا کي_

و ظلّلنا عليهم الغمم

"غمامہ" یعني بادل اور اس کی جمع غمام ہے (لسان العرب) بعض اہل لغت کا کہنا ہے کہ غمام یعنی سفید بادل "ظلّلنا" کا مصدر "تظلیل" سایہ قرار دینے کے معنی میں آتا ہے_

۱۸_ خداوند متعال نے قوم موسی پر گرم صحرا کو عبور کرنے کے دوران ، مَنّ و سلوی نازل کیا_

و أنزلنا عليهم المن والسلوي لغت میں کلمہ "مَنّ" کا معنی ترنجبین اور شہد کی طرح کا میٹھا شربت ذکر کیا گیا ہے اور "سلوی " کے معنی کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس سے مراد بٹیر کی طرح کا ایک سفید رنگ کا پرندہ ہے اور بعض کا کہنا ہے کہ "سلوی " وہی بیٹر ہے_

۱۹_ "منّ" و "سلوی "بنی اسرائیل کو عطا کیا جانے والا رزق ایک پاک و پاکیزہ خوراک تھي_

و أنزلنا عليهم المن و السلوى كلوا من طيبت ما رزقنكم

۲۰_ قوم موسی کے اوپر ابر کا نمودار ہونا باعث بنا کہ ان پر من و سلوی نازل ہو *

و ظلّلنا عليهم ألغمم و أنزلنا عليهم المن و السلوي

جملہ "ظلّلنا ..." پر جملہ "انزلنا ..." کے معطوف ہونے میں ابر کے چھانے اور من و سلوی کے نازل ہونے کے درمیان ارتباط کا سراغ مل سکتاہے_

۲۱_ سمندر عبور کرنے کے بعد قوم موسی کو حلال اور حرام غذاؤں تک رسائی حاصل ہوگئی تھي_

كلوا من طيبت ما رزقنكم

۲۲_ مَنّ و سلوی اورپاک و پاکیزہ رزق سے استفادہ کرنے کے بارے میں بنی اسرائیل کو خدا کی ہدایت كلوا من طيبت ما رزقنكم فوق الذکر مفہوم فعل امر "کلوا" کو مد نظر رکھتے ہوئے اخذ کیا گیا ہے_

۲۳_ خداوند متعال ، اپنے بندوں کو رزق عطا کرتا ہے_ما رزقنكم

۲۴_ پاک و پاکیزہ نعمات سے استفادہ کرنے کے بارے میں بندوں کو خدا کی ہدایت_كلوا من طيبت ما رزقنكم

۲۵_ جہان ہستی خدا کے اختیار میں ہے اور اس میں رونما

ہونے والی تبدیلیاں بھی اسی کے دست قدرت میں ہیں_فانبجست منه ...ظلّلنا عليهم الغمم و ا نزلنا عليهم المن و السلوی

۲۶_ سمندر کو عبور کرنے کے بعد قوم موسی کیلئے متعدد معجزات (پاني، سایہ اور منّ و سوی کا نزول) ظاہر ہوئے_
فانبجست ...و ظلّلنا عليهم الغمم و أنزلنا عليهم المنّ و السلوي

۲۷_ قوم موسی نے ناپاک خوراکوں سے استفادہ کرتے ہوئے خدا کی نافرماني کي_کلوا من طيبت ما رزقنكم و ما ظلمونا و لكن كانوا ا نفسهم يظلمون اگر قوم موسی پر ظالم ہونے کا اطلاق (كانوا ا نفسهم يظلمون) جملہ "كلوا من طيبت ..." کے ساتھ مربوط ہو تو اس صورت میں ان کے ظلم سے مراد حرام اور ناپاک غذاؤں سے ان کا استفادہ ہے لیکن اگر جملہ "و ما ظلمونا و لكن ..." آیت میں مذکور متعدد نعمات کے ساتھ مرتبط ہو تو اس صورت میں ان کے ظلم سے مراد نعمات کے مقابلے میں ناسپاسی ہے مندرجہ بالا مفہوم پہلے احتمال کی بناء پر اخذ کیا گیا ہے_

۲۸_ قوم موسی، عطا کی جانے والی نعمات (پانی کے چشموں و غیرہ) کے مقابلے میں شکر گزار نہ تھي_
و ما ظلمونا و لكن كانوا ا نفسهم يظلمون

فوق الذکر مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب جملہ "و ما ظلمونا و لكن ..." آیت کہ ان تمام حصوں کے ساتھ مرتبط ہو کہ جن میں نعمات الہی کا تذکرہ ہے_

۲۹_ قوم موسی نے خدا کی ناشکری اور نافرمانی کرکے ذات حق کو کچھ نقصان نہیں پہنچایا_و ما ظلمونا

۳۰_ قوم موسی کی ناشکری اور خدا کے حکم سے ان کی نافرماني، ایسا ستم تھا کہ جو انہوں نے خود اپنے اوپر ڈھایا_
و قطّعنهم ...و ما ظلمونا و لكن كانوا أنفسهم يظلمون

۳۱_ حکم خدا کی نافرمانی اور نعمات الہی کے مقابلے میں ناشکری ایسے ظلم ہیں کہ جو انسان کی طرف سے خود انسان ہی کو پہنچتے ہیں_و لكن كانوا أنفسهم يظلمون

۳۲_ گناہ کا نقصان خودگناہ کار کو پہنچتا ہے نہ کہ خدا کو_و ما ظلمونا و لكن انفسهم يظلمون

آفرینش:آفرینش میں تبدیلیوں کا سبب ۲۵;حاکم آفرینش ۲۵

اعداد: بارہ کا عدد، ۱، ۲، ۴، ۱۲، ۱۳، ۱۴

اجتماعی امور: اجتماعی امور کی تنظیم ۴

انبیاء: رسالت انبیاء کا داءرہ ۹

بادل: بادل کا کردار ۱۷، ۲۰

بنی اسرائی ل: بنی اسرائیل اور موسی علیہ السلام ۷؛ بنی اسرائیل پر ابر کا سایہ ۱۷، ۲۰، ۲۶؛ بنی اسرائیل کا طعام ۲۱؛ بنی اسرائیل کا ظلم ۳۰؛ بنی اسرائیل کا عصیان ۲۷، ۲۹، ۳۰؛ بنی اسرائیل کا کفران ۳۰، ۲۹، ۲۵؛ بنی اسرائیل کا گرمی کی مشکل میں بتلا ہونا ۱۶، ۱۷؛ بنی اسرائیل کی اجتماعی زندگی ۵؛ بنی اسرائیل کی تاریخ ۱، ۲، ۳، ٦، ۷، ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱٦، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۱، ۲٦، ۲۷، ۲۸؛ بنی اسرائیل کی حرامخوری ۲۷؛ بنی اسرائیل کی خواہشات ۷؛ بنی اسرائیل کی خوراک ۱۸؛ بنی اسرائیل کی روزی ۱۹؛ بنی اسرائیل کی مشکل ٦؛ بنی اسرائیل کی مشکلات ۱٦، ۷، ٦؛ بنی اسرائیل کی نسل ۳؛ بنی اسرائیل کی نعمات ۴، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲٦، ۲۸؛ بنی اسرائیل کے اسباط ۱، ۲، ۴؛ بنی اسرائیل کے اسباط کے چشمے ۱۳، ۱۴، ۱۵؛ بنی اسرائیل کے بارہ چشمے ۱۲، ۱۳، ۱۴؛ بنی اسرائیل کے گروہ ۳؛ بنی اسرائیل میں پانی کی کمی ٦، ۷، ۹؛ بنی اسرائیل میں غذا کی کمی ٦؛ بنی اسرائیل میں قحط ٦؛ سمندر سے بنی اسرائیل کا عبور ۱٦، ۲۱، ۲٦؛ عصر موسی میں بنی اسرائیل کی زندگی ۵؛ گرمی سے بنی اسرائیل کی نجات ۱۷

پانی: پانی کے چشمے ۲۸

توسل: انبیاء سے توسل ۸؛ توسل کا جواز ۸؛ توسل کے احکام ۸

چشمہ: پتھر میں چشمہ ۱۲، ۱۳، ۱۴

اللہ تعالی: اللہ تعالی کو نقصان پہنچانا ۲۹، ۳۲؛ اللہ تعالی کی رزاقیت ۲۳؛ اللہ تعالی کی قدرت ۲۵؛ اللہ تعالی کی نافرمانی ۲۹، ۲۷، ۳۰، ۳۱؛ اللہ تعالی کی نعمات ۴؛ اللہ تعالی کی ہدایت ۲۴، ۲۲؛ اللہ تعالی کے عطایا ۱۹

خود: خود پر ظلم ۳۰، ۳۱

روزي: طیّب روزی ۲۲

سلوي: سلوی کی نعمات سے استفادہ ۲۲؛ سلوی کی نعمت ۱۸، ۱۹، ۲٦؛ سلوی کی نعمت کا باعث ۲۰

طیبات:طیبات سے استفادہ ۲۴

ظالمین: ۳۰

ظلم:ظلم کے موارد، ۳۱

کفران:کفران نعمت ۳۱

گناہ:گناہ کے آثار ۳۲

گناہ گار:گناہ گاروں کا خسارہ ۳۲

منّ:نعمت منّ ۱۸، ۱۹، ۲۶;نعمت منّ سے استفادہ ۲۲;نعمت منّ کا باعث ۲۰

موسی علیہ السلام :عصائے موسی علیہ السلام ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲ ;موسی علیہ السلام کا پتھر سے پانی نکالنا ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲ ;موسی علیہ السلام کا قصہ ۹، ۱۰، ۱۲;موسی علیہ السلام کو وحی ۱۱ ;موسی علیہ السلام کے معجزات کا متعدد ہونا ۲۶

یعقوب علیہ السلام :یعقوب علیہ السلام کے فرزند ۳

آیت ۱۶۱

﴿ وَإِذْ قِيلَ لَهُمُ اسْكُنُواْ هَـذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُواْ مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُولُواْ حِطَّةٌ وَادْخُلُواْ الْبَابَ سُجَّداً نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيئَاتِكُمْ سَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ﴾.

اور اس وقت کو یاد کرو جب ان سے کہا گیا کہ اس قریہ میں داخل ہوجاؤ اور جو چاہو کھاؤ لیکن حطّہ کہہ کر داخل ہونا ہوتے وقت سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا تاکہ ہم تمھاری خطاؤں کو معاف کردیں کہ ہم عنقریب نیک عمل والوں کے اجر میں اضافہ بھی کردیں گے(۱۶۱)

۱_ بنی اسرائیل کو حکم ملا کہ بیابانی زندگی کے بعد اب تم بیت المقدس کی آبادی میں سکونت اختیار کرو_

و إذ قيل لهم اسكنوا هذه القرية

کلمہ "قریۃ" لغت میں گاؤں اور شہر دونوں کیلئے استعمال ہوا ہے اور قرآن میں بھی دونوں کیلئے بروئے کار لایا گیا ہے اور کسی ایک معنی پر قرینہ نہ ملنے کی وجہ سے فوق الذکر مفہوم میں کلمہ "آبادي" لایا گیا ہے "القریۃ" کا "ال" عہد حضوری ہے اور کسی خاص بستی کی طرف اشارہ ہے، بہت سے مفسرین کی یہ رائے ہے کہ اس سے مراد بیت المقدس ہے_

٢_ بیت المقدس کی آبادی میں سکونت اختیار کرنے کا فرمان ایک ایسا فرمان تھا کہ جو خدا کی طرف سے بنی اسرائیل کو ملا تھا_و إذ قيل لهم اسكنوا هذه القرية

کلمہ "قیل" کو بصورت مجہول لایا گیا ہے اور فرمان دینے والے کو ذکر نہیں کیا گیا لیکن جملہ "نغفر لکم ..." سے معلوم ہوتا ہے کہ فرمان دینے والا خدا ہے_

٣_ بنی اسرائیل کو جب بیت المقدس میں رہنے کا حکم ملا اس وقت وہ اس آبادی کے نزدیک کسی جگہ رہتے تھے_

و إذ قيل لهم اسكنوا هذه القرية

فوق الذکر مفہوم کلمہ "ھذہ" کو مدنظر رکھتے ہوئے اخذ کیا گیا ہے_

٤_ عصر موسی عليه‌السلام میں بیت المقدس کی سرزمین ایک آباد، نعمات سے مالامال اور غذاؤں سے پُر علاقوں پر مشتمل تھي_

و كلوا منها حيث شئتم

٥_ خداوند متعال نے بنی اسرائیل کیلئے بیت المقدس میں ہر جگہ سے غذائیں مہیا کرنے کو، حلال اور مباح کر رکھا تھا_

و كلوا منها حيث شئتم

٦_ بنی اسرائیل کو خدا کا حکم تھا کہ بیت المقدس کو تصرف میں لاتے وقت گناہوں سے استغفار کریں_و قولوا حطة

کلمہ "حطۃ" کلمہ "مسألتنا" کی مانند ایک محذوف بتدا کیلئے خبر ہے، یہ کلمہ مصدر ہے اور رکھنے اور نیچے لانے کے معنی میں آتا ہے چنانچہ یہاں بعد والے جملے (نغفر لکم) کے قرینے کی روشنی میں اس سے مراد گناہوں کا بوجھ برطرف کرنا اور ان کی مغفرت ہے_بنابرایں "قولوا حطۃ" یعنی کہو خدایا ہماری درخواست ،گناہوں کی بخشش ہے_

٧_ بیت المقدس کو تصرف میں لانے کے دوران خداوند کی طرف سے بنی اسرائیل کو خشوع و خضوع کا اظہار کرنے کا حکم ملا تھا_"سُجّداً" کلمہ "ساجد" کی جمع ہے اور "ادخلوا" کے فاعل کیلئے حال ہے اور چونکہ ورود کی حالت میں سجدہ اس کے اصطلاحی معنی (یعنی زمین پیشانی رکھنا) کے ساتھ سازگار نہیں لہذا کہا جاسکتا ہے کہ یہاں اس کا لغوی معنی

(خضوع و خشوع) مراد لیا گیا ہے_

۸_ بیت المقدس کا دروازہ، اس سرزمین میں داخل ہونے اوراس پر قبضہ کرنے کیلئے خدا کی جانب سے راہ کے طور پر معین کیا گیا تھا_و ادخلوا الباب

۹_ بیت المقدس میں داخل ہونے اور وہاں سکونت اختیار کرنے کیلئے معین کئے گئے آداب کی رعایت کی صورت میں، خدا کی طرف سے بنی اسرائیل کو گناہوں کی معافی کی بشارت_اسکنوا ...و ادخلوا الباب سُجّداً نغفر لکم خطیئتکم

ظاہر یہ ہے کہ جملہ "نغفر لکم" آیت مذکور تمام اوامر کیلئے جواب ہے، بنابراین تقدیریوں ہوگي:"ان تسکنوا و تاکلوا و تقولوا و تدخلوا الباب سُجّداً نغفر لکم"_

۱۰_ بیت المقدس میں داخل ہونے سے پہلے بنی اسرائیل پر بہت زیادہ گناہوں کا بوجھ تھا_نغفر لکم خطیئتکم

فوق الذکر مفہوم کلمہ "خطیئات" کہ جسے بصورت جمع لایا گیا ہے، کو مد نظر رکھتے ہوئے اخذ کیا گیا ہے_

۱۱_ انسان کے گناہوں کی معافی خدا کے اختیار میں ہے_نغفر لکم خطیئتکم

۱۲_ بارگاہ خدا میں استغفار، گناہوں کی بخشش کا باعث بنتا ہے_و قولوا حطة ...نغفر لکم خطیئتکم

۱۳_ قوم موسی میں نیک کردار اور پاک دامن افراد کی موجودگي_سنزید المحسنین

کلمہ "المحسنین" اس گروہ کے مقابل میں ہوسکتا ہے کہ جو جملہ "نغفر لکم خطیئتکم" سے سمجھا جاتا ہے یعنی بنی اسرائیل کے دو گروہ تھے ایک گروہ گنہگار کہ جس کی طرف جملہ "نغفر لکم خطیئتکم" میں اشارہ پایا جاتا ہے اور دوسرا گروہ پاکدامنوں کا کہ جسے کلمہ "المحسنین" بیان کرتا ہے_

۱۴_ خداوند متعال نے بنی اسرائیل کے محسنین کو بیت المقدس میں وارد ہونے کیلئے معین کیئے ئے آداب کی پابندی کرنے کی صورت میں، ان کے احسان سے بڑھ کر جزا دینے کی بشارت دي_سنزید المحسنین

۱۵_ فرامین الہی کی اطاعت، احسان اور نیک کردار شمار ہوتی ہے_اسکنوا ...و قولوا حطة و ادخلوا الباب سُجّداً ...سنزید المحسنین

فوق الذکر مفہوم، کلمہ "المحسنین" کے بارے میں دیئے گئے ایک اور احتمال کی اساس پر اخذ ہوا ہے یعنی یہ کلمہ "ضمیر "کم" کے جانشین کے طور پر لیا گیا تا کہ اس معنی کی طرف اشارہ ہوپائے کہ مذکورہ فرامین کی اطاعت احسان ہے اور ان اوامر کی اطاعت کرنے والے محسنین ہیں_

١٦_ خداوند متعال نے بنی اسرائیل کے نیک کردار لوگوں کو فرامین الہی کی اطاعت کرنے کی صورت میں گناہوں کی بخشش کے علاوہ اور مزید جزا کی بشارت دي_سنزيد المحسنين

فوق الذکر مفہوم میں محسنین کو گناہ گاروں کے مقابلے میں قرار نہیں دیا گیا ہے بلکہ اس کے لغوی معنی (نیک کام کرنے والے) ہی کو مد نظر رکھا گیا ہے اس بنا پر آیت کریمہ بنی اسرائیل کی دو گروہوں میں تقسیم کی طرف ناظر نہیں ہے بلکہ انہیں دو گروہوں یعنی محسنین اور غیر محسنین کی طرف تقسیم کیا گیا ہے اور جملہ "نغفر لکم ..." یہ معنی فراہم کرتاہے کہ خدا سب کے (محسنین اور غیر محسنین کے) گناہوں کو معاف کردے گا البتہ محسنین کو زیادہ جزا عنایت کرے گا_

١٧_ خدا کے فرامین کی اطاعت کرنے والے نیکوکار ہونے کی صورت میں دوسرے مطیع افراد کی نسبت زیادہ جزا سے بہرہ مند ہوں گے_سنزيد المحسنين

١٨_ دعا و استغفار کے حکم سے پہلے محل سکونت اور اسباب معیشت فراہم کرنا، خدا کے سامنے خضوع و خشوع کرنے اور اس سے بخشش چاہنے کی طرف لوگوں کو مائل کرنے کیلئے ایک اچھی روش ہے_

و إذ قيل لهم اسكنوا ...ادخلوا الباب سجدا نغفر لكم خطيئتكم

بیت المقدس میں بنی اسرائیل کے داخل ہونے کی داستان کے عادی بیان کا تقاضا یہ تھا کہ جملہ "ادخلوا الباب سُجّداً" اور جملہ "قولوا حطة" کو جملہ "اسکنوا ..." اور "کلوا ..." سے پہلے لایا جائیے اسلئے کہ تصرف میں لانا پہلے ہے اور سکونت اختیار کرنا بعد میں ہے لہذا اس تقدیم اور تاخیر میں مندرجہ بالا مفہوم کی طرف اشارہ پایا جاتاہے_

١٩_ بیت المقدس میں بنی اسرائیل کے داخل ہونے کی داستان ایک عبرت آموز اور یاد رکھنے کے لائق داستان ہے_

و إذ قيل لهم اسكنوا ...سنزيد المحسنين

کلمہ "إذ" "اذکرو" (یاد کرو) کی طرح کے کسی فعل کے متعلق ہے_

احسان:احسان کی جزاء ١٣;احسان کے موارد ١٥

استغفار:استغفار کی اہمیت ٦;استغفار کے آثار ١٢;استغفار کے اسباب ١٨; گناہوں سے استغفار ٦

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی اطاعت ١٥; اللہ تعالی کی اطاعت کی جزائ،١٧; اللہ تعالی کی اطاعت کے آثار ١٦;اللہ تعالی کی بشارت ٩، ١٣ ;اللہ تعالی کے اختصاصات ١١;اللہ تعالی کے اوامر ٢، ٦، ٧

بنی اسرائی ل:بنی اسرائیل بیت المقدس میں ١، ٢، ٥، ١٠، ١٩ ;بنی اسرائیل پر امتنان ٥;بنی اسرائیل کو بشارت ٩، ١٦;بنی اسرائیل کی تاریخ ١، ٣، ٨، ١٣، ١٩;بنی اسرائیل کی سکونت ١، ٢، ٩ ;بنی اسرائیل کی مغفرت ٩;بنی اسرائیل کی نعمات ٥; بنی اسرائیل کے بے گناہ افراد١٣;بنی اسرائیل کے محسنین کی اطاعت ١٦;بنی اسرائیل کے محسنین کی جزاء، ١٦;بنی اسرائیل کے محسنین کی مغفرت ١٦ ;بیت المقدس میں بنی اسرائیل کا ورود ٣، ٦، ٧، ٨، ١٣، ١٩

بیت المقدس:بیت المقدس کا آباد ہونا ٣;بیت المقدس کا دروازہ ٨;بیت المقدس کی فضیلت ٧;بیت المقدس میں داخل ہونے کے آداب ٦، ٧، ٩; عصر موسی ﷺ میں بیت المقدس کی تاریخ ٣

تاریخ:تاریخ سے عبرت حاصل کرنا ١٩

جزاء:جزاء کے مراتب ١٣، ١٦، ١٩

خشوع:خشوع کے اسباب ١٨

خضوع:خضوع کی روش ١٨

ذکر:تاریخ کا ذکر ١٩

گناہ:مغفرت گناہ کا سبب ١١

محسنین: محسنین کی جزاء ١٧

مسکن: مسکن فراہم کرنے کی اہمیت ١٨

معاش:معاش فراہم کرنے کی اہمیت ١٨

مغفرت :مغفرت کے اسباب ١٢

آیت ۱۶۲

﴿ فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُواْ مِنْهُمْ قَوْلاً غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزاً مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُواْ يَظْلِمُونَ ﴾.

لیکن ظالموں نے جو انھیں بتایا گیا تھا اس کو بدل کر کچھ اور کہنا شروع کردیا تو ہم نے ان کے اوپر آسمان سے عذاب نازل کردیا کہ یہ فسق اور نافرمانی کر رہے تھے(۱۶۲)

۱_ قوم موسی میں سے ایک گروہ کا اعمالنامہ، بیت المقدس میں داخل ہونے سے پہلے ظلم اور گناہ سے آلودہ تھا_

فبدل الذین ظلموا ...بما کانوا یظلمون

۲_ قوم موسی کے حرام خوروں نے بیت المقدس میں داخل ہوتے وقت خدا سے طلب مغفرت کی بجائیے ایک دوسرا کلام زبان پر جاری کرلیا_فبدل الذین ظلموا منهم قولاً غیر الذی قیل لهم

کہا جاسکتاہے کہ آیت ۱۶۰ میں مذکور جملہ "و لکن کانوا أنفسهم یظلمون" کی روشنی میں مورد بحث آیت کے جملے "الذین ظلموا" سے مراد وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے غیر پاکیزہ غذاؤں سے استفادہ کرتے ہوئے حرام خوری کا مظاہرہ کیا_

۳_ حرام خوري، فرامین خدا سے سرپیچی اور دوسرے گناہوں کے ارتکاب کا راستہ ہموار کرتی ہے_

فبدل الذین ظلموا منهم قولاً غیر الذی قیل لهم

۴_ خداوند متعال نے بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو ان کے تمرد (طلب مغفرت نہ کرنے اور اس کی بجائیے دوسری بات کہنے)کی وجہ سے آسمانی عذاب میں بتلاء کیا_فارسلنا علیهم رجزاً من السماء بما کانوا یظلمون

۵_بنی اسرائیل کے متمردین (نافرمانوں) پرنازل کیا جانے والا عذاب، ان کے گزشتہ گناہوں نیز بیت المقدس میں ورود کیلئے مقرر کیئے گئے آداب کی رعایت نہ کرنے کے گناہ کی سزا تھا_

فبدل الذین ظلموا منهم ...فأرسلنا علیهم رجزا من السماء بما کانوا یظلمون

فوق الذکر مفہوم کی اساس یہ ہے کہ "بما کانوا یظلمون" میں ظلم اور گناہ سے مراد وہ گناہ نہ ہو کہ جسے جملہ "فبدل ..." بیان کرتاہے_بنابریں "فبدل ..." پر "فارسلنا ..." کی تفریع سے یہ مطلب سمجھ میں آتا ہے کہ وہ عذاب، فرمان الہی میں تبدیلی کرنے کی وجہ سے تھا،

اور "بما کانوا..." میں باء سببیہ یہ مطلب فراہم کرتی ہے کہ اس عذاب کی وجہ، بنی اسرائیل کا گزشتہ ظلم اور گناہ تھا یعنی تبدیل کرنے کے گناہ کے علاوہ گزشتہ گناہ بھی عذاب نازل ہونے کا باعث بنے_

٦_ گنہگار اور ستم پیشہ لوگ، دنیوی عذاب میں گرفتار ہونے کے خطرے سے دوچار ہیں _

فأرسلنا علیهم رجزا من السماء بما کانوا یظلمون

٧_ فرامین الہی سے سرپیچی ظلم ہے_فبدل الذین ظلموا

٨_ بدعت اور دینی حقائق کی تحریف، ظلم ہیفبدل الذین ظلموا منهم قولاً غیر الذی قیل لهم فأرسلنا ...بما کانوا یظلمون

"ما کانوا یظلمون" کے مصادیق میں سے ایک مصداق اس کلام کی تحریف اور تبدیلی ہے کہ جو خداوند نے بنی اسرائیل کو سکھایا تھا تاکہ بیت المقدس میں ورود کے وقت زبان پر جاری کریں (قولوا حطة) خدا نے اس تبدیلی اور تحریف کو ظلم شمار کیا ہے، بنابریں خدا کے کلام (کہ وہی دینی حقائق ہیں) کی تحریف ظلم کے مصادیق میں سے ہے_

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی نافرمانی کا ظلم ہونا٧; اللہ تعالی کی نافرمانی کے اسباب ٣;اللہ تعالی کے عذاب ٣

بدعت:بدعت کا ظلم ٨

بنی اسرائی ل:بنی اسرائیل کا عذاب ٣;بنی اسرائیل کی تاریخ ١، ٢;بنی اسرائیل کے حرام خور ٢;بنی اسرائیل کے ظالمین ١;بنی اسرائیل کے گنہگار ١;بنی اسرائیل کے متمردین کا عذاب ٣، ٥ ;بیت المقدس میں بنی اسرائیل کا ورود ٢

بیت المقدس:بیت المقدس میں ورود کے آداب ٥;

حرام خوري:حرام خوری کے اثرات ٣

دین: تحریف دین کا ظلم ہونا٨

ظالمین:ظالمین کا دنیوی عذاب ٦

ظلم:ظلم کے موارد ٨،٧

گذشتگان:گذشتہ لوگوں کے گناہ کے اثرات ٥

گناہ:گناہ کے اسباب ٣

گناہگار:گناہگاروں کا دنیوی عذاب ٦

آیت ١٦٣

﴿ وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعاً وَيَوْمَ لاَ يَسْبِتُونَ لاَ تَأْتِيهِمْ كَذَلِكَ نَبْلُوهُم بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴾.

اور ان سے اس قریہ کے بارے میں پوچھو جو سمندر کے کنارے تھا اور جس کے باشندے شنبہ کے بارے میں زیادتی سے کام لیتے تھے کہ ان کی مچھلیاں شنبہ کے دن سطح آب تک آجاتی تھیں اور دوسرے دن نہیں آتی تھیں تو انھوں نے حیلہ گری کرنا شروع کردي۔ ہم اسی طرح ان کا امتحان لیتے تھے کہ یہ لوگ فسق اور نافرمانی سے کام لے رہے تھے(١٦٣)

١۔ خداوند متعال نے یہود پر ہفتہ کے دن کام اور دوسری سرگرمیاں حرام کر رکھی تھیں۔

اذ یعدون فی السبت ...و یوم لا یسبتون

کلمہ "سبت" قطع عمل اور سکون و استراحت کے بنابراین "یوم السبت" یعنی چھٹی اور استراحت معنی میں ہے کہ جسے تعطیل سے تعبیر کیا جاتاہے،کا دن اور "یوم لا یسبتون" یعنی جس دن چھٹی نہیں کرتے تھے بلکہ وہ دن کام کا دن تھا، یعدون کا مصدر "عدوان" تخلف اور تجاوز کے معنی میں آتاہے چھٹی کے دن تجاوز سے مراد چھٹی (تعطیل) ختم کرناہے، بنابراین اس دن ہر طرح کا کام حرام تھا اور ماہی گیری کو حرمت کے

انجام پانے والے ایک مصداق کے عنوان کے طور پر بیان کیا گیا ہے_

۲_ بحیرہ احمر کے ساحل پر واقع ایلہ کی بستی میں ساکن یہودی روز شنبہ کی تعطیل کے دن ماہی گیری کرکے اس حکم کی خلاف ورزی کرتے تھے_و سئلهم عن القرية التى كانت حاضرة البحر اذ يعدون ...اذ تاتيهم حيتانهم

"البحر" میں "ال" عہد ذہنی کا ہے اور مفسرین نے کہا ہے کہ اس سے احمر کی طرف اشارہ ہے "القریۃ" سے مراد جیسا کہ اہل تفسیر کے ہاں مشہور ہے" ایلہ" کی بستی ہے (کہ جو شام اور مصر کے درمیان ایک شہر ہے)_

۳_ خداوند متعال نے پیغمبر اکرم ﷺ سے کہا کہ یہودیوں سے "ایلہ" کے لوگوں کی داستان کے بارے میں سوال کرو_

و سئلهم عن القرية التى كانت حاضرة البحر

۴_ عصر بعثت کے یہودي، ایلہ کے اپنے ہم مذہب یہودیوں کی خلاف ورزی اور ان کی روداد سے آگاہ تھے_

و سئلهم عن القرية التى كانت حاضرة البحر

۵_ "ایلہ" کے رہنے والوں کے بارے میں یہودیوں سے پیغمبر اکرم ﷺ کے سوال کا مقصد، فرمان الہی کی مخالفت کے برے انجام کی طرف یہودیوں کی توجہ دلانا تھا_و سئلهم عن القرية التى حاضرة البحر

۶_ ہفتہ کے دن (ائین یہود کے مطابق چھٹی کے دن) ایلہ کے قریب والے سمندر کے ساحل کی طرف مچھلیاں ہلہ بول دیتیں اور پانی کی سطح پر ظاہر ہوتی تھیں إذ تاتيهم حيتانهم يوم سبتهم شرعاً

"شرع" شارع کی جمع ہے، لسان العرب میں آیا ہے کہ "حیتان شرع" یعني: وہ مچھلیاں کہ جو پانی کی گہرائی سے ساحل کی طرف آتی ہیں_ بعض اہل لغت کا کہنا ہے کہ "حیتان شرع" یعنی وہ مچھلیاں کہ جو پانی سے سر باہر نکالتی ہیں_

۷_ " ایلہ" کے ساحل سمندر پر ظاہر ہونے والی مچھلیاں وہاں کے لوگوں کی دل پسند تھیں_اذ تاتيهم حيتانهم

"ایلہ "کے لوگوں کی طرف مچھلیوں کی نسبت دینے میں (حیتانھم) میں ہوسکتا ہے فوق الذکر مفہوم کی طرف اشارہ ہو یعنی ان مچھلیوں کو ایلہ کے لوگوں کی مچھلیاں کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ ان مچھلیوں کے ساتھ بہت لگاؤ رکھتے تھے_

۸_ بحیرہ احمر کی مچھلیاں کام کے دنوں میں "ایلہ" کے سواحل کی طرف نہیں آتی تھیں یوں وہ ماہی گیروں کو دکھائی نہ دیتیں _

يوم لا يسبتون لا تأتيهم

۹_ ہفتہ کے دن (یہودیوں پر شکار کے حرام ہونے کے دن) مچھلیوں کا وافر مقدار میں ظاہر ہونا، خدا کی طرف سے "ایلہ" کے لوگوں کی آزماءش کا ذریعہ تھا_ كذلك نبلوهم

۱۰_ ہفتہ کے دن مچھلیوں کی بہتات اور سطح سمندر پر ان کا ظہور ایلہ کے یہودیوں کیلئے حکم خدا کی خلاف ورزی کرنے کا محرّک تھا_إذ يعدون فى السبت إذ تأتيهم حيتانهم يوم سبتهم شرعا

۱۱_ خداوند متعال ایلہ کے یہودیوں کے امتحان کیلئے ہفتہ کے دن مچھلیوں کو ساحل کی طرف بھیجتا اور باقی دنوں میں ساحل سے دور رکھتا_إذ تأتيهم حيتانهم يوم سبتهم شرعا و يوم لا يسبتون لا تاتيهم كذلك نبلوهم

چونکہ ہفتہ کے دن تعطیل کا حکم صرف "ایلہ "والوں کیلئے نہ تھا بلکہ سب یہودیوں کیلئے تھا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے وہاں کے لوگوں کیلئے جو کچھ پیش کیا تا کہ انہیں آزمائے ،وہی شنبہ کے دن مچھلیوں کا آنا اور باقی دنوں میں کمیاب ہوجانا تھا نہ یہ کہ شنبہ کے دن خود کام کا حرام ہونا مراد ہو لہذا "ذلک" کا مشارالیہ مچھلیوں کی بیان کی جانے والی صورتحال ہے_

۱۲_ مچھلیوں کی حرکت اور سمندر میں ان کی حرکت کی سمت کا معین کرنا، خدا کے اختیار میں ہے_
إذ تأتيهم ...لا تأتيهم كذلك نبلوهم بما كانوا يفسقون

۱۳_" ایلہ" کے یہودیوں کا گزشتہ اعمالنامہ فسق و فساد سے سیاہ تھابما كانوا يفسقون

فوق الذکر مفہوم اسی بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "بما کانوا" کا "ما" مصدریہ ہو يعني: ان کے سابقہ فسق و فساد کے سبب سے ہم نے انہیں اس طرح آزمایا_

۱۴_" ایلہ "کے رہنے والوں کا دیرینہ فسق و فساد، شکار کے حکم تحریم سے سرپیچی کرنے کیلئے مناسب موقع (شنبہ کے دن مچھلیوں کا ظاہر ہونا اور باقی دنوں میں نایاب ہوجانا) فراہم کرنے کے ذریعے ان کی آزماءش کا سبب بنا تھا_
كذلك نبلوهم بما كانوا يفسقون

"کذلک" جملہ "اذتاتیھم حیتانھم ..." سے حاصل ہونے والے معنی کی طرف اشارہ ہے_

۱۵_ انسان کا فسق اور فساد، خدا کے فرامین سے سرپیچی کرنے اور آزماءش میں ناکام رہنے کی راہ ہموار کرتا ہے_
كذلك نبلوهم بما كانوا يفسقون

۱۶_ خداوند متعال نے "ایلہ" کے یہودیوں کو ایسی آزماءش میں بتلا کیا کہ جس میں ناکامی انہیں

ہمیشہ کی نافرمانی اور انحراف کی طرف لے جاتی تھي_ كذلك نبلوهم بما كانوا يفسقون

مندرجہ بالا مفہوم اس اساس پر اخذ کیا گیا ہے کہ "بما کانوا" میں "ما" موصول اسمی ہو، یعنی "بالذی کانوا یفسقون بہ" (ایسی چیز کے ذریعے انہیں آزمایا کہ جو ان کے فسق کا موجب بنتی تھي) واضح ہے کہ اس معنی کا پورا ہونا ان کی آزمایش میں ناکامی کے باعث ہے_

۱۷_ خدا کے فراین سے سرپیچی کرنے والے فاسق ہیں_ كذلك نبلوهم بما كانوا يفسقون

۱۸_عن امیر المؤمنین عليه‌السلام (فی قصة اصحاب السبت): ...إن الشيطان أوحى إلى طائفة منهم انما نهيتم عن أكلها يوم السبت و لم تنهوا عن صيدها فاصطادوا يوم السبت و كلوها فی ما سوى ذلك من الايام فقالت طائفة منهم الان نصطادها فعتت ...[1]

حضرت امیر المؤمنین عليه‌السلام سے اصحاب سبت کی داستان کے ضمن میں روایت نقل ہوئي ہے کہ: ...شیطان نے ان میں سے ایک گروہ کو وسوسہ کیا کہ تمہیں شنبہ کے دن مچھلی کھانے سے نہی کی گئي ہے نہ کہ اس کے شکار سے، پس ہفتہ کے دن شکار کرو اور باقی ایام میں کھاؤ، ایک گروہ نے شیطان کے وسوسے کو قبول کیا اورہفتہ کے دن خدا کے قانون کی خلاف ورزی کي...

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا امتحان ۱۵، ۱۶; اللہ تعالی کی نافرمانی ۱۷; اللہ تعالی کے افعال ۱۱، ۱۲، ۱۶;اللہ تعالی کے اوامر ۳

امتحان:امتحان میں ناکامی ۱۵، ۱۶;شکار کا امتحان ۹

انجام :برا انجام ۵

ایلہ:اہل ایلہ کا قصہ ۳; اہل ایلہ کی خواہشات ۷;اہل ایلہ کے قصہ سے عبرت ۵;ایلہ کے سواحل کی مچھلیاں ۶، ۷، ۸، ۹

بحیرہ احمر :بحیرہ احمر کی مچھلیاں ۶

دین:دین کے ساتھ مخالفت کا انجام ۵

عصیان:عصیان کے اسباب ۱۵، ۱۶

فاسقین: ۱۷

۱_ تفسیر قمی ج/۱ ص ۲۴۴، تفسیر برہان ج/۲ ص ۴۲ ح ۲_

فسق: فسق کے اثرات ۱۵

مچھلیاں: مچھلیوں کی حرکت کا منشاء ۱۱، ۱۲

محمد ﷺ: محمد ﷺ اوریہود ۵; محمد ﷺ کی مسؤولیت ۳; یہود سے محمد ﷺ کا سوال ۵

ہفتہ: ہفتہ کی تعطیل ۱، ۲، ۶

یہود: ایلہ کے یہود ۸، ۱۰; ایلہ کے یہود کا امتحان ۹، ۱۱; ایلہ کے یہود کا انجام ۵; ایلہ کے یہود کا تجاوز ۳; ایلہ کے یہود کا عصیان ۲، ۱۶; ایلہ کے یہود کا فسق ۱۳، ۱۴; ایلہ کے یہود کا قصّہ ۴; ایلہ میں شنبہ کا دن ۱، ۲، ۶، ۹، ۱۰; بحیرہ احمر کے ساحل کے یہود ۲; صدر اسلام کے یہود کی آگاہی ۴، ۸; فاسق یہود ۱۳; ہفتہ کے دن یہود کی ماہی گیری ۲، ۱۴; یہود پر حرام شکار ۹، ۱۴; یہود کی تاریخ ۱، ۸، ۱۱; یہود کے محرمات ۱

آیت ۱۶۴

﴿ وَإِذَ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْماً اللهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَاباً شَدِيداً قَالُواْ مَعْذِرَةً إِلَى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴾۱.

اور جب ان کی ایک جماعت نے مصلحین سے کہا کہ تم کیوں ایسی قوم کو نصیحت کرتے ہو جسے اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا اس پر شدید عذاب کرنے والا ہے تو انھوں نے کہا کہ ہم پروردگار بارگاہ میں عذر چاہتے ہیں اور شاید یہ لروگ متقی بن ہی جائیں (۱۶۴)

۱_ ایلہ میں ساکن یہودیوں کے تین گروہ تھے، فاسق متجاوزین، نصیحت کرنے والے یعنی منکرات سے روکنے والے صالحین، اور نھی عن المنکر کو ترک کرنے والے_إذ قالت أمة منهم لم تعظون قوماً

بعد والی آیت کے حصے "الذين ينهون عن السوئ" کی روشنی میں مذکورہ آیت میں موعظہ سے مراد نہی عن المنکر ہے_

۲_ ایلہ کے ساکنین کی اکثریت ہفتہ کے دن مچھلی کے شکار کے گناہ میں آلودہ ہوگئی تھي_إذ قالت أمة منهم لم تعظون قوماً
ہوسکتاہے کہ متجاوزین کو کلمہ "قوماً" کے ساتھ تعبیر کرنے سے مذکورہ بالا مفہوم کی طرف اشارہ مراد ہو_

۳_ ایلہ میں ساکن یہودمیں سے نصیحت کرنے والوں نے اپنے ہم مذہب لوگوں کو خدا کی نافرمانی (ہفتہ کے دن کے احکام کی مخالفت) سے روکا_لمَ تعظون قوماً

۴_ ایلہ کے یہودیوں میں سے نھی عن المنکر کو ترک کرنے والے گروہ نے نصیحت کرنے والوں پر اعتراض کیا اور ان کے عمل (نھی عن المنکر) کو بے جا شمار کیا_لمَ تعظون قوماً

۵_ ایلہ کے یہودیوں میں سے مچھلی کے شکار سے اجتناب کرنے والے (خواہ نصیحت کرنے والے ہوں یا نھی از منکر کو ترک کرنے والے) متجاوزین پر عذاب الہی نازل ہونے یا خدا کی طرف سے ان کی ہلاکت کے بارے میں مطمئن تھے_
الله مهلكهم أو معذبهم عذاباً شديداً

۶_ ایلہ کے متجاوزین کی ہلاکت یا ایک سخت عذاب میں ان کی گرفتار ہونے کے بارے میں اطمینان، ان کے مقابلے میں سکوت اختیار کرنے اور نصیحت کو ترک کرنے والوں کا ایک بہانہ تھا_
لمَ تعظون قوماً الله مهلكهم أو معذبهم عذاباً شديداً

۷_ ہفتہ کے دن کی تعطیل کی حرمت کو توڑنا، ائین یہود میں ایک عظیم گناہ ہے اور شدید عذاب کا باعث ہے_
الله مهلكهم أو معذبهم عذاباً شديداً   عذاب کی شدت، گناہ کے عظیم ہونے پر دالّ ہے_

۸_ نصیحت کرنے والے یہودیوں کا نہی عن المنکر کو ترک کرنے والوں کے اعتراض کے مقابلے میں یہ جواب تھا کہ ہمارے اس عمل (نھی عن المنکر) کا سبب ،بارگاہ خدا میں عذر قائم کرنا، اور متجاوزین کے تجاوز سے اجتناب کے بارے میں امید ہے_قالوا معذرة إلى ربكم و لعلّهم يتقون
کلمہ "معذرة" مصدر ہے اور عذر رکھنے کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے اور ایک مقدر فعل " نعظھم" کیلئے مفعول لہ ہے يعني: ہم انہیں موعظة کرتے ہیں تا کہ بارگاہ خدا میں عذر پیش کرسکیں_

۹_ ایلہ کے مصلحین گناہ کے مقابلے میں سکوت اختیار کرنے کو ناروا شمار کرتے ہوئے نھی عن المنکر کے

تارکین کو بارگاہ خدا میں معذور نہیں سمجھتے تھے_قالوا معذرة إلی ربکم و لعلھم یتقون

موعظہ کرنے والوں کو ظاہراً "ربنا" (ہمارا پروردگار) کہنا چاہیے تھا لیکن انہوں نے "ربّکم" (تمہارا پروردگار) کہا، اس میں اس حقیقت کی طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ خداوند متعال تمہارا پروردگار بھی ہے لہذا اس کے حضور تمہارے پاس کوئی عذر ہونا چاہئے البتہ جان لو کہ اگر تم نے نھی عن المنکر کو ترک کیا تو اس کے سامنے معذور نہیں ہوگے_

۱۰_بندوں پر خدا کی ربوبیت کے بارے میں یہود کے مصلحین کا یقین ہی معاشرے کی اصلاح اور منحرفین کو گناہ اور تجاوز سے روکنے کیلئے ان کی جد و جہد کا باعث تھا_قالوا معذرة إلی ربکم

فوق الذکر مفہوم اسم "رب" کو مد نظر رکھتے ہوئے اخذ کیا گیا ہے_

۱۱_ مچھلی کے شکار سے اجتناب کرنے والے دو گروہوں (نصیحت کرنے والوں اور نھی عن المنکر کو ترک کرنے والوں) کے درمیان مناظرے کی داستان، یاد رکھنے کے لائق ایک عبرت آموز داستان ہے_

إذ قالت أمة منھم لمَ تعظون ...قالوا معذرة إلی ربکم

فوق الذکر مفہوم اس اساس پر مبتنی ہے کہ جب "إذ قالت ..." محذوف فعل "اذکر" کے متعلق ہو_

۱۲_ نھی عن المنکر، لوگوں کو گناہ سے روکنے کا ایک ذریعہ ہے_و لعلھم یتقون

۱۳_ معاشرے کی اصلاح اور نھی عن المنکر کیلئے جد و جہد کرنا سب پر فرض ہے_قالوا معذرة الی ربکم و لعلھم یتقون

۱۴_ بُرائی کے حامل معاشروں میں صرف مصلحین اور نھی عن المنکر کرنے والے ہی بارگاہ خدا میں ایک قابل قبول عذر رکھتے ہیں_لم تعظون قوماً ...قالوا معذرة إلی ربکم

۱۵_ بُرائی سے پرہیز کرنے والے جب تک معاشرے کو گناہ سے روکنے کیلئے کوشش نہ کریں ، خدا کے سامنے ذمہ دار ہیں_ قالوا معذرة إلی ربکم و لعلھم یتقون

۱۶_ فاسق لوگوں کا حق کو قبول نہ کرنا، نھی عن المنکر کو ترک کرنے کا جواز فراہم نہیں کرتا_

لمَ تعظون قوماً اللہ مھلکھم ...قالوا معذرة إلی ربکم و لعلھم یتقون

یہود کے ناصحین نے نہی از منکر کیلئے دو دلیلیں قائم کیں ، ایک بارگاہ خدا میں عذر رکھنا (معذرة الی ربکم) او دوسرا احتمال تاثیر (لعلھم یتقون) ان کے کلام کا تقاضا یہ ہے کہ احتمال تاثیر کا نہ ہونا، نہی عن المنکر کو ترک کرنے کا جواز فراہم نہیں کرتا اور

ایک قابل قبول عذر نہیں ہوگا_

۱۷_ خدا کے فرامین سے سرپیچی کرنے والے فاسقین، ہلاک ہونے یا پھر خدا کی طرف سے ایک سخت عذاب میں مبتلا ہونے کے خطرے سے دوچار ہیں_الله مهلکهم أو معذبهم عذاباً شديداً

اديان: اديان ميں امر بالمعروف ۱، ۳

الله تعالي: الله تعالى كى بارگاه ميں عذر ۸، ۱۳؛ الله تعالى كى طرف سے عذاب ۵، ۱۷؛ الله تعالى كى نافرمانى ۳، ۱۷

ايله: اہل ايله كا عصيان ۲؛ اہل ايله كا قصّہ ۲، ۳، ۴، ۸؛ اہل ايله كى اكثريت ۲؛ اہل ايله كے قصّے سے عبرت حاصل كرنا ۱۱؛ ايله كے امر بالمعروف كرنے والے ۴، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱؛ ايله كے صالحين ۱؛ ايله كے فاسقين ۱؛ ايله كے متجاوزين؛ ايله كے متجاوزين كا عذاب ۵، ۶؛ ايله كے متجاوزين كى ہلاكت ۵، ۶؛ ايله كے مصلحين ۱، ۳، ۵، ۸، ۹، ۱۰؛ ايله كے نہى عن المنكر كرنے والے ۱، ۳، ۱۰؛ ايله كے نھى عن المنكر كو ترك كرنے والے ۱، ۴، ۶، ۸، ۱۱؛ ايله ميں مچھلى كا شكار ۵؛ ايله ميں نھى عن المنكر ۳، ۴

ايمان: ايمان كے آثار ۱۱۰؛ ربوبيت خدا پر ايمان ۱۰

تاريخ: تاريخ سے عبرت حاصل كرنا ۱۱

تجاوز: تجاوز كى ممانعت ۸

ترغيب: ترغيب كے عوامل ۱۰

ذكر: حوادث تاريخ كا ذكر ۱۱

شكار: مچھلى كے شكار سے اجتناب ۱۱

عذاب: عذاب كے اسباب ۷

فاسقين: فاسقين كا حق كو قبول نہ كرنا ۱۶؛ فاسقين كا عذاب ۱۷؛ فاسقين كى آزماءش ۱۷

فريضہ: ترک فريضہ كے اسباب ۶

گناه: گناه سے اجتناب ۱۵؛ گناه كى ممانعت ۱۰، ۱۲، ۱۵؛ گناه كے مقابلے ميں سكوت ۶، ۹

مسؤولیت:عمومی مسؤولیت ۱۳

مصلحین: مصلحین کا عذر ۱۴

معاشرتی نظم و ضبط کے ذراءع:۱۰، ۱۳، ۱۲، ۱۵

معاشرہ:اصلاح معاشرہ ۱۳;فاسد معاشرہ کا عذر ۱۴

نہی عن المنکر:ادیان میں نہی عن المنکر ۱، ۳;نہی عن المنکر ترک کرنے والوں کا گناہ ۹;نہی عن المنکر کا فلسفہ ۸،۱۲ ;نہی عن المنکر کو ترک کرنا ۱۶;نہی عن المنکر کی اہمیت ۱۵;نہی عن المنکر کی عمومیت ۱۳

نہی عن المنکر کرنے والے:نہی عن المنکر کرنے والوں کا عذر ۱۴

ہفتہ:ہفتہ کی چھٹی ۷;ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار ۲

یہود:ایلہ کے یہود ۳، ۵،۶;یہود کی تاریخ ۱;یہود کے محرمات ۷;یہود کے ہاں ہفتہ کا دن ۷، ۲ ;یہود میں گناہان کبیرہ ۷;یہود میں مچھلی کا شکار ۱۱

آیت ۱۶۵

﴿ فَلَمَّا نَسُواْ مَا ذُكِّرُواْ بِهِ أَنجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُواْ بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُواْ يَفْسُقُونَ ﴾.

اس کے بعد جب انھوں نے یاددہانی کو فراموش کردیا تو ہم نے برائی وں سے روکنے والوں کو بچالیا اور ظالموں کو ان کے فسق اور بدکرداری کی بنا پر سخت ترین عذاب کی گرفتار میں لے لیا(۱۶۵)

۱_ ایلہ کی بستی میں مجرم یہودیوں نے مصلحین اور نہی عن المنکر کرنے والوں کے نصائح اور مواعظ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے انہیں فراموش کردیا_فلما نسوا ما ذكّروا به

۲_ خداوند متعال نے ایلہ کی بستی میں نافرمان یہودیوں کو ہفتہ کے دن، مچھلی کا شکار جاری رکھنے اور مصلحین کے مواعظ کی پرواہ نہ کرنے کی وجہ سے ایک سخت عذاب میں بتلاء کردیا_

فلما نسوا ما ذكّروا به ... ا خذنا الذين ظلموا بعذاب بئيس

"بئيس "یعنی شدید

۳_ خداوند متعال نے ایلہ کے یہودیوں میں سے صرف نھی عن المنکر کرنے والے مصلحین کو عذاب میں بتلاء ہونے سے نجات بخشي_ا نجينا الذين ينهون عن السوئ

۴_ خداوند متعال نے ایلہ کے یہودیوں میں سے ان لوگوں کو بھی عذاب میں گرفتار کیا کہ جو خود تو صالح تھے لیکن متجاوزین کو نصیحت نہیں کرتے تھے_ا نجينا الذين ينهون عن السوء وا خذنا الذين ظلموا بعذاب بئيس

گزشتہ آیت میں ایلہ کے یہودیوں کو ان کی کارکردگی کے لحاظ سے تین گروہوں میں تقسیم کیا گیا اور موجودہ آیت میں ان کے انجام کو بیان کیا گیا ہے اور انہیں دوگروہوں میں قرار دیا ہے اس موازنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے نھی عن المنکر ترک کرنے والوں کو بھی ظالموں میں شمار کیا ہے (الذين ظلموا)

۵_ ایلہ کے یہودیوں میں سے نہی عن المنکر ترک کرنے والے، ناصحین کی یاددہانی (نھی عن المنکر کی ضرورت) سے بے اعتناء تھے_فلما نسوا ما ذكروا به "نسوا" اور "ذكّروا" کی ضمیریں متجاوزین اور نہی عن المنکر ترک کرنے والوں کی طرف پلٹتی ہیں، نہی عن المنکر ترک کرنے والوں کو جو تذکّر دیا گیا وہ وہی ہے کہ جو جملہ "معذرة الى ربكم" سے سمجھا جاتا ہے یعنی مصلحین نے انہیں سمجھایا کہ تم بھی نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دو ورنہ جوابدہ ہوگے لیکن انہوں نے اس کی پرواہ نہ کي_

٦_ ہفتہ کے دن کے حکم (کسب مال اور مچھلی کے شکار کی حرمت) کی خلاف ورزی کرنے والے یہودي، خدا کے نزدیک ظالم اور فاسق تھے_و ا خذنا الذين ظلموا بعذاب بئيس بما كانوا يفسقون

۷_ ایلہ کے یہودیوں کا فسق اور ظلم ان پر عذاب الہی کے نزول کا باعث بنا_ا خذنا الذين ظلموا بعذاب بئيس بما كانوا يفسقون

"بما کانوا" میں "ما" مصدریہ ہے اور "باء" سببیہ ہے یعنی ا خذنا هم بسبب فسقهم_

۸_ احکام الہی کی خلاف ورزی اور پھر اس خلاف ورزی پر اصرار، فسق اور ظلم ہے کہ جس کیلئے خدا کی طرف سے سخت سزا ہے_و ا خذنا الذين ظلموا بعذاب بئيس بما كانوا يفسقون

۹_ نھی عن المنکر کو ترک کرنے اور منحرفین کے فسق اور ظلم کے سامنے سکوت اختیار کرنے کی بہت سخت سزا ہے_

ا نجينا الذين ينهون عن السوء و ا خذنا الذين ظلموا بعذاب بئيس

۱۰_ نہی عن المنکر، موعظہ کے مصادیق میں سے ہے_لِمَ تعظون ...الذین ینھون عن السوئ

۱۱_ نہی عن المنکر کوترک کرنے والے ،گنہگاروں کے جرم میں شریک ہوتے ہیں اور ان ہی کی طرح کے انجام سے دوچار ہوتے ہیں_ا نجینا الذين ينهون عن السوء و ا خذنا الذين ظلموا بعذاب بئيس

۱۲_ نہی عن المنکر، گنہگاروں کیلئے معین کیئےئے عذاب سے نجات حاصل کرنے کا باعث ہے_

ا نجينا الذين ينهون عن السوء و اخذنا الذين ظلموا بعذاب بئيس

اللہ تعالی :اللہ تعالی کے افعال ۳، ۴;اللہ تعالی کے عذاب ۸

ایلہ:اہل ایلہ کا قصہ ۱، ۲، ۳، ۴، ۵ ;ایلہ کے صالحین کا عذاب ۴; ایلہ کے مصلحین کی نجات ۳;ایلہ کے نھی عن المنکر کرنے والے ۱;ایلہ کے نھی عن المنکر کرنے والوں کی نجات ۳

ظالمین: ٦

ظلم:ظلم کی سزا ،۹;ظلم کے آثار ۷ ; ظلم کے موارد ۸

عذاب:دنیوی عذاب ۲، ۳، ۴;دنیوی عذاب کے عوامل ۷;عذاب سے نجات ۳;عذاب سے نجات کے عوامل ۱۲;عذاب کے مراتب ۸، ۹

عصیان:عصیان پر اصرار ۸;عصیان کی سزا ،۸;عصیان کے آثار ۸

فاسقین: ٦فسق:فسق کی سزا ،۹;فسق کے اثرات ۷; فسق کے موارد ۸

گناہ:گناہ کے مقابلے میں سکوت ۹

گنہگار:گنہگاروں کے گناہ میں شریک ۱۱

مصلحین: مصلحین سے بے اعتنائی ۵

معاشرہ:فاسق معاشرے کا عذاب ۱۲

موعظہ:

موعظہ سے بے اعتنائی ۲; موعظہ کے موارد ۱۰

نہی عن المنکر: نہی عن المنکر ترک کرنے والوں کا انجام ۱۱; نہی عن المنکر ترک کرنے والوں کا عذاب ۴; نہی عن المنکر ترک کرنے کا گناہ ۱۱; نہی عن المنکر ترک کرنے والوں کی سزا ۹،; نہی عن المنکر ترک کرنے والے ۵; نہی عن المنکر کی اہمیت ۱۰; نہی عن المنکر کے نتائج ۱۲

ہفتہ: ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار ۲، ٦

یہود: ایلہ کے یہود ۵; ایلہ کے یہود کا ظلم ۷; ایلہ کے یہود کا عذاب ۲، ۳، ۴، ۷; ایلہ کے یہود کا فسق ۷; ایلہ کے نافرمان یہود ۱، ۲، ٦; یہود اور ایلہ کے مصلحین ۱، ۲; یہود کے محرمات ٦; یہود میں ہفتہ کا دن ٦

آیت ۱٦٦

﴿ فَلَمَّا عَتَوْاْ عَن مَّا نُهُواْ عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُواْ قِرَدَةً خَاسِئِينَ ﴾.

پھر جب دوبارہ ممانعت کے باوجود سرکشی کی تو ہم نے حکم دے دیتا کہ اب ذلت کے ساتھ بندر بن جاؤ (۱٦٦)

۱_ خداوند متعال نے ایلہ کے یہودیوں کو مچھلی کے شکار کے ذریعے ہفتہ کے دن کا قانون توڑنے کی وجہ سے راندے ہوئے بندروں میں تبدیل کردیا_ فلما عتوا عن ما نھوا عنه قلنا لھم كونوا قردة خسئين

"عتوا" کا مصدر "عتّو" عصیان اور سرکشی کے معنی میں آتاہے "ما نھوا عنه" سے مراد ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار ہے_

۲_ محرمات الہی کو انجام دینے پر اصرار کرنے والے لوگ، ذلیل ہونے اور بارگاہ خدا سے راندے جانے کے خطرے سے دوچار ہوتے ہیں_ كونوا قردة خسئين

"خاسي" یعنی راندہ ہوا نیز حقیر اور ذلیل کے معنی میں بھی آتاہے_ "خاسئين" "كونوا" کیلئے خبر دوم ہے_

۳_ خداوند متعال نے ایلہ کے یہودیوں کو نازل کیے گئے عذاب سے عبرت حاصل نہ کرنے اور مچھلی کے شکار پر مصّر رہنے کی وجہ سے بندروں میں تبدیل کردیا و ا خذنا الذين ظلموا بعذاب بئيس ...فلما عتوا عن ما نھوا عنه

جملہ "ا خذنا الذين ظلموا ..." کے بعد جملہ

"فلما عتوا" کا واقع ہونا اس مطلب کو بیان کرتاہے کہ متجاوزین دنیوی عذاب میں مبتلا ہونے کے بعد بھی اسی طرح مچھلی کے شکار پر مصّر رہے_

۴_ خداوند متعال کا حکم دینا اور چاہنا ہی ایک موجود کے دوسرے موجود میں تبدیل ہونے کیلئے کافی ہے_
قلنا لھم کونوا قردة خسئین

۵_ خداوند متعال، عالم خلقت پر علی الاطلاق حاکمیت رکھتاہے_قلنا لھم کونوا قردة خسئین

آیت شریفہ میں نہیں آیا کہ متجاوزین بندر بن گئے بلکہ صرف بندر ہوجانے کے بارے میں حکم ذکر ہوا ہے، اس معنی میں (یعنی حکم کے عملی ہونے کی تصریح نہ کرنے میں) اس حقیقت کی طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ فرمان الہی اٹل ہے اور کوئی چیز بھی اس کے مانع نہیں بن سکتی ادھر سے حکم دینا اور اُدھر سے اسکا عملی ہونا یعنی حاکمیت علی الاطلاق

٦_ ایلہ کے لوگوں میں سے نھی عن المنکر ترک کرنے والے بندروں میں تبدیل نہیں ہوئے_
فلما عتوا عن ما نھوا عنہ قلنا لھم کونوا قردة

"ما نھو عنہ" کا عنوان نھی عن المنکر کے ترک کرنے کو شامل نہیں ہے اس کے برعکس "ما ذکروا بہ" کا عنوان گزشتہ آیت میں نھی عن المنکر کے ترک کرنے کو بھی شامل ہے_

۷_ ایلہ کے نافرمان یہودیوں کا مسخ ہوکر راندے ہوئے بندروں میں تبدیل ہوجانا، ان کیلئے ایک سخت عذاب الہی تھا_
قلنا لھم کونوا قردة خسئین

بعض کا کہناہے کہ "قلنا لھم ..." گزشتہ آیت میں مذکور اسی "عذاب بئیس" کا بیان ہے_یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس بناء پر "الذین ظلموا" نہی عن المنکر کو ترک کرنے والوں کو شامل نہ ہوگا اس لئے کہ انہوں نے شکار کی حرمت کے قانون کو نہیں توڑا اور بندروں میں تبدیل نہیں ہوئے_

۸_ عالم مادہ میں ایک موجود کے کسی دوسرے موجود میں تبدیل ہوجانے کا امکان موجود ہے_قلنا لھم کونوا قردة خسئین

آفرینش:حاکم آفرینش ۵

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا عذاب ۷; اللہ تعالی کی حاکمیت ۵; اللہ تعالی کے افعال ۳; اللہ تعالی کے اوامر ۴

انواع میں تبدیلي: ۸ ایلہ: اہل ایلہ کا دنیوی عذاب ۷;اہل ایلہ کا قصّہ ۱، ۳، ٦; اہل ایلہ کا گناہ پر اصرار ۳;ایلہ کے نہی عن المنکر ترک کرنے والے ٦

ذلت:

ذلت کے عوامل ۲

عذاب:عذاب سے عبرت پانا ۳؛عذاب کے مراتب ۷

عصیان:عصیان کی سزا، ۱

گناہ:گناہ پر اصرار کے آثار ۲

محرمات:ارتکاب محرمات کے آثار۲

مسخ: مسخ ہو کر بندر بن جانا ۱، ۳، ۷

موجودات:موجودات کا تبدیل ہونا۸؛موجودات کی تبدیلی کا منشاء ۴

ہفتہ:ہفتہ کے دن شکار کی سزا ، ۱؛ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار ۱،۳

یہود:ایلہ کے نافرمان یہود ۷؛ایلہ کے یہود کا عذاب ۳؛ ایلہ کے یہود کا مسخ ہونا ۱،۳،۷؛ ایلہ کے یہود کو راندنا ۱

آیت ۱٦۷

﴿ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَن يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾

.

اور اس وقت کو یاد کرو جب تمھارے پروردگار نے علی الاعلان کہہ دیا کہ قیامت تک ان پر ایسے افراد مسلّط کئے جائیں گے جو انھیں بدترین سختیوں میں مبتلا کریں گے کہ تمھارا پروردگار جلدی عذاب کرنے والا بھی ہے اور بہت زیادہ بخشنے والا مہربان بھی ہے(۱٦۷)

۱_ خداوند متعال نے نافرمان یہودیوں کیلئے مقدر کردیا کہ دنیا میں ایسے لوگوں کے زیر تسلط زندگی بسر کریں کہ جو انہیں مسلسل تکلیفیں دیتے رہیں_و إذ تا ذن ربك ليبعثن عليهم إلى يوم القى مة من يسومهم سوء العذاب

"تا ذن" یعنی قسم کھائی اور اعلان کیا (قاموس)

المحيط) "ليبعثن" کا مصدر "بعث" بھیجنے کے معنی میں آتا ہے اور چونکہ "علي" کے ذریعے متعدی ہوا ہے لہذا مسلط کرنے کے معنی کو متضمن ہے "یسومون" کا مصدر "سوم" ٹھونسنے کے معنی میں ہے_

۲_ خداوند متعال نے نافرمان یہودیوں کو ایک تکلیف دہ زندگی سے دوچار کرنے کے بارے میں اپنے ارادے سے سب کو آگاہ کیا_و إذ تا ذن ربك ليبعثن عليهم إلى يوم القى مة من يسومهم سوء العذاب

۳_ یہودیوں پر لوگوں کو مسلط کرنے کے ذریعے انہیں ذلیل و خوار کرنا، پیغمبر اکرم ﷺ پر ربوبیت خدا کا ہی ایک پرتو ہے اور آنحضرت ﷺ کے ائین کی تقویت اور توسیع کے سلسلہ میں ہے_و إذ تاذن ربك

فوق الذکر مفہوم کلمہ "رب" اور پیغمبر اکرم ﷺ کے خطاب کیلئے استعمال ہونے والی ضمیر کی طرف اس کلمے کے مضاف ہونے کو مد نظر رکھتے ہوئے اخذ کیا گیا ہے_

۴_ یہودی اور ان کا ائین، قیامت تک باقی رہے گا_ليبعثن عليهم إلى يوم القى مة

۵_ الہی سزاؤں میں تاخیر نہیں_إن ربك لسريع العقاب

٦_ یہودیوں پر اذیت دینے والوں کو مسلط کرنا، نافرمانوں اور فاسقین کیلئے خدا کے کیفر سریع کا ایک نمونہ ہے_
ليبعثن عليهم ... إن ربك لسريع العقاب

۷_ تاریخ بشر اور اس کے تحولات ، خدا کے اختیار میں ہیں_ليبعثنّ عليهم إلى يوم القى مة

طول تاریخ میں یہودیوں پر کچھ لوگوں کو مسلط کرنے کی نسبت ، خدا کی طرف دی گئي ہے یہ مطلب اقتضاء کرتا ہے کہ تاریخ بشر اور اس کے تحولات ہمیشہ خدا کے اختیار میں ہوں تا کہ تمام ادوار میں اس کی سزا متحقق ہوسکے_

۸_ خداوند متعال، گناہوں کو بخشنے والا اور اپنے بندوں پر مہربان ہے_و إنه لغفور رحيم

۹_ توبہ اور خدا کی طرف بازگشت ہی یہودیوں کیلئے ذلت اور اذیتیں دینے والوں کے تسلط سے نجات کی راہ ہے_
و إذ تا ذّن ربك ليبعثن ...و إنه لغفور رحيم

دوسروں کے تسلط اور اذیتوں میں یہودیوں کے بتلاء ہونے کو بیان کرنے کے بعد، خدا کی بخشش اور مہربانی کا تذکرہ، اس ہدف کے تحت ہے کہ یہودیوں پر جو کچھ خدا کی طرف سے مقدر کیا گیا ہے یہ اس وقت تک رہے گا کہ جب تک وہ خدا کے فراین سے منہ موڑے رہیں گے_

۱۰_ نافرمان یہودیوں کی ذلت پر تقدیر الہی کا قیام، ایک عبرت آموز اور یاد رکھنے کے لائق بات ہے_
و إذ تا ذن ربك ليبعثن

فوق الذکر مفہوم، مقدر فعل "اذکر" کو مد نظر رکھتے ہوئے اخذ کیا گیا ہے يعني: "اذكر إذ تا ذن ربك ..."

۱۱_ ایلہ کے نافرمان یہودی، دنیوی عذابوں کا ذائقہ چکھنے کے علاوہ قیامت تک برزخی عذابوں میں بھی مبتلاء رہیں گے_
و إذ تا ذن ربك ليبعثن عليهم إلى يوم القى مة من يسومهم سوء العذاب

فوق الذکر مفہوم کی اساس یہ ہے کہ "عليهم" کی ضمیر سے ایلہ کے مسخ شدہ یہودی مراد ہوں اس بنا پر "سوء العذاب" سے دنیوی عذاب مراد نہیں بلکہ "الى يوم القى مه" کی روشنی میں اس سے مراد برزخی عذاب ہوں گے، يعني: "ليبعثن عليهم من بعد موتهم الى يوم القى مة ..."

۱۲_ خداوند متعال نے نافرمان یہودیوں کے عذاب کیلئے برزخ میں کچھ قوتوں کو ان پر مسلط کیا ہے_
ليبعثن عليهم إلى يوم القى مة من يسومهم سوء العذاب

۱۳_ احکام الہی اور قوانین دین کی خلاف ورزی کرنے والے، برزخ میں قیامت تک عذاب میں مبتلاء رہنے کے خطرے سے دوچار ہیں_ليبعثن عليهم إلى يوم القى مه من يسومهم سوء العذاب

۱۴_ برزخی عذاب، خدا کے کیفر سریع کا ایک نمونہ ہے_من يسومهم سوء العذاب إن ربك لسريع العقاب

۱۵_ عذاب برزخ سے نجات کی راہ، بارگاہ خدا میں توبہ کرکے اس کی رحمت کے سائے میں آنا ہے_
من يسومهم سوء العذاب ... إنه لغفور رحيم

۱۶_ خداوند متعال، توبہ کرنے والے گنہگاروں کو اپنی رحمت کے سائے میں لیتے ہوئے ان کے گناہ بخش دیتا ہے اور عذاب برزخ میں مبتلاء نہیں کرتا_و إنه لغفور رحيم

۱۷_ خدا کی رحمت و مغفرت کی امید کے ساتھ ساتھ اس کی سزاؤں کا خوف انسان کی تربیت اور اس کے رشد و کمال کا باعث ہے_إن ربك لسريع العقاب و إنه لغفور رحيم

"رب" کے عنوان کو بروئے کار لانے کے بعد "سريع العقاب" اور "غفور رحيم" کے اوصاف کے ذریعے خدا کی توصیف میں اس مطلب کی طرف اشارہ مل سکتا ہے کہ ان دو صفات کی طرف توجہ انسان میں خوف اور امید پیدا کرتی ہے کہ جو اس کی تربیت اور کمال کا باعث ہوگی_

اسلام: اسلام کی توسیع ۳

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا ارادہ ۲; اللہ تعالی کی ربوبیت ۳; اللہ تعالی کی رحمت ۱۶; اللہ تعالی کی رحمت کی امید ۱۷; اللہ تعالی کی رحمت کے آثار ۱۵; اللہ تعالی کی سزائیں ۱۴،۶،۵; اللہ تعالی کی مغفرت ۸; اللہ تعالی کی مہربانی ۸; اللہ تعالی کی نافرمانی ۱۳; اللہ تعالی کے افعال ۱۲،۷; اللہ تعالی کے مقدرات ۱۰

تاریخ: تاریخ سے عبرت حاصل کرنا ۱۰; تاریخ کا محرک ۷; تاریخ کے تحولات کا سرچشمہ ۷

توبہ: توبہ کے آثار ۹،۵، ۱۵

توابین: توابین کی مغفرت ۱۶

خوف: خوف کے آثار ۱۷; عذاب کا خوف ۱۷

ذکر: حوادث تاریخ کا ذکر ۱۰

ذلت: ذلت سے نجات کے عوامل ۱۷

سزا کا نظام: ۵

عالم برزخ: عالم برزخ میں تسلط ۱۲

عذاب: برزخی عذاب ۱۴; برزخی عذاب سے نجات ۱۵، ۱۶; برزخی عذاب کے اسباب ۱۳; عذاب سے نجات کے اسباب ۱۵، ۱۶

فاسقین: ظالم فاسقین کی سزا ۶

محمد ﷺ: محمد ﷺ کے مقامات ۳

نافرمان: نافرمانوں کی سزا ۱۲،۶; نافرمانوں کو انتباہ ۱۳

یہودي: ایلہ کے نافرمان یہود ۱۱; سرکش یہودی ۲; سرکش یہودیوں کا عذاب ۱۲; سرکش یہودیوں کی ذلت ۱۰; نافرمان یہود کی ابتلاء ۲; نافرمان یہود کی عقوبتیں ۱، ۲; یہود کا برزخی عذاب ۱، ۲; یہود کی عقوبتیں ۹،۶; یہودیوں کا دنیوی عذاب ۱۱; یہودیوں کی ذلت ۳; یہودیوں کی سخت زندگی ۱، ۲، ۶; یہودیوں کی سرنوشت ۱; یہودیوں کی نجات کے عوامل ۹; یہودیوں کے حاکم ۱ یہودیت: یہودیت کا دوام ۴

آیت ۱٦۸

﴿ وَقَطَّعْنَاهُمْ فِي الأَرْضِ أُمَماً مِّنْهُمُ الصَّالِحُونَ وَمِنْهُمْ دُونَ ذَلِكَ وَبَلَوْنَاهُمْ بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴾.

اور ہم نے بنی اسرائیل کو مختلف ٹکڑوں میں تقسیم کردیا بعض نیک کردار تھے اور بعض اس کے خلاف _ اور ہم نے انھیں آرام اور سختی کے ذریعہ آزمایا کہ شاید راستہ پر آجائیں (۱٦۸)

۱_ خداوند متعال نے یہودی معاشرے کو گروہ گروہ کرتے ہوئے روئے زمین میں پراکندہ کردیا_و قطّعنهم فی الا رض ا مماً

کلمہ "امما"، کلمہ "قطّعنا ھم" کیلئے مفعول دوم بھی ہوسکتاہے کہ اس صورت میں "قطّعنا" میں "تصییر" کا معنی متضمن ہوگا چنانچہ "قطّعنا ھم" کی ضمیر "ھم" کیلئے حال بھی ہو سکتی ہے_

۲_ انسان کے تاریخی اور سماجی تحولات خدا کے اختیار میں ہیں_و قطّعنهم فی الا رض امماً ... و بلونهم بالحسنات والسیئات

۳_ پراکندہ کیے گئے یہودیوں کے گروہوں میں سے بعض صالح اور بعض برے ہیں_منهم الصلحون و منهم دون ذلك

کلمہ "دون" غیر کے معنی میں ہے اور "ذلک" اشارہ ہے صالح کی طرف کہ جو "الصلحون" سے سمجھا جاتاہے یعني: "منهم غیر صالحین"

۴_ خداوند متعال نے یہودیوں کے گروہوں کو کبھی تونعمات اور آساءشات عطا کرکے اور کبھی سختیوں اور مشکلات میں مبتلاء کرکے آزمایا_و بلونهم بالحسنت و السیئات

"بلونا ھم" کی مفعولی ضمیر سے مراد تمام یہودی برے اور اچھے بھی ہوسکتے ہیں اور صرف ان میں سے برے بھي، فوق الذکر مفہوم کی اساس احتمال اول ہے_

۵_ دکھ اور سکھ باہدف ہوتے ہیں اور خدا کی طرف سے انسان کی آزماءش کا باعث ہوتے ہیں_

و بلونهم بالحسنت و السیئات

٦_ سختیوں اور آساءشوں کے ذریعے برے یہودیوں کو آزمانے کا ایک مقصد انہیں اصلاح اور نیکی کی طرف پلٹانا تھا_

و بلونهم بالحسنت والسیئات لعلهم یرجعون

"بلوناھم" کی ضمیر اگر غیر صالحین کی طرف پلٹے تو اس صورت میں "لعلھم" کی ضمیر کا ان کی طرف پلٹنا واضح ہے اور اگر "بلوناھم" کی ضمیر تمام یہودیوں (صالح و ناصالح) کی طرف پلٹے تو اس صورت میں "لعلھم" کی ضمیر کا مرجع (استخدام کے طریقے پر) غیر صالحین ہوگا_

۷_ سختیوں اور آساءشوں کے ذریعے انسان کی زندگی میں تغیّر و تبدّل، اس کی بیداری اور اصلاح کی طرف توجہ کا باعث ہے_و بلونھم بالحسنت والسیئات لعلھم یرجعون

۸_ الہی آزماءشیں کچھ اس طرح کی ہوتی ہیں کہ انسان کیلئے اصلاح کی طرف بازگشت کی راہ فراہم کرتی ہیں_

بلونھم بالحسنت والسیئات لعلھم یرجعون چونکہ اصلاح کی طرف بازگشت کو آزماءش کا ہدف قرار دیا گیا ہے لہذا اس میں اس نکتہ کی طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ الہی آزماءشیں کچھ اس طرح ترتیب پاتی ہیں کہ حق و حقیقت کی طرف انسان کے رجحان کی راہ فراہم کریں یعنی الہی آزماءشوں کا مقصد صرف نیک و بد کو ظاہر کرنا نہیں_

آساءش:آساءش کی حکمت ۵، ۷

اصلاح:اصلاح کے اسباب ۶، ۷، ۸

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا امتحان ۴ ;اللہ تعالی کے افعال ۵،۴،۸

امتحان:امتحان کی حکمت ۸;امتحان کے ذراءع ۵

تاریخ: تحولات تاریخ کا منشاء ۲

سماجی تحولات: سماجی تحولات کا سرچشمہ ۲;سماجی تحولات کے آثار۷

سختي: سختیوں کی حکمت ۵، ۷

یہودیوں :یہود کی آساءش کی حکمت ۶;یہود کی مشکلات کی حکمت ۶;یہود کی نعمات ۴;یہود کے امتحان کی حکمت ۶;یہود کے گروہ ۱;یہودیوں کا امتحان ۴;یہودیوں کا انحطاط ۱، ۳ ;یہودیوں کی آساءش ۴;یہودیوں کی تاریخ ۱، ۳، ۴;یہودیوں کے صالحین ۳;یہود کے غیر صالحین ۳

آیت ١٦٩

﴿ فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُواْ الْكِتَابَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَـذَا الأدْنَى وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا وَإِن يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهُ يَأْخُذُوهُ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِم مِّيثَاقُ الْكِتَابِ أَن لاَّ يِقُولُواْ عَلَى اللهِ إِلاَّ الْحَقَّ وَدَرَسُواْ مَا فِيهِ وَالدَّارُ الآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ أَفَلاَ تَعْقِلُونَ ﴾.

اس کے بعد ان میں ایک نسل پیدا ہوی کو کتاب کی وارث تو بنی لیکن دنیا کا ہرمال لیتی رہی اور یہ کہتی رہی کہ عنقریب ہمیں بخش دیا جائیے گ اور پھر ویسا ہی مال مل گیا تو پھر لے لیا تو کیا ان سے کتاب کا عہد نہیں لیا گیا کہ خبردار خدا کے بارے میں حق کے علاوہ کچھ نہ کہیں اور انھوں نے کتاب کو پڑھا بھی ہے اور دار آخرت ہی صاحبان تقوی کے لئے بہترین ہے کیا تمھاری سمجھ میں نہیں آتا ہے(١٦٩)

١_یہودیوں کی تاریخ، دنیا پرست اور گناہ گار قوموں اور نسلوں کا ایک نمونہ ہے_

فخلف من بعدهم خلف ورثو الكتب يا خذون عرض هذا الا دنى و يقولون

٢_ دنیاپرست يہودي، تورات پر اعتقاد رکھنے اور اس تک رسائی کے باوجود، ناجائز طریقوں سے دنیوی مال و منال حاصل کرتے تھے_ورثوا الكتب يا خذون عرض هذا الا دنى و يقولون سيغفر لنا

جملہ "ورثوا الكتب" (تورات انہیں ورثے میں ملي) دو مطالب کی جانب اشارہ ہے اور ہر دو معانی میں دنیاپرست یہودیوں کی مذمت و سرزنش موجود ہے_ (اول) تورات تک ان کی رسائی ہونا (دوم) اس پر اعتقاد کا دعوی کرنا_

٣_ دنیاپرست يہودي، خود اپنی دنیاپرستی کے گناہ اور ناروا طریقوں سے مال و منال حاصل کرنے کے معترف تھے_

يا خذون عرض هذا الا دنى و يقولون سيغفرلنا

جملہ "سيغفر لنا" (ہم بخشے جائیں گے) دنیا پرست یہودیوں کا اپنے گناہگار ہونے کا اعتراف ہے اور یہ بھی ظاہر کررہا ہے کہ (پہلا) جملہ "يا خذون ..."ناجائز طریقوں سے مال حاصل کرنے کی جانب اشارہ ہے_

۴_ دنیا پرست یہودی (ناجائز طریقوں سے دنیوی مال و منال کسب کرنے جیسے) گناہ پر اصرار کرتے تھے_

و إن یا تھم عرض مثله یا خذوہ جملہء "و إن یا تھم ..." (اگر دنیوی مال و دولت دوسری دفعہ اور دوبارہ انھیں پیش کیا جاتا تو وہ اسے حاصل کرنے سے دریغ نہ کرتے) اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ دنیا پرست یہودی ناجائز طریقے سے مال حاصل کرنے جیسے گناہ پر اصرار کرتے تھے_

۵_ آسمانی کتابوں کے وارثوں کو چاہیئے کہ وہ اس فانی دنیا کے ظاہری جلوؤں سے دل نہ لگائیں اور ناجائز طریقے سے دنیوی مال و دولت حاصل کرنے سے پرہیز کریں_ورثوا الکتب یاخذون عرض هذا الادنی

۶_ دنیوی مال و دولت فانی اور ناپائی دار چیز ہے اور اس قابل نہیں کہ اس سے دل لگایا جائیے_یاخذون عرض هذا الادنی

"ادني" افعل تفضیل کا صیغہ ہے، جس کا معنی "نزدیکتر" ہے اوریہاں اس سے "آخرت" کے مقابلے میں "دنیا" مراد ہے، "عرض" لغت میں اس چیز کو کہا جاتاہے کہ جو ثبات نہ رکھتی ہو اور اس سے مراد "مال و دولت" ہےیہاں اس لئے "عرض" سے تعبیر کیا گیا ہے تا کہ مال و دولت کے قابل زوال ہونے کی جانب اشارہ کیا جائیے_

۷_ دنیاپرست یہودیوں کا عقیدہ تھا کہ خداوند ان کے گناہوں کو بغیر توبہ کے بخش دے گا_و یقولون سیغفر لنا و إن یأتھم عرض مثله یأخذوہ

جملہ "و إن یأتھم عرض ..." اس بات کی حکایت کررہاہے کہ گناہگار یہودی دوبارہ حرام کھانے کیلئے تیار ہونے کے باوجود اپنے آپ کو خداوند کی مغفرت کا مستحق قرار دیتے تھے یعنی وہ اپنے گذشتہ عمل سے ہرگز پشیمان نہیں تھے تا کہ توبہ کرتے_

۸_ دنیا پرست یہودي، خداوند کی جانب سے تضمین شدہ مغفرت کے بہانے سے اوامر الہی کی نافرمانی کرتے ہوئے گناہ کے مرتکب ہوتے تھے_

یأخذون عرض هذا الأدنی و یقولون سیغفر لنا

۹_ گناہ کا ارتکاب کرتے ہوئے، مغفرت الہی کا اطمینان رکھنا، ایک انتہائی ناپسندیدہ عقیدہ اور برا گمان ہے_

یأخذون عرض هذا الأدنی و یقولون سیغفر لنا

۱۰_ یہودیوں کے ساتھ خداوند کے عہد و پیمان میں سے ایک، خداوند کی جانب ناروا امور کو منسوب نہ کرنا بھی تھا_
ألم يؤخذ عليهم ميثق الكتب أن لا يقولوا على الله إلا الحق

۱۱_ دنیا پرست یہودیوں کی جانب سے خداوند کی طرف جھوٹی نسبتوں میں سے ایک، توبہ کیے بغیر یہودیوں کے گناہ کی مغفرت کا ادعا بھی تھا_و يقولون سيغفر لنا ...ألم يؤخذ عليهم ...أان لا يقولوا على الله إلا الحق

۱۲_ یہودي، تورات اور الہی عہد و پیمان پر کاربند نہیں تھے_الم يؤخذ عليهم ميثق الكتب

۱۳_ خداوند کی جانب ناحق باتیں منسوب کرنا ایک ناپسندیدہ اور حرام فعل ہے_أن لا يقولوا على الله إلا الحق

۱۴_ خداوند کی جانب ناحق باتیں منسوب کرنے کی حرمت کا حکم تورات میں بھی بیان ہوا ہے_
الم يؤخذ عليهم ميثق الكتب أن لا يقولوا على الله إلا الحق

۱۵_ گناہ پر اصرار کے باوجود، مغفرت الہی کے بارے میں اظہار اطمینان کرنا، خداوند سے ناحق بات منسوب کرنے کے مترادف ہے_و يقولون سيغفر لنا ...ألم يؤخذ عليهم ... أن لا يقولوا على الله إلا الحق

۱۶_ یہودي، خداوند کی طرف ناحق باتیں منسوب کرنے کی حرمت سے آگاہ تھے_و درسوا ما فيه

یہ حقیقت ہے کہ یہودی ہمیشہ تورات کی تلاوت کرتے تھے اور اس حقیقت کو یہاں بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ تورات کی تعلیمات سے پوری طرح آگاہ تھے_

۱۷_ یہودي، تورات کو بار بار پڑھنے کی وجہ سے، اس کے معارف و احکام سے کامل آگاہی رکھتے تھے_
درسوا ما فيه

"درس" کسی چیز کے تکرار کرنے کو کہتے ہیں اور "درس الكتاب" اس وقت کہا جاتاہے کہ جب بار بار پڑھا جائیے (مجمع البیان)

۱۸_ عالم آخرت، ایک برتر عالم ہے اور اس کی نعمتیں، دنیا کی نعمتوں سے بہتر ہیں_والدار الأخرة خير
مندرجہ بالا مفہوم میں کلمہء "خیر" کو بطور افعل تفضیل لایا گیا ہے_

۱۹_ یہودیوں کیلئے تورات کی تعلیمات میں سے ایک، آخرت کے خیر و سعادت ہونے اور دنیا سے اس کے برتر ہونے کی تعلیم بھی تھي_ألم يؤخذ عليهم ميثق الكتب ...الدار الأخرة خير للذين يتقون

۲۰_ عالم آخرت اور اس کی نعمتیں پائی دار اور ناقابل زوال ہیں_عرض هذا الأدني ...والدار الأخرة خير

متاع دنیا کے زوال پذیر ہونے کے مقابلے میں، آخرت کی برتری کو بیان کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا پر آخرت کی برتری اسکی نعمتوں کے ابدی و دائمی ہونے کی وجہ سے ہے_

۲۱_ دنیا کے ناجائز مال و دولت سے پرہیز کرنے والے، عالم آخرت میں دائمی و پائی دار نعمتوں اور خیر محض سے بہرہ مند ہونگے_والدار الأخرة خير للذين يتقون

"يتقون" کا متعلق وہ اعمال و عقائد ہیں کہ جن کی آیت شریفہ میں مذمت کی گئي ہے، مثلاً نا جائز طریقے سے مال و دولت حاصل کرنا اور ناحق باتیں خداوند سے منسوب کرنا_

۲۲_ عالم آخرت، ایک ایسا عالم ہے کہ جو خیر محض اور تقوی اختیار کرنے والوں کیلئے سعادت ہے_
والدار الأخرة خير للذين يتقون

۲۳_ یہودیوں کی تاریخ دنیا پرست اور بے تقوی علماء کا ایک نمونہ ہے_*خلف ورثوا الكتب يأخذون عرض هذا الأدنى ...والدار الأخرة خير للذين يتقون

جملہ "ورثوا الكتب" ہوسکتا ہے ان دو باتوں کی جانب اشارہ ہو (اول) یہ کہ مذکورہ یہودی وہ لوگ ہوں کہ جنہیں تورات نسل بہ نسل دی گئي ہو اور وہ اس تک رسائی رکھتے ہوں (دوم) یہ کہ یہ جملہ حکایت کررہا ہے کہ وہ تورات کی تعلیمات سے پوری طرح آگاہ تھے یہاں مندرجہ بالا مفہوم دوسرے احتمال کی بناء پر اخذ کیا گیا ہے_

۲۴_ تقوی ، اخروی کامیابی کے حصول کا وسیلہ ہے_والدار الأخرة خير للذين يتقون

۲۵_ دنیوی زیب و زینت سے وابستہ نہ ہونا اور ناجائز طریقے سے مال و دولت حاصل کرنے سے دوری اختیار کرنا تقوی اختیار کرنے کی علامت ہے_يأخذون عرض هذا الأدنى و يقولون سيغفر

لنا ...للذين يتقون أفلا تعقلون

۲٦_ دنياپرست يهودي، خداوند كى بارگاه ميں بے عقل اور ناپختہ فكر لوگوں كى حيثيت ركھتے ہيں_أفلا تعقلون

۲۷_ اہل تقوى كيلئے اخروى نعمتوں كے خير ہونے اور پائي دارى كا اعتقاد، ايک صحيح و سالم نظريہ اور عاقلانہ عقيدہ ہے_ والدار الأخرة خير للذين يتقون افلا تعقلون

۲۸_ آخرت جيسے ابدى و جاويد عالم كے بدلے دنيا كے ناپائي دار مال و دولت سے وابستگى اختيار كرنا ايک صحيح و سالم فكر و عقل سے بعيد امر ہے_يأخذون عرض هذا الأدني ...والدار الأخرة خير للذين يتقون أفلا تعقلون

۲۹_عن ابى عبدالله عليه‌السلام : قال: إن الله خصّ عباده بأيتين من كتابه: أن لا يقولوا حتى يعلموا ...قال عزوجل: ألم يؤخذ عليهم ميثاق الكتاب أن لا يقولوا على الله إلا الحق...[۱]

حضرت امام صادق عليه‌السلام سے منقول ہے كہ خداوند عالم نے اپنے بندوں كو، اپنى كتاب كى ان دو آيات كى طرف خصوصى طور پر متوجہ كرايا ہے(تا كہ وہ ان دو مطالب سے آگاہ ہوجائيں) اور يہ كہ وہ كوئي بھى بات منہ سے نہ نكاليں مگر يہ كہ اس كا علم ركھتے ہوں (يعنى بغير علم كے كوئي بات نہ كہيں) اور پھر آپ عليه‌السلام نے اس آيت "الم يؤخذ عليهم ..."كى تلاوت فرمائي ...

آخرت:آخرت كى ابديت ۲۰ ;آخرت كى برترى ۱۸، ۱۹ ;

تورات ميں آخرت كا ذكر ۱۹;دنيا كے بدلے آخرت كو بيچنا ۲۸

الله تعالى :الله تعالى پر افتراء ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱٦ ;الله تعالى كى نافرمانى ۸ ;يہوديوں سے الله تعالى كا عہد ۱۰

تعقل:پسنديده تعقل ۲۷;تعقل سے خالى لوگ ۲٦;عدم تعقل كے اثرات ۲۸

تقوى :تقوى كى نشانياں ۲۵;تقوى كے اثرات ۲۴

تورات:تورات كى تعليمات ۱۴، ۱۷، ۱۹;محرمات تورات ۱۴

دنيا:تورات ميں دنيا كا ذكر ۱۹

---

۱)كافى ج/۱ ص ۴۳ ح ۸_ نورالثقلين ج/۲ ص ۹۱ ح ۳۲۸

دنيا طلبي:دنیا طلبی سے اجتناب ۵;دنیا طلبی کا گناہ ۳;دنیا طلبی کا ناپسندیدہ ہونا ٦;دنیا طلبی کے اثرات ۲۸

دين:علمائے دین کا زہد ۵;علمائے دین کی ذمہ داری ۵

زھد:زھد کی اہمیت ۲۵

سعادت:اخروی سعادت کے عوامل ۲۴

عقیدہ:پسندیدہ عقیدہ ۲۷;تورات پر عقیدہ ۲;مغفرت خدا کا عقیدہ ۷، ۸، ۹، ۱۵;ناپسندیدہ عقیدہ ۹

عمل:ناپسندیدہ عمل ۱۳

کتبآسمانی :آسمانی کتب کے وارث ۵

گناہ:ارتکاب گناہ ۹;گناہ پر اصرار ۴، ۱۵

مال:حرام مال حاصل کرنا ۲، ۳، ۴;حرام مال سے اجتناب ۲۵

متقین:متقین کی سعادت ۲۲، ۲۷;متقین کی آخرت ۲۲ متقین کی اخروی نعمتیں ۲۱

محرمات: ۱۳، ۱٦ محرمات سے اجتناب ۲۱

مقدسات:مقدسات سے سوء استفادہ ۸

نعمت:اخروی نعمتیں ۱۸، ۲۱;دنیوی نعمتیں ۱۸

يهودي:تاریخ یہود ۱، ۲، ۲۳; دنیا طلب یہودیوں کا عقیدہ ۳، ۷، ۱۱;دنیا طلب یہودی افراد کا گناہ ۸; دنیا طلب یہودیوں کی بے عقلی ۲٦; نافرمان يہودي، ۱;یہودی اور تورات ۲، ۱۲، ۱۷;یہودی اور مال حرام ۲، ۳، ۴;یہودیوں کا آگاہ ہونا ۱٦، ۱۷;یہودیوں کا عقیدہ ۱۱، ۱٦ ;یہودیوں کی دنیا طلبی ۱، ۲، ۴ ;یہودیوں کی عہد شکنی ۱۲;یہودیوں کے دنیا طلب علماء ۲۳; یہودیوں کے فاسق علماء ۲۳ ;یہودیوں کے گناہ کی مغفرت ۷، ۸، ۱۱;یہودیوں کے گناہ کے اسباب ۸

آیت ۱۴۰

﴿ وَالَّذِينَ يُمَسَّكُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُواْ الصَّلاَةَ إِنَّا لاَ نُضِيعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِينَ ﴾.

اور جو لوگ کتاب سے تمسک کرتے ہیں اور انھوں نے نماز قائم کی ہے تو ہم صالح اور نیک کردار لوگوں کے اجر کو ضاءع نہیں کرتے ہیں (۱۴۰)

۱_ جو یہودی تورات سے تمسک کریں، اس کی تعلیمات کی پابندی کریں اور نماز قائم کریں وہی نیکی و بھلائی کا راستہ اپنانے والے لوگ ہیں_والذین یمسّکون بالکتب ...إنا لا نضیع أجر المصلحین

تمسیک ("یمسکون" کا مصدر ہے) جس کا معنی حفاظت کرنا اور چھوڑنا ہے آسمانی کتاب کی حفاظت سے مراد یہ ہے کہ انسان اس کے معارف پر اعتقاد رکھے اور اس کے احکام کا پابند ہو_

۲_ خداوند متعال، تورات سے تمسک کرنے والے یہودیوں اور نماز قائم کرنے والے یہودیوں کے اجر و ثواب کو ضاءع نہیں کرے گا_والذین یمسّکون بالکتب ...انا لا نضیع اجر المصلحین

چونکہ مذکورہ آیت، یہودیوں سے مربوط آیات کے سیاق میں لائی گئي ہے لہذا کہا جاسکتا ہے کہ "الذین..." سے مراد اپنے عہد پر عمل کرنے والے یہودی ہیں یا یہ کہ وہ "الذین ..." کے مصادیق میں سے ہیں_

۳_ آسمانی کتابوں سے تمسک کرنے اور نماز قائم کرنے والوں کے اجر کا ضامن، خود خداوند ہے_
والذین یمسّکون بالکتب ...إنا لا نضیع أجر المصلحین

۴_یہودیوں کی گذشتہ نسلوں میں سے بعض لوگ، اپنے دنیا طلب لوگوں کے برعکس تورات کی تعلیمات اور اس کے میثاق (عہد و پیمان) کے پابند تھے اور نماز قائم کرنے والے تھے_

والذین یمسّکون بالکتب و أقاموا الصلوة

۵_ نماز قائم کرنے سے، انسان میں آسمانی کتابوں سے تمسک کرنے اور ان کے مطالب (تعلیمات) پر عمل کرنے کی توانائی و آمادگی پیدا ہوجاتی ہے_والذین یمسّکون بالکتب و أقاموا الصلوة

کتاب سے تمسک کو بیان کرتے وقت فعل مضارع سے استفادہ کیا گیا ہے اور اقامہء نماز کے بیان میں فعل ماضی استعمال کیا گیا ہے لہذا تعبیر کا یہ تفاوت ہوسکتاہے مندرجہ بالا مفہوم کی طرف اشارہ ہو_

٦_ معاشروں کی اصلاح کرنے والوں کے اجر و ثواب کا ضامن خداوند ہے_إنا لا نضیع أجر المصلحین

کلمہ " مصلح" کا اطلاق نیک و صالح عمل انجام دینے والے یعنی اپنی اصلاح کرنے والے پر بھی ہوتاہے اور اس شخص پر بھی کہ جو دوسروں کی اصلاح کیلئے کوشش کرتاہے، مندرجہ بالا مفہوم دوسرے معنی کے مطابق اخذ کیا گیا ہے_

۷_ نیک و صالح اعمال انجام دینے والے لوگ ،الہی اجر و ثواب سے بہرہ مند ہونگے_إنا لا نضیع أجر المصلحین

۸_ معاشرے میں آسمانی کتابوں کے محور بن جانے اور نماز کی جانب رجحان پیدا ہونے سے، قوموں کی صلاح و بھلائی کا راستہ ہموار ہوتاہے_والذین یمسّکون بالکتب و أقاموا الصلوة إنا لا نضیع أجر المصلحین

آسمانی کتب:آسمانی کتابوں پر عمل۵;آسمانی کتابوں پر عمل کا اجر۳;آسمانی کتابوں کا کردار۸

ادیان:ادیان میں نماز۳

اصلاح:اصلاح کا راستہ ہموار ہونا۸

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی جانب سے اجر و ثواب ۲، ۳، ٦، ۷

تورات:تورات پر عمل ،۱; تورات پر عمل کرنے کا اجر۲; تورات پر عمل کرنے والے ۴

توفیق:توفیق کے علل و اسباب ۵

عقیدہ:آسمانی کتابوں پر عقیدہ ۵

عمل صالح: عمل صالح کا اجر۷

مصلحین:

مصلحین کا اجر ۶، ۸

نظام جزا و سزا: ۲،۳

نماز:نماز برپا کرنے کا اجر ۲;نماز برپا کرنے کے

اثرات ۱، ۵، ۸;نماز کا اجر ۳;یہودیوں میں نماز، ۱، ۲، ۴

یہودي:تاریخ یہود ۴;دنیا طلب یہودی ۴;یہودی نماز گذار ۴;یہودیوں میں سے صالح و نیک افراد، ۱، ۴

آیت ۱۷۱

﴿ وَإِذ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ وَظَنُّواْ أَنَّهُ وَاقِعٌ بِهِمْ خُذُواْ مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُواْ مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴾.

اور اس وقت کو یاددلاؤ جب ہم نے پہاڑ کو ایک سائبان کی طرح ان کے سروں پر معلق کردیا اور انھوں نے گمان کر لیا کہ یہ اب گرنے والا ہے تو ہم نے کہا کہ توریت کو مظبوطی کے ساتھ پکڑو اور جو کچھ اس میں ہے اسے یاد کرو شاید اس طرح متقی اورپرہیزگاربن جاؤ(۱۷۱)

۱_ خداوند نے کوہ طور کو لرزاتے ہوئے زمین سے جدا کردیا اور ایک بادل کے ٹکڑے کی مانند بنی اسرائیل کے سروں کے اوپر لاکھڑا کیا_و إذ نتقنا الجبل فوقهم كأنه ظلة

"نتق" (جو کہ نتقنا کا مصدر ہے) کا معنی لرزانا اور اکھاڑنا ہے_"الجبل" میں "ال" عہدذہنی ہے اور کوہ طور کی جانب اشارہ ہے "ظلة" کا معني"، بادل کا ٹکڑا، چھت اور سائبان ہے_پہاڑ اگر انسان کے سر کے اوپر آکھڑا ہو تو اس کی شباہت، چھت و غیرہ سے زیادہ بادل کے ٹکڑے سے ہوتی ہے_

۲_ قوم موسی عليه‌السلام اپنے سروں پر معلق پہاڑ کے گرنے سے ہراسان تھي_و ظنوا أنه واقع بهم

۳_ تورات، بنی اسرائیل کیلئے، خداوند کی جانب سے بھیجی گئي کتاب تھي_خذوا ماء اتينكم

"ماء اتينكم" سے مراد، تورات ہے_

۴_ خداوند نے کوہ طور کو قوم موسی عليه‌السلام پر معلق کرکے، انھیں سنجیدگی کے ساتھ تورات کو قبول کرنے اور اپنے کردار و افکار کو اس کی بنیاد پر استوار کرنے کا حکم دیا_خذوا ماء اتينكم بقوة "خذوا"یعنی لے لو، تورات اور دوسری آسمانی کتابوں کو لینے سے مراد یہ ہے کہ انھیں قبول کیا جائیے اور ان کے احکام پر عمل کیا جائیے_

۵_ تورات کو قبول کرنے اور اس کے فرامین پر عمل پیرا ہونے میں بنی اسرائیل کا ضد اور ہٹ دھرمی سے کام لینا_
و إذ نتقنا الجبل فوقهم ...خذوا ماء اتينكم

٦_ خداوند نے بنی اسرائیل سے چاہا کہ وہ تورات کے معارف و احکام کو حاصل کریں اور ہمیشہ انھیں یاد رکھیں_
و اذكروا ما فيه "ذکر" اس علم کو کہتے ہیں کہ جسے انسان ہمیشہ یاد رکھے اور فراموش نہ کرے_بنابراین "اذكروا ما فيه" یعنی تورات کے مطالب کو حاصل کرو اور انھیں ہمیشہ یاد رکھو_

۷_ خداوند کی طرف سے بنی اسرائیل کو تورات قبول کرنے کی دعوت کا مقصد، ناروا اعمال سے دوری اور تقوی اختیار کرنے پر آمادہ کرنا تھا_خذوا ماء اتينكم بقوة ...لعلكم تتقون

۸_ بنی اسرائیل کے سروں پر پہاڑ کا معلق ہونا ایک ایسا معجزہ اور واقعہ ہے کہ جو ہمیشہ یاد رہے گا_
و إذ نتقنا الجبل فوقهم كأنه ظلة

"إذ" فعل مقدر "اذكروا" سے متعلق ہے_

۹_ انسانوں پر آسمانی کتابوں کے نزول کے مقاصد میں سے ایک ، انکا ناروا اعمال اور غلط عقائد سے پرہیز کرنا اور تقوی کے مقام پر فائز ہونا ہے_خذوا ماء اتينكم بقوة و اذكروا ما فيه لعلكم تتقون

۱۰_ دینداری میں انسان کی ثابت قدمی و بردباری اسے ناروا اعمال و کردار سے دور کرکے تقوی اور پرہیزگاری کے مقام پر فائز کردیتی ہے_خذوا ما ء اتينكم بقوة ...لعلكم تتقون

۱۱_ اہل ایمان کا ایک ضروری فریضہ یہ ہے کہ وہ آسمانی کتاب (کی تعلیمات) حاصل کریں اور ان کے محور پر اپنے عقائد و اعمال مرتب و منظم کریں_خذوا ماء اتينكم بقوة و اذكروا مافيه

۱۲_ دینی تبلیغ کا ایک بہترین طریقہ، الہی احکام و قوانین کے اہداف و مقاصد کی وضاحت و تبیین ہے_
خذوا ماء اتينكم ...لعلكم تتقون

خداوند نے جملہ "لعلكم تتقون" کے ذریعے اپنے اس فرمان (خذوا ماء اتينكم) کا مقصد و ہدف بیان کیا ہے، اور یہ تمام دینی مبلغین کیلئے ایک درس ہے کہ وہ فقط احکام دین بیان کرنے پر ہی اکتفاء نہ کریں بلکہ جہاں تک ہو سکے ان احکام (الہي) کا ہدف و مقصد بھی لوگوں کیلئے بیان کریں_

١٣_عن ابي_ عبدالله عليه‌السلام (فى حديث طويل) قال: ...طور سيناء اطاره الله عزوجل على بنى اسرائيل حين اظلّهم ...حتى قبلوا التوراة و ذلك قوله عزوجل: "و إذ نتقنا الجبل فوقهم كأنه ظلة و ظنوا انه واقع بهم"...(١)

حضرت امام صادق عليه‌السلام سے ایک طویل حدیث کے ضمن میں منقول ہے کہ...خداوند نے طور سینا کو (قوت) پرواز عطا کی اورجب وہ پہاڑ بنی اسرائیل کے سروں پر آکر سایہ افگن ہوگیا تو انھوں نے تورات کو قبول کرلیا_ پھر امام عليه‌السلام نے آیہء مجیدہ"و إذ نتقنا الجبل ..."کی تلاوت فرمائی_

١۴_اسحاق بن عمار و یونس قالا سئلنا ابا عبدالله عليه‌السلام عن قول الله تعالى : خذوا ما آتيناكم بقوة" أقوة فى الابدان أو قوة فى القلب؟ قال: فيهما جميعا(٢)

اسحاق بن عمار اوریونس کہتے ہیں ہم نے حضرت امام صادق عليه‌السلام سے پوچھا: آیہء مجیدہ"خذوا ما آتیناکم بقوة" میں قوت سے کیا مراد ہے قوت بدنی یا قوت قلبي؟ آپ عليه‌السلام نے فرمایا ہر دو قوتیں مراد ہیں_

١۵_عن ابى عبدالله عليه‌السلام فى قول الله: "خذوا ما آتيناكم بقوة " قال: السجود و وضع اليدين على الركبتين فى الصلوة (٣)

حضرت امام صادق عليه‌السلام سے آیہء مجیدہ"خذوا ما اتيناكم بقوة" کے بارے میں منقول ہے کہ (قوت سے مراد یہ ہے کہ) سجدہ کو سعی و کوشش کے ساتھ اور نماز میں رکوع دونوں ہاتھوں کو زانو پر رکھ کر انجام دو_

آسمانی کتب:آسمانی کتب کا کردار، ١١;آسمانی کتب کی تعلیم ١١; آسمانی کتب کے نزول کا فلسفہ ٩;آسمانی کتب میں تقوی ٩

اللہ تعالی :اللہ تعالی کے افعال ١، ٣;اللہ تعالی کے اوامر٦، ٧

ایمان:تورات پر ایمان ۴

بنی اسرائی ل:بنی اسرائیل اور تورات ٣، ۵، ٦، ٧;بنی اسرائیل اور کوہ طور ٢، ٨;بنی اسرائیل کا خوف ٢;بنی اسرائیل کی آسمانی کتاب ٣;بنی اسرائیل کی ذمہ داری ٦;بنی اسرائیل کی ہٹ دھرمی ۵;تاریخ بنی اسرائیل ١، ٢، ٣، ۵، ٨

تقوی :

---

١)احتجاج طبرسی ج/٢ص ٦۵;نورالثقلين ج/٢ص ٩٢ ح ٣٣٢_ ٢)محاسن برقی ج/١ص ٢٦١ ح ٣١٩ ب ٣٣، تفسیر عیاشي/ج ٢ص ٣٧ ح ١٠١_

٣)تفسیر عیاشی ج/٢ص ٣٧ ح ١٠٢;نورالثقلين ج/٢ص ٩٢ ح ٣٣۵_

اہميت تقوى ۷، ۹;تقوى كے عوامل ۱۰

تورات:تورات كا آسمانى كتب ميں سے ہونا ۳;تورات كا كردار ۴، ۷; تورات كى تعليمات ۶;تورات ميں تقوى ۷

دين:تبليغ دين ۱۲

ديندارى:ديندارى كے اثرات ۱۰

ذكر: معجزه كا ذكر ۸

عقيده:عقيدے كى تصحيح كا معيار ۴، ۱۱;ناپسنديده عقيدے سے اجتناب ۹

عمل:ناپسنديده عمل سے اجتناب ۷، ۹، ۱۰

كوه طور:كوه طور كا معلق ہونا ۱، ۴، ۸;كوه طور كى لرزش ۱

مؤمنين:مومنين كى مسؤليت، ۱۱

معجزه:كوه طور كو اوپر اٹھايا جانے والا معجزه، ۸

آيت ۱۷۲

﴿ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِن بَنِي آدَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنفُسِهِمْ أَلَسْتَ بِرَبِّكُمْ قَالُواْ بَلَى شَهِدْنَا أَن تَقُولُواْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ ﴾.

اور جب تمھارے پروردگار نے فرزندان آدم كى پشتوں سے انكى ذرّيت كو لے كر انھيں خود ان كے اوپر گواه بنا كر سوال كيا كہ كيا ميں تمھارا خدا نہيں ہوں تو سب نے كہا بيشت ہم اس كے گواه ہيں_ يہ عہد اس لئے ليا كہ روز قيامت يہ نہ كہہ سكو كہ ہم اس عہد سے غافل تھے(۱۷۲)

۱_ خداوند نے انسانوں ميں سے ہر ايک كو، اس كے آباء كى صلب (پشت) سے ليكر،وجود عطا فرمايا_

و إذ اخذ ربك من بنى أدم من ظهورهم ذريتهم

"ذرية" كا معنى نسل ہے_ "ظہر" (جو كہ ظہور كا مفرد ہے) كا مطلب پشت ہے جسے صلب سے تعبير كيا جاتا ہے_ "ظهورهم" كى ضمير،بنى آدم كى جانب پلٹتى ہے اور "من ظهورهم" "من بنى ء آدم" كيلئے بدل ہے_ نسل بنى آدم كو ان كے صلب (پشت) سے لينے كا مطلب يہ ہے كہ نسل آدم كو ان كے آباء كى صلب سے خلق كيا گيا ہے_

۲_ خداوند، ہر انسان کو خلق کرنے کے بعد، ربوبیت الہی کے متعلق اس کی حقیقت کو اس پر آشکار کردیتا ہے_

و إذ أخذ ربك ...و أشهد هم على أنفسهم الست بربكم

"أشهد على كذا"یعنی اسے حاضر کیا تاکہ وہ کسی امر کے وجود یا کسی فعل کے انجام پانے کو دیکھے، اور اس سے آگاہ ہوجائیے_ تاکہ ضرورت کے وقت اس پر گواہی دے بنابریں "أشهد علی أنفسهم"یعني، خداوند نے انسانوں کو خود ان کے وجود کے ساتھ حاضر کیا تاکہ خود کو دیکھیں_ جملہ "الست بربكم" (آیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں) سے ظاہر ہوتا ہے کہ اپنے شہود سے مراد اپنے آپ کو، ربوبیت الہی کے ساتھ مربوط دیکھنا ہے_ یعنی خود کو دیکھیں اور ادراک کریں کہ ان کا وجود خداوند اور اس کی ربوبیت سے وابستہ ہے_

۳_ انسانوں میں سے ہر ایک دنیوی حیات میں اپنی خلقت کے بعد، دو قسم کے عالم وجود کا حامل ہوتا ہے، ایک وہ عالم کہ جس میں وہ خداوند کے ساتھ اپنے ارتباط کا شہود حاصل کرتا ہے اور دوسرا خداوند سے محجوب اور غیب ہونے کا عالم ہے_و إذ أخذ ربك ...و أشهد هم على أنفسهم

"أشهدهم" کا "أخذ ربک"پر عطف ہونا دلالت کرتا ہے کہ اشہاد و اقرار کا یہ مرحلہ اسی دنیوی حیات میں انجام پاتا ہے_ یعنی موجودہ انسانوں میں سے ہر ایک بذات خود ربوبیت خداوند کا مشاہدہ کرتا ہے جبکہ عام انسان اپنے ربّ کے بارے میں اس قسم کا شہود اور علم حضوری نہیں رکھتے_ لہذا کہہ سکتے ہیں کہ انسان دو پہلوؤں کا حامل ہے_ ایک وہ پہلو کہ جو ربوبیت خدا کا شاہد ہوتا ہے اور دوسرا وہ پہلو کہ جس میں اسے اس قسم کا کوئی شہود حاصل نہیں ہوتا

۴_ ہر انسان عالم شہود میں، ایک قسم کے محسوس انداز میں خداوند کی ربوبیت اور وحدانیت کو پا لیتا ہے_

و أشهد هم على أنفسهم ألست بربكم قالوا بلى

۵_ خداوند متعال نے چاہا کہ انسانوں کو اپنی شناخت و معرفت کرانے کے بعد انھیں ربوبیت خدا اور اپنی عبودیت پر گواہ بنائے_أشهد هم على أنفسهم ألست بربكم

٦_ انسان کا عالم شهود میں ، ربوبیت خداوند کا اعتراف کرنا_ألست بربكم قالوا بلى

٧_ انسان، عالم شهود میں ، ربوبیت خداوند سے آگاہ ہونے کی وجہ سے ہی عالم حجاب میں بھی اس سے آگاہ ہوتا ہے_
أشهد هم على أنفسهم ...أن تقولوا يوم القى مة إنا كنا عن هذا غفلين

"أن تقولوا ..." میں "لام" اور "لا" نافیہ مقدر ہے_ یعنی "لأن لا تقولوا ..." (ہم نے مسئلہ اشہاد کو عملی جامہ پہنا دیا ہے تا کہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہو کہ ہم ربوبیت خداوند سے غافل تھے) اس تعلیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر مسئلہ اشہاد نہ ہوتا تو انسانوں پر حجت بھی تمام نہ ہوتی اور خداوند اپنی ربوبیت سے غفلت کی خاطر مؤاخذہ نہ کرتا_ اس مطلب کا ایک لازمہ یہ ہے کہ مسئلہ اشہاد کی وجہ سے ہی خداوند کے بارے میں انسانوں کو بالفعل آگاہی حاصل ہے_

٨_ فقط خداوند ہی انسانوں کا مالک و مدبر ہے_ألست بربكم قالوا بلى

٩_ عالم شہود کے ہوتے ہوئے عالم حجاب اور دنیوی حیات میں انسان کا ربوبیت خداوند سے غفلت کرنا، ناقابل قبول عذر ہے_أشهد هم على أنفسهم ...أن تقولوا يوم القى مة إنا كنا عن هذا غفلين

١٠_ قیامت کے دن، کوئی بھی انسان اپنی دنیوی زندگی میں ربوبیت خداوند سے غفلت کا دعوی نہیں کرسکتا_
أشهد هم على أنفسهم ...أن تقولوا يوم القى مة إنا كنا عن هذا غفلين

١١_ غفلت، بارگاہ خداوند میں ایک قابل قبول عذر ہے_أن تقولوا يوم القى مة إنا كنا عن هذا غفلين

١٢_ تمام انسان، اولاد آدم عليه‌السلام ہیں_أخذ ربك من بنى ء ادم

١٣_ قیامت، ربوبیت خداوند کے منکرین سے پوچھ گچھ کا دن ہے_أن تقولوا يوم القى مة إنا كنا عن هذا غفلين

١۴_ قیامت کے دن انسان، علم حضوری کے ذریعے جان لے گا کہ خداوند ہی اس کا پروردگار ہے_
إنا كنا عن هذا غفلين

کلمہ ء "هذا" کے ذریعے ربوبیت خداوند کی جانب اشارہ ظاہر کرتا ہے کہ انسان قیامت کے دن اپنے آپ کو خداوند کی بارگاہ میں حاضر پائے گا_ یعنی وہ خداوند کے بارے میں علم حضوری و شہود حاصل کرے گا_

١۵_قال زراره: سألته (ابا جعفر عليه‌السلام : عن قول الله عزوجل: "و إذ أخذ ربك من بنى آدم من ظهورهم ذريتهم و أشهد هم على أنفسهم ألست بربكم قالوا بلى ... " قال: أخرج من ظهر آدم ذريته إلى يوم القى مة فخرجوا كالذرّ

فعرّفهم و أراهم نفسه و لو لا ذلك لم يعرف أحد ربه...(۱)

زرارہ نے حضرت امام باقر عليه‌السلام سے آیہء مجیدہ "و اذ اخذ ربک من بنی آدم..." کے معنی کے بارے میں پوچھا، امام عليه‌السلام نے فرمایا: خداوند نے آدم عليه‌السلام کی پشت (صلب) سے تا قیامت آنے والی ان کی ذریت (نسل) کو مثل چیونیٹیوں کے نکالا اور انھیں اپنی معرفت کروائی اور اپنی (ربوبیت) دکھائی_ اور اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئی بھی اپنے پروردگار کو نہ پہچانتا_

۱۶_عن ابی عبدالله عليه‌السلام : ...إن الله عزوجل أخذ من العباد ميثاقهم و هم أظلّة قبل الميلاد و هو قوله عزوجل: و إذ أخذ ربك من بني آدم ...ألست بربكم قالوا بلي"...(۲)

حضرت امام صادق عليه‌السلام سے منقول ہے کہ: ...خداوند نے بندوں سے ان کی ولادت سے پہلے جبکہ وہ سائے کی مانند تھے، عہد وپیمان لیا_ پھر امام عليه‌السلام نے دلیل کے طور پر آیہء مجیدہ "و إذ أخذ ربک من بنی آدم" کی تلاوت فرمائی_

۱۷_عن ابی بصير عن أبي عبداالله عليه‌السلام فی قول الله: "ألست بربكم قالوا بلى " قالوا بألسنتهم؟ قال: نعم و قالوا بقلوبهم...(۳)

ابوبصیر کہتے ہیں میں نے امام صادق عليه‌السلام سے آیہء مجیدہ "ألست بربکم قالوا بلی" کے بارے میں پوچھا کہ (آیا بنی آدم عليه‌السلام نے یثاق کے وقت) اپنی زبان سے خدا کو جواب دیا ہے؟ آپ عليه‌السلام نے فرمایا: ہاں اور اپنے قلوب سے بھی ہاں کیا ہے_

۱۸_عن ابی بصير عن أبي عبدالله عليه‌السلام قال: قلت له: أخبرنى عن الله عزوجل هل يراه المؤمنين يوم القى مة؟ قال: نعم و قد رأوه قبل يوم القى مة فقلت: متي؟ قال: حين قال لهم "ألست بربكم قالوا بلي" ...ثم قال: ...و ليست الرؤية بالقلب كالروية بالعين...(۴)

ابوبصیر کہتے ہیں میں نے حضرت امام صادق عليه‌السلام سے عرض کی کہ مجھے خداوند عزوجل کے بارے میں بتایئےہ آیا قیامت کے دن مؤمنین اسے دیکھیں گے؟ آپ عليه‌السلام نے فرمایا: ہاں، قیامت کے دن سے پہلے بھی انھوں نے اسے دیکھا ہے میں نے کہا، کب؟ آپ عليه‌السلام نے فرمایا: جس دن (روز الست) خداوند نے ان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا

---

۱) کافي، ج/۲ ص ۱۳ ح ۳; نورالثقلين ج/۲ ص ۹۶ ح ۳۵۱_

۲) علل الشرايع، ص ۸۵ ح ۲، ب ۷۸; نورالثقلین ج/۲ ص ۹۵ ح ۳۴۹_

۳) تفسیر عیاشی ج/۲ ص ۴۰ ح ۱۱۰; نورالثقلین ج/۲ ص ۹۸ ح ۳۶۲_۳) توحید صدوق ص ۱۱۷ ح ۲۰ ب ۸; نورالثقلین ج/۲ ص ۹۷ ح ۳۵۳_

(کیا میں تمھارا پروردگار نہیں ہوں ؟) سب نے کہا "ہاں "...پھر امام عليه‌السلام نے فرمایا ... لیکن قلب کے ساتھ دیکھنا آنکھ کے ساتھ دیکھنے کی مانند نہیں _

١٩_عن أبی عبدالله عليه‌السلام فی قوله تعالی : " ...ألست بربکم قالوا بلي" ...فمنهم من اقر بلسانه فی الذّر و لم یؤمن بقلبه...(١)

حضرت امام صادق عليه‌السلام سے آیہء مجیدہ "ألست بربکم قالوا بلی " کے بارے میں منقول ہے کہ ان (ذریت بنی آدم عليه‌السلام) میں سے بعض نے عالم ذر میں اپنی زبان سے اقرار کیا ہے لیکن قلبی ایمان نہیں رکھتے تھے ...

٢٠_عن النبي صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم : إن الله أخذ المیثاق من ظهر آدم بنعمان یوم عرفه فاخرج من صلبه کل ذریة ...کالذر ...قال: "ألست بربکم قالوا بلی "...(٢)

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے منقول ہے کہ خداوند نے آدم عليه‌السلام کی پشت سے اس کی تمام ذریت (نسل) کو چیونٹیوں کی مانند باہر نکالا اور عرفہ کے دن سرزمین نعمان پر ان سے عہد لیا_ اور فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں ؟ سب نے کہا: ہاں "...

٢١_عبدالله بن سنان عن أبی عبدالله عليه‌السلام قال: سألته عن قول الله عزوجل: "فطرة الله التی فطر الناس علیها" ما تلك الفطرة؟ قال: هی الاسلام، فطرهم الله حین أخذ میثاقهم علی التوحید، قال: ألست بربکم؟ و فیه المؤمن والکافر (٣)

عبداللہ بن سنان کہتے ہیں : میں نے حضرت امام صادق عليه‌السلام سے آیہء شریفہ "فطرة الله التی فطر الناس علیها" کے بارے میں پوچھا کہ: یہ فطرت کیا ہے؟ آپ عليه‌السلام نے فرمایا: اسلام، خداوند نے بنی آدم عليه‌السلام سے یثاق لیتے وقت ، فطرت توحیدی پر خلق کیا اور فرمایا: آیا میں تمہارا ربّ نہیں ہوں ؟ اور اس یثاق میں مؤمن و کافر دونوں شریک تھے_

آدم: نسل آدم، ١٢ اللہ تعالی : اللہ تعالی کی ربوبیت ١٣، ٧، ٣، ٢;اللہ تعالی کی ربوبیت پر گواہی ٥; اللہ تعالی کی ربوبیت کا اقرار٦; اللہ تعالی کی ربوبیت کے جھٹلانے والے ١٣;اللہ تعالی کی تدبیر ٨; اللہ تعالی کی مالکیت ٨; اللہ تعالی کی وحدانیت ٣; اللہ تعالی کے افعال ٥، ٢; اللہ تعالی کے اوامر ٥

---

١) تفسیر قمی ج/١ ص ٢۴٨;نورالثقلین، ج/٢ص ٩٦ ح ٣٥٣

٢)الدر المنثورج/٣ص ٦٠١_٣)کافی ج/٢ص ١٢ ح ٢;نورالثقلین ج/٢ص ٩٥ ح ٣۴٥_

انسان:انسان اور قیامت کا دن ۱۰; انسان عالم ذر میں ۳، ۴، ٦، ۷، ۹ ; انسان عالم خلق میں ۳، ۷، ۹; انسان عالم شهود میں ۳; انسان کا اظہار حقیقت ۲; انسان کا عالم غیب ۳; انسان کا مالک ۸;انسان کا مدبر ۸; انسان کی آگاہي، ۷ ; انسان کی خداشناسی ۴، ۵، ٦، ۱۰;انسان کی خداشناسی کا منشاء ۷ ; انسان کے آباء و اجداد ۱۲; خلقت انسان ۲، ۳ ; خلقت انسان کی کیفیت ۱; صلب انسان ۱۰;عبودیت انسان ۵

عذر:قابل قبول عذر، ۱۱;ناقابل قبول عذر ۹

غفلت:ربوبیت خدا سے غفلت ۹، ۱۰;غفلت کے اثرات ۱۱

قیامت:قیامت کے دن حساب کتاب ۱۳;قیامت کے دن حقائق کا ظاہر ہونا ۱۴;قیامت کے دن علم حضوری ۱۴

آیت ۱۷۳

﴿ أَوْ تَقُولُواْ إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِن قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّن بَعْدِهِمْ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ ﴾.

یا یہ کہہ دو کہ ہم سے پہلے ہمارے بزرگوں نے شرک کیا تھا اور ہم صرف ان کی اولاد میں تھے تو کیا اہل باطل کے اعمال کی بنا پر ہم کو ہلاک کردے گا(۱۷۳)

۱_ عالم شھود کا وجود اور اس عالم میں انسان کا خداوند کی ربوبیت اور وحدانیت سے آگاہ ہونا، شرک اختیار کرنے کیلئے ہر قسم کے بہانے اور عذر کو ختم کردیتاہے_و أشهد هم على أنفسهم ...أو تقولوا انما أشرك ء اباؤنا

۲_ اولاد کیلئے اگر عالم شہود و اقرار نہ ہوتا تو ان کے پاس عقیدہ اپنانے میں اپنے آباء و اجداد کی تقلید و اتباع کے اور کوئی چارہ نہ ہوتا_و أشهد هم على أنفسهم ...او تقولوا انما اشرك ء اباؤنا من قبل

۳_ اگر ربوبیت خدا کے بارے میں گواہی لینے اور اقرارلینے کا واقعہ نہ ہوتا تو بنی آدم اپنی دنیوی زندگی میں خداوند کی ربوبیت و وحدانیت سے آگاہ نہ

ہوپاتے_و أشهد هم على أنفسهم ...او تقولوا انما اشرك ء اباؤنا

۴_ آباؤ و اجداد کا شرک اختیار کرنا، اولاد میں شرک کا رجحان پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے_

إنما أشرك ء اباؤنا من قبل و كنا ذرية من بعدهم

۵_ آباؤ و اجداد کے شرک اختیار کرنے کی وجہ سے شرک کی طرف مائل ہونا بارگاہ الہی میں ایک ناقابل قبول اور فضول عذر ہے_أو تقولوا إنما أشرك ء اباؤنا من قبل و كنا ذرية من بعدهم

۶_ خداوند قیامت کے دن، مشرکین سے پوچھ گچھ کرے گا اور انھیں سزا دے گا_أفتهلكنا بما فعل المبطلون

۷_ شرک اختیار کرنا ایک باطل راستہ ہے اور مشرکین باطل راہ پر گامزن ہیں_أفتهلكنا بما فعل المبطلون

۸_ الہی جزا و سزا کے نظام میں کسی سے بھی دوسرے کے گناہ کے بارے میں پوچھ گچھ نہیں ہوگي_

أفتهلكنا بما فعل المبطلون

آباو اجداد:آباء و اجداد کا شرک ۵;آباء و اجداد کی تقلید ۲;آباؤ و اجداد کے شرک کی اولاد پر تاثیر ۴;آباء و اجداد کے شرک کے اثرات ۴

انسان:انسان کا عالم ذر میں ہونا ۱، ۲، ۳ ;انسان کی آگاہي ۱; انسان کی خداشناسي ۱;انسان کی خداشناسی کا سرچشمہ ۳

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی ربوبیت ۱; اللہ تعالی کی ربوبیت کا اقرار ۳ ; اللہ تعالی کی وحدانیت ۳، ۱; اللہ تعالی کے اخروی اعمال ۶

شرک:شرک کا بطلان ۷;شرک کے اسباب ۴;شرک کے موانع ، ۱

عالم ذر:عالم ذر میں اقرار ۲، ۳

عالم شہود:عالم شہود کا کردار ۲

عذر:ناقابل قبول عذر، ۱، ۵

عقیدہ:عقیدہء شرک ۵;عقیدے کا سرچشمہ ۲

کیفر:

کیفر (سزا) کا ذاتی ہونا ۸;کیفر (سزا) کی خصوصیت ۸

مشرکین:قیامت کے دن مشرکین ٦; مشرکین کا عقیدہ ۷; مشرکین کی سزا، ٦جزا و سزا: کا نظام ۸

آیت ۱۷۴

﴿ وَكَذَلِكَ نُفَصِّلُ الآيَاتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴾.

اور اسی طرح ہم آیتوں کو مفصّل بیان کرتے ہیں اور شاید یہ لوگ پلٹ کرآجاءں (۱۷۴)

۱_ خداوند نے قرآن کی آیات کو روشن اور واضح انداز میں لوگوں کیلئے بیان کیا ہے_و كذلك نفصل الاى ت

۲_ آیات قرآن کی تبیین کا ایک نمونہ وجود انسان کے مراتب و مراحل کا تذکرہ اور ان میں انسان کی کامیابی کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا جاتاہے_و كذلك نفصل الاى ت

۳_ خداوند کی جانب سے آیات کی تبیین کے مقاصد میں سے ایک، لوگوں کا شرک سے توحید کی جانب پلٹنا ہے_ نفصل الآى ت و لعلهم يرجعون

۴_ تمام انسان، شرک کی جانب مائل ہونے سے پہلے موحّد تھے_و لعلهم يرجعون

آیات خدا:آیات خدا کی تبیین ۱، ۲;آیات خدا کی تبیین کا فلسفہ ۳

اللہ تعالی :اللہ تعالی کے افعال ۱

انسان:انسان شناسی ۲;انسانوں کی توحید ابتدائی ۴;وجود انسان کے مراحل ۲

شرک:شرک سے اجتناب ۳;شرک کی پیداءش ۴

عقیدہ:عقیدہ کی تاریخ ۴;عقیدہ توحید کے اسباب ۳

آیت ۱۷۵

﴿ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِيَ آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ ﴾.

اور انھیں اس شخص کی خبر سنایئےس کو ہم نے اپنی آیتیں عطا کیں پھر وہ ان سے بالکل الگ ہوگیا اور شیطان نے اس کا پیچھا پکڑ لیا تو وہ گمراہوں میں ہوگیا(۱۷۵)

۱_ خداوند نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا کہ آپ ﷺ لوگوں کے سامنے بلعم باعورا کا قصہ بیان کریں_

و اتل عليهم نبا الذى ء اتينه اى تنا

اکثر مفسرین کا نظریہ ہے کہ "الذی ء اتینہ" سے مراد، بلعم باعورا ہے کہ جو حضرت موسی عليه‌السلام کے زمانے میں تھا_

۲_ خداوند نے اپنی آیات اور نشانیاں بلعم باعورا کو عطا کیں اور اس نے ان کو اچھی طرح دریافت کرلیا تھا_

الذى ء اتينه ء اى تنا فانسلخ منها

"انسلاخ" کا معنی یہ ہے کہ کوئی چیز اپنی جلد میں سے باہر نکل ائے_ اس آیہ شریفہ میں آیات الہی کو جلد و غیرہ سے (کہ جو انسان سے لپٹی ہوئي ہو) تشبیہ دی گئي ہے بنابراین "فانسلخ منها"

سے ظاہر ہوتاہے کہ آیات الہی جلد کی مانند بلعم پر احاطہ کیئے ہوئے تھیں اور اس پر لپٹی ہوئي تھیں یعنی اس نے اچھی طرح ان (آیات الهي) کو لمس و درک کرلیا تھا_

۳_ بلعم باعورا کا قصہ، دینداروں اور علماء کیلئے ایک عبرت ناک اور فائدہ مند قصہ ہے_

و اتل عليهم نبأ الذى ء اتينه اى تنا

"نبأ" اس خبر کو کہا جاتاہے کہ جس میں بہت بڑا فائدہ ہو(مفردات راغب) گویا، یہ خبر نقل کرنے کا مقصد، دیندار اور علماء طبقے کو متنبّہ کرنا ہے یعني جو لوگ آیات الہی سے بہرہ مند ہیں (انھیں عبرت دلانا ہے)

۴_ بلعم باعورا نے الہی معارف کو نظر انداز کرتے ہوئے، ان سے دوری اختیار کرلی اور (اس طرح وہ) مرتد ہوگیا_ ء اتينه ء اى تنا فانسلخ منها

۵_ بلعم باعورا کے معارف الہی سے دور ہوجانے کے بعد شیطان نے اس کا پیچھا کرنا شروع کردیا_ فأتبعه الشيطن

"اتباع" (اتبع کا مصدر ہے)جو پیچھا کرنے اور تعاقب کرنے کے معنی میں آتا ہے_

٦_ بلعم باعورا معارف الہی سے دور ہوجانے کے بعد، شیطان کے جال میں گرفتار ہوگیا اور اس کا شمار گمراہوں میں ہونے لگا_فأتبعه الشيطن فكان من الغاوين

"غوايہ" مصدر "غاوين" ہے، جس کا معنی گمراہ ہونا ہے_

٧_ تمام انسان، حتی ہدایت یافتہ علماء، شیطان کی پیروی کے خطرے اور گمراہی کے راستے پر پڑنے کے اندیشے سے دوچار ہیں_فانسلخ منها فأتبعه الشيطن فكان من الغاوين

٨_ شیطان کی پیروي، انسان کو گمراہی کے زمرے میں داخل کرنے کا باعث بنتی ہے_
فأتبعه الشيطن فكان من الغاوين

٩_ شیطان ایک ایسا عنصر ہے کہ جس کو انسان کے باطن اور افکار سے آگاہی حاصل کرنے کی قدرت حاصل ہے_
فانسلخ منها فأتبعه الشيطن

آیات اور معارف الہی پر ایمان یا ان سے کفر، قلبی امور میں سے ہے_ پس جب آیات و معارف الہی سے بلعم باعورا کے جدا ہوجانے کے بعد، شیطان نے اس کا پیچھا شروع کردیا تو اس سے پتہ چلتاہے کہ وہ انسان کے اعتقادات و افکار سے آگاہی حاصل کرسکتاہے_

١٠_ شیطان، انسانوں کو گمراہوں کے گروہ میں شامل کرنے کیلئے (ہمیشہ) ان کی گھات میں بیٹھا رہتاہے_
فانسلخ منها فاتبعه الشيطن

"فاء" کے ذریعے جملہ "أتبعہ" کا "فانسلخ منہا" پر عطف اس بات پر دلالت کرتاہے کہ آیات الہی سے بلعم باعورا کی دوری اختیار کرنے اور شیطان کی طرف سے اس کے تعاقب میں آنے کے درمیان کوئي فاصلہ نہیں تھا اور اس سے ظاہر ہوتاہے کہ شیطان (ہر وقت) انسانوں کو گمراہ کرنے کیلئے ان کی گھات میں رہتاہے_

١١_ شیطان، گمراہی کے عوامل میں سے ہے_فأتبعه الشيطن فكان من الغاوين

١٢_ شیطان، ان لوگوں کو گمراہ کرنے سے عاجز و ناتوان ہے کہ جو آیات اور معارف الہی کو اچھی طرح اخذ کرتے ہیں اور ان کی پابندی کرتے ہیں_
فانسلخ منها فأتبعه الشيطن

چونکہ شیطان نے بلعم باعورا کا پیچھا (معارف الہی کو) چھوڑنے کے بعد کیا ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سے پہلے وہ اس پر دسترس نہیں رکھتا تھا اور اسے گمراہ کرنے سے عاجز تھا_

۱۳_عن ابی الحسن الرضا عليه‌السلام : إنه اعطى بلعم بن باعورا الأسم الأعظم فكان يدعو به فيستجاب له فمال إلى فرعون ...قال فرعون لبلعم: ادع الله على موسى و اصحابه ...فركب حمارته ليمرّ فى طلب موسى فامتنعت عليه حمارته فأقبل يضر بها ...حتى قتلها و انسلخ الاسم الاعظم من لسانه و هو قوله: "فانسلخ منها ..."[۱]

حضرت امام رضا عليه‌السلام سے منقول ہے کہ بلعم بن باعورا کو اسم اعظم عطا کیا گیا جس کے ذریعے سے جو دعا وہ مانگتا تھا، قبول ہوجاتی تھي، پس وہ فرعون کی طرف مائل ہوگیا_ پھر فرعون نے اس سے کہا: موسی عليه‌السلام اور اس کے ساتھیوں کے خلاف دعا کرو...پس وہ اپنے گدھے پر سوار ہوا کہ موسی عليه‌السلام کی تلاش میں نکلے_ گدھے نے چلنے سے انکار کردیا اس نے اسے مارنا شروع کردیا یہاں تک کہ وہ گدھا مرگیا_ اور وہ اسم اعظم بھی اسکی زبان سے جاتا رہا_ جیسا کہ خداوند فرماتا ہے: فانسلخ منها "یعنی وہ ہماری آیات سے جدا ہوگیا"

اللہ تعالی :اللہ تعالی کے افعال ۲; اللہ تعالی کے اوامر ۱

بلعم باعورا:بلعم باعورا کا ارتداد ۴، ۵; بلعم باعورا کا قصہ ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ٦; بلعم باعورا کو آیات کا عطا ہونا ۲; بلعم باعورا کی گمراہی ٦

تاریخ:تاریخ سے عبرت ۳

دین:تعلیمات دین سے روگردانی ۴، ٦; تعلیمات دین کا علم ۱۲; علمائے دین کو متنبہ کرنا ۳، ۷دینداری:دینداری کے اثرات ۱۲

شیطان:اطاعت شیطان کے آثار ۸;شیطان اور بلعم باعورا ۵، ٦; شیطان اور ذمہ دار علماء ۱۲; شیطان کا اضلال ۱۰، ۱۱;شیطان کا علم ۹; شیطان کا کردار ۸، ۱۰، ۱۱; شیطان کی اطاعت ۷;شیطان کی قدرت ۹ ; شیطان کی کمزوری ۱۲; شیطان کے پیروکار ٦; نفوذ شیطان کے موانع ۱۲

علم:علم کے اثرات ۱۲

---

۱) تفسیر قمي/ ج ۱ ص ۲۴۸، نورالثقلین ج/ ۲ ص ۱۰۲ ح ۳٦۹_

گمراہ لوگ: ٦، ٨

گمراہي: گمراہی کا خطرہ ٧; گمراہی کے عوامل ٨، ١٠، ١١

محمد ﷺ: محمد ﷺ کی ذمہ داری ١

آیت ١٤٦

﴿ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِن تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَث ذَّلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴾.

اور اگر ہم چاہتے تو اسے انھیں آیتوں کے سبب بلند کردیتے لیکن وہ خودزمین کی طرف جھک گیا اور اس نے خواہشات کی پیروی اختیار کرلی تو اب اس کی مثال کتے جیس ہے کہ اس پر حملہ کرو تو بھی زبان نکالے رہے اور چھوڑ دو تو بھی زبان نکالے رہے_ یہ اس قوم کی مثال ہے جس نے ہماری آیات کی تکلذیب کی تو اب آپ ان قصّوں کو بیان کریں کہ شاید یہ غورو فکر کرنے لگیں (١٤٦)

١_ بلعم باعورا کو عطا شدہ آیات و معارف، اس کو بارگاہ الہی میں بلندترین مقام تک پہنچا سکتے تھے_و لو شئنا لرفعنه بها

"بها" میں "با" استعانت کیلئے ہے اور اسکی ضمیر "آیاتنا" کی طرف پلٹتی ہے_بنابراین جملہء "لرفعناہ بھا" سے ظاہر ہوتاہے کہ بلعم باعورا آیات الہی کے ذریعے بلندترین درجات و مقامات تک پہنچ سکتا تھا_

٢_ بلعم باعورا، ایک دنیا پرست اور ہوا و ہوس کا شکارعالم تھا_و لكنه أخلد إلى الأرض و اتبع هوه

"اخلاد" "أخلد" کا مصدر ہے جب یہ "إلي" کی طرف متعدی ہو تو مائل ہونے اور اعتماد کرنے کا معنی دیتاہے کلمہء "الأرض" کو چونکہ معنوی (روحاني) رفعت و منزلت اور تقرب خدا کے مقابلے میں لایا گیا ہے لہذا اس سے پست و حقیر اور مادي و دنیوی امور مرادہیں_بنابراین "أخلد إلى الأرض" یعنی اس نے دنیوی لذتوں اور مادی امور کی طرف رجحان پیدا کرلیا اور ان سے اپنا دل خوش کرنے لگا_

٣_ بلعم باعورا دنیا طلبی اور ہواپرستی کی وجہ سے قرب الہی کے بلندترین مقام و منزلت پر فائز ہونے سے محروم ہوگیا_

و لو شئنا لرفعنه بها و لكنه أخلد إلى الأرض و اتبع هوه

۴_ الہی معارف و آیات کا عمل، بلندترین درجات تک پہنچنے کا باعث اور بارگاہ الہی میں تقرب حاصل کرنے کا وسیلہ بنتاہے_و لو شئنا لرفعنه بها

۵_ دنیا طلبی اور نفسانی خواہشات کی پیروی الہی معارف و علوم کے مؤثر و کارساز ہونے سے مانع بنتی ہے_
و لو شئنا لرفعنه بها و لكنه أخلد إلى الأرض و اتبع هوه

٦_ قرب الہی کے مقام پر فائز ہونا، دنیا طلبی سے پرہیز کرنے اور ہوائے نفس کی پیروی نہ کرنے سے مشروط ہے_
و لو شئنا لرفعنه بها و لكنه أخلد إلى الأرض و اتبع هوه

۷_ بلند روحانی و معنوی منزلت تک پہنچنا، مشیّت الہی سے وابستہ ہے_و لو شئنا لرفعنه بها

۸_ انسانوں کو معنوی اور روحانی منزلت عطا کرنے میں، خداوند کی مشیت ان کے دنیا طلبی اور خواہشات نفسانی سے پرہیز کرنے سے وابستہ ہے_و لو شئنا لرفعنه بها و لكنه إخلد إلى الأرض

جملہء "و لكنہ أخلد..." جملہ "و لو شئنا ..." کے مفہوم کی تعلیل ہے_يعني:و لو شئنا لرفعنه بها و لكنا لم نشأ ذلك لانه أخلد إلى الأرض"

۹_ مشیت الہی ناقابل تردید ہے_و لو شئنا لرفعنه بها

۱۰_ انسان، اپنے اوپر مشیت خدا کی حاکمیت کے باوجود، اپنی سرنوشت کی تعیین میں دخالت رکھتاہے_
و لو شئنا لرفعنه بها و لكنه أخلد إلى الأرض

جملہء "و لو شئنا ..." سے ظاہر ہوتاہے کہ انسان کی سرنوشت، مشیت الہی سے مربوط ہے_ جملہء "و لكنہ ..." پہلے جملے کے مفہوم کی تعلیل ہے اور دلالت کررہاہے کہ انسان کی سرنوشت کی تعیین میں مشیت الہی خود انسان کے اپنے اعمال سے وابستہ ہے_

۱۱_ جو لوگ دنیا طلب نہیں ہیں اور خواہشات نفسانی سے پرہیز کرتے ہیں، شیطان ان کے اندر نفوذ نہیں کرسکتا_
فانسلخ منها فأتبعه الشيطن ...و لو شئنالرفعنه بها و لكنه أخلد إلى الأرض

پہلی آیت، بلعم باعورا کو گمراہی کی طرف لے جانے کا عامل، شیطان کو قرار دے رہی ہے اور مذکورہ آیت میں ہے کہ اگر وہ (بلعم) دنیاطلب اور اپنی خواہشات کا پیروکار نہ ہوتا تو بلند درجات پر فائز ہوجاتا یعنی شیطان اس کا پیچھا نہ کرتا_ بنابراین انسان کے دنیا کی طرف مائل ہوجانے اور خواہشات کی پیروی کرنے کے بعد شیطان اسے گمراہ کرنے کی کوشش شروع کرتا ہے_

۱۲_ بلعم باعورا کی دنیا طلبی اور خواہشات نفس کی پیروي، آیات الہی سے اسکی دوری اور انھیں جھٹلانے کا باعث بنی ہے_فانسلخ منها ...و لكنه أخلد إلى الأرض

ہوسکتاہے جملہء "و لكنه اخلد ..." "فانسلخ منها" کی علت بیان کررہاہو_ یعنی بلعم بن باعورا کی دنیاطلبی اور ہوا پرستي، باعث بنی ہے کہ اس نے آیات الہی سے دوری اختیار کرلي_

۱۳_ دنیاطلب اور ہوا و ہوس کے پیروکار علمائے دین، آیات الہی کو جھٹلانے اور کفر کی جانب مائل ہوجانے کے خطرے سے دوچار ہوتے ہیں_فانسلخ منها ...و لكنه أخلد إلى الأرض

۱۴_ دنیا طلبی کے سبب بلعم باعورا کی حالت اس کتے کی مانند ہوگئي تھی کہ جس پر اگر حملہ کرو تو بھی زبان نکالتا ہے اور آزاد چھوڑ دو تو بھی زبان نکال کر بھونکتاہے_فمثله كمثل الكلب إن تحمل عليه يلهث او تتركه يلهث

تحمل" حملة" سے لیا گیا ہے اور "حملة" کا معنی حملہ کرناہے "مثل" سے مراد حالت اور صفت ہے_

۱۵_ آیات الہی کو جھٹلانے والوں کی اندرونی حالت اس پیاسے کتے کی مانند ہے کہ جو ہمیشہ بھوں بھوں کرتا رہتا ہے_ ذلك مثل القوم الذين كذبوا بأياتنا

"ذلک" اس حالت کی طرف اشارہ ہے کہ جو جملہ "فمثلہ ..." میں کتے کے بارے میں بیان کی گئي ہے_

۱۶_ خداوند کی جانب سے پیغمبر اکرم ﷺ کو مامور کیا گیا کہ آپ ﷺ آیات الہی کو جھٹلانے والوں کے سامنے بلعم باعورا کا قصہ بیان کریں_فاقصص القصص

"قصّ" (اقصص کا مصدر ہے) جس کا معنی بیان کرنا اور سنانا ہے "قصص"قصہ اور داستان کے معنی میں ہے اور "ال" عہد ذکری ہے اور بلعم باعورا کی داستان کی طرف اشارہ ہے_

۱۷_ بلعم باعورا نے آیات الہی پر ایمان لانے کے بعد ان کی تکذیب کرڈالي_
فمثله کمثل الکلب ...ذلك مثل القوم الذین کذبوا بأیاتنا

۱۸_ بلعم باعورا کے قصے پر توجہ اور غور و فکر انسان کو آیات الہی کی تکذیب کرنے والوں کے برے انجام کے بارے میں سوچنے کے علاوہ، اس قصے سے ہدایت حاصل کرنے پر آمادہ کرتا ہے_فاقصص القصص لعلهم یتفکرون

۱۹_ قرآنی قصوں کے اہداف و مقاصد میں سے ایک ، انسان کو اپنی سرنوشت اور انجام کے بارے میں غور و فکر کرنے پر آمادہ کرنا ہے_فاقصص القصص لعلهم یتفکرون

آیات خدا:آیات خدا کو جھٹلانے کے اسباب ۱۳;آیات خدا کو جھٹلانے کے علل و اسباب ۱۲;آیات خدا کو جھٹلانے والوں کا انجام ۱۸ ;آیات خدا کو جھٹلانے والوں کے حالات ۱۵;آیات خدا کو جھٹلانے والے ۱۷;آیات خدا کے مکذبین اور کتا، ۱۵;آیات خدا کے مکذبین کو موعظہ ۱٦

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی مشیت ۷، ۸، ۱۰;اللہ تعالی کی معیشت کا حتمی ہونا ۹

انسان:انسان کا اختیار ۱۰; انسان کی سرنوشت ۱۰

بلعم باعورا:بلعم باعورا اور کتا ۱۴; بلعم باعورا کا ارتداد۱۷;بلعم باعورا کا ایمان ۱۷; بلعم باعورا کا خواہشات نفس کی پیروی کرنا ۲، ۳، ۱۲;بلعم باعورا کا علم ۲;بلعم باعورا کا قصہ ۱۴، ۱٦، ۱۷، ۱۸ ; بلعم باعورا کو آیات کادیا جانا ۱;بلعم باعورا کی دنیا طلبی ۲، ۳، ۱۲، ۱۴ ; بلعم باعورا کی گمراہی کے اسباب ۱۲;بلعم باعورا کی محرومیت ۳;بلعم باعورا کے حالات ۱۴

تاریخ:تاریخ سے عبرت ۱٦، ۱۸

تفکر:تفکر کی اہمیت ۱۹;تفکر کی راہ ہموار ہونا ۱۸، ۱۹; سرنوشت میں غور و فکر ۱۹

تقرب:تقرب کی شرائط ٦، ۷;تقرب کے علل و اسباب ۴تقرب کے موانع ۳

خواہشات نفس:خواہشات نفس سے اجتناب ٦، ۸، ۱۱خواہشات نفس کی پیروی کے اثرات ۳، ۵، ۱۲

دنیا طلبي:دنیا طلبی سے اجتناب ٦، ۸، ۱۱;دنیا طلبی کے

اثرات ۳، ۵، ۱۲، ۱۴

دین:دین کا کردار، ۱;علم دین کی تاثیر کے موانع ۵

دینداري:دینداری کے اثرات ۴

رشد:رشد کے علل و اسباب ۱

شیطان:زاہد افراد اور شیطان ۱۱;شیطان کے نفوذ کے موانع ۱۱

علماء:دنیا طلب علماء ۲، ۱۳;ہوا پرست علماء ۱۳

قرآن:قرآن کی تشبیہات ۱۴، ۱۵;قرآنی قصص کا فلسفہ ۱۹

کتا:پیاسا کتا ۱۵;کتے سے تشبیہ ۱۴

کفر:کفر کے اسباب ۱۳

محمد ﷺ :محمد ﷺ کی مسؤلیت ۱٦

ہدایت:ہدایت کے عوامل ۱۸

آیت ۱۷۷

﴿ سَاء مَثَلاً الْقَوْمُ الَّذِينَ كَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا وَأَنفُسَهُمْ كَانُواْ يَظْلِمُونَ ﴾.

کس قدر بُری مثال ہے اس قوم کی جس نے ہماری آیات کی تکذیب کی اور وہ لوگ اپنے ہی نفس پر ظلم کر رہے تھے(۱۷۷)

۱_ آیات الہی کو جھٹلانے والے معاشروں کی حالت، انتہائی بری ہے_ساء مثلاً القوم الذین کذبوا بأیاتنا

۲_ کفر اختیار کرنے والے افراد، آیات الہی کو جھٹلاکر ہمیشہ اپنے اوپر ظلم کرتے رہتے ہیں_و ا نفسهم کانوا یظلمون

۳_ آیات الہی کو جھٹلانے والے، اپنے اس جھٹلانے سے خداوند کو کوئی نقصان و ضرر نہیں پہنچاسکیں گے_
و أنفسهم كانوا يظلمون "يظلمون"پر"أنفسهم"کو مقدم کرنا، حصر کا فائدہ دے رہا ہے اور یہ حصر ہوسکتا خداوند کے بارے میں بیان کیا گیا ہو، یعنی جھٹلانے والے، آیات کو جھٹلاکر خداوند کو کسی قسم کا نقصان و ضرر نہیں پہنچاتے بلکہ اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں_
۴_ آیات الہی کو جھٹلانے والے اپنے اس جھٹلانے سے کسی دوسرے کا نقصان نہیں کرسکیں گے_
و أنفسهم كانوا يظلمون

مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر ہے کہ جب حصر دوسروں کے بارے میں بیان کیا گیا ہو، یعنی اس سے پیغمبر ﷺ اور دوسرے مسلمان مراد ہوں، پس تکذیب کرنے والے، اپنی تکذیب سے پیغمبر ﷺ اور دوسرے مسلمانوں کا کوئی نقصان نہیں کرسکیں گے بلکہ وہ اپنے آپ کو ہی نقصان پہنچائیں گے_
۵_ جو لوگ آیات الہی کو جھٹلاکر اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں وہ انتہائی بری حالت میں ہیں_
ساء مثلاً القوم الذين ...أنفسهم كانوا يظلمون

مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب جملہ "أنفسهم كانوا يظلمون" "کذبوا بای تنا" پر عطف ہو یعني: "ساء مثلاً القومالذين أنفسهم كانوا يظلمون" یاد رہے کہ گذشتہ مفاہیم میں جملہ "أنفسهم كانوا يظلمون" کو جملہ "ساء مثلاً ..." پر عطف کیا گیا تھا_

آیات خدا: آیات خدا کو جھٹلانے کے اثرات ۲، ۳، ۴; آیات خدا کو جھٹلانے والوں کا ظلم ۲; آیات خدا کو جھٹلانے والوں کی حالت ۱، ۵; آیات خدا کو جھٹلانے والے ۳، ۴; آیات خدا کو جھٹلانے والے معاشرے ۱; آیات خدا کے مکذبین کا ظلم ۲، ۵

اللہ تعالی: اللہ تعالی کو ضرر پہنچانا ۳

خود: خود پر ظلم ۲، ۵

ظالمین: ۲ قرآن:

تشبیہات قرآن ۱

کفار: کفار کا ظلم، ۲

آیت ۱۷۸

﴿ مَن يَهْدِ اللّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِي وَمَن يُضْلِلْ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴾.

جس کو خدا ہدایت دے دے وہی ہدایت یافتہ اور جس کو گمراہی میں چھوڑ دے وہی خسارہ والوں میں ہے(۱۷۸)

۱_ لوگوں کی ہدایت اور انکا گمراہ ہونا، خداوند کے ہاتھ اور اختیار میں ہے_من يهد الله فهو المهتدى و من يضلل

۲_ حقیقی ہدایت یافتہ وہ ہے کہ جسکی ہدایت، خود خداند کرے_من يهد الله فهو المهتدي

۳_ حقیقی گمراہ وہ ہے کہ جسکو خود خداوند گمراہ کرے_و من يضلل فأولئك هم الخسرون

جملہء "فاولئک ..." جواب شرط کا جانشین ہے اور صدر آیت کے قرینے سے جواب شرط "فھو الضال" ہے_

۴_ آیات الہی کی تصدیق کرنے والے، ہدایت یافتہ اور آیات الہی کو جھٹلانے والے گمراہ پیشہ لوگ ہیں_

الذين كذبوا بايا تنا ...من يهد الله فهو المهتدى و من يضلل

گزشتہ آیت پر غور کرنے سے پتہ چلتاہے کہ ضلال کا مطلوبہ مصداق، آیات خداوند کو جھٹلاناہے اورہدایت کا مصداق، آیات الہی کی تصدیق اور ان پر ایمان لاناہے_

۵_ خدا کے ہاتھوں گمراہ ہونے والے، خسارے میں رہنے والے اور اپنے سرمایہء عمر کو تباہ کرنے والے ہیں_

من يضلل فاولئك هم الخسرون

۶_ہدایت یافتہ لوگوں نے اپنی زندگی تباہ نہیں کی بلکہ

اس سے بہرہ مند ہوئے ہیں_من يهد الله فهو المهتدي

جملہ فأولئك هم الخسرون" کہ جو گمراہوں کے بارے میں بیان ہوا ہے سے سمجھ سکتے ہیں کہ یہاں "و اولئک ھم الرابحون" جیسا ایک جملہ ہدایت یافتہ لوگوں کیلئے، تقدیراً موجود ہے_

۷_ آیات الہی کو جھٹلانا، سرمایہء زندگی کو ضاءع کرنے اور خسارہ اٹھانے کا موجب بنتا ہے_

من يضلل فأولئك هم الخسرون گزشتہ آیت کے قرینے سے گمراہوں کے مطلوبہ مصادیق میں سے ایک آیات الہی کو جھٹلانے والے افراد ہیں_

۸_ خداوند کا گمراہ کرنا، خود انسان کی کج روی اور بدکرداری کی سزا ہے_و من يضلل فأولئك هم الخسرون

آیت، ۱۷۶ میں جملہ "و لكنه أخلد ..." کو دیکھتے ہوئے کہہ سکتے ہیں کہ "من یضلل" کے مصادیق میں سے ایک دنیا طلب اور ہوا پرست لوگ ہیں_یعنی اضلال الہی (خدا کا گمراہ کرنا) در حقیقت، خود ان کے گناہ کی سزا ہے_

۹_ دنیا کی محبت اور خواہشات نفس کی پیروی خسارے اور گمراہی کا راستہ ہموار کرتی ہے_

و لكنه أخلد إلى الأرض ...و من يضلل فأولئك هم الخسرون

آیات خدا: آیات خدا پر ایمان لانے والے ۴; آیات خدا کو جھٹلانے کے اثرات ۷; آیات خدا کو جھٹلانے والے ۴

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا اضلال ۱; اللہ تعالی کی ہدایت ۲،۱; اللہ تعالی کے اختیارات ۱; اللہ تعالی کے اضلال کے اثرات ۵،۳; اللہ تعالی کے اضلال کے علل و اسباب ۸

انحراف: انحراف کے اثرات ۸

خسارہ: زیان و خسارے کے اسباب ۷; زیان و خسارے کے عوامل ۹

خواہشات نفس کی پیروي: خواہشات نفس کی پیروی کے اثرات ۹

دنیا طلبي: دنیا طلبی کے اثرات ۹

عمر: سرمایہء عمر ۶; سرمایہء عمر کی تباہی ۵، ۷ ;عمر سے فائدہ اٹھانا ۶

گمراہ افراد: ۳، ۴گمراہوں کا خسارہ ۵

گمراہي:گمراہی کا زمینہ ۹;گمراہی کا منشاء ۱

ہدایت:ہدایت کا سرچشمہ ۱ہدایت یافتہ لوگ: ۶،۴،۲

آیت ۱۷۹

﴿ وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيراً مِّنَ الْجِنِّ وَالإِنسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لاَّ يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لاَّ يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لاَّ يَسْمَعُونَ بِهَا أُوْلَئِكَ كَالأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُوْلَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴾.

اوریقینا ہم نے انسان و جنات کی ایک کثیر تعداد کو گویا جہنم کے لئے پیدا کیا ہے کہ ان کے پاس دل ہیں مگر سمجھتے نہیں ہیں اور آنکھیں ہیں مگر دیکھتے نہیں ہیں اور کان ہیں مگر سنتے نہیں ہیں _ یہ چوپایوں جیسے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں اور یہی لوگ اصل میں غافل ہیں (۱۷۹)

۱_بہت سے انسانوں اور جنّوں کا انجام، جہنم ہے_و لقد ذرا نا لجهنم كثيرا من الجن والإنس

۲_ خداوند نے بہت سے جن و انس کو جہنم میں داخل ہونے کیلئے خلق کیا ہے_

و لقد ذرأنا لجهنم كثيراً من الجن والإنس "ذرأ" (مصدر ذرانا) کا معنی خلق کرنا ہے_

۳_ انسانوں اور جنات کی سرنوشت تعیین کرنے والا اور انھیں انجام تک پہنچانے والا ،فقط خداوند ہے_

و لقد ذرأنا لجهنم كثيراً من الجن والإنس

۴_ انسانوں کی طرح جنات کا بھی فریضہ ہے کہ وہ آیات الہی کی تصدیق کریں اور اس کے فرامین بجا لائیں_

و لقد ذرأنا لجهنم كثيراً من الجن والإنس

گزشتہ آیت کے مطابق، وہ جنات دوزخ میں جائیں گے کہ جنہوں نے آیات الہی کو جھٹلایا ہے_ بنابراین وہ بھی ایسی مخلوق ہے کہ جن پر احکام الہی فرض ہیں_ پس ان کے فرائض میں سے ایک، آیات الہی پر ایمان لانا ہے_

۵_ انسانوں کی طرح جنّات بھی وسائل ادراک (قلب، کان و آنکھ) کے حامل ہیں_

لهم قلوب لا يفقهون بها و لهم أعين لا يبصرون بها و لهم ء اذان لا يسمعون بها

٦_ بہت سے انسان اور جنّات، قلب اور دوسرے وسائل ادراک رکھنے کے باوجود، اپنے آپ کو الہی معارف و حقائق کے سمجھنے سے محروم رکھتے ہیں_لهم قلوب لا يفقهون بها

جملہ "لهم قلوب" (ان کے دل موجود ہیں) ظاہر کرتا ہے کہ گمراہ انسان اور جنات، وسائل ادراک رکھتے ہیں_ اور جملہ "لا يفقهون بها" وضاحت کررہا ہے کہ وہ معرفت و شناخت کے ان وسائل سے فائدہ حاصل نہیں کرتے_

۷_ انسان اور جنات اپنی سرنوشت اور انجام کی تعیین میں مؤثر کردار ادا کرسکتے ہیں (یعنی دوزخ میں بھی جاسکتے ہیں اور اس سے نجات بھی حاصل کرسکتے ہیں)لهم قلوب لا يفقهون بها ...و لهم ء اذان لا يسمعون بها

"لا يفقهون بها" اور اسی جیسے دوسرے جملات سے ظاہر ہوتا ہے کہ گمراہ لوگ، معرفت و شناخت کے وسائل سے فائدہ نہ اٹھانے کی وجہ سے، گمراہی کی وادی میں گرفتار ہوتے ہیں ، لہذا وہ خود مقصر ہیں_

۸_ بہت سے انسان اور جنّات دیکھنے والی آنکھیں اور سننے والے کان رکھنے کے باوجود، اپنے آپ کو آیات الہی کے دیکھنے اور سننے سے محروم رکھتے ہیں_و لهم أعين لا يبصرون بها لهم ء اذان لا يسمعون بها

۹_ دوزخ کے عذاب میں گرفتار ہونا ہی آیات الہی کو جھٹلانے والوں کے خسارے کی علامت ہے_

فأولئك هم الخسرون و لقد ذرأنا لجهنم كثيراً من الجن والإنس

مذکورہ آیت ہوسکتا ہے اس خسارے و زیان کی وضاحت ہو کہ جسے گزشتہ آیت کے ذیل میں ، گمراہی کے بارے میں بیان کیا گیا ہے_

۱۰_ دنیا کے دلدادہ ، ہوا پرست اور آیات الہی کی تکذیب کرنے والے علمائے دین، اہل دوزخ ہیں_

لكنه أخلد إلى الأرض واتبع هوه ...و لقد ذرأنا لجهنم كثيراً

مذکورہ آیت کے گذشتہ آیات کے ساتھ ارتباط کے نتیجہ میں مندرجہ بالا مفہوم اخذ ہوتا ہے_

۱۱_ جہنم ان انسانوں اور جنات کا ٹھکانہ ہے کہ جنہوں نے اپنے آپ کو دینی حقائق و معارف کے ادراک سے محروم کر رکھا ہے_و لقد ذرأنا لجهنم ...لهم قلوب لا يفقهون بها

۱۲_ آیات الہی کو جھٹلانے والے، معارف الہی سے محروم ہونے میں چوپایوں کی مانند ہیں_أولئك كالأنعم

آیات الہی کو جھٹلانے والے گمراہوں کے چوپایوں کے مساوی ہونے (اور اصطلاح کے مطابق "وجہ شبہ") کی دلیل، یہ جملہ "لا يفقهون بها و ..." ہے (یعنی معارف الہی کے ادراک سے محرومیت کی وجہ سے گمراہ لوگ، چوپایوں کے مساوی ہیں)_

۱۳_ آیات الہی کو جھٹلانے والے، معارف الہی کی معرفت و شناخت کے وسائل سے استفادہ نہ کرنے کی وجہ سے چوپایوں سے بھی بدتر ہیں_بل هم أضل

حرف "بل" اضراب کیلئے ہے اور یہاں ایک غرض سے دوسری اہم غرض کی طرف منتقل ہونے کے معنی میں ہے_ پس "بل" کا فائدہ یہ ہے کہ اگرچہ جھٹلانے والے افراد، آیات الہی کے ادراک میں چوپایوں کی مانند محروم ہیں_ لیکن آیات الہی کی پہچان و شناخت حاصل کرنے والے وسائل (دل، آنکھ اور کان) وغیرہ سے بہرہ مند ہیں جبکہ حیوانات ان وسائل سے خالی ہیں_ لہذا انھیں چوپایوں سے بھی پست تر ہونا چاہیئے_

۱۴_ دینی حقائق و معارف کا فہم اور حق کو دیکھنا، سمجھنا اور سننا ہی انسانیت کا معیار اور انسان کی چوپایوں پر برتری کی اصل و بنیاد ہے_أولئك كالأنعم

۱۵_ معارف الہی سے ناآگاہ لوگ ہی حقیقت میں بے خبر اور غفلت زدہ افراد ہیں_أولئك هم الغفلون

۱۶_عن أبی جعفر عليه‌السلام فی قوله: "لهم قلوب لا يفقهون بها" أی طبع الله عليها فلا تعقل" و لهم أعين" عليها غطاء عن الهدی "لا يبصرون بها و لهم أذان لا يسمعون بها" أی جعل فی أذانهم و قرا فلن يسمعوا_ الهدی[1]

آیت "لهم قلوب ..."کی توضیح میں حضرت امام باقر عليه‌السلام سے منقول ہے کہ: خداوند نے ان کے

۱_ تفسیر قمی ج/۱ ص ۲۴۹; نورالثقلین ج/۲ ص ۱۰۳ ح ۳۷۰_

دلوں پر مہر لگادی ہے جس کی وجہ سے وہ نہیں سمجھتے اور ان کی باطنی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے لہذا (راہ) ہدایت کو نہیں دیکھتے_ اور ان کے (اندروني) کان بوجھل ہوگئے ہیں لہذا ہدایت (کی ندا) نہیں سنتے_

آیات خدا:آیات خدا کی تکذیب کرنے والوں کی سزا ۱۰;آیات خدا کی تکذیب کے اثرات ۹;آیات خدا کے فہم سے محروم افراد۸، ۱۱، ۱۲ ;آیات خدا کے فہم سے محرومیت ۶، ۸، ۱۱;آیات خدا کے مکذبین اور چوپائے ۱۲، ۱۳;آیات خدا کے مکذبین کا خسارہ ۹

ادراک:ادراک سے محروم لوگ ۸، ۱۱

اقدار کا تعیّن:اقدار معین کرنے کا معیار ۱۴

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی خالقیت ۲; اللہ تعالی کے افعال۳; اللہ تعالی کے اوامر۴

انسان:ادراک سے محروم انسان ۶;انسان کا انجام ۳; انسان کی سرنوشت پر اثر انداز عوامل ۷;انسانوں کا جہنم میں ہونا ۱، ;چوپایوں پر انسان کی برتری ۱۴;خلقت انسان کا فلسفہ ۲;سرنوشت انسان کا سرچشمہ ۳

انسانیت:انسانیت کا معیار ۱۴

ایمان:آیات خدا پر ایمان ۴

جبر و اختیار: ۷

جنّات:ادراک سے محروم جنات ۶، ۸، ۱۱ ;جنات کا ادراک ۵، ۶ ;جنات کا انجام ۳;جنات کا جهنم میں ہونا، ۱ ; جنات کا قلب ۵، ۶ ; جنات کا کان ۵، ۸ ; جنات کی آنکھیں ۵، ۸ ; جنات کی خلقت کا فلسفہ ۲ ; جنات کی سرنوشت پر اثرانداز ہونے والے عوامل ۷; جنات کی سرنوشت کا منشاء ۳;جنات کی مسؤلیت ۴;جنات کے فرائض ۴

جهنم: جہنم کے اسباب ۹، ۱۰، ۱۱

جهنمی افراد: ۱، ۹، ۱۰، ۱۱

حق شناسي:حق شناسی کی اہمیت ۱۴

حیوانات:

بدترین حیوانات ۱۳

دنیا طلبي:دنیا طلبی کی سزا، ۱۰

دین:تعلیمات دین سے جاہل لوگ، ۱۵;علم دین کی اہمیت ۱۳، ۱۴

سعادت:سعادت کے عوامل ۷

شقاوت:شقاوت کے عوامل ۷

شناخت:شناخت کے وسائل ۱۳

علمائے دین:دنیا طلب علمائے دین ۱۰;ہوا پرست علمائے دین ۱۰

غافلین: ۱۵

قرآن:تشبیہات قرآن ۱۲

ہوا پرستي:ہوا پرستی کی سزا، ۱۰

آیت ۱۸۰

﴿ وَلِلّهِ الأَسْمَاء الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا وَذَرُواْ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَآئِهِ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ ﴾.

اور اللہ ہی کے لئے بہترین نام ہیں لہذا اسے انھیں کے ذریعہ پکارو اور ان لوگوں کوچھوڑدو جو اس کے ناموں میں بے دینی سے کام لیتے ہیں عنقریب انھیں ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائیے گا (۱۸۰)

۱_ تمام بہتر اور اچھے نام (اسمائے حسنی) فقط خداوند کیلئے ہیں_و للہ الأسماء الحسني

"الأسماء" میں "ال" استغراق اور کُل کے معني

میں ہے "حسنی" احسن کا مؤنث ہے جس کا معنی "سب سے اچھا رکھا گیا ہے یعنی اگر خداوند "الرحمن" کے نام سے پکارا جاتاہے تو یہ اس کی رحمت واسعہ کے لحاظ سے ہے_

۲_ فقط خداوند تمام کمالات کا حامل اور ہر قسم کے نقص و عیب سے منزہ ہے_و للہ ألاسماء الحسنی

"ہے "الاسماء" کی "ألحسني" کے وصف سے توصیف، ظاہر کرتی ہے کہ اسم سے مراد وہ نام ہے کہ جس کا معنی ملحوظ

"الاسماء الحسنی "پر "للہ" کا مقدم ہونا، حصر کا فائدہ دے رہا ہے_ جو صفت اور اسم، کمال مطلق پر دلالت نہ کرے بلکہ

نقص و کمی کی حکایت کرے تو وہ بہترین اسم اور صفت نہیں ہوگی لہذا جملہ "للہ ألاسماء الحسنی" خداوند کیلئے ایسے نام کی نفی کرتا ہے_

۳_ سوائے خداوند کے، تمام (موجودات) نقص و کمی کے حامل اور کمال مطلق سے خالی ہیں_و للہ ألاسماء الحسنی

"للہ" کے مقدم ہونے سے جو حصر ظاہر ہوتا ہے اسی سے مندرجہ بالا مفہوم اخذ کیا گیا ہے_

۴_ خداوند کی کمالات مطلق کے ذریعے توصیف اور ہر نقص و عیب سے اسکی تنزیہ کرتے ہوئے بارگاہ الہی میں دعا کرنے کی ضرورت_و للہ ألاسماء الحسنی فادعوہ بھا

۵_ نقص و کمی ظاہر کرنے والی صفات کے ساتھ خداوند کی توصیف کرنے والوں سے دوری اختیار کرنے کا ضروری ہونا_

و ذرو الذین یلحدون فی أسمئه "ذروا" "تذرون" کا فعل امر ہے یعنی انھیں چھوڑ دو یا ان سے دور ہو جاؤ_

۶_ ہر عیب و نقص سے منزہ اور تمام کمالات کے حامل خداوند پر اعتقاد رکھنا انسان کو اس کی عبادت و پرستش اور حمد و ستاءش کرنے پر آمادہ کرتا ہے_و للہ ألاسماء الحسنی فادعوہ بھا

"فادعوہ" میں حرف "فاء" سببیہ ہے_ اور اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ خدا کی عبادت اور اسے پکارنا اس لئے ہے کہ وہ تمام کمالات کا حامل ہے اور ہر قسم کے عیب و نقص سے منزہ ہے_

۷_ نقص و کاستی ظاہر کرنے والے نام و وصف سے خدا کو پکارنا، انحراف اور حق و اعتدال سے خارج ہونا ہے_

و ذروالذین یلحدون فی أسمئه

"یلحدون" کا مصدر "اِلحاد" ہے جس کا معنی انحراف اور حد اعتدال سے خارج ہونا ہے_ "للہ الأسماء الحسنی" کے قرینے سے اسمائے الہی میں انحراف یہ ہے کہ خداوند کو ایسے نام سے یا ایسی صفت سے پکارا جائیے جن سے نقص و کاستی ظاہر ہوتی ہو_

۸_ خداوند کی توصیف کرنے اور اسے پکارنے میں ایسے ناموں اور اوصاف سے اسے پکارا جائیے اور اس کی توصیف کی جائیے کہ جو کمال مطلق کو ظاہر کر رہے ہوں_و للہ ألاسماء الحسنی فادعوہ بھا

۹_ غیر خدا کو، الہی ناموں اور اوصاف سے پکارنا، اس کے اسماء میں الحاد اور اعتدال سے انحراف ہے_

و للہ ألاسماء الحسنی ...و ذروا الذین یلحدون فی أسمئه

جملہ "و للہ الاسماء الحسني" دلالت کررہاہے کہ خداوند کے علاوہ کوئي بھی اسمائے حسنی کا حامل نہیں_بنابراین غیر خدا کو ایسے اچھے اچھے ناموں و اوصاف سے پکارنا کہ جو فقط خداوند کیلئے سزاوار ہیں ، اسمائے الہی میں الحاد ہوگا_

١٠_ خداوند کونقص و کاستی پر مشتمل اوصاف سے پکارنا، خداوند کی جانب سے سزا و عذاب کا موجب بنے گا_

و ذروا الذین یلحدون فی أسمئه سیجزون ما کانوا یعملون

١١_ خداوند میں نقص و کمی کے خیال و تصور کا نتیجہ ناپسندیدہ اعمال و کردار ہوگا_*و ذروا الذین ...سیجزون ما کانوا یعملون و ما کانوا یعملون" ظاہر کررہاہے کہ اسمائے الہی میں الحاد کرنے والے اپنے اعمال کی وجہ سے سزا پائیں گے جبکہ اسمائے الہی میں الحاد یعنی خداوند کو ان اسماء و صفات سے پکارنا کہ جو کمال مطلق پر دلالت نہیں کرتے یا غیر خدا کو خداوند کے خاص ناموں سے پکارنا، عمل کے زمرے میں شمار نہیں ہوتا، لہذا یہی احتمال دیا جاسکتاہے کہ اسمائے الہی میں الحاد کا لازمہ ،ناپسندیدہ اعمال و کردار ہے_

١٢_ الہی سزائیں ، گناہگاروں کے ناپسندیدہ اعمال و کردار کا رد عمل ہیں_سیجزون ما کانوا یعملون

"ما کانوا یعملون" میں "ما" مصدریہ ہے آیت کا مفاد یہ ہوگا کہ "سیجزون عملهم" عمل کو جزا کے عنوان سے بیان کرنا ظاہر کررہاہے کہ ملحدین کی سزا، ان کے ناپسندیدہ عمل کا دوسرا رخ ہے_

١٣_عن الرضا علیه‌السلام قال: إذا نزلت بکم شدّة فاستعینوا بنا علی اللّه و هو قول اللّه"و للّه ألاسماء الحسنی فادعوه بها" (١)

حضرت امام رضا علیه‌السلام سے منقول ہے کہ جب تم پر کوئي مصیبت یا بلا نازل ہو تو ہمارا واسطہ دے کر خدا سے دعا مانگو کہ یہ خدا کے اس قول کے موافق ہے کہ "اور اللہ کے اچھے اچھے نام ہیں ، پس اسے انہی سے پکارو"_

١٤_عن ابی عبداللّه علیه‌السلام ...و له الاسماء الحسنی التی لا یسمّی بها غیره و هی التی وصفها فی الکتاب فقال: "فادعوه بها و ذروا الذین یلحدون فی اسمائه" جهلا بغیر علم یشرك و هو لا یعلم ...فلذلك قال:"و ما یؤمن اکثرهم

١)تفسیر عیاشی ج٢، ص ٤٢، ح١١١٩، بحارالانوار ج ٩١ ص ٥ ح ٧_

بالله إلا وهم مشركون" فهم الذين يلحدون فی أسمائه بغير علم فيضعونها غير مواضعها ...[1]

حضرت امام صادق عليه‌السلام سے منقول ہے کہ: ...اچھے اچھے نام خداوند کیلئے ہیں غیر خدا کو ان ناموں سے نہ پکارو_ اور اچھے نام وہی ہیں کہ جو اس نے اپنی کتاب میں ذکر کیئے ہیں اور فرمایا ہے "خدا کو ان ناموں سے پکارو اور جو لوگ خدا کے ناموں میں الحاد کرتے ہیں ، انھیں چھوڑدو "جو شخص جہالت کی بناء پر خدا کے ناموں کے بارے میں منحرف ہوجاتا ہے، وہ نا دانستہ طور پر شرک میں گرفتار ہوجاتا ہے ...اسی لئے خدا نے فرمایا: ان میں سے اکثر اللہ پر ایمان نہیں لاتے مگر یہ کہ شرک سے آلودہ ہوجاتے ہیں ، یہ وہ لوگ ہیں کہ جو اسمائے الہی میں الحاد کرتے ہیں اور انھیں اپنی جگہ پر نہیں رکھتے ...

اللہ تعالی :اللہ تعالی سے مختص امور ۳،۲،۱; اللہ تعالی کا کمال ۲، ۸،٦،۳; اللہ تعالی کا منزہ ہونا ۵، ۳،۲ ، ٦ ; اللہ تعالی کا نام رکھنے کی شرائط ۱۰،۸،۷; اللہ تعالی کی تنقیص کی سزا ۱۰;اللہ تعالی کی تنقیص کے آثار ۱۱; اللہ تعالی کی تنقیص کرنیوالوں سے روگردانی ۵; اللہ تعالی کی توصیف کی شرائط ۸،۷; اللہ تعالی کی سزائیں ۱۲; اللہ تعالی کے اسمائے حسني ۱; اللہ تعالی کے اسماء میں الحاد ۹ ; اللہ تعالی کے نامناسب نام رکھنا ۱۰

انحراف:انحراف کے مواقع ۷، ۹

ترغیب دلانا :ترغیب دلانے کے اسباب ٦

ایمان:ایمان کے اثرات ٦

حمد:حمد کے اسباب ٦

ذکر:ذکر خدا، ۷ عبادت:عبادت کے اسباب ٦

عمل:ناپسندیدہ عمل کی سزا ،۱۲;ناپسندیدہ عمل کے علل و اسباب ۱۱

کمال:کمال مطلق ۳

کیفر (سزا):کیفر کے اسباب ۱۰

گناہگار:گناہگاروں کی سزا، ۱۲

مناجات:

۱_ توحید صدوق، ص ۳۲۴ ح ۱، ب ۵۰; نور الثقلین ج/ ۲ ص ۱۰۴ ح ۳۷۶_

اہمیت مناجات ۴;مناجات کرنے کے آداب ۴

موجودات:موجودات کا نقص ۳

نام:بہترین نام ،۱نام رکھنا:نام خدا کے ساتھ نام رکھنا ۹

نظام جزا و سزا:۱۲

آیت ۱۸۱

﴿ وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ﴾.

اور ہماری مخلوقات ہی میں سے وہ قوم بھی ہے جو حق کے ساتھ ہدایت کرتی ہے اور حق ہی کے ساتھ انصاف کرتی ہے(۱۸۱)

۱_ انسانوں اور جنات میں سے بعض ہدایت کرنے والے اور عدل و انصاف سے کام لینے والے ہیں_

و ممن خلقنا أمة يهدون بالحق و به يعدلون

مندرجہ بالا مفہوم آیت کے ظاہر سے اخذ کیا گیا ہے کہ انسانوں اور جنات کے درمیان اس قسم کے افراد بھی موجود ہیں ، اس بناء پر توجہ رہے کہ ہدایت کرنے والے افراد (ہمیشہ) حق کے ساتھ سمجھے جاتے ہیں_ لہذا اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں وہ ہدایت کرنے والے افراد مراد ہیں کہ جو خداوند کی جانب سے، لوگوں کی ہدایت کیلئے منتخب کیے گئے ہیں اور یہ بھی قابل ذکر ہے کہ "ممن خلقنا" سے مراد آیت ۱۷۹ کے مطابق، انسان اور جنات ہیں_

۲_ معاشروں میں الہی ہادی و راہنما، خود بھی ہمیشہ حق و حقیقت کے ساتھ رہتے ہیں_و ممن خلقنا ا مة يهدون بالحق

مندرجہ بالا مفہوم اس احتمال پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "بالحق" میں "باء" مصاحبت کیلئے ہو، يعني: يهدون مصاحبين الحق

۳_ الہی راہنما حق پر بنی طریقوں اور وسائل کے ساتھ دوسروں کی ہدایت و رہنمائی کرتے ہیں نہ کہ باطل وسائل سے_

و ممن خلقنا أمة يهدون بالحق

مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "بالحق" میں "باء" بائے استعانت ہو_

۴_ عدالت پیشہ افراد ہمیشہ حق کو اپنی قضاوت کا میزان قرار دیتے ہیں اور اسی کی بنیاد پر فیصلے کرتے ہیں_و به يعدلون

"بہ" "يعدلون" سے متعلق ہے اور اس میں "باء" بائے استعانت ہے_

۵_ انسانوں اور جنات میں سے ایک گروہ کو اپنے ہم نوع افراد کی ہدایت و رہنمائی کی ذمہ داری اٹھانی چاہیئے اور ان کے درمیان عدالت و انصاف قائم کرنا چاہیئے_و ممن خلقنا أمة يهدون بالحق و به يعدلون

مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "یھدون" اور "یعدلون" جیسے جملات، انشاء کی صورت میں بیان کیے گئے ہوں، اس بناء پر آیہء شریفہ انسانوں اور جنات کیلئے ایک حکم و دستور کی حامل ہے کہ ان میں سے ایک گروہ کو چاہیئے کہ وہ ہدایت و راہنمائی کرنے اور عدل و انصاف قائم کرنے کی ذمہ داری اٹھائے_

٦_ معاشرے میں ہدایت و راہنمائی کے ذمہ دار افراد کو چاہیئے وہ ہمیشہ حق کے ساتھ رہیں اور حق کی بنیادوں پر دوسروں کی ہدایت کریں_و ممن خلقنا أمة يهدون بالحق

باطل:باطل سے استفادہ ۳

جنات:عادل جنات ۱ ;ہدایت کرنے والے جنات ۱،۵

حسن عقلي: ۴عدالت پیشہ افراد: ۱عدالت پیشہ افراد کی قضاوت ۴

قضاوت:حق پر مبنی قضاوت ۴ ;قضاوت میں عدالت کرنا ۵

ہادی و راہنما افراد:ہادی افراد کی صفات ۲ ;ہادی افراد کی مسؤلیت ٦ ;ہدایت کرنے والوں کی حق طلبی ۲،٦

ہدایت:ہدایت کا طریقہ ۳، ٦ ;ہدایت کے وسائل ۳ہدایت کرنے والے: ۱،۵

آیت ۱۸۲

﴿ وَالَّذِينَ كَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لاَ يَعْلَمُونَ ﴾.

اور جن لوگوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی ہم انھیں عنقریب اس طرح لپیٹ لیں گے کہ انھیں معلوم بھی نہ ہوگا (۱۸۲)

۱_ خداوند اپنی آیات کے جھٹلانے والوں کو تدریجاً ہلاکت و پستی کی جانب لے جاتا ہے تا کہ دوزخ میں جانے کے قابل ہوجائیں_والذين كذبوا بايا تنا سنستدرجهم من حيث لا يعلمون

"استدرجہ الی کذا" یعنی اسے درجہ بدرجہ

اور قدم بہ قدم کسی چیز کے نزدیک کیا گیا_ آیت ۱۸۹ کے مطابق "سنستدرجهم" کا متعلق، جہنم ہے، یعنی ہم جھٹلانے والے افراد کو بتدریج جہنم کے نزدیک کرتے ہیں_

۲_ خداوند بغیر کسی تنبیہ کے، غافل کرنے والے عوامل (رفاہ و آساءش و غیرہ) کے ذریعے، آیات الہی کے جھٹلانے والوں کو پستی و ہلاکت کی جانب لے جاتا ہے_ سنستدرجهم من حيث لا يعلمون

۳_ پستی و ہلاکت کی جانب جانے والے، اپنی ہلاکت و انحطاط کے پرفریب عوامل سے ناآگاہ و غافل ہوتے ہیں_

سنستدرجهم من حيث لا يعلمون

۴_ سماعة بن مهران قال: سألت أبا عبد الله عليه‌السلام عن قول الله عزوجل: "سنستدرجهم من حيث لا يعلمون" قال:

هو العبد يذنب الذنب فتجدد له النعمة معه تلهيه تلك النعمة عن الاستغفار من ذلك الذنب(۱)

سماعہ بن مہران کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام صادق عليه‌السلام سے آیت "سنستدرجهم ..." کے بارے میں پوچھا: آپ عليه‌السلام نے فرمایا: آیت میں استدراج سے مراد یہ ہے کہ کوئی بندہ خدا، گناہ کرے اور اس کے بعد اسے ایک نئي نعمت دی جائیے اور وہ اس میں مشغول ہوجائیے_ اور (اپنے سابقہ) گناہ سے استغفار و توبہ نہ کرے_

آیات خدا: آیت الہی کے مکذبین کی آساءش ۲; آیات الہی کے مکذبین کی رفاہ ۲; آیات الہی کے مکذبین کی سزا، ۱، ۲

اللہ تعالی: اللہ تعالی کے افعال ۱، ۲; سنن الہي، ۱، ۲

انحطاط: عوامل انحطاط ۱، ۲; عوامل انحطاط سے غفلت و جہالت ۳

جہنم: جہنم کے اسباب; ۱

سنت: استدراج (تدریجاً عذاب کے نزدیک کرنے) کی سنت ۱، ۲

---

۱) کافی ج/ ۲ ص ۴۵۲ ح ۳; نور الثقلین ج/ ۲ ص ۱۰۶ ح ۳۸۸

آیت ۱۸۳

﴿ وَأُمْلِي لَهُمْ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴾.

اور ہم تو انھیں ڈھیل دے رہے ہیں کہ ہماری تدبیر بہت مستحکم ہوتی ہے(۱۸۳)

۱_ (آیات الہی کو) جھٹلانے والے کفرپیشہ افراد کو مہلت دینا اور ان کے عذاب وہلاکت میں تاخیر کرنا، سنت خداوند ہے_و أملی لهم إن کیدی متین

(مادہ ملاوة سے املی کا مصدر) املاء ہے جس کا معنی مہلت دینا اور تاخیر کرنا ہے یہ کہ بیان شدہ حقیقت (مہلت دینا اور تاخیر میں ڈالنا) آیات الہی کو جھٹلانے والوں کے بارے میں ہے اس سے پتہ چلتاہے کہ تاخیر سے مراد، عذاب میں تاخیر کرنا ہے_

۲_ آیات الہی کو جھٹلانے والے، خداوندکی جانب سے عذاب کے حقدارہیں_و أملی لهم

مہلت دینا اور عذاب کو تاخیر میں ڈالنا، اس وقت درست ہے کہ جب عذاب کا استحقاق، بالفعل موجود ہو_

۳_ خداوندکی آیات کو جھٹلانے والے، خداوند کے مکر وکید (تدبیر) میں مبتلا ہوجائیں گے_إن کیدی متین

۴_ تکذیب کرنے والوں کے عذاب میں تاخیر کرنا اور انھیں غفلت زدہ اورپرفریب عوامل کے ساتھ درجہ بدرجہ ہلاکت و پستی کے مقام تک لے جانا ہی ان کے بارے میں خداوند کا مکر وکید (تدبیر) ہے_

سنستدرجهم ...و أملی لهم إن کیدی متین

"کید" سے مراد وہی استدراج اور مہلت دیناہے کہ جسے گزشتہ آیت میں ذکر کیا گیا ہے_

۵_ تکذیب کرنے والے کفرپیشہ افراد کو، خداوند کا مہلت دینا، ان کے عذاب میں اضافے کا پیش خیمہ ہے_

و أملی لهم إن کیدی متین

چونکہ امھال (مہلت دینا) "کید" کے عنوان سے ذکر ہوا ہے_ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مہلت دینا، عذاب میں اضافہ کرنے کیلئے ہے_

۶_ خداوند کا مکر وکید (تدبیر) مضبوط اور ناقابل شکست ہے_

إن كيدى متين

"متين" كا معني، محكم و استوار ہے_

آيات خدا:آيات خدا كے مكذبين كا بتلا ہونا ۳;آيات خدا كے مكذبين كو مہلت ۱، ۳، ۵;آيات خدا كے مكذبين كى سزا،۱، ۲، ۳

الله تعالى :الله تعالى كا مہلت دينا۵; الله تعالى كى تدبير۳،۴،

۵; الله تعالى كى طرف سے ديے گئے عذاب۲; سنن الہى ۱،۴

سنت:سنت استدراج ۴;مہلت كى سنت ،۱

عذاب:اہل عذاب ۲، ۵;عذاب ميں تاخير ۱، ۴ ;عذاب ميں زيادتى كا پيش خيمہ ۵;موجبات عذاب ۲

كفار:كفار كو مہلت ۱، ۵;كفار كى سزا، ۱

آيت ۱۸۴

﴿ أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُواْ مَا بِصَاحِبِهِم مِّن جِنَّةٍ إِنْ هُوَ إِلاَّ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴾.

اور كيا ان لوگوں نے يہ غور نہيں كيا كہ ان كے ساتھ پيغمبر ميں كسى طرح كا جنون نہيں ہے_ وہ صرف واضح طور سے عذاب الہى سے ڈرانے والا ہے(۱۸۴)

۱_ زمانہء بعثت كے كفار، پيغمبر ﷺ اكرم كو توحيد و معادكى دعوت كے سبب ايك مجنون و ديوانہ شخص سمجھتے تھے_

أو لم يتفكروا ما بصاحبهم من جنة

"جنة" كا معنى ديوانگى ہے چونكہ بعد والى آيات ميں قيامت اور توحيد كا مسئلہ پيش كيا گيا ہے لہذا كہا جاسكتاہے كہ معارف الہى ميں سے يہ دو مسئلے (توحيد و معاد) پيغمبر ﷺ پر جنون و ديوانگى كى تہمت لگانے كا سب سے زيادہ باعث بنے ہيں_

۲_ خداوند نے كفرپيشہ افراد كو اپنے غلط دعوى (يعنى پيغمبر ﷺ كو مجنون خيال كرنے) كے بارے ميں تفكر كى دعوت دى ہے_أو لم يتفكروا ما بصاحبهم من جنة

۳_ لوگوں كے ساتھ پيغمبر ﷺ كى معاشرت اور اٹھنے بيٹھنے كى ياد دلاتے ہوئے، خداوند نے مشركين كو ان كے اس (بيہودہ) خيال (پيغمبر ﷺ كے جنون كے تصور)

کے بطلان سے آگاہ کیا ہے_أو لم يتفكروا ما بصاحبهم من جنة

کلمہ "صاحب" کا استعمال اور پھر اس کے ساتھ ضمیر کا اضافہ (صاحبهم یعنی ان کا ہم نشین) اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ اس میں غور و فکر کرنا ہی مشرکین کے اس دعوی کے بطلان کیلئے کافی ہے_ یعنی آپ ﷺ ہمیشہ ان کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے رہے ہیں_ اگر آپ ﷺ میں جنون و دیوانگی کا ذرا بھر اثر بھی ہوتا تو ظاہر ہوجاتا_

۴_ عصر بعثت کے لوگوں کے پاس، کوئی ایسی دلیل نہیں تھی کہ جو پیغمبر ﷺ میں کسی قسم کے جنون کی حکایت کرتی_

ما بصاحبهم من جنة

۵_ حقائق تک پہنچنے کا بہترین طریقہ، تفکر ہے_أو لم يتفكروا

۶_ تفکر کی بنیاد پر دینی اعتقادات و نظریات کو استوار کرنے کی ضرورت_أو لم يتفكروا

۷_ پیغمبر ﷺ انتہائی صراحت اور وضاحت کے ساتھ کفار کیلئے آیات کی تکذیب کے خطرات بیان فرماتے تھے_

إن هو إلا نذير مبين

۸_ پیغمبر ﷺ کے منصبی فرائض اور ذمہ داریوں میں سے ہے کہ آپ ﷺ لوگوں کو برے انجام سے ڈرائیں اور انذار کریں_إن هو إلا نذير مبين

آیات خدا: آیات خدا کی تکذیب کے اثرات ۷

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی دعوت ۲

انجام: برا انجام ۸

تفکر: تفکر کی اہمیت ۵، ۶ ; تفکر کی دعوت ۲; تفکر کے اثرات ۵

حقائق: حقائق معلوم کرنے کے وسائل ۵

عقیدہ: عقیدے کے فکری مبانی ۶

کفار: صدر اسلام کے کفار ۱; کفار اور حضرت محمد ﷺ ۱، ۲ ; کفار کا دعوی ۲; کفار کی مسؤلیت ۲

لوگ: لوگوں کو انذار (ڈرانا) ۸

محمد ﷺ :آنحضرت ﷺ پرجنون کی تہمت ۱، ۲، ۳ ;تاریخ محمد ﷺ ۳، ۴ ;تبلیغ محمد ﷺ ۷ ;دعوت محمد ﷺ ۱، ;صدر اسلام اور محمد ﷺ ۳، ۴ محمد ﷺ اور جنون ۴ ; محمد ﷺ اور کفار ۷ ; محمد ﷺ کی مسؤلیت ۸ محمد ﷺ کے انذار ۸
مشرکین :مشرکین اور محمد ﷺ ۳
معاد :معاد کی طرف دعوت ۱

آیت ۱۸۵

﴿ أَوَلَمْ يَنظُرُواْ فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّهُ مِن شَيْءٍ وَأَنْ عَسَى أَن يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴾ .

اور کیا ان لوگوں نے زمین و آسمان کی حکومت اور خدا کی تمام مخلوقات میں غور نہیں کیا اور یہ کہ شاید ان کی اجل قریب آگئی ہو تو یہ اس کے بعد کس بات پر ایمان لے ائیں گے (۱۸۵)

۱_ آسمانوں اور زمین کا مملوک ہونا، یعنی کسی خالق کا محتاج اور ایک ہستی بخش ذات سے وابستہ موجودات میں سے ہونا_أو لم ينظروا فى ملكوت السموت والأرض

"ملکوت" مصدر ہے اور اپنے نائب فاعل (السموات والأرض) کی طرف مضاف ہے یعنی آیہء شریفہ میں "ملکوت" مصدر مجہول ہے_بنابراین ملکوت السموات، یعنی آسمانوں کا مملوک ہونا_قابل ذکر ہے کہ یہاں مملوکیت سے مراد، حقیقی و تکوینی مملوکیت ہے یعنی وجودی وابستگی مراد ہے_

۲_ عالم خلقت میں موجود ہر شيء مملوک ہے اور وجود حاصل کرنے میں اپنے خالق کی محتاج ہے_
أو لم ينظروا فى ملكوت ...و ما خلق الله من شيئ

"ما خلق الله" "السموات" پر عطف ہے یعنی "او لم ينظروا فى ملكوت ما خلق الله " اور "من شيئ" "ما خلق الله " میں موجود "ما" کیلئے بیان ہے_

۳_ خداوند نے لوگوں کو دعوت دی ہے کہ وہ عالم خلقت کے وابستہ ہونے اور ہمیشہ ایک ہستی بخش ذات کا

محتاج ہونے میں غور و فکر اور تأمل کریں_أو لم ينظروا فى ملكوت السموات والأرض و ما خلق الله من شيئ

۴_ ایک ہستی بخش مالک کی طرف موجودات کائنات کی وابستگی و احتیاج میں غور و فکر، کائنات پر خداوندیکتا کی حاکمیت مطلق کی طرف انسان کی ہدایت و راہنمائی کرتاہے_أو لم ينظروا فى ملكوت السموات والأرض و ما خلق الله من شيئ

چونکہ اس کلام کے مخاطب مشرکین ہیں _ اس سے ظاہر ہوتاہے کہ آسمانوں اور زمین کے ملکوت میں انھیں غور و فکر کرنے کی دعوت دینے کا مقصد، انھیں خدا کی حاکمیت مطلق کی جانب لے جاناہے_

۵_ عالم خلقت میں متعدد آسمانوں کا موجود ہونا_أو لم ينظروا فى ملكوت السموات

۶_ کفار، معارف الہی (توحید، قیامت و غیرہ) کی حقیقت جاننے کیلئے، کائنات کے ملکوتی پہلو میں غور و فکر نہ کرنے کی وجہ سے سرزنش و ملامت کے مستحق ہیں_أو لم ينظروا فى ملكوت السموات والأرض و ما خلق الله من شيئ

جملہ "أو لم ينظروا ..." میں استفہام، انکار توبیخی ہے _

۷_ خداوند تمام موجودات کا خالق اور ان پر مکمل سلطنت و حکومت رکھتاہے_

أو لم ينظروا فى ملكوت ...ما خلق الله من شيئ

۸_ خداوند نے کفر پیشہ معاشروں کو دعوت دی ہے کہ وہ اپنی موت وہلاکت کے قریب الوقوع ہونے میں غور و فکر کریں_

أو لم ينظروا في ...أن عسى أن يكون قد اقترب أجلهم

۹_ زندگی کے ختم ہوجانے اور موت کے قریب ہونے کی طرف توجہ، انسان میں حق اور معارف دین (توحید، نبوت و قیامت) کے انکار سے بچنے کی آمادگی پیدا کرتی ہے_إن هو إلا نذير مبين ...و أن عسى أن يكون قد اقترب أجلهم

۱۰_ جو لوگ قرآن اور اس کے پیام پر ایمان نہیں لاتے، وہ کسی دوسرے ہدایت بخش کلام پر بھی ایمان نہیں لائیں گے_فبأى حديث بعده يؤمنون

مندرجہ بالا مفہوم دو چیزوں پر مبنی ہے (اول) "بعده" کی ضمیر قرآن کی طرف پلٹائی جائیے (دوم) "بأي" کا حرف "باء" الصاق کیلئے ہو_ یعنی اگر وہ قرآن پر ایمان نہیں لاتے تو کون سے کلام پر ایمان لائیں گے؟

۱۱_ قرآن اور اس کا پیام، معارف الہی (توحید و قیامت و غیرہ) پر ایمان لانے کا بہترین وسیلہ ہے_فبأى حديث بعده يؤمنون

مندرجہ بالا مفہوم میں "بعدہ" کی ضمیر قرآن کی طرف پلٹائی گئي ہے اور "فبأي" میں "باء" کو سببیہ قرار دیا گیا ہے_ قابل ذکر ہے کہ اس صورت میں "يؤمنون" کا متعلق "معارف الهي" ہوگا_ یعنی وہ لوگ اگر قرآن کے ذریعے توحید و غیرہ پر ایمان نہیں لاتے تو اور کس چیز کے ذریعے ایمان لائیں گے؟

١٢_ قرآن، ہدایت کیلئے بہترین کلام اور ایمان لانے کیلئے مناسب ترین پیام ہے_فبأی حديث بعده يؤمنون

١٣_ آسمانوں و زمین اور دوسری مخلوقات میں غور و فکر اور دقت، خداوندیکتا اور روز قیامت پر ایمان لانے کا بہترین وسیلہ ہے_فبأی حديث بعده يؤمنون مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر ہے کہ "بعدہ" کی ضمیر اس استدلال کی طرف پلٹائی جائیے کہ جو "أو لم ينظروا" سے سمجھا گیا ہے_ اس بناء پر "بأي" میں "با" سببیہ ہے_ یعنی اگر عالم خلقت، اپنے خالق کا محتاج ہونے کے لحاظ سے انسان کو خداوند پر ایمان لانے پر آمادہ نہیں کرسکتا تو اور کون سی دلیل ہے کہ جو اسے ثابت کرسکتی ہے؟

١٤_ جو لوگ آسمانوں اور زمین کے ملکوت (یعنی مالک اور ہستی بخش ذات کی جانب کائنات کے محتاج ہونے) میں غور و فکر کے ذریعے، ہدایت حاصل نہیں کرتے وہ کسی اور دلیل سے بھی ہدایت حاصل نہیں کرسکیں گے_

فبأی حديث بعده يؤمنون گزشتہ مفہوم کی جو وضاحت ہے وہی اس مفہوم میں بھی ہے (یعنی "بعدہ" کی ضمیر کا مرجع وہ استدلال ہے جو "أو لم ينظروا" سے سمجھا گیا ہے اور "بأي" کا "با" سببیہ ہے_

آسمان: تعدد آسمان ٥; مالک آسمان ، ١; وابستگی آسمان، ١

آفرینش: آفرینش کا حاکم ٧ ;آفرینش کی احتیاج ٣، ١٣ ; آفرینش و خلقت کا وابستہ ہونا ٣; خالق آفرینش ١٣; خلقت و آفرینش میں تفکر ٣; مالک آفرینش ٣، ١٣

اللہ : اللہ تعالی کی حاکمیت ٧، ٣; اللہ تعالی کی خالقیت ٧; اللہ تعالی کی دعوت ٨; اللہ تعالی کی مالکیت ٣

ایمان: انبیاء پر ایمان کا سبب ٩; توحید پر ایمان کا سبب ٩

توحید پر ایمان کے عوامل ١١; خدا پر ایمان کے عوامل ١٣; دین پر ایمان کے عوامل ١١; قرآن پر ایمان کے عوامل ١٢; قیامت پر ایمان کا سبب ٩; قیامت پر ایمان کے عوامل ١١، ١٣

تفکر:تفکر سے خالی افراد ٦;تفکر کے آثار ٦، ١٣;ملکوت آسمان میں تفکر ١٣، ١٤;ملکوت زمین میں تفکر ١٣، ١٤;ملکوت موجودات میں تفکر ١٣;موجودات میں تفکر ٣

حق:حق کو قبول کرنے کی راہ ہموار ہونا ٩

دین:فہم دین کے موانع ٦

ذکر:موت کا ذکر ٨;موت کے ذکر کے اثرات ٩

زمین:زمین کا مالک، ١;زمین کا وابستہ ہونا، ١

قرآن:قرآن سے کفر اختیار کرنے والے ١٠;قرآن کا کردار ١١، ١٢;قرآن کی خصوصیت ١٢

کفار:کفار کی خصوصیت ٦;کفار کی مذمت ٦

کفر:قرآن سے کفر کے اثرات ١٠

معاشرہ:کافر معاشروں کی موت ٨

موجودات:ملکوت موجودات میں تفکر ١٣;موجودات کا خالق ٧;موجودات کا مالک ٢;موجودات کا وابستہ ہونا ٣;موجودات کی احتیاج ٢; موجودات کے ملکوت ٦

ہدایت:ناقابل ہدایت ١٠، ١٤;ہدایت کے عوامل ٣، ١٢، ١٤;ہدایت کے موانع ١٤

آیت ١٨٦

﴿ مَن يُضْلِلِ اللّهُ فَلاَ هَادِيَ لَهُ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴾.

جسے خدا ہی گمراہی میں چھوڑ دے اس کا کوئی ہدایت کرنے والا نہیں ہے اور وہ انھیں سرکشی میں چھوڑ دیتا ہے کہ ٹھوکریں کھاتے پھریں (١٨٦)

١_ لوگوں کی ہدایت اور ضلالت، خداوند کے اختیار اور ہاتھوں میں ہے_من یضلل الله فلا هادی له

٢_ جن کو خداوند، ضلالت و گمراہی میں ڈال دے پھر کوئی بھی ان کی ہدایت کرنے پر قادر نہیں_من یضلل الله فلا هادی له

۳_ قرآن اور اس کے پیغامات کا انکار کرنا ہی، خداوند کے ہاتھوں انسان کا گمراہ ہونا ہے_
فبأی حدیث بعده یؤمنون _ من یضلل الله فلا هادی له
۴_ ہدایت کرنے والوں کی ہدایت کی تاثیر، مشیت خداوند سے وابستہ ہے_ فلا هادی له
جملہ ء "من یضلل ..." جملہ "فبأی حدیث ..." کا بیان اور وضاحت ہے یعنی بعض انسانوں کیلئے قرآن کے ہدایت نہ بن سکنے کی وجہ یہ ہے کہ خداوند نے انھیں گمراہ کردیا ہے اور ان میں قرآن کی ہدایت کو قبول کرنے کی صلاحیت کو ختم کرڈالا ہے_ بنابراین ہر ہدایت کرنے والے کی ہدایت کا مؤثر ہونا خداوند کی مشیت سے وابستہ ہے_
۵_ قرآن سے کفر اور اس کے معارف سے انکار، سرکشی اور ظلم ہے_ و یذرهم فی طغی نهم یعمهون
"یذرھم" اور" طغیانھم" میں "ھم" کی ضمیر کا مرجع، منکرین قرآن ہیں کہ جو جملہ "فبأی حدیث" سے ظاہر ہوتی ہے_ بنابراین "طغیان" سے مراد انکار قرآن ہے_
٦_ خداوند، منکرین قرآن کو اپنی سرکشی و انکار کی حالت میں (کھلا) چھوڑ دیتا ہے_ و یذرهم فی طغی نهم
۷_ قرآن کے منکر کفار، ہمیشہ گمراہی و سرکشی کی وادی میں سرگردان و حیران رہنے والے لوگ ہیں_
و یذرهم فی طغی نهم یعمهون
اس مفہوم میں "فی طغیانھم" کو "یعمھون" کے متعلق لایا گیا ہے "عَمَہ" (یعمھون کا مصدر ہے) جس کا معنی تحیّر و سرگردانی ہے_
۸_ قرآن کے منکر، کفرپیشہ افراد کیلئے، تحیر و سرگردانی سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں_ و یذرهم فی طغی نهم یعمهون
اگر "فی طغیانھم" "یعمهون" سے متعلق ہو تو جملہ "یذرهم ..." کا معنی یہ ہوجاتا ہے کہ "خداوند قرآن کے منکرین کو کھلا چھوڑ دیتا ہے تا کہ سرکشی و طغیان کی وادی میں سرگردان رہیں_
اللہ تعالی : اللہ تعالی کا اضلال ۳، ۲، ۱: اللہ تعالی کی مشیت ۴: اللہ تعالی کے اختیارات ۱
تحیّر: تحیر و سرگردانی سے نجات کے موانع ۸
جبر و اختیار: ۱، ۲
طغیان: طغیان و سرکشی کے مواقع ۵

قرآن:تکذیب قرآن ۳، ۵;تکذیب قرآن کے اثرات ٦;مکذبین قرآن کا کفر ۷، ۸ ; مکذبین قرآن کی سرکشی ٦، ۷ ;مکذبین قرآن کی سرگردانی ٦، ۷، ۸;مکذبین قرآن کی گمراہی ۷

کفر:قرآن سے کفر ۵، ۷

گمراهي:گمراہی کا منشاء ۱، ۲;گمراہی کی نشانیاں ۳

ہدایت:تاثیرہدایت کی شرائط ۴;منشاء ہدایت ۱ ; موانع ہدایت ۲

آیت ۱۸۷

﴿ يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي لاَ يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلاَّ هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ لاَ تَأْتِيكُمْ إِلاَّ بَغْتَةً يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ اللهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُونَ ﴾.

پیغمبر یہ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ اس کا ٹھکانا کب ہے تو کہہ دیجئے کہ اس کا علم میرے پروردگار کے پاس ہے وہی اس کو بر وقت ظاہر کرے گا یہ قیامت زمین و آسمان دونوں کے لئے بہت گراں ہے اور تمھارے پاس اچانک آنے والی ہے یہ لوگ آپ سے اس طرح سوال کرتے ہیں گویا آپ کو اس کی مکمل فکر ہے تو کہہ دیجئے کہ اس علم اللہ کے پاس ہے لیکن اکثر لوگوں کو اس کا علم بھی نہیں ہے(۱۸۷)

۱_ لوگوں کا پیغمبر ﷺ سے قیامت کے وقت کے بارے میں بار بار پوچھنا_يسئلونك عن الساعة أيان مرسها

"مرسی ""ارساء" سے مصدر میمی یا اسم زمان ہے یعنی مستقر کرنا "أيان" وہ کلمہ کہ جس کے ذریعے زمان کے بارے میں سوال کرتے ہیں (یعنی کس وقت)یہاں فعل مضارع "يسئلون" کا استعمال، تکرار سوال کو ظاہر کررہاہے_

۲_ قیامت کے برپا ہونے کا وقت ،فقط خداوند کے علم میں ہے_قل إنما علمها عند ربي ...قل إنما علمها عند الله

۳_ پیغمبر ﷺ کا فریضہ ہے کہ آپ ﷺ قیامت کے آنے کے وقت سے اپنی عدم آگاہی کا اعلان کردیں_
قل إنما علمها عند ربي

۴_ فقط خداوند کی ذات، قیامت کے وقت کو آشکار کرنے کی طاقت رکھتی ہے_لا يجليها لوقتها إلا هو

""يجلي" کا مصدر "تجليه" ہے جس کا معنی اظہار کرنا اور آشکار کرنا ہے_

۵_ منظر ہستی میں قیامت کا بالفعل موجود ہونا_ *لا یجلیها لوقتها الا هو

مندرجہ بالا مفہوم (یجلیھا یعنی آشکار و ظاہر کرتا ہے) سے استفادہ کیا گیا ہے اور کلمہ "مرسھا" ہوسکتا ہے اس مفہوم کا مؤید ہو چونکہ "مرسی " کا معنی مستقر ہونا یا استقرار کا وقت ہے نہ کہ متحقق ہونے اور پورا ہوجانے کے معنی میں ہے_

٦_ قیامت کا ایک معین و مشخص وقت پر برپا و ظاہر ہونا_لا یجلیها لوقتها إلا هو

۷_ قیامت برپا ہونے کا وقت، آسمانوں اور زمین کیلئے انتہائی دشوار اور بھاری وقت ہوگا_ثقلت فی السموات والأرض

"ثقلت" کا حرف "في" کے ساتھ متعدی ہونا نہ حرف "علي" کے ساتھ ظاہر کرتا ہے کہ جو کچھ قیامت کے برپا ہونے کے وقت آسمانوں اور زمین میں واقع ہوگا، انتہائی عظیم حادثہ ہوگا کہ جس کا تحمل کرنا آسمانوں اور زمین کیلئے دشوار ہوگا_

۸_ قیامت کا برپا ہونا، عالم خلقت کے اہم ترین واقعات میں سے ہے_ثقلت فی السموات والأرض

۹_ قیامت، اچانک اور انسانوں کی غفلت و بے خبری کے عالم میں واقع ہوگی_لا تأتیکم إلا بغتة

مندرجہ بالا مفہوم کلمہ "بغتة" کو دیکھتے ہوئے اخذ کیا گیا ہے کہ جس کا معنی اچانک و ناگہانی طورپر اور بغیر اطلاع کے حملہ کرنا ہے_

۱۰_ قیامت کے واقع ہونے کے وقت کے بارے میں حتی احتمالی صورت میں بھی انسانی علم کسی قسم کی پیشگوئی کرنے سے عاجز و ناتوان ہے_لا تأتیکم إلا بغتة

فقط اس صورت میں کہا جاسکتا ہے کہ کوئی چیز ناگہانی طورپر اور بغیر اطلاع کے واقع ہوئی ہے کہ جب انسان اس کے وقوع کے وقت کو حتی احتمال و گمان کی صورت میں بھی اپنے ذہن میں نہ لایا ہو_

۱۱_ پیغمبر ﷺ نے لوگوں کے تصور کے برعکس (کبھی بھي) وقوع قیامت کے وقت سے آگاہ ہونے پر اصرار نہیں کیا اور نہ اس کو جاننے کی کوشش کی ہے_یسئلونك كأنك حفی عنها

"حفی بہ" یعنی اس نے جستجو کی اور اس کے بارے میں زیادہ سؤال کیئے_ چونکہ آیہء شریفہ میں کلمہ "حفي" "عن" کے ساتھ متعدی ہوا ہے، لہذا کشف کرنے کا معنی بھی دیتا ہے، یعنی "كانك حفى بها مستكشفا عنها" گویا تم نے پوچھا ہے اور اس کے کشف کرنے پر آمادہ ہوگئے ہو_

۱۲_ زمانہ بعثت کے لوگوں کا گمان تھا کہ پیغمبر صلى الله عليه وآله وسلم وقوع قیامت کے وقت سے آگاہ ہیں_ لہذا بار بار سؤال کرکے وہ اس (راز) کو افشاء کرنا چاہتے تھے_ يسئلونك كأنك حفى عنها

۱۳_ پیغمبر اکرم صلى الله عليه وآله وسلم لوگوں کے تصور کے برعکس، قیامت برپا ہونے کے وقت سے آگاہ نہیں تھے_
يسئلونك كانك حفى عنها

"حفی عنھا" زیادہ سوال کیئے جانے اور قیامت کے وقت کو کشف کرنے کیلئے کوشش و جستجو پر دلالت کرتا ہے اور یہ "یسئلونک" کے قرینے سے آگاہی پر بھی ایک قسم کا کنایہ ہے_ یعنی وہ لوگ گمان کرتے تھے کہ آپ صلى الله عليه وآله وسلم نے قیامت کے وقت کے بارے میں (خداوند سے) پوچھا ہے اور اس سے آگاہ ہوچکے ہیں_

۱۴_ عام لوگ نہیں جانتے کہ قیامت کے وقت سے فقط خداوند آگاہ ہے_ و لكن أكثر الناس لا يعلمون

"لا یعلمون" کا مفعول وہ معنی ہے کہ جو "إنما علمها ..." سے اخذ ہوتا ہے_

۱۵_ علم قیامت کا خداوند میں منحصر ہونا، خود ایک ایسا علم ہے کہ جس سے فقط کچھ لوگ ہی آگاہ ہوسکیں گے_
إنما علمها عند الله و لكن أكثر الناس لا يعلمون

آفرینش: آفرینش و خلقت میں اہم ترین تحول ۸

اللہ تعالی: اللہ تعالی سے مختص امور ۲، ۴، ۱۴، ۱۵; اللہ تعالی کا علم ۱۴، ۱۵

انسان: انسان کے علم کی محدودیت ۱۰

قرآن: قرآن کا منحصر بہ فرد علم، ۲

قیامت: قیامت برپا ہونے کا وقت ۳، ۶، ۱۰; قیامت کا اچانک ہونا ۹; قیامت کا بالفعل ہونا ۵; قیامت کا برپا ہونا ۷، ۸، ۹; قیامت کا دن اور زمین ۷; قیامت کی برپائی سے آگاہی ۲، ۴، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۵; قیامت کے دن آسمان ۷; قیامت کے وقوع کے بارے میں سوال ۱، ۱۲

لوگ: صدر اسلام کے لوگوں کے سوال ۱۲; لوگوں کی جہالت ۱۳

محمد ﷺ: علم محمد ﷺ کی محدودیت ۳، ۱۳; محمد ﷺ اور قیامت کا برپا ہونا ۱۱، ۱۳; محمد ﷺ سے سؤال ۱، ۲; محمد ﷺ کا کردار، ۱; مسؤلیت محمد ﷺ ۳

آیت ۱۸۸

﴿ قُل لاَّ أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعاً وَلاَ ضَرّاً إِلاَّ مَا شَاء اللّهُ وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لاَسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَاْ إِلاَّ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴾.

آپ کہہ دیجئے کہ میں خود بھی اپنے نفس کے نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتا ہوں مگر جو خدا چاہے اور اگر میں غیب سے باخبر ہوتا تو بہت زیادہ خیر انجام دیتا اور کوئي برائی مجھ تک نہ آسکتي_ میں تو صرف صاحبان ایمان کے لئے بشارت دینے والا اور عذاب الٰہی سے ڈرنے والا ہوں (۱۸۸)

۱_ تمام انسان حتی انبیائے کرام علیہم السلام ، سوائے مشیت خداوند کے سائے کے نہ تو نفع حاصل کرنے پر قادر ہیں اور نہ ضرر و نقصان سے بچنے کی توانائی رکھتے ہیں_قل لا أملك لنفسى نفعا و لا ضراً إلا ما شاء الله

"ملک" کا معنی توانائی اور قدرت رکھنا ہے_ کلمہ "لنفسي" ہوسکتاہے اس بات پر قرینہ ہوکہ نفع و منفعت پر توانائی سے مراد نفع حاصل کرنے پر قدرت ہے اور ضرر پر تمکن سے مراد ضرر و نقصان سے بچنے کی توانائی ہے_

۲_ تمام انسان، مشیت الٰہی کی صورت میں نفع حاصل کرنے اور ضرر و نقصان کو دفع کرنے پر قادر ہونگے_

قل لا أملك لنفسى نفعا و لا ضراً إلا ماشاء الله

مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "إلا ما شاء الله " میں "ما موصولہ سے مراد نفع و ضرر پر تمکن و اختیار ہو، اس بنیاد پریہاں استثناء، استثنائے متصل ہے اور آیت کا معنی یہ ہوجائیے گا_ کہ میں اپنے نفع و نقصان پر قادر نہیں ہوں مگر یہ کہ خداوند مجھے قدرت و طاقت عطا فرمائے_

۳_ فقط وہ نفع و نقصان متحقق ہوتاہے کہ جس پر مشیت الٰہی صادر ہوجائیے_

لا أملك لنفسى نفعا و لا ضرا إلا ماشاء الله

یہ مفہوم اس بناء پر ہے کہ جب "إلا ماشاء اللہ" میں "ما" سے مراد نفع و نقصان ہو نہ کہ اس پر تمکن و قدرت اس بنی کی بناء پر آیت کا معنی یہ ہوگا "میں اپنے نفع و نقصان پر تمکن و قدرت نہیں رکھتا_ لیکن جو نفع و نقصان مشیت خداوند کے مطابق ہوگا وہ مجھے مل کررہے گا_

۴_ تمام انسان حتی کہ انبیاء علیہم السلام بھی اپنے سود و زیان کی آگاہی سے عاجز ہیں_قل لا أملك لنفسى نفعاً و لا ضراً

گذشتہ آیت کے پیش نظر کہ جو قیامت کے وقت سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عدم آگاہی پر دلالت کرتی ہے نیز بعد والے جملے کو سامنے رکھتے ہوئے کہ جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب سے عدم آگاہی کا تذکرہ کر رہا ہے یہ کہا جاسکتا ہے کہ "لا أملک" کا جملہ سود و زیان کے بارے میں علمی حوالے سے قدرت رکھنے کو بھی مد نظر رکھ رہا ہے_ لہذا" لا املک "اس معنی کی طرف اشارہ ہے کہ انسان اپنے نفع و نقصان کی پہچان سے بھی عاجز ہے_

۵_ انسان، فقط خواست خداوند کے مطابق، اپنے نفع و نقصان سے آگاہ ہوتا ہے_

قل لا أملك لنفسى نفعا و لا ضرا إلا ما شاء الله

٦_ انسانوں کے تمام امور اور پوری کائنات پر خداوند، اور اس کی مشیت حاکم ہے_

قل لا أملك لنفسى نفعا و لا ضرا إلا ماشاء الله

۷_ زمانہ بعثت کے بعض لوگوں کے خیال میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیبی امور سے آگاہ تھے_

لو كنت أعلم الغيب لا ستكثرت من الخير

۸_ تمام انسان، حتی انبیاء الہي علیہم السلام کائنات کے غیبی امور سے آگاہ نہیں ہیں_و لو كنت أعلم الغيب

۹_ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زندگی میں مشکلات و سختیوں کا سامنا کرنا اور بہت سے فوائد و منافع تک رسائی حاصل نہ کرسکنا اس بات کی علامت ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (علی الاطلاق) غیبی امور اور پنہان چیزوں سے آگاہ نہیں تھے_

و لو كنت أعلم الغيب لاستكثرت من الخير

جب (استکثرت" کے مصدر) "استکثار" کے بعد "من" کو لایا جائیے تو بہت زیادہ منافع حاصل کرنے اور فراوان چیز ہاتھ لگنے کے معنی میں ہوتا ہے بنابرایں "استکثرت من الخیر" یعنی میں نے بہت زیادہ منافع، فوائد حاصل کیئے ہیں_

۱۰_ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند کی جانب سے مامور تھے کہ اپنی قدرت و توان کے خداوند کی مشیت سے وابستہ ہونے اور غیبی امور سے اپنے آگاہ نہ ہونے کے

بارے میں لوگوں کو بتائیں_قل لا أملك ...و لو كنت أعلم الغيب

۱۱_ علم، رفاہ و آساءش کا مقدمہ اور ضرر و سختی سے بچنے کا باعث بنتا ہے_
لو كنت أعلم الغيب لاستكثرت من الخير و ما مسنى السوئ

۱۲_ جہالت، انسان کی زندگی میں مشکلات اور خسارے و زیان کے وارد ہونے کا پیش خیمہ بنتی ہے_
لو كنت اعلم الغيب ...ما مسنى السوئ

۱۳_ پیغمبر ﷺ دینی معارف و حقائق پر استدلال کرنے کے سلسلے میں وحی اور الہی ہدایت و تعلیم کے تابع تھے_
قل لا أملك لنفسى نفعا ...و لو كنت أعلم الغيب

آیہء شریفہ اس توہّم کو ختم کرنے پر ایک استدلال ہے کہ پیغمبر ﷺ غیب اور قیامت کے برپا ہونے کے وقت سے آگاہ و عالم تھے_ آیت کا کلمہ "قل" سے شروع ہونا اس نکتے کی طرف اشارہ ہے کہ پیغمبر ﷺ حتی تبیین استدلال میں بھی وحی کے تابع ہیں اور استدلال کرنے کا طریقہ و روش بھی خداوند سے سیکھتے ہیں_

۱۴_ قیامت برپا ہونے کا وقت، غیبی امور میں سے ہے_لو كنت أعلم الغيب لاستكثرت من الخير

جو لوگ خیال کرتے تھے کہ پیغمبر ﷺ قیامت کے برپا ہونے کے وقت سے آگاہ ہیں، ان کے جواب میں آپ ﷺ جملہء "لو کنت اعلم الغیب ..." کے ذریعے واضح کررہے ہیں کہ میں غیب کا علم نہیں رکھتا، یعنی قیامت کے برپا ہونے کا وقت کائنات کے غیبی امور میں سے ہے_

۱۵_ پیغمبر ﷺ کی حیات مبارکہ دوسرے لوگوں کی طرح، رنج و سختی سے بھری پڑی تھي_و ما مسنى السوئ

۱۶_ پیغمبر ﷺ کے بنیادی فرائض میں سے ایک، لوگوں کو انذار کرنا (ڈرانا) اور کفر پیشہ افراد کے برے انجام سے آگاہ کرنا تھا_إن أنا إلا نذير

ہوسکتاہے "لقوم" میں لام "لام تقویت" ہو اور ہوسکتاہے "لام" انتفاع کے طور پر لیا گیا ہو، پہلے احتمال کی بناء پر کلمہ "قوم" "نذیر و بشیر" کیلئے مفعول ہوگا، اور آیت کا معنی یہ ہوگا کہ پیغمبر ﷺ مؤمنین کو انذار کریں گے اور انھیں بشارت دیں گے، اور دوسرے احتمال کی بناء پر "نذیر و بشیر" کا مفعول تمام لوگ ہیں اور "لقوم یؤمنون" سے ظاہر ہوتاہے کہ فقط مؤمنین انذار و بشارت سے بہرہ مند ہونگے_

۱۷_ لوگوں کو بشارت دینا اور انھیں اہل ایمان کے نیک و مبارک انجام سے آگاہ کرنا، پیغمبر ﷺ کے بنیادی

فرائض میں سے ہے_إن أنا إلا نذير و بشير

۱۸_ فقط مؤمنین اور اعتقاد و تصدیق کا سرمایہ رکھنے والے لوگ ہی انبیاء عليهم‌السلام کے انذار و بشارت سے اثر قبول کرنے والے اور ان کے پیام سے بہرہ مند ہونے والے ہیں_إن أنا إلا نذير و بشير لقوم يؤمنون

۱۹_ زمانہء بعثت کے بعض لوگ، غیبی امور سے آگاہی کو رسالت و نبوت کا لازمہ سمجھتے تھے_

لو كنت أاعلم الغيب لاستكثرت من الخير ...إن انا إلا نذير

جملہء "إن انا ..." میں حصر، ان توہمات و خیالات کو مدنظر رکھ رہاہے کہ جو لوگوں کے درمیان پیغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم کے بارے میں پھیلے ہوئے تھے، ان میں سے ایک، پیغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم کا علم غیب رکھنا بھی تھا، جملہء "إن أنا ..." بیان کررہاہے کہ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم فقط نذیر و بشیرہیں یعنی غیب کا عالم ہونا نبوت و رسالت کا لازمہ نہیں_

۲۰_عن أبى عبدالله عليه‌السلام : ...إن الله تعالى يقول: و لو كنت أعلم الغيب لاستكثرت من الخير و ما مسنى السوئ" يعنى الفقر [1] امام صادق عليه‌السلام سے منقول ہے کہ آپ عليه‌السلام نے آیہء مجیدہ "و لو كنت أعلم الغيب ..." کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا: اس آیت میں "سوئ" سے مراد فقر ہے_

آفرینش:آفرینش و خلقت کا حاکم ٦;آفرینش و خلقت کے غیب ۸

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی حاکمیت ٦; اللہ تعالی کی مشیت ،۱، ۲، ۳، ۵، ٦، ۱۰

امور:غیبی امور ۱۴

انبیاء عليهم‌السلام :انبیاء کا علم غیب ۸;انبیاء کی بشارتیں ۱۸;انبیاء کے انذار ۱۸;انبیاء کے علم غیب کی محدودیت ۸; ضعف انبیاء ۱، ۴

انجام:برا انجام ۱٦;نیک انجام ۱۷

انذار:انذار کی تاثیر کی شرائط ۱۸

انسان:انسانوں کا حاکم، ٦;انسان کی جہالت ۸;انسان کی کمزوری ۱، ۴ ;قدرت انسان ۲

بشارت:تاثیر بشارت کی شرائط ۱۸

---

۱)معانی الاخبار ص ۱۷۲ ح ۱;نور الثقلین ج/۲ص ۱۰۷ ح ۳۹۵_

جہالت: جہالت کے اثرات ۱۲

حق پذیري: حق پذیری کا حوصلہ ۱۸

خسارہ: خسارے کی راہ ہموار ہونا ۱۲

رفاہ: رفاہ و آساءش کی راہ ہموار ہونا ۱۱

سختي: سختی و مشکل سے نجات کے علل و اسباب ۱۱; سختی و مشکل کا زینہ ۱۲

ضرر: دفع ضرر، ۱، ۲ ;دفع ضرر کے علل و اسباب ۱۱ ;ضرر کا منشاء ۳;ضرر و نقصان کی پہچان ۴، ۵

علم: علم کے اثرات ۱۱

علم غیب: علم غیب کی اہمیت ۱۹

قیامت: قیامت برپا ہونے کا وقت ۱۴

کفار: کفار کا انجام ۱۶

مؤمنین: مؤمنین کا انجام ۱۷; مؤمنین کا حق کو قبول کرنا ۱۸

محمد ﷺ : علم محمد ﷺ کی محدودیت ۹، ۱۰; محمد ﷺ اور وحی ۱۳; محمد ﷺ کا علم غیب ۷، ۹، ۱۰; محمد ﷺ کی بشارتیں ۱۷; محمد ﷺ کی تبلیغی سیرت ۱۳; محمد ﷺ کی زندگی ۱۵; محمد ﷺ کی قدرت ۱۰; محمد ﷺ کے انذار ۱۶; مسؤلیت محمد ﷺ ۱۰، ۱۶، ۱۷ ; مشکلات محمد ﷺ ۹، ۱۵

لوگ: صدر اسلام کے لوگوں کا عقیدہ ۷، ۱۹

منفعت: تشخیص منفعت ۴، ۵ ;حصول منفعت کی شرائط ۳; منفعت کا حصول ۱، ۲

نبوت: نبوت کی شرائط ۱۹;

وحي: وحی کا کردار ۱۳

آیت ۱۸۸

﴿ قُل لاَّ أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعاً وَلاَ ضَرّاً إِلاَّ مَا شَاء اللّهُ وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لاَسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَاْ إِلاَّ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴾.

وہی خدا ہے جس نے تم سب کو ایک نفس سے پیدا کیا ہے اور پھر اسی سے اس کا جوڑا بایا ہے تاکہ اس سے سکون حاصل ہو اس کے بعد شوہر نے زوجہ سے مقارت کی تو ہلکا سا حمل پیدا ہوا جسے وہ لئے پھرتی رہی پھر حمل بھاری ہوا اور وقت ولادت قریب آیا تو دونوں نے پروردگار سے دعا کی کہ اگر ہم کو صالح اولاد دیدے گا تو ہم تیرے شکر گذار بندوں میں ہوں گے (۱۸۹)

۱_ تمام انسانوں کو پیدا کرنے والا خداوند ہے_هو الذی خلقکم

۲_ تمام انسانوں کا منشاء و مبداء ایک ہی شخص (آدم عليه‌السلام) ہے_خلقکم من نفس واحدة

مندرجہ بالا مفہوم اور اسی جیسے دوسرے مفاہیم کی بنیاد یہ ہے کہ نفس واحدہ سے مراد، آدم عليه‌السلام و حوا عليه‌السلام دونوں ہیں_

۳_ خداوند نے آدم عليه‌السلام کی زوجہ کو خود انہی سے خلق کیا_جعل منها زوجها

یہ مفہوم اس بنیاد پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "منھا" میں "من" نشویہ ہو_ اس بناء پر "جعل منھا زوجھا" یہ ظاہر کررہاہے کہ آدم عليه‌السلام ہی خلقت حوا عليه‌السلام کا منشاء ہے_

۴_ آدم عليه‌السلام کی زوجہ (حوا عليه‌السلام) جنس و نوع میں انہی کی طرح انسان ہیں_

جعل منها زوجها

یہ مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "منھا" میں "من" جنسیہ ہو بنابرایں جملہ "جعل ..." یہ بیان کررہاہے کہ آدم عليه‌السلام کی زوجہ انسان تھیں اور انہی کی جنس و نوع سے تھیں_

۵_ خداوند نے حوا عليها السلام کو خلق کیا تا کہ آدم عليه السلام ان سے تسکین پائیں_ ليسكن إليها
"إليها..." کی ضمیر "زوج..." کی طرف اور "یسکن" کی ضمیر "نفس واحدة" کی طرف پلٹتی ہے نفس واحدہ کی جانب مذکر ضمیر کا لوٹایا جانا، اس کے معنی و مراد (آدم عليه السلام) کی وجہ سے ہے_
٦_ بیوی، انسان کیلئے راحت و سکون کا باعث ہے_ جعل منها زوجها ليسكن إليها
٧_ حوا عليها السلام کے ساتھ آدم عليه السلام کی آمیزش کے بعد، اسے ہلکا سا حمل ہوگیا_ فلما تغشها حملت حملاً خفيفاً
"تغشی" یعنی "ڈھانکا" اور آیت میں آمیزش سے کنایہ ہے "تغشی" کی ضمیر "نفس واحدة کی طرف پلٹتی ہے کہ جس سے مراد آدم عليه السلام ہیں_
٨_ حمل کی ابتداء میں، اس کے ہلکے و ناچیز ہونے کی وجہ سے حوا عليها السلام اس کی جانب متوجہ نہیں تھیں اور اس کے بارے میں انھیں کوئي فکر و اندیشہ نہیں تھا_ حملت حملاً خفيفاً فمرت به
"به" کی ضمیر "حملا" کی طرف پلٹتی ہے کہ جس سے مراد جنین ہے "مروراً" "مرت" کا مصدر ہے جسکا مطلب چلنا پھرنا اور گذر کرنا ہے اوریہاں بے اعتنائی سے کنایہ ہے_
٩_ رشد جنین کی وجہ سے حوا عليها السلام کے بھاری ہوجانے کے بعد، آدم عليه السلام اور حوا عليها السلام نے بارگاہ خداوند میں دعا و نیاءش کي_
فلما أثقلت دعوا الله ربهما
١٠_ آدم عليه السلام و حوا عليها السلام نے بارگاہ خداوند میں دعا کرتے ہوئے اس سے ایک صالح و سالم بچہ مانگا کہ جو زندہ رہے_
دعو الله ربهما لئن ء اتيتنا صا لحاً لنكونن من الشكرين
لغت میں صالح اس شخص کو یا اس چیز کو کہا جاتاہے کہ جس میں خرابی نہ ہو_ بحث کی مناسبت سے، اس سے مرادہر عیب و نقص سے پاک، صحیح و سالم بچہ ہے کہ جو زندہ رہنے کی استعداد رکھتا ہو_
قابل ذکرہے کہ جملہ "فلما ء اتهما صلحاً ..." اس بات پر دلالت کرہاہے کہ صالح سے شرع کے مطابق عام معنی (یعنی نیک و پاکدامن) مراد نہیں_
١١_ بچے کے شکم مادر میں ہونے کے دوران، والدین کو چاہیئے کہ وہ خداوند کی طرف رجوع و توجہ کریں اور اس سے صحیح و سالم اولاد طلب کریں_

فلما أثقلت دعوا الله ربهما لئن ء اتيتنا صلحاً

اگر نفس واحدہ سے مراد، آدم علیہ السلام اور ان کی زوجہ حوّا علیہا السلام ہوں تو ان کے بارے میں بیان ہونے والے حقائق، پہلے ماں باپ ہونے کے عنوان سے، قصے و داستان کا پہلو نہیں رکھتے بلکہ انسان کی فطرت نوعی کی طرف اشارہ ہے_

۱۲_ بچے کے شکم مادر میں ہونے کے دوران، والدین فقط خداوند کو، صحیح و سالم اولاد و فرزند عطا کرنے میں موثر سمجھتے ہیں_لئن ء اتیتنا صلحا

۱۳_ آدم علیہ السلام و حوا علیہا السلام نے بارگاہ خداوند میں کہا کہ صحیح و سالم فرزند عطا ہونے کی صورت میں وہ ہمیشہ اس کے شکر گذار رہیں گے_دعوا الله ربهما لئن ء اتيتنا صلحاً لنكونن من الشكرين

۱۴_ خداوند، انسانوں کا پروردگار اور ان کے امور کی تدبیر کرنے والا ہے_دعو الله ربهما

۱۵_ سالم و شاءستہ فرزند، خدا کی نعمتوں میں سے ہے اور اس کی خاطر بارگاہ خدا میں شکر بجا لانا چاہیئے_
لئن ء اتيتنا صلحاً لنكونن من الشكرين

آدم علیہ السلام :آدم علیہ السلام کا خدا سے عہد ۱۳; آدم علیہ السلام کا سکون و قرار ۵; آدم کی دعا ۹، ۱۰ ; آدم کی زوجہ ۳، ۴; آدم علیہ السلام کی طلب ۱۰;آمیزش آدم علیہ السلام ۷;شکر آدم علیہ السلام ۱۳;قصہء آدم علیہ السلام ۷، ۹، ۱۰

آرام و سکون:آرام و سکون کے علل و اسباب ٦

اللہ تعالی :اللہ تعالی کیتدبیر ،۱۴; اللہ تعالی کی خالقیت ،۱

انسان:انسانوں کا باپ ۲;انسانوں کا خالق ۱;انسانوں کی پیداءش کا منشاء ۲;انسانوں کے امور کی تدبیر ۱۴

اولاد:صالح فرزند کی نعمت ۱۳، ۱۵; صحیح و سالم اولاد کی درخواست ۱۰، ۱۱; صحیح و سالم اولاد کی نعمت ۱۳، ۱۵

حمل: حمل کے آداب ۱۱; حمل کے وقت دعا ۱۱

حوا:حوا کا حمل ۷، ۸، ۹;حوا کا خدا سے عہد ۱۳;حوا کا شکر ۱۳; حوا کی جنس ۴; حوا کی خلقت ۳ ; حوا کی خواہش ۱۰;حوا کی دعا ۹، ۱۰ ; خلقت حوا کا فلسفہ ۵;قصہء حوا ۳، ۴، ۷، ۸، ۹، ۱۰

زوجہ :زوجہ کے ساتھ آرام و سکون ٦;زوجہ کی اہمیت ٦

شاکرین: ۱۳

شکر:نعمت شکر ۱۵

نومولود:نومولود کی سلامتی کا سرچشمہ ۱۲

آیت ۱۹۰

﴿ فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحاً جَعَلاَ لَهُ شُرَكَاء فِيمَا آتَاهُمَا فَتَعَالَى اللّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴾.٠

اس کے بعد جب اس نے صالح فرزند دے دیتا تو اللہ کی عطا میں اس کا شریک قرار دے دیا جب کہ خدا ان شریکوں سے کہیں زیادہ بلند و برتر ہے (۱۹۰)

۱_ خداوند نے آدم عليه‌السلام و حوا عليها‌السلام کی درخواست قبول کرتے ہوئے انھیں ایک صحیح و سالم اور شاءستہ فرزند عطا کیا_

دعوا الله ربهما لئن ...فلما ء اتهما صلحا

۲_ خداوندہی بندوں کی دعا قبول کرنے والا ہے_دعوا الله ربهما ...فلما ء اتهما صلحاً

۳_اولاد عطا کرنا اور اسکی صحت و سلامتی کے تقاضوں کو پورا کرنا خداوند کے ہاتھ میں اور اس کے اختیار میں ہے_

فلما ء اتهما صلحاً

۴_ آدم عليه‌السلام اور حوّا عليها‌السلام غیر خدا کو اپنے بچوں کی خلقت اور صحت و سلامتی میں مؤثر خیال کرنے لگے اور شرک کي طرف مائل ہوگئے_فلما ء اتهما صلحاً جعلا له شركاء فيما ء اتهما

جملہ "جعلا لہ شرکاء" (اسکے لئے انھوں نے شریک ٹھہرائے) کی وجہ سے بعض مفسرین کا نظریہ ہے کہ نفس واحدہ اور اس کی زوجہ سے مراد آدم عليه‌السلام و حوا عليها‌السلام نہیں ہیں چونکہ وہ شرک سے منزہ و پاک ہیں ، بلکہ مطلق ماں باپ مراد ہیں ، بعض دوسرے مفسرین کا خیال ہے کہ یہاں شرک سے مراد طبیعی علل و اسباب کی طرف توجہ ہے گویا کہ یہ (توجہ) اخلاص کامل کے منافی ہے لیکن اصل توحید کے ساتھ ناموافق نہیں اور آدم عليه‌السلام کی طرف اس معنی کو منسوب کرنا کوئي عیب نہیں ہے_

۵_ آدم عليه‌السلام و حوا عليها‌السلام نے خداوند کے ساتھ کیئے گئے اپنے عہد کو وفا نہیں کیا (یعنی وہ صالح اولاد عطا ہونے پر شکر بجا نہیں لائے)_

لنکونن من الشکرین_ فلما ء اتھما صلحاً جعلا له شرکائ

٦_ عام طور پر سب انسان مشکلات اور پریشانیوں سے نجات پانے کے بعد اپنے نجات بخش (خداوند) کو فراموش کردیتے ہیں اور اسکے لئے شریک ٹھہرانے لگتے ہیں_لئن ء اتیتنا ...فلما اتھما صلحاً جعلا له شرکائ

٧_ انسان، صحیح و سالم اولاد عطا ہوجانے کے بعد اپنے جنین کی خلقت و سلامتی میں خداوند کی یگانگی کا اعتقاد رکھنے کے باوجود، شرک کی طرف مائل ہوجاتے ہیں اور اپنے بچوں کی خلقت و سلامتی میں غیر خدا کو مؤثر جاننے لگتے ہیں_
لئن ء اتیتنا صلحاً ...فلما ء اتھما صلحاً جعلا له شرکائ

٨_ انسان، بارگاہ خداوند میں دعا و نیاءش کے بعد اور اپنی آرزوئیں اور حاجات حاصل کرلینے کے بعد، خدا کے ساتھ باندھے گئے اپنے اپنے عہد و پیمان بھول جاتے ہیں اور انھیں توڑڈالتے ہیں_لئن اتیتنا صلحاً ...فلما ء اتھما صلحاً جعلا له شرکائ

٩_ خداوند اس سے برتر ہے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے_فتعلی الله عما یشرکون

"تعالي" (تعالی کا مصدر ہے) جس کا معنی بلند مرتبہ اور برتر ہونا ہے "عما" "عن" بمعنی مجاوزہ اور "ما" مصدریہ سے مرکب ہے_بنابراین "تعالی الله عما یشرکون" یعنی خداوند، اپنے بلند مرتبہ ہونے کی وجہ سے، پاک و منزہ ہے کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے_

١٠_ خداوند کی عظمت و کبریائی کی طرف توجہ و دھیان، انسان کو اسکے ساتھ شریک قرار دینے کے توھم سے رو کے رکھتاہے_فتعلی الله عما یشرکون

گذشتہ مفہوم کی وضاحت کے مطابق جملہ "فتعالی ..." سے یہ نکتہ اخذ ہوتا ہے کہ خداوند کیلئے شریک قرار دینا، در حقیقت اسکی عظمت و کبریائی کو نہ پہچاننے کی وجہ سے ہے_

١١_علی بن محمد بن الجهم قال: حضرت مجلس المأمون و عنده الرضا عليه‌السلام ...فقال له المأمون: فما معنی قول الله عزوجل: "فلما أتاهم صالحاً جعلا له شرکاء فیما آتاهما" فقال له الرضا عليه‌السلام : ...إن آدم و حواء ...قالا: "لئن آتیتنا صالحاً لنکونن من الشاکرین فلما آتیهما صالحاً" من النسل خلقا سویا بریئا من الزمانة والعاهة و کان ما آتاهما صنفین صنفاً ذکراناً و صنفاً اناثا فجعل الصنفان لله تعالی ذکره

شرکاء فیما آتاهما...[1]

علی بن محمد جہم کہتے ہیں: میں مامون کے دربار میں تھا اور امام رضا علیہ‌السلام بھی وہاں تشریف فرما تھے... مامون نے امام رضا علیہ‌السلام سے عرض کی کہ قرآن مجید کی اس آیت کا کیا مطلب ہے؟"فلما اتهما صلحا جعلا له شرکائ"؟ امام رضا علیہ‌السلام نے فرمایا:...آدم علیہ‌السلام و حوا...نے خداوند سے عرض کی "اگر ہمیں صالح اولاد عطا کی تو ہم تیرا شکر ادا کریں گے، اب خداوند نے انھیں دو صالح (صحیح و سالم) بچے عطا کیئے_یعنی خلقت و صحت و سلامتی کے لحاظ سے ایک کامل نسل (انھیں عطا کی گئی) اور اس نسل کے دو گروہ تھے_مذکر و مؤنث اور ان دونوں قسموں (مذکر و مؤنث) نے ،جو کچھ خداتعالی نے ان کو دیا، اس میں شرک شروع کردیا...

آدم علیہ‌السلام :آدم علیہ‌السلام اور شرک ۴;آدم علیہ‌السلام کا خدا سے عہد ۵; آدم علیہ‌السلام کو اولاد عطا ہونا ۱، ۴، ۵; آدم علیہ‌السلام کی دعا قبول ہونا ; آدم علیہ‌السلام کی عہد شکنی ۵; آدم علیہ‌السلام کے تقاضے ۱; آدم کے رجحانات ۴; قصہء آدم علیہ‌السلام ۱، ۴; کفران آدم علیہ‌السلام ۵

اضطراب:رفع اضطراب کے اثرات ۶ اللہ تعالی :اللہ تعالی کا منزہ ہونا ،۹;اللہ تعالی کو فراموش کرنے کی وجوہات ۶، ۸;اللہ تعالی کی وحدانیت ۹;اللہ تعالی کے اختیارات ۳;اللہ تعالی کے افعال ۲

انحراف:انحراف کے علل و اسباب ۶

انسان:انسانوں کا خدا سے عہد ۸;انسانوں کی عہد شکنی ۸

اولاد:اولاد عطا ہونا ۳

توحید:توحید افعالی ۷

حوّا علیہاالسلام :حوا کا خدا سے عہد ۵;حوا کو اولاد عطا ہونا ۱، ۴، ۵ ; حوا کی درخواست ۱; حوا کی دعا قبول ہونا، ۱ ; حوا کی عہد شکنی ۵;حوا کے رجحانات ۴;قصہء حوا، ۱، ۴ ; کفران حوا ۵

دعا:اجابت دعا ۲

ذکر:ذکر خدا کے اثرات ۱۵

شرک:شرک افعالی کی راہ ہموار ہونا ۷;شرک کی راہ ہموار ہونا ۶;موانع شرک ۱۰

---

۱) عیون اخبار الرضا، ج ۱، ص ۱۹۶، ح، ۱، باب ۱۵;نورالثقلین، ج ۲، ص ۱۰۸، ح ۳۹۷_

عہد شکني:عہد شکنی کی راہ ہموار ہونا ۸

نومولود:نومولودکی سلامتی کا منشاء ۳،۷

آیت ۱۹۱

﴿ أَيُشْرِكُونَ مَا لاَ يَخْلُقُ شَيْئاً وَهُمْ يُخْلَقُونَ ﴾.

کیا یہ لوگ انھیں شریک بناتے ہیں جو کوئي شے خلق نہیں کر سکتے اور خود بھی مخلوق ہیں (۱۹۱)

۱_ مشرکین ان موجودات کو خداوند کا شریک ٹھہراتے ہیں کہ جو کمترین اور (معمولی سي) چیز خلق کرنے پر بھی قادر نہیں_

أيشركون ما لا يخلق شيئا

اس مفہوم میں کلمہ "کمترین" "شيئاً" کے نکرہ ہونے کی وجہ سے لایا گیا ہے_

۲_ کائنات کی تدبیر کرنے ،ربوبیت کے قابل ہونے اور سچا و حقیقی معبود ہونے کے معیار میں سے ایک خلق کرنے پر قادر ہوناہے_أيشركون ما لا يخلق شيئا

گذشتہ اور بعد میں آنے والی آیات سے معلوم ہوتاہے کہ شرک سے مراد، ربوبیت و عبادت میں شرک کرنا ہے_

۳_ مشرکین ان موجودات کو خداوند کا شریک ٹھہراتے تھے کہ جو خود مخلوق تھیں_أيشركون ما ...هم يخلقون

"ھم"کی ضمیر ہوسکتاہے "ما لایخلق" میں "ما" موصولہ کی طرف پلٹتي ہو اور یہ بھی امکان ہے کہ "مشرکین" کی طرف پلٹ رہی ہو_ مندرجہ بالا مفہوم پہلے احتمال کی بناء پر ہے_یعنی اس چیز کو خدا کا شریک خیال کرتے ہیں کہ جو خود خلق کی گئي ہے_ بعد والی آیت بھی اس احتمال کی تائی د کرتی ہے_

۴_ کائنات کی تدبیر کرنے کی قابلیت رکھنے کے معیار میں سے ایک، خود مخلوق نہ ہونا اور وجود ذاتی کا حامل ہونا ہے_

أيشركون ما ...و هم يخلقون

۵_ فقط خداوندہی عبادت کے لائق اور انسانوں کے امورکی تدبیر کرنے کے قابل ہے_

هو الذی خلقكم ...أيشركون ما لا يخلق شيئا

۶_ کائنات اور انسان کے امور کی تدبیر میں خداوند کے ساتھ شریک ٹھہرانے کا خیال، ایک باطل خیال ہے اور ایسا اعتقاد رکھنے والے افراد، قابل مذمت ہیں_أیشرکون ما لا یخلق شیئا و هم یخلقون

"أیشرکون" میں استفہام، انکار توبیخی ہے یعنی سرزنش و مذمت کیلئے یہ استفہام کیا گیا ہے_

آفرینش:آفرینش کی تدبیر کا معیار ۴;آفرینش و خلقت کی تدبیر ۲، ۶

اللہ تعالی :اللہ تعالی سے مختص امور ۵; اللہ تعالی کی قدرت ۵

انسان:انسان کے امور کی تدبیر ۵، ۶

باطل معبود:باطل معبودوں کا عجز، ۱;باطل معبودوں کا مخلوق ہونا ۳

توحید:توحید عبادی ۵

ربوبیت:ربوبیت کا معیار ۲، ۴

شرک:شرک افعالی کا ناپسندیدہ ہونا ۶

مشرکین:مشرکین کے معبود، ۱، ۳

معبود:سچے معبود کا معیار ۲

آیت ۱۹۲

﴿ وَلاَ يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْراً وَلاَ أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ﴾.

اور ان کے ختیار میں خود انی مدد بھی نہیں ہے اور وہ کسی کی نصرت بھی نہیں کر سکتے ہیں (۱۹۲)

۱_ مشرکین ان موجودات کی پرستش کرتے ہیں اور انھیں خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں کہ جو ان کی مدد کرنے سے عاجز و ناتوان ہیں_أیشرکون ما ...لا یستطیعون لهم نصرا

"لا یستطیعون"کی ضمیر فاعلي، "ما لا یخلق" کے "ما" موصولہ کی طرف پلٹ رہی ہے اور "لهم" میں "هم" کا مرجع مشرکین ہیں_یعنی

اہل شرک کے معبود، اپنی پرستش کرنے والوں کی مدد کرنے سے عاجز ہیں_

۲_ مشرکین کے معبود، اپنا دفاع تک نہیں کرسکتے_أیشرکون ما ...لا أنفسهم ینصرون

"أنفسھم" اور "ینصرون" کی ضماءر "ما لا یخلق" کی طرف پلٹ رہی ہیں کہ جو اہل شرک کے معبود ہیں_ یعنی یہ معبود اپنی مدد نہیں کرسکتے_ یعنی اپنا دفاع نہیں کرسکتے_

۳_ حقیقی و سچے معبود ہونے اور ربوبیت کے معیار میں سے ایک، اپنا دفاع کرنے اور اپنے بندوں کی مدد کرنے پر قادر ہونا ہے_لا یستطیعون لهم نصرا و لا أنفسهم ینصرون

۴_ اہل شرک کے معبودوں کا اپنا اور اپنی پرستش کرنے

آیت ۱۹۳

﴿ وَإِن تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَى لاَ يَتَّبِعُوكُمْ سَوَاء عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنتُمْ صَامِتُونَ ﴾.

اور اگر آپ انھیں ہدایت کی طرف دعوت دیں تو ساتھ بھی نہ ائیں گے ان کے لئے سب برابر ہے انھیں بلائیں یا چپ رہ جائیں (۱۹۳)

۱_ مشرکین اپنے معبودوں سے جس قدر بھی راہنمائی و ہدایت کا تقاضا کریں وہ ان سے کوئي جواب نہیں سنیں گے_

والوں کا دفاع کرنے سے عاجز و ناتوان ہونا، انکے ربوبیت و عبادت کے لائق نہ ہونے پر دلیل ہے_

أیشرکون ما ...لا یستطیعون لهم نصرا و لا أنفسهم ینصرون

ربوبیت:ربوبیت کے معیار ۳، ۴;ربوبیت میں قدرت ۳، ۴

مشرکین:مشرکین کے خدا، ۱;مشرکین کے معبود، ۱، ۲، ۴

معبود:سچے معبود کا معیار ۳;سچے معبود میں قدرت ۴

باطل معبود:باطل معبودوں کا عجز او رناتوانی ۱، ۲، ۴

و إن تدعوهم إلی الهدی لا یتبعوکم

مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر ہے کہ "تدعوھم" کے مخاطب مشرکین ہوں_ اس بناء پر "ھم" کی

ضمیر، معبودوں کی طرف پلٹتی ہے_ اور "إلی الهدی "کا معنی یہ ہوگا "إلی أن یهدیهم أصنامهم" بنابراین، آیت کا معنی یہ ہوگا_ "اگرآپ (مشرکین) اپنے بتوں سے راہنمائی چاہو تو وہ آپ لوگوں کی بات نہیں سنیں گے، بعد والا جملہ کہ جس میں کلمہ "علیکم" استعمال کیا گیا ہے نہ کہ" علیهم" یہ بھی اس معنی کا مؤید ہے_

۲_ اہل شرک کے معبود، اپنی پوجا و پرستش کرنے والوں کی ہدایت کرنے سے عاجز و ناتوان ہیں_

و إن تدعوهم إلی الهدی لا یتبعوکم

۳_ سچے و حقیقی معبود کے معیار (و شرائط) میں سے ایک بندوں کے ہدایت طلب کرنے پر ان کی ہدایت کرنا ہے_

و ان تدعوهم الی الهدی لا یتبعوکم

۴_ اہل شرک کے معبودوں کا ان کی ہدایت کرنے اور ان کے پکارنے پر جواب دینے سے عاجز و ناتوان ہونا، شرک کے بطلان اور ان (معبودوں) کے عبادت و پرستش کے لائق نہ ہونے کی دلیل ہے_

و ان تدعوهم الی الهدی لا یتبعوکم

۵_ جھوٹے معبودوں سے درخواست کرنایا نہ کرنا، درخواست کرنے والے کیلئے مساوی اور بلا ثمر ہے_

سواء علیکم أدعوتموهم أم ا نتم صمتون

۶_ مشرکین کے معبود اپنی پوجا و پرستش کرنے والوں کے تقاضے و حاجات پوری کرنے سے عاجز ہیں_

سواء علیکم أدعوتموهم أم ا نتم صمتون

۷_ سچے و حقیقی معبود کی پہچان و معرفت کے طریقوں میں سے ایک ،دعا کا قبول ہونا ہے_

سواء علیکم أدعوتموهم أم ا نتم صمتون

باطل معبود: باطل معبودں سے درخواست ۵; باطل معبودوں کا عجز ۱، ۲، ۴، ۵، ۶

دعا: اجابت دعا ۷

شرک: بطلان شرک کے دلائل ۴

مشرکین: مشرکین کے معبود ۱، ۲، ۴، ۶

معبود: سچے معبود کا معیار ۳; سچے معبود کا ہدایت کرنا ۳; سچے معبود کی قدرت ۳; سچے و حقیقی معبود کی پہچان ۷

آیت ۱۹۴

﴿ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُواْ لَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴾.

تم لوگ جن لوگوں کو اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو سب تمھیں جیسے بندے ہیں لہذا تم انھیں بلاؤ اور وہ تمھاری آواز پر لبیک کہیں اگر تم اپنے خیال میں سچّے ہو(۱۹۴)

۱_ جھوٹے معبود بھی اپنی پوجا و پرستش کرنے والوں جیسی مخلوق ہیں_إن الذین تدعون من دون الله عباد أمثالکم

۲_ مشرکین اپنے معبودوں کو اپنے آپ سے زیادہ طاقتور اور اپنے کاموں میں زیادہ مؤثر سمجھتے ہیں_

إن الذین تدعون من دون الله عباد امثالکم

۳_ سب موجودات، خواہ وہ (جھوٹے و خودساختہ) معبود ہوں یا ان کی پوجا کرنے والے (انسان) خداوند کے مملوک اور بندے ہیں_إن الذین تدعون من دون الله عباد أمثالکم

"عباد" "عبد" کی جمع ہے جس کا معنی، بندہ اور مملوک ہے_

۴_ سب موجودات خداوند کے سامنے ناتوان، محتاج اور ناچیز ہیں_إن الذین تدعون من دون الله عباد أمثالکم

"مثل" امثال کی جمع ہے جس کا معنی "مانند" ہے یعنی ایک جیسا اور "ایک طرح کا ہونا، " کلمہ "عباد" کہ جو ناتوانی و نیازمندی کو ظاہر کررہاہے، معبودوں اور ان کی عبادت کرنے والوں کے درمیان وجہ شبہ ہے، یعنی تمہارے معبود بھی تمہاری مانند نیازمند اور ناتوان ہیں_

۵_ اہل شرک کو متوجہ کرانا کہ وہ اور ان کے معبود ناتوانی و نیازمندی (احتیاج) میں ایک جیسے ہیں، یہ شرک کے بطلان اور ان کے معبودوں کے لائق عبادت نہ ہونے کے اعتقاد کا پیش خیمہ بنتاہے_إن الذین تدعون من دون الله عباد أمثالکم

۶_ خداوند نے مشرکین سے چاہا کہ وہ امتحان و آزماءش

کی خاطر، اپنے معبودوں سے اپنی حاجات طلب کریں_فادعوهم فليستجيبوا لكم

۷_بندوں کی حاجات پوری کرنا، سچے معبود کی نشانیوں میں سے ہے_فادعوهم فليستجيبوا لكم ان كنتم صدقين

۸_ اپنی پوجا و پرستش کرنے والوں کی حاجات پوری کرنے سے (جھوٹے) معبودوں کی ناتوانی و عجز سے مشرکین کے جھوٹے اور باطل نظریئے (یعنی خداوند کے ساتھ شریک قرار دینے کے خیال) کا فاش ہوجانا_

فادعوهم فليستجيبوا لكم إن كنتم صدقين

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی مالکیت ۳; اللہ تعالی کے اوامر ۶

انسان:ضعف انسان ۴;انسان کی نیازمندی (محتاج ہونا) ۴

باطل معبود:باطل معبودوں کا عجز ۵، ۶، ۸ ; باطل معبودوں کی آزمائش ۶;باطل معبودوں کی حقیقت ۱، ۳، ۵;باطل معبودوں کی مملوکیت ۳

شرک:شرک کا بطلان ۵، ۸

مشرکین:مشرکین کا عقیدہ ۲ ; مشرکین کے تقاضے ۸; مشرکین کے معبود ۲، ۶، ۸

معبود:سچے معبود کی نشانیاں ۷;سچے معبود میں قدرت ۷

موجودات:موجودات کی مملوکیت ۳

ہدایت:روش ہدایت ۵;ہدایت کا پیش خیمہ ۵

آیت ۱۹۵

﴿ أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ يَبْطِشُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ أَعْيُنٌ يُبْصِرُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا قُلِ ادْعُواْ شُرَكَاءكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلاَ تُنظِرُونِ ﴾.

کیا ان کے پاس چلنے کے قابل پیر۔ حملہ کرنے کے قابل ہاتھ دیکھنے کے قابل آنکھیں اور سننے کے لائق کان ہیں جن سے کام لے سکیں۔آپ کہہ دیجئے کہ تم لوگ اپنے شرکاء کو بلاؤ اور جو مکر کرنا چاہتے ہو کرو اور ہرگز مجھے مہلت نہ دو (دیکھوں تم کیا کرسکتے ہو)(۱۹۵)

۱۔ مشرکین اپنے معبودوں اور بتوں کو، ہاتھ، پاؤں، آنکھ اور کان والے مجسموں کی صورت میں بناتے تھے۔

ألهم أرجل یمشون بها ...أم لهم ء اذان یسمعون بها

"یمشون بها" جیسے جملے، ہوسکتاہے وضاحت کیلئے ہوں اور یہ بھی ہوسکتاہے احترازی قید کے طور پر ہوں۔ پہلے احتمال کی بناء پر جملے کا معنی "ألهم أرجل..."یعنی آیا بتوں کے پاؤں ہیں کہ وہ ان سے راستہ طے کرتے ہیں ؟ یعنی ان کے پاؤں نہیں ہیں۔ دوسرے احتمال کی بناء پر معنی یہ ہوگا، آیا بتوں کے پاؤں ہیں کہ جن سے راستہ طے کریں۔ یعنی وہ پاؤں رکھتے ہیں لیکن ان کے ساتھ چل نہیں سکتے۔ مندرجہ بالا مفہوم دوسرے احتمال کی بناء پر اخذ کیا گیا ہے۔

۲۔بتوں میں بنائے گئے اعضاء، ہر قسم کے مطلوبہ اثر اور قدرت سے تہی ہوتے ہیں۔

ألهم أرجل یمشون بها ...أم لهم ء اذان یسمعون بها

۳۔بتوں میں بنائے گئے اعضاء میں مطلوبہ اثر و توانائی نہ ہونا، دلیل ہے کہ وہ اپنی پرستش کرنے والے بندوں سے زیادہ ناتوان و عاجز ہیں۔ألهم أرجل یمشون بها ...أم لهم ء اذان یسمعون بها

جملہ "عباد أمثالکم" بتوں اور ان کی پرستش کرنے والوں کے، ناتوانی اور نیازمندی میں مساوی ہونے کی طرف اشارہ تھا۔جبکہ مذکورہ آیت، مشرکین کو اس بات کی طرف متوجہ کرتے

ہوئے کہ ان میں بنائے گئے اعضاء سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا_ یہ نکتہ بتارہی ہے کہ جھوٹے معبود اور بت اپنی پرستش کرنے والوں سے بھی زیادہ عاجز اور ناتوان ہیں_

۴_ خداوند نے بتوں کی ناتوانی اور عاجزی کی وضاحت کرتے ہوئے، مشرکین کے شرک اور مشرکانہ اعتقاد کے بطلان کی طرف توجہ مبذول کروائی ہے_ألهم أرجل يمشون بها ...أم لهم ء اذان يسمعون بها

۵_ اپنے آپ سے زیادہ عاجز اور ناتوان چیز کی پرستش کرنا، بے عقلی ہے اور باعث حیرت ہے_

ألهم أرجل يمشون بها ...أم لهم ء اذان يسمعون بها

جملہ "ألهم ..." میں استفہام، تعجب کی وجہ سے لایا گیا ہے اور بحث کی مناسبت سے تعجب کا منشاء بتوں کی پوجا کرنے والوں کی بے عقلی ہے_

٦_ مشرکین مکہ کا یہ خیال تھا کہ ان کے معبود (بت) پیغمبر صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کے خلاف ان کی مدد کرنے کی طاقت رکھتے ہیں_

قل ادعوا شركاء كم ثم كيدون فلا تنظرون

۷_ پیغمبر ﷺ اکرم ، خداوند کی جانب سے مامور تھے کہ بتوں کی ناتوانی و عجز کو ثابت کرنے کیلئے، مشرکین کو اپنے خلاف مبارزے اور تحدی کی دعوت دیں_قل ادعوا شركاء كم ثم كيدون فلا تنظرون

۸_ خداوند نے مشرکین سے کہا کہ اگر ان کے خداؤں (بتوں) میں کسی قسم کی توانائی اور قدرت ہے تو وہ ان کی مدد سے پیغمبر اکرم ﷺ کے خلاف سازش کریں اور چال چلیں اور آنحضرت ﷺ کو ختم کرنے میں کسی قسم کی تاخیر نہ کریں_

قل ادعوا شركاء كم ثم كيدون فلا تنظرون

"كيدون" فعل امر "كيدوا" (كيد، یعنی فکر کرنا اور سازش کرنا) سے اور نون وقایہ سے مرکب ہے_ نون کا کسرہ "یائے متکلم" کے حذف ہونے پر دلالت کررہا ہے_ بنابراین "كيدون" (كيدوني) یعنی میرے خلاف چال چلو و سازش کرو "انظار" "لا تنظروا" کا مصدر ہے جس کا معنی مہلت دینا ہے "لا تنظرون" بھی فعل نہی اور نون وقایہ سے مرکب ہے، یعني: "فلا تنظروني" مجھے مہلت نہ دو_

اللہ تعالی: اللہ تعالی کے افعال ۴; اللہ تعالی کے اوامر ۸

باطل معبود: باطل معبودوں کا مجسمہ ۶، ۱; باطل معبودوں کی ناتوانی ۳، ۷، ۸

بت:

بتوں کا عجز۲، ۳، ۴، ۷; بتوں کے اعضاء و جوارح ۱، ۲، ۳

بے عقلي: بے عقلی کی نشانیاں ۵

تحدي (چیلنج): تحدی کی دعوت ۷، ۸

شرک: بطلان شرک کی دلیل ۸; شرک کا بطلان ۴

عبادت: باطل معبودوں کی عبادت ۵

محمد صلی‌الله‌علیه‌وآله‌وسلم : محمد صلی‌الله‌علیه‌وآله‌وسلم کی مسؤلیت ۷; محمد صلی‌الله‌علیه‌وآله‌وسلم کے ساتھ مبارزہ ۸

مشرکین: مشرکین اور باطل معبود ۶، ۸; مشرکین کی بت تراشی ۱; مشرکین کے معبود ۱، ۷

مشرکین مکہ: مشرکین مکہ کا عقیدہ ۶

آیت ۱۹۶

﴿ إِنَّ وَلِيِّيَ اللّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ﴾.

بیشک میرا مالک و مختار وہ خدا ہے جس نے کتاب نازل کی ہے اور وہ نیک بندوں کا والی و وارث ہے(۱۹۶)

۱_ خداوند، پیغمبر صلی‌الله‌علیه‌وآله‌وسلم کا سرپرست اور مشرکین کی چالوں و سازشوں کے مقابلے میں آپ علیہ‌السلام کا مددگار ہے_

ثم کیدون فلا تنظرون _ إن ولی الله

۲_ پیغمبر صلی‌الله‌علیه‌وآله‌وسلم پر قرآن نازل کرنے والا خداوند ہے_الذی نزل الکتب

۳_ خداوند نے پیغمبر صلی‌الله‌علیه‌وآله‌وسلم پر قرآن نازل کرنے کی وجہ سے آپ صلی‌الله‌علیه‌وآله‌وسلم کو مشرکین کی سازشوں اور مکر و فریب کے خطرے سے محفوظ رکھنے کی ضمانت دے رکھی ہے_إن ولی الله الذی نزل الکتب

"الله" کی "الذی نزل الکتب" کے ذریعے توصیف کرنا، خداوند کی طرف سے پیغمبر صلی‌الله‌علیه‌وآله‌وسلم کی خصوصی مدد و سرپرستی کی علت بیان کرنا ہے، یعنی چونکہ خداوند نے مجھ پیغمبر صلی‌الله‌علیه‌وآله‌وسلم پر قرآن نازل کیا ہے لہذا وہ تم مشرکین کے مقابلے میں میری مدد کرے گا_

۴_ خداوند، تمام صالحین کا سرپرست اور ان کی مدد

کرنے والا ہے_و هو يتولى الصلحين

۵_ پیغمبر اکرم صلى الله عليه وآله وسلم کا خداوند کے صالح بندوں میں شمار ہونا اور اسکی بے دریغ حمایت و مدد سے بہرہ مند ہونا_

إن ولى الله ...و هو يتولى الصلحين

٦_ صالحین کا اپنے اوپر خداوند کی سرپرستی اور ولایت کی طرف توجہ کرنا، مشرکین کے ساتھ ان کے مبارزے میں استقامت کا عامل اور ان کی سازشوں سے نہ ڈرنے کا باعث بنتا ہے_ثم كيدون فلا تنظرون ...هو يتولى الصلحين

مشرکین کی سازش دور کرنے کے بعد صالحین پر خدا کی ولایت کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ صالحین کو ہمیشہ خداوند کی نصرت اور مدد کی طرف توجہ رکھنی چاہیئے اور ہرگز مشرکین کے مکر و فریب سے نہیں ڈرنا چاہیئے_

۷_ غیر خدا کی عبادت اور شرک کرنا، ایک ناروا عمل ہے جو خداوند کی حمایت اور ولایت سے محرومیت کا باعث بنتا ہے_

و هو يتولى الصلحين

گذشتہ آیات کے قرینے سے صالحین اور صلاح کا مطلوبہ مصداق، توحید اور مؤحد مؤمنین ہیں اور اس کے مقابلے میں شرک اور مشرکین ہونگے_

بنابراین جملہ "و هويتولي ..." کا مفہوم خداوند کا مشرکین کی حمایت نہ کرنا ہے_

استقامت :استقامت کے علل و اسباب ٦

اللہ تعالی :اللہ تعالی کے افعال ٢;ولایت الہی سے محرومیت ۷

خوف (ڈر):خوف کے موانع ٦

ذکر:ولایت خدا کے ذکر کے آثار ٦

شرک:شرک عبادی کا ناپسندیدہ ہونا۷;شرک عبادی کے آثار ۷

صالحین: ۵ صالحین کا عقیدہ ٦;صالحین کی امداد ۴;صالحین کے مقامات ۴

عمل:ناپسندیدہ عمل ۷

قرآن:قرآن کی اہمیت ۳;نزول قرآن ٢، ۳

محمد ﷺ :فضائل محمد، ﷺ ۱، ۵ ;محمد ﷺ کا صالحین میں سے ہونا ۵ ;محمد ﷺ کی حمایت ۱، ۳، ۵
مشرکین:مشرکین کی سازش ۱، ۳، ٦ ;مشرکین سے مبارزہ ٦
ولایت خدا کے مشمولین: ۱، ۳، ٦

آیت ۱۹۷

﴿ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ لاَ يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلا أَنفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ﴾.

اور اسے چھوڑ کر تم جنھیں پکارتے ہو وہ نہ تمھاری مدد کر سکتے ہیں اور نہ اپنے ہی کام آسکتے ہیں (۱۹۷)

۱_ بتوں کی پرستش کرنے سے مشرکین کا مقصد، ان سے مدد طلب کرنا ہے_

والذین تدعون من دونه لا یستطیعون نصرکم

۲_ مشرکین کے معبود (بت) ہرگز ان کی مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے_والذین تدعون من دونه لا یستطیعون نصرکم

۳_ مشرکین کے معبود (بت) حوادث کے مقابلے میں اپنا دفاع کرنے کی قدرت نہیں رکھتے_و لا أنفسهم ینصرون

۴_ سچے اور حقیقی معبود کا معیار یہ ہے کہ وہ بندوں کی مدد کرنے کی قدرت رکھتا ہو_والذین تدعون من دونه لا یستطیعون نصرکم

۵_ سچے اور حقیقی معبود کو ناقابل شکست اور حوادث کے ضرر و نقصان سے محفوظ ہونا چاہیئے_

والذین تدعون من دونه ...و لا ا نفسهم ینصرون

٦_ مشرکین کے معبودوں (بتوں) کا اپنے اور دوسروں کے دفاع سے عاجز اور ناتوان ہونا ہی شرک کے بطلان کی دلیل ہے_و لا یستطیعون نصرکم و لا أنفسهم ینصرون

۷_ فقط خداوند ہے کہ جو بندوں کی مدد کرنے اور اپنا

دفاع کرنے کی قدرت رکھتاہے_والذين تدعون من دونه لا يستطيعون نصركم و لا أنفسهم ينصرون

۸_ فقط خداوند عبادت کی اہلیت رکھتاہے اور پرستش کے معیار پر پورا اترتاہے_والذين تدعون من دونه لا يستطيعون

اللہ تعالی :اللہ تعالی سے مختص امور۸،۷; اللہ تعالی کی امداد۷; اللہ تعالی کی قدرت۷

انسان:انسان کی امداد۷

باطل معبود:باطل معبودوں سے استمداد، ۱;باطل معبودوں كي ناتوانی ۲، ۳، ٦

بت::بتوں سے مدد طلب کرنا ۱

شرک:شرک کے بطلان کے دلائل ٦

عبادت:عبادت خدا،۸

مشرکین:مشرکین کی بت پرستی کا فلسفہ ۱;مشرکین کے معبود ۲، ۳، ٦

معبود:سچے معبود کا معیار ۴، ۸;سچے معبود کا ناقابل شکست ہونا ۵;سچے معبود کی شرائط، ۵;سچے معبود کی قدرت ۴

آیت ۱۹۸

﴿ وَإِن تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَى لاَ يَسْمَعُواْ وَتَرَاهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لاَ يُبْصِرُونَ ﴾.

اگر تم ان کو ہدایت کی دعوت دوگے تو سن بھی نہ سکیں گے اور دیکھو گے تو ایسا لگے گا جیسے تمھاری ہی طرف دیکھ رہے ہیں حالانکہ دیکھنے کے لائے بھی نہیں ہیں (۱۹۸)

۱_ مشرکین کے معبود، اپنی پرستش کرنے والوں کی ہدایت کرنے سے ناتوان اور عاجز ہیں_

و إن تدعوهم إلى الهدى لا يسمعوا

"تدعوا" "يدعو" سے جمع مخاطب کا صيغہ

ہے اور اس میں مشرکین کو خطاب کیا گیا ہے_ "ھدی" مصدر ہے اور اس کا فاعل وہ ضمیر ہے کہ جو گذشتہ آیت میں "الذین تدعون" کی طرف پلٹ رہی ہے_ اور اس کا مفعول مشرکین ہیں_ بنابراین "إلی الھدی "یعنی "إلی أن یھدوکم"

۲_ مشرکین کے معبود (بت) اپنی عبادت کرنے والوں کا کلام سننے سے ناتوان اور عاجز ہیں_و إن تدعوھم ...لا یسمعوا

۳_ مشرکین اپنے معبودوں (بتوں) کیلئے، خیرہ کن (شوخ و بے حیا) آنکھیں بناتے تھے_و ترھم ینظرون إلیك

"ترھم" اور "ینظرون" کی غائب ضمیریں، "الذین تدعون" کی طرف پلٹ رہی ہیں کہ جو ان (مشرکین) کے معبود ہیں_

۴_ بتوں کے اندر بنائی گئي آنکھیں، اشیاء کو دیکھنے سے ناتوان ہوتی ہیں_و ھم لا یبصرون جملہ "ھم لا یبصرون" کی ضمیر کا مرجع "الذین تدعون" ہے_

۵_ بتوں کے اندر آنکھیں اس طرح بنی ہوتی تھیں کہ گویا وہ اپنے مد مقابل شخص کو دیکھ رہی ہیں_
و ترھم ینظرون إالیك

"ترھم" اور "إلیک" کا مخاطب ہر وہ انسان ہے کہ جو بتوں کے مد مقابل ہوتا ہے "یعنی "ترھم ایھا الانسان"...(اے انسان جب تو انکی طرف دیکھتا ہے) اور جملہ " و ھم لا یبصرون" (وہ نہیں دیکھتے) اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ " ترہم ینظرون" سے مراد "ترہم کأنہم ینظرون إلیک " ہے (یعنی تم اس طرح گمان کرتے ہو کہ وہ بت تمہیں دیکھ رہے ہیں حالانکہ در حقیقت وہ تمہیں نہیں دیکھ رہے ہوتے_

۶_ بندوں کی راہنمائی اور ہدایت کرنا، معبود کے سچا ہونے کا معیار ہے_و إن تدعوھم إلی الھدی لا یسمعوا

خداوند، مشرکین کے معبودوں کو اس لئے پرستش کے لائق نہیں جانتا چونکہ وہ انسانوں کی راہنمائی اور ہدایت نہیں کرسکتے_ بنابراین، انسانوں کی ہدایت کرنا بھی حقیقی، سچا اور برحق معبود ہونے کے معیار میں سے ہے_

۷_ سچے اور برحق معبود کو چاہیئے کہ وہ دیکھ بھی سکے اور سن بھی سکے_إن تدعوھم ...لا یسمعوا ...و ھم لا یبصرون

۸_ مشرکین کے معبودوں (بتوں) کا حاجات پوری کرنے، کلام سننے اور اشیاء کو دیکھنے سے ناتوان اور عاجز ہونا ہی غیر خدا کی پرستش کے ناروا ہونے اور شرک کے بطلان کی دلیل ہے_

و إن تدعوهم الى الهدى لا يسمعوا ...و هم لا يبصرون

باطل معبود:باطل معبودوں کا عجز، ۱، ۲، ۳، ۸;باطل معبودوں کا مجسمہ ۳، ۴، ۵

بت:بتوں کی آنکھیں ۳، ۴، ۵;بتوں کے اعضاء ۳، ۴، ۵

شرک:بطلان شرک کے دلائل ۸;شرک عبادی کا ناپسندیدہ ہونا ۸

مشرکین:مشرکین کی بت پرستی ۳;مشرکین کے معبود، ۱، ۲، ۳، ۸

معبود:سچے معبود کا بینا ہونا ۷;سچے معبود کا سننے کے قابل ہونا ۷;سچے معبود کا معیار ۶، ۷;سچے معبود کا ہدایت کرنا ۶

آیت ۱۹۹

﴿ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ﴾.

آپ عفو کا راستہ اختیار کریں نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں سے کنارہ کشی کریں (۱۹۹)

۱_ خداوند نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا ہے کہ آپ ﷺ عفو کو اختیار کریں اور خطا کاروں سے درگذر کرتے رہیں_
خذ العفو

"أخذ" (خذ کا مصدر ہے) جس کا معنی لینا اور ہاتھ سے نہ چھوڑنا ہے کہ بحث کی مناسبت سے ملتزم ہونے سے کنایہ ہے_ بنابراین "خذ العفو" یعنی عفو اور درگذر کرو اور اسے ہاتھ سے جانے نہ دو اور اس کے ملتزم رہو_

۲_ لوگوں کو پسندیدہ کاموں کی دعوت دینا، پیغمبر ﷺ کے فرائض میں سے ہے_و امر بالعرف

"عرف" کا معنی معروف (پہچانا ہوا) ہے اور اس سے مراد وہ کام ہیں کہ جو شرع اور عقل کے نزدیک پسندیدہ سمجھے جاتے ہیں_

۳_ خداوند نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا کہ آپ ﷺ جاہل افراد سے مدارا کریں اور ان کی جاہلانہ باتوں کو نظر انداز کردیں_و أعرض عن الجهلين

"إعراض" کا معنی منہ موڑنا ہے اور یہ منہ موڑنا اور روگردانی، کبھی تو مدارا اور نظر انداز کرنے سے کنایہ ہے_ اور کبھی بے اعتنائی اور دوری اختیار کرنے کے معنی میں ہے_ صدر آیت کے مطابق اعراض سے مراد پہلا معنی ہے یعنی مدارا کرنا اور نظر انداز کرنا_

۴_ خطاؤں اور لغزشوں سے درگذر کرنا، لوگوں کو نیک کاموں کی دعوت دینا اور جاہلوں سے مدارا کرنا دینی مبلغین کے بنیادی فرائض میں سے ہیں_خذ العفو و امر بالعرف و أعرض عن الجهلين

۵_ بت پرست اور مشرکین، بے عقل اور نادان لوگ ہیں_و أعرض عن الجهلين

گذشتہ آیات کے قرینے سے "الجاهلين" کے مطلوبہ مصادیق میں سے ایک مشرکین اور بت پرست ہیں_

۶_ عن أبي عبدالله عليه‌السلام : ...إن الله ادّب رسوله صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم : فقال: يا محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم : خذ العفو ..." قال: خذ منهم ما ظهر و ما تيسر والعفو الوسط[۱]

حضرت امام صادق عليه‌السلام سے منقول ہے کہ خداوند نے اپنے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم کو ادب سکھانے کے لیئے یہ حکم دیا کہ "اے محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم عفو کو اختیار کرو..."یعنی صدقات میں سے جو کچھ ظاہر ہے اور لوگ آسانی سے دے سکتے ہیں وہ لے لو اور عفو سے مراد میانہ روی ہے_

۷_ عن الحسن عليه‌السلام قال: إن الله عزوجل ادّب نبيه أحسن الأدب فقال خذ العفو ..." ...فقال صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم لجبرئيل عليه‌السلام و ما العفو؟ قال عليه‌السلام أن تصل من قطعك و تعطى من حرمك و تعفو عمن ظلمك...[۲]

امام حسن مجتبي عليه‌السلام سے منقول ہے کہ بے شک خداوند عزوجل نے اپنے نبي صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم کو بہترین ادب سکھایا اور فرمایا: "عفو اختیار کرو..."پیغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے جبرائیل عليه‌السلام سے پوچھا عفو کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: عفو یہ ہے کہ جو تم سے قطع تعلق کرے تم اس سے دوستی کرو اور جو تمہیں محروم کرے تم اس پر بخشش کرو اور جو کوئی تم پر ظلم کرے تو اس سے درگذر کرو_

اجتماعی نظم: اجتماعی نظم کی اہمیت ۲، ۴

اللہ تعالی: اللہ تعالی کے اوامر ۱، ۳

امر بالمعروف: امر بالمعروف کی اہمیت ۲، ۴

---

۱) تفسیر عیاشی ج/ ۲ ص ۴۳ ح ۱۲۶; نور الثقلین ج/ ۲ ص ۱۱۱ ح ۴۰۷_

۲) بحار الانوار ج/ ۷۵ ص ۱۱۴ ح ۱۰; مجمع البیان ج/ ۴ ص ۷۸۷_

بت پرست:بت پرستوں کی بے عقلی ۵

تعقل:تعقل سے خالی افراد ۵

جہلاء:جاہلوں کے ساتھ مدارا کرنا ۳، ۴;جہلاء سے عفو و درگذر کرنا ۳

خطاکار:خطاکاروں سے عفور کرنا ۱

لغزش:لغزش سے عفو ۴

مبلغین: مبلغین کی ذمہ داری ۴

محمد ﷺ : محمد ﷺ کی سیرت ۳;محمد ﷺ کی مسؤلیت ۱، ۲، ۳

مشرکین:مشرکین کی بے عقلی ۵

آیت ۲۰۰

﴿ وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴾.

اور اگر شیطان کی طرف سے کوئي غلط خیال پیدا کیا جائیے تو خدا کی پناہ مانگیں کہ وہ ہر شے کا سننے والا اور جاننے والا ہے(۲۰۰)

۱_ شیطان ہمیشہ اپنے وسوسوں کے ذریعے انسانوں کو خداوند کے فرامین سے سرپیچی کرنے پر ابھارتا ہے_

و إما ينزغنّك من الشيطن نزغ

"نزغہ"یعنی اسے تھوڑا سا تحریک کیا یا ابھارا "نزغ" اس کلام کو کہتے ہیں جو تحریک کرنے اور ابھارنے کا باعث بنے (لسان العرب)"من الشیطان" "نزغ" کیلئے حال ہے اور"نزغ شیطان" سے مراد اس کا وسوسہ ہے_بنابراین "إما ینزغنّک"یعنی اگر شیطان کی طرف سے کسی وسوسے نے تمہیں ابھارا...قابل ذکر ہے کہ گذشتہ آیت کی مناسبت سے یہاں تحریک اور ابھارنے سے مراد، خداوند کے احکام و فرامین کی مخالفت کرنے کی ترغیب دلانا ہے_

۲_ شیطان کا عظیم انبیاء کرام عليه‌السلام کو بھی فرامین خداوند سے

تخلف کرنے پر ابھارنے کیلئے اپنا نشانہ بنانا_و إما ينزغنّك من الشيطن نزغ

"إما" "إن" شرطیہ اور "ما" زائدہ سے مرکب ہے "ما" زائدہ اور نون تاکید ثقیلہ کے ذریعے جملے کی تاکید یہ معنی بیان کرنے کیلئے ہے کہ شرط پوری ہوگي_بنابراین "إما ینزغنک" یعنی اگر شیطان تمہیں ابھارنے پر آگیا اور وہ حتماً یہ کوشش کرے گا_

۳_ خداند کا رسول اکرم ﷺ کو حکم ہے کہ جب تم شیطان کے وسواس کے روبرو ہوتو خدا کے حضور پناہ مانگ لیا کرو_
إما ينزغنّك ...فاستعذ بالله

۴_ خداوند ہر کلام کو سنتا ہے اور ہر حاجت سے آگاہ ہے_انه سميع عليم

۵_ جب بندے خداوند کی بارگاہ میں پناہ لیتے ہیں تو خداوند شیطان کے وسواس کو بے اثر کردیتا ہے_
فاستعذ بالله انه سميع عليم

جملہ "إنه سميع عليم" "فاستعذ باللہ" (خدا کی پناہ مانگو) کیلئے ایک تعلیل کی حیثیت رکھتا ہے چونکہ فقط سننا اور دانا ہونا ہی استعاذہ کے لازمی ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا_ لہذا کہہ سکتے ہیں کہ خداوند کا سننا اور دانا ہونا پناہ طلب کرنے کی اجابت سے کنایہ ہے_

٦_ خداوند کے سمیع و علیم ہونے کا عقیدہ باعث بنتا ہے کہ (انسان) شیطانی وسوسوں کے مقابلے میں خدا سے التجاء کرے_فاستعذ بالله إنه سميع عليم

استعاذہ:استعاذہ کا پیش خیمہ ٦;استعاذہ کے اثرات ۵ خداوند کے حضور استعاذہ ۳، ۵، ٦

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا سمیع ہونا ٦،۴; اللہ تعالی کا علم ۴،٦; اللہ تعالی کی نافرمانی ۱; اللہ تعالی کے اوامر۳

ایمان:ایمان کے اثرات ٦

شیطان:اضلال شیطان ۱، ۲ ; شیطان اور انبیاء ۲; شیطان سے استعاذہ ۳، ۵ ;شیطان کا کردار، ۱، ۲ ; شیطان کا وسوسہ ۱، ۳، ٦; شیطانی وسواس کو بے اثر بنانا ۵

گمراہي:گمراہی کے علل و اسباب ۱

محمد ﷺ :مسؤلیت محمد ﷺ ۳

آیت ۲۰۱

﴿ إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَواْ إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُواْ فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ ﴾.

جو لوگ صاحبان تقوی ہیں جب شیطان کی طرف سے کوئي خیال چھونا بھی چاہتے ہے تو خردا کو یاد کرتے ہیں اور حقائق کو دیکھنے لگتے ہیں (۲۰۱)

۱_ شیطان، انسان کے اردگرد چکر لگاتا رہتا ہے تا کہ اس کے افکار اور خیالات میں اپنے وسوسوں کے ذریعے نفوذ کرسکے_

إذا مسهم طئف من الشيطن

"طاءف" اس شخص یا چیز کو کہا جاتا ہے کہ جو کسی محور کے گرد گھوم رہی ہو "من الشیطان" میں "من". بیانیہ بھی ہوسکتا ہے اس بناء پر "طاءف" خود شیطان ہے یعنی شیطان دلوں کے اردگرد چکر لگاتا ہے_ ہوسکتا ہے "من" نشویہ ہو_ تو اس صورت میں "طاءف" سے مراد شیطانی وسوسے ہیں کہ جو دلوں کے اردگرد گھومتے ہیں تاکہ ان میں نفوذ کرسکیں_

۲_ جو لوگ پرہیزگار اور باتقوی ہیں وہ جب شیطان اور اس کے وسوسوں کے روبرو ہوتے ہیں تو وہ احکام خدا کو یاد کرلیا کرتے ہیں اور اس طرح وہ راہ تقوی سے واقف ہوجاتے ہیں_

إن الذين اتقوا إذا مسهم طئف من الشيطان تذكروا فإذاهم مبصرون

یہاں "تذکر" سے مراد توجہ کرنا اور اپنے جانے پہچانے علوم کو یاد میں لانا ہے اور ان علوم اور دانستہ احکام سے مراد آیت ۱۹۹ کے قرینے کے مطابق، اوامر الہی و احکام خدا ہیں "أبصار" (جوکہ مبصرون کا مصدر ہے) کا معنی بینا ہونا اور آگاہ ہونا ہے اور "الذین اتقوا" کے مطابق اس سے مراد تقوی کی راہ پر چلنا اور آخرکار شیطان کے جال سے رہائی پانا ہے_

۳_ باتقوی افراد، شیطانی وسوسوں کے حملے کا احساس کرتے ہی فرمان خدا (استعاذہ) کو یاد کرتے ہوئے اس کے حضور پناہ لیتے ہیں اور بصیرت و آگاہی کے ساتھ شیطان کے جال سے بچ جاتے ہیں_إذا مسهم طئف من الشيطن تذكروا فإذا هم مبصرون

مندرجہ بالا مفہوم میں گذشتہ آیت میں "فاستعذ باللہ " کے قرینے سے "تذکروا" کا متعلق "استعاذہ" کا لزوم قرار دیا گیا ہے_
تذكروا فإذا هم مبصرون

یہ مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب گذشتہ جملے (إنہ سمیع علیم) کے قرینے سے "تذکروا" کا متعلق خداوند کی شنوائی اور آگاہی ہو_

۵_ اہل تقوی جب شیطانی وسوسوں کے روبرو ہوتے ہیں تو ان وسواس کی تشخیص کرلیتے ہیں (کہ یہی شیطانی وسوسوں ہیں)_إن الذين اتقوا إذا مسهم طئف من الشيطن تذكروا

٦_ تقوی ، وہ واحد عامل ہے کہ جو شیطانی وسوسوں کے روبرو ہونے پر انسان کی توجہ احکام خداوند کی طرف لے جاتا ہے_
إن الذين اتقوا إذا مسهم طئف من الشيطن تذكروا

۷_عن على بن حمزة عن أبي عبدالله عليه‌السلام قال: سألته عن قول الله : "إن الذين اتقوا إذا مسهم طائف من الشيطان تذكروا فإذا هم مبصرون" ما ذلك الطائف؟ فقال: هو السيّيء يهمّ به العبد ثم يذكر الله فيبصر و يقصر [1]

علی بن حمزہ کہتے ہیں میں نے حضرت امام صادق عليه‌السلام سے پوچھا کہ آیہء مجیدہ "إن الذين اتقوا ..." میں "طاءف" سے کیا مراد ہے؟ آپ عليه‌السلام نے فرمایا: اس سے گناہ کا وسوسہ مراد ہے، بندہ اس کا ارادہ کرتا ہے اور پھر اسے خدا کی یاد آجاتی ہے اور وہ بیدار ہوجاتا ہے اور اسے انجام نہیں دیتا_

استعاذہ: استعاذہ کے عوامل ٦; خدا کے حضور استعاذہ ۳، ٦

اللہ تعالی : اللہ تعالی کا سمیع ہونا ۴; اللہ تعالی کا علیم ہونا ۴

ایمان: ایمان کے اثرات ۴

تقوی :تقوی کے اثرات ٦

شیطان: شیطان اور متقین ۳; شیطان سے استعاذہ ۳; شیطان سے نجات کے لئے عوامل ۲، ۳، ۴، ٦; شیطان کا کردار، ۱; نفوذ شیطان کا طریقہ ۱ ; وسوسہء شیطان ۱، ۲، ۳، ۴، ٦; وسوسہء شیطان کی پہچان ۵

متقین: متقین اور شیطان ۲; متقین کا ادراک ۵; متقین کا استعاذہ ۳ ; متقین کی آگاہی ۲

---

۱) تفسیر عیاشي، ج۲، ص ۴۴، ح۱۲۹; نور الثقلین، ج۲، ص ۱۱۲، ح ۴۱۶_

آیت ۲۰۲

﴿ وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لاَ يُقْصِرُونَ ﴾.

اور مشرکین کے برادران شیاطین انھیں گمراہی میں کھینچ رہے ہیں اور اس میں کوئی کوتاہی نہیں کرتے ہیں (۲۰۲)

۱_ بے تقوی لوگ، شیطان کے بھائی ہیں_و إخوانهم

مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر ہے کہ "إخوانھم" کی ضمیر کا مرجع، گذشتہ آیت میں موجود "الشیطان" ہو_ قرینہ مقابلہ کے مطابق "إخوان" سے مراد بے تقوی افراد ہیں یہ بھی یاد رہے کہ "الشیطان" میں "ال" جنس کیلئے ہے_ ضمیر جمع اس کی طرف پلٹائی جاسکتی ہے_

۲_ شیاطین، بے تقوی افراد کو گمراہی کی جانب لے جاتے ہیں_ اور انھیں ضلالت (کی گہرائی وں) میں غرق کردیتے ہیں_

و إخوانهم يمدونهم فى الغي

"یمدونھم" میں ضمیر فاعلی کا مرجع شیاطین ہیں اور ضمیر مفعولی کا مرجع "إخوان" ہے یعنی "إخوان الشياطين يمدهم الشياطين فى الغي"_ "مد" ("یمدون" کا مصدر ہے) جس کا معنی کھینچنا ہے اور "الي" کی جگہ "في" کولانا یہ معنی دیتاہے کہ شیطان بے تقوی افراد کو گمراہی کی گہرائی وں میں لے جاتاہے_

۳_ شیطان، بے تقوی افراد کو گمراہ کرنے کے بعد کھلا نہیں چھوڑتا بلکہ انھیں اسی طرح گمراہی کی دلدل میں رو کے رکھتاہے_ثم لا يعصرون یہ مفہوم اس بناء پر ہے کہ جب "لا يقصرون" کی ضمیر کا مرجع شیطان ہو "اقتصار" (یقصرون کا مصدر ہے) جس کا معنی "ہاتھ اٹھانا" ہے

۴_ بے تقوی افراد کا روشن ترین مصداق، مشرکین ہیں_و إخوانهم

جیسا کہ گذرچکاہے کہ "إخوان" سے مراد بے تقوی افراد ہیں اور چونکہ گذشتہ آیات مشرکین کے بارے میں تھیں لہذا کہہ سکتے ہیں کہ بے تقوی افراد کا مطلوبہ مصداق، مشرکین ہیں_

۵_ شیطان، بے تقوی اور مشرک انسانوں کا بھائی

ہے_و إخوانھم یمدونھم فی الغي

"إخوانھم" کی ضمیر کا مرجع مشرکین اور بے تقوی افراد بھی ہوسکتے ہیں_ اس بناء پر "اِخوان" سے مراد گذشتہ آیت کے قرینے سے، شیطان ہے_ قابل ذکر ہے کہ اس صورت میں ضمیر فاعلی "یمدونھم" کا مرجع "اِخوان" اور ضمیر مفعولی کا مرجع مشرکین و بے تقوی لوگ ہیں_

٦_ شیطان کے پیروکار مشرکین اور بے تقوی افراد کا اپنی گمراہی پر اصرار کرنا_ثم لا یقصرون

یہ مفہوم اس بناء پر ہے کہ جب "لا یقصرون" کی ضمیر، مشرکین اور بے تقوی افراد کی جانب لوٹائی جائیے_

بے تقوی افراد،٥،٣،١:بے تقوی لوگوں کی گمراہی ٢، ٣، ٦

شیطان:اضلال شیطان ٢، ٣; شیطان اور بے تقوی افراد ١، ٢، ٣، ٥; شیطان اور مشرکین ٥; شیطان کا کردار ٢، ٣; شیطان کے بھائی ١، ٥ شیطان کے پیروکار ٦

گمراہي:گمراہی پر اصرار ٦;گمراہی کا تسلسل ٣; گمراہی کے عوامل ٢، ٣

مشرکین:٥بے تقوی مشرکین ٣; مشرکین کی گمراہی ٦

آیت ٢٠٣

﴿ وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِم بِآيَةٍ قَالُواْ لَوْلاَ اجْتَبَيْتَهَا قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يِوحَى إِلَيَّ مِن رَّبِّي هَـذَا بَصَآئِرُ مِن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴾.

اور اگر آپ ان کے پاس کوئي نشانی نہ لائیں توکہتے ہیں کہ خود آپ کیوں نہیں منتخب کرلیتے تو کہہ دیجئے کہ میں تو صرف وحی پروردگار کا اتباع کرتا ہوں_ یہ قرآن تمھارے پروردگار کی طرف سے دلائل ہدایت اور صاحبان ایمان کے لئے رحمت کی حیثیت رکھتا ہے (٢٠٣)

١_ آیات قرآن، رسالت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقانیت کا ایک معجزہ اور علامت ہیں_

و إذا لم تأتهم بأية

کلمہ "آیۃ" کا معنی نشانی اور دلیل ہے اور اس سے مراد آیات قرآن ہیں_

۲_ آیات قرآن کبھی کبھي، تاخیر کے ساتھ اور کچھ وقت کے بعد نازل ہوتی تھیں_و إذا لم تأتهم بأية

۳_ پیغمبر اکرم (ص) کے مخالفین نزول آیات میں تاخیر کو بہانہ بناکر آپ (ص) کی رسالت کو جھٹلانے لگتے اور آپ (ص) کی شماتت کرنے لگتے_و إذا لم تأتهم باية قالوا لو لا اجتبيتها

۴_ قرآن، پیغمبر اکرم (ص) پر جزء جزء اور جدا جدا حصوں کی صورت میں نازل ہوا ہے_و إذا لم تأتهم بأية

۵_ مشرکین کے نزدیک آیات قرآن، پیغمبر اکرم (ص) کے ہاتھوں بنایا ہوا اور انتخاب شدہ (چنا ہوا) ایک مجموعہ تھا_
لو لا اجتبيتها

"اجتباء" (مصدر اجتبیت) کا معنی "چن چن کر اور انتخاب کرکے جمع کرنا" ہے_ (مفردات راغب) مشرکین پیغمبر (ص) کی جانب "اجتباء" کی نسبت دیتے ہوئے یہ وسوسہ ڈالتے تھے کہ آنحضرت (ص) قرآن کے مطالب کو ادھر ادھر سے جمع کرکے اور انتخاب کرکے لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں_

٦_ پورا قرآن، وحی ہے اور خداوند کی جانب سے نازل شدہ ہے نہ کہ کسی بشر کا بنایا ہوا_قل إنما أتبع ما يوحى إليَّ من ربي

جملہ "إنما أتبع ..." میں حصر مشرکین کے اتہام اور ان کے خیال کی طرف اشارہ ہے_ یعنی میں آیات قرآن پیش کرنے میں وحی کے تابع ہوں نہ یہ کہ اپنے آپ سے بناکر یا ادھر ادھر سے جمع کرکے پیش کرتا ہوں_

۷_ پیغمبر اکرم (ص) ہمیشہ وحی کے تابع رہے ہیں اور احکام خداوند کی پیروی کرتے رہے ہیں_قل إنما أتبع ما يوحى إليَّ من ربي

۸_ قرآن کا سرچشمہ، خداوند کا مقام ربوبیت ہے_إنما أتبع ما يوحى إليَّ من ربي

۹_ قرآن، روشنی بخش اور بصیرت افروز کتاب ہے_هذا بصائر من ربكم

"بصیرة" (مفرد بصاءر) بمعنی حجت، برہان اور وہ چیز ہے کہ جو بصیرت و بینش کا باعث بنے_

۱۰_ قرآن اور اس کی روشنی بخش (تعلیمات)، انسانوں کی تدبیر کیلئے، ربوبیت خداوند کا جلوہ ہیں_
هذا بصائر من ربكم

۱۱_ خداوند، پیغمبر اکرم (ص) کا مربی اور تمام انسانوں کے امور کی تدبیر کرنے والا ہے_

من ربيّ ...من ربّكم

۱۲_ قرآن، کتاب ھدایت اور باعث رحمت ہے_هذا ...هديً و رحمة

۱۳_ فقط اہل ایمان ہی قرآن کی ہدایت سے اور اس کی رحمت کے سائے سے بہرہ مند ہوتے ہیں _
هذا ...هديً و رحمة لقوم يؤمنون

۱۴_ قرآنی ہدایت، کسی قسم کی ضلالت و گمراہی سے آلودہ نہیں ہوتی اور نہ ہی اس سے کوئی بے قاعدگی و کجی پیدا ہوتی ہے_هذا ...هديً و رحمة

اسم فاعل "ھاد" کی جگہ مصدر "هديً" کا استعمال، مندرجہ بالا مفہوم کو ظاہر کررہاہے_

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی ربوبیت ۱۰،۸; اللہ تعالی کے افعال

انسان:انسانی امورکی تدبیر ۱۰، ۱۱

قرآن:اعجاز قرآن ۱; تعلیمات قرآن کی خصوصیت ۱۴; رحمت قرآن ۱۲، ۱۳; قرآن سے استفادے کا پیش خیمہ ۱۳; قرآن کا تدریجی نزول ۲، ۳ ; قرآن کا روشنی بخش ہونا ۹، ۱۰;قرآن کا کردار ۹، ۱۰، ۱۲، ۱۳; قرآن کا وحی ہونا ٦;قرآن کاہدایت کرنا ۱۲، ۱۳، ۱۴;نزول قرآن کی کیفیت ۴; نزول قرآن کا منشاء ٦، ۸

مؤمنین: مؤمنین اور قرآن ۱۳

محمد ﷺ :تکذیب محمد ﷺ کے علل و اسباب ۳; حقانیت محمد ﷺ کے دلائل ۱; محمد ﷺ پر افتراء ۵; محمد ﷺ کا وحی کی اتباع کرنا ۷; محمد ﷺ کی مخالفت ۳; محمد ﷺ کے مخالفین ۳; معجزات محمد ﷺ ، ۱; مربی محمد ﷺ ، ۱۱

مشرکین: مشرکین اور قرآن ۵

ہدایت:ہدایت کے عوامل ۹، ۱۲

آیت ۲۰۴

﴿ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُواْ لَهُ وَأَنصِتُواْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴾.

اور جب قرآن کی تلاوت کی جائیے تو خاموش ہوکر غور سے سنو کہ شاید تم پر رحمت نازل ہوجائیے (۲۰۴)

۱_ قرآن کی تلاوت کے وقت اسے غور سے سننے اور خاموشی و سکوت اختیار کرنے کا واجب ہونا_

و إذا قرى القرآن فاستمعوا له و أنصتوا

"استماع" (مصدر استمعوا) کا معنی سننا اور کان دھرنا ہے اور "انصات" (مصدر انصتوا) کا معنی خاموشی و سکوت اختیار کرنا ہے_

۲_ قرآن کو سننا اور سنتے وقت خاموش رہنا، رحمت خداوند کے حصول کا مقدمہ ہے_

فاستمعوا له و أنصتوا لعلكم ترحمون

۳_ تلاوت قرآن کرنے والا کوئي بھی ہو، اس کی قراءت کے دوران خاموش رہ کر قرآن کو سننا چاہیئے_

و إذا قرى القرآن فاستمعوا له و أنصتوا لعلكم ترحمون

یہ مفہوم فعل "قري" کے مجہول ہونے سے اخذ کیا گیا ہے_

۴_ خداوند نے کفار کو قرآن کی صدا (و تلاوت) سننے کي دعوت دي_

هذا بصائر من ربكم ...إذا قرى القرآن فاستمعوا له

مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "فاستمعوا" کا خطاب کفار کو بھی شامل ہو_

۵_ کفار کا قرآن کی صدا اور تلاوت کو سننا، ان میں ہدایت اور رحمت الہی تک پہنچنے کی آمادگی پیدا کردے گا_

و إذا قرى القرآن فاستمعوا له و أنصتوا لعلكم ترحمون

اگر آیت کا خطاب، کفار کو بھی شامل ہو تو "ترحمون" میں رحمت کا مطلوبہ مصداق، ہدایت ہوگا_

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی رحمت کے اسباب ۲، ۵; اللہ تعالی کے اوامر ۴

قرآن:استماع قرآن ۱، ۳، ۴; استماع قرآن کے اثرات ۲، ۵;تلاوت قرآن کے آداب ۳;تلاوت قرآن کے احکام ۱; تلاوت قرآن کے وقت سکوت ۱; ۲، ۳ ;قرآن کا ہدایت کرنا ۵

کفار:کفار اور قرآن ۴، ۵; مسؤلیت کفار ۴

واجبات:۱

ہدایت:ہدایت کا پیش خیمہ ۵

آیت ۲۰۵

﴿ وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعاً وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالآصَالِ وَلاَ تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ ﴾.

اور خدا کو اپنے دل ہی دل میں تضرع اور خوف کے ساتھ یاد کرو اور قول کے اعتبار سے بھی اسے کم بلند آواز سے صبح و شام یاد کرو اور خبردار غافلوں میں نہ جاؤ(۲۰۵)

۱_ خداوند نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا کہ آپ ﷺ خداوند کے مقام ربوبی کی طرف متوجہ رہیں اور اسے اپنے دل و جان سے یاد کرتے رہیں_و اذکر ربک فی نفسک

۲_ خداوند کے سامنے خشوع اور اس کے مقام ربوبی سے خوف و ہراس ،خداوند کی طرف توجہ کرنے اور اسے یاد کرنے کے آداب میں سے ہیں_و اذکر ربک فی نفسک تضرعا و خیفة

"تضرع" کا معنی خشوع اور اظہار تذلل کرنا ہے_ اور "خیفة" کا مطلب ڈرنا اور خوف زدہ ہونا ہے_

"تضرعاً" اور "خیفة" مصدر ہیں اور آیت میں اسم فاعل (متضرعاً) اور (خاءفاً) کے معنی میں آیا ہے_یعنی اپنے پروردگار کو خشوع و خوف کے ساتھ یاد کرو_

۳_ خداوند نے پیغمبر ﷺ کو حکم دیا کہ آپ ﷺ زیر لب اس کا ذکر کریں اور اپنی زبان کو اس کے ذکر سے معطر کرتے رہیں_و اذکر ربک ...دون الجهر من القول

مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر ہے کہ جب "دون الجهر..." کا "فی نفسک" پر عطف ہو اس بناء پر آیہء شریفہ دو طرح کے اذکار کی طرف

اشارہ کررہی ہے قلبی ذکر کہ جو "فی نفسک" سے ظاہر ہوتاہے اور زبانی ذکر کہ جو "دون الجهر من القول" سے آشکار ہے_

۴_ زبانی ذکر میں بلند آواز سے پرہیز کرنا، زیر لب ذکر خدا کرنے کے آداب میں سے ہے_

و اذكر ربك ...دون الجهر من القول

"دون" کا معنی نیچا اور آہستہ ہے جبکہ "جھر" کا معنی آشکار کرنا اور اعلان کرنا ہے اور "من القول" "الجھر" کا بیان ہے_ بنابراین "الجھر من القول" یعنی صدا و آواز کو بلند کرنا، اور "دون الجھر من القول" یعنی کلام اور لفظ کو جھر کے بغیر اور نیچی آواز سے ادا کرنا ہے_

۵_ انسانوں کو چاہیئے دل و جان سے خداوند کی یاد میں رہیں اور صبح و شام اس کا ذکر کرتے رہیں_

و اذكر ربك ...بالغد و الأصال

"غدوة" (غدو کا مفرد) بمعنی صبح ہے (یعنی طلوع فجر سے لیکر طلوع خورشید تک) "آصال" اصیل کی جمع یا جمع الجمع ہے_ اور "اصیل" عصر سے مغرب تک کے درمیانی وقت کو کہتے ہیں_

قابل ذکر ہے "الغدو" میں اور "الآصال" میں "ال" استغراق کیلئے ہے اور عموم کا فائدہ دے رہاہے یعنی ہر صبح و عصر

٦_ خداوند کا پیغمبر ﷺ کو غافلین کے زمرے میں داخل ہونے سے روکنا_ و لا تكن من الغفلين

٧_ یاد خدا سے غفلت ایک ناپسندیدہ اور ناروا، امرہے_ و لا تكن من الغفلين

٨_ خداوند کو صبح و شام یاد کرنا، انسان کو غافلین کے زمرے سے نکال دیتاہے_

و اذكر ربك ...بالغدو و الأصال و لا تكن من الغفلين

٩_عن رسول الله ﷺ قال: و اذكر ربك فى نفسك" يعنى مستكيناً "و خيفة" يعنى خوفاً من عذابه "و دون الجهر من القول" يعنى دون الجهر من القرائة "بالغدو و الاصال" يعنى بالغداوة والعشى [1]

رسول خدا ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "و اذکر ربک فی نفسک (تضرعا) یعنی خداوند کو اپنے دل میں خضوع و خشوع کے ساتھ یاد کرو_ اور "خیفۃ" یعنی اس کے عذاب سے ڈرتے ہوئے اور "دون الجھر من القول" یعنی بلند آواز کے بغیر اور "بالغدو والاصال" یعنی صبح و شام_

---

۱) تفسیر عیاشی ج/۲ص ۴۴ ح ۱۳۵_ نور الثقلین ج/۲ص ۱۱۲ ح ۴۲۴_

اللہ تعالی: اللہ تعالی سے ڈرنا ۲; اللہ تعالی کا خبردار کرنا ٦; اللہ تعالی کی ربوبیت ۲; اللہ تعالی کے اوامر ۳، ۱

انسان: مسؤلیت انسان، ۵

ذکر: آداب ذکر ۲; ذکر خدا، ۱، ۵; ذکر خدا کی اہمیت ۳; ذکر کے آثار ۸; ذکر میں خشوع کرنا ۲; صبح کے وقت ذکر ۵، ۸; عصر کے وقت ذکر ۵، ۸

عمل: ناپسندیدہ عمل ۷

غفلت: خدا سے غفلت کرنا ۷; غفلت پر سرزنش ۷; غفلت سے بچنا ٦; موانع غفلت ۸

محمد ﷺ: محمد ﷺ کو خبردار کیا جانا ٦; مسؤلیت محمد ﷺ، ۱; ۳

ورد: آواز کے ساتھ ورد کرنا ۴; ورد کا وقت ۵; ورد کی اہمیت ۳، ۴; ورد کے آداب ۴

آیت ۲۰٦

﴿ إِنَّ الَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ لاَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ ﴾.

جو لوگ اللہ کی بارگاہ میں مقرب ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے ہیں اور اسی کی بارگاہ میں سجدہ ریز رہتے ہیں (۲۰٦)

۱_ بارگاہ خداوند کے مقرب بندے کبھی بھی خداوند کے مقابلے اپنے آپ کو بڑا نہیں سمجھتے اور اس کی عبادت سے روگردانی نہیں کرتے_إن الذين عند ربك لا يستكبرون عن عبادته

"استکبار" کا معنی اپنے آپ کو بڑا جاننا ہے، چونکہ حرف "عن" سے متعدی ہوا ہے تو اعراض اور روگردانی کا معنی دے رہا ہے یعنی "لايعرضون يعرضون عن عبادته مستكبرين"

۲_ بارگاہ خداوند کے مقربین ہمیشہ اسکی تسبیح کرتے ہیں اور اسے ہر نقص و عیب سے منزہ شمار کرتے ہیں_

إن الذين عند ربك ...يسبحونه

خداوند کے نزدیک ہونا، اسکی بارگاہ میں تقرب حاصل کرنا ہے_بنابراین "الذين عند

ربك" یعنی بارگاہ خدا کے مقربین_

٣_ خداوند کو دل و جان سے یاد کرنا اور زیر لب اس کا ذکر کرنا ، اس کی عبادت و پرستش ہے_

و اذكر ربك ...إن الذين عند ربك لا يستكبرون عن عبادته

ذکر خدا کا حکم (اذکر ربک) اور پھر اس حقیقت کا بیان کہ بارگاہ خدا کے مقربین اسکے ذکر سے روگردانی نہیں کرتے ظاہر کرتاہے ذکر خدا، خداوند کی عبادت و پرستش کا روشن ترین مصداق ہے_

٤_ یاد خدا سے غفلت اور اسکی عبادت سے روگرداني، تکبر اور اپنی بڑائی کے اظہار کا نتیجہ ہے_

و لا تكن من الغفلين_ إن الذين عند ربك لا يستكبرون عن عبادته

غفلت سے نہی اور پھر یہ بیان کرنا کہ مقربین بارگاہ الهي، اس کے مقابلے میں تکبر نہیں کرتے، ظاہر کرتا ہے یاد خدا سے غفلت کرنا در حقیقت اسکے مقابلے میں تکبر کرنا ہے اور اپنے آپ کو بڑا جاننا ہے_

٥_ بارگاہ خداوند کے مقربین ہمیشہ خالصانہ طور پر اس کے حضور سجدہ کرتے ہیں_إن الذين عند ربك ...له يسجدون

"یسجدون" پر "لہ" کا مقدم کرنا، حصر اور خلوص پر دلالت کرتا ہے_

٦_ خداوند کی یاد اور ذکر کے مصادیق میں سے ایک، خدا کی عبادت کرنا، اسکے ان اسماء و صفات کو زبان پر لانا کہ جو تنزیہ الهی کی حکایت کرتے ہیں اور اسکے حضور سجدہ ریز ہونا ہے_و اذكر ربك ...إن الذين عند ربك ...و له يسجدون

٧_ خداوند کو ہر عیب و نقص سے منزہ جاننے اور اسکی مخلصانہ عبادت کرنے میں مقربین الهی کو اپنا نمونہء عمل بنانا اور انکی اقتداء کرنا لازمی ہے_اذكر ربك ...إن الذين عند ربك لا يستكبرون عن عبادته

٨_ خداوند کا تقرب، اسکی پرستش کرنے، اسے ہر عیب و نقص سے منزہ جاننے اور اسکی بارگاہ میں مخلصانہ سجدہ کرنے سے مربوط ہے_و لا تكن من الغفلين_ إن الذين عند ربك ...و له يسجدون

٩_ ملاءکہ ہمیشہ خداوند کے سامنے تواضع کرتے ہیں اسکی عبادت کرتے ہیں اور اسے منزہ جانتے ہوئے فقط اسی کی بارگاہ میں سجدہ انجام دیتے ہیں_ان الذين عند ربك ...و له يسجدون

بہت سے مفسرین کا نظریہ ہے کہ "الذین عند ربک" سے مراد ملاءکہ ہیں_

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا منزہ ہونا ۲، ٦، ۷، ۹; اللہ تعالی کے منزہ ہونے کے آثار ۸

تقرب:تقرب کے علل و اسباب ۸

تکبر:تکبر کے آثار ۴

ذکر:ذکر خدا کی اہمیت ۳; موارد ذکر ٦

سجدہ:سجدہ کی اہمیت ٦; سجدے کے آثار ۸

عبادت:ترک عبادت کے اسباب ۴; عبادت خدا، ۳، ٦ عبادت کے آثار ۸; موارد عبادت ۳

غفلت:خدا سے غفلت کے اسباب ۴

مقربین:مقربین کا اخلاص ۵، ۷; مقربین کا سجدہ ۵; مقربین کو نمونہ بنانا ۷; مقربین کی تسبیح ۲، ۷; مقربین کی تقلید ۷; مقربین کی تواضع ۱; مقربین کی عبادت ۷;مقربین کے فضائل ۱، ۵

ملاءکہ:ملاءکہ کا سجدہ ۹; ملاءکہ کی تواضع ۹;ملاءکہ کی عبادت ۹

ورد:ورد کی اہمیت ۳، ٦

۸۔ سورۃ الأنفال

آیت ۱

﴿ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ ﴾

﴿ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنفَالِ قُلِ الأَنفَالُ لِلّهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُواْ اللّهَ وَأَصْلِحُواْ ذَاتَ بِيْنِكُمْ وَأَطِيعُواْ اللّهَ وَرَسُولَهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴾.

پیغمبر یہ لوگ آپ سے انفال کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ انفال سب اللہ اوررسول کے لئے ہیں لہذا تم لوگ اللہ سے ڈرو اور آپس میں اصلاح کرو اور اللہ و رسول کی اطاعت کرو اگر تم اس پر ایمان رکھنے والے ہو(۱)

۱_ مسلمانوں کاپیغمبر اکرم ﷺ سے انفال کے مالک کی تعیین اور اسے تقسیم کرنے کی کیفیت کے بارے میں بار بار پوچھنا_يسئلونك عن الأنفال

جملہ "قل الأنفال لله و الرسول" کہ جو مالک انفال کو تعیین کررہاہے، اور یہ جملہ مسلمانوں کے سوال کے جواب میں کہا گیاہے اس سے معلوم ہوتاہے کہ مسلمانوں کا سوال انفال کے مالک کے علاوہ اسی کے ضمن میں اس انفال کی تقسیم کے بارے میں بھی تھا_

۲_ جنگی غنائم کے مالک کو تعیین کرنے اور اسے تقسیم کرنے کی کیفیت کے بارے میں صدر اسلام کے مسلمانوں کا اختلاف کرنا_يسئلونك عن الأنفال قل الأنفال لله و الرسول ...و اصلحوا ذات بينكم

بعد والی آیات کے مطابق کہ جن میں دشمن کے خلاف جنگ کی بحث ہورہی ہے اور اسی طرح آیت کے بارے میں نقل شدہ شان نزول سے بھی معلوم ہوتاہے کہ جملہ "يسئلونك عن الأنفال" سے مراد وہ مال تھا کہ جو معرکہء جنگ میں دشمن سے رہ گیا تھا اور مسلمانوں کے قبضے میں آگیا تھا_ انفال کا حکم بیان کرنے کے بعد خداوند کی طرف سے مشاجرہ اور اختلاف ترک کرنے کا حکم و نصیحت ظاہر کررہاہے کہ وہ باقی ماندہ اموال مسلمانوں میں باعث اختلاف تھا_

۳_ دشمن سے رہ جانے والا مال اور جنگی غنائم، انفال میں سے ہیں_

يسئلونك عن الأنفال قل الأنفال لله والرسول

"يسئلونك عن الأنفال" میں انفال سے مراد جنگی غنائم ہیں جواب میں اس کلمہ کا تکرار ظاہر کرتاہے کہ "قل الأنفال" میں

"أنفال" سے مراد لیا گیا معنی ، جنگی غنائم سے بھی زیادہ وسعت کا حامل ہے_ اور اس کے لغوی معنی کو دیکھتے ہوئے یعنی "نفل" (زیادہ) یہ کہہ سکتے ہیں "قل الأنفال" میں "أنفال" سے مراد مطلق اموال ہیں کہ جو زیادہ سمجھے جاتے ہیں اور جس کا کوئی خاص مالک نہیں ہے_

۴_ جنگ بدر میں مسلمانوں کو غنائم کا ایک بڑا حصہ ملا_یسئلونك عن الانفال

مسلمانوں کا جنگی غنائم اور انفال کے بارے میں حساس ہوجانا اور بار بار سؤال کرنا اور پھر اس (سؤال مکرر) کو آیت میں ذکر کیا جانا ظاہر کرتاہے کہ اس وقت غنائم کا ایک بڑا حصہ موجود تھا_

۵_ پیغمبر اکرم ﷺ کے فرائض میں سے ہے کہ آپ ﷺ اقتصادی و اجتماعی سؤالات کا جواب دیں اور انکے احکام بیان کریں_یسئلونك عن الأنفال قل الأنفال لله و الرسول

۶_ پورا کا پورا انفال، خدا اور اسکے رسول ﷺ کی ملکیت ہے_قل الأنفال لله والرسول

۷_ احکام خداوند اور دینی قوانین، انسانوں کے اجتماعی و مادی مسائل اور امور کو بھی شامل ہیں_
قل الأنفال لله والرسول

۸_ انفال اور جنگی غنائم کے بارے میں احکام الہی کا لحاظ رکھنا ضروری ہے_قل الانفال لله و الرسول فاتقوا الله

۹_ انفال اور جنگی غنائم لوگوں میں لغزش، سوء استفادہ میں بتلا ہونے اور بے تقوی بن جانے کا زمینہ ہموار کرتے ہیں_
قل الأنفال لله والرسول فاتقوا الله

انفال کا حکم بیان کرنے کے بعد، خداوند کا تقوی کی تنبیہ کرنا، مندرجہ بالا مفہوم کی حکایت کرتا ہے_

۱۰_ مؤمنین کا فریضہ ہے کہ اپنے درمیان موجود کدورتوں ، اختلافات اور لڑائی جھگڑوں کو ختم کرنے کیلئے کوشش کریں_
و أصلحوا ذات بينكم

۱۱_ ایک ایمانی اور دینی معاشرے کی وحدت کی حفاظت کرنے کے لئے اور کدورتوں و اختلافات کو ختم کرنے کیلئے سب سے بڑا اور طاقتور عامل تقوی کا لحاظ رکھتے ہوئے احکام الہی پر عمل کرنا ہے_فاتقوا الله و أصلحوا ذات بينكم

اہل ایمان کو کدورتیں اور اختلاف ختم کرنے کا حکم دینے سے پہلے تقوی کی نصیحت، اس اجتماعی فریضے کی انجام دہی کیلئے ایک بنیادی راستے کی طرف راہنمائی ہے_

۱۲_ خداوند اور اسکے رسول ﷺ کے تمام احکام کی اطاعت کا لازمی ہونا_و أطيعوا الله و رسوله

۱۳_ خداوند اور اسکے رسول ﷺ پر ایمان کا لازمہ یہ ہے کہ خدا و رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہوئے، دینی اور ایمانی معاشرے کے اختلافات ختم کرنے کیلئے کوشش کی جائیے اور تقوی کا لحاظ رکھا جائیے_

فاتقوا الله و أاصلحوا ...و أطيعوا الله و رسوله إن كنتم مؤمنين

۱۴_ انسانی اقدار پر مبنی اعمال اور مثبت مؤقف اختیار کرنے کی بنیاد، ایمان اور راسخ اعتقاد ہے_

فاتقوا الله و أصلحوا ...و أطيعوا الله و رسوله إن كنتم مؤمنين

۱۵_عن داود بن فرقد قال: قلت لأبي عبدالله عليه‌السلام : ...و مالأنفال؟ قال: بطون الاودية و رؤوس الجبال و الأجام والمعادن و كل أرض لم يوجف عليها خيل و لا ركاب و كل أرض ميتة قد جلا أهلها و قطايع الملوك (۱)

داؤد بن فرقد کہتے ہیں میں نے امام صادق عليه‌السلام سے عرض كي:...انفال کیا ہے؟ آپ عليه‌السلام نے فرمایا: دروں اور گھاٹیوں کی گہرائی اں، پہاڑوں کی چوٹیاں، جنگل، معادن اور ہر وہ زمین کہ جو دشمن سے جنگ کیئے بغیر ہاتھ لگ جائیے اور ہر وہ بنجر زمین کہ جس کے ساکنین وہاں سے کوچ کرگئے ہوں اور وہ قومي، ملکیت کی زمینیں کہ جو بادشاہوں اور سلاطین نے اپنے لئے خاص کر رکھی ہوں_

۱٦_اسحاق بن عمار قال: سألت أبا عبدالله عليه‌السلام عن الأنفال قال: ...ما كان للملوك ...و كل أرض لا رب لها ...و من مات و ليس له مولى فماله من الأنفال:...(۲)

اسحاق بن عمار کہتے ہیں میں نے امام صادق عليه‌السلام سے انفال کے بارے میں پوچھا آپ عليه‌السلام نے فرمایا: تمام وہ اموال کہ جو سلاطین اور بادشاہوں کے ہاتھ میں تھے...اور بغیر مالک کے زمینیں...اور وہ مال کہ جس کا مالک مرجائیے اور اس کا کوئي وارث نہ ہو، انفال میں سے ہیں_

۱۷_عن أبي عبدالله عليه‌السلام : ...لما كان يوم بدر ...فلما هزم الله المشركين و جمعت غنائمهم ...فأنزل الله عزوجل: "يسئالونك عن الأنفال" والأنفال اسم جامع لما اصابوا يومئذ (۳)

---

۱) تفسیر عیاشی ج/۲ ص ۴۹ ح ۲۱ نورالثقلین ج/۲ ص ۱۲۱ ح ۲۱_

۲) تفسیر قمی ج/۱ ص ۲۵۴ نورالثقلین ج/۲ ص ۱۱۹ ح ۱۳_

۳) تحف العقول ص ۳۳۹ بحار الانوار ج/۹۳ ص ۲۰۵ ح ۱_

امام صادق عليه‌السلام سے منقول ہے کہ:....جنگ بدر میں جب خداوند نے مشرکین کو شکست دی اور ان کے جنگی غنائم جمع کیے گئے تو...خداوند نے آیہء مجیدہ "يسالونك عن الانفال" نازل فرمائی_ انفال ایک جامع نام ہے کہ جو ان تمام اشیاء کو شامل ہے کہ جو اس دن حاصل ہوئي تھیں_

١٨_عن أبي عبدالله عليه‌السلام قال: الانفال ...لرسول الله صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم و هو للامام من بعده يضعه حيث يشاءُ[1]

امام صادق عليه‌السلام سے منقول ہے کہ انفال رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اور ان کے بعد امام عليه‌السلام کیلئے ہے وہ جس جگہ چاہیئں خرچ کرسکتے ہیں_

اتحاد:اتحاد کے عوامل، ١١اجتماعی نظم و انسجام: ١٠

اجتماعی نظم و انسجام کے علل و اسباب ١١

احکام:احکام پر عمل;تبیین احکام ٥

اختلاف:اجتماعی اختلاف ختم کرنا ١٣; اختلاف کے اسباب ٢; اختلاف کے اسباب ختم کرنا ١١;رفع اختلاف کی اہمیت ١٠

اسلام:تاریخ صدر اسلام ٣

اقتصاد:اقتصاد کے بارے میں سوال ٥

اقدار: ١٢

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی اطاعت ١٢،١٣; اللہ تعالی کے اختصاصات ٦; اللہ تعالی کے اوامر ١٢

انحراف:انحراف کے علل و اسباب ٩

انفال:انفال کا مالک ١، ٦;انفال کی تقسیم ١;انفال کے آثار ٩; انفال کے احکام ٣، ٦، ٨; انفال کے بارے میں سوال ١; موارد انفال ٣

ایمان:اہمیت ایمان ١٤; ایمان کے آثار، ١٣;خدا پر ایمان ١٣; محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم پر ایمان ١٣

بے تقوی ہونا:بے تقوی ہونے کا زمینہ ٩

تقوی :تقوی کی اہمیت ١٣;تقوی کے آثار، ١١

١)کافی ص ٥٣٩ ح ٣ نورالثقلین ج/٢ص ١١٨ ح ٤_

دشمن:دشمنوں کا مال ۳

دنیوی وسائل:دنیوی وسائل کے آثار ۹

دین:تعلیمات دین کی حدود ۷; تعلیمات دین کا نظام ۷; دین اور اقتصاد ۷;دین اور معاشرہ ۷

رہبري:رہبری کی اجتماعی ذمہ داری ۵

سوء استفادہ:سوء استفادہ کا زینہ ۹

عقیدہ:عقیدے کی اہمیت ۱۴

عمل:پسندیدہ عمل کا منشاء ۱۴

غزوہء بدر:غزوہ بدر کی کہانی ۴; غزوہ بدر کے غنائم ۴; غزوہء بدر میں مسلمان ۴

غنائم: تقسیم غنائم ۲; غنائم کے آثار ۹; غنائم کے احکام ۳، ۸; مالک غنائم ۲

کینہ:کینہ ختم کرنے کی اہمیت ۱۰; کینہ ختم کرنے کے علل و اسباب ۱۱

لغزش:لغزش کا راستہ ۹

محمد ﷺ :اختصاصات محمد ﷺ ۶; اوامر محمد ﷺ ۱۲; محمد ﷺ سے سوال ۱۰; محمد ﷺ کی اطاعت ۱۲، ۱۳; محمد ﷺ کی مسؤلیت ۵

مسلمان:صدر اسلام کے مسلمانوں کا اختلاف ۲

مؤقف اختیار کرنا:پسندیدہ اور اچھا مؤقف اختیار کرنے کی علت ۱۴

مؤمنین:مؤمنین کی ذمہ داری ۱۰

آیت ۲

﴿ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَاناً وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴾.

صاحبان ایمان در حقیقت وہ لوگ ہیں جن کے سامنے ذکر خدا کیا جائیے ت ان کے دلوں میں خوف خدا پیدا ہو اور اس کی آیتوں کی تلاوت کی جائیے تو ان کے ایمان میں اضافہ ہوجائیے اور وہ لوگ اللہ ہی پر توکل کرتے ہیں (۲)

۱_ یاد خدا کے وقت، سچے مؤمنین کے دل خوف زدہ ہوکر لرزنے لگتے ہیں_

إنما المؤمنون الذين إذا ذكر الله و جلت قلوبهم

۲_ کوئي بھی یاد خدا کرے، مؤمنین کے دل و روح پر گہرا اثر چھوڑتی ہے_إذا ذكر الله و جلت قلوبهم

فعل "ذُكِرَ" کو مجہول لانا دلالت کرتا ہے کہ یاد خدا کرنے والا کوئي بھی ہو ، اس کا حیرت انگیز اثر سچے مؤمنین پر ضرور ہوتا ہے_

۳_ تلاوت قرآن سے سچے مؤمنین کے اندر، ایمان کا اضافہ ہوتا ہے_و إذا تليت عليهم ء اى ته ذادتهم ايمنا

کلمہء "علی" کے قرینے سے "تلیت" تلاوت سے لیا گیا ہے جس کا معنی قراءت ہے بنابراین "أی ته" سے مراد آیات قرآن ہے_

۴_ یاد خدا سے خوف زدہ اور لرزتے ہوئے دلوں میں تلاوت قرآن سے متاثر ہونے کی زیادہ (مناسب) صلاحیت اور آمادگی ہوتی ہے_إذا ذكر الله و جلت قلوبهم و إذا تليت عليهم ء أى ته زادتهم ايمنا

۵_ ایمان، درجات و مراتب کا حامل ہونے کی وجہ سے ہمیشہ قابل تکامل ہوتا ہے_ذادتهم ايمنا

۶_ سچے اور واقعی مؤمنین فقط خداوند پر توکل کرتے ہیں_

و علی ربهم یتوکلون

۷_ توحید ربوبی پر اعتقاد انسان کو غیر خدا پر بھروسہ نہ رکھنے اور فقط خداوند پر توکل کرنے پر آمادہ کرتا ہے_

و علی ربهم یتوکلون

کلمہ "ربھم" یہ مطلب بیان کرنے کے علاوہ کہ حقیقی مؤمنین فقط خداوند کو اپنا ربّ (پروردگار) جانتے ہیں ان کے توکل کی علت بھی بیان کررہاہے_ یعنی چونکہ وہ فقط خداوند کو اپنا ربّ سمجھتے ہیں لہذا فقط اسی پر توکل کرتے ہیں_

۸_ ایمان، توکل بر خدا اور خداترسی کا بلند مرتبہ قدروں میں سے ہونا_ و جلت قلوبهم ...و علی ربهم یتوکلون

۹_ ایمانی اور دینی معاشرے میں، دنیا اور اسکی غنائم کے اوپر اختلاف اور نزاع، حقیقی اور سچے مؤمنین کی شان سے بعید ہے_ یسئلونك عن الأنفال ...إنما المؤمنون ...و جلت قلوبهم ...و علی ربهم

جنگی غنائم کے اوپر مسلمانوں کے اختلاف و نزاع کی طرف اشارے کے بعد مذکورہ خصوصیات کا بیان، اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ایمان کے بلند ترین مرتبے و مقام تک پہنچنا انسان کو مال دنیا پر عاشق ہونے اور اس سے متأثر ہونے اور پھر اس کے اوپر اختلاف و نزاع کرنے سے محفوظ رکھتا ہے_

۱۰_ قوی اور کامل ایمان، اللہ پر توکل کرنے کا بنیادی پایہ ہے_ زادتهم ایمنا و علی ربهم یتوکلون

ظاہر ہوتاہے کہ مؤمنین کی خصوصیات بیان کرنے میں ذکری ترتیب، مرحلہ تحقق میں انکی ترتیب کی حکایت کرتی ہے_ یعنی پہلے مرحلے میں حقیقی ایمان، یاد خدا سے دل کے خوف زدہ ہونے کا موجب بنتاہے_ اور اس کے بعد آیات الہی کی تلاوت سے ایمان میں اضافہ ہوتاہے، یہاں تک کہ حقیقی مؤمن کو یقین آجاتاہے کہ سوائے خدا کے اس کا کوئی ربّ اور مدبر نہیں ہے لہذا وہ فقط اسی پر توکل کرتاہے_

آمادگي: آمادہ کرنے اور ابھارنے کے علل و اسباب ۱، ۲، ۳، ۷

اختلاف: اختلاف کے اسباب ۹

اقدار: ۸

ایمان: ایمان کی ارزش ۸; ایمان کے آثار ۷، ۱۰; ایمان میں اضافے کے علل و اسباب ۳; ایمان میں زیادتی ۵ ;مراتب ایمان ۵

توحید:

توحید ربوبی کے آثار ۷

توکل:توکل کے علل و اسباب ۷، ۱۰;خدا پر توکل کی ارزش ۸، ۲، ۱۰; غیر خدا پر توکل کے موانع ۷

خوف:خدا سے خوف ۸; خوف کے اسباب ۱

دنیا طلبي:دنیا طلبی کے آثار، ۹

ذکر:خدا کے ذکر کے آثار، ۱، ۲، ۴

رشد:رشد کے اسباب ۳

غنائم:غنائم کے آثار ۹

قرآن:تلاوت قرآن کے فوائد ۳، ۴; قرآن اور سچے مؤمنین ۳

قلب:خاضع قلب ۴;قلب پر اثر انداز ہونے والے عوامل ۲، ۴

معاشرہ:دینی معاشرے کا اختلاف ۹

مؤمنین:سچے مؤمنین کا توکل ۲; سچے مؤمنین کا دل ۱; سچے مؤمنین کی مسؤلیت ۹; مؤمنین کا خضوع ۱;مؤمنین کا دل ۲; مؤمنین کا نرم ہونا ۲، مؤمنین کی خصوصیت ۲، ۹

آیت ۳

﴿ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلاَةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴾.

وہ لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے انفال بھی کرتے ہیں (۳)

۱_ نماز قائم کرنا اور خداوند کے دیئے ہوئے (مالي) وسائل سے راہ خدا میں خرچ کرنا (انفاق) حقیقی ایمان کی روشن ترین علامت ہے_إنما المؤمنين ...الذين يقيمون الصلوة و مما رزقنهم ينفقون_

۲_ نماز قائم کرنے اور (مالي) وسائل اور خزانوں سے کچھ حصہ ،راہ خدا میں خرچ کرنے کی ضرورت_أطيعوا الله و رسوله ...الذين يقيمون الصلوة و مما رزقنهم ينفقون

ہوسکتاہے "مما رزقنھم" میں "من" تبعیض کیلئے ہو بنابراین پورے خزانے کا انفاق، حکم خدا میں شامل نہیں ہوگا بلکہ ان میں سے کچھ حصہ خداوند کو مطلوب ہے_

۳_ (مالي) وسائل کے خداداد ہونے پر اعتقاد، راہ خدا میں مال بخشنے اور انفاق کرنے کا راستہ ہموار کرتا ہے_
و مما رزقنهم ينفقون
جملہ "رزقنھم" کا مقصد، اس حقیقت کو بیان کرنے کے علاوہ کہ انسان کا مال، خداوندکی عطا ہے امر انفاق میں تسھیل بھی ہے یعنی یہ سب خزانے خداوند نے آپ کے اختیار میں دیئے ہیں لہذا درست نہیں کہ ان میں سے انفاق کرنے سے دریغ کیا جائیے_
۴_ سچے اور حقیقی مؤمنین، ہمیشہ معاشرے کی مادی ضروریات برطرف کرتے ہیں اور معنوی (و روحاني) اقدار کو زندہ کرتے ہیں_الذين يقيمون الصلوة و مما رزقنهم ينفقون
مذکورہ معنوی اور روحانی امور کو زندہ کرنے کے واضح ترین نمونے کا عنوان "اقامہ نماز" ہی ہوسکتا ہے_ فعل مضارع "ینفقون" اقامہ نماز اور انفاق کے استمرار کی حکایت کرتے ہیں_
۵_ انسان کا کردار اور اعمال، اسکی جہان بینی (کائنات کے بارے میں نظریئے) کا نتیجہ ہیں_
ء انما المؤمنون ...الذين يقيمون الصلوة و مما رزقنهم ينفقون
٦_ اقامہ ء نماز اور راہ خدا میں انفاق، توکل بر خدا، خشیت قلب اور ایمان میں اضافے کی تجلی و نشانی ہے_
و جلت قلوبهم ...زادتهم ايمنا ...الذين يقيمون الصلوة و مما رزقنهم ينفقون_
حرف عطف کے بغیر "الذین" کا تکرار یہ مطلب ظاہر کرنے کیلئے ہے کہ اقامہ نماز اور انفاق، گذشتہ آیت میں شمار کی گئي صفات کی ظاہری علامت و تجلی ہے_
۷_ تمام الہی فرائض اور عبادات میں اقامہ ء نماز اور راہ خدا میں انفاق کو خصوصی امتیاز حاصل ہونا_
يقيمون الصلوة و مما رزقنهم ينفقون
روشن ہے کہ ایمان کی اقامہ نماز اور انفاق کے علاوہ اور بھی عملی علامتیں ہیں_ لہذا ان دو (اقامہ نماز اور انفاق) کو خاص طور پر ذکر کرنا ان کی خصوصی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے_
ابھارنا اور تحریک کرنا: ابھارنے کے اسباب ۳، ۵
انفاق: انفاق کا زینہ ۳; انفاق کی اہمیت ۱، ۲; انفاق کی

حدود ۲; انفاق کی خصوصیت ۷; انفاق کی فضیلت ۷; انفاق کے اسباب ٦

ایمان: ایمان کا زیادہ ہونا ٦; ایمان کے آثار، ۱، ۳

توکل: خدا پر توکل کے آثار ٦

دنیوی وسائل: دنیوی وسائل کا منشاء ۳

جہان بینی: کائنات کے بارے میں نظریئے (جهان بيني) کے آثار ۵; جہان بینی اور ائی ڈیا لوجی ۳

عبادت: فضیلت عبادت ۷

عمل: عمل کا منشاء ۵

فرائض: فرائض پر عمل کے اسباب ٦

قلب: خضوع قلب کے آثار ٦

کردار و رفتار: کردار و رفتار کی بنیاد ۵

معاشرہ: معاشرے کی ضروریات کا پورا ہونا ۴

معنویات: معنویات اور روحانی امور کا احیاء ۴

مؤمنین: سچے مؤمنین کا کردار ۴

نماز: اقامہء نماز کی اہمیت ۱، ۲; نماز قائم کرنے کی فضیلت ۷; نماز قائم کرنے کے اسباب ٦

آیت ۴

﴿ أُوْلَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقّاً لَّهُمْ دَرَجَاتٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ . ﴾

یہی لوگ حقیقتا صاحب ایمان ہیں اور انھیں کے لئے پروردگار کے یہاں درجات اور مغفرت اور باعزت روزی ہے (۴)

۱_ یاد خدا سے دل میں خشیت پیدا ہونا، تلاوت قرآن سے ایمان میں اضافہ ہونا اور فقط خداوند پر توکل کرنا، حقیقی ایمان کی علامت ہے_ اولئك هم المؤمنون حقا

۲_ ہمیشہ نماز قائم کرنا (پڑھنا) اور دائمی طور پر ناداروں کی مدد کرنا، مرحلہ ء عمل میں ایمان واقعی کی علامت ہے_
اولئك هم المؤمنون حقا

۳_ حقیقی مؤمنین ، بارگاہ خداوند بلند درجات سے بہرہ مند ہونگے_لهم درجت عند ربهم

کلمہ "درجت" کہ جو نکرہ لایا گیا ہے_ درجات و مراتب کے بلند ہونے کی حکایت کرتا ہے اور یہ بلند مرتبہ ہونا اور عالی شان ہونا ایسا ہے کہ عام انسان اس کی معرفت نہیں رکھتے_

۴_ سب انسان، حتی حقیقی مؤمنین بھی لغزش کے خطرے سے دوچار اور مغفرت خداوند کے محتاج ہیں_ *
اولئك هم المؤمنون حقا لهم ...مغفرة و رزق كريم

۵_ انسان کو عظیم اجر الہی تک پہنچانے کیلئے ایمان و عمل ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں_
لهم درجت عند ربهم و مغفرة و رزق كريم

٦_ مغفرت خداوند حاصل ہونا اور نیک و عمدہ (مادی و معنوي) رزق سے بہرہ مند ہونا ہی حقیقی مؤمنین کا اجر و ثواب ہے_لهم ...مغفرة و رزق كريم

اجر:اجر و پاداش کے موجبات ۵

اللہ تعالى :اللہ تعالی کا اجر ۵; اللہ تعالی کی مغفرت ٦; اللہ تعالی کی مغفرت کی ضرورت ۴

انسان:انسان کی لغزش ۴; انسان کی معنوی (روحاني) ضروریات ۴

ایمان:ایمان اور عمل ۵; ایمان کی نشانیاں ۱، ۲;ایمان کے آثار ۵; ایمان میں اضافہ ہونا ۱

توکل:خدا پر توکل ۱

خوف:خدا کا خوف ۱

ذکر:ذکر خدا ۱

روزي:پسندیدہ روزی ٦

عمل: عمل کے آثار ۵

قرآن:تلاوت قرآن کے آثار ١

قلب:قلب پر مؤثر عوامل ١;قلبی خضوع ١

محتاج افراد:محتاج افرادکی ضرورت پوری ہونا ٢

مقربین: ٣

مؤمنین:سچے مؤمنین کے مقامات ٣;مؤمنین کا اجر ٦; مؤمنین کی روزی ٦; مؤمنین کی لغزش ۴; مؤمنین کی مغفرت ٦

نماز:مسلسل نماز قائم کرنا ٢

آیت ۵

﴿كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِن بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقاً مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ ﴾.

جس طرح تمھارے رب نے تمہیں تمھارے گھر سے حق کے ساتھ برآمد کیا اگرچہ مومنین کی ایک جماعت اسے ناپسند کر رہی تھی (۵)

١_ پیغمبر اکرم ﷺ نے مشرکین مکہ کے ساتھ نبرد و جہاد کرنے کیلئے مدینہ سے بدر کی طرف حرکت کي_

اخرجك ربك من بيتك بالحق بعد والی آیات کے مطابق جملہ"اخرجک ..." سے مراد پیغمبر ﷺ کا جنگ بدر کیلئے نکلنا ہے_

٢_ خداوند کا فرمان اور اسکی تقدیر، جنگ بدر کی طرف پیغمبر ﷺ کے نکلنے کا عامل تھا_أخرجك ربك من بيتك بالحق

"اخرجک"کی "ربک"کی طرف نسبت ظاہر کرتی ہے کہ پیغمبر ﷺ کا یہ خروج اور حرکت کرنا، تقدیر الہی اور فرمان خداوند کی وجہ سے تھا نہ کہ آنحضرت ﷺ کا ذاتی ارادہ و قصد تھا_

٣_ پیغمبر ﷺ کے امور کی تدبیر اور آپ ﷺ کی رسالت کو رشد و تکامل بخشنے کیلئے، جنگ بدر کے وقوع پر تقدیر الہی کا مقدّرہونا_ا خرجك ربك من بيتك بالحق

"رب"کا معنی مدبر اور مربی ہے، اور اس کا "ک"کی طرف مضاف ہونا (کما اخرجک ربک) ظاہر کرتا ہے کہ خروج پیغمبر ﷺ پر تقدیر الہی کے اہداف میں سے ایک، آپ ﷺ کے امور کی تدبیر کرنا تھی کہ جو طبعا آپ ﷺ کی رسالت کو مکمل کرنے کیلئے تھي_

۴_ جنگ بدر کی طرف ،پیغمبر ﷺ کا اقدام خداوند کی ربوبیت و تدبیر کے تحت ایک برحق اقدام تھا_
كما ا خرجك ربك من بيتك بالحق

۵_ خداوند کے فرامین اورہدایات ہمیشہ ، حق و مصلحت کی اساس پر صادر ہوتے ہیں_ كما اخرجك ربك من بيتك بالحق
کلمہ "کما" ظاہر کرتاہے کہ جنگ بدر کیلئے پیغمبر ﷺ کے خروج کی حقانیت، خداوند کے تمام کاموں اور فرامین کی حقانیت کا ایک نمونہ اور مثال ہے_

٦_ مؤمنین میں سے بعض لوگ جنگ بدر کے اقدام پر خوش نہیں تھے_ا خرج ربك ...و إن فريقاً من المؤمنين لكرهون

۷_ بعض مسلمانوں کا، جنگ بدر کے غنائم اور انفال کے بارے میں حکم خداوند سے ناخوش ہونا_
قل الا نفال لله و الرسول ... كما ا خرجك ربك ...و إن فريقا من المؤمنين لكرهون_

''کما" ایک دوسرے امرکی تشبیہ کیلئے ہے اور مشبہ بہ آیت میں صراحت کے ساتھ ذکر نہیں ہوا، لہذا یہاں مفسرین کی طرف سے مختلف احتمالات دیئے گئے ہیں_ من جملہ یہ کہ جنگ بدر کے غنائم و انفال کے بارے میں حکم خداوند (مراد ہے) اس بناء پر "کما اخرجک ..." کا معنی اس طرح ہوگا_ انفال کے بارے میں خداوند کا حکم ایک برحق حکم ہے جیسا کہ جنگ بدر کی طرف حرکت و خروج کا حکم برحق تھا_ اس بناء پر جملہ "إن فریقا ..." سے معلوم ہوتاہے کہ انفال کے بارے میں حکم خداوند سے سب یا بعض مسلمان، ناخوش تھے_

۸_ جس طرح جنگ بدر کیلئے مدینہ سے نکلنے کا حکم خدا، حقانیت پر مبنی تھا اسی طرح انفال کے بارے میں بھی خداوند کا حکم، برحق تھا_قل الا نفال لله والرسول ... كما ا خرجك ربك من بيتك بالحق

۹_ رسول اکرم ﷺ کا احد کے دامن میں مشرکین کے ساتھ جنگ و نبرد کرنے کیلئے مدینہ سے خروج کرنا ،جنگ بدر کیلئے خروج کی طرح ایک برحق قدم تھا_*كما ا خرجك ربك من بيتك بالحق

بعض کا خیال ہے کہ ''کما ...''بعد والی آیت میں موجود "یجدلونک ...'' سے متعلق ہے اور وہ آیت جنگ احد سے پہلے کے واقعات کی طرف اشارہ کررہی ہے_ اس بناء پر "كما ا خرجك'' کا معنی یہ ہوگا_ بعض مسلمان، احد کی طرف خروج کے بارے میں کہ جو ایک برحق

قدم تھا_ پیغمبر صلى الله عليه وآله وسلم کے ساتھ جدال کرنے لگے اور اسے خلاف مصلحت کہنے لگے کہ جس طرح وہ بدر کی جانب خروج پر کہ جو ایک برحق قدم تھا، ناخوش تھے_

۱۰_ بعض احکام الہی کے بارے میں باطنی ناخوشنودی کے ساتھ خدا پر ایمان کا منافی نہ ہونا_ و إن فریقاً من المؤمنین لکرهون

اسلام:تاریخ صدر اسلام ۱، ۲، ۶، ۷، ۹

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی ربوبیت ۳،۴; اللہ تعالی کے اوامر ۲; اللہ تعالی کے اوامر کی حقانیت ۵،۸; اللہ تعالی کے اوامر میں مصلحت ۵; اللہ تعالی کے مقدرات ۲،۳

امور:امور کی تدبیر ۳

انفال:انفال کے احکام ۸

ایمان:ایمان کی حدود ۱۰;خدا پر ایمان ۱۰

جہاد:مشرکین مکہ کے ساتھ جہاد، ۱

غزوہَ احد:غزوہ احد کی حقانیت ۹

غزوہ بدر:غزوہ بدر کی حقانیت ۸; غزوہ بدر کا قصہ ۱، ۲، ۳، ۸; محمد صلى الله عليه وآله وسلم کا غزوہ بدر میں ہونا ۲

فرائض:فرائض کی ناپسندیدگی ۱۰

محمد صلى الله عليه وآله وسلم :رسالت محمد صلى الله عليه وآله وسلم ۳; غزوات محمد صلى الله عليه وآله وسلم ۱، ۹; محمد صلى الله عليه وآله وسلم اور غزوہ احد ۹; محمد صلى الله عليه وآله وسلم اور غزوہ بدر ۴; محمد صلى الله عليه وآله وسلم اور مشرکین ۹; محمد صلى الله عليه وآله وسلم کا جہاد ۹; محمد صلى الله عليه وآله وسلم کی فرمانبرداری ۲; محمد صلى الله عليه وآله وسلم کے جہاد کی حقانیت ۴

مسلمان:صدر اسلام کے مسلمان ۷; مسلمان اور انفال ۷; مسلمان اور جنگی غنائم ۷

مؤمنین:صدر اسلام کے مؤمنین ۶; مؤمنین اور غزوہ بدر ۶

آیت ٦

﴿ يُجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنظُرُونَ ﴾.

یہ لوگ آپ سے حق کے واضح ہوجانے کے بعد بھی اس کے بارے میں بحث کرتے ہیں جیسے کہ موت کی طرف ہنگائے جارہے ہوں اور حسرت سے دیکھ رہے ہوں (٦)

١_ مسلمانوں میں سے بعض لوگ جنگ بدر کی حقانیت کی وضاحت ہوجانے کے باوجود پیغمبر اکرم ﷺ کو اس کی جانب بڑھنے سے روکنے کا خیال رکھتے تھے_ يجدلونك فى الحق بعد ما تبين

"یجدلونک" کی ترکیب کے بارے میں چند آرا موجودہیں_ جن میں سے ایک یہ ہے کہ "یجدلونک" فاعل "لَکرھون" کیلئے حال اور "ان فریقاً" مفعول "اخرجک" کیلئے حال ہے_ ان دو نظریات کی بناء پر مذکورہ آیت، جنگ بدر سے پہلے کے واقعات کی ایک توضیح ہے_ قابل ذکر ہے کہ جدال کا معنی طرف مقابل کے نظریئے اور آراء پر غلبہ پانے کیلئے منازعہ کرنا ہے_

٢_ صدر اسلام کے مسلمانوں کیلئے جنگ بدر میں حاضر ہونے کا ضروری ہونا ایک واضح اور روشن بات تھي_ يجدلونك فى الحق بعد ما تبين

٣_ جنگ بدر کی جانب حرکت کرنے کی مخالفت کرنے کے سبب بعض مؤمنین کو خداوند کی طرف سے سرزنش اور توبیخ کی گئي_ يجدلونك فى الحق بعد ما تبين

٤_ جنگ بدر میں حاضر ہونے سے بعض مؤمنین کا شدید وحشت زدہ ہونا_ كانّما يساقون إلى الموت

٥_ صدر اسلام کے مسلمانوں میں سے بعض کا خیال تھا کہ جنگ بدر میں شرکت کرنا واضح طورپر موت و ہلاکت کی جانب بڑھنا ہے_

كانّما يساقون إلى الموت و هم ينظرون

پہلے جملے کے قرینے سے "ينظرون" کا مفعول "الموت" ہے_ یعنی "و هم ينظرون الموت" بنابرایں، جملہ حالیہ "و ھم ..." اس بات کی حکایت کررہاہے کہ مسلمانوں میں سے بعض کو جنگ بدر کے مرگ آفرین ہونے کا اطمینان اس قدر تھا کہ گویا وہ موت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے_

٦_ مؤمنین میں سے کچھ لوگ، جنگ بدر میں فتح و کامیابی سے مایوس اور اس معرکے میں ایک مرگبار شکست کے بارے میں مطم-ئن تھے_ يجدلونك ...كا نما يساقون إلى الموت و هم ينظرون

اجتماعی نظم و ضبط:اجتماعی نظم و ضبط کا طریقہ: ٣

اسلام:صدر اسلام کی تاریخ ٣، ٤، ٥، ٦

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی جانب سے سرزنش ٤

انحراف:اجتماعی انحراف ١

خوف:جہاد کا خوف ٤

غزوہ بدر:غزوہ بدر کی اہمیت ٢; غزوہ بدر کی حقانیت ١; غزوہ بدر میں شرکت ٥

فتح :فتح سے مایوسی ٦

محمد ﷺ :محمد ﷺ اور غزوہ بدر ١

مسلمان:صدر اسلام کے مسلمان ٢; صدر اسلام کے مسلمانوں کا عقیدہ ٥; صدر اسلام کے مسلمانوں کے رجحانات ١; مسلمان اور غزوہ بدر ١، ٣، ٥

موت:موت کی جانب بڑھنا ٥

مؤمنین:صدر اسلام کے مؤمنین٦; صدر اسلام کے مؤمنین کی سرزنش ٣; مؤمنین اور غزوہ بدر ٤; مؤمنین اور غزوہ بدر کی شکست ٦; مؤمنین کا خوف ٤; مؤمنین کی مایوسی ٦

آیت ۷

﴿ وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتِيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ وَيُرِيدُ اللّهُ أَن يُحِقَّ الحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ ﴾.

اور اس وقت کو یاد کرو جب کہ خدا تم سے وعدہ کر رہا تھا کہ دو گروہوں میں سے ایک تمھارے لئے بہرحال ہے انور تم چاہتے تھے کہ وہ طاقت والا گروہ نہ ہو اور اللہ اپنے کلمات کے ذریعہ حق کو ثابت کرنا چاہتا ہے اور کفار کے سلسلہ کو قطع کردینا چاہتا ہے(۷)

۱_ صدر اسلام کے مسلمانوں کی ذمہ داری تھی کہ وہ مشرکین قریش کے تجارتی قافلے پر حملہ کریں یا ان کی مسلح فوج کے ساتھ جنگ کریں_ كما أخرجك ربك ...إذ يعدكم الله إحدى الطائفتين ...و يريد الله أن يحق الحق بكلمته

۲_ قریش کا تجارتی قافلہ، دفاعی قوت او رمقابلے کی طاقت (فوجی ساز و سامان) سے خالی تھا_غير ذات الشّوكة

"شوکة" کا معنی درخت اورپودے کا کاٹنا ہے_ اور آیت میں جنگی اسلحہ اور ساز و سامان کے بارے میں کنایہ ہے_بنابراین ، "غیر ذات الشوکة" یعنی غیر مسلح گروہ اور اس سے مراد،

قریش کا تجارتی قافلہ ہے کہ جو ابوسفیان کی سرکردگی میں چالیس افراد کے ہمراہ شام سے مکہ کی طرف بڑھ رہا تھا_

۳_ مشرکین مکہ کی فوج جنگی ساز و سامان سے مسلح اور مسلمانوں کی نسبت زیادہ فوجی طاقت و برتری کی حامل تھي_ و تودّون أن غير ذات الشوكة تكون لكم

مشرک فوج کا مقابلہ کرنے کے سلسلے میں مسلمانوں کا رغبت نہ دکھانا نیز گذشتہ آیت میں جملہ "کأنما یساقون الی الموت" اس بات پر دلالت کررہاہے کہ جنگ بدر میں مشرکین عسکری قوت و برتری کے حامل تھے_

۴_ مشرکین قریش کی فوج پر فتح و نصرت یا ان کے تجارتی قافلے پر تسلط کے بارے میں خداوند کی جانب سے اہل ایمان کے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا_و إذ يعدكم الله إحدى الطائفتين

۵_ مسلمان، قریش کے تجارتی قافلے کا مقابلہ کرنے کے مشتاق اور ان کی مسلح فوج کے ساتھ جنگ کرنے سے ناخوش تھے_و تو دّون أن غير ذات الشوكة تكون لكم

٦_ خداوند چاہتا تھا کہ مسلمان، قریش اور مشرکین مکہ کی مسلح فوج کے روبرو ہو کر ان کا مقابلہ کریں_
تودّون أن ...و يريدالله أن يحق الحق بكلمته

دونوں جملوں "تودّون ..." اور "يريد الله ..." کے مقابلے سے معلوم ہوتا ہے کہ دو گروہوں (تجارتی قافلے اور مشرکین کی مسلح فوج) میں سے ایک کے انتخاب کرنے میں، خداوند کا ارادہ، مسلمانوں کی خواہش کے خلاف تھا_

٧_ حق کو ثابت کرنے اور کفار کی جڑیں اکھاڑنے کے بارے میں ارادہ الہی کا پورا ہونا_
و يريد الله أن يحق الحق بكلمته و يقطع دابر الكفرين

"دابر" کا معنی آخر ہے اور ہر چیز کے آخر کو ختم کرنے کا مطلب اس چیز کی مکمل نابودی ہے_

٨_ خداوند کی طرف سے بدر میں مشرکین مکہ کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم دینے کا مقصد کفار کی جڑیں اکھاڑ پھینکنا اور حق کو ثبات و استحکام بخشنا تھا_و يريد الله أن يحق الحق بكلمته و يقطع دابر الكفرين

٩_ کفر کی نابودی اور حق کو ظاہر کرنے کیلئے، ارادہ الہی کے پورا ہونے کے اسباب میں سے ایک، خداوند کا کفر و شرک کے خلاف مبارزہ اور جنگ کا فرمان جاری کرنا تھا_و يريد الله أن يحق الحق بكلمته

مؤمنین کے برعکس کہ جو قریش کے تجارتی قافلے پر حملہ آور ہونے کی خواہش رکھتے تھے، خداوند نے چاہا کہ وہ کفر کے لشکر کا مقابلہ کریں اور ان سے جہاد کریں_ اور اسی بات کو اس نے ان کے مقدر میں لکھدیا اور ان سے کہا کہ ان کے اسی عمل میں احقاق حق حاصل ہوگا_بنابراین "بكلمته" سے مرادیہی فرمان جہاد اور جنگ کا منظر ہے_

١٠_ جنگ بدر کے واقعات اور اس میں مسلمانوں کی فتح ایک عظیم نعمت (ہونے کے علاوہ) توحید کے درس پر مشتمل ہے اور نیز یہ یاد رکھے جانے کے قابل ہے_إذ يعدكم الله إحدى الطائفتين أنها لكم

بدر کے واقعات کو یاد رکھنے کے بارے میں فرمان خداوند سے مراد، قدرتی و طبیعی عوامل پر خداوند کی حاکمیت کو یاد رکھنا ہے_چونکہ مسلمانوں کی نسبت مشرکین کی ناقابل موازنہ طاقت و برتری کا تقاضا یہی تھا کہ مشرکین فتح مند ہوجاتے لیکن تقدیر الہی

یہ تھی کہ کامیابی اور فتح مسلمانوں کو نصیب ہو اور آخر کار ایسا ہی ہوا_

١١_ تایخ کے سبق آموز حقائق کو یاد رکھنے کی ضرورت_إذا يعدكم الله إحدى الطائفتين

١٢_ توحید اوردین اسلام کی بنیادوں کو مضبوط کرنے اور کفر و شرک کی شکست میں جنگ بدر کی گہری تأثیر_

و يريد الله أن يحق الحق بكلمته و يقطع دابر الكفرين

١٣_ الہی تفکر کا بلندترین مقصد زمین سے کفر کی جڑوں کو اکھاڑ پھینکنا ہے_و يريد الله ان يحق الحق بكلمته و يقطع دابر الكفرين

١۴_ الہی تفکر کے مطابق، دنیوی ثروت تک پہنچنے کا سب سے بڑا مقصد، باطل کی شکست اور حق کی فتح و کامیابی ہے_

تودّون أن غير ذات الشوكة تكون لكم و يريد الله ...و يقطع دابر الكفرين

١۵_عن جابر قال: سألت أبا جعفر عليه‌السلام عن تفسير هذه الآية فى قول الله : "يريد الله أن يحق الحق بكلماته و يقطع دابر الكافرين" قال ابوجعفر عليه‌السلام : ...و اما قوله: "يحق الحق بكلماته" فانه يعنى يحق حق آل محمد عليه‌السلام و اما قوله: "بكلماته" قال: كلماته فى الباطن علي عليه‌السلام هو كلمة الله فى الباطن و اما قوله: "و يقطع دابر الكفرين" فهم بنوا امية هم الكافرون [1]

جابر کے سوال پر امام باقر عليه‌السلام نے آیہ مجیدہ "يريد الله ان يحق الحق ..."کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اور یہ کلام خدا کہ "يحق الحق بكلماته" اس سے مراد خدا کا حق آل محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم کا احقاق کرنا ہے_ اور"بکلماتہ" سے مراد باطن میں کلمات خدا ہے کہ جو حضرت علي عليه‌السلام ہیں، چونکہ وہ باطن میں، کلمة اللہ ہیں، اور"و یقطع دابر الکافرین" سے مراد بنی امیہ ہیں چونکہ وہ کافرہیں..."

اجتماعی نظم و ضبط:اجتماعی نظم و ضبط کا طریقہ ١١

اسلام:تاریخ صدر اسلام ١، ٢، ٣، ۴، ۵، ٨; تحکیم اسلام کے اسباب ١٢

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا ارادہ، ٦، ٧، ٩; اللہ تعالی کا وعدہ، ۴; اللہ تعالی کی نعمتیں ١٠ ;اللہ تعالی کے اوامر ٨، ٩

اقدار:١٣، ١۴

---

١) تفسیر عیاشی ج٢ص ۵٠ ح ٢۴ نورالثقلین ج ٢ص ١٣٦ ح٢٨_

باطل:باطل کی شکست ۱۴

تاریخ:تاریخ سے عبرت ۱۱

توحید: تحکیم توحید کے اسباب ۱۲;توحید کی تعلیمات ۱۰

جہاد:ابتدائی جہاد کی مشروعیت ۱; جہاد سے بچنا ۵; مشرکین قریش کے ساتھ جہاد ۱; مشرکین مکہ سے جہاد ۸

حق:اظہار حق ۹; حق کو برپا کرنا ۸; حق کی فتح ۱۴

دشمنان:دشمنوں کے اموال پر قبضہ ۴

دنیا طلبي:دنیا طلبی کی قدر و قیمت ۱۴

ذکر:تاریخی حقائق کو یاد رکھنا ۱۰، ۱۱

شرک:شرک کی شکست کے عوامل ۱۲; شرک کے خلاف مبارزہ ۹

غزوہ بدر:غزوہ بدر کے آثار ۱۲; غزوہ بدر کا فلسفہ ۸; غزوہ بدر کا قصہ ۱۰

قریش:قریش کا تجارتی قافلہ ۱، ۲، ۴، ۵;مشرکین قریش کی عسکری طاقت ۳; مشرکین قریش کی فوج ۳; مشرکین قریش کی کمزوری ۲;

کفار:کفار کی ہلاکت ۷، ۸

کفر:کفر کی شکست کے عوامل ۱۲; کفر کی نابودی ۹، ۱۳; کفر کے خلاف مبارزہ ۹

مسلمان:صدر اسلام کے مسلمانوں کی مسؤلیت ۱; صدر اسلام کے مسلمانوں کے رجحانات ۵; مسلمان اور مشرکین قریش ۵، ۶; مسلمانوں کی فتح ۱۰; مسلمانوں کی کمزوری ۳; مسلمانوں کی ناخشنودی ۵

مشرکین:مشرکین پر فتح ۴

مشرکین مکہ:مشرکین مکہ سے جنگ ۶

مقدس اہداف: ۱۳، ۱۴

مؤمنین:مؤمنین سے وعدہ ۴

آیت ۸

﴿ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ﴾.

تاکہ حق ثابت ہوجائیے اور باطل فنا ہوجائیے چاہے مجرمین اسے کسی قدر بُرا کیوں نہ سمجھیں (۸)

۱_ اسلام میں جہاد اور مبارزے کا حکم دینے کا مقصد، حق کا ثابت ہونا اور باطل کا نابود ہونا ہے_

إ ذ یعدکم ...یرید الله ...لیحق الحق ...و لو کره المجرمون

۲_پوری دنیا میں شرک کی نابودی اور توحید کی اشاعت کی بنیاد، جنگ بدر میں مسلمانوں کی فتح و کامیابی تھي_

یرید الله أن یحق الحق ...لیحق الحق و یبطل البطل

یہ مفہوم اس بناء پر ہے کہ جب "لیحق الحق" گذشتہ آیت میں موجود جملہ "یرید الله أن یحق الحق" سے متعلق ہو، اس بناء پر کہہ سکتے ہیں گذشتہ آیت میں "حق" سے مراد جنگ بدر کی وہ فتح ہے کہ جس کا وعدہ دیا گیا تھا_ اور مذکورہ آیت میں "حق" سے مُراد "مطلق حق" ہے بنابراین "یرید الله أن یحق الحق" کا معنی یہ ہوگا "جنگ بدر میں فتح و کامیابی مقدر کرکے خداوند نے چاہا کہ حق کو ہمیشہ کیلئے ظاہر و ثابت کردے اور پوری دنیا میں حق کی بنیادیں مضبوط ہوجائیں"

۳_کفار کی جڑیں اکھڑ جانے کے بعد، باطل کے محو ہوجانے اور حق کے ثابت ہوجانے کی ضمانت_

و یقطع دابر الکفرین _ لیحق الحق و یبطل البطل

یہ مفہوم اس بناء پر ہے کہ جب "لیحق الحق" گذشتہ آیت میں موجود "یقطع ..." کے متعلق ہو_

۴_ مجرم مشرکین کی ناخوشي اور مسلسل جد و جہد کے باوجود خداوند کفر کی نابودی اور توحید و معارف اسلام کی نشر و اشاعت کا خواہاں ہے_لیحق الحق ...و لو کره المجرمون

مجرمین کی کراہت (و ناپسندیدگي) حق کے ساتھ مقابلے کیلئے ان کی مسلسل جد و جہد سے کنایہ ہے_ چونکہ عملی مبارزے اور مسلسل کوشش کے بغیر فقط نفسانی کراہت و ناپسندیدگی کوئي ایسا مسئلہ نہیں کہ جس کو آیت میں ذکر کیا جاتا_ یہ بھی قابل ذکر ہے کہ آیت کے موقع محل کے مطابق توحید اور معارف اسلام کلمہ "الحق" کے مطلوبہ مصادیق میں سے ہیں_

۵_ شرک اور کفر جرم ہے اور مشرکین و کفار مجرم ہیں_و لو کرہ المجرمون

"المجرمون" کے مطلوبہ مصادیق میں سے ایک، مشرکین مکہ ہیں کہ جنکو گذشتہ آیت میں کفار کہا گیا ہے_بنابراین کافر و مشرک ہردو پر مجرم کا اطلاق کیا گیا ہے_

٦_عن جابر قال: ...قال أبوجعفر عليه السلام ...و أما قوله: "ليحق الحق" فإنه يعني ليحق حق آل محمد صلى الله عليه وآله وسلم حين يقوم القائم عليه السلام و اما قوله: "و يبطل الباطل" يعنى القائم فاذا قام يبطل باطل بنى امية ...[۱]

جابر نے امام باقر عليه السلام سے روایت کی ہے کہ آپ عليه السلام نے فرمایا: اور یہ کلام خدا کہ "ليحق الحق" اس سے مراد یہ ہے کہ خداوند قیام قائم عليه السلام کے زمانے میں احقاق حق آل محمد صلى الله عليه وآله وسلم فرمائے گا، اور "يبطل الباطل" کا معنی یہ ہے کہ خداوند حضرت قائم عليه السلام کے وسیلے سے کہ جب وہ قیام کریں گے، بنی امیہ کے باطل کے آثار و طریقے ختم کرڈالے گا_

اسلام: اسلام کی اشاعت ۴; صدر اسلام کی تاریخ ۲

اللہ تعالی : اللہ تعالی کا ارادہ ۴

باطل: باطل کی شکست کے عوامل ۳; باطل کی نابودی ۱; باطل کی نابودی کے عوامل ۳

توحید: توحید کی اشاعت ۲، ۴

جہاد: فلسفہ جہاد ۱

حق: حق کو برپا کرنا ۱، ۳; حق کی فتح کے علل و اسباب ۳

شرک: شرک کا خاتمہ ۲; شرک کا گناہ ۵

غزوہ بدر: غزوہ بدر میں فتح کی اہمیت ۲

کفار: کفار کا جرم ۵; کفار کی ہلاکت ۳

کفر:

---

۱) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۵۰ ح ۲۴ نور الثقلین ج ۲ ص ۱۳۶ ح ۲۸_

کفر کا خاتمہ ۴; کفر کا گناہ ۵

گناہ: گناہ کے مواقع ۵

مجرمین: ۵

مسلمان: مسلمانوں کی فتح ۲

مشرکین: مشرکین کا جرم ۵; مشرکین کی کراہت ۴

آیت ۹

﴿ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلآئِكَةِ مُرْدِفِينَ ﴾.

جب تم پروردگار سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمھاری فریاد سن لی کی میں ایک ہزار ملاءکہ سے تمھاری مدد کر رہا ہوں جو برابر ایک کے پیچھے ایک آرہے ہیں (۹)

۱_ جنگ بدر میں مشرکین کی بھاری فوج کو دیکھ کر مسلمانوں کا پریشان ہونا اور ان کی طرف سے مرکز اسلام کیلئے خطرے کا احساس کرنا_إذ تستغيثون ربكم

"استغاثہ" کا کلمہ عام طور پر اس جگہ استعمال کیا جاتاہے کہ جب استغاثہ کرنے والا شدید مشکل سے نجات طلب کرے_

۲_ مجاہدین بدر نے جنگ سے پہلے بارگاہ خداوند میں دعا و نیاءش کے ذریعے اس سے مدد طلب کي_إذ تستغيثون ربكم

"غوث" کا مطلب، مدد کرنا ہے، اور استغاثہ مدد اور امداد طلب کرنے کو کہتے ہیں_

۳_ خداوند متعال نے مجاہدین بدر کے استغاثے کو ہزاروں ملاءکہ بھیج کر قبول کیا_

فاستجاب لكم إني ممدّكم بألف من الملئكة مردفين

"مردف" اس کو کہتے ہیں کہ جس کے پیچھے لگاتار سلسلہ جاری رہے، بنابراین "ألف من الملائكة مردفين" یعنی ہزار فرشتے کہ جن میں سے ہر فرشتے یا فرشتوں کے بعد بھی اور فرشتوں کا اضافہ ہورہا تھا_ قابل ذکر ہے کہ مذکورہ معنی اس بات پر مبنی ہے کہ جب "مردفین" کا مفعول محذوف "طائفة أخرى من الملائكة" ہو_

۴_ بارگاہ ربوبیت میں مجاہدین بدر کی دعا اور غیبی امداد کے ذریعے ان کے استغاثے کا قبول ہونا، ایک یاد رکھی جانے والی نعمت ہے_إذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم

۵_ راہ خدا کے مجاہدوں کیلئے آنے والی الٰہی امداد کو یاد رکھنا، دشمنان دین کا مقابلہ کرنے سے نہ ڈرنے کا باعث بنتا ہے_
إذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم

مجاہدین کی غیبی امداد کی یاد دلانے کا مقصد، مؤمنین کو دین کے دشمنوں کا مقابلہ کرنے کی ترغیب دلانا اور ان سے خوف و ہراس کو ختم کرنا ہے_

٦_ الٰہی امداد سے انسان کے بہرہ مند ہونے کے اسباب میں سے ایک، بارگاہ خداوندی میں اس کا دعا و استغاثہ کرنا ہے_
إذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم

٧_ خداوند کی جانب سے انسانوں کو ہدایت و راہنمائی کی جاتی ہے کہ وہ مشکلات اور سختیوں سے نجات پانے کیلئے، بارگاہ الٰہی میں استغاثہ اور دعا کریں_إذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم

مجاہدین بدر کے استغاثے کی یاد دہانی اور اس کے قبول ہونے کی صراحت ہوسکتا ہے اس نکتہ کی طرف توجہ دلانے کیلئے ہو کہ اے انسانوں مشکلات اور سختیوں میں خداوند کی جانب رجوع کرو اور اس سے مدد طلب کرو تا کہ نجات پاؤ_

٨_ جنگ بدر میں ہزار فرشتوں کا حاضر ہونا کہ جن میں سے ہر فرشتہ یا فرشتے اپنے پیچھے (مزید فرشتوں کا) سلسلہ جاری رکھے ہوئے تھے_بألف من الملائکة مردفین

٩_ فرشتے، خداوند کی امداد اور اس کے ارادے کی تکمیل پانے کا سبب اور وسیلہ بنتے ہیں_
یرید الله أن یحق الحق بکلمته ...إنی ممدّکم بألف من الملئکة مردفین

١٠_ میدان جنگ اور جنگی کاروائی وں میں نظم وضبط کا تعمیری اور واضح کردار_إنی ممدکم بألف من الملئکة مردفین

١١_عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إنه قال لأصحابه: ألستم أصحابی یوم بدر إذ أنزل الله فیکم "إذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم إنی ممدّکم بألف من الملائکة مردفین [١]

حضرت رسول خدا صلى الله عليه وآله وسلم سے منقول ہے کہ آپ صلى الله عليه وآله وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا تم لوگ یوم بدر والے میرے اصحاب نہیں ہو کہ جن کے بارے میں خداوند نے آیت "إذ تستغیثون ..." نازل فرمائی ہے_

استغاثہ:استغاثے کی اہمیت ٧;استغاثے کے آثار ٦

---

١) تفسیر قمی ج ٢ ص ٣١٢، بحار الانوار ج ١٩ ص ٣٠٧ ح ٥١_

استمداد: استمداد (مدد طلب کرنے) کا قبول ہونا ۳، ۴

اسلام: تاریخ صدر اسلام ۱، ۲، ۳، ۴، ۸

اعداد: ہزار کا عدد ۸

اللہ تعالی: اللہ تعالی سے استمداد ۲; اللہ تعالی کی امداد کا زینہ ۶; اللہ تعالی کی امداد کے وسائل ۹; اللہ تعالی کی ہدایات ۷; اللہ تعالی کے ارادہ کا پورا ہونا ۹

جہاد: جہاد اور نظم و انضباط ۱۰; جہاد کے دوران استغاثہ ۲; جہاد میں دعا ۲; دشمنوں سے جہاد ۵

حوصلہ بلند ہونا: حوصلے بلند ہونے کے اسباب ۵

دعا: دعا کے آثار ۶

ذکر: امداد خدا کا ذکر ۵; خدا کی نعمات کا ذکر ۴; ذکر کے آثار ۵

سختي: استغاثے میں سختی ۷; استغاثے میں سہولت کے اساب ۷

شجاعت: شجاعت کے عوامل ۵

غزوہ بدر: غزوہ بدر اور مشرکین، ۱; غزوہ بدر اور ملاءکہ ۲; ۸; غزوہ بدر کا قصہ ۸; غزوہ بدر کے مجاہدین کا استغاثہ ۲، ۳، ۴; غزوہ بدر میں مسلمان ۱; مجاہدین غزوہ بدر کی دعا ۲، ۴

غیبی امداد: ۳، ۴، ۸

مجاہدین: مجاہدین کی امداد ۵

مسلمان: مسلمانوں کی پریشانی ۱

ملاءکہ: ملاءکہ کی امداد ۳، ۹

نظم: نظم و ضبط کی اہمیت ۱۰

آیت ۱۰

﴿ وَمَا جَعَلَهُ اللّهُ إِلاَّ بُشْرَى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ إِلاَّ مِنْ عِندِ اللّهِ إِنَّ اللّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴾.

اور اسے ہم نے صرف ایک بشارت قرار دیتا کہ تمھارے دل مطمئن ہوجائیں اور مدد تو صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے_ اللہ ہی صاحب عزّت اور صاحب حکمت ہے (۱۰)

۱_ جنگ بدر میں ملاءکہ کا کردار فقط مؤمنین کو فتح و کامیابی کی بشارت دینا اور اطمینان دلانا تھا نہ کہ مشرکین کے قتل کیلئے عملی اقدام کرنا_و ما جعله الله الا بشرى و لتطمئن به قلوبكم

"جعلہ" اور "بہ" کی ضمیر "امداد" کی طرف پلٹتی ہے کہ جو "أنّي ممدكم" سے ماخوذ ہے اور کلمہ "بشرى" "جعل" کیلئے "مفعول لہ" ہے_

۲_ فتح و کامیابی کی بشارت سے پہلے مجاہدین بدر کے دل، اضطراب اور پریشانی سے پُر تھے_لتطمئن به قلوبكم

کلمہ اطمینان کا معني، اضطراب اور پریشانی کے بعد، قلبی آرام و سکون ہے (مفردات راغب)

۳_ فتح اور کامرانی حاصل کرنے میں، مجاہدین کے حوصلوں کو بلند کرنا اور انھیں تقویت پہچانا گہری تاثیر رکھتا ہے_

بألف من الملئكة ...و ما جعله الله إلا بشرى و لتطمئن به قلوبكم

۴_ ہر قسم کی امداد اور کامیابی و فتح کا سرچشمہ، خداوند ہے نہ کہ ملاءکہ اور دوسرے علل و اسباب_

ما جعله الله إلا بشري ...و ما النصر إلا من عند الله

۵_ فقط خداوند کی ذات اس قابل ہے کہ جس سے دشمنان دین کے مقابلے میں فتح و کامیابی اور امداد

کی درخواست اور دعا کی جاسکتی ہے_إذ تستغيثون ...و ما النصر إلا من عند الله

٦_ جنگ بدر میں مسلمانوں کی فتح، اس جنگ میں مجاہدین (اسلام) کی امداد کیلئے ہزاروں فرشتوں کو بھیجا جانا اور ان کے ذریعے (مسلمان مجاہدین کو) اطمینان دلانا، خداوند کی عزت و کارسازی کا ایک جلوہ ہے_

و ما النصر إلا من عند الله إن الله عزيز حكيم

جملہ (إن الله عزيز حكيم) ان تمام مسائل کی تعلیل ہے کہ جو اس آیت اور اس سے پہلے والی آیت میں گذرے ہیں یعنی جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس کا سرچشمہ خداوند کی عزت و حکمت ہے_

٧_ خداوند عزیز (ناقابل شکست فاتح) اور حکیم (کارساز) ہے_إن الله عزيز حكيم

٨_ خداوند ہر کام میں غالب و فتح مند ہے اور اس کے تمام کام حکمت کی بنیاد پر استوار ہوتے ہیں_

إن الله عزيز حكيم

استغاثہ: خداوند سے استغاثہ ٥

اسماء و صفات:

حکیم ٧; عزیز ٧

اطمینان: اطمینان کا سرچشمہ ٦; اطمینان کے عوامل ١

اُبھارنا: ابھارنے کے علل و اسباب ٣

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا محیط ہونا ٨; اللہ تعالی کی حکمت ٦، ٨; اللہ تعالی کی عزت ٦; اللہ تعالی کے اختصاصات ٥; اللہ تعالی کے افعال کا فلسفہ ٨

توحید: توحید افعالی ٤

حوصلے بلند کرنا: حوصلے بلند کرنے کے آثار ٣; حوصلے بلند کرنے کے عوامل ١

دین: دشمنان دین پر فتح ٥

غزوہ بدر: غزوہ بدر کا قصہ ١; غزوہ بدر کے مجاہدین کا قلب ٢; غزوہ بدر کے مجاہدین کی امداد ٦; غزوہ بدر کے مسلمان ٦; غزوہ بدر میں فتح ٦; غزوہ بدر میں ملاءکہ ١

غیبی امداد: ١

فتح: فتح کا سرچشمہ و منشاء ۴، ۶; فتح کی بشارت ۱، ۲; فتح کی درخواست ۵; فتح کے علل و اسباب ۳

مجاہدین: مجاہدین کے حوصلے بلند کرنا ۳; مجاہدین میں اضطراب ۲، ۶

ملاءکہ: ملاءکہ کی امداد ۶; ملاءکہ کی امداد کا کردار ۴

آیت ۱۱

﴿ إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّن السَّمَاء مَاء لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الأَقْدَامَ ﴾.

جس وقت خدا تم پر نیند غالب کر رہا تھا جو تمھارے لئے باعث سکون تھی اور آسمان سے پانی نازل کر رہا تھا تاکہ تمھیں پاکیزہ بنا دے اور تم سے شیطان کی کثافت کو دور کردے اور تمھارے دولوں کو مطمئن بنادے اور تمھارے قدموں کو ثبات عطا کردے(۱۱)

۱_ جنگ بدر سے پہلے مجاہدین کو سکون قلب حاصل ہوگیا جس کی وجہ سے ان سب پر ہلکی سی نیند طاری ہوگئ_

إذ تستغیثون ...إذ یغشیکم النعاس أمنة منه

"غشاوہ" کا معنی احاطہ ہے اور باب تفعیل سے فعل "یغشیکم" کثرت احاطہ پر دلالت کررہاہے_ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس کثرت (احاطہ یعنی غلبے) کی علامت ان تمام افراد پر نیند کا طاری ہونا ہے_ کلمہ "أمنة" کہ جس کا مطلب

ڈر اور خوف کا نہ ہونا ہے_ "یغشیکم" کیلئے مفعول لہ حصولی ہے_ یعنی تمہیں سکون قلب حاصل ہوا جسکی وجہ سے تم پر نیند غالب آگئ_

۲_ خداوند نے جنگ بدر کے موقع پر مجاہدین سے اضطراب و پریشانی دور کرکے انھیں مکمل سکون و قرار عطا کیا_

إذ یغشیکم النعاس أمنة منه

۳_ میدان جنگ میں وارد ہونے سے پہلے فوجی اور رزمی قوتوں کی تجدید قوا اور سکون قلب کا وسیلہ فراہم کرنے کی ضرورت_ إذ یغشیکم النعاس أمنه منه

۴_ میدان جنگ میں خواہ استراحت کا وقت ہی کیوں نہ ہو ہمیشہ دشمن سے ہوشیار رہنے اور غفلت نہ کرنے کا ضروری ہونا_ إذ یغشیکم النعاس أمنة منه

جنگ کے موقع پر مجاہدین کی نیند کے ہلکے اور سبک ہونے کی تصریح اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مجاہدین اگرچہ استراحت کی حالت میں ہوں لیکن انھیں دشمن کی حرکات سے غافل نہیں رہنا چاہیئے_

۵_ جنگ بدر کے موقع پر مجاہدین کا سکون قلب اور استراحت (کے وقت) نیند کا غلبہ ایک ایسی الہی نعمت تھی کہ جو ہمیشہ یاد رہنی چاہیئے_إذ یغشیکم النعاس أمنة منه

٦_ خداوند نے جنگ بدر کے موقع پر مسلمانوں کو بارش کی نعمت سے بہرہ مند کیا_و ینزل علیکم من السماء مائ

۷_ مجاہدین بدر پر نزول باران کے مقاصد میں سے ایک، گندگی اور نجاست سے انکی تطہیر غسل اور وضو کیلئے پانی فراہم کرنا تھا_و ینزل علیکم من السماء ماء لیطهرکم به

"یطھرکم" کے متعلق کا ذکر نہ ہونا، اس کی عمومیت کو ظاہر کررہاہے_ (یعنی ظاہر و باطنی نجاسات کو پاک کرنا) جس کا مطلب ہے کہ خداوند نے بارش برسائی تا کہ ظاہری نجاستیں اس کے ذریعے دور کی جائیں اور جو لوگ جنگ میں ہیں وہ غسل کریں اور دوسرے وضو کریں_

۸_ بعض مجاہدین بدر، شیطان کی طرف سے پلیدی اور پریشانی میں گرفتار تھے_و یذهب عنکم رجز الشیطن

۹_ نجاست دور کرنے اور طہارت حاصل کرنے کیلئے پانی کا نہ ہونا، جنگ بدر کے مجاہدین کی پریشانی اور شیطانی وسوسے کے پیدا ہونے کا باعث بنا_لیطھّرکم به و یذهب عنکم رجز الشیطن

"یذھب" پر "لام" کا نہ آنا ظاہر کرتا ہے کہ "یذھب ..."، "لیطهرکم ..." پر مترتب ہے_ رجز شیطان کے دور ہونے کے ساتھ تطہیر کے تناسب کا تقاضا ہے کہ رجز شیطان سے مراد وہ وسوسے ہیں کہ جو طہارت کیلئے پانی نہ ہونے کی وجہ سے شیطان نے مجاہدین بدر میں ایجاد کیے تھے_

۱۰_ جنگ بدر کے موقع پر مجاہدین کی تطہیر و پاکیزگی کیلئے بارش کا نزول، شیطان کی طرف سے ایجاد کردہ وسوسوں اور پریشانیوں کے خاتمے کا باعث بنا_و ینزل علیکم ...و یذهب عنکم رجز الشیطن

۱۱_ جسمانی اور روحانی طهارت کا الهی اقدار میں سے ہونا_ليطهّركم به و يذهب عنكم رجز الشيطن

۱۲_ شیطان، پلیدی و ناپاکی کا باعث ہے_ليطهّركم به و يذهب عنكم رجز الشيطن

۱۳_ جنگ بدر کے وقت، نزول باران کے مقاصد میں سے ایک حسی و ظاہری امداد کا مشاہدہ کرا کے، مجاہدین کے دلوں کو تقویت بخشنا تھا_و ينزل عليكم ...ليربط على قلوبكم

"ربط علی قلبہ" یعنی ان کے دلوں کو استحکام بخشنا، اور یہ شہامت و شجاعت پیدا کرنے سے کنایہ ہے، قابل ذکر ہے کہ نزول باران اور جنگ کیلئے دلوں کے استحکام میں تناسب یہ ہے کہ جب مجاہدین کو پانی کی شدید ضرورت ہے تو بارش کے نزول سے وہ امداد الہی کو محسوس کرتے ہیں اور اس پر یقین کرلیتے ہیں_

۱۴_ جنگ بدر کے وقت بارش برسنا، اس جنگ میں مسلمانوں کی فتح کے اہم ترین اسباب میں سے تھا_
و ينزل عليكم ...و يثبت به الأقدام

۱۵_ مجاہدین کے حوصلے بلند کرنا، ایک ضروری امر ہے_و ليربط على قلوبكم و يثبت به الأقدام

۱۶_ جنگ کرنے والی فوجوں میں سے سستی اور کاہلی کے عناصر و عوامل کو پہچاننے اور انھیں برطرف کرنے کی ضرورت_و إذ يغشيكم النعاس أمنة منه و ينزل عليكم ...و يثبت به الاقدام

۱۷_ بدر کے مجاہدین پر خداوند کی خاص توجہ اور عنایت تھي_و لتطمئن به قلوبكم ...يغشيكم ...ينزل عليكم ...ليطهّركم

۱۸_ جنگ بدر کے موقع پر نزول باران کے اہداف اور مقاصد میں سے ایک، مسلمانوں کے لشکر کو استحکام بخشنا اور ان کی قیام گاہ کی ریتیلی زمین پر ان کے قدموں کو ثبات عطا کرنا تھا_ينزل عليكم من السماء ماء ليطهركم ...و يثبت به الاقدام

مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "الأقدام" سے مراد مجاہدین کے قدم ہوں بنابراین "و یثبت بہ الأقدام" یعنی نزول باران کا مقصد یہ تھا کہ خداوند آپ کے قدموں کو استوار و مستحکم رکھنے اور لغزش اور ریت میں دھنسنے سے محفوظ رکھے_

۱۹_ خداوند نے مجاہدین بدر کے دلوں کو تقویت عطا کرکے، انھیں مشرکین کا مقابلہ کرنے کیلئے ثابت قدم بنادیا_
ليربط على قلوبكم و يثبت به الأقدام

"یثبت بہ الاقدام" نزول باران کے مقاصدمیں سے ایک مقصد بیان کرنے کے باوجود اس میں "لام" کا نہ ہونا ظاہر کرتا ہے کہ یہ مقصد "لیربط علی قلوبکم" کے بعد حاصل ہوتا ہے_ بنابراین کہہ سکتے ہیں "بہ" کی ضمیر "استحکام قلوب" کی طرف پلٹتی ہے کہ جو "لیربط علی قلوبکم" سے ماخوذ ہے_ یہ بھی قابل ذکر ہے کہ اس مفہوم میں ثبات قدم (یثبت به الأقدام) اپنے کنائی معانی (پائی داری اور عزم راسخ) میں لیا گیا ہے_

۲۰_عن أبی عبدالله عليه‌السلام قال: قال أمير المؤمنين عليه‌السلام : اشربوا ماء السماء فإنه يطهر البدن و يدفع الأسقام قال الله عزوجل: "و ينزل عليكم من السماء ماء ليطهركم به و يذهب عنكم رجز الشيطان ..."[۱]

امام صادق عليه‌السلام سے منقول ہے کہ حضرت علي عليه‌السلام نے فرمایا: بارش کا پانی پیو اس کا پاني، بدن کی پاکیزگی اور بیماریوں کے ختم ہونے کا موجب بنتا ہے، خداوند عزوجل کا ارشاد ہے، پانی کو آسمان سے اتارا ہے تاکہ وہ تمھیں پاک کرے اور شیطان کی پلیدی تم سے دور کرے ...

۲۱_عن علي عليه‌السلام : ...و أصابهم تلك الليلة (ليلة بدر) مطر شديد فذلك قوله: و "يثبت به الأقدام"_[۲]

حضرت علي عليه‌السلام سے منقول ہے کہ ...بدر کی رات، مسلمانوں پر شدید بارش برسي، اور اسی بارے میں خداوند نے فرمایا: (بارش کو نازل کیا) تاکہ اس کے ذریعے ثابت قدم رکھا جائے_

آرام و سکون: آرام و سکون کے آثار ۱

اقدار: ۱۱

اضطراب: اضطراب برطرف کرنے کے عوامل ۲

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی امداد ۱۳; اللہ تعالی کی عنایات ۱۷; اللہ تعالی کی نعمات ٦; اللہ تعالی کے افعال ۲، ۱۹

بارش: بارش ۷، ۱۰، ۱۳، ۱۸; بارش کی نعمت ٦

پاکي: پاکی کی قدر و قیمت ۱۱

پریشاني: پریشانی برطرف کرنے کے اسباب ۱۰; پریشانی کے علل و اسباب ۸، ۹

پلیدي:

---

۱) کافی ج/ ۶ ص ۳۸۷، ح/ ۲ نورالثقلین ج/ ۲ ص ۱۳۷ ح/ ۳۰_

۲) الدرالمنثور ج/ ۴ ص ۳۲_

پلیدی کے علل و اسباب ۱۲
تطهیر: تطهیر کی اہمیت ۷،
جهاد: آداب جهاد ۳، ۴، ۱۵؛ جهاد کی آمادگی ۴؛ جهاد کی شرائط ۴، ۱۶؛ مشرکین سے جهاد ۱۹
حوصلہ پست کرنا: حوصلے پست کرنے والے عوامل کو بر طرف کرنا ۱۶
ذکر: نعمات خدا کا ذکر ۵
شیطان: شیطان کا کردار ۸، ۱۰، ۱۲؛ شیطانی وسوسوں کے علل و اسباب ۹؛ وسوسہ شیطان ۱۰
طهارت: طهارت کی اہمیت ۱۱
غزوہ بدر: غزوہ بدر کا قصہ ۱، ۲، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۳، ۱۴، ۱۸، ۱۹؛ غزوہ بدر کی فتح کے اسباب ۱۴؛ غزوہ بدر کے مجاہدین ۲، ۶، ۷، ۱۹؛ غزوہ بدر کے مجاہدین کے فضائل ۱۷؛ غزوہ بدر کے مجاہدین میں پلیدی ۸؛ غزوہ بدر میں بارش ۶؛ ۷، ۱۰، ۱۳، ۱۴، ۱۸؛ غزوہ بدر میں شیطان ۸؛ غزوہ بدر میں غیبی امداد ۲؛
مجاہدین بدر کی پریشانی ۸، ۹؛ مجاہدین بدر کی نیند ۱، ۵
غسل: غسل کی اہمیت ۷
غفلت: غفلت سے اجتناب ۴
قدرتی عوامل: جنگ اور قدرتی عوامل ۱۴، ۱۸
مجاہدین: مجاہدین کا آرام و سکون ۱، ۲، ۳، ۵؛ مجاہدین کی استراحت ۴، ۵؛ مجاہدین کی تطهیر ۱۰؛ مجاہدین کی ثابت قدمی ۱۸، ۱۹؛ مجاہدین کی قوتوں کی تجدید ۳؛ مجاہدین کے حوصلے بلند کرنا ۱۳، ۱۵، ۱۸، ۱۹
نظامی آمادگی: ۳، ۱۶
نظامی آمادگی کی اہمیت ۴
نیند: نیند کی نعمت ۵
نجاست: نجاست کی تطهیر ۷، ۹؛ نجاست کے اسباب ۱۲
وضو: وضو کی اہمیت ۷

آیت ۱۲

﴿ إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلآئِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُواْ الَّذِينَ آمَنُواْ سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُواْ الرَّعْبَ فَاضْرِبُواْ فَوْقَ الأَعْنَاقِ وَاضْرِبُواْ مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴾.

جب تمھارا پروردگار ملاءکہ کو وحی کر رہا تھا کہ میں تمھارے ساتھ ہوں لہذا صاحبان ایمان کو ثبات قدم عطا کرو میں عنقریب کفارذ کے دلوں میں رعب پیدا کردوں گا لہذا تم کفارہ کی گردن کو ماردو اور ان کی تمام انگلیوں کو پور پور کاٹ دو(۱۲)

۱_ خداوند نے معرکہ بدر میں موجود ملاءکہ کو وحی کے ذریعے آگاہ کیا کہ وہ مجاہدین (بدر) کو ثابت قدمی اور استحکام بخشیں اور اس سلسلے میں، میں تمہارا پشت پناہ ہوں_إذ یوحی ربك إلی الملئکة انی معکم فثبتوا الذین

۲_ خداوند نے جنگ بدر کی جانب بھیجے جانے والے فرشتوں کو مجاہدین (بدر) میں پائی داری و استقامت پیدا کرنے کا فرمان دیا_إذ یوحی ربك إلی الملئکة أنی معکم فثبتوا الذین

۳_ مجاہدین بدر کی پشت پناہی پر مبنی مأموریت کے

بارے میں وحی الہی کے واحد شاہد، (خود) پیغمبر اکرم ﷺ تھے_إذ یوحی ربك إلی الملئکة

اگر "إذ"، "اذکر" کے متعلق ہوتو گزشتہ آیات کے برعکس، مذکورہ آیت میں مخاطب خود پیغمبر اکرم ﷺ کی ذات ہے_ لہذا کہہ سکتے ہیں فقط آنحضرت ﷺ ہی ملاءکہ کی طرف وحی الہی کے شاہد ہیں_

۴_ ملاءکہ کو اپنی ماموریت کی انجام دہی میں خداوند کی جانب سے پشت پناہی اور تقویت کی ضروت تھي_

إذ یوحی ربك إلی الملائکة أنی معکم فثبتوا الذین ا منوا

۵_ جنگ بدر کے معرکہ میں حاضر ہونے والے ملاءکہ سے خداوند کا وعدہ تھا کہ وہ کفار کے دلوں میں رعب و وحشت پیدا کردے گا_سألقی فی قلوب الذین کفروا الرعب

٦_ جنگ بدر میں کفار کی شکست کے علل و اسباب میں سے ایک ان پر رعب و وحشت کا طاری ہونا تھا_

سألقی فی قلوب الذین کفروا الرعب

۷_ دشمنان دین میں خوف وہراس پیدا کرنے اور ان کے حوصلے پست کرنے کی ضرورت_

سألقی فی قلوب الذین کفروا الرعب

۸_ ملاءکہ، بدر کے کفار کے سروں کو باہم ٹکرانے اور ان کے ہاتھوں کے پنجوں کو بے کار کرنے پر مأمور تھے_
فاضربوا فوق الاعناق و اضربوا منهم كل بنان

"الأعناق" میں "ال"مضاف الیہ (الکافرین) کا جانشین ہے_ اور فوق "الأعناق" سے مراد کفار کے سر ہیں_ بنابراین جملہ "فاضربوا ..."یعنی کفار کے سروں کو اپنی ضربوں (حملوں) کا نشانہ بناؤ، قابل ذکر ہے کہ اس جملہ میں مخاطب، فرشتے ہیں جیسا کہ آیت کے سیاق سے ظاہر ہے_

۹_ خداوند نے مجاہدین بدر کو کفار کے سروں کو باہم ٹکرانے اور ان کے ہاتھوں کی انگلیوں کو ناکارہ کرنے پر ابھارا_
فاضربوا فوق الاعناق واضربوا منهم كل بنان

مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر ہے کہ جب جملہ "فاضربوا ..." میں خطاب، مجاہدین کی طرف ہو، اور آیت نمبر دس میں جملہ "ما جعله الله إلا بشرى " بھی اس مفہوم کی تائی د کرسکتا ہے کہ جس میں فرشتوں کی ذمہ داری فقط بشارت دینا ہی بیان ہوتی ہے_

۱۰_ سئل ابوجعفر عليه‌السلام عن قول الله "إذ يوحى ربك إلى الملائكة أنى معكم، قال: إلهام (۱)

امام باقر عليه‌السلام سے منقول ہے کہ آپ عليه‌السلام نے آیہ مجیدہ "إذا يوحى ربك إلى الملائكة" کے بارے میں سوال کے جواب میں فرمایا: اس سے مراد الہام ہے_

اللہ تعالی : اللہ تعالی کا وعدہ، ۵;اللہ تعالی کے اوامر ۲

امداد غیبي: ۱

خوف: خوف کے آثار ۶

جہاد: آداب جہاد ۷; جہاد میں تحریک کرنا ابھارنا ۹

---

۱) تفسیر عیاشی ج/ ۲ ص ۵۰، ح/ ۲۶ بحار الانوار ج/ ۱۹، ص ۲۸۷ ح ۳۱_

دشمن:دشمنوں کے حوصلے پست کرنا ۷;دشمنوں میں خوف ڈالنا ۷

سردجنگ: ۵، ۷

غزوہ بدر:غزوہ بدر اور مشرکین قریش ۸;غزوہ بدر کا قصہ ۱، ۲، ۳، ٦، ۸، ۹;غزوہ بدر کے مجاہدین ۹; غزوہ بدر میں محمد ﷺ ۳;

غزوہ بدر میں ملاءکہ ۱، ۲، ۳، ۵، ۸

قریش:مشرکین قریش کی شکست ٦

کفار:کفار کا دل ۵;کفار کی انگلیاں توڑنا ۸، ۹;کفار کی شکست کے اسباب ٦;کفار کے سر توڑنا ۸، ۹;کفار میں خوف پیدا کرنا ۵

مجاہدین:مجاہدین کی امداد، ۱، ۳;مجاہدین کی ثابت قدمی ۱، ۲;مجاہدین کی ذمہ داری ۹

ملاءکہ:امداد کرنے والے ملاءکہ ۳، ۸;امداد کرنے والے ملاءکہ کا کردار ۱;ملاءکہ کا کردار۴;ملاءکہ کی امداد ۴;ملاءکہ کی ضرورت ۴;ملاءکہ کی طرف وحی ۱، ۳

آیت ۱۳

﴿ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ شَآقُّواْ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَمَن يُشَاقِقِ اللّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴾.

یہ اس لئے ہے کہ ان لوگوں نے خدا و رسول کی مخالفت کی ہے اور جو خدا و رسول کی مخالفت کرے گا تو خدا اس کے لئے سخت عذاب کرنے والا ہے(۱۳)

۱_ مشرکین مکہ، معرکہ بدر میں شریک ہونے کی وجہ سے، خدا اور رسول ﷺ کے مخالفین اور دشمنوں میں سے تھے_

ذلك بأنهم شاقوا الله و رسوله

۲_ مشرکین مکہ کی نابودی اور سرکوبی کے بارے میں فرمان الہی جاری ہونے کا باعث، خود ان کی خدا و رسول ﷺ کے ساتھ مخالفت اور دشمنی تھي_ذلك بأنهم شاقوا الله و رسوله

۳_ خدا اور رسول ﷺ کے دشمنوں کے خلاف مبارزہ اور ان کی سرکوبی کرنا، مسلمانوں کی ذمہ داری ہے_

ذلك بأنهم شاقوا الله و رسوله

۴_ شدید الہی عذاب، خدا اور رسول ﷺ سے جنگ کرنے والوں کی سزا ہے_

و من يشاقق الله و رسوله فإن الله شديد العقاب

۵_ جنگ بدر میں مشرکین کی شکست اورناکامي، ان کیلئے شدید الہی عذاب تھا_

فاضربوا فوق الأعناق ...فإن الله شديد العقاب

٦_ خدا اور رسول ﷺ سے جنگ کرنے والوں کو (ہروقت) شدید دنیوی سزا اور عذاب کا خطرہ درپیش ہوتا ہے_

ذلك ...و من يشاقق الله و رسوله فإن الله شديد العقاب

۷_ الہی عذاب اور عقوبت کا ہمیشہ شدید اور سہمگین ہونا_فإن الله شديد العقاب

اللہ تعالی :اللہ تعالی سے دشمنی کے آثار٦; اللہ تعالی کا عذاب ۴،۷،۵; اللہ تعالی کے اوامر ۲; اللہ تعالی کے دشمن ۱،٦،۳،۲;

اللہ تعالی کے دشمنوں کی سزا۴

دشمنان:دشمنوں کی سرکوبی ۳; دشمنوں کے خلاف مبارزہ ۳;

عذاب:دنیوی عذاب کے اسباب ٦; شدید عذاب ۴، ۷

غزوہ بدر:مشرکین مکہ غزوہ بدر میں ۱، ۵

کفار:کفار کی دنیوی سزا ،۲;کفار کی سرکوبی ۲

محمد ﷺ :دشمنان محمد، ﷺ ۱، ۲، ۳، ٦;دشمنان محمد ﷺ کی سزا ،۴;محمد ﷺ سے دشمنی کے آثار ٦

مسلمان:مسلمانوں کی ذمہ داری ۳

مشرکین:مشرکین کی سرکوبی ۵; مشرکین کی شکست ۵

مشرکین مکہ:مشرکین مکہ کی دشمنی ۲; مشرکین مکہ کی سزا ،۵

آیت ۱۴

﴿ ذَٰلِكُمْ فَذُوقُوهُ وَأَنَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابَ النَّارِ ﴾.

یہ تو نیا کي سزا ھے جسے یہاں اوراس کے بع کافروں کے لئے جہنم کاعاب بھي ہے ۔ (۱۴)

۱ ۔ جنگ بدر میں مشرکین کی شکست اور انکا کچلا جانا، انکی دنیوی سزا اور عقوبت تھي ۔

ذلکم فذوقوه و أن للكفرين عذاب النار

"ذلکم" میں "کم" مشرکین سے خطاب ہے اور "ذا" انکی شکست و سرکوبی کی جانب اشارہ ہے ۔ اور "ذلکم" بتدا ہے، اور بعد والے جملے "و ان للکافرین ..." کے قرینے سے "عقابکم فی الدنیا" اسکی خبر ہے ۔

۲ ۔ جہنم کی آگ، تمام کفار کی سزا ہے ۔ و أن للكفرين عذا ب النار

"الکافرین" میں "ال" استغراق اور شمولیت کیلئے ہے، قابل توجہ ہے کہ "أن للكفرين" کی ترکیبی تفسیر میں مختلف نظریات پیش کیئے گئے ہیں ان میں سے بہترین تفسیر "اعلموا" جیسے فعل کا مقدر کرنا ہے، یعنی "واعلموا ان للکفرين عذاب النّار"

۳ ۔ معرکہ بدر میں موجود مشرکین، کفرپیشہ اور آتش جہنم کے مستحق لوگ تھے ۔ و أن للكفرين عذاب النّار

"للکفرین" کے مطلوبہ مصادیق میں سے ایک، معرکہ بدر میں موجود مشرکین تھے ۔

۴ ۔ دوزخ کی آگ، دنیا میں دی جانے والی الہی عقوبتوں اور سزاؤں سے کہیں زیادہ خوفناک ہے ۔

ذلك فذوقوه و أن للكفرين عذاب النّار

عذاب دوزخ کے مقابلے میں، عذاب دنیا کے بارے میں کلمہ "ذوق" (چکھنا) کا استعمال ظاہر کرتا ہے کہ دنیوی عقوبتیں اور سزائیں فقط سزا و عقوبت کا ذائقہ ہیں اور اصلی و کامل عذاب کا مقدمہ ہیں کہ جو عذاب دوزخ ہے ۔

جہنم: جہنم کی آگ ۲، ۳، ۴

عذاب: اہل عذاب ۳; موجبات عذاب ۳

غزوہ بدر: غزوہ بدر میں مشرکین ۱، ۳

کفار: ۳، کفار کی سزا، ۲

کیفر (سزا): اخروی کیفر (سزا) ۴; دنیوی کیفر ۴; دنیوی کیفر کے اسباب ۱; کیفر و سزا کے مراتب ۴

مشرکین: مشرکین کی شکست ۱

مشرکین مکہ: مشرکین مکہ کی دنیوی سزا، ۱; مشرکین مکہ کی سرکوبی ۱; مشرکین مکہ کی سزا، ۳

آیت ۱۵

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُواْ زَحْفاً فَلاَ تُوَلُّوهُمُ الأَدْبَارَ ﴾.

اے ایمان والوجب کفار سے میدان جنگ میں ملاقات کروتو خردار انھیں پیٹھ نہ دکھانا(۱۵)

۱_ اہل ایمان کی ذمہ داری اور فریضہ ہے کہ جب بھی دشمنان دین لشکر کشی اور حملہ کریں تو وہ پائی داری و استقامت دکھائیں (دفاعی جہاد)یا أیها الذین ء امنوا إذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلا تولّوهم الأدبار

ہوسکتاہے کلمہ "زحفا" (کہ جس کا معنی لشکر کشی ہے) "الذین کفروا" کیلئے حال ہو یعنی جب بھی کفار تمہاری طرف لشکر کشی کریں، اسی طرح یہ بھی ہوسکتاہے کہ فاعل "لقیتم" کیلئے حال ہو_

یعنی جب تم جہاد کیلئے کفار کی طرف حرکت کرتے ہو، مندرجہ بالا مفہوم پہلے احتمال کی بناء پر اخذ کیا گیا ہے_

۲_ اہل ایمان کو چاہیئے کہ وہ دشمن کی طرف حرکت کرتے وقت اور ان کا مقابلہ کرتے وقت (یعنی ابتدائی جہاد کے وقت) میدان جنگ کو خالی نہ چھوڑیں_إذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلا تولّوهم الأدبار

یہ مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "زحفا" فاعل "لقیتم" کیلئے حال ہو_

۳_ اہل ایمان ہمیشہ ایمان و عقیدے کی بنیاد پر جہاد اور جنگ کرتے ہیں_ی أیھا الذین ء امنوا اذا لقیتم الذین کفروا مثلاً "عدوکم"کی جگہ "الذین کفروا" کی قید سے یہ نکتہ سامنے آتا ہے کہ اہل ایمان، کشور کشائی و غیرہ کی خاطر جنگ نہیں کرتے بلکہ ان کے عقائد ان کے جہاد کا باعث بنتے ہیں یا دشمنوں کا حملہ آور ہونا، انھیں جنگ پر ابھارتا ہے_

۴_ دشمن کو پیٹھ دکھانے اور میدان جنگ سے فرار کرنے کی حرمت_فلا تولّوھم الأدبار

۵_عن أبی الحسن الرضا عليه‌السلام : ...و حرّم الله تعالی الفرار من الزحف لما فیه من الوھن فی الدین و الا ستخفاف بالرسل و الائمة العادلة و ترک نصرتھم علی الأعداء ...(۱)

امام رضا عليه‌السلام سے منقول ہے کہ: خداوند نے جنگ سے فرار کو حرام قرار دیا ہے کیونکہ یہ بات، دین کو سبک و ہلکا سمجھنے اور انبیاء اور عادل ائمہ کو کمزور کرنے اور دشمنوں کے خلاف ان کی نصرت و مدد کو ترک کرنے کا باعث بنتی ہے_

ایمان:ایمان کے آثار ۳

جہاد:ابتدائی جہاد ۲; احکام جہاد، ۱، ۲، ۴;اقسام جہاد ۱ ، ۲; ترک جہاد ۲; دفاعی جہاد، ۱ ;جہاد سے فرار کی حرمت ۴; جہاد میں استقامت ۱

دشمن:دشمنوں کا حملہ آور ہونا ۱

مجاہدین:مجاہدین کی ذمہ داری ۲

محرمات: ۴

مؤمنین:مؤمنین کا جہاد ۳; مؤمنین کی ذمہ داری ۱

---

۱) عیون اخبار الرضاج/۲ص ۹۲ ح/۱_ ب ۳۳، نورالثقلین ج/۲ص ۱۳۸ ح/۳۶_

آیت ١٦

﴿ وَمَن يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلاَّ مُتَحَرِّفاً لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزاً إِلَى فِئَةٍ فَقَدْ بَاء بِغَضَبٍ مِّنَ اللهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴾.

اور جو آج کے دن پیٹھ دکھائے گا وہ غضب الیہ کا حق دار ہوگا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا جو بدترین انجام ہے علاوہ ان لوگوں کے جو جنگی حکمت عملی کی بنا پر پیچھے ہٹ جائیں یا کسی دوسرے گروہ کی پاہ لینے کے لئے اپنی جگہ چھوڑ دیں (١٦)

١_ دشمن کے خلاف جدید تدبیر اختیار کرنے یا اپنے ہم رزم ساتھیوں کے ساتھ ملنے کی خاطر محاذ جنگ سے پیٹھ پھیرنے کا جوازو من یولهم یومئذ دبره إلا متحرفا لقتال أو متحیزا إلی فئة

"تحرف" کسی جگہ سے اسکے اطراف کی طرف منہ موڑنے کو کہتے ہیں، بنابراین "تحرف للقتال" یعنی جنگ کیلئے دوسرا محاذ منتخب کرنے کیلئے دشمن سے منہ موڑلینا، اور "تحیز" کا معنی جگہ گھیرنا ہے چونکہ "الي" کے ذریعے متعدی ہوا ہے لہذا اس میں "جاملنے" کا معنی بھی پایا جاتاہے، یہ بھی قابل توجہ ہے کہ "فئۃ" سے مراد وہ گروہ ہے کہ جو میدان جنگ میں مصروف جہاد ہے_

٢_ تدبیر جنگ کے علاوہ محاذ سے منہ موڑنا، غضب الہی اور استحقاق جہنم کا باعث بنتا ہے_

و من یولهم ...فقد باء بغضب من الله و ماوه جهنم و بئس المصیر

اگر کلمہ "بوئ" حرف "باء" کے ساتھ متعدی ہو تو "متحمل ہونے" کا معنی دے سکتاہے بنابراین "باء بغضب من الله" یعنی اس نے غصب خدا کو اپنی طرف دعوت دي_

٣_ جہنم، ایک برُا ٹھکانا اور دردناک انجام ہے_و بئس المصیر

یہاں مذمت، کلمہ جہنم سے مختص ہے کہ جو گذشتہ جملے کے قرینے کی وجہ سے حذف ہوگیا ہے، یعنی "بئس المصیر جهنم"

۴_ جہنم، محاذ جنگ سے بھاگنے والوں کا ٹھکانا ہے_و من یولهم ...مأوه جهنم

۵_ جہنم، بارگاہ الہی کے مغضوبین کا ٹھکانا ہے_فقد باء بغضب من اله و مأو ه جهنم

انجام: برا انجام ٣

جنگ: جنگی تدابیر، ١، ٢

جہاد:احکام جہاد ، ۱; جہاد ترک کرنے کی جائز صورت ۱ ; جہاد سے فرار کی سزا، ۲، ۴;دشمنوں سے جہاد ، ۱

جہنم: جہنم کا برا ہونا ۳; موجبات جہنم ۲، ۴، ۵

جہنمی لوگ: ۴، ۵

خدا کے مغضوب افراد:۲ خدا کے مغضوب افراد کی سزا ۵

عذاب: اہل عذاب ۲

آیت ۱۷

﴿ فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَـكِنَّ اللّهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَـكِنَّ اللّهَ رَمَى وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلاء حَسَناً إِنَّ اللّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴾.

پس تم لوگوں نے ان کفار کو قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے قتل کیا ہے اور پیغمبر آپ نے سنگریزے نہیں پھینکے ہیں بلکہ خدا نے پھینکے ہیں تا کہ صاحبان ایمان پر خوب اچھی طرح احسان کردے کہ وہ سب کی سننے والا اور سب کا حال جاننے والا ہے (۱۷)

۱_ جنگ بدر میں اہل ایمان کی فتح و کامیابی اور کفار کے ہلاک ہونے کی اصلی و بنیادی وجہ، الہی امداد اور نصرت تھي_

فلم تقتلوهم و لكن الله قتلهم

جملہ "فلم تقتلوهم ..." ان آیات پر متفرع ہے کہ جن میں جنگ بدر میں الہی امداد و نصرت کا ذکر ہوا ہے، یعنی جنگ بدر کے حوادث اور امداد الہی کی جانب (معمولی سي) توجہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ در حقیقت یہ خداوند ہے کہ جس نے مشرکین کو ہلاک کیا ہے اور انھیں شکست دی ہے_

۲_ جنگ بدر میں پیغمبر اکرم صلى الله عليه وآله وسلم کی فاتحانہ حرکت اور طرز عمل در حقیقت، فعل الہی تھا_

فلم تقتلوهم و لكن الله قتلهم و ما رميت

"رمي" کا معنی پھینکنا ہے اور ہوسکتاہےیہاں ان تمام جنگی سرگرمیوں کے بارے میں کنایہ ہو کہ جو پیغمبر اکرم صلى الله عليه وآله وسلم انجام دے رہے تھے_

۳_ جنگ بدر کی فتح میں خداوند اپنا اصلی عمل دخل بیان کرتے ہوئے، اس جنگ کے مجاہدین کو اس فتح کی کامیابی پر غرور و تکبر سے بچنے کا راستہ دکھارہا ہے_فلم تقتلوهم ...و ما رميت إذ رميت

مذکورہ آیت کہ جس میں مؤمنین کی فتح کو ارادہ خداوند کا نتیجہ کہا گیا ہے، کا مقصد یہ ہے کہ جنگ بدر کے مجاہدین بدر کی فتح کو خداوند کی جانب سے ایک نعمت سمجھیں اور اسے اپنی طاقت کا نتیجہ نہ سمجھیں تاکہ غرور و تکبر میں بتلا نہ ہوں_

۴_ انسان اپنے افعال میں نہ تو ارادہ الہی سے مستقل اور آزاد ہے اور نہ ہی اپنے افعال انجام دینے پر اس کی جانب سے مجبور ہے_و ما رميت إذ رميت و لكن الله رمى

چونکہ ایک طرف سے فعل پیغمبر ﷺ کو خود آپ ﷺ کی طرف نسبت دی گئي ہے اور دوسری جانب وہی فعل خداوند سے منسوب کیا گیا ہے، اس سے پتہ چلتاہے کہ انسان اپنے افعال میں نہ تو کامل استقلال رکھتاہے اور نہ ہی اپنے افعال انجام دینے پر مجبور ہے_

۵_ انسان کے افعال، خود اس کی جانب منسوب ہونے کے ساتھ ساتھ خداوند کی جانب بھی منسوب ہیں_
و ما رميت إذ رميت و لكن الله رمى

۶_ اچھے و شاءستہ اعمال بجا لانے کیلئے انسانی توفیق میں خداوند کے بنیادی عمل دخل کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت_
فلم تقتلوهم و لكن الله قتلهم و ما رميت إذ رميت و لكن الله رمى

۷_ جنگ بدر میں مجاہدین کی فتح ،بلند مرتبہ مقاصد کی حامل تھی من جملہ خداوند کی طرف سے اہل ایمان کی آزماءش بھی مطلوب تھي_و ليبلى المؤمنين منه بلاًء حسناً

"ليبلي"، "ليمحق الكفرين"کی مانند ایک محذوف علت پر عطف ہے اور یہ دونوں "رمى ليمحق الكفرين و ليبلى المؤمنين" یہ بھی قابل ذکر ہے کہ مندرجہ بالا مفہوم میں "ابلاء" کے معنی میں لیا گیا ہے_

۸_ جنگ بدر میں مجاہدین کی فتح، اہل ایمان کیلئے خداوند کی جانب سے ایک خاص اور (اچھي) نعمت تھي_
ليبلى المؤمنين منه بلاء حسناً

مندرجہ بالا مفہوم میں "ابلاء" نعمت عطا ہونے کے معنی میں لیا گیا ہے_

۹_ خداوند، اہل ایمان کو نعمت اور خوشحال کنندہ امور عطا کرکے ان کی آزماءش کرتا ہے_

و ليبلى المؤمنين منه بلاء حسناً

۱۰_ خداوند متعال، انسانوں کے اعمال و کردار کی کیفیت و حقیقت معلوم کرنے کیلئے، ان کی آزماءش نہیں کرتا_

ليبلى المؤمنين ...إن الله سميع عليم

انسانوں کی آزماءش کا تذکرہ کرنے کے بعد، خداوند کی علی الاطلاق دانائی (علیم) و شنوائی (سمیع) کا بیان ہوسکتا ہے اس وجہ سے ہو کہ انسانوں کی آزماءش کا مقصد ان کی حالت و کیفیت معلوم کرنا نہیں_

۱۱_ خداوند کا سمیع اور علیم ہونا ہی، مؤمنین کی امداد اور انکی دعا قبول ہونے کا بنیادی سبب ہے_

إذ تستغيثون ...إن الله سميع عليم

مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب جملہ "إن الله ..." آیہ نہم کی جانب ناظر ہو_

استغاثہ:استغاثہ کا قبول ہونا ۱۱

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا ارادہ۴; اللہ تعالی کا امتحان ۹،۷;اللہ تعالی کا سمیع ہونا ۱۱; اللہ تعالی کا علم ۱۱; اللہ تعالی کی امداد۱; اللہ تعالی کی نعمات ۸; اللہ تعالی کے افعال ۵،۳،۲

امتحان:امتحان کے وسائل ۹; نعمت کے ذریعے امتحان ۹

انسان:انسان کا اختیار ۴; انسان کا عمل ۴، ۵، ٦; انسانوں کا اختیار ۱۰

اہداف:مقدس اہداف ۷

جبر و اختیار: ۴خودپسندي:خود پسندی سے اجتناب ۳

عمل: عمل کا منشاء ۲، ۴، ۵

غزوہ بدر:غزوہ بدر کا قصہ ۱; غزوہ بدر کی فتح ۳; غزوہ بدر کی فتح کے اسباب ۲; غزوہ بدر کے مجاہدین ۳; مجاہدین بدر کی فتح ۱، ۸;مجاہدین غزوہ بدر کی فتح ۷

قریش:مشرکین قریش کا قتل ۱;مشرکین قریش کی شکست کے اسباب ۱

کاميابي: کامیابی کا منشاء ٦

محمد ﷺ : محمد ﷺ کی فتح ۲

مؤمنین: مؤمنین کا استغاثہ ۱۱; مؤمنین کا امتحان ۷، ۸; مؤمنین کی امداد ۱۱; مؤمنین کی فتح کے اسباب ۱; نعمات مؤمنین ۸

آیت ۱۸

﴿ ذَلِكُمْ وَأَنَّ اللهَ مُوهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِينَ ﴾.

یہ تو یہ احسان ہے اور خدا کفار کے مکر کو کمزور بنانے والا ہے(۱۸)

۱_ خدا اور اسکے رسول ﷺ سے مقابلہ اور جنگ کرنے والے کفار کا انجام ،رسوائی اور شکست ہے_ذلکم

"ذلکم" ایک محذوف بتدا کی خبر ہے اور جنگ بدر میں مشرکین کی ذلت آمیز شکست کی طرف اشارہ ہے_یعنی "الأمر ذلکم" مطلب یہی ہے کہ جو بیان کیا گیا ہے_

۲_ مؤمنین کی فتح و کامرانی میں خداوند کے بنیادی کردار اور مقابلے میں آنے والے کفار کے بُرے انجام کی طرف اہل ایمان کو توجہ کرنے کی ضرورت_ذلکم

"ذلکم" میں حرف "کم" اہل ایمان کی طرف خطاب ہے، یعنی اے اہل ایمان ، جنگ کرنے والے مشرکین کی سرنوشت اور انجام وہی ہے کہ جو بیان کیا گیا ہے_

۳_ خداوند ہمیشہ محارب مشرکین کے مقابلے میں اہل ایمان کا پشت پناہ اور مددگار ہے_

یہ اس احتمال کی بناء پر کہ "ذلکم" خداوند کی طرف سے جنگ بدر جیسے مواقع کی مانند اہل ایمان کی مدد کی طرف اشارہ ہو_

۴_ کفار کے حیلوں کو کمزور کرنا ہي، سنت الہی ہے_ذلکم و إن الله موهن كيد الكفرين

"إن الله ..." ایک محذوف بتدا کی خبر ہے یعنی "و الأمر إن الله ..."

اجتماعی نظم و ضبط: اجتماعی نظم و ضبط کے اسباب ۲

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کے افعال ۲; اللہ تعالی کے سنن ،۳، ۴

ایمان: ایمان کے آثار ۳

تاریخ: تاریخ سے عبرت ۲

جہاد: مشرکین سے جہاد ۳

فتح: فتح کا سبب ۲

کفار: کفار کا انجام ۱، ۲; کفار کی رسوائی ۱; کفار کی شکست ۱; کفار کے مکر و فریب کا کمزور ہونا ۴

محاربین: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محاربہ کرنے والے ۱; خداوند کے ساتھ محاربہ کرنے والے ۱

مؤمنین: مؤمنین کا سہارا ، ۳; مؤمنین کی امداد ۳; مؤمنین کی فتح ۲; مؤمنین کی ذمہ داری ۲

آیت ۱۹

﴿ إِن تَسْتَفْتِحُواْ فَقَدْ جَاءكُمُ الْفَتْحُ وَإِن تَنتَهُواْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَإِن تَعُودُواْ نَعُدْ وَلَن تُغْنِيَ عَنكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئاً وَلَوْ كَثُرَتْ وَأَنَّ اللّهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ﴾.

اگر تم لوگ فتح چاہتے ہو تو یہ فتح آگئی اور اگر تم جنگ سے باز آجاؤ تو اس میں تمھارے لئے بھلائی ہے اور اگر دوبارہ ایسا کردگے تو ہم بھی پلٹ کر آرہے ہیں اور تمھارا گروہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو کام آنے والا نہیں ہے اور اللہ ہمیشہ صاحبان ایمان کے ساتھ ہے(۱۹)

۱_ خداوند کی جانب سے جنگ بدر میں موجود کفار کا استہزاء_إن تستفتحوا فقد جائكم الفتح و إن تنتهوا فهو خير لكم

جملہ "إن تستفتحوا فقد جاء کم الفتح" جنگ بدر میں مشرکین کی ذلت آمیز شکست کے بعد مشرکین سے ایک قسم کے استہزاء کو بیان کررہاہے_

۲_ مشرکین قریش جنگ بدر سے پہلے بارگاہ خداوند میں دین حق کے حامیوں کی فتح کیلئے دعا کرنے لگے_

إن تستفتحوا فقد جاء كم الفتح

جملہ "ان تستفتحوا فقد" جنگ بدر سے پہلے مشرکین کی دعا کی طرف اشارہ ہے چونکہ وہ اپنی حقانیت کے زعم میں خداوند سے دعا مانگتے تھے کہ "دین حق" کے حامیوں کو اس جنگ میں فتح حاصل ہو_

۳_ جنگ بدر میں مؤمنین کی فتح، اہل ایمان کی حقانیت پر ایک حجت اور کفار کیلئے ایک عبرت و تنبیہ تھي_

إن تستفتحوا فقد جاء كم الفتح

"الفتح" سے مراد جنگ بدر میں اہل ایمان کی فتح ہے، اورجملہ "فقد جاء کم الفتح" مشرکین کی اسی تمنا کا جواب ہے کہ جس میں وہ دین حق کے حامیوں کی فتح و کامیابی کے خواہاں تھے_

۴_ انسانوں کی بھلائی اور صلاح، خدا اور اسکے رسول ﷺ کے ساتھ مخالفت سے پرہیز کرنے میں ہے_

و إن تنتهوا فهو خير لكم

۵_ اسلامی جنگیں کفار کا شر اور فتنہ دور کرنے کیلئے ہیں نہ کہ ان پر (اسلامي) عقیدہ مسلط کرنے کیلئے_ *

إن تنتهوا فهو خير لكم

۶_ جنگ بدر کے شکست خوردہ کفار کو دوبارہ جنگ کی طرف پلٹنے کی صورت میں خداوند کی جانب سے ایک دفعہ پھر شکست کا ذائقہ چکھانے کی دھمکي_و إن تعودوا نعد

۷_ مسلمانوں کو جنگ کا آغاز نہیں کرنا چاہیئے_و إن تعودوا نعد

۸_ کفر و شرک کی قوتیں جتنی بھی زیادہ ہوں، اہل ایمان کو شکست دینے کی طاقت نہیں رکھتیں_

و لن تغنى عنكم فئتكم شيئاً و لو كثرت

۹_ کفر و شرک کی قوتوں کی طاقت جتنی بھی زیادہ ہو خداوند کے مقابلے میں ہیچ اور بے اثر ہے_

و لن تغنى عنكم فئتكم شيئاً و لو كثرت و إن الله مع المؤمنين

۱۰_ افواج اور لشکر کی کثرت، فتح و کامرانی کا باعث نہیں بنتي_و لن تغنى عنكم فئتكم شيئاً و لو كثرت و ان الله مع المؤمنين

۱۱_ کفار کے مقابلے میں خداوند مؤمنین کا مددگار اور حامی ہے_و لن تغنى عنكم ...و إن الله مع المؤمنين

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی امداد ۱۱; اللہ تعالی کی دھمکی ۶; اللہ تعالی کی طرف سے استہزاء ۱; اللہ تعالی کی قدرت ۹; اللہ تعالی کے ساتھ مبارزہ ترک کرنا ۴; اللہ تعالی کے نواہی ۷

انسان: انسانی مصالح ۴ ایمان: ایمان کے آثار ۸

جنگ: جنگ کا آغاز کرنے سے اجتناب ۷; جنگ میں طاقت کی کثرت ۱۰

جہاد: احکام جہاد ۷، ۸; فلسفہ جہاد ۵; کفار سے جہاد ۱، ۱

خیر (بھلائی): بھلائی کرنے کے مواقع ۴

دین: حامیان دین کی فتح ۲ / عبرت: عبرت کے عوامل ۳

عقیدہ: عقیدہ مسلط کرنا ۵

غزوہ بدر: غزوہ بدر کا قصہ ۲، ۶; غزوہ بدر کے مجاہدین کی فتح ۳; غزوہ بدر میں کفار ۱، ۶

فتح: فتح کی دعا ۲; فتح کے علل و اسباب ۱۰

قریش: مشرکین قریش کی دعا ۲; مشرکین قریش کی شکست ۶

کفار: کفار کا استہزا، ۱; کفار کا عجز ۸، ۹; کفار کو تنبیہ ۳; کفار کو دھمکی ۶; کفار کی سازش کا توڑ ۵; کفار کی قدرت ۹; کفار کی کثرت ۸

مجاہدین: مجاہدین کی امداد، ۱۱

محمد ﷺ: محمد ﷺ کے خلاف مبارزہ ترک کرنا ۴

مسلمان: مسلمانوں کی ذمہ داري ۷

مشرکین: مشرکین اور حق ۲; مشرکین کا عجز ۸، ۹; مشرکین کی قدرت ۹

مؤمنین: حقانیت مؤمنین ۳; مؤمنین کی امداد، ۱۱; مؤمنین کی شکست ناپذیری ۸

آیت ۲۰

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَطِيعُواْ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَلاَ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنتُمْ تَسْمَعُونَ ﴾.

ایمان والو اللہ و رسول کی اطاعت کرو اور اس سے روگردانی نہ کرو جب کہ تم سن بھی رہے ہو (۲۰)

۱_ اہل ایمان کا فریضہ ہے کہ وہ خدا اور رسول ﷺ کی اطاعت کریں اور آنحضرت ﷺ کی نافرمانی سے پرہیز کریں_

ی أیھا الذین ء امنوا أطیعو اللہ و رسولہ و لا تولوا عنہ

۲_ خدا اور اسکے رسول ﷺ کے فرامین کی حقیقت ایک ہی ہے، اور خداوند کی پیروي، رسول ﷺ کی پیروی اور اطاعت سے مربوط ہے_اطیعوا اللہ و رسولہ و لا تولوا عنہ

چونکہ جملہ "و لا تولوا عنہ" (رسول خدا ﷺ اور ان کے فرامین سے اعراض نہ کرو) پہلے جملے "أطیعوا اللہ و رسولہ" کیلئے تاکید

اور توضیح ہے اور اس جملہ میں فقط پیغمبر اکرم صلى الله عليه وآله وسلم سے اعراض کا تذکرہ ہے اس سے دو نکتے حاصل ہوتے ہیں : ایک یہ کہ خدا اور رسول صلى الله عليه وآله وسلم کے فرامین کی حقیقت ایک ہی ہے ،دوسرا یہ کہ رسول صلى الله عليه وآله وسلم کی اطاعت در حقیقت خداوند ہی کی اطاعت ہے_

۳_ مؤمنین کو (ہر وقت) خداوند اور اسکے رسول صلى الله عليه وآله وسلم کے دستورات سے تخلف کرنے کا خطرہ لاحق ہوتا ہے (لہذا وہ) تنبیہ اور یاددہانی کے محتاج ہیں_ ی أیها الذین ء امنوا ...و لا تولوا عنه

۴_ خداوند کی حمایت اور نصرت ہمیشہ ان مؤمنین کو حاصل ہوتی ہے کہ جو خدا اور اس کے رسول صلى الله عليه وآله وسلم کے مطیع ہوں اور اس کے احکام و دستورات سے تخلف نہ کریں *و إن الله مع المؤمنین ...أطیعو الله و رسوله و لا تولوا عنه

مذکورہ آیت ہوسکتاہے، گذشتہ آیت میں موجود کلمہ "المؤمنین" کا بیان ہو_

یعنی حمایت کا وعدہ (إن الله مع المؤمنین) ان مؤمنین سے مخصوص ہے کہ جو خدا اوراس کے رسول صلى الله عليه وآله وسلم کے دستورات کی نافرمانی نہیں کرتے_

۵_ دشمنان دین سے جنگ کے وقت رسول خدا صلى الله عليه وآله وسلم کے حکم سے منہ موڑنے کی حرمت_

أطیعو الله و رسوله و لاتولوا عنه و ا نتم تسمعون

اس لحاظ سے کہ اس سورہ کے اس حصہ کی آیات جنگ اور دشمنان دین کے ساتھ مبارزے سے وابستہ ہیں لہذا جملہ "أطیعوا" اور "و لاتولوا عنہ" کا مطلوبہ مصداق، دشمنان دین کے ساتھ مبارزے و جنگ کے بارے میں آنحضرت صلى الله عليه وآله وسلم کے دستورات اور فرامین سے منہ موڑنا ہے_

٦_ خدا اور رسول صلى الله عليه وآله وسلم کے فرامین و احکام کو سننے کے بعد، انھیں نظر انداز کرنا ایک ناپسندیدہ اور عقل و خرد سے بعید فعل ہے_لا تولوا عنه و ا نتم تسمعون

بعد والی آیت کے قرینے سے ،سننے سے مراد سمجھنا اور اذعان (یقین) کرنا ہے_اور جملہ حالیہ "و انتم تسمعون" روگردانی سے پرہیز اور اطاعت کے لزوم پر ایک دلیل کے بیان کی حیثیت رکھتاہے، یعنی تم لوگ خود خدا اور پیغمبر اکرم کے فرامین کو سنتے ہو اور ان پریقین رکھتے ہوپھر کس طرح ان سے منہ موڑ سکتے ہو_

۷_ الہی فرائض سے آگاہي، ان کے مقابلے میں

انسان کی مسؤلیت کی شرائط میں سے ہے_و لا تولوا عنه و ا نتم تسمعون

مندرجہ بالا مفہوم میں جملہ حالیہ "و ا نتم تسمعون" کو "أطیعوا" اور "لا تولوا" کیلئے قید کے طور پر لایا گیا ہے_

اجتماعی نظم و ضبط: اجتماعی نظم و ضبط کا طریقہ ۳

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی اطاعت ۱، ۲، ۴; اللہ تعالی کی نافرمانی ۵، ٦; اللہ تعالی کی نصرت ۴; اللہ تعالی کے اوامر ۲، ٦، ۳

انسان: انسان کی ذمہ داری ۷

تکلیف (فریضہ): تعلق تکلیف کی کیفیت ۷; تکلیف کا علم ۷

جہاد: احکام جہاد ۵; جہاد ترک کرنے کی حرمت ۵; دشمنوں کے ساتھ جہاد ۵

عصیان (نافرمانی): عصیان سے اجتناب ۱، ۴; حرام عصیان ۵

علم: علم کے آثار ۷

عمل: جاہلانہ عمل ٦

مؤمنین: مؤمنین کو تنبیہ ۳; مؤمنین کی امداد ۴; مؤمنین کی مسؤلیت ۱; مؤمنین میں لغزش ۳

محرمات: ۵

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عصیان ۵، ٦; محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ۱، ۲، ۴; محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوامر ۲، ۳، ٦

آیت ۲۱

﴿ وَلاَ تَكُونُواْ كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لاَ يَسْمَعُونَ ﴾.

اور ان لوگوں جیسے نہ ہوجاؤ جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا حالانکہ وہ کچھ نہیں سن رہے ہیں (۲۱)

۱_ ایمان پر عمل کے بغیر، اس کا اظہار کرنے سے خداوند کا نہی کرنا_و لا تکونوا کالذین قالوا سمعنا و هم لا یسمعون

۲_ اپنے اقرار اور تعہدات کی پابندی انسان کیلئے ضروری ہے_و لا تکونوا کالذین قالوا سمعنا و هم لا یسمعون

اقرار:اقرار پر عمل، ۲

اللہ تعالی :اللہ تعالی کے نواہي ۱۰

ایمان:ایما ن اور عمل ۱; ایمان کا اظہار، ۱

عہد:عہد وفا کرنا ۲

آیت ۲۲

﴿ إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لاَ يَعْقِلُونَ ﴾.

اللہ کے نزدیک بدترین زمین پر چلنے والے وہ بہرے اور گونگے ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے ہیں (۲۲)

۱_ خداوند کے نزدیک بدترین چلنے والے وہ (انسان) ہیں کہ جو حق بات نہیں سنتے، حق پر مبنی معارف بیان نہیں کرتے اور دینی حقائق کو سمجھنے سے عاجز ہیں_إن شرالدواب عند الله الصم البکم الذین لا یعقلون

"الصم" اور "البکم" جیسے کلمات، بالترتیب "الأصم" (بہرے) اور "الأبکم" (گونگے) کی جمع ہے "الذین لا یعقلون"، "إن" کی تیسری "خبر" ہے_ یہ بھی قابل ذکر ہے کہ اس کا "الصم" اور "البکم" کیلئے صفت ہونا بھی محتمل ہے_

۲_ جو لوگ دینی حقائق نہیں سنتے وہی بہرے ہیں ، جو

لوگ دینی حقائق کو بیان نہیں کرتے وہی گونگے ہیں اور معارف الہی کو درک نہیں کرتے وہی عقل و خرد سے عاری ہیں_ إن شر الدواب عند الله الصم و البکم الذین لا یعقلون

۳_ حق کو سننا، اسے بیان کرنا اور معارف دین کو درک کرنا ہی بارگاہ الہی میں انسانی قدر و منزلت کا معیار سمجھے جاتے ہیں_إن شر الدواب عند الله الصم البکم الذین لا یعقلون

کلمہ "دواب" کا معنی چلنے والے جانور ہے اور

اس کا اشارہ ان افراد کی طرف ہے کہ جو حیوانات کی مانند ہیں اور وہ اس قابل بھی نہیں کہ ان کو انسان کہا جائیے_

۴_ جو لوگ خدا اور رسول صلى الله عليه وآله وسلم کی اطاعت نہیں کرتے اور آنحضرت صلى الله عليه وآله وسلم کے فرامین سے گریز و اعراض کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ایمان کا دعوی بھی کرتے ہیں تو وہی لوگ بدترین حیوان ہیں_

يأيها الذين ء امنوا أطيعوا الله ...إن شر الدواب عند الله الصم البكم

۵_ جو انسان دینی حقائق کو قبول نہیں کرتے وہ انسانی قدر و منزلت بھی نہیں رکھتے_

إن شر الدواب عند الله الصم البكم الذين لا يعقلون

٦_عن علي عليه السلام فى قوله: "إن شر الدواب عند الله " قال هم الكفار (۱)

امام علي عليه السلام سے منقول ہے کہ آیہ مجیدہ "شر الدواب عند ..." میں "شر الدواب" (بدترین چلنے والے) سے مراد کفار ہیں _

ارزش: ارزش کا معیار ۳

الله تعالی : الله تعالی کی نافرماني ۴

انسان: بدترین انسان ; کرامت انسان ۳

انسانیت: ارزش انسانیت سے عاری لوگ ۵

ایمان: مدعیان ایمان ۴

تبلیغ: تبلیغ (دین) سے اعراض کرنے والوں کا گونگاپن ۲

حق: ادراک حق سے عاری لوگ ۱; کتمان حق ۱

حق کو رد کرنے والے: حق کو رد کرنے والوں کا بہراپن ۲; حق کو رد کرنے والوں کی قدر و منزلت نہ ہونا ۵

حق کو قبول کرنا: حق قبول کرنے کی قدر و منزلت ۳

حق کو قبول نہ کرنا: حق کو قبول نہ کرنے کے آثار ۱

دین: تبلیغ دین ۳; تبلیغ دین سے اعراض ۲; تعلیمات دین کا ادراک ۲، ۳

---

۱) الدرالمنثور ج/ ۴ ص ۴۳_

زمین پر چلنے والے حیوان: زمین پر چلنے والے بدترین حیوانات ۱، ۴

عقل: عقل سے خالی افراد ۲

محمد صلى الله عليه وآله وسلم: محمد صلى الله عليه وآله وسلم کی نافرمانی ۴

آیت ۲۳

﴿ وَلَوْ عَلِمَ اللّهُ فِيهِمْ خَيْراً لَّأسْمَعَهُمْ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّواْ وَّهُم مُّعْرِضُونَ ﴾.

اور اگر خدا ان میں کسی خیر کو دیکھتا تو انھیں ضرور سناتا اور اگر سنا بھی دیتا تو یہ منھ پھر لیتے اور اعراض سے کام لیتے (۲۳)

۱_ استعداد اور لیاقت رکھنے والے انسانوں کو دینی معارف سمجھانا، سنت خدا ہے_و لو علم الله فيهم خيراً لأسمعهم

۲_ کفار اور منافقین کا حق (بات) نہ سننا، ان میں معارف الہی کو قبول کرنے کی استعداد نہ ہونے کی علامت ہے_

و لو علم الله فيهم خيراً لأسمعهم

گذشتہ آیت کے قرینے سے "خیر" سے مراد معارف الہی کو قبول کرنے کی استعداد ہے_

۳_ ہر با استعداد موجود سے فیض الہی کا دریغ نہ کیا جانا، سنت الہی ہے_و لو علم الله فيهم خيراً لاسمعهم

۴_ کمال اور خیر کی استعداد رکھنے والے لوگ، خداوند کی خاص ہدایت اور معارف دین کو قبول کرنے کی توفیق کے حامل ہوتے ہیں_و لو علم الله فيهم خيراً لاسمعهم

چونکہ خداوند نے دینی معارف تمام انسانوں کیلئے بیان کیئے ہیں اور سب کے کانوں تک یہ پیغام پہنچایا ہے اس سے معلوم ہوتاہے کہ اس آیت میں "اسماع" سے مراد خداوند کی خاص ہدایت و توفیق ہے کہ جو فقط خاص استعداد اور لیاقت رکھنے کو شامل ہے_

۵_ کمال اور بھلائی کی لیاقت و استعداد سے محروم لوگ، اس قابل نہیں کہ خداوند کی خصوصی ہدایت اور معارف دین کو قبول کرنے کی توفیق کے حامل بن سکیں_و لو علم الله فيهم خيراً الأسمعهم

۶_ کمال اور بھلائی کی استعداد سے محروم لوگ اگرچہ خداوند کی خصوصی ہدایت کے مشمول ہوتے ہیں (لیکن وہ خود) اس سے روگردانی اور دوری اختیار کرتے ہیں_ و لو أسمعهم لتولوا و هم معرضون

"أسمعهم" کی مفعولی ضمیر سے مراد وہی لوگ ہیں کہ جن کی توصیف جملہ "و لو علم ..." سے کی گئي ہے_ بنابراین جملہ "و لو اسمعهم ..." کا معنی یوں ہوتا ہے "و لو أسمع الذین لیس فیہ خیراً" یعنی اگر خداوند اپنی خاص ہدایت ان لوگوں کے شامل حال کرے کہ جن میں بھلائی و خیر نہیں"

۷_ خداوند کی طرف سے انسانوں کو ان کی استعداد اور لیاقت کے مطابق فیض پہنچایا جاتا ہے_

و لو علم الله فیهم خیراً لأسمعهم و لو أسمعهم لتولوا و هم معرضون

خداوند نے اس آیت میں اپنی ہدایت اور توفیق کو انسانوں کی لیاقت و استعداد پر مبتنی کیا ہے لہذا طبعی بات ہے کہ اس (ہدایت و توفیق) کی مقدار بھی لیاقت و استعداد سے وابستہ ہے_

۸_ استعداد اور تاثیر کا زمینہ ہموار نہ ہونے کی صورت میں ہدایت و ارشاد کا ضروری نہ ہونا_ و لو علم الله فیهم خیراً لاسمعهم جیسا کہ خداوند متعال، خیر و بھلائی سے محروم افراد کو اپنی خصوصی ہدایت سے نہیں نوازتا ہم اس سے یہ نتیجہ اخذ کرسکتے ہیں کہ مکلفین پر بھی تأثیر و استعداد کا زمینہ نہ ہونے کی صورت میں ارشاد و ہدایت کرنا ضروری نہیں_

استعداد: استعداد سے محروم افراد کا حق کو قبول نہ کرنا ۶; استعداد کے آثار ۷; استعداد کے حامل افراد ۴; استعداد کے مراتب ۷; کمال سے محروم افراد ۵

اللہ تعالی : اللہ تعالی کا فیض ۲; اللہ تعالی کی خاص ہدایت ۵،۴،۶; اللہ تعالی کی سنن ۳; اللہ تعالی کے فیض کا نظام ۷

انسان: مستعد انسان ۱

بے استعدادي: بے استعدادی کی نشانیاں ۲

توفیق: توفیق سے بہرہ مند ہونا ۴; توفیق سے محرومیت ۵

حق کو قبول نہ کرنے والے لوگ: ۶

خیر (بھلائی): خیر و بھلائی سے محروم لوگ ۵_۶

دین: دین کا قبول کرنا ۱، ۲، ۴، ۵; دینی تعلیم ۱

کفار: کفار کا حق (بات) نہ سننا ۲ / منافقین: منافقین کا حق پر کان نہ دھرنا ۲

ہدایت: زمینہ ہدایت ۸; شرائط ہدایت ۸; ہدایت سے محرومیت ۵

آیت ۲۴

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اسْتَجِيبُواْ لِلّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُم لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴾.

اے ایمان والو اللہ و رسول کی آواز پر لبیک کہو جب وہ تمھیں اس امر کی طرف دعوت دیں جس میں تمھاری زندگی ہے اور یاد رکھو کہ خدا انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوجاتا ہے اور تم سب اسی کی طرف حاضر کئے جاؤ گے(۲۴)

۱_ اہل ایمان کا فریضہ ہے کہ وہ خدا اور اس کے رسول ﷺ کی دعوت کو قبول کریں_

يا أيَّها الذين ء امنوا استجيبوا لله و للرسول إذا دعاكم

۲_ خدا اور پيغمبر ﷺ کی تعلیمات و فرامین اوردین خدا انسان کی حقیقی حیات کا باعث ہیں_

يأيها الذين ء امنوا استجيبوا لله و للرسول إذا دعاكم لما يحييكم

"لما يحييكم" میں "ما" سے خداوند اور اسکے رسول ﷺ کی تمام تعلیمات و فرامین اور دینی معارف مراد ہیں_

۳_ خدا اور رسول ﷺ کی تعلیمات سے روگردان انسان، حقیقی انسانی حیات سے محروم ہوتے ہیں_

يأيها الذين ء امنوا استجيبوا لله و للرسول إذا دعاكم لمايحييكم

۴_ حقیقی ایمان کا لازمہ ہے کہ خدا اور رسول ﷺ کی دعوت کو قبول کیا جائے_يأيها الذين ء امنوا استجيبوا لله و للرسول

مسلمانوں کو صفت ایمان کے ساتھ مخاطب کرنا اور پھر خدا اور رسول ﷺ کے فرامین پر لبیک کہنے کے حکم سے مندرجہ بالا مفہوم اخذ ہوتا ہے_

۵_ خدا اور رسول ﷺ کے بعض دستورات اور فرامین، ایمانی معاشرے کیلئے زندگی بخش اور بنیادی حیثیت کے دستورات ہیں_*إذا دعاكم لما يحييكم

اگر جملہ شرطیہ "إذا دعاكم ..." مفہوم رکھتا ہو تو یہ جملہ اپنے منطوق اور مفہوم کے ہمراہ دو قسم کے دستور بیان کررہاہے، ایک پورے ایمانی معاشرے کیلئے بنیادي، اساسی اور حیات بخش دستورات مثلاً، حکومتی مسائل ولایت و غیرہ دوم وہ دستورات اور احکام کہ جو انفرادی حیثیت رکھتے ہیں اور معاشرے کی کلی حیثیت ان سے مربوط نہیں_

۶_ حقیقی زندگی کی طرف انسانوں کی ہدایت کرنے کیلئے خدا اور اسکے رسول ﷺ کی دعوت، ایک ہی حقیقت کی حامل

ہے_یا أیھا الذین ء امنوا استجیبوا لله و للرسول إذا دعاکم لما یحییکم

۷_ حق سے روگردان کفار کے خلاف مبارزہ اور جہاد، حقیقی ایمانی معاشرے کی حیات کا باعث ہے_

یأیھا الذین ء امنوا استجیبوا لله و للرسول

مذکورہ آیت کا جنگ اور مبارزے کے سیاق میں واقع ہونا ظاہر کرتا ہے کہ "ما یحییکم" کیلئے مطلوبہ مصادیق میں سے ایک اہل، ایمان کو دشمنان دین کے خلاف جنگ کی دعوت دینا ہے_

۸_ خداوند، انسان اور اسکے قلب کے درمیان حائل ہوجاتاہے_و اعلموا أن الله یحول بین المرء و قلبه

۹_ خداوند، انسان کے دل سے زیادہ اس کے قریب ہے_و اعلموا إن الله یحول بین المرء و قلبه

۱۰_ خداوند، خود انسان سے زیادہ، اسکے دل کے قریب ہے_و اعلموا أن الله یحول بین المرء و قلبه

انسان اور اس کے دل کے درمیان خداوند کے حائل ہونے کا ایک لازمہ وہی ہے کہ جو مندرجہ بالا مفہوم میں بیان ہوا ہے_

۱۱_ انسانی قلب (یعنی اسکے افکار) خداوند کے اختیار میں ہے_و اعلموا ان الله یحول بین المرء و قلبه

چونکہ خداوند انسان اورا سکے قلب کے درمیان حائل ہے، پس حقیقت یہ ہے کہ جو بھی فکر و اندیشہ انسانی قلب میں وارد ہوگا اسے خداوندہی کے ذریعے وارد ہونا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے افکار و خیالات خداوند کے اختیار میں ہیں_

۱۲_ خداوند، انسان کے تمام افکار اور خیالات سے آگاہ ہے_و اعلموا ان الله یحول بین المرء و قلبه

۱۳_ تمام افکار اور خیالات پر علم خداوند کے محیط ہونے کی طرف توجہ، خدا اور اسکے رسول ﷺ کی دعوت کو قبول کرنے اور نفاق سے بچنے کا راستہ ہموار کرتی ہے_لا تکونوا کالذین قالوا سمعنا و هم لا یسمعون ...و اعلموا ان الله یحول

۱۴_ تمام انسان، چاہیں یا نہ چاہیں وہ فقط خداوند کی طرف محشور ہونگے_و أنه إلیه تحشرون

"تحشرون" پر "إلیه" کا مقدم ہونا حصر پر دلالت کرتا ہے، اور فعل "تحشرون" کا مجھول آنا، اس بات کی حکایت کررہا ہے کہ خداوند کی طرف محشور ہونے میں انسان کا کوئي اختیار نہیں ہے (وہ چاہے یا نہ چاہے اسے خداوند ہی کی طرف جانا ہے)

۱۵_ بارگاہ الہی میں انسانوں کے زبردستي، حشر کی جانب ان کی توجہ سے، خدا اور رسول ﷺ کی دعوت قبول کرنے اور اس کی جانب انسانوں کے رجحان کا زمینہ ہموار ہوتاہے_يأيها الذين ء امنوا استجيبوا ...و أنه إليه تحشرون

"استجيبوا..." کے بعد خداوند کی جانب، انسانوں کے حشر کو بیان کرنے کا مقصد، خدا اور رسول ﷺ کی دعوت قبول کرنے کیلئے راستہ ہموار کرنا ہے_

۱۶_عن أبي عبدالله عليه‌السلام فى قول الله تبارك و تعالى : "و اعلموا ان الله يحول بين المرء و قلبه" فقال: يحول بينه و بين أن يعلم أن الباطل حق [1]

حضرت امام صادق عليه‌السلام سے آیہ مجیدہ "و اعلموا أن الله يحول بين المرء و قلبه" کے بارے میں منقول ہے کہ خداوند انسان اور اس کے قلب کے درمیان حائل ہوجاتاہے تا کہ وہ باطل کو حق نہ سمجھنے لگے_

۱۷_عن أبي عبدالله عليه‌السلام فى قوله: "يحول بين المرء و قلبه" قال: هو ان يشتهى الشيء بسمعه و بصره و لسانه و يده اما ان هو غشى شيئا مما يشتهى فإنه لا ياتيه إلا و قلبه منكر لا يقبل الذى ياتى يعرف أن الحق ليس فيه [2]

حضرت امام صادق عليه‌السلام سے اس قول خدا "يحول بين المرء و قلبه" کے بارے میں منقول ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے کان، آنکھ، زبان اور ہاتھ کے ذریعے (کسی ناروا عمل کو انجام دینے کي) خواہش کرتاہے، اگر وہ اس خواہش کے مطابق عمل انجام دے تو اس کا دل اس کے ہمراہ نہیں ہوتا اور اس عمل کو پسند نہیں کرتا اور جانتاہے کہ اس کام میں حق (بھلائی) نہیں_

احکام:اجتماعی احکام: ۵

اللہ تعالی :

---

۱) محاسن برقی ج/ ۱ ص ۲۳۷، ح/ ۲۰۵ ب ۲۳; بحار الانوار، ج ۵، ص ۲۰۵، ح ۴۱_

۲) تفسیر عیاشی ج/ ۲ ص ۵۲، نور الثقلین ج/ ۲ ص ۱۴۲ ح/ ۵۵_

اللہ تعالی کا علم ۱۲،۱۳; اللہ تعالی کا قرب ۸،۹،۱۰; اللہ تعالی کی دعوت ۵،۶; اللہ تعالی کی دعوت کو قبول کرنا ۱،۴،۱۳،۱۵;
اللہ تعالی کے اختیارات ۱۱; اللہ تعالی کے اوامر ۲; اللہ تعالی کے اوامر سے اعراض ۳

انبیاء:دعوت انبیاء ۶; دعوت انبیاء کو قبول کرنا ۴

انسان:انسان کا انجام ۱۴; انسان کا قہراً محشور ہونا ۱۴، ۱۵;

انسان کی حقیقی حیات ۲; انسان کے افکار ۱۱، ۱۲، ۱۳;قلب انسان ۸، ۹، ۱۰، ۱۱

ایمان:ایمان کے آثار ۴

تکلیف(فریضہ):تکلیف (فرائض) پر عمل کا زمینہ ۱۳

جہاد:جہاد کے آثار ۷; کفار سے جہاد ۷

حق:حق کی قبولیت کا زمینہ ۱۳، ۱۵

حیات: حقیقی حیات سے محرومیت ۳; حقیقی حیات کي
جانب ہدایت ۶; حقیقی حیات کے علل و اسباب ۵، ۷; مراتب حیات ۳، ۷

دین:تعلیمات دین ۲; تعلیمات دین سے اعراض ۳;فلسفہ دین ۲

علم:علم کے آثار ۱۳، ۱۵

کفار:حق ناپذیر کفار ۷

محمد ﷺ :اوامر محمد ﷺ ۲;اوامر محمد ﷺ سے اعراض ۳; دعوت محمد ﷺ ۵، ۶; دعوت محمد ﷺ کو قبول کرنا ۱، ۴،
۱۳، ۱۵

معاشرہ:دینی معاشرہ ۷

مؤمنین:مؤمنین کی ذمہ داری ۱

نفاق:نفاق سے اجتناب ۱۳

آیت ۲۵

﴿ وَاتَّقُواْ فِتْنَةً لاَّ تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُواْ مِنكُمْ خَآصَّةً وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴾.

اور اس فتنہ سے بچو جو صرف ظالمین کو پہنچنے والا نہیں ہے اور یاد رکھو کہ اللہ سخت ترین عذاب کا مالک ہے(۲۵)

۱_ بعض گناہوں اور مظالم کے برے اثرات فقط گناہگار اور ظالم پر مرتب ہوتے ہیں اور بعض دوسرے گناہ اور مظالم گناہ گار اور بے گناہ سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں_و اتقوا فتنة لا تصيبنّ

۲_ ایمانی معاشرے میں کیئےئے بعض گناہ اور مظالم، سب لوگوں (گناہ کے مرتکب اور غیر مرتکب یعنی ظالم و غیر ظالم) کے عذاب الہی میں مبتلا ہونے کا باعث بنتے ہیں_و اتقوا فتنة لا تصيبنّ الذين ظلموا منكم خاصة

"لا تصيبنّ" میں "لا" نافیہ اور "خاصةً"، "الذین" کیلئے حال ہے اور فتنہ کیلئے جملہ "لا تصيبنّ الذين ...تو ضیح اور تبیین ہے_

"اتقاء فتنة" سے مراد اس کے عامل سے پرہیز ہے کہ جو "ظلموا" کے قرینے سے "ظلم و ستم" ہے، بنابراین آیت کا معنی یہ ہوگا، اے اہل ایمان ان گناہوں سے پرہیز کرو جو ایک عظیم فتنے کا موجب بنتے ہیں، یہ وہ فتنہ ہے کہ جو نہ صرف گناہگار کے دامن گیر ہوتا ہے بلکہ جن کے شعلے تمام لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں_

۳_ اہل ایمان کا فریضہ ہے کہ وہ ہر اس فتنے کا مقابلہ کریں کہ جس کے شعلے پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں _و اتقوا فتنة لا تصيبنّ الذين

جیسا کہ گذر چکا ہے، مذکورہ بحث میں فتنے کا سبب و عامل گناہ اور ظلم ہے، اور "ظلموا منکم" کے مطابق اس گناہ و ظلم کے مرتکب، معاشرے کے بعض لوگ ہیں بنابراین مخاطبین کی نسبت، اتقاء کا امر (اتقوا فتنةً) مختلف ہوگا، یعنی گناہگاروں اور ظالموں کو گناہ و ظلم سے پرہیز کرنے کا امر ہے اور جو لوگ گناہ و ظلم کا ارتکاب نہیں کرتے، انھیں اس کے ارتکاب کو روکنے کا امر ہے_

۴_ مؤمنین کا فریضہ ہے کہ وہ ان گناہوں سے بچنے میں زیادہ سے زیادہ کوشش کریں کہ جن کے بُرے اثرات پورے ایمانی معاشرے پر مرتب ہوتے ہیں_واتقوا فتنة لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصة

یہ واضح ہے کہ انسان کوکسی بھی قسم کا گناہ نہیں کرنا چاہیئے، لہذا ان گناہوں کے ارتکاب سے نہی کہ جن کا فتنہ عظیم اور عمومی ہے اس بات کی حکایت کرتاہے کہ یہاں ایسے گناہوں سے بچنے کی بہت زیادہ تأکید کی جارہی ہے_

۵_ خدا اور رسول ﷺ کے زندگی بخش اور بنیادی دستورات و احکام سے خلاف ورزي، سب کو اپنی لپیٹ میں لینے والے فتنوں اورپورے دینی معاشرے پر نازل ہونے والے شدید عذاب کا باعث بنتاہے_

إذا دعاکم لما یحییکم ...و اتقوا فتنة لا تصیبنّ الذین ظلموا منکم خاصة

گذشتہ آیت کے قرینے سے ظلم و ستم (ظلموا) کے مطلوبہ مصادیق میں سے ایک، خدا اور رسول ﷺ کے حیات بخش اور اساسی دستورات و احکام کی خلاف ورزی کرنا ہے_

٦_ عذاب الہی کی شدت کی جانب توجہ، گناہوں اور مظالم سے بچنے کا مقدمہ بنتی ہے_و اتقوا فتنة ...و اعلموا أن الله شدید العقاب

٧_ خداوند کی عقوبتیں اور عذاب، شدید اور سہمگین ہیں_أن الله شدید العقاب

اجتماعی کنٹرول: ۳، ۵اجتماعی کنٹرول کے اسباب ٦

اسماء و صفات:شدید العقاب ٧

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا عذاب٧، ٦; اللہ تعالی کی نافرماني۵

انبیاء:انبیاء کی نافرمانی ۵;اوامر انبیاء ۵

بے گناہ لوگ:بے گناہوں کا عذاب میں مبتلا ہونا ۲

ظلم:اجتماعی ظلم کے آثار، ۱، ۲; انفرادی ظلم کے آثار، ۱ ; ظلم سے اجتناب کا زمینہ ٦

عذاب:نزول عذاب کے اسباب ۲، ۵

علم:علم کے آثار٦

فساد:اجتماعی فساد کے آثار۳; اجتماعی فساد کے خلاف

مبارزہ ۳ ;فسادپیدا ہونے کے اسباب ۵

گناہ:اجتماعی گناہ کے آثار ۱، ۲، ۳; انفرادی گناہ کے آثار ،۱; گناہ سے اجتناب ۴;گناہ سے اجتناب کا زینہ ۶ ;مراتب گناہ

محمد ﷺ :حضرت محمد ﷺ کے اوامر۵; محمد ﷺ کی نافرمانی کرنا ۵

معاشرہ:دینی معاشرہ ۲، ۳، ۴، دینی معاشرے کی ابتلاء ،۵

مؤمنین:مؤمنین کی ذمہ داری

آیت ۲۶

﴿ وَاذْكُرُواْ إِذْ أَنتُمْ قَلِيلٌ مُّسْتَضْعَفُونَ فِي الأَرْضِ تَخَافُونَ أَن يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُم بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴾.

مسلمانو اس وقت کو یاد کرو جب تم مکہ میں قلیل تعداد میں اور کمزور تھے _ تم ہر آن ڈرتے تھے کہ لوگ تمھیں اچک لے جائیں گے کہ خدا نے تمھیں پناہ دی اور اپنی مدد سے تمھاری تائی دکی _ تمھیں پاکیزہ روزی عطا کی تا کہ تم اس کا شریہ ادا کرو(۲۶)

۱_ مسلمان مدینہ کی جانب ہجرت کرنے سے پہلے، عسکری قوت کی کمی اور افرادی قلت کی وجہ سے ناتوان حالت میں دشمنوں کے تسلط میں تھے_و اذکروا إذ أنتم قلیل مستضعفون فی الارض

کلمہ "قلیل" کو "قلیلون" کی جگہ بطور مفرد لانا، اہل ایمان کی قوت میں کمی اور افراد کی قلت پر ایک قسم کی تاکید ہے، یہ بھی قابل ذکر ہے کہ مفسرین نے مذکورہ آیت کو مکہ میں مسلمانوں کی حالت اور موقعیت اور مدینہ کی طرف ان کی مہاجرت کے بارے میں ایک مؤازنہ قرار دیا ہے_

۲_ مسلمان، مدینہ کی طرف ہجرت سے پہلے ہمیشہ دشمنوں کے ہاتھوں گرفتار ہونے اور ان کے ذریعہ ہلاک ہونے سے ہراساں رہتے تھے_تخافون أن یتخطفکم الناس

"تخطف" کا مطلب سرعت کے ساتھ پکڑنا ہے، اور آیت میں ہوسکتاہے نابودی اور غلبے کے بارے میں کنایہ ہو، فعل مضارع "تخافون" اس حالت کے استمرار کو بیان کررہاہے_

۳_ کفار قریش کا ظلم و ستم اور زور ازوری جیسی نفسیات کا

حامل ہونا_أنتم قليل مستضعفون ...تخافون أن يتخطفكم الناس

چونکہ آیت میں ہجرت سے پہلے کے حوادث و واقعات بیان ہوئے ہیں لہذا "الناس" کا مطلوبہ مصداق، مشرکین مکہ اور کفار قریش ہیں_

۴_ انسان کی تربیت میں، سختی اور مشکلات کے زمانے کی یاد آوری کا تعمیری کردار_و اذكروا إذ ا نتم

۵_ خداوند نے ہجرت کے بعد صدر اسلام کے مسلمانوں کو پناہ دی اور انھیں مشرکین کے تسلط سے نکالا_
فأوى كم و أيدكم بنصره

۶_ خداوند نے صدر اسلام کے مسلمانوں کو مدینہ میں اپنی امداد و نصرت کے ذریعے قدرت و طاقت عطا کي_
تخافون أن يتخطفكم الناس فأوى كم و أيدكم بنصره

یہاں "تائی د" کا معنی قدرت و طاقت عطا کرنا ہے_

۷_ خداوند نے صدر اسلام کے مسلمانوں کو ہجرت کے بعد، پاک و پاکیزہ رزق سے بہرہ مند کیا_
فأو ى كم ...و رزقكم من الطيبت

۸_ صدر اسلام کے مسلمانوں کو خداوند کی طرف سے جو پاکیزہ روزی اور رزق عطا ہوا تھا ان میں سے ایک جنگ بدر کے غنائم بھی تھے_*و رزقكم من الطيبت

مذکورہ آیت کے مطابق "الطیبت" کے مطلوبہ مصادیق میں سے ایک، جنگ بدر کے جنگی غنائم ہیں_

۹_ اسلامی جہاد کے ذریعے ملنے والے مال غنیمت کا مسلمانوں کیلئے خداوند کی جانب سے پاکیزہ روزی ہونا_*
و رزقكم من الطيبت

۱۰_ جنگ بدر میں مسلمانوں کی فتح و کامیابی کا سبب، خداوند کی خصوصی امداد اور نصرت تھي_*و أيدكم بنصره

۱۱_ مؤمنین کیلئے ہر پاکیزہ اور طیب روزی سے بہرہ مند ہونے کا جواز_رزقكم من الطيبت

۱۲_ معاشرے کا اجتماعی امن و امنیت اور دفاعی و اقتصادی و سائل سے بہرہ مند ہونا خداوند کی پُر اہمیت نعمات میں سے ہے_فأوى كم و أيدكم بنصره و رزقكم من الطيبت

۱۳_ گذشتہ مشکلات و بحران اور اس کے امداد الہی کے سائے میں برطرف ہونے پر غور و فکر انسان میں خداوند کی نعمتوں کے مقابلے میں اسکا شکر بجا لانے کا رجحان پیدا کرتا ہے_و اذكروا إذ أنتم قليل ...فأوى كم ...لعلكم تشكرون

"لعل"، "اذکروا" کے متعلق ہے، اورآیت میں بیان ہونے والے مطالب کو یاد رکھنے کی ضرورت کے مقصد کو بیان کررہاہے، ان میں ایک ہجرت سے پہلے اور بعد کے حالات کا موازنہ بھی شامل ہے_

۱۴_ الہی فلسفے میں بارگاہ خداوند میں انسان کی شکرگذاری کی قدر و منزلت_و إذكروا إذ أنتم قليل ...فأوى كم ...لعلكم تشكرون

۱۵_ خداوند کی پاکیزہ روزي، نعمات اور امداد و نصرت کے سبب اسکی بارگاہ میں شکر بجا لانے کی ضرورت_

فاوى كم و أيدكم بنصره و رزقكم من الطيبت لعلكم تشركون

۱۶_ تاریخی تحولات اور تبدیلیوں کا خداوند کے اختیار اور اس کے دست قدرت سے رونما ہونا_

فأوى كم و أيدكم بنصره و رزقكم من الطيبت

۱۷_عن امير المؤمنين عليه‌السلام حديث طويل و فيه: فاما الآيات التى فى قريش فهى قوله تعالى : و اذكروا إذ ا نتم قليل مستضعفون فى الأرض تخافون ...(۱)

حضرت امیر المؤمنین عليه‌السلام سے ایک طولانی حدیث کے ضمن میں منقول ہے کہ جو آیات قریش کے بارے میں نازل ہوئی ہیں ان میں سے ایک آیہ شریفہ "و اذکروا إذأنتم قلیل مستضعفون فی الأرض..." ہے_

۱۸_عن رسول الله صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم فى قوله: " ...تخافون أن يتخطفكم الناس" قيل يا رسول الله صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم و مَن الناس؟ قال أهل فارس(۲) رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے پوچھا گیا کہ آیہ " ...تخافون ان يتخطفكم الناس" میں "الناس" سے کیا مراد ہے تو آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمایا: اہل فارس (یعنی اہل ایران)

اجتماعی امنیت:اجتماعی امنیت کی اہمیت ۱۲

اسلام:صدر اسلام کی تاریخ ۱، ۲، ۷، ۱۰

اقدار:۱۴

اقتصادی وسائل:

---

۱) نورالثقلین ج/۲ص/۱۴۳، ح/۶۴_

۲) الدرالمنثور ج/۴ص ۴۷_

اقتصادی وسائل کی اہمیت ۱۲

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی امداد۱۵،۱۳،۱۰،٦; اللہ تعالی کی روزی ۷،۹،۸; اللہ تعالی کی نعمات ۱۳; اللہ تعالی کے افعال ۱٦

تاریخ:تاریخی تحولات کا سبب ۱٦; علم تاریخ کے آثار ۱۳; محرک تاریخ ۱٦

تربیت:تربیت پر اثر انداز ہونے والے عوامل ۴

حوادث:حوادث کے علم کے آثار ۱۳

دشمنان:دشمنوں کا تسلط ۱

دفاعی قدرت:دفاعی قدرت کی اہمیت ۱۲

ذکر: سختی کے ذکر کے آثار ۴

روزي:روزی سے استفادہ ۱۱; طیب روزی ۷;۸، ۹، ۱۱، ۱۵

شکر:شکر کی اہمیت ۱۴; شکر نعمت کا زمینہ ۱۳; موجبات شکر ۱۵; نعمت کا شکر ۱۵

ظالمین: ۳

عسکری آمادگي:عسکری آمادگی کی اہمیت ۱۲

غزوہ بدر:غزوہ بدر کا قصہ ۱۰; غزوہ بدر کی فتح کے اسباب ۱۰; غزوہ بدر کے غنائم ۸

غنائم:جنگی غنائم ۹; قصہ غنائم ۱۰

قریش:قریش کا قدرت طلب ہونا ۳;کفار قریش کا ظلم ۳

کھانے کی اشیاء:کھانے کی اشیاء کے احکام ۱۱

مسلمان:صدر اسلام کے مسلمان ۱، ۲، ۵، ۷، ۸; صدر اسلام کے مسلمانوں کی طاقت ٦;قبل از ہجرت کے مسلمان ۱، ۲; مدینہ میں مسلمانوں کی حالت ۵، ٦; مسلمانوں کو پناہ دینا ۵; مسلمانوں کی امداد ٦; مسلمانوں کی نعمتیں ۷، ۸، ۹ ; مسلمانوں میں خوف ۲; مسلمانوں میں ضعف ۱; ہجرت کے بعد کے مسلمان ۷

مشرکین:مشرکین کا تسلط ۵

آیت ۲۷

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَخُونُواْ اللّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُواْ أَمَانَاتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴾.

ایمان والو خدا و رسول اور اپنی امانتوں کے بارے میں خیانت نہ کرو جب کہ تم جانتے بھی ہو(۲۷)

۱_ خدا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیانت کرنا حرام ہے اور اہل ایمان کی شان سے بعید ہے_

ى أيها الذين ء امنوا ...لا تخونُوا الله و الرسول

۲_ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیانت، خداوند سے خیانت ہے_لا تخونوا الله وا لرسول

خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلے میں فعل "لا تخونوا" کا تکرار نہ ہونا اور دوسرے تمام لوگوں کے بارے میں اس کا تکرار ہوسکتاہے اس حقیقت کے بیان کیلئے ہو کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے کسی ایک کے ساتھ خیانت، دوسرے کے ساتھ خیانت کے مترادف ہے اور قابل تفکیک نہیں_

۳_ مسلمانوں کی امانتوں کی حفاظت اور ان میں خیانت کرنے سے پرہیز کرنا ہر مؤمن کا دینی فریضہ ہے_

ى أيها الذين ء امنوا لا تخونوا الله و الرسول و تخونوا أماناتكم

اس مفہوم میں "تخونوا أمنتكم" کو "تخونوا الله" پر عطف کیا گیا ہے لہذا حرف نہی "لا" کو معطوف میں بھی ملحوظ رکھا گیا ہے_

۴_ انسان کا مسلمانوں کی امانتوں میں خیانت کرنا، اپنے آپ سے خیانت کرنے کے مترادف ہے_و تخونوا أمنتكم

معمولاً انسان دوسروں کا امانتدار ہوتاہے نہ کہ اپنا امانتدار لہذا دوسروں کی امانتوں کو امانتدار کی طرف نسبت دینا اور کلمہ "امانت" کو "کم" کی طرف اضافہ کرنا بیان کرتاہے کہ دوسرے کی امانت، خود اس کی اپنی امانت جیسی ہے، اور اس میں خیانت در حقیقت اپنی امانت میں خیانت ہے_

۵_ اسلامی معاشرے کے اسرار فاش کرنا خدا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مؤمنین سے خیانت ہے_لا تخونوا الله والرسول

اس آیت کا شأن نزول صدر اسلام کے مسلمانوں میں سے ایک شخص کے بارے میں

ہے، کہ جس نے معاشرے کے عسکری راز فاش کیے تھے، بنابراین دینی معاشرے کے عسکري، دفاعی راز و اسرار فاش کرنا، خدا اور رسول ﷺ کے ساتھ خیانت کے مصادیق میں سے ہے_

٦_ خداوند کے نزدیک، اسلامی معاشرے اور اسکے قومی مصالح کی عظیم حرمت و عظمت ہونا_لا تخونوا الله والرسول

٧_ خدا اور رسول ﷺ کے ساتھ خیانت کرنے کے بُرے نتائج اور دینی معاشرے کی ۷ امانتوں میں انسان کی خیانت کا قبیح و معیوب ہونا ایک واضح اور روشن بات ہے کہ جس کیلئے کسی دلیل و برہان کی ضرورت نہیں_

لا تخونوا الله ...و أنتم تعلمون

"تعلمون" کے مفعول کے بارے میں بہت سی آراء نقل ہوئي ہیں ، من جملہ یہ کہ خیانت کا معیوب ہونا، اس کے بُرے نتائج برآمد ہونا اور عقل و شرع کی نظر میں اس کا حرام ہونا_

٨_ دینی احکام و دستورات میں اہل ایمان کا امانت کی حفاظت کرنا ایک خاص اہمیت کا حامل ہے_

يأيها الذين ء امنوا لا تخونوا الله ...و تخونوا أمنتكم

خدا اور رسول ﷺ سے خیانت کے ساتھ لوگوں کی امانتوں میں خیانت کا تذکرہ ظاہر کررہاہے کہ قرآن کی نظر میں ، لوگوں کی امانت کی حفاظت کرنا ایک خاص اہمیت کا حامل ہے_

٩_عن أبي جعفر عليه السلام فی قو ل الله عزوجل "يأيها الذين آمنوا لا تخونوا الله والرسول و تخونوا أماناتكم و أنتم تعلمون" فخيانة الله و الرسول معصيتهما و اما خيانة الأمانة فكل انسان مأمون على ما افترض الله عليه(١)

حضرت امام باقر عليه السلام سے آیہ شریفہ "يأيها الذين آمنوا لا تخونوا ..." کے بارے میں منقول ہے کہ خدا اور رسول ﷺ کے بارے میں خیانت سے مُراد ان کی نافرمانی کرنا ہے، اور امانت میں خیانت، فرائض کا ضاءع کرنا ہے چونکہ ہر انسان کچھ فرائض کا امین ہے کہ جو خداوند نے اس کے اوپر واجب کیے ہیں_

احکام: ١ اسرار: اسرار فاش کرنا٥

اللہ تعالی: اللہ تعالی سے خیانت ١،٢،٥; اللہ تعالی سے خیانت کے آثار ٧

امانت: امانت میں خیانت ٣،٤

---

١) تفسیر قمی ج/ ١ ص ٢٧٢ نور الثقلین ج/ ٢ ص ١٤٤ ح ٦٦

امانتداري:امانتداری کی اہمیت ۷، ۸

خود:خود اپنے آپ سے خیانت ۴

خیانت:حرام خیانت ۱ ; خیانت سے اجتناب ۳; خیانت کی بُرائی و قباحت ۷

معاشرہ:اسلامی معاشرے کی اہمیت ٦; اسلامی معاشرے کے اسرار ۵; معاشرے کی امانت میں خیانت ۷

محرمات: ۱

محمد ﷺ : محمد ﷺ سے خیانت ۱، ۲، ۵ محمد ﷺ سے خیانت کے آثار ۷

مسلمان: مسلمانوں کی امانت ۴; مسلمانوں کی امانت کی حفاظت ۳; مسلمانوں کے قومی مصالح ٦

مؤمنين: مؤمنین سے خیانت ۵; مؤمنین کی امانت کی حفاظت ۸; مؤمنین کی شأن ۱; مؤمنین کی ذمہ داری ۱، ۳

آیت ۲۸

﴿ وَاعْلَمُواْ أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلاَدُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللّهَ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴾.

اور جان لوکہ یہ تمھاری اولاد اور تمھارے اموال ایک آزماءش ہیں اور خدا کے پاس اجر عظیم ہے (۲۸)

۱_ خداوند کا مؤمنین کو ان کی اولاد اور مال کے ذریعے آزماءش میں بتلا ہونے کے بارے میں خبردار کرنا_

و اعلموا أنما أموالكم و أولدكم فتنة

۲_ اہل ایمان کی اولاد اور انکے خزانے، خداوندکی طرف سے انکی آزماءش کے وسائل و ابزار ہیں_

و اعلموا أنما أموالكم و أوْلدُكم فتنة

۳_ اولاد اور مال سے دلبستگي، انسان کے دین سے منحرف ہونے اور اس میں خیانت کرنے کا مقدمہ بنتی ہے_

لا تخونوا الله ...واعلموا أنما أموالكم و أولدُكم فتنة

۴_ صدر اسلام کے بعض مسلمانوں کا اپنے مال اور اولادکی خاطر، خدا اور رسول ﷺ سے خیانت کرنا_

لا تخونوا الله والرسول ...واعلموا أنما أمولكم و أولدكم فتنة

گذشتہ آیت میں مذکور شان نزول کے ضمن میں آیاہے کہ جس مسلمان نے خیانت کا ارتکاب کیا تھا اور مسلمانوں کے عسکری اسرار فاش کیئے تھے، اس کا مقصد، اپنے مال اور اولاد کو بچانا تھا

۵_ مال اور اولاد کے ذریعے آزماءش میں لوگوں کی کامیابی ایک انتہائی مشکل اور بافضیلت امر ہے_
و اعلموا أنما أمولكم و اولدُكم فتنة

مندرجہ بالا مفہوم بہت سی تاکیدات سے استفادہ ہوتاہے کہ جو مذکورہ آیت میں استعمال ہوئی ہیں ، من جملہ یہ کہ کلام کا آغاز فعل "اعلموا" سے ہوا ہے پھر آزماءش کیلئے مال اور اولاد کو کلمہ "أنما" کے ساتھ منحصر کردیا گیا ہے اور اس کے بعد مال اور اولاد کو آزماءش کہا گیا ہے نہ کہ وسیلہ آزماءش اور یہ سب تاکید اس حقیقت کے بیان کرنے کیلئے ہے کہ مال و اولاد کے ذریعے امتحان، ایک انتہائی مشکل امتحان ہے، اور اس میں کامیابی بہت مشکل ہوتی ہے_

٦_ الٰہی اقدار کی پابندی کرنا اور دین سے خیانت نہ کرنا، خداوند کے نزدیک عظیم اجر و ثواب رکھتاہے_
لا تخونوا الله ...أنما أموالكم و أولدكم فتنة و أن الله عنده أجر عظيم

۷_ مال و اولاد کے ذریعے مؤمنین کی اپنے امتحان میں کامیابی اور کامرانی ان کے عظیم اجر الٰہی سے بہرہ مند ہونے کا موجب بنتی ہے_و اعلموا إنما امولكم و أاولدكم فتنة و أن الله عنده أجر عظيم

اس تاکید کے بعد کہ مال و ثروت اور اولاد امتحان کا وسیلہ ہیں عظیم الٰہی اجر و ثواب کا ذکر ہوسکتاہے اس نکتہ کے بیان کیلئے ہو کہ جو مندرجہ بالا مفہوم میں اخذ کیا گیا ہے_

۸_ خداوند کے عظیم اجر و ثواب پریقین و ایمان، (الهي) اقدار کی پابندی کرنے اور دین و دینداری کی خاطر مادی منافع سے صرف نظر کرنے کا راستہ ہموار کرتاہے،لا تخونوا الله ...و اعلموا ...و أن الله عنده أجر عظيم

مذکورہ فرائض کے بعد خداوند کے اجر و ثواب کو بیان کرنے کا مقصد، ان فرائض کی پابندی کرنے کا زینہ ہموار کرنا ہے_

٩_ الٰہی اجر و ثواب کے مقابلے میں (دنیوي) اور مادی جلوہ آرائی اور وسائل کا ناچیز ہونا_
و اعلموا أنما أموالكم و أولدكم فتنة و أن الله عنده أجر عظيم

مندرجہ بالا مفہوم، دو جملوں "أنما اموالكم ... " اور "أن الله عنده ..." کے درمیان ارتباط کے سبب کی طرف اشارہ ہے_

اسلام:اسلام سے خیانت ۳

اقدار:اقدار کی حفاظت ۸

اللہ تعالی :اللہ تعالی سے خیانت ۴; اللہ تعالی کا اجر، ۶، ۷، ۹;اللہ تعالی کی طرف سے امتحان ۲; اللہ تعالی کی طرف سے تنبیہ ۱

امتحان:امتحان کے وسائل ۱، ۲، ۵; امتحان میں کامیابی ۵، ۷ اولاد کے ذریعے امتحان ۱، ۲، ۵، ۷; مال کے ذریعے امتحان ۱، ۲، ۵، ۷

انحراف:انحراف کا راستہ ۳

اولاد:اولاد سے محبت کے آثار ۳، ۴

ایمان:اجر الہی پر ایمان ۸; ایمان کے آثار ۸

خیانت:خیانت سے اجتناب کا اجر ۶; خیانت کا زمینہ ۳

دین:تعلیمات دین پر عمل ۶; دین سے خیانت ۶

دينداري:دینداری کی اہمیت ۸

مادی منافع:مادی منافع سے اعراض ۸

مادی وسائل: ۹

مال:مال سے محبت کے آثار ۳، ۴

محمد ﷺ : محمد ﷺ سے خیانت ۴

مسلمان:صدر اسلام کے مسلمان ۴

مؤمنین:مؤمنین کا اجر ۷; مؤمنین کا امتحان ۱، ۲، ۷; مؤمنین کو تنبیہ ۱

آیت ۲۹

﴿ يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِن تَتَّقُواْ اللهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَاناً وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴾.

ایمان والو اگر تم تقوی الہی اختیار کروگے تو وہ تمھیں حق و باطل میں تفرقہ کی صلاحیت عطا کردے گا تمھاری برائی وں کی پردہ پوشی کرے گا_ تمھارے گناہوں کو معاف کردے گا کہ وہ بڑا فضل کرنے والا ہے (۲۹)

۱_ خداوند نے مؤمنین کو تقوی اختیار کرنے اور اپنی مخالفت کرنے (یعنی گناہوں) سے بچنے کی دعوت دی ہے_

ى أيُّها الذين ء امنوا إن تتقوا الله يَجْعل لكم فرقانا

۲_ خداوند کا خوف رکھنے اور تقوی اختیار کرنے سے (انسان کو) حق و باطل کی شناخت کرنے کی خداداد(صلاحیت) اور ایک خاص بصیرت حاصل ہوجاتی ہے_ى أيها الذين ء امنوا إن تتقوا الله يجعل لكم فرقاناً

کلمہ "فرقاناً" کا نکرہ آنا اس بات کی حکایت کررہاہے کہ یہ خداداد بصیرت ایک خاص بصیرت ہے جو اس عقل و فطرت و غیرہ کے علاوہ ہے کہ جو عام انسانوں کو عطا کی گئي ہے_

۳_ بے تقوی انسان، حق و باطل کی تمیز کرنے اور حقائق کی شناخت کرنے کیلئے خداوند کی عطا کردہ خاص بصیرت سے محروم ہوتے ہیں_إن تتقوا الله يجعل لكم فرقاناً

۴_ انسان کے اعمال کا اس کی بصیرت پر اثر انداز ہونا_إن تتقوا الله يجعل لكم فرقانا

۵_ مال و اولاد کے ذریعے مؤمنین کی آزماءش میں کامیابي، تقوی اختیار کرنے سے مربوط ہے اور اسکے لئے الہی بصیرت کی ضرورت ہے_و اعلموا أنما أموالكم و أولدكم فتنة ...إن تتقوا الله يجعل لكم فرقاناً

مال اور اولاد کے ذریعے مؤمنین کے امتحان کی تاکید کے بعد تقوی کے ثمرہ و نتیجہ کے طور پر بصیرت اور (حق و باطل کي) پہچان حاصل ہونا، ہوسکتاہے اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ فقط تقوی اختیار کرنے اور خصوصی بصیرت کے ذریعے ہی مال و اولاد کے سلسلے میں رضایت الہی حاصل کی جاسکتی ہے_

٦_ تقوی اختیار کرنے اور خوف خدا رکھنے سے گناہ دُھلتے ہیں اور ان کی مغفرت ہوتی ہے_

ى أيّها الذين ء امنوا إن تتقوا الله ...يكفر عنكم سيئاتكم و يغفر لكم

تکفیر (یکفر کا مصدر) اور غفران (یغفر کا مصدر) ہے_ دونوں کا معنی چھپانا اور ڈھانپنا ہے اور اس سے مراد گناہوں کی

مغفرت اور انكا دُھلنا ہے_

۷_ گناه، عذاب الہی کے علاوه، روحانی اور اجتماعی طورپر بُرے آثار کا حامل ہوتے ہے_يكفر عنكم سيئاتكم و يغفر لكم

جیسا کہ گناه کی تکفیر و غفران کا ایک ہی معنی ہے، لہذا ہوسکتاہے ان کا تکرار دنیوی گناہوں کے آثار (یعنی ان کے روحانی و اجتماعی بُرے آثار...) اور اخروی آثار کی طرف اشاره ہو، جبکہ تقوی اختیار کرنے کی صورت میں خداوند گناہوں کو بخش دیتاہے اور ان کے دونوں قسم کے (دنیوی و اخروي) آثار ختم کردیتاہے_

۸_ خداوند کی بخشش اور فضل بیکران و کثیر ہے_والله ذو الفضل العظيم

۹_ تقوی اختیار کرنے والے مؤمنین کا غفران الہی سے بہره مند ہونا، خداوند کے عظیم فضل کی علامت ہے_
و يغفر لكم و الله ذو الفضل العظيم

ہوسکتاہے جملہ "والله ..." مذکوره اجر و ثواب کے عطا ہونے کی ایک تعلیل ہو_

۱۰_ تقوی اختیار کرنے والوں کو خاص قسم کی بصیرت عطا ہونا اور ان کے گناہوں کی بخشش ہونا، خداوند کی جانب سے ایک قسم کا فضل و (رحمت) ہے نہ کہ ان کے اجر و ثواب کے مستحق ہونے کی دلیل_
يجعل لكم فرقانا ...و الله ذو الفضل العظيم

۱۱_ خداوند، تقوی اختیار کرنے والے مؤمنین کو بصیرت عطا کرنے اور گناہوں کی بخشش کے علاوه دوسری نعمات سے بھی بہره مند فرمائے گا_يجعل لكم فرقاناً ...والله ذو الفضل العظيم

مندرجہ بالا مفہوم اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب جملہ "والله ..." مستأنفہ ہو نہ کہ تعلیل بیان کرنے کیلئے_

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا فضل ۱۰،۹،۸;اللہ تعالی کی دعوت ۱; اللہ تعالی کی عطایا ۱۱; اللہ تعالی کی مغفرت ۹; اللہ تعالی کی نافرماني ۱

امتحان:امتحان میں کامیابی ۵;اولاد کے ذریعے امتحان ۵; مال کے ذریعے امتحان ۵

باطل:باطل کی تشخیص ۲، ۳

بصیرت:بصیرت سے محرومیت ۳; بصیرت عطا ہونا ۱۰، ۱۱; بصیرت کی اہمیت ۳;بصیرت کے آثار ۵;

بصیرت کے اسباب ۲، ۴

بے تقوی ہونا:بے تقوی ہونے کے آثار ۳

تقوی :تقوی کی اہمیت ۱;تقوی کے آثار ۲، ۵، ٦

حق:حق کی تشخیص ۲، ۳

خوف:خدا سے خوف کے آثار ۲، ٦

عصیان:عصیان سے اجتناب ۱

عمل:عمل اور عقیدہ ۴;عمل کے آثار ۴

گناہ:تکفیر گناہ کے اسباب ٦;گناہ کی سزا، ۷;گناہ کی مغفرت ۱۰، ۱۱;گناہ کے اجتماعی آثار ۷;گناہ کے روحانی آثار ۷; مغفرت گناہ کے اسباب ٦

متقین:متقین کی بصیرت ۱۰; متقین کی پاداش ۱۰، ۱۱

مؤمنین:متقی مؤمنین ۹، ۱۱;مؤمنین کا امتحان ۵; مؤمنین کی بصیرت ۱۱; مؤمنین کی ذمہ داری ۱;مؤمنین کی مغفرت

آیت ۳۰

﴿ وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُواْ لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللّهُ وَاللّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ﴾.

اور پیغمبر آپ اس وقت کو یاد کریں جب کفار تدبیریں کرتے تھے کہ آپ کو قید کرلیں یا شہر بدر کردیں یا قتل کردیں اوران کی تدبیروں کے ساتھ خدا بھی اس کے خلاف انتظام کر رہا تھا اور وہ بہترین انتظام کرنے والا ہے(۳۰)

۱_ خداوند نے اپنی تدابیر کے ذریعے پیغمبر اکرم ﷺ کے خلاف ،کفار کے مکر کو ناکام بنادیا_

إذ يمكر ...و يمكر الله والله خير المكرين

۲_ پیغمبر اکرم ﷺ کے خلاف،کفار مکہ کی سازشیں اور الہی تدابیر کے ذریعے آپ ﷺ کا ان سازشوں سے نجات پانا، ایک ایسا امر ہے کہ جو ہمیشہ یاد رہنا چاہیئے_

و إذ يمكر بك الذين كفروا ...والله خير الماكرين

"إذ يمكر ..."آیت نمبر ۲٦ "إذ أنتم قليل ..."پر عطف ہے_

۳_ کفار مکہ کی طرف سے آنحضرت صلى الله عليه وآله وسلم کے خلاف بہت سی سازشیں تھیں من جملہ سازشوں میں سے ایک انھوں نے آپ صلى الله عليه وآله وسلم کو جلاوطن کرنا تھا، یا قتل کرنا تھا یا آپ صلى الله عليه وآله وسلم کو قید کرنا تھا_ ليثبتوك أو يقتلوك أو يخرجوك و يمكرون

جملہ "ویمکرون" سے ظاہر ہوتاہے کہ کفار نے پیغمبر صلى الله عليه وآله وسلم کو قتل کرنے کے علاوہ آپ صلى الله عليه وآله وسلم کے خلاف اور بہت سے منصوبے بھی بنا رکھے تھے، لہذا مندرجہ بالا مفہوم میں " من جملہ" کے لفظ سے استفادہ کیا گیا ہے_

۴_ کفار کا ہمیشہ دین کی بنیادوں اور اسلام کے خلاف منصوبہ بندی کرنے اور سازشیں تیار کرنے میں مصروف رہنا_

و إذ يمكربك ...و يمكرون جملہ "إذیمکر..." کفار کے گذشتہ منصوبوں کی خبر ہے اور جملہ "یمکرون" ان کے ائندہ کے منصوبوں و سازشوں کی خبر دے رہا ہے_ فعل مضارع کے ذریعے اس خبر کا بیان ان منصوبوں کے استمرار کو ظاہر کرتا ہے_

۵_ پیغمبر اکرم صلى الله عليه وآله وسلم کے خلاف سازش کرنے میں کفار مکہ کی شکست اور ناکامی خدا اور رسول صلى الله عليه وآله وسلم کے ساتھ خیانت کرنے والے تمام خائنین کیلئے عبرت ہے_ لا تخونوا الله والرسول ...و يمكرون و يمكر الله

بعض مسلمانوں کی خیانت کی طرف اشارہ کرنے کے بعد کفار مکہ کی سازشوں کے ناکام ہوجانے کا تذکرہ، اس حقیقت کو سمجھانے کیلئے ہے کہ خدا و رسول صلى الله عليه وآله وسلم کے خائنین جتنا بھی اظہار اسلام کریں، جس طرح کفار کامیاب نہیں ہوئے، یہ بھی کامیاب نہیں ہونگے_

۶_ کفار کے مکر کے مقابلے میں خداوند بہترین تدبیر کرنے والا ہے_ والله خير الماكرين

۷_ فقط خداوند ہی دین کے خلاف کی جانے والی سازشوں اور منصوبوں کو ناکام بنانے والا ہے_

و يمكرون و يمكر الله و الله خير الماكرين

۸_ عن احدهما عليه السلام : إن قريشاً اجتمعت فخرجت من كل بطن أناس ثم انطلقوا الى دار الندوة ليشا وروا فيما يصنعون برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ...فاجمعوا امرهم; على أن يقتلوه ... ثم قرأ هذه الآية: "و إذ يمكر بك الذين كفروا ليثبتوك او يقتلوك ..."(۱)

امام باقر عليه السلام یا امام صادق عليه السلام سے منقول ہے کہ قریش

---

۱) تفسیر عیاشی ج/۲ ص ۵۳ ح ۴۲ نور الثقلین ج/۲ ص ۱۴۵ ح/۷۵_

میں سے ایک ایک گروہ اور طاءفہ باہم جمع ہوئے اور دار الندوہ گئے تا کہ وہاں مشورہ کریں کہ رسول اکرم ﷺ کے بارے میں کیا، مکر (منصوبہ) اختیار کیا جانا چاہیئے؟...پس ان سب نے یہ فیصلہ کیا کہ آپ ﷺ کو قتل کرڈالیں...پھر امام علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی "و إذ یمکربک الذین کفروا..."

اسلام:اسلام کے خلاف سازش ۴، صدر اسلام کی تاریخ ۳

اللہ تعالی :اللہ تعالی سے خیانت ۵;اللہ کی تدبیر۶; اللہ تعالی کے افعال ۷،۲،۱

تاریخ:تاریخ سے عبرت ۵

دین:دین کے خلاف سازش ۷

ذکر:تاریخ کے تحولات کا ذکر ۲

کفار:کفار اور اسلام ۴; کفار اور محمد ﷺ ۱، ۲;کفار کا مکر ۶; کفار کی سازش ۴، ۷; کفار کی سازش کا ناکام ہونا ۵; کفار کے ساتھ جنگ ۶;کفار کے مکر کا ناکام ہونا

کفار مکہ:کفار مکہ اور محمد ﷺ ۳، ۵;کفار مکہ کی سازش ۲، ۳

محمد ﷺ :تاریخ محمد ﷺ ۳; محمد ﷺ سے خیانت ۵; محمد ﷺ کو جلاوطن کرنے کی سازش ۳; محمد ﷺ کو قتل کرنے کا منصوبہ ۳; محمد ﷺ کو قید کرنے کی سازش ۳

آیت ۳۱

﴿ وَإِذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا قَالُواْ قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاء لَقُلْنَا مِثْلَ هَذَا إِنْ هَذَا إِلاَّ أَسَاطِيرُ الأوَّلِينَ ﴾.

اور ان کا یہ حال ہے کہ جب ہماری آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ سن لیا_ ہم خود بھی چاہیں تو ایسا ہی کہہ سکتے ہیں یہ تو صرف پچھلے لوگوں کی داستانیوں ہیں (۳۱)

۱_ کفار مکہ کا قرآن کے مقابلے کیلئے، مکر و حیلہ سے تمسک کرنا_و یمکرون ...و إذا تتلی علیهم ء ای تنا قالوا قد سمعنا لو نشاء لقلنا

ہوسکتاہے جملہ "إذا تتلي ..."گذشتہ آیت میں موجود"یمکرون" کے مصداق کا بیان ہو_

٢_ کفار مکہ کا ادعا تھا کہ وہ قرآن جیسے معارف اور آیات لانے کی طاقت رکھتے ہیں_قالوا قد سمعنا لو نشاء لقلنا مثل هذا

٣_ پیغمبر اکرم ﷺ کے خلاف کفار کے حیلوں میں سے ایک یہ تھا کہ وہ قرآن کے مطالب سے اپنی آگاہی کا اظہار کرتے تھے اور انھیں غیر اہم قرار دیتے تھے_و یمکرون ...قالوا قد سمعنا لو نشاء لقلنا مثل هذا إن هذا إلا أسطیر

جملہ "إن هذا ..." اس بات پر دلالت کررہاہے کہ "مثل هذا" سے مراد قرآن کے مفاہیم کی مثل لانا ہے_

۴_ کفار مکہ قرآن کے معارف کو گذشتہ زمانے کے لوگوں کی بے بنیاد تحریری باتیں، قرار دیتے تھے_

إن هذا إلا أسطیر الأولین

"أساطیر" بے بنیاد باتوں، تحریروں اور انسانوں کو کہتے ہیں "الأولین" سے مراد گذشتہ زمانے (یعنی ماضي) کے لوگ، یہ بھی قابل ذکر ہے کہ "أساطیر الأولین" کا یہ معنی بھی ہوسکتاہے کہ یہ افسانے گذشتہ زمانے کے لوگوں کے بارے میں ہیں، اور یہ معنی بھی ہوسکتاہے کہ یہ گذشتہ زمانے کے لوگوں کے بنائے ہوئے افسانے ہیں_

۵_ قرآن کا مقابلہ کرنے کیلئے، کفار کے مکر و حیلوں میں سے ایک یہ بھی تھا کہ وہ قرآن کا تعارف پرانے اور جھوٹے افسانوں کے عنوان سے کراتے تھے_قالوا ...إن هذا إلا أسطیر الأولین

٦_ قرآن اور پیغمبر ﷺ کے خلاف سازشیں کرنے والوں کے دلوں پر آیات الہی کا اثر انداز نہ ہونا_

و إذا تتلی علیهم ء ای تناقالوا ...إن هذا إلا أسطیر الأولین

اسلام:تاریخ صدر اسلام ٢

قرآن:اہمیت قرآن ٣; تعلیمات قرآن کی اہمیت ٢; قرآن اور افسانہ ۴، ۵;قرآن اور کفار ٦;قرآن پر تہمت ۴، ۵; قرآن کے ساتھ جنگ ١، ۴، ۵;قرآن کے خلاف سازش ٦

کفار:کفار اور قرآن ٣، ۵;کفار کا دل ٦;کفار کا مکر ٣، ۵

کفار مکہ:کفار مکہ اور قرآن ١، ٢، ۴; کفار مکہ کا مکر، ١;کفار مکہ کے ادعا ٢

گذشتہ زمانے کے لوگ:گذشتہ زمانے کے لوگوں کے افسانے ۴

محمد ﷺ : محمد ﷺ کے خلاف سازش ٣، ۴

آیت ۳۲

﴿ وَإِذْ قَالُواْ اللَّهُمَّ إِن كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِندِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴾.

۳۲ اور اس وقت کو یاد کرو جب انھوں نے کہا کہ خدایا اگر یہ تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسادے یا عذاب الیم نازل کردے(۳۲)

۱_ کفار مکہ نے خداوند سے چاہا کہ اگر قرآن، اس کی جانب سے (نازل کردہ) حقیقت ہے تو وہ ان پر پتھر برسائے یا کوئي دوسرا دردناک عذاب نازل کرے_و إذ قالوا ...فأمطر علينا حجارة

۲_ قرآن اور رسالت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف مبارزہ کرنے کی خاطر کفار مکہ کے حیلوں و بہانوں میں سے ایک یہ تھا کہ وہ قرآن کو ناحق قرار دیتے ہوئے بارگاہ خداوند سے عذاب کی درخواست کرتے تھے_

و يمكرون ...و إذ قالوا اللهمّ ...فأمطر علينا حجارة من السمائ

بعض نے کفار کے تقاضائے عذاب (فأمطر علينا ...) کی توجیہ میں کہا ہے کہ انھوں نے دوسروں کو فریب دینے یا اپنے آپکو خوش کرنے کیلئے اپنے لئے اس قسم کی نفرین کی تھی تا کہ اس کے قبول نہ ہونے کی صورت میں وہ قرآن کے انکار اور حقانیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ردّ کرنے میں اپنے آپ کو حق بجانب شمار کریں، گذشتہ آیت سے بھی کہ جس میں کفار کے مکر کا ذکر تھا، اس نظریئے کی تائي د ہو سکتی ہے_

۳_ قرآن خداوند کی جانب سے نازل ہونے والی ایک برحق کتاب ہے_إن كان هذا هوالحق من عندك

۴_ کفار مکہ ہٹ دھرم لوگ تھے جو قرآن کی حقانیت اور رسالت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلے میں ایک خاص قسم کا عناد رکھتے تھے_فأمطر علينا حجارة من السماء أو ائتنا بعذاب أليم

۵_ کفار مکہ اپنی درخواست کے قبول ہونے کے سلسلے میں بارگاہ خداوند میں دعا کی تأثیر کا اعتقاد رکھتے تھے_
اللّهم إن كان هذا هو الحق من عندك فأمطر علينا حجارة

٦_ کفار مکہ خدا پر بھی اعتقاد رکھتے تھے اور کائنات میں اس کے مؤثر ہونے کا اعتقاد بھي_
و إذ قالوا اللهم إن كان هو الحق من عندك فأمطر علينا حجارة

۷_ خدا پر اعتقاد رکھنے کے باوجود، پیغمبر ﷺ کے مقابلے میں کفار و مشرکین کا عداوت و دشمنی پر مبنی مؤقف_
و إذ قالوا اللّهم إن كان هذا هو الحق من عندك فأمطر علينا حجارة

۸_ انسان کا اپنی ہلاکت ، نابودی اور الہی عذاب میں بتلا ہونے تک حق کے مقابلے میں ہٹ دھرمی اور عناد دکھانا_
اللهم إن كان هذا هو الحق من عندك فأمطر علينا حجارة ...أو ائتنا بعذاب أليم

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا عذاب۸

انسان:انسانی ہٹ دھرمی کی شدت ۸

ایمان:خدا پر ایمان ۷

حق:حق سے دشمنی ۸

خواہشات:خواہشات کے حصول کا طریقہ۵

دعا:دعا کی اہمیت ۵

سنگ باري:سنگ باری کی درخواست ۱

عذاب:عذاب کی درخواست ۱، ۲

قرآن:حقانیت قرآن ۱، ۲، ۳، ۴; قرآن کے دشمن ۴; قرآن کے خلاف مبارزہ ۲; نزول قرآن ۳

کفار:کفار اور محمد ﷺ ۷; کفار کا عقیدہ ۷;کفار کا مؤقف ۷

کفار مکہ:کفار مکہ اور خدا، ٦; کفار مکہ اور دعا ۵; کفار مکہ اور

قرآن ۱، ۲، ۴; کفار مکہ اور محمد، ۴; کفار مکہ کا تقاضا ۱، ۲، ۵; کفار مکہ کا عقیدہ ۵، ٦ ; کفار مکہ کی دشمنی ۴; کفار مکہ کی سازش ۲; کفار مکہ کی ہٹ دھرمی ۴

محمد ﷺ :دشمنان محمد ﷺ ۴; محمد ﷺ کے خلاف مبارزہ ۲

مشرکین: مشرکین اور محمد۷; مشرکین کا عقیدہ ۷; مشکرین کا مؤقف ۷

ہلاکت: ہلاکت پر راضی ہونا ۸

آیت ۳۳

﴿ وَمَا كَانَ اللّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴾ .

حالانکہ اللہ ان پر اس وقت تک عذاب نہ کرے گا جب تک "پیغمبر" آپ ان کے درمیان ہیں اور خدا ان پر عذاب کرنے والا نہیں ہے اگر یہ توبہ اور استغفار کرنے والے ہوجائیں (۳۳)

۱_ لوگوں کے درمیان پیغمبر اکرم ﷺ کے وجود کے باعث، ان کا عذاب استیصال سے محفوظ ہونا_

و ما كان الله ليعذبهم و أنت فيهم

چونکہ بعد والی آیت میں کفار مکہ کو عذاب الہی کی دھمکی دی گئي ہے اس سے معلوم ہوتاہے کہ یہ دونوں آیات، عذاب الہی کے کسی خاص مصداق کی طرف اشارہ کررہی ہیں، کیونکہ مذکورہ آیت میں عذاب استیصال کے تقاضے کا جواب دیا گیا ہے_ (فأمطر علينا ...) تویہاں کہہ سکتے ہیں "ما کان اللہ لیعذبھم" میں عذاب سے مراد، عذاب استیصال ہے_

۲_ منکرین قرآن کے عذاب الہی سے محفوظ ہونے کا سبب، ان کے درمیان پیغمبر ﷺ کا موجود ہونا ہے نہ کہ انکار قرآن کے سلسلے میں ان کی حقانیت_

إن كان هذا هو الحق من عندك فأمطر ...و ما كان الله ليعذبهم و أنت فيهم

جملہ "و ما کان ..." منکرین قرآن کے تقاضائے عذاب کا جواب ہے، یعنی معاشرے کے درمیان پیغمبر ﷺ کا وجودعذاب استیصال کے مانع ہے، بنابراین کسی کو یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ منکرین قرآن پر ان کے تقاضے کے باوجود عذاب نہ ہونا، ان کی حقانیت کی دلیل ہے_

۳_ بارگاہ خداوند میں پیغمبر اکرم ﷺ کو عظیم مقام و منزلت اور کرامت حاصل ہونا

و ما كان الله ليعذبهم و أنت فيهم

۴_ امتوں کا توبہ و استغفار کرنا، انھیں عذاب استیصال سے بچانے کا باعث بنتا ہے_و ما كان الله معذبهم و هم يستغفرون

۵_ توبہ و استغفار کو قبول کرنا، سنت الہی ہے_و ما كان الله معذبهم و هم يستغفرون

٦_ کفار مکہ کا عذاب استیصال میں گرفتار نہ ہونے کا سبب، انکار قرآن کے سلسلے میں ان کی حقانیت نہیں ہے بلکہ زمانہ بعثت کے دران ہی ان کے قرآن کی طرف مائل ہوجانے کی وجہ سے (ان کا اس قسم کے عذاب سے محفوظ ہونا ہے)
و ماكان الله معذبهم و هم يستغفرون

مندرجہ بالا مفہوم اس بات پر مبنی ہے کہ جب جملہ "و ھم یستغفرون" حال مقدر ہو یعنی خداوند ابھی (انکار قرآن کے وقت) کفار مکہ کو عذاب نہیں کرتا جبکہ وہ ائندہ توبہ کرلیں گے یہ بھی قابل ذکر ہے کہ کفار کی توبہ و استغفار سے مراد ان کا ایمان لانا ہے_

۷_ کفار مکہ کے اسلام کی طرف مائل ہونے اور توحید کو قبول کرنے کے بارے میں قرآن کی پیشگوئی_
و ما كان الله معذبهم و هم يستغفرون

۸_ گناہگار اور کافر قوموں کے ایمان لانے کے بارے میں خداوند کا علم بھي، ان کے عذاب استیصال میں گرفتار ہونے کے مانع بنتا ہے_و ما كان الله معذبهم و هم يستغفرون

۹_ خداوند کے نزدیک توبہ و استغفار کی خاص اہمیت اور امتوں کی سرنوشت میں اسکی گہری تاثیر رکھنا_
و ما كان الله معذبهم و هم يستغفرون

۱۰_ امت محمد ﷺ پر عذاب استیصال نازل ہونے کا امکان_و ما كان الله ليعذبهم ...و هم يستغفرون

ائندہ نسلیں: ائندہ نسلوں کا ایمان لانا ۸

استغفار: استغفار کے آثار ۴، ۹; قبول استغفار ۵

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا علم غیب ۸ ; اللہ تعالی کی سنن ۵

امم: امتوں کی توبہ ۴; امتوں کی سرنوشت ۹; کافر امتیں ۸

ایمان:

ایمان کے آثار ۸

توبہ:توبہ کی اہمیت ۹;توبہ کی قبولیت ۵;توبہ کے آثار۹،۴

سرنوشت (تقدیر):سرنوشت (تقدیر) پر اثر انداز ہونے والے عوامل ۹

عذاب:عذاب استیصال کے موانع ۱، ۴، ٦، ۸;عذاب سے محفوظ رہنے کے اسباب ۲، ۴

قرآن:انکار قرآن ۷;حقانیت قرآن ۲; قرآن کی پیشگوئي ٦، ۷; منکرین قرآن ۲، ٦

کفار مکہ:کفار مکہ اور اسلام ۷;کفار مکہ اور قرآن ٦، ۷

محمد ﷺ :تقرب محمد ﷺ ۳; فضائل محمد ﷺ ۳; محمد ﷺ اور منکرین قرآن ۲; محمد ﷺ کے وجود کا اہم کردار، ۱

مسلمان:مسلمانوں کا عذاب استیصال ۱۰

مقربین:۳

آیت ۳۴

﴿ وَمَا لَهُمْ أَلاَّ يُعَذِّبَهُمُ اللهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُواْ أَوْلِيَاءهُ إِنْ أَوْلِيَآؤُهُ إِلاَّ الْمُتَّقُونَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ ﴾.

اور ان کے لئے کون سی بات ہے کہ خدا ان پر عذاب نہ کرے جب کہ یہ لوگوں کو مسجد الحرام سے روکتے ہیں اور اس کے متولی بھی نہیں ہیں_ اس کے ولی صرف متقی اور پرہیزگار افراد ہیں لیکن ان کی اکثریت اس سے بھی بے خبر ہے(۳۴)

۱_ مکہ کے کفار، مؤمنین کو مسجد الحرام میں داخل ہونے سے روکتے تھے_و ما لهم ألا يعذبهم الله و هم يصدون عن المسجد الحرام

مندرجہ بالا مفہوم میں، حکم اور موضوع کی مناسبت سے "یصدون" کا مفعول "المؤمنین" کو قرار

دیا گیا ہے_

۲_ لوگوں کو مسجد الحرام میں داخل ہونے سے روکنا، ایک ایسا گناہ ہے کہ عذاب الہی کا باعث بنتا ہے_

و ما لهم ألا يعذبهم الله و هم يصدون عن المسجد الحرام

۳_ کفار مکہ، اہل ایمان کو مسجد الحرام میں داخل ہونے سے روکنے کے سبب (قتل اور اسیری و غیرہ جیسے) عذابوں کے مستحق تھے_و ما لهم الا يعذبهم الله و هم يصدون عن المسجد الحرام

گذشتہ آیت کے مطابق کہ جس میں مکہ کے لوگوں کیلئے مذکورہ شرائط کے ساتھ عذاب استیصال کو منتفی جانا گیا ہے اس سے معلوم ہوتاہے کہ اس آیت میں عذاب سے مراد، کفار کی شکست اور انکا قتل و اسیر ہونا ہے چونکہ یہ آیت ، آیات جنگ کے درمیان نازل ہوئی ہے_

۴_ مکہ کے کفار اپنے آپ کو ناحق، مسجد الحرام کا متولی اور سرپرست خیال کرتے تھے اور غاصبانہ طورپر اس پر مسلط تھے_و هم يصدون عن المسجد الحرام و ما كانوا أؤلياؤه

۵_ مسجد الحرام کے سرپرست، اہل ایمان کو اس میں داخل ہونے سے روکنے کی صورت میں گناہگار ہیں اور (مسجد الحرام پر) حق ولایت رکھنے سے محروم ہوجائیں گے_يصدون ...و ماكانوا أولياؤه إن أولياؤه إلا المتقون

۶_ فقط اہل تقوی ہی مسجد الحرام کی سرپرستی اور تولیت کا حق رکھتے ہیں_و ما كانوا أولياؤه إن أولياؤه إلا المتقون

۷_ مسجد الحرام، بارگاہ خداوند میں ایک باعظمت اور قدر و منزلت کی حامل عبادت گاہ ہے_

و ما لهم ألا يعذبهم الله و هم يصدون عن المسجد الحرام

مسجد الحرام میں داخل ہونے سے روکنے پر مستحق عذاب قرار پانا ظاہر کرتاہے کہ بارگاہ خداوند میں اس مسجد کی بہت زیادہ عظمت ہے_

۸_ مؤمنین کو مسجد الحرام میں داخل ہونے سے روکنا، عدم تقوی کی دلیل ہے_يصدون عن المسجد الحرام ...إن أولياؤه إلا المتقون

۹_ مسجد الحرام کے امور کی انجام دہی کیلئے سرپرست اور متولی مقرر کرنے کی ضرورت_*

و ما كانوا أولياؤه إن اولياؤه إلا المتقون

آیت کے لحن (و لہجے) سے پتہ چلتاہے کہ مسجد الحرام کیلئے سرپرست اور متولی مفروض سمجھا گیا

ہے، یہاں فقط اس عہدے کے قابل و لائق افراد کے بارے میں بات ہورہی ہے_

۱۰_ مسجد الحرام سے مؤمنین کو روکنے کے سبب عذاب الہی کا مستحق بننے کے بارے میں اکثر کفار مکہ ناآگاہ و جاہل تھے_و ما لهم ألا يعذبهم الله و هم يصدون عن المسجد الحرام ...و لكن أكثرهم لا يعلمون

۱۱_ زمانہ بعثت کے اکثر کفار، مسجد الحرام کے متولی اور سرپرست افراد کیلئے تقوی و پرہیزگاری کی ضرورت سے ناآگاہ تھے_إن أولياؤه إلا المتقون و لكن أكثر هم لا يعلمون

"لا یعلمون" کا مفعول وہ حقائق ہیں کہ جن کو مذکورہ آیت میں بیان کیا گیا ہے من جملہ یہ کہ مسجد الحرام کے متولی اور سرپرست افراد کیلئے تقوی کی ضرورت ہے_ نیز مسجد الحرام سے مؤمنین کو روکنے پر عذاب کا استحقاق پیدا ہوجاتا ہے_

۱۲_عن أبی عبدالله عليه‌السلام فی قول الله : "و هم يصدون عن المسجد الحرام و ما كانوا أولياءه" يعنى أولياء البيت يعنى المشركين ...[۱]

امام صادق عليه‌السلام سے آیہ مجیدہ" ...و ما کانوا اولیائه"کی وضاحت میں منقول ہے یعنی مشرکین خانہ خدا کے سرپرست و متولی نہیں ہیں_

اسلام:تاریخ صدر اسلام ۱

اللہ تعالی :اللہ تعالی کے عذاب ۲، ۱۰

اماکن مقدسہ:۷/بے تقوی ہونا:بے تقوی ہونے کی علامتیں ۸

تقوی :تقوی کی اہمیت ۶، ۱۱

عذاب:موجبات عذاب ۲، ۳، ۱۰

کفار:صدر اسلام میں کفار کی اکثریت ۱۱; غاصب کفار۴; کفار اور مسجد الحرام ۴;کفار کی جہالت ۱۱

کفار مکہ: ۱، ۳، ۴کفار مکہ کی اکثریت ۱۰

گناہ:گناہ کے مواقع۲، ۵

متقین:

---

۱) تفسیر عیاشی ج/۲ص ۵۵ ح/۴۶نور الثقلین ج/۲ص ۱۵۳ ح ۹۰_

متقین کا مقام و مرتبہ ٦

مسجد الحرام: مسجد الحرام پر ولایت ٦; مسجد الحرام سے ممانعت ١، ٢، ٣، ٥، ٨، ١٠; مسجد الحرام کا عبادت گاہ ہونا ٧; مسجد الحرام کا غصب ٣; مسجد الحرام کی اہمیت ٢، ٣، ٦، ٩; مسجد الحرام کی تولیت ٦، ٩;مسجد الحرام کی عظمت ٧; مسجد الحرام کے احکام٦، ٩; مسجد الحرام کے مانعین کا قتل ٣; مسجد الحرام کے مبلغین

کی اسارت ٣; مسجد الحرام کے متولی ٥; مسجد الحرام کے متولیوں کی شرائط ١١

مؤمنین:مؤمنین اور مسجد الحرام ١، ٣، ٥، ٨

ولایت:ولایت کا ساقط ہونا ٥

آیت ٣٥

﴿ وَمَا كَانَ صَلاَتُهُمْ عِندَ الْبَيْتِ إِلاَّ مُكَاء وَتَصْدِيَةً فَذُوقُواْ الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ﴾ .

ان کی تو نماز بھی مسجد الحرام کے پاس صرف تالی اور سیٹی ہے لہذا اب تم لوگ اپنے کفر کی بنا پر عذاب کا مزہ چکھو(٣٥)

١_ مسجد الحرام اور کعبہ کے ارد گرد کفار مکہ کی عبادت کا طریقہ، سیٹیاں اور تالیاں بجا نا تھا_

و ما كان صلاتهم عند البيت إلا مكاء و تصدية

٢_ کفار مکہ کا عبادت اور دعا کے عنوان سے کعبہ میں سیٹیاں اور تالیاں بجانا_ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ مسجد لحرام کی تولیت اور سرپرستی کے لائق نہیں تھے_إن أولياؤه الا المتقون ...مكاء و تصدية

ہوسکتاہے جملہ "ما كان صلاتهم ..." مسجد الحرام کے بے تقوی اور کافر متولیوں کیلئے مصداق کا بیان ہو، جس کے نتیجے میں ،یہی بات دلیل بنتی ہے کہ وہ مسجد الحرام کی سرپرستی و ولایت کی قابلیت نہیں رکھتے_

٣_ کفار مکہ، کعبہ کے اردگردعبادت کے طور پر.بیہودہ اور لغو امور انجام دینے کی وجہ سے عذاب الہی کے مستحق تھے_

و ما لهم ألا يعذبهم الله ...و ما كان صلاتهم عند البيت إلا مكاء و تصديه

يہ مفہوم اس بات پر مبنی ہے کہ جب جملہ "ما كان صلاتهم ..."جملہ "و هم يصدون ..."پر عطف ہو_

۴_ مؤمنین کو مسجد الحرام سے روکنا اور عبادت و دُعا کے طور پر بیہودہ کام انجام دینا ہی کفر (و شرک) کے مظاہر میں سے ہے_و هم يصدون عن المسجد ا لحرام ...إلا مكاء و تصدية ...بما كنتم تكفرون

"كنتم تكفرون" کے مطلوبہ مصادیق میں سے ایک وہ ناپسندیدہ کردار و رفتار ہے کہ جو اس آیت اور گذشتہ آیت میں بیان ہوئے ہیں ، یعنی مسجد الحرام سے روکنا، تالیاں و سیٹیاں بجانا اور انھیں عبادت کا نام دینا_

۵_ لغو و بیہودہ امور کو عبادت اور دعا قرار دینا، ایک انتہائی ناروا اور ناپسندیدہ فعل ہے_و ما كان صلاتهم عند البيت إلا مكاء و تصدية

٦_ عبادت کیلئے مخصوص، مقدس مقامات کو کھیل کود اور لہو و لعب کے کاموں سے آلودہ نہیں کرنا چاہیئے_

و ما كان صلاتهم عند البيت إلا مكاء و تصدية

۷_ جو کفار، اپنے کفر پر اصرار کرتے ہیں وہی عذاب الہی کے مستحق ہیں_فذوقوا العذاب بما كنتم تكفرون

اقدار:اقدار کی مخالفت ۵

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا عذاب ۳، ۷

اماکن مقدسہ:اماکن مقدسہ کے آداب ٦; اماکن مقدسہ میں بیہودگی ٦

دعا:دعا کی اہمیت ۵; لغو و بیہودگی کے ذریعے دعا ۵; ناپسندیدہ دعا ۵

عبادت:عبادت کی اہمیت ۵; لہو و لعب کو عبادت بنانا ۵; ناپسندیدہ عبادت ۵

عبادت گاہ:عبادت گاہ کے آداب ٦،;عبادت گاہ میں لہو و لعب ٦

عذاب:عذاب کے اسباب ۳، ۷

کفار:کفار اور مسجد الحرام ۱;کفار کی دعا کا طریقہ ۱، ۲;کفار مکہ اور عبادت ۳;کفار مکہ کی دعا ۳;کفار مکہ کی عبادت ۲، ۳

کعبہ:کعبہ کی اہمیت ۳

کفر:کفر پر اصرار ۷;کفر کی نشانیاں ۴

لغو:لغو کے مواقع ۳ ہے، یعنی کفار

مسجد الحرام:مسجد الحرام سے ممانعت ۴;مسجد الحرام کے احکام ۲;مسجد الحرام کے متولی کی شرائط ۲;مسجد الحرام میں تالی بجانا ۱، ۲;مسجد الحرام میں سیٹی بجانا ۱، ۲;مسجد الحرام میں لغو کام کرنا ۴

مؤمنین:مؤمنین اور مسجد الحرام ۴

آیت ۳۶

﴿ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّواْ عَن سَبِيلِ اللهِ فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ وَالَّذِينَ كَفَرُواْ إِلَى جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ﴾.

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا یہ اپنے اموال کو صرف اس لئے خرچ کرتے ہیں کہ لوگوں کو راہ خدا سے روکیں تو یہ خرچ بھی کریں گے اور اس کے بعد یہ بات ان کے لئے حسرت بھی بنے گی اور آخرت میں مغلوب بھی ہوجائیں گے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا یہ سب جہنم کی طرف لے جائیے جائیں گے(۳۶)

۱_ کافر معاشرے ہمیشہ اسلام کے پھیلاؤ کو روکنے کیلئے اپنا مال و دولت صرف کرنے کیلئے تیار رہتے ہیں_

إن الذين كفروا ينفقون أموالهم ليصدوا

انفاق مال کا مطلب، مال و دولت خرچ کرنا ہے اور "سینفقونھا" کے قرینے سے "ینفقون" سے مراد کفار کی حالت کا بیان اسلام کی نشر و اشاعت روکنے کیلئے سرمایہ خرچ کرنے کو تیار ہیں اور اس مقصد کیلئے مال خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرتے_

۲_ خداوند نے مسلمانوں کو، کفار قریش کی طرف سے

مسلمانوں پر حملے اور اسلام کی اشاعت کو روکنے کیلئے بہت بڑی سرمایہ گذاری کے بارے میں آگاہ کیا_
فسينفقونها ثم تكون عليهم حسرة ثم يغلبون

جمع مضاف "أموالهم" کی دلالت عام ہے یعنی ان کا تمام مال و دولت، اور یہ بہت زیادہ اخراجات کرنے کی طرف اشارہ ہے یہ بھی قابل ذکر ہے کہ آیہ مذکورہ کا سیاق اور گذشتہ آیات، مفسرین کے اس قول کی تائی د کررہی ہیں کہ یہ آیہ شریفہ کفار قریش کے بارے میں نازل ہوئی ہے_

۳_ اسلام کی نشر و اشاعت کو روکنے کیلئے کفار کی کوششیں اور بہت زیادہ اخراجات کرنا، بے اثر ہے_
ثم تكون عليهم حسرة

۴_ اسلام کے خلاف مبارزے کا نتیجہ، بہت زیادہ مال و دولت ہاتھ سے کھونا اور حسرت و ندامت سے دوچار ہونا ہے_
ثم تكون عليهم حسرة

۵_ اپنے مال و دولت کی تباہی پر کفار قریش کی حسرت و ندامت ہی اسلام کے خلاف جنگ و جدال پر ان کے مال خرچ کرنے کا نتیجہ ہے_ثم تكون عليهم حسرة ثم يغلبون

چونکہ مال و دولت خرچ کرنے سے کفار کا مقصد، اسلام کی اشاعت کو روکنا تھا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی حسرت و ندامت اس لئے تھی کہ ان کا مال و دولت بھی ضاءع ہوگیا ہے اور وہ اپنے مقصد تک بھی نہیں پہنچ سکے، یہ بھی قابل ذکر ہے کہ جملہ "ثم يغلبون" دلالت کررہاہے کہ ان کی ندامت فقط دنیا میں ہے_

۶_ خداوند نے، کفار قریش کی حق کے خلاف کی جانے والی جد و جہد کے بے نتیجہ رہ جانے کی بشارت، صدر اسلام کے مسلمانوں کو دے دی تھي_ثم تكون عليهم حسرة ثم يغلبون

۷_ خداوند نے ایک غیبی خبر کے ذریعے کفار قریش کی شکست سے صدر اسلام کے مسلمانوں (کو آگاہ کیا) اور انھیں بشارت دي_ثم يغلبون

۸_ اسلام اور راہ خدا کے خلاف لڑنے والے کفار کی حتمی سرنوشت، ان کی آخری شکست ہے_ثم يغلبون

۹_ حق کے خلاف لڑنے والے کفار کی سزا (ابدي) جہنم ہے_والذين كفروا إلى جهنم يحشرون

۱۰_ شکست کھانے کے بعد پہلے کی طرح کفر پر ڈٹے رہنے والے کفار قریش، ہی اہل دوزخ میں سے ہیں_

والذين كفروا الى جهنم يحشرون

"ثم يغلبون" کے بعد "الذين كفروا" كا تكرار اس بات كى طرف اشاره ہے كہ كفار قريش كا ايك گروه اپنى شكست اور مسلمانوں كے غلبے كے بعد بھى اپنے كفر پر ڈٹا رہے گا ان كى سزا جہنم ہے، اور ان ميں سے ايك گروه اسلام كو قبول كرے گا اور يہى لوگ اہل نجات ہونگے_

۱۱_ اسلام کے خلاف، كفار كى گذشتہ جد و جہد اور مبارزات، انكے مسلمانوں كى صف ميں داخل ہونے سے مانع ہيں_

ثم يغلبون والذين كفروا إلى جهنم يحشرون

۱۲_ كفار مكہ كو قيامت كے دن جمع كيا جائيگا اور (پھر) انہيں ايك ساتھ، جہنم كى طرف لے جايا جائيگا_

والذين كفروا إلى جهنم يحشرون

اسلام: اسلام كى اشاعت روكنا ۱، ۲، ۳; اسلام كے خلاف مبارزه ۱۱; اسلام كے خلاف مبارزے كا انجام ۸;

اسلام كے خلاف مبارزے كے آثار ۴، ۵; تاريخ صدر اسلام ۷; قبول اسلام كى اہميت ۱۱

الله تعالى : الله تعالى كى بشارت ۶،۷; الله تعالى كى طرف سے خبردار كيا جانا ۲

انفاق: ناپسنديده انفاق ۱; ناپسنديده انفاق كے آثار ۴

پشيماني: پشيمانى كے علل و اسباب ۴

جهنمى لوگ: ۱۰

حسرت: حسرت كے علل و اسباب ۴، ۵

حق: حق كے خلاف مبارزے كى سزا، ۹

حق لوگ: حق كے مخالفين كى شكست ۶/ غيبى خبريں : ۶، ۷

قريش: كفار قريش اور اسلام ۲، ۵; كفار قريش كى پشيمانى ۵; كفار قريش كى حسرت ۵; كفار قريش كى سزا، ۱۰; كفار قريش كى شكست ۶، ۷، ۱۰

كفار: كفار اور اسلام ۱، ۳، ۸، ۱۱; كفار كا اسلام ۱۱; كفار كا انجام ۸; كفار كا انفاق ۱، ۲، ۳; كفار كا جہنم ميں ہونا ۹، ۱۲; كفار كى سازش كى شكست ۳، ۴، ۶; كفار كى سزا، ۹; كفار كى شكست ۸; كفار كے مال كى تباہى ۴، ۵

كفار مكہ:

کفار مکہ، قیامت میں ۱۲

کفر: کفر پر اصرار کی سزا، ۱۰

مسلمان: مسلمانوں پر حملہ ۲; مسلمانوں کو بشارت ٦، ۷; مسلمانوں کو متوجہ کرنا ۲

معاشرہ: کافر معاشرہ ۱

آیت ۳۷

﴿ لِيَمِيزَ اللهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلَىَ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعاً فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ أُوْلَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴾.

تاکہ خدا خبیث کو پاکیزہ سے الگ کردے اور پھر خبیث کو ایک پر ایک رکھ کر ڈھیر بنادے اور سب کو اکٹھا جہنم میں جھونک دے کہ یہی لوگ خسارہ اور گھاٹے والے ہیں (۳۷)

۱_ خداوند، کفار کو جہنم کی طرف بھیج کر، ناپاک لوگوں کو پاک لوگوں سے جدا کردے گا_

إلی جهنم یحشرون، لیمیز الله الخبیث من الطیب

یہ مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "لیمز اللہ"، "یحشرون" کے متعلق ہو_

۲_ دین کے خلاف لڑنے والے کفار، ناپاک و پلید ہیں اور اہل ایمان پاک ہیں_ لیمیز الله الخبیث من الطیب

۳_ قیامت، ناپاک لوگوں کو پاک لوگوں سے جدا کرنے کا ایک مناسب مقام ہوگا_

إلی جهنم یحشرون لیمیز الله الخبیث من الطیب

۴_ جو لوگ اپنے مال و دولت کو اسلام کے خلاف مبارزے کیلئے خرچ کرتے ہیں وہی ناپاک اور خسارہ اٹھانے والے ہیں_ فسینفقونها ...والذین کفروا إلی جهنم یحشرون_ لیمیز الله الخبیث من الطیب

۵_ کفر و ایمان اختیار کرنے اور اسکے لئے کوشش کرنے

کے سلسلے میں انسانوں کو آزادی دینے کا مقصد، ناپاک لوگوں کو پاک لوگوں سے جدا کرنا ہے_*

فسينفقونها ...والذين كفروا إلى جهنم يحشرون، ليميز الله الخبيث من الطيب

مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "ليميز الله "گذشتہ آیت کے ضمنی معنی (کفر اور ایمان اختیار کرنے میں آزادی عطا کرنے اور دنیا میں انسانوں کو مہلت دینے کے متعلق ہو) یہ بھی قابل ذکر ہے کہ اس معنی کی طرف رجحان اس لئے ہے کہ جملہ "فيجعله جهنم" کے مطابق "ليميز" کا "إلى جهنم يحشرون" کی طرف متعلق ہونا ابہام سے خالی نہیں ہے_

٦_ خداوند ناپاک لوگوں کو پاک لوگوں سے جُدا کرنے کے بعد، ان کو قیامت میں اکٹھا کرکے ایک ساتھ جہنم میں ڈالے گا_

و يجعل الخبيث بعضه على بعض فيركمه جميعا فيجعله فى جهنم

رکم (یرکم کا مصدر ہے) جسکا معنی کسی چیز کو جمع کرکے ایک جگہ اکٹھا کرنا ہے_

٧_ حق سے بیزار کفار ہی حقیقی خسارہ اٹھانے والے ہیں_أولئك هم الخسرون

٨_ انسان کا حقیقی خسارہ، اسکا دوزخی ہونا ہے_فيجعله فى جهنم اولئك هم الخسرون

اسلام: اسلام کے خلاف مبارزہ ۴

انسان: اختیار انسان کا فلسفہ ۵

انفاق: ناپسندیدہ انفاق ۴

اہل جہنم: اہل جہنم کا خسارہ ۸

پاک لوگ: پاک لوگوں کی تشخیص ۳، ۵; قیامت کے دن پاک لوگ ۱، ۳

پلید لوگ: پلیدوں کی تشخیص ۳، ۵; پلید کا جہنم میں جانا ٦; قیامت کے دن پلید لوگ ۱، ۳، ٦

پليدي: پلیدی کی تشخیص ٦

جہنم: سب کا اکٹھا جہنم میں ڈالا جانا ٦

خسارہ: خسارے کے موارد، ۸

خسارہ اٹھانے والے لوگ: ۸، ۴

دین: دین کے خلاف مبارزہ ۲

قیامت: قیامت کی صفات ۳

کفار: حق مخالفکفار ۷; کفار اور دین ۲; کفار کا جہنم میں جانا ۱; کفار کا خسارہ ۷; کفار کی پلیدي ۲

مؤمنین: مؤمنین کی پاکی ۲; مؤمنین کے فضائل ۲

آیت ۳۸

﴿ قُل لِلَّذِينَ كَفَرُواْ إِن يَنتَهُواْ يُغَفَرْ لَهُم مَّا قَدْ سَلَفَ وَإِنْ يَعُودُواْ فَقَدْ مَضَتْ سُنَّةُ الأَوَّلِينِ ﴾ .

پیغمبر آپ کافروں سے کہہ دیجئے کہ اگر یہ لوگ اپنے کفر سے باز آجائیں تو ان کے گذشتہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے لیکن اگر پھر پلٹ گئے تو گذشتہ لوگوں کا طریقہ بھی گذر چکا ہے(۳۸)

۱_ خداوند نے زمانہ بعثت کے حق مخالف کفار کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مبارزہ ترک کرنے کی دعوت دي_

قل للذين كفروا إن ينتهوا يغفر لهم

"انتهاء" کا معنی نہی کو قبول کرنا ہے، یعنی کسی امر سے نہی کی گئي ہو تو اسے انجام نہ دینا، بنابراین "ينتهوا" کا متعلق مسلمانوں کے خلاف کفار کی شرارتیں ہیں لہذا جملہ "إن ينتهوا" دلالت کررہاہے کہ خداوند نے کفار کو مسلمانوں کے خلاف جنگ و جدال سے نہی فرمائی ہے_

۲_ عصر بعثت کے حق مخالف کفار کو بتایا گیا کہ اگر وہ اسلام کے خلاف دشمنی چھوڑدیں گے تو ان کی گذشتہ خطاؤں سے چشم پوشی کی جائیے گي_قل للذين كفروا إن ينتهوا يغفر لهم ما قد سلف

"إن ينتهوا" کے متعلق کے بارے میں دو نظریئے پیش کیئے گئے ہیں ایک نظریہ یہ ہے کہ (اس کا متعلق) کفر ہے اوردوسرا نظریہ یہ ہے کہ (اس کا متعلق) وہ اعمال ہیں کہ جن کا ذکر آیت نمبر ۳٦ میں کیا گیا ہے یعنی اسلام کے خلاف سرمایہ

گذاری اور شرارتیں، جملہ "إن یعودوا" بھی اسی دوسرے نظریئے ی تائی د کرتا ہے، قابل ذکر ہے کہ اس نظریہ کی بناء پر "یغفر لھم ..." سے مراد کفار کی گذشتہ شرارتوں کا انتقام نہ لینا ہے_

٣_ اسلام کے خلاف جنگ و جدال کرنے والے کفار کے بارے میں، سابقہ لوگوں کی بُری سرنوشت اور انجام میں بتلاء ہونے کی خدا کی طرف سے دی گئي دھمکي_و إن يعودوا فقد مضت سنت الأولين

"ان یعودوا ..." کا جواب شرط، حذف ہوگیا ہے اور جملہ "فقد مضت ..." اس کی جگہ لایا گیا ہے، لہذا تقدیر کلام یوں ہے، "و إن يعودوا فانتقمنا منهم كما انتقمنا من الأولين ..."

٤_ خداوند متعال نے اپنی سنت کی بناء پر، گذشتہ زمانے کے حق مخالف کفار کو انکے (برے) اعمال کی سزا دی ہے_
و إن يعودوا مضت سنت الأولين

٥_ خداوند متعال نے، حق مخالف کفار کو اپنے جیسے (اعمال انجام دینے والے لوگوں) کی بُری سرنوشت سے عبرت حاصل کرنے کی دعوت دی ہے_و إن يعودوا فقد مضت سنت الأولين

٦_ حق کے مخالف کفار کو ہلاک کرنا اور انہیں سزا دینا، سنت الہی ہے_و إن يعودوا فقد مضت سنت الأولين

٧_ خداوند نے زمانہ بعثت کے کفار کو دوبارہ شرارت اور فتنہ شروع کرنے کی صورت میں، ہلاکت و نابودی کی دھمکی دي_
و إن يعودوا فقد مضت سنت الأولين

٨_ پیغمبر اکرم صلى الله عليه وآله وسلم خداوند کی جانب سے مأمور تھے کہ اپنے زمانے کے کفار تک، حق مخالف لوگوں کی ہلاکت و نابودی کے بارے میں سنت الہی کو ابلاغ کریں_قل للذين كفروا ...إن يعودوا فقد مضت سنت الأولين

٩_ پیغمبر اکرم صلى الله عليه وآله وسلم ، بیدار اور تنبیہ یافتہ کفار تک رحمت اور مغفرت الہی کا پیغام پہنچانے پر مأمور تھے_
قل للذين كفروا إن ينتهوا يغفر لهم

مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "إن ینتھوا" کا متعلق کفر ہو یعنی اگر انھوں نے کفر سے ہاتھ کھینچ لیا...

١٠_ دین اور دینداری کی طرف مائل کرنے کیلئے گمراہوں کے دل میں مغفرت اور رحمت الہی کی امید پیدا کرنا ضروری ہے_قل للذين كفروا إن ينتهوا يغفر لهم

١١_ علی بن دراج الاسدی قال: دخلت علی أبی جعفر عليه السلام فقلت لہ: إنی کنت عاملا لبنی

أمية فاصبت مالا كثيرا ...فلی توبة" ؟ قال: نعم توبتك فی كتاب الله "قل للّذين كفروا إن ينتهوا يغفر لهم ما قد سلف [1]

علی بن دراج اسدی کہتے ہیں: میں امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، میں بنی امیہ کا عامل تھا اور بہت زیادہ مال میرے ہاتھ لگا ...آیا میری توبہ قبول ہوگی؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں تیری توبہ کا حکم کتاب خدا میں (یوں) آیا ہے "جو لوگ کافر ہوگئے ہیں، ان سے کہو اگر وہ مخالفت (حق) چھوڑدیں تو ان کے گذشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

اسلام:اسلام کے خلاف مبارزہ ۳;اسلام کے خلاف مبارزہ ترک کرنا ۱، ۲

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی دعوت ۵،۱; اللہ تعالی کی دہمکی ۳،۸; اللہ تعالی کی رحمت ۹; اللہ تعالی کی سنین۸،۶،۴; اللہ تعالی کی مغفرت ۹/ امیدواري:امیدواری کے آثار ۱۰

تاریخ:تاریخ سے عبرت ۵

تبلیغ:تبلیغ کا طریقہ ۱۰

خطا:خطا کا معاف ہونا ۲

دھمکي:ہلاکت کی دھمکي۷، ۸

دینداري:دینداری کا زینہ ۱۰

رحمت:رحمت کی امیدواری ۱۰

کفار:حق مخالف کفار ۱، ۲، ۵، ۸; حق مخالف کفار کو دھمکي۷; حق مخالف کفار کی سزا، ۳، ۴، ۶; صدر اسلام کے کفار ۱، ۲، ۷، ۸; کفار اور اسلام ۱; کفار اور مسلمان ۱ ; کفار کو دھمکي۳;کفار کے خلاف مبارزہ ۸; گذشتہ زمانے کے کفار ۴، ۵;متنبہ کفار کی مغفرت ۹

گذشتہ زمانے کے لوگ:گذشتہ زمانے کے لوگوں کا انجام ۳

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کفار۸; محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذمہ داری ۸، ۹

مغفرت:مغفرت کی امیدلانا ۱۰

---

۱) تفسیر عیاشی ج/۲ص ۵۵ ح ۴۷ نورالثقلین ج/۲ص ۱۵۴ ح ۹۴_

آیت ۳۹

﴿ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّه فَإِنِ انتَهَوْاْ فَإِنَّ اللّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴾.

ار تم لوگ ان کفار سے جہاد کرو یہاں تک کہ فتنہ کا وجود نہ رہ جائیے اور سارا دین صرف اللہ کے لئے رہ جائیے پھر اگر یہ لوگ باز آجائیں تو اللہ ان کے اعمال کا خوب دیکھنے والا ہے(۳۹)

۱_ فتنہ کے ختم ہوجانے تک کفار کے ساتھ جنگ و جہاد کرنا اہل ایمان کی ذمہ داری ہے_و قتلوهم حتی لا تکون فتنة

۲_ فتنہ اور فتنہ پردازوں کے خلاف جہاد کرنے کی ضرورت_و قتلوهم حتی لا تکون فتنة

۳_ اسلام کی نشر و اشاعت کو روکنے کیلئے مال و دولت خرچ کرنا، فتنہ انگیزی کے مصادیق میں سے ہے_
إن الذین کفروا ینفقون أموالهم لیصدوا عن سبیل الله ...و قتلوهم حتی لا تکون فتنة

۴_ خداوند کا اہل ایمان کو حکم ہے کہ وہ دنیا میں دین خدا کی حاکمیت قائم ہوجانے تک کفار کے ساتھ جہاد کریں_
و قتلوهم حتی ...یکون الدین کلّه لله

۵_ اسلام میں جنگ و جہاد (کے احکام کي) تشریع کا مقصد، دین خدا کی نشر و اشاعت کرنا اور اسے عالمی دین بنانا ہے_
و قتلوهم ...و یکون الدین کله لله

۶_ دین خدا کی اشاعت روکنے اور اسلام کے خلاف فتنہ پردازی کرنے سے ہاتھ کھینچ دینے کی صورت میں کفار کے ساتھ مبارزہ ترک کرنا ضروری ہے_فإن انتهوا فإن الله بما یعملون بصیر

گذشتہ جملوں کے قرینے سے "انتهوا" کا متعلق، فتنہ انگیزی اور دین الہی کی حاکمیت کو روکنا ہے_

۷_ خداوند نے اسلام کے خلاف مبارزہ ترک کرنے والے کفار کے اعمال پر اپنی نظارت کے بیان کے ذریعے، صدر اسلام کے مسلمانوں کو ان کی سازشوں سے غفلت میں پڑنے سے محفوظ کردیا_فإن انتهوا فإن الله بما یعملون بصیر

۸_ صدر اسلام کے مسلمان، ان کفار کی خفیہ سازشوں سے پریشان تھے کہ جو (مسلمانوں سے) دشمنی اور عداوت ترک کرکے صلح کرنے پر راضی ہوچکے تھے_فإن انتهوا فإن الله بما یعملو ن بصیر

"قتلوھم" کے قرینے سے "انتھوا" کا جواب شرط "فلا تقاتلوھم" کی طرح کا ایک جملہ ہے یعنی اگر کفار نے فتنہ پردازی کو چھوڑ دیا اور صلح و مسالمت کا راستہ اپنا لیا تو ان سے جنگ نہ کرو، اس معنی کے مطابق پتہ چلتاہے کہ کفار کے اس گروہ کے اعمال سے خداوند کے علم کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو اس پریشانی سے نجات دلائی جائیے کہ کہیں ان (کفار) کی صلح جوئی کسی دوسرے فتنے اور سازش کا مقدمہ نہ ہو_

۹_ انسانوں کے تمام اعمال پر خداوند کی دقیق نظارت ہے_فان اللہ بما یعملون بصیر

۱۰_عن محمد بن مسلم قال: قلت لأبی جعفر عليه‌السلام : فی قول اللہ عن ذکرہ "و قاتلوھم حتی لا تکون فتنة ..." فقال: لم یجیء تأویل ھذہ الآیة بعد ...فلو قد جاء تأویلھا لم یقبل منھم و لکنھم یقتلون حتی یوحّد اللہ عزوجل و حتی لا یکون شرك (۱)

محمدبن مسلم کہتے ہیں میں نے امام باقر عليه‌السلام سے عرض کي: خداوند عزوجل کے اس فرمان سے کیا مراد ہے کہ جس میں فرمایا گیا ہے کہ "ان (کفار) کے ساتھ لڑو یہاں تک کہ فتنہ ختم ہوجائیے" آپ عليه‌السلام نے فرمایا: اس آیت کی تأویل ابھی تک نہیں ائی ...پس جب اس کی تأویل ائے گي ...تو کفار قتل کئے جائیں گے، یہاں تک کہ خداوند عزوجل کی وحدانیت (کا چرچا عام ہوجائیے گا) اور شرک کا نام و نشان نہیں رہے گا_

احکام:فلسفہ احکام ۵

اسلام:اسلام کی اشاعت سے ممانعت ۳; اسلام کے ساتھ مبارزہ ۶، ۷;تاریخ صدر اسلام ۸

افساد:فتنہ و فساد کو ترک کرنا ۶

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی نظارت ۹،۷; اللہ تعالی کے اوامر ۴

انسان:

---

۱)کافی ج/۸ص ۲۰۱ ح ۲۴۳، نورالثقلین ج/۲ ص ۱۵۴ ح ۹۵_

عمل انسان ۹

انفاق:ناپسندیدہ انفاق ۳

جہاد:جہاد کے آثار ۵; فلسفہ جہاد ۵;کفار سے جہاد ۴

دین:حاکمیت دین کی اہمیت ۴; دین کی اشاعت ۵، ٦

فساد:فساد کے خلاف مبارزہ ۱، ۲; فساد کے مواقع ۳، نابودی فساد، ۱

کفار:صدر اسلام کے کفار کی سازش ۷;کفار اور اسلام ٦، ۷;کفار کا دشمنی ترک کرنا ۸; کفار کا عمل ۷; کفار کی سازش ۸ ;کفار کی صلح ۸; کفار کے ساتھ مبارزہ ترک کرنا ٦; کفار کے خلاف مبارزہ ۱، ۴

مسلمان:صدر اسلام کے مسلمان ۷; صدر اسلام کے مسلمانوں کی پریشانی ۸; مسلمانوں کو متوجہ کرنا ۷

مفسدین:مفسدین کے خلاف مبارزہ ۲

مؤمنین:مؤمنین کی ذمہ داري ۱، ۴

آیت ۴۰

﴿ وَإِن تَوَلَّوْاْ فَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ مَوْلاَكُمْ نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴾.

اور اگر دوبارہ پلٹ جائیں تو یاد رکھو کہ خدا تمھارا مولا اور سرپرست ہے اور وہ بہترین مولا و مالک اور بہترین مددگار ہے(۴۰)

۱_ اہل ایمان کو چاہیئے کہ وہ خداوند کی نصرت اور سرپرستی پر اعتقاد (راسخ) رکھتے ہوئے فتنہ انگیز کفار کے خلاف جہاد کریں
_و إن تولّوا فاعلموا أن الله مولكم نعم المولى و نعم النصير

"تولّوا" کا متعلق فتنہ انگیزی سے ہاتھ اٹھانا ہے، یعنی "إن تولوا عن الانتهاء فلم يتركوا الفتنة" اور گذشتہ آیت کے قرینے سے شرط کا جواب "فقاتلوهم" جیسا کوئي جملہ ہے_

۲_ خداوند، مؤمنین کا سرپرست اور بہترین مددگار و ناصر ہے_نعم المولى و نعم النصير

۳_ یہ خداوند کی سرپرستی اور نصرت پر اہل ایمان کا اعتقاد ہے کہ جس کی وجہ سے وہ دشمنان دین سے نہیں ڈرتے اور اس کے فرمان جہاد پر عمل کرتے

ہیں_فإن تولّوا فاعلمو أن الله مولكم نعم المولی و نعم النصير

جملہ "فاعلموا..." اپنا مدعی بیان کرنے کے علاوہ، مسلمانوں کے حوصلے بلند کرنے کیلئے نازل ہوا ہے کہ وہ فتنہ انگیز دشمنوں کے ساتھ جہاد کریں_

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی امداد۳،۲; اللہ تعالی کی ولایت ۳،۲،۱

ایمان: امداد الہی پر ایمان ۱

جہاد: کفار کے خلاف جہاد، ۱ ; مفسدین کے خلاف جہاد۱

حوصلہ بلند کرنا: حوصلہ بلند کرنے کا سبب ۳

دین: دشمنان دین ۳

شجاعت: شجاعت کے اسباب ۳

مؤمنین: مؤمنین کا ایمان ۲; مؤمنین کا جہاد ۳; مؤمنین کی امداد ۲; مؤمنین کی ذمہ داری ۱

آیت ۴۱

﴿ وَاعْلَمُواْ أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ إِن كُنتُمْ آمَنتُمْ بِاللّهِ وَمَا أَنزَلْنَا عَلَى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ وَاللّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴾.

اوریہاں جان لو کہ تمھیں جس سے بھی فائدہ حاصل ہو اس کا پانچواں حصّہ اللہ ، رسول ، رسول کے قرابتدار ، ایتام ، مساکین اور مسافران غربت زدہ کے لئے ہے اگر تمھارا ایمان اللہ پر ہے اور اس نصرت پر ہے جو ہم نے اپنے بندے پر حق و باطل کے فیصلہ کے دن جب دو جماعتیں آپس میں ٹکرا رہی تھیں نازل کی تھی اور اللہ ہر شے پر قادر ہے(۴۱)

۱_ مسلمان مجاہدین کو چاہیئے کہ وہ جنگی غنائم کا خمس اداء کریں_

أنما غنمتم من شيء فإن لله خمسه

"ما غنمتم" چونکہ آیات جنگ کے درمیان واقع ہے اس لئے اس کے مطلوبہ مصادیق میں سے ایک وہ چیزیں ہیں کہ جو دشمن سے لی جاتی ہیں اور ان پر جنگی غنائم کا اطلاق ہوتا ہے_

۲_ مالی منافع کا خمس (پانچواں حصہ) خواہ کتنا ہی کم کیوں نہ ہو، ادا کرنا چاہیے_و اعلموا أنما غنمتم من شيء فان لله خمسه

"غنمتم" کا مصدر "غُنم" ہے جسکا معنی فائدہ حاصل کرنا ہے، راغب "مفردات" میں کہتے ہیں: غنم، بھیڑ بکریوں کے فائدے کو کہتے ہیں اور پھر یہ کلمہ ہر اس چیز کے بارے میں استعمال ہونے لگا کہ جو فائدے میں حاصل ہوتی ہے، خواہ وہ جنگ میں حاصل ہو یا کسی اور طریقے سے "من شيئ"، "ما" موصولہ کا بیان اور توضیح ہے اور اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ ہر حاصل ہونے والے فائدے کا خمس ادا کرنا چاہیئے خواہ وہ کتنا ہی کم کیوں نہ ہو_

۳_ جنگ و جہاد کے مسائل کے ساتھ ساتھ، غنائم کے شرعی حکم کی طرف متوجہ رہنے کی ضرورت_
و اعلموا أنما غنمتم من شيئ

۴_ جنگی غنائم اور دوسرے مالی منافع، سب کے سب غنیمت حاصل کرنے والے اور مالی فائدہ لینے والے کے ہیں سوائے اس کے خمس (پانچویں حصے) کے_و اعلموا أنما غنمتم من شيء فأن الله خمسه

۵_ جنگی غنائم اور دوسری درآمدات و منافع کا خمس (پانچواں حصہ) خدا و پیغمبر ﷺ اور آپ ﷺ کے قرابت داروں کا ہے_فأن لله خمسه و للرسول و لذی القربی

"ذی القربی" کا معنی رشتے دار و اقارب ہے، چونکہ اقارب کا ایک اضافی معنی ہے کلامی قرائن سے واضح ہوجاتاہے کہ اقارب سے کیا مراد ہے، یہاں "ذی القربی" سے مراد کلمہ "الرسول" کے قرینے سے، پیغمبر اکرم ﷺ کے عزیز و اقارب ہیں، در حقیقت "القربی" میں "ال" مضاف الیہ کا جانشین ہے، یعنی "للرسول و لذی قرباہ"

٦_ یتیموں، مسکینوں اور مسافروں (ابن سبیل) کو غنائم او ر دوسرے مالی منافع کے خمس سے بہرہ مند ہونا چاہیئے_
والیتمی والمسکین وابن السبیل

۷_ یتیم، مساکین اور مسافرین (ابن سبیل) اس صورت میں خمس سے استفادہ کرسکتے ہیں کہ جب وہ پیغمبر ﷺ کے قرابت دار (ذی القربی) ہوں_*والیتمی والمسکین وابن السبیل

مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "الیتامی و غیرہ کا "ال" مضاف الیہ کا جانشین ہو یعنی یتامی الرسول و...

۸_ اسلام کا حقوقی اشخاص (یعنی حقداروں) کی مالکیت کو قبول کرنا_ولذی القربی والیتمی والمسکین

۹_ اسلام میں اقتصادی مسائل کا مقصد، ضرورت مندوں کی ضرورت کو پورا کرنا ہے_
و لذی القربی والیتمی و المسکین وابن السبیل
۱۰_ غنائم اور دوسرے مالی منافع کا خمس ادا کرنا، خدا پر ایمان اور جنگ بدر میں خدا کی عطا کی ہوئی فتح و نصرت پر ایمان رکھنے کی علامت ہے_فأن الله خمسه و للرسول ...ان کنتم ء امنتم بالله و ما أنزلنا علی عبدنا
ہوسکتاہے "ما أنزلنا ..." سے مراد وہی غیبی امداد الہی ہو کہ جس کے سائے میں جنگ بدر میں مسلمانوں نے فتح و نصرت حاصل کی تھي_
۱۱_ خمس کے احکام کی تشریع کا سبب، مسلمانوں کو خدااور اسکی آیات پر ایمان کے بارے میں اپنے دعوی میں آزماناہے_و اعلموا أنما غنمتم
مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب جملہ "والله علی کل شيء قدیر" ادائی گی خمس کے لزوم پر ناظر ہو، یعنی یہ فرمان (خمس) اس لئے نہیں کہ خداوند کو تمہارے مال و دولت کی ضرورت ہے اور وہ نیازمندوں (اور ضرورت مندوں) کی ضرورت پوری نہیں کرسکتا، بلکہ اس فرمان کا مقصد ایک تو سچے اور جھوٹے مؤمنین میں تمیز دینا ہے (کہ کون اپنے دعوی ایمان میں سچا ہے) دوسرا یہ کہ ہر معاشرے کے محتاج اور ضرورت مند افراد کی ضرورت اسی معاشرے میں سے پوری ہوتی رہے (تا کہ وہ دوسروں کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائیں)_
۱۲_ مسلمانوں کیلئے، حکم خمس اور اسے اس کے مالکوں تک پہنچانے سے نافرمانی کرنے کے بہت سے راستے موجود ہیں_
و اعلموا أنما غنمتم من شیئ ...إن کنتم أمنتم
یہ کہ خمس ادا کرنا، خدا اور اسکی آیات پر ایمان کی نشانی سمجھی جاتی ہے، اور اسی لئے اس پر بہت زیادہ تاکید کی گئي ہے، اسی بناء پر یہ مفہوم اخذ کیا گیا ہے_
۱۳_ خداوند متعال نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود مبارک کی برکت سے، مسلمانوں کو جنگ بدر میں فتح و نصرت عطا فرمائی _و ما أنزلنا علی عبدنا
چونکہ اسی سورہ کی ۹ سے ۱۲ تک آیات میں الہی امداد و نصرت کو سب مجاہدین بدر کیلئے قرار دیا گیا ہے اور یہ آیت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس "امداد الهي" کا محل نزول شمار کررہی ہے (یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے یہ امداد الہی عطا ہوئي ہے) اس سے پتہ چلتاہے کہ اس امداد و نصرت کے نزول میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود مبارک بہت زیادہ دخیل ہے_

۱۴_ پیغمبر اکرم صلى الله عليه وآله وسلم خداوند کے کامل بندے ہیں اور اس کی بارگاہ میں بہت زیادہ مقام و منزلت کے حامل ہیں_
و ما أنزلنا على عبدنا

"عبدنا" سے مراد پیغمبر اکرم صلى الله عليه وآله وسلم ہیں اور خداوند کا آپ صلى الله عليه وآله وسلم کی "ہمارے بندے" کے عنوان سے توصیف کرنا، بندگی خدا میں آپ صلى الله عليه وآله وسلم کے کامل خلوص کی طرف اشارہ ہے_

۱۵_ جنگ بدر، ایمان و کفر کے محاذکی باہمی صف آرائی کا میدان، حق و باطل کی تشخیص و تمیز کا مقام اور حقانیت پیغمبر صلى الله عليه وآله وسلم کے ثبوت کا موقع تھا_یوم الفرقان یوم التقی الجمعان

"الفرقان" میں "ال" عہد ذکری ہے اور جنگ بدر کی طرف اشارہ ہے، اور فرقان یعنی وہ چیز کہ جس کے ذریعے دو یا چند چیزوں میں تمیز و تشخیص کی جائیے_ خداوند نے جنگ بدر کو اس لئے "فرقان" کا نام دیا ہے کہ اس جنگ میں مشرکین کی فتح و کامیابی کی شرائط موجود ہونے کے باوجود، مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئي اور یہ پیغمبر صلى الله عليه وآله وسلم اسلام اوردین اسلام کی حقانیت کی ایک نشانی تھي_

۱۶_ جنگ بدر میں خداوند کی خاص امداد کے ذریعے حق و باطل میں تشخیص و تمیز ہوجانا، اس کی قدرت مطلقہ کی علامت ہے_یوم الفرقان یوم التقی الجمعان واللہ علی کل شيء قدیر

مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب جملہ "واللہ ..." جنگ بدر کے یوم "یوم الفرقان" ہونے کی طرف ناظر ہو_

۱۷_ خداوند قدرت مطلقہ رکھتاہے اورہر کام انجام دینے پر قادر ہے_واللہ علی کل شيء قدیر

۱۸_ جنگ بدر میں مسلمانوں کی امداد ہونا اور ان کا فتح سے ہمکنار ہونا، خداوند کی قدرت مطلقہ کی نشانی ہے_
و ما أنزلنا على عبدنا ...و الله على كل شيء قدير

جملہ "واللہ ..." ہوسکتاہے ان تمام حقائق کی طرف اشارہ ہو کہ جو مذکورہ آیت میں بیان ہوئے ہیں ، من جملہ، جنگ بدر میں خداوند کی مدد و نصرت بھی ہے کہ جس پر جملہ "و ما أنزلنا ..." دلالت کررہاہے_

۱۹_ خمس کی تشریع کا سبب دینی معاشرے کی ضروریات کو خود مسلمانوں کے ذریعے پورا کرنا ہے، نہ یہ کہ خداوند ان کی ضروریات پورا کرنے پر قادر نہیں ہے_واعلموا أنما غنمتم من شيئ ...واللہ علی کل شيء قدیر

۲۰_عن أبی جعفر عليه السلام فی قول الله عزوجل: "و اعلموا أنما غنمتم من شيء فأن لله خمسه و للرسول و لذی القربی

" قال: هم قرابة رسول الله ﷺ ...[1] امام باقر عليه السلام سے آیہ مجیدہ "و اعلموا إنما غنمتم من شیئ ...ولذی القربی " کے بارے میں منقول ہے کہ "ذی القربی " سے مراد رسول خدا ﷺ کے قرابت دار ہیں ...

۲۱_احمد بن محمد بن أبی نصر عن الرضا عليه السلام قال: سئل عن قول الله عزوجل: "و اعلموا أنما غنمتم من شيء فأنَّ لله خمسه و للرسول و لذی القربی " فقیل له: "فما كان لله فلمن هو؟ فقال: لرسول الله ﷺ و ما كان لرسول الله ﷺ فهو للامام فقیل له: أرأيت إن كان صنف من الأصناف أكثر و صنف أقل ما يصنع به؟ قال: ذلك إلى الامام ...[2] احمد بن محمد بن ابی نصر کہتے ہیں: امام رضا عليه السلام سے خداوند عزوجل کے اس قول "واعلموا أنما غنمتم..." کے بارے میں پوچھا گیا کہ جو (خمس) خدا کیلئے ہے وہ کس کیلئے ہے؟ آپ عليه السلام نے فرمایا رسول خدا ﷺ کیلئے، اور جو کچھ رسول خدا ﷺ کیلئے ہے وہی امام عليه السلام کیلئے ہے، امام عليه السلام سے پوچھا گیا (خمس کے مصرف والي) اصناف میں سے کوئي صنف زیادہ ہو اور کوئي کم ہو تو کیا کرنا چاہیئے؟ آپ عليه السلام نے فرمایا: اس کا اختیار امام عليه السلام کے پاس ہے...

۲۲_عن حكيم مؤذن بن عيسى قال: سألت أباعبدالله عليه السلام عن قول الله عزوجل: "و اعلموا أنما غنمتم من شيئ ..." ...قال:هی والله الافادة يوما بيوم: ...[3]

حکیم مؤذن بن عیسی کہتے ہیں: میں نے امام صادق عليه السلام سے آیہ مجیدہ "و اعلموا أنما غنمتم من شيئ ..." کے بارے میں سوال کیا_ آپ عليه السلام نے فرمایا: ...خدا کی قسم وہ (غنیمت) ہر روز کی درآمد (و منافع) ہے_

۲۳_عن احدهما عليهما السلام فی قول الله عزوجل: "و اعلموا أنما غنمتم ...ولذی القربی واليتامی والمساكين و ابن السبيل" قال: ...و خمس ذی القربی لقرابة الرسول و الامام، و اليتامی يتامی آل الرسول والمساكين منهم ابناء السبيل، منهم فلا يخرج منهم إلى غيرهم[4] امام صادق عليه السلام یا امام باقر عليه السلام سے خداوند کے قول "و اعلموا أنما غنمتم..." کے بارے میں منقول ہے... خمس ذی القربی، پیغمبر ﷺ اور امام عليه السلام کے قرابت داروں کیلئے ہے، اور "یتامی و مساکین و ابناء السبیل" سے مراد آل رسول ﷺ کے مساکین، یتامی اور ابن سبیل (مسافرین) ہیں، اور یہ ان لوگوں سے باہر نہیں اور دوسرے مراد نہیں ہیں

---

۱) کافی ج/۱ ص ۵۳۹ ح ۲ نوا لثقلین ج/۲ ص ۱۵۵ ح ۹۹_ ۲) کافی ج/۱ ص ۵۴۴ ح/۷ نورا لثقلین ج/۲ ص ۱۵۵ ح ۱۰۰_

۳) کافی ج/۱ ص ۵۴۴ ح/۱۰ نورا لثقلین ج/۲ ص ۱۵۶ ح ۱۰۱/_۴) تھذیب شیخ طوسی ج/۴ ص ۱۲۵ ح/۲ ب ۳۶ نورا لثقلین ج/۲ ص ۱۵۷ ح ۱۰۶_

۲۴_عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم : ...إن عبدالمطلب سنّ فی الجاهلیة خمس سنن أجراها الله فی الاسلام ...و وجد کنزاً فاخرج منه الخمس و تصدق به فأنزل الله تعالی "و اعلموا أنما غنمتم من شيء فأن لله خمسه...[۱]

رسول خدا صلى الله عليه وآله وسلم سے منقول ہے کہ ...حضرت عبدالمطلب نے ایام جاہلیت میں پانچ سنتیں جاری کی تھیں کہ جنہیں خداوند نے اسلام میں باقی رکھا ...(دیگر یہ کہ) جب انھوں نے خزانہ و گنج حاصل کیا تو اس کا خمس ادا کیا اور اس کو صدقہ میں دے دیا پس خداوند نے آیہ مجیدہ نازل فرمائی "و اعلموا انما غنمتم من شیئ ..."

۲۵_عن أبی جعفر علیه السلام : ...لیلة سبع عشرة من شهر رمضان هی لیلة التقاء الجمعین لیلة بدر...[۲]

امام باقر علیه السلام سے منقول ہے:...ماہ مبارک رمضان کی سترہویں رات، شب بدر اور لشکر اسلام و لشکر کفر کے روبرو ہونے کی رات ہے_

ابن السبیل:ابن السبیل کا خرچ پورا ہونا ۶، ۷

احکام: ۱، ۲، ۳، ۵، ۶، ۷

اسلام:تاریخ صدر اسلام ۱۳، ۱۵، ۱۶، ۱۸

اقتصاد:اقتصادی اخراجات میں شامل افراد۷;اقتصادی تعدیل ۶، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۹; اقتصادی نظام کا فلسفہ ۹

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی امداد۱۳، اللہ تعالی کی قدرت ۱۶،۱۹; اللہ تعالی کی قدرت کی حدود۱۷; اللہ تعالی کی قدرت کی نشانیاں ۱۸

امتحان:امتحان کا وسیلہ ۱۱

انحراف:اجتماعی انحراف کا زمینہ ۱۲

ایمان:آیات خدا پر ایمان ۱۱;ایمان کی نشانیاں ۱۰;خدا پر ایمان ۱۰، ۱۱ ;متعلق ایمان ۱۰

باطل:باطل کی تشخیص ۱۵،۱۶

جہاد:

---

۱) من لایحضرہ الفقیہ ج/۴ ص ۲۶۴ ح/۱ ب ۱۷۶ نور الثقلین ج/۲ ص ۱۵۸ ح/۱۰۹_

۲) خصال صدوق ص/۵۰۸ ح/۱ باب السبعة عشر، نور الثقلین ج/۲ ص/۶۱ ح/۱۱۷_

جہاد کی اہمیت ۳

حق: حق کی تشخیص ۱۵، ۱۶

خمس: احکام خمس ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷؛ ادائی گی خمس ۱۰؛ خمس سے اجتناب ۱۲؛ خمس سے استفادے کی شرائط ۷؛ خمس کا فلسفہ ۱۱، ۱۹؛ خمس کا مالک ۵؛ غنائم کا خمس ۱، ۵، ۱۰؛ مصارف خمس ۶، ۷

شخصیت حقوقي: شخصیت حقوقی کی مالکیت ۸

عبودیت: عبودیت کی اہمیت ۱۴

غزوہ بدر: غزوہ بدر کی فتح ۱۰، ۱۳، ۱۸ غزوہ بدر کے آثار ۱۵ غزوہ بدر میں امداد ۱۳، ۱۶

غنائم: غنائم کا مالک ۴؛ غنائم کی اہمیت ۳؛ غنائم کے احکام ۱، ۳، ۴، ۶

مالکیت: مالکیت کے احکام ۸

مجاہدین: مسلمان مجاہدین ۱

محتاج لوگ: محتاج لوگوں کے اخراجات پورے ہونا ۶

محمد ﷺ: اموال محمد ﷺ ۵؛ برکت محمد ﷺ ۱۳؛ حقانیت محمد ﷺ ۱۵؛ عبودیت محمد ﷺ ۱۴؛ محمد ﷺ کے ذی القربی کے اموال ۵؛ محمد ﷺ کے ذی القربی کے حقوق ۷؛ مقامات محمد ﷺ ۱۴

مساکین: مساکین کے اخراجات کا پورا ہونا ۶، ۷

مسلمان: مسلمان اور خمس ۱۲؛ مسلمانوں کا امتحان ۱۱؛ مسلمانوں کی امداد ۱۳، ۱۸؛ مسلمانوں کی ذمہ داری ۱۹؛ مسلمانوں کی فتح ۱۸؛ مسلمانوں میں عصیان ۱۲

معاشرہ: دینی معاشرے کی ضروریات کا پورا ہونا ۱۹

مقربین: ۱۴

واجبات: مالی واجبات ۱، ۲

یتیم: یتیم کی ضروریات پوری ہونا ۶، ۷

آیت ۴۲

﴿ إِذْ أَنتُم بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُم بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَى وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنكُمْ وَلَوْ تَوَاعَدتُّمْ لاَخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيعَادِ وَلَكِن لِّيَقْضِيَ اللّهُ أَمْراً كَانَ مَفْعُولاً لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَن بَيِّنَةٍ وَيَحْيَى مَنْ حَيَّ عَن بَيِّنَةٍ وَإِنَّ اللّهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴾.

جب کہ تم وادی کے قریبی محاذ پر تھے اور وہ لوگ دور والے محاذ پر تھے اور قافلہ تم سے نشیب میں تھا اور اگر تم پہلے سے جہاد کے وعدہ پر نکلتے تو یقینا اس کے خلاف کرتے لیکن خدا ہونے والے امر کا فیصلہ کرنا چاہتا تھا تاکہ جو ہلاک ہو وہ دلیل کے ساتھ اور جو زندہ رہے وہ بھی دلیل کے ساتھ اور اللہ سب کی سننے والا اور سب کے حال دل کا جاننے والا ہے(۴۲)

۱_ جنگ بدر کے موقع پر لشکر اسلام اور لشکر کفر بدر کے علاقے میں واقع ایک درّے کے دو کناروں پر آمنے سامنے مستقر ہوگئے_إذ ا نتم بالعدوة

"عُدوة"کا معنی وادی کا کنارہ" ہے اور"وادي" اس زمین کو کہتے ہیں جو دو پہاڑوں اور ٹیلوں کے درمیان واقع ہو اور ہر وادی دو کناروں (عدوة) کی حامل ہوتی ہے، آیہ شریفہ میں کلمہ "عدوہ" کا تکرار ظاہر کرتا ہے کہ سپاہ اسلام وادی کے ایک کنارے پر تھی اور سپاہ کفر و شرک دوسرے کنارے پر مستقر تھي_

۲_ جنگ بدر میں لشکر ایمان اور لشکر شرک کے درمیان واقع درہ بلندی و پستی (نشیب و فراز) کے لحاظ سے دو مختلف کناروں پر مشتمل تھا_*إذ ا نتم بالعدوة الدنيا و هم بالعدوة القصوى

"دنیا" کا معنی نزدیک تر اور "قصوي" کا معنی دورتر ہے، بظاہر ان دو کناروں اور گھائی وں کی دوری و نزدیکی درّے اور مسطح زمین کے درمیان نسبت کو دیکھتے ہوئے مشخص کی گئي ہے_یعنی آپ ﷺ اس کنارے پر تھے کہ جو مسطح و ہموار زمین کے نزدیک تھا اور کفار اس کنارے پر مستقر تھے کہ جو مسطح زمین سے دور تھا_ دونوں کناروں کی دوری اور نزدیکي، سطح زمین کی نسبت سے ان دونوں کناروں کی بلندی و پستی کے لحاظ سے ہے_

۳_جنگ بدر میں مسلمان نشیب (پستي) والے کنارے پر اور کفار بلندی والے کنارے پر مستقر تھے_

إذ أنتم بالعدوة الدنيا و هم بالعدوة القصوى

۴_ جنگ بدر میں کفار کے مقابلے میں ، مسلمانوں کی کمزور حیثیت و حالت_إذ أنتم بالعدوة الدنیا و هم بالعدوة القصوی
کہا جاسکتاہے کہ بدر کے میدان میں مسلمانوں اورکفار کی حیثیت و حالت بیان کرنے کا مقصد، مسلمانوں کی انتہائی کمزور حیثیت و حالت کی یاد دلانا ہے، جملہ "لیهلك من هلك ..." بھی اس مطلب کی تائی د کرتاہے، چونکہ فتح و کامیابی اس وقت مسلمانوں کی حقانیت پر دلیل بن سکتی ہے کہ جب ظاہری حالات اور شرائط سے کفار کی فتح اور مسلمانوں کی شکست ظاہر ہورہی ہو_

۵_ مجاہدین بدر کے مستقر ہونے کے ساتھ ساتھ قریش کا تجارتی قافلہ بھی سپاہ اسلام سے ذرا دور ایک نشیبی راستے پر چل رہا تھا_و الرکب أسفل منکم
کلمہ "رکب" راکب کی جمع ہے جس کا معنی سواری کرنے والے ہیں اور اہل تفسیر کے مطابق اس سے قریش کا تجارتی قافلہ مراد ہے، تجارتی قافلے کو "سواروں" سے تعبیر کرنا ہوسکتاہے، مسلمانوں سے فرار کی خاطر ان کی سریع حرکت کی طرف اشارہ ہو_

٦_ میدان بدر میں مسلمانوں کے وارد ہونے کے وقت ان کا قریش کے تجارتی قافلہ کی نقل و حرکت سے بے خبر ہونا اور اس (قافلے) کا مسلمانوں کی دسترس سے باہر ہونا_والرکب أسفل منکم
ہوسکتاہے کلمہ "العدوة" کو معرفہ لانا اور اسکے مقابلے میں کلمہ "أسفل" کو نکرہ لانا، مندرجہ بالا مفہوم کی طرف اشارہ ہو، قافلہ (قریش) سے مسلمانوں کی بے خبري، خداوند کی جانب سے "لیقضی الله " کیلئے ایک قسم کی تمہید تھي، یعنی اگر مسلمان، قریش کے تجارتی قافلے کی نقل و حرکت کے راستے سے آگاہ ہوتے تو اس کی طرف دوڑپڑتے جس کے نتیجہ میں جنگ بدر واقع نہ ہوتي_

۷_ میدان بدر میں دونوں لشکروں کا ایک مشخص و معین وقت پر بلکہ طرفین کی منصوبہ بندی کے ساتھ بھی آمنا سامنا ممکن نہیں تھا_و لو تواعدتم لاختلفتم فی المیعد

ہوسکتاہے کلمہ "میعاد" مقررہ وقت کے معنی میں اسم زمان ہو اور ہوسکتاہے مقررہ جگہ کے معنی میں اسم مکان ہو، اور "تواعد" سے مراد مسلمانوں کا اہل مکہ سے وعدہ کرنا ہے، یعنی "و لو تواعدتم أنتم و أهل مكه ..." کہ جسے مندرجہ بالا مفہوم میں طرفین کی منصوبہ بندی سے تعبیر کیا گیا ہے_

۸_ اگر طرفین آپس میں توافق بھی کرلیتے تو بھی جنگ بدر کے موقع پر لشکر کفرا ور لشکر اسلام کے استقرار کی جگہ کا انتخاب ممکن نہ تھا_و لو تواعدتم لاختلفتم فى الميعد

۹_ جنگ بدر کے وقوع اور اس کے موقع و محل کا تعیّن و تقرر، خداوند کے ارادے و تقدیر سے ہوا_
و لكن ليقضى الله أمرا كان مفعولا

۱۰_ جنگ بدر کا وقوع پذیر ہونا اور اس جنگ میں مسلمانوں کی فتح مندي، ایک ایسا امر تھاکہ جو پہلے سے طے شدہ اور مقرر شدہ تھا_و لكن ليقضى الله أمرا كان مفعولا

۱۱_ خداوند متعال نے، حقانیت توحید اور رسالت پیغمبر ﷺ کی تبیین کی خاطر جنگ بدر کو تحقق بخشا اور اس میں مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی_ليقضى الله أمرا كان مفعولا ليهلك من هلك عن بينة و يحى ى من حى عن بينة

۱۲_ جنگ بدر کا وقوع اور اس میں مسلمانوں کی فتح ایک ایسا واقعہ ہے کہ جو ہمیشہ یاد رکھا جانا چاہیئے_
إذ أنتم بالعدوة الدنيا ... و لو تواعدتم لاختلفتم فى الميعد

مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر ہے کہ جب "إذ" فعل مقدر "اذکروا" کیلئے مفعول ہو_ مفسرین کا خیال ہے کہ جنگ بدر کی حالت و حیثیت کی شرح و تفصیل بیان کرنے کا مقصد مسلمانوں کی کمزور حالت اور کفار کی برتری کی یاددلانا ہے کہ جس کے باوجود مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی_

۱۳_ جنگ بدر میں مسلمانوں کی فتح، شرک کے خلاف ایک روشن حجت اور توحید و اسلام کی حقانیت پر ایک واضح دلیل تھي_ليقضى الله ...ليهلك من هلك عن بينة و يحيى من حى عن بينة

"لیھلک"، "یقضی" کے متعلق ہے، یعنی جنگ بدر کے واقع ہونے کا مقصد یہ تھا کہ ...

۱۴_ اسلام کی حقانیت کا روشن براہین اور ادلہ پر مبنی ہونا_ليهلك من هلك عن بينة و يحيى من حى عن بينة

۱۵_ روشن دلائل پر مبنی ایمان ہی قدر و منزلت رکھتاہے اور حیات بخش ہے_و يحيى من حى عن بينة

١٦_ توحید، انسان کی حیات (واقعي) کا باعث بنتی ہے اور شرک اسکی واقعی ہلاکت کاباعث بنتا ہے_
ليهلك من هلك عن بينة و يحيي من حى عن بينة
مندرجہ بالا مفہوم اس بات پر مبنی ہے کہ "ليهلك" اور "هلک" میں ہلاکت سے مراد کفر و ضلالت ہو اور "يحيي" اور "حي" میں حیات سے مراد ایمان اورہدایت ہو، کلمہ "بَيِّنة" بھی ضلالت اورہدایت کے ساتھ تناسب کی وجہ سے اس احتمال کو قوی کرتاہے، یعنی تا کہ کفر اختیار کرنے والوں کی گمراہی بھی دلیل و برہان کی بناء پر ثابت کی جائیے اور ان پر اتمام حجت ہوچکی ہو اسی طرح مؤمنین کی ہدایت بھی برہان و دلیل پر مبنی ہو اور ان کا ایمان، کسی روشن دلیل پر مبنی ہو_
١٧_ اہل ایمان کو اپنے دینی عقائد کو روشن اور واضح دلیل و برہان پر استوار کرنا چاہیئے_ و يحيي من حى عن بينة
١٨_ خداوند، تمام باتوں کو سننے والا اور ہر قسم کے خیالات اور کردار سے آگاہ ہے_ و إن الله لسميع عليم
١٩_ عن أبي عبدالله عليه‌السلام فی قوله: "والركب أسفل منكم" قال: ابوسفيان واصحابه"[1]
حضرت امام صادق عليه‌السلام سے خداوند کے اس قول "والركب أسفل منكم" (ان کا قافلہ تم سے نیچے تھا) کے بارے میں منقول ہے کہ اس سے ابوسفیان اور اس کے ساتھی مراد ہیں_
اسلام:تاریخ صدر اسلام ١، ٢، ٣، ٤، ٥، ٦، ٧، ٨، ١٠، ١١، ١٢; حقانیت اسلام کے دلائل ١٣
اللہ تعالی: اللہ تعالی کا ارادہ ٩; اللہ تعالی کا سننا١٨; اللہ تعالی کا علم غیب١٨; اللہ تعالی کے افعال ١١;اللہ تعالی کے مقدرات ٩،١٠ ایمان:ایمان کی قدر و منزلت ١٥;ایمان کے آثار ١٥
تاریخ:تاریخ سے عبرت ١٢
توحید:توحید کے آثار ١٦; حقانیت توحید کے لائل ١١، ١٣
حیات:حیات کا منشاء ١٥; موجبات حیات ١٦
درہ بدر:درہ بدر کی جغرافیائی خصوصیت ٢
ذکر:تاریخی حوادث کا ذکر ١٢
شرک:

١) تفسیر عیاشی ج/٢ص ٦٥ ح/٦٩نور الثقلین ج/٢ص ١٦٠ ح١٩٩_

شرک کے آثار ۱٦; شرک کے خلاف دلیل و برہان لانا ۱۳

عقیدہ:دینی عقیدہ اور برہان ۱۷

غزوہ بدر:غزوہ بدر اور کفار ۳، ۸;غزوہ بدر اور مشرکین ۱، ۲، ۴، ۷; غزوہ بدر کا فلسفہ ۱۱ ; غزوہ بدر کا قصہ ۱، ۳، ۴، ۵، ۷، ۸، ۱۰;غزوہ بدر کا منشاء ۹; غزوہ بدر کی اہمیت ۱۲; غزوہ بدر کی جغرافیائی حیثیت ۱، ۳، ۸; غزوہ بدر کی سرنوشت ۱۰; غزوہ بدر کی فتح ۱۰، ۱۱، ۱۳;غزوہ بدر کے مجاہدین ۵; غزوہ بدر کے مسلمان ۱، ۲، ۳، ٦، ۷، ۸; غزوہ بدر میں مسلمانوں کی کمزوری ۴

قریش:قریش کا تجارتی قافلہ ۵، ٦

محمد ﷺ :نبوت محمد ﷺ کے دلائل ۱۱

مسلمان: مسلمان اور قریش کا تجارتی قافلہ ٦; مسلمانوں کی فتح ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳

مؤمنین: مؤمنین کی ذمہ داری ۱۷

ہلاکت:ہلاکت کے اسباب ۱٦

آیت ۴۳

﴿ إِذْ يُرِيكَهُمُ اللهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلاً وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيراً لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الأَمْرِ وَلَكِنَّ اللهَ سَلَّمَ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴾.

جب خدا ان حو تمھاری نظروں میں کم کرکے دکھلا رہا تھا کہ اگر زیادہ دکھلا دیتا تو تم سست پڑ جاتے اور آپس ہی میں جھگڑا کرنے لگتے لیکن خدا نے تمھیں اس جھگڑے سے بچا لیا کہ وہ دل کے رازوں سے بھی باخبر ہے (۴۳)

۱_ پیغمبر اکرم ﷺ نے جنگ بدر سے پہلے کئي بار دشمن کے لشکر کو خواب میں قلیل تعداد میں دیکھا تھا_

إذ يريكهم الله فى منامك قليلا

فعل مضارع "يري" دشمن کی فوج کو قلیل تعداد میں دیکھنے کے سلسلے میں پیغمبر ﷺ کے خواب کے تکرار پر دلالت کررہاہے_

۲_ دشمن کی تعداد کے قلیل ہونے کے بارے میں پیغمبر اکرم ﷺ کا خواب، خداوند کی جانب سے الہام کیا گیا تھا_

إذ يريكهم الله فى منامك قليلا

۳_ پیغمبر اکرم ﷺ نے (جنگ بدر میں دشمن کی قلت کے متعلق) اپنے خواب کا تذکرہ مسلمانوں کے سامنے کیا_

إذ يريكهم الله فى منامك قليلا و لو أرى كهم كثيراً لفشلتم

۴_ پیغمبر اکرم ﷺ کے خواب (دشمن کی تعداد کو قلیل دیکھنا) کی تأویل و تعبیر، جنگ بدر میں لشکر کفر کی کمزوری اور ناتوانی تھي_إذ يريكهم الله فى منامك قليلاً

جنگ بدر کے متعلق تاریخی منابع و اسناد کے علاوہ یہ کہ ہر عسکری قوت ،جنگ کی طرف قدم بڑھانے سے پہلے اپنے مد مقابل لشکر کی کمیت و کیفیت سے آگاہی حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے_ اس سے ظاہر ہوتاہے، پیغمبر اکرم ﷺ اور دوسرے مسلمان دشمن کی کم و بیش تعداد سے آگاہ تھے، بنابراین پیغمبر اکرم ﷺ کے خواب، دشمن کی قوت کے کمزور ہونے اور سست ہونے کی حکایت کرتے تھے نہ یہ کہ ان کی تعداد ظاہر کرتے تھے_

۵_ پیغمبر اکرم ﷺ کے خوابوں کا سچا اور درست ہونا اور مسلمانوں کا ان پر اعتماد کرنا_

إذ يريكهم الله فى منامك قليلا و لو أرى كهم كثيراً لفشلتم

۶_ پیغمبر اسلام ﷺ کا خواب کے ذریعے بعض امور سے باخبر ہونا_إذ يرى كهم الله فى منامك قليلا

۷_ انسانوں میں خواب القاء کرنے میں خداوند متعال کا عمل دخل ہے_إذ يريكهم الله فى منامك قليلاً

۸_ پیغمبر اکرم ﷺ اگر اپنے خواب میں کفار قریش کے لشکر کو بڑا دیکھتے تو مسلمان جنگ کے بارے میں اپنے ارادے میں سست پڑجاتے اور ان میں اختلاف پیدا ہوجاتا_و لو أرى كهم كثيراً لفشلتم و لتنزعتم فى الأمر

"فى الأمر"، لتنزعتم"کے متعلق ہے اسی طرح "لفشلتم"کے بھی متعلق ہے اور اس میں "ال" عہد ذکری ہے اور جنگ بدر کی طرف اشارہ ہے_

۹_ پیغمبر اکرم ﷺ کا فریضہ تھا کہ اگر آپ ﷺ کے خواب، اسلامی معاشرے سے مربوط ہوتے تو آپ ﷺ ان کا ذکر

لوگوں سے کرتے_و لو أرى کهم کثیراً لفشلتم و لتنزعتم

جملہ "لفشلتم" سے پہلے "ثم ذکرتھا للمؤمنین" کی طرح کا کوئي جملہ تقدیر میں ہے_ چونکہ اگر پیغمبر اکرم ﷺ اپنے خواب، لوگوں کے سامنے بیان نہ فرماتے تو مسلمانوں کی ہمت و جرات پر اس کا کو اثر نہ ہوتا، اس جملے (ثم ذکرتھا ...) کا حذف کیا جانا، ہوسکتاہے اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ ایسے خواب کو بیان کرنا ضروری و بدیہی تھا، لہذا اس (تقدیری جملہ) کو عبارت میں لانے کی ضرورت نھیں تھي_

۱۰_ (سپاہ کفر کو کم دیکھنے) کے متعلق پیغمبر اکرم ﷺ کا خواب، لشکر کفر سے جنگ کرنے اور جنگ بدر میں جرات مندانہ شرکت کرنے کی ضرورت کے بارے میں وحدت کلمہ کا سبب بنا تھا_و إذ یریکهم الله فی منامك قلیلا و لو ارى کهم کثیراً لفشلتم و لتنزعتم

۱۱_ خداوند متعال نے اپنی امداد اور نصرت کے ذریعے مسلمانوں کو جنگ بدر کے بارے میں ارادے کی سستی اور نزاع و اختلاف جیسے المیہ سے نجات بخشي_ولکن الله سلم

۱۲_ خداوند متعال، سینوں کے اندربند رازوں سے آگاہ ہے_إنه علیم بذات الصدور

۱۳_ خداوند متعال نے قلب کو اطمینان بخشنے والے عوامل سے آگاہ ہونے اور سستی و کاہلی پیدا کرنے والے اسباب سے باخبر ہونے کی وجہ سے، پیغمبر اکرم ﷺ کے خواب میں، مشرکین بدر کو انتہائی قلیل تعداد میں دکھایا_
و لکن الله سلم إنه علیم بذات الصدور

۱۴_ جنگ کرنے اور اس میں فتح و شکست حاصل کرنے میں مجاہدین کے حوصلوں کی (بلندی و پستي) کا اہم کردار_
إذ یریکهم الله ...إنه علیم بذات الصدور

۱۵_ جنگ بدر کے موقع پر پیغمبر اکرم ﷺ کا خواب دیکھنا اور پھر اس کے درخشان نتائج و اثرات مترتب ہونا، ایک ایسا واقعہ ہے کہ جو ہمیشہ یاد رکھا جائیے گا_إذ یریکهم الله فی منامك قلیلا و لو ارى کهم کثیراً لفشلتم

مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر ہے: کہ جب "إذ" فعل مقدر "اذکروا" کیلئے مفعول ہو_

اتحاد:اتحاد کے علل و اسباب ۱۰، ۱۱

اختلاف:

اختلاف کے علل و اسباب ۸

اسرار: سینوں کے اسرار ۱۲

اسلام: تاریخ صدر اسلام ۱، ۳، ۴، ۵، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۵

اطمینان: اطمینان قلب کے اسباب ۱۳

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا علم ۱۳; اللہ تعالی کا علم غیب ۲; اللہ تعالی کی امداد ۱۱; اللہ تعالی کے افعال ۷، ۱۳; اللہ تعالی کے القاءات ۷، ۲

تاریخ: تاریخ سے عبرت ۱۵

جنگ: جنگ میں اتحاد، ۱۱، ۸; جنگ میں سستی کے اسباب ۸; جنگ میں شکست کے اسباب ۱۴; جنگ میں فتح کے اسباب ۱۴

خواب: خواب اور ائندہ کے حوادث; خوابوں کا منشاء ۷; خوابوں کے آثار ۶

دشمن: دشمنوں کی فوج کی قلت ۱، ۲، ۳، ۴، ۱۰

ذکر: غیبی امداد کا ذکر، ۱۵

سستي: سستی کا زینہ ۱۳

غزوہ بدر: غزوہ بدر کا قصہ ۱، ۳، ۸; غزوہ بدر کی فتح ۱۵; غزوہ بدر میں دشمنوں کی کمزوری ۳; غزوہ بدر میں کفار کی کمزوری ۴; غزوہ بدر میں مسلمانوں کا اتحاد ۱۰; غزوہ بدر میں مشرکین کی کمزوری ۱۳; مجاہدین غزوہ بدر کی امداد، ۱۱

کفار: کفار سے جنگ ۱۰

مجاہدین: مجاہدین کے حوصلوں کے آثار ۱۴

محمد ﷺ: خواب محمد ﷺ کی تعبیر ۴; علم محمد ﷺ کا منشاء ۶; محمد ﷺ اور غزوہ بدر، ۱; محمد ﷺ اور مسلمان ۳; محمد ﷺ کی ذمہ داری ۹; محمد ﷺ کے خواب (رؤیا) ۱، ۲، ۳، ۶، ۹، ۱۳، ۱۵; محمد ﷺ کے خواب کے آثار ۸، ۱۰; محمد ﷺ کے سچے خواب ۵

مسلمان: مسلمان اور محمد ﷺ کے خواب ۵; مسلمانوں کا اطمینان ۵

آیت ۴۴

﴿ وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ الْتَقَيْتُمْ فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلاً وَيُقَلِّلُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللهُ أَمْراً كَانَ مَفْعُولاً وَإِلَى اللهِ تُرْجَعُ الأمُورُ ﴾

.

اور جب خدا مقابلہ کے وقت تمھاری نظروں میں دشمنوں کو کم دکھلا رہا تھا اور ان کی نظروں میں تمھیں کم کرکے دکھلا رہا تھا تاکہ اس امر کا فیصلہ کردے جو ہونے والا تھا اور سارے امور کی بازگشت اللہ ہی کی طرف ہے(۴۴)

۱_ خداوند نے جنگ بدر کے شروع ہونے پر اوردونوں لشکروں کے آمنے سامنے آنے پر ایمان اور کفر کے ہر دو گروہوں کی نظر میں ایک دوسرے کو کم تعداد میں ظاہر کیا_و إذ یریکموھم ...و یقللکم فی أعینھم

۲_ انسان کی ادراکی قوتوں کا ارادہ الہی کے زیر تسلط ہونا_إذ یریکموھم ...و یقللکم فی أعینھم

۳_ جنگ بدر کا وقوع اور اس جنگ میں مسلمانوں کی فتح پہلے سے طے شدہ امر تھا_لیقضی اللہ أمرا کان مفعولا

"أمراً" کا معنی کام ہے اور اس سے مراد جنگ بدر کا وقوع اور اس میں مسلمانوں کی فتح ہے فعل "کان" دلالت کررہاہے کہ اپنے اسم کیلئے (یعني جنگ بدر کے وقوع کیلئے) خبر کا ثبوت پہلے سے واقع ہوچکا تھا، اس بات پر "لیقضي" کا بھی قرینہ موجود ہے، بنابراین "لیقضی اللہ ..."یعنی تاکہ وہ کام انجام پاجائے جو پہلے سے مقدر ہوچکا تھا_

۴_ خداوند کا دونوں لشکروں کی نظر میں تصرف کرنے اور ہر ایک کو دوسرے کی نظر میں کم تعداد میں دکھانے کا مقصد، جنگ بدر کو مسلمانوں کی فتح کے ساتھ ختم کرنا تھا_إذ یریکموھم إذ التقیتم فی أعینکم قلیلا ...لیقضی اللہ أمرا کان مفعولا

۵_ خداوند نے ہی جنگ بدر کو تحقق بخشا اور اس معرکہ میں مسلمانوں کو فتح و کامیابی سے ہمکنار کیا_لیقضی اللہ أمرا کان مفعولاً

٦_ خداوند کی جانب سے مقدرّ ہوجانے کے باوجود بھی انسان اپنی تقدیر کے تحقق میں مؤثر ہے_
و إذ یریکموھم اذ التقیتم ...لیقضی اللہ امرا کان مفعولا
پیغمبر اکرم ﷺ کے خواب میں دونوں لشکروں کی تعداد کو کم دکھایا جانا اور اسی طرح دوسرے امور جیسی تمہیدات اور مقدمات کہ جو طرفین کو ایک دوسرے کا مقابلہ کرنے پر تشویق و ترغیب کرتے ہیں، ان سے ظاہر ہوتاہے جنگ بدر کا وقوع طرفین کے اختیار سے باہر نہیں تھا_ اور اس سے تخلف کا امکان تھا، گذشتہ آیت میں جملہ "و لو " بھی اس مطلب کی تائی د کرتاہے، اگر وہ مقدر شدہ امریعنی جنگ بدر کا وقوع، طرفین کے اختیار سے باہر ہوتا تو ان تمہیدات و مقدمات کی ضرورت نہیں تھي_
٧_ تمام امور کا اختیار، خداوند کے ہاتھ میں اور وہی سب کا مسبب الاسباب ہے_و إلی اللہ ترجع الأمور
٨_دونوں لشکروں کو ایک دوسرے کی نظر میں کم تعداد میں دکھانا ایک اچھا اور ہمیشہ یاد رکھے جانے کے قابل امر ہے_
و إذ یریکموھم إذ التقیتم فی أعینکم قلیلا و یقللکم فی أعینھم
یہ مفہوم اس بات پر مبنی ہے کہ جب "إذ" فعل مقدر "اذکروا" کیلئے مفعول ہو_
اسلام:تاریخ صدر اسلام ١، ٣، ۴، ۵
اللہ تعالی :اللہ تعالی کا ارادہ٢; اللہ تعالی کی امداد۴; اللہ تعالی کے اختصاصات٧; اللہ تعالی کے افعال١; اللہ تعالی کے مقدرات٦
امور:امور کا منشاء و سبب ٧
انسان:ادراک انسان ٢; انسان کی تقدیر سرنوشت ٦
باصرہ:قوہ باصرہ کی خطا ١، ۴، ٨
بینائی :بینائی (نظر) میں تصرف ١، ۴، ٨
تاریخ:تاریخ سے عبرت ٨
تقدیر:تقدیر میں مؤثر عوامل ٦
حوادث: حوادث کی تقدیر ٣
ذکر:تاریخی حوادث کا ذکر ٨

غزوہ بدر: غزوہ بدر کا سبب ۵; غزوہ بدر کا قصہ ۱، ۳، ۴، ۵، ۸; غزوہ بدر کی تقدیر ۳; غزوہ بدر میں کفار ۱

مسلمان: مسلمانوں کی فتح ۴; مسلمانوں کی فتح کا مقدر ہونا ۳; مسلمانوں کی فتح کے اسباب ۵

آیت ۴۵

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُواْ وَاذْكُرُواْ اللّهَ كَثِيراً لَّعَلَّكُمْ تُفْلَحُونَ ﴾.

ایمان والوجب کسی گروہ سے مقابلہ کرو تو ثبات قدم سے کام لو اور اللہ کو بہت یاد کرو کہ شاید اسی طرح کامیابی حاصل کر لو (۴۵)

۱_ اہل ایمان کا فریضہ ہے کہ وہ دشمنان دین کے ساتھ جنگ کرنے میں استقامت و پائی داری دکھائیں_

يأيها الذين ء امنوا إذا لقيتم فئة فاثبتوا

"لقیتم" کا مصدر "لقاء" ہے جسکا معنی آمنے سامنے ہونا اور باہم ملاقات کرنا ہے اوریہاں آیت کے سیاق کی مناسبت سے اس سے مراد عسکری آمنا سامنا ہے یعنی جنگ وپیکار کرنا ہے_

۲_ دشمنان دین کا آمنا سامنا کرنے اور ان کے ساتھ جنگ کرنے پر خداوند کو زیادہ سے زیادہ یاد کرنے کی ضرورت_

إذا لقيتم فئة فاثبتوا و اذكروا الله كثيراً

ہوسکتاہے "اذکروا اللہ" کا "اثبتوا" پر عطف ہو کہ جو در حقیقت "إذ لقیتم" کا جواب شرط ہوگا، اس بناء پر جنگ کے وقت ،خدا کو زیادہ یاد کرنا ہی مراد و مطلوب ہے اسی طرح ہوسکتاہے "اذکروا ..." جملہ مستانفہ ہو، اس صورت میں خدا کو زیادہ یاد کرنا، زندگی کے تمام مراحل کیلئے ایک پروگرام ہے کہ جس کے مصادیق میں سے ایک دشمنوں کے روبرو ہوتے وقت خداوند کو یاد کرنا ہے_

۳_ میدان جنگ میں ، اہل ایمان کا مسلسل خدا کو یاد کرتے ہوئے، استقامت و پائی داری دکھانے سے دشمنان دین پر ان کی فتح و کامرانی کا زمینہ فراہم ہوتاہے_ فاثبتوا و اذكروا الله كثيراً لعلكم تفلحون

"لعلکم"، "اذکروا اللہ " کے متعلق ہونے کے علاوہ ہوسکتاہے "فاثبتوا" کے متعلق بھی ہو،

اس صورت میں "فلاح" سے مراد جنگ میں فتح و کامرانی ہے_

۴_ مؤمنین کی سعادت و رستگاري، جہاد کرنے اور خداوند کو کثرت کے ساتھ یاد کرنے سے مربوط ہے_

إذ القيتم فئة فاثبتوا واذكروالله كثيراً لعلكم تفلحون اس مفہوم میں "فلاح" کو سعادت و رستگاری کے معنی میں لیا گیا ہے_

استقامت: استقامت کے آثار ۳

جنگ: جنگ میں استقامت ۱، ۳

جہاد: جہاد کے آثار ۴; جہاد کے آداب ۲

دین: دشمنان دین پر فتح ۳; دشمنان دین سے جنگ ۱، ۲

ذکر: جنگ میں ذکر خدا، ۲، ۳; ذکر خدا کی اہمیت ۲; ذکر خدا کے آثار ۳، ۴

رستگاري: رستگاری کے علل و اسباب ۴

سعادت: سعادت کے علل و اسباب ۴

مؤمنين: مؤمنین کی ذمہ داری ۱; مؤمنین کی رستگاری ۴; مؤمنین کی سعادت ۴; مؤمنین کی فتح کا زینہ ۳

آیت ۴۶

﴿ وَأَطِيعُواْ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَلاَ تَنَازَعُواْ فَتَفْشَلُواْ وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُواْ إِنَّ اللّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴾.

اور اللہ اور اس کے رسول اطاعت کرو اور آپس میں اختلاف نہ کرو کہ کمزور پڑجاؤ اور تمھاری ہوا بگڑ جائیے اور صبر کرو کہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے(۴۶)

۱_ دشمنوں کے روبرو ہوتے وقت خدا اور رسول ﷺ کیفرامین و احکام کی اطاعت کرنا مسلمانوں کا ایک

اہم فریضہ ہے_و أطیعوا اللہ و رسولہ

٢_ اہل ایمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ اختلاف و نزاع اور باہمی کشمکش سے پرہیز کریں_و لاتنزعوا

٣_ دشمنوں کا مقابلہ کرتے وقت نزاع و اختلاف سے پرہیز کرنا، مجاہدین کیلئے اہم فریضہ ہے_و لا تنزعوا

۴_ اہل ایمان کا باہمی اختلاف و نزاع، دشمنان دین کے ساتھ جہاد اور جنگ میں ان کے سست ہوجانے کا باعث بنتا ہے_و لا تنزعوا فتفشلوا و تذھب ریحکم

۵_ دین کے دشمنوں کے ساتھ جنگ اور جہاد کرنے میں اہل ایمان کی سستي، اسلامی معاشرے کی قوت اوررعب کو ختم کرنے کا باعث بنتی ہے_و لا تنزعوا فتفشلوا و تذھب ریحکم

٦_ اسلامی معاشرے کی عظمت اور وحدت، خدا اور رسول ﷺ کی اطاعت کا نتیجہ ہے_و أطیعو ا اللہ ...و لا تنزعوا فتفشلوا و تذھب ریحکم

خدا اور رسول ﷺ کی اطاعت کرنے کی دعوت کے بعد، اہل ایمان کو نزاع و اختلاف سے پرہیز کرنے کا حکم ہوسکتا ہے اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ اختلافات و نزاعات سے بچنے کا واحد راستہ، خدا و رسول ﷺ کی پیروی و اطاعت کرنا ہے_

٧_ صدر اسلام کا اسلامی معاشرہ، جنگ بدر کے بعد ایک ایسی قابل ملاحظہ قوت اور رعب و دبدبے کا حامل ہوگیا تھا کہ جس سے دشمن بھی متأثر تھا_و تذھب ریحکم

٨_ خداوند کا مؤمنین کو، دشمنوں کے ساتھ جنگ کرنے کے نتیجے میں پیش آنے والی مشکلات کو تحمل کرنے اور ان پر صبر کرنے کی دعوت دینا_واصبروا إن اللہ مع الصابرین

٩_ صبر کرنے والے مجاہدین کے ساتھ خداوند کے ہمراہ ہونے پر اعتقاد رکھنا، جنگ کی سختیوں و مشکلات پر صبر کرنے اور انھیں برداشت کرنے کا زمینہ فراہم کرتا ہے_و اصبروا إن اللہ مع الصابرین

١٠_ خداوند کی نصرت و امداد (ہمیشہ) صبر کرنے والے مؤمنین کے ہمراہ ہوتی ہے_إن اللہ مع الصابرین

"الصابرین" سے مراد ہوسکتا ہے سب صبر کرنے والے ہوں، خواہ وہ جنگ میں صبر کریں یا جنگ کے بغیر صابر ہوں_

اتحاد:اتحاد کے علل و اسباب ٦

اختلاف:اختلاف سے اجتناب ٢، ٣;اختلاف کے آثار ۴

اسلام:صدر اسلام کی تاریخ ٧

اسلامی معاشرہ:اسلامی معاشرے کی عظمت ٧;اسلامی معاشرے کی عظمت کے اسباب ٦; اسلامی معاشرے کی قدرت کی اہمیت ۵; اسلامی معاشرے کی کمزوری کے اسباب ۵; اسلامی معاشرے کے اتحاد کے اسباب ٦

اطاعت:اطاعت کے آثار٦

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی اطاعت ١ ، ٦;اللہ تعالی کی امداد، ٩ ، ١٠ ; اللہ تعالی کی دعوت، ٨;اللہ تعالی کے دشمنوں سے جنگ ۵

جنگ:جنگ کے آثار٨; جنگ کے آداب ١ ، ٣;جنگ میں سستی کے آثار ۵; جنگ میں صبر کا زینہ ٩; جنگ میں سستی کے اسباب ۴

دشمن:دشمن سے جنگ ١

دین:دین کے دشمنوں سے جنگ ٣، ۴

سختي: سختی برداشت کرنے کا زینہ ٩; سختی میں صبر٨، ٩

صبر:صبر کا زینہ٩;صبر کی اہمیت ٨

غزوہ بدر:غزوہ بدر کے آثار ٧

مجاہدین:صابر مجاہدین٩; مجاہدین کی ذمہ داری ٣;مجاہدین کے اتحاد کی اہمیت ٣

محمد ﷺ :محمد کی اطاعت ١، ٦

مسلمان: مسلمانوں کی ذمہ داری ١

مؤمنین:صابر مؤمنین کی امداد ١٠; مؤمنین کا اختلاف ۴; مؤمنین کی دعوت ٨; مؤمنین کی ذمہ داری ٢; مؤمنین کی سستی ۵;مؤمنین کے اتحاد کی اہمیت ٢

آیت ۴۷

﴿ وَلاَ تَكُونُواْ كَالَّذِينَ خَرَجُواْ مِن دِيَارِهِم بَطَراً وَرِئَاء النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللّهِ وَاللّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴾.

اور ان لوگوں جیسے نہ ہوجاؤ جو اپنے گھروں سے اتراتے ہوئے اور لوگوں کو دکھانے کے لئے نکلے اور راہ خدا سے روکتے رہے کہ اللہ ان کے اعمال کا احاطہ کئے ہوئے ہے(۴۷)

۱_ مجاہدین اور جنگی سپاہیوں کو نہیں چاہیئے کہ وہ اکڑبازوں اور ریاکاروں کی طرح میدان جنگ کی طرف چل پڑیں_

و لا تکونوا کالذین خرجوا من دی رھم بطرا و رئاء الناس و یصدون

"بَطَر" کا معنی ہے حد سے زیادہ خوشي و نشاط کہ اسے ہم سر مستي، اکڑبازی و غرور و شیخي سے تعبیر کرسکتے ہیں، یہ کلمہ مصدر ہے اور فاعل "خرجوا" کیلئے حال ہے یعني "خرجوا من دیارھم بطرین" کلمہ "رئاء" بھی مصدر اور اسم فاعل (مرائی ن، کے معني میں ہے یعني ریاکار لوگ_

۲_ مکہ کے کفار اکڑبازی و شیخي و خودنمائی کے ساتھ، دیار مکہ سے وادی بدر کی جانب نکل پڑے_

و لا تکونوا کالذین خرجوا من دی رھم بطرا

۳_ جنگ بدر کیلئے نکلتے ہوئے کفار مکہ کو اپني فتح و کامیابی کے بارے میں اطمینان تھا_و لا تکونوا کالذین خرجوا

۴_ کفار جیسی خصلتوں کی جانب رجحان رکھنا اہل ایمان کیلئے ایک ناپسندیدہ و قابل مذمت فعل ہے_

و لا تکونوا کالذین خرجوا من دی رھم

۵_ زمانہ بعثت کے کفار مکہ ہمیشہ لوگوں کو خداوند متعال پر اعتقاد رکھنے سے روکنے کی کوشش کرتے تھے_

و یصدون عن سبیل اللہ

٦_ کفار مکہ کا لوگوں کو راہ خدا سے روکنے کیلئے (وادي)

بدر کی جانب نکلنا_و لا تکونوا کالذین خرجوا من دی رهم ...و یصدون عن سبیل الله

۷_ خداوند، کفر پیشه افراد کو ان کے ناپسندیده کردار (اکڑبازي، شیخي، ریاکاری لوگوں کو راه خدا سے روکنے) کے سبب سزا دے گا_و لا تکونوا کالذین ...و الله بما یعملون محیط

۸_ خداوند، کفار کے اعمال کے تمام پہلوؤں سے آگاه ہے_و الله بما یعملون محیط

بندوں کے اعمال پر خداوند کے محیط ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وه ان کے اعمال پر مکمل تسلط رکھتاہے، اس آگاہی و تسلط کے مصادیق میں سے ایک خداوند کا عالم و آگاه ہونا ہے_

۹_ بنی آدم کے تمام اعمال و کردار پر سلطنت خداوند کا احاطه ہے_والله بما یعملون محیط

۱۰_ انسان کے کردار و اعمال پر خداوند کے علمی احاطه کی طرف توجه، اسے شیخی و اکڑبازی اور ریاکاری سے روکنے کا سبب ہے_و لا تکونوا ...والله بما یعملون محیط

۱۱_ بنی آدم کا کردار، خداوند کی مشیت سے باہر ہوکر وقوع پذیر نہیں ہوسکتا_والله بما یعملون محیط

اجتماعی نظم و ضبط:اجتماعی نظم و ضبط کے اسباب ۱۰

اسلام:تاریخ صدر اسلام ۲، ۳، ۵، ۶

الله تعالی : الله تعالی کا احاطه ۱۰،۹; الله تعالی کا علم ۸; الله تعالی کی سزائیں ۷; الله تعالی کی مشیت ۱۱

انسان: عمل انسان ۹، ۱۱;کردار انسان ۹

تکبر:تکبر سے اجتناب ۱;تکبر کو ترک کرنے کا سبب ۱۰

جبر و اختیار: ۱۱

جنگ:آداب جنگ، ۱

ذکر:ذکر خدا کے آثار ۱۰

ریا:ترک ریا کے اسباب ۱۰;ریا سے اجتناب

سبیل اللہ : سبیل اللہ سے ممانعت ۵، ٦، ۷; سبیل اللہ سے ممانعت کے موانع ۱۰

غزوہ بدر:غزوہ بدر کا قصہ ۳; غزوہ بدر میں کفار ۲، ۳; غزوہ بدر میں کفار مکہ ٦

کفار:صدر اسلام کے کفار ۵;کفار کاتکبر ۷; کفار کا عمل ۸; کفار کا ناپسندیدہ کردار ۷; کفار کی ریاکاری ۷; کفار کی سزا، ۷;کفار کی طرف رجحان کی مذمت ۴

کفار مکہ:کفار مکہ کا اخلاق ۲; کفار مکہ کا اطمینان ۳; کفار مکہ کا تکبر ۲; کفار مکہ کی کوشش ۵، ٦

مجاہدین:مجاہدین کی ذمہ داری ۱

مؤمنین:مؤمنین کی ذمہ داری ۴

میلان:ناپسندیدہ میلان ۴

آیت ۴۸

﴿ وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لاَ غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَّكُمْ فَلَمَّا تَرَاءتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَى عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكُمْ إِنِّي أَرَى مَا لاَ تَرَوْنَ إِنِّيَ أَخَافُ اللّهَ وَاللّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴾.

اور اس وقت کو یاد کرو جب شیطان نے ان کے لئے ان کے اعمال کو آراستہ کردیا اور کہا کہ آج کوئی تم پر غالب آنے والا نہیں ہے اور میں تمھارا مددگار ہوں _ اس کے بعد جب دونوں گروہ آمنے سامنے ائے تو الٹے پاؤں بھاگ نکلا اور کہا کہ میں تم لوگوں سے بری ہوں میں وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے ہو اور میں اللہ سے ڈرتا ہوں کہ وہ سخت عذاب کرنے والا ہے(۴۸)

۱_ شیطان ایک فریب کار عنصر ہے_و إذ زين لهم الشيطن أعملهم

۲_ شیطان، کفار مکہ کے بُرے اعمال کو ان کی نظر میں مزیّن کرکے دکھاتا تھا_و إذ زين لهم الشيطن أعملهم

۳_ بُرے اعمال کو اچھا خیال کرنا، انسانی افکار میں شیطان کے نفوذ کی علامت ہے_و إذ زين لهم الشيطن أعملهم

۴_ شیطان نے کفار بدر کو ناقابل شکست قرار دیتے ہوئے، انھیں مسلمانوں کے خلاف جرات و حوصلہ دیا_
و قال لا غالب لكم اليوم من الناس

۵_ شیطان سے متأثر کفار کی نظر میں ، اہل ایمان کا مقابلہ کرنے کیلئے لشکر کشی کرنا ایک پسندیدہ فعل ہے_
إذ زين لهم الشيطن أعملهم

گذشتہ آیات اور ائندہ کے جملوں کے قرینے سے، کلمہ "أعملهم" کا ایک مطلوبہ مصداق جنگ بدر میں حاضر ہونے کیلئے کفار مکہ کا لشکر کشی کرنا ہے_

٦_ جنگ بدر میں ، محاذ کفر کا راہنما شیطان تھا_و إذ زين لهم الشيطن أعملهم

ے_ شیخی ، ریاکاری اور لوگوں کو راہ خدا سے روکنا، عصر بعثت کے شیطان سے متأثر کفار کی نظر میں ایک اچھا عمل تھا_*
گذشتہ آیت کے قرینہ سے "أعملهم" کے مصادیق میں سے ایک شیخی بازی اور ریاکاری و غیرہ بھی ہے_

۸_ جنگ بدر سے پہلے، شیطان کا کفار مکہ کیلئے تجسم (جسمانی صورت) اختیار کرنا_و إذ زين لهم الشيطن أعملهم

۹_ شیطان نے جنگ بدر کے کافر لشکر کی بے دریغ امداد کرنے پر تاکید کرتے ہوئے، اسے مسلمانوں کا مقابلہ کرنے کی ترغیب دلائی_إني جارلكم

کلمہ "جار" کے بہت سے معانی ہیں ، جن میں سے چند ایک یہ ہیں ، یاور، ہمسایہ، ہم قسم، شریک و غیرہ (لسان العرب) ظاہراً یاور دوسرے معانی کی نسبت یہاں زیادہ مناسب ہے_

۱۰_ شیطان، کفر و ایمان کے دونوں لشکروں کے آمنے سامنے آنے کے بعد، خود میدان بدر سے پیچھے ہٹ گیا_
فلما تراء ت ...نكص على عقبيه و قال إني بريء منكم

"نکص" کا معنی رک جانا ہے، چونکہ "علی" کے ساتھ متعدی ہوا ہے اس میں رجوع کا معنی بھی آگیا ہے "عقب" پاؤں کی ایڑی کو کہتے ہیں ، یعنی شیطان نے جنگ سے پرہیز کیا اور پچھلے پیروں پلٹ کر، میدان جنگ کو چھوڑ دیا_

۱۱_ جنگ بدر کے شروع ہوتے ہی شیطان نے کفار سے بیزاری کا اعلان کرتے ہوئے اپنا عہد (سپاہ کفر کی مدد) توڑ ڈالا_

۱۲_ شیطان نے جنگ بدر کے شروع ہوتے ہی امداد الہی دیکھ لی اور محاذ کفر کی شکست سے مطمئن ہوگیا_

نكص على عقبيه و قال إني بريء منكم إني أرى ما لا ترون

۱۳_ لشکر کفر سے بیزاری کا اظہار کرنے اور جنگ بدر کے میدان سے شیطان کے پیچھے ہٹنے کی وجہ، اس کا ان ملاءکہ کو دیکھنا ہے کہ جو مسلمانوں کی امداد کیلئے نازل ہورہے تھے_نكص على عقبيه و قال إني بريء منكم إني أرى مالا ترون

۱۴_ شیطان نے جنگ بدر کے آغاز ہی میں ، امداد کرنے والے الہی فرشتوں کو اچھی طرح دیکھ لیا تھا_

إني أرى ما لا ترون

اسی سورہ کی آیت ۹اور ۱۲، کے قرینے سے کہہ سکتے کہ "ما لاترون" سے مُراد وہ فرشتے تھے کہ جو لشکر اسلام کی امداد کیلئے میدان بدر میں حاضر ہوئے تھے_

۱۵_شیطان، بنی آدم سے پنہان امور کو دیکھنے پر بھی قادر ہے_إني أرى ما لا ترون

۱۶_ شیطان نے ملاءکہ کے سہمگین حملوں کے ساتھ عذاب الہی میں بتلا ہونے کے ڈر سے معرکہ بدر سے فرار کی راہ اختیارکی_إني أرى ما لاترون إني أخاف الله

"إني أری ما لاترون" کی وجہ سے خوف خدا (أخاف الله) سے مراد جنگ بدر میں حاضر ہونے والے ملاءکہ کہ چنگل میں گرفتار ہونا ہے_

۱۷_شیطان کا اپنے سے فریب کھانے والوں کو، اپنے جال میں گرفتار کرنے کے بعد، ان سے اظہار بیزاری کرنا_

و إذ زين لهم ...فلما تراء ت الفئتان ...إني أخاف الله

۱۸_ خدائی سزائیں ، ہمیشہ شدید اور خوفناک ہوتی ہیں_والله شديد العقاب

۱۹_ جنگ بدر کے کفار کی شکست، ان کیلئے خداوند کی شدید عقوبت و سزا کا ایک نمونہ ہے_

والله شديد العقاب

۲۰_ شیطان، خداوند کا معتقد اور اس کی شدید سزاؤں سے آگاہ تھا_والله شديد العقاب

سیاق کا تقاضا یہ ہے کہ کہا جائیے، جملہ "والله

شدید العقاب" شیطان کی طرف سے کہا گیا جملہ ہے_

۲۱_فی مجمع البیان: اختلف فی ظهور الشیطان یوم بدر کیف کان؟ فقیل ...جاء ابلیس فی جند من الشیطان فتبدی لهم فی صوره سراقة بن مالك ...و قیل: إنه لما التقوا کان ابلیس فی صف المشرکین آخذاً بید الحارث بن هشام فنکص علی عقبیه فقال له الحارث: یا سراقة أین؟ أتخذ لنا علی هذه الحالة فقال له: "أنی أری ما لا ترون ..." و روی ذلك عن ا بی جعفر و أبی عبدالله علیهما السلام(۱)

تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ جنگ بدر کے روز شیطان کے ظہور کے بارے میں اختلاف ہے کہ وہ کیسے تھا؟ ایک قول ہے کہ ...ابلیس، شیطان کے لشکر میں سے سراقہ بن مالک کی صورت میں ظاہر ہوا ...ایک اور قول کے مطابق: جب لشکر کفر و اسلام کا آمنا سامنا ہوا تو ابلیس مشرکین کی صف میں تھا جبکہ اس نے حارث بن ہشام کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا، پس اس حالت میں وہ پیچھے پلٹ پڑا (تا کہ معرکہ جنگ سے باہر چلا جائیے) حارث نے اس سے کہا: اے سراقہ کہاں جارہے ہو؟ آیا اس حالت میں ہماری مدد سے منہ موڑ رہے ہو؟ اس نے کہا: میں جو کچھ دیکھ رہا ہوں تم نہیں دیکھ رہے یہ روایت امام باقر اور امام صادق علیہما السلام سے نقل ہوئی ہے_

اسلام:تاریخ صدر اسلام ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۹

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی سزائیں ۱۸، ۱۹

تکبر:تکبر کا پسندیدہ سمجھا جانا ۷

ریأ:ریأ کی تحسین ۷

سبیل اللہ : سبیل اللہ سے ممانعت کی تحسین ۷

شیطان: تجسّم شیطان ۸; شیطان اور امداد خدا ۱۲; شیطان اور کفار ۴، ۵، ۷، ۹، ۱۱، ۱۳; شیطان اور کفار مکہ ۸; شیطان اور مخفی امور ۱۵; شیطان اور ملاءکہ امداد ۱۴; شیطان کا بہکانا ۲، ۳، ۱۷; شیطان کا تبری ۱۷; شیطان کا ڈر ۱۶;شیطان کا عقیدہ ۲۰; شیطان کا علم ۲۰; شیطان کا فرار ۱۶; شیطان کا کردار ۴، ۶; شیطان کا مکر ۱; شیطان کا نفوذ ۳; شیطان کی تشویق ۹; شیطان کی عقب نشینی ۱۰; شیطان کی عقب نشینی کے عوامل ۱۳; شیطان کی عہد شکنی ۱۱; شیطان کی قوت دید ۱۵

---

۱) مجمع البیان ج/ ۴ ص ۸۴۴ نورالثقلین ج/ ۲ ص ۱۶۱ ح ۱۲۴_

عذاب: عذاب کا ڈر ۱٦/ عقیدہ: خدائی سزاؤں پر عقیدہ ۲۰

عمل: ناپسندیدہ عمل کی تحسین ۳

غزوہ بدر: غزوہ بدر کا قصہ ۳، ۸، ۱۰، ۱۳، ۱٦، ۱۹; غزوہ بدر میں شیطان ۳، ٦، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱٦; غزوہ بدر میں ملاءکہ امداد ۱۳، ۱۴، ۱٦

فکر: فکر کا قابل انعطاف ہونا ۳

کفار: کفار اور مؤمنین ۵; کفار سے بیزاری ۱۱، ۱۳; کفار کو جرات دلانا ۴، ۹; کفار کی دنیوی سزا ،۱۹; کفار کی شکست ۱۲، ۱۹; کفار کے عمل کی تزئین ۲، ۵، ۷

کفار مکہ: کفار مکہ کا ناپسندیدہ کردار ۲

کیفر: سزا و کیفر کے مراتب ۱۸، ۲۰

مسلمان: مسلمانوں کی امداد ۱۳

ملاءکہ: ملاءکہ کی رؤیت ۱۳

مؤمنین: مؤمنین سے جنگ ۵

آیت ۴۹

﴿ إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ هَؤُلاء دِينُهُمْ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّهِ فَإِنَّ اللّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴾.

جب منافقین اور جن کے دلوں میں کھوٹ تھا کہہ رہے تھے کہ ان لوگوں کو ان کے دین نے دھوکہ دیا ہے حالانکہ جو شخص اللہ پر اعتماد کرتا ہے تو خدا ہر شے پر غالب آنے والا اور بڑی حکمت والا ہے(۴۹)

۱_ جنگ بدر میں اسلامی محاذ میں خدا پر بھروسہ کرنے والے مؤمنین کے علاوہ ایک سست ایمان اور منافق گروہ بھی شامل تھا_ إذ یقول المنفقون والذین فی قلوبھم مرض ...و من یتوکل علی اللہ

"مرض" کا معنی بیماری ہے، کیوں یہاں یہ نفاق کے مقابلے میں ہے لہذا اس سے مراد دین کی حقانیت میں شک و تردید ہے کہ جس کو ہم ایمان کی کمزوری بھی کہہ سکتے ہیں، جملہ "و من یتوکل علی اللہ "تیسرے گروہ کی طرف اشارہ ہے یعنی حقیقی اور سچے مؤمنین_

۲_ يہ حقيقي مؤمنين کا پابند اسلام ہونا تھا کہ وہ جنگ بدر ميں اپنے سے کئي درجے زيادہ قوي دشمن کے مقابلے ميں کھڑے ہوگئے تھے، اس بات کا اعتراف سست ايمان منافقين بھي کرتے تھے_إذ يقول المنفقون ...غر ھؤلاء دينهم

"غرھؤلاء دينھم" کہ جو منافقين اور سست ايمان افراد کا قول ہے، اس قول سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کي نظر ميں بھي جنگ بدر ميں مؤمنين کا حاضر ہونا، انکي ديني سوچ اور پابندي اسلام کا نتيجہ تھا_

۳_ منافقين اور کمزور ايمان افراد، جنگ بدر ميں مؤمنين کي شرکت کو انکے فريب خوردہ ہونے کا نتيجہ سمجھتے تھے_

غرھؤلاء دينھم

يہاں "غرور" (غر کا مصدر) فريب دينے کا معني ديتا ہے_

۴_ منافقين اور بيمار دل (کمزوري ايمان) افراد کي نظر ميں ، دين اسلام ايک فريب دہندہ اور واقعيت سے دور دين ہے_

يقول المنفقون ...غر ھؤلاء دينھم

۵_ جنگ بدر ميں مؤمنين کي عسکري قوت، محاذ کفر کے مقابلے ميں انتہائي ضعيف اور ناتوان تھي_

يقول المنفقون ...غرھؤلا دينھم و من يتوکل على الله

منافقين اور بيمار دل لوگوں کا نظريہ (مسلمانوں کي عسکري قوت کا ضعيف ہونا) بيان کرنے کے بعد جنگ بدر ميں خداوند کي طرف سے مؤمنين کي حمايت کو جملہ "و من يتوکل على اللہ " کے ساتھ بيان کرنا، ان کے نظريہ کي تائي د ہے، يعني ظاہراً منافقين کي رائے درست ہے، ليکن جس چيز سے غفلت برتي گئي ہے وہ، متوکل مؤمنين کيلئے حمايت الہي کے گہرے اثرات ہيں يعني اگر حمايت الہي نہ ہو تو وہي بات درست ہے، جس کا اظہار منافقين کررہے ہيں _

٦_ جنگ بدر ميں مسلمانوں کا خداوند پر توکل کرنا ہي ان کي فتح کا سبب تھا_

إذ يقول المنفقون ...و من يتوکل على الله فإن الله عزيز حکيم

۷_ خدا پر توکل کرنے والے، مؤمنين کو خدا ان کے دشمنوں پر فتح مند کرتا ہے اور ان کے امور کو حکيمانہ انداز ميں انجام تک پہنچاتا ہے_و من يتوکل على الله فإن الله عزيز حکيم

"و من يتوكل على الله "کا جواب شرط حذف ہوگیا ہے اور جملہ "فان اللہ ...اس کا جانشین بن گیا ہے اس بات پر دلالت کررہاہے کہ تقدیراً جملہ یوں ہے "و من یتوکل علی اللہ ینصرہ و یحکم أمرہ فإن اللہ ..."

۸_ خداوند کے ناقابل شکست اور حکیم ہونے پر ایمان و اعتقاد، اس پر توکل اور بھروسہ کرنے کا راستہ ہموار کرتا ہے_

و من يتوكل على الله فإن الله عزيز حكيم

جواب شرط کی جگہ جملہ "فان اللہ ..." لانے اور خداوند کی عزت و حکمت مطلقہ کی یاد دہانی کرانے کے کچھ مقاصد ہیں جن میں سے ایک مقصد یہ ہے کہ مؤمنین میں خداوند پر توکل کرنے کی روح پیدا کی جائیے، یعنی اگر تم خداوند کو عزیز و حکیم جانوگے تو اس پر توکل کروگے_

۹_ کمزور ایمان افراد اور منافقین، خداوند پر توکل اور بھروسہ کرنے سے بہرہ مند نہیں ہوسکتے_

يقول المنفقون ...و من يتوكل

۱۰_ خداوند کی عزت و حکمت پر ایمان نہ رکھنا اور اس پر توکل نہ کرنا، نفاق کی جڑوں میں سے ایک جڑ ہے_

إذ يقول المنفقون و الذين ...فان الله عزيز حكيم

یہ کہ خداوند نے منافقین اور بیماردل افراد کو متوکلین کا قسیم قرار دیا ہے اور جملہ "إن اللہ عزیز حکیم" کے ساتھ متوکلین کے توکل کا سبب خداوند کی عزت و حکمت مطلقہ پر ان کے ایمان کو قرار دیا گیا ہے، اس سے پتہ چلتاہے کہ خداوند کے اقتدار اور اس کے حکیم ہونے پر اعتقاد نہ رکھنا کمزوری ایمان اور نفاق کی جڑ ہے_

۱۱_ متوکلین کیلئے خداوند کی حمایت پر اعتقاد نہ رکھنا، کمزوری ایمان اور دل کے بیمار ہونے کی علامت ہے_

إذ يقول المنفقون والذين فى قلوبهم مرض ...فإن الله عزيز حكيم

مندرجہ بالا مفہوم، گذشتہ مفہوم کی توضیح سے اخذ کیا گیا ہے_

۱۲_ خداوند کی قدرت اور غلبہ، حکمت و دانائی کے ہمراہ ہے_فإن الله عزيز حكيم

۱۳_ مجاہدین بدر کا اپنی ناتوانی کے باوجود فتح مند ہونا ایک عبرت آموز اور ہمیشہ یاد رہنے والا واقعہ ہے_

و إذ يقول المنفقون ...و من يتوكل على الله فان الله عزيز حكيم

مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر ہے کہ جب "إذ"، "اذکروا" کیلئے مفعول ہو_

اسلام:

تاریخ صدر اسلام: ۱، ۲، ۳، ۵، ۱۳
الله تعالی: الله تعالی کی امداد، ۷; الله تعالی کی حکمت ، ۷، ۱۲; الله تعالی کی قدرت، ۱۲
ایمان: ایمان کے آثار ۲، ۸ ; حکمت خدا پر ایمان ۸; خداوند کے فتح مند ہونے پر ایمان ۸; ضعف ایمان کی نشانیاں ۱۱
بیمار دل افراد: دل کے بیمار اور اسلام ۴
تاریخ: تاریخ سے عبرت ۱۳
توکل: توکل کے آثار ۶، ۷; خدا پر توکل ۶، ۹; خدا پر توکل کا زینہ ۸
دشمن: دشمنوں پر فتح ۷
ذکر: تاریخی حوادث کا ذکر ۱۳
عقیدہ: اسلام پر عقیدے کے آثار ۲
غزوہ بدر: غزوہ بدر اور کفار ۵; غزوہ بدر اور مومنین ۱، ۲، ۳، ۵; غزوہ بدر کا قصہ ۱، ۲; غزوہ بدر کی فتح کے اسباب ۶; غزوہ بدر کے مجاہدین ۱ ; غزوہ بدر کے مجاہدین کا ضعف ۱۳; غزوہ بدر کے مجاہدین کی فتح ۱۳; غزوہ بدر میں فتح ۱۳; غزوہ بدر میں منافقین ۱
قلب: بیمار دلوں کی نشانیاں ۱۱
کفر: حکمت خدا سے کفر ۱۰; حمایت خدا سے کفر ۱۱; عزت خدا سے کفر ۱۰
لوگ: سست ایمان لوگ ۹
متوکلین: متوکلین کی حمایت ۱۱
مسلمان: مسلمانوں کا توکل ۶
منافقین: منافقین اور اسلام ۴; منافقین اور توکل ۹; منافقین اور غزوہ بدر ۳; منافقین اور مؤمنین ۲، ۳; منافقین کا عقیدہ ۴
مؤمنین: سست ایمان مؤمنین ۱، ۳; متوکل مؤمنین ۱، ۷; مؤمنین کی فتح ۷; مؤمنین کی عسکری کمزوری ۵; مؤمنین کا عمل ۷
نفاق: نفاق کے اسباب ۱۰

آیت ۵۳

﴿ ذَلِكَ بِأَنَّ اللّهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّراً نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَيا قوم حَتَّى يُغَيِّرُواْ مَا بِأَنفُسِهِمْ وَأَنَّ اللّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴾.

یہ اس لئے کہ خدا کسی قوم کو دی ہوئی نعمت کو اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے تئیں تغیر نہ پیدا کردیں کہ خدا سننے والا بھی ہے اور جاننے والا بھی ہے(۵۳)

۱_ مختلف معاشروں کو نعمتیں عطا کرنے والا (بھي) خداوند ہے اور ان سے وہ نعمتیں واپس لیکر انھیں محرومیت و عذاب میں تبدیل کرنے والا بھی وہی ہے_كفروا بأى ت الله ...ذلك بأن الله لم يك مغيراً نعمة أنعمها

۲_ قوموں اور معاشروں کو عطا کی گئي نعمتوں کو استمرار بخشنا، سنت خداوندہے_لم يك مغيراً نعمة أنعمها على قوم

۳_بنی آدم کا نفس، فطرت ایمان پر قائم ہے_ذلك بأن الله لم يك مغيراً نعمة أنعمها عليا قوم حتى يغيروا ما بأنفسهم

گذشتہ آیت میں تصریح کی گئي ہے کہ آل فرعون
آیات کا انکار کرنے کے بعدہلاک ہوگئے اور ان سے نعمتیں سلب کرلی گئیں_ مذکورہ آیت اور گذشتہ آیت کے ارتباط سے یہ استفادہ کیا جاسکتاہے کہ "ما بأنفسھم"کا روشن ترین مصداق، آیات الہی کی نسبت حالت انکار نہ رکھنا ہے، کہ اسے ہم ایمان فطری بھی کہہ سکتے ہیں_

۴_ تمام انسان، ذاتاً نعمات خداوند کو دریافت کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں_لم يك مغيراً نعمة أنعمهاعليا قوم :

یہ مفہوم، گذشتہ مفہوم کی وضاحت و توضیح سے اخذ کیا گیا ہے_

۵_ قوموں اور معاشروں کے کفر اختیار کرنے اور انبیاء علیھم السلام سے جنگ و جدال کرنے کے سبب

ان کا نعمات الہی حاصل کرنے کی قابلیت کو ہاتھ سے کھودینا_ذلك بأن الله لم يك مغيرا نعمة أنعمها عليا قوم حتى يغيروا ما بأنفسهم

٦_ قوم فرعون اور ان سے پہلے گذرنے والی کفار اقوام اپنی ابتدائی زندگی میں نعمات الہی سے بہرہ مند ہونے کی قابلیت و صلاحیت رکھنے والی قومیں تھیں_فأخذهم الله بذنوبهم ...ذلك بأن الله لم يك مغيرا ...حتى يغيروا ما بأنفسهم_

اس آیت اورگذشتہ آیت کے ساتھ ارتباط سے جو نکتہ ہاتھ آتاہے وہ یہ کہ آل فرعون اور ان سے پہلے کی قومیں ، اپنی ابتدائی زندگی میں کافر اور منکر آیات الہی نہیں تھیں_ یہ حالت (کفر) ایک زمانہ گذرنے کے بعد ان پر طاری ہوئی ہے_

٧_ انسانی معاشروں کی نعمات الہی سے محرومیت، کفر و گناہ میں ان کے بتلا ،ہوجانے کا نتیجہ ہے_

ذلك بأن الله لم يك مغيراً نعمة أنعمها عليا قوم حتى يغيروا

٨_ نعمت و نقمت حاصل کرنے میں خود انسان کے عمل کا بنیادی کردار_ذلك بأن الله لم يك مغيرا نعمة أنعمها عليا قوم حتى يغيروا ما بأنفسهم

٩_ خداوند نے آل فرعون اور ان سے پہلے کی اقوام کے کفر اختیار کرنے کی وجہ سے اپنی نعمات ان سے سلب کرلیں اور انھیں نقمت و عذاب میں تبدیل کردیا_كدأب آل فرعون ...ذلك بأن الله لم يك مغيراً ...حتى يغيروا ما بأنفسهم

١٠_ خداوند کی رحمت و نعمت کا اسکی نقمت و عذاب پر سبقت لینا_لم يك مغيرا نعمة أنعمها

١١_ قوموں کے اجتماعی تحولات پر ان کے اعمال و عقائد کے اثرات کا مترتب ہونا_

ذلك بأن الله لم يك مغيرا نعمة أنعمها عليا قوم حتى يغيروا ما بأنفسهم

١٢_ مشرکین مکہ کی جنگ بدر میں ہلاکت و نابودي، آیات الہی سے ان کے کفر اور گناہوں کا نتیجہ تھا_

ذلك بأن الله لم يك مغيرا نعمة أنعمها عليا قوم حتى يغيروا ما بأنفسهم

"ذلک" آل فرعون اور ان سے پہلے والے کفار کے بُرے انجام کی طرف اشارہ کرنے کے علاوہ ہوسکتاہے جنگ بدر کے واقعات اور مشرکین مکہ کی ہلاکت کی طرف بھی اشارہ ہو_

١٣_ خداوند، ہر قسم کی باتوں کا سننے والا اور ہر قسم کے افکار و کردار سے آگاہی رکھنے والا ہے_و أن الله سميع عليم

١٤_ کفار کیلئے خدائی سزا و عذاب کی بنیاد اسکا سمیع و علیم

ہونا ہے_و أن الله سميع عليم

اجتماعی تحولات: اجتماعی تحولات کے اسباب ۱۱

اسلام: تاریخ صدر اسلام ۱۲

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا سمیع ہونا ۱۳، ۱۴; اللہ تعالی کا علم ۴; اللہ تعالی کا علم غیب ۱۳; اللہ تعالی کا عذاب ۱; اللہ تعالی کی رحمت کا تقدم ۱۰; اللہ تعالی کی سزائیں ۱۴; اللہ تعالی کی سنن ۲; اللہ تعالی کیصفات کے مراتب ۱۰; اللہ تعالی کے عطایا ۱; اللہ تعالی کی نعمات، ۱; اللہ تعالی کی نعمات سے استفادہ ۶; اللہ تعالی کینعمات سے محرومیت ۷; اللہ تعالی کی نعمات کا استمرار ۲

امم: امتوں کے عقیدے کے آثار ۱۱; امتوں کے عمل کے آثار ۱۱; گذشتہ امتوں کا کفر ۹; گذشتہ امتیں ۶

انبیاء: انبیاء کے خلاف مبارزہ ۵

انسان: انسان کی روزی ۴; انسانوں کی صلاحیت ۴; فطرت انسان ۳

ایمان: فطری ایمان ۳

رنج (دکھ): موجبات رنج ۱، ۸، ۹

عذاب: موجبات عذاب ۹

عمل: عمل کے آثار ۸

غزوہ بدر: غزوہ بدر میں مشرکین ۱۲

قوم فرعون: آل فرعون اور نعمات خدا ۶; آل فرعون کا کفر ۱۴

کفار: کفار اور خدا کی نعمتیں ۶; کفار کا انجام ۱۴

کفر: آیات خدا سے کفر ۱۲; کفر کے آثار ۷، ۹، ۱۲

گناہ: گناہ کے آثار ۱۲، ۷

معاشرہ: معاشرے کی اصالت ۱۱; معاشرے کی محرومیت کے اسباب ۷; معاشرے کے کفر کے آثار ۵

مشرکین مکہ: مشرکین مکہ کا کفر ۱۲; مشرکین مکہ کا گناہ ۱۲; مشرکین مکہ کی ہلاکت ۱۲

نعمت: نعمت کا تبدیل ہونا ۱، ۹; نعمت سلب ہونے کے

اسباب ۵، ٦، ۹; نعمت کی صلاحیت ۹، ۴، ٦; نعمت کے حصول کے اسباب ۸

ہلاکت: ہلاکت کے اسباب ۱۲

آیت ۵۴

﴿كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَذَّبُواْ بآيَاتِ رَبِّهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَونَ وَكُلٌّ كَانُواْ ظَالِمِينَ ﴾.

جس طرح آل فرعون اور ان کے پہلے والوں کا انجام ہوا کہ انھوں نے پروردگار کی آیات کا انکار کیا تو ہم نے ان کے گناہوں کی بنا پر انھیں ہلاک کردیا اورآل فرعون کو غرق کردیا کہ یہ سب کے سب ظالم تھے(۵۴)

۱_ کفار مکہ بھی آیات الہی کے ساتھ وہی سلوک کرتے تھے جو آل فرعون اور ان سے پہلے والے کفار کرتے تھے_

كداب ء ال فرعون والذين من قبلهم

۲_ آل فرعون اور ان سے پہلے والے لوگ، آیات الہی کو جھٹلانے اور گناہ کا ارتکاب کرنے والے لوگ تھے_

كذبوا باى ت ربهم فأهلكنهم بذنوبهم

۳_ آل فرعون، آیات الہی کو جھٹلانے والوں کا واضح ترین نمونہ ہیں_

كداب آل فرعون والذين من قبلهم كذبوا بأى ت ربهم

۴_ خداوند، پوری تاریخ کے دوران، بنی آدم کے سامنے اپنی الوہیت اور ربوبیت کی آیات اور نشانیاں پیش کرتا رہا_

كفروا بأى ت الله ... كذبوا بأى ت ربهم

۵_ خداوند نے آل فرعون اور ان سے پہلے گذرنے والے کفار کو آیات الہی کے جھٹلانے اور گناہوں

کے ارتکاب کی وجہ سے ہلاک کیا_فأهلکنکم بذنوبهم

٦_ جنگ بدر میں کفار کی ہلاکت، آیات الہی کو جھٹلانے اور رسالت پیغمبر ﷺ کا انکار کرنے کی سزا تھي_
کداب آل فرعون ...فأهلکنکم بذنوبهم

۷_ خداوند نے آل فرعون کو غرق کرتے ہوئے، نابود وہلاک کیا_و أغرقنا ء ال فرعون

٨_ خداوند کی آیات اور نشانیوں کو جھٹلانے والے ظالم ہیں_کذبوا بأی ت ربهم ...و کل کانوا ظلمین

٩_ ظالموں اور آیات الہی کے جھٹلانے والوں کو عذاب الہی سے ہلاک و نابود ہونے کا خطرہ لاحق ہونا_
کذبوا بأی ت ربهم ...و کل کانوا ظلمین

١٠_ آل فرعون، ان سے پہلے کی قومیں اور کفار مکہ سب کے سب ظالمین کے زمرے میں شمار ہوتے ہیں_
و کل کانوا ظلمین

١١_ آل فرعون اور گذشتہ کافر قوموں کی ہلاکت، ظلم و گناہ کےنتیجے میں نعمتوں کے زوال کا ایک نمونہ ہے_
ذلك بأن الله لم يك مغيراً نعمة أنعمها عليا قوم حتی يغيروا ...و کل کانوا ظلمين

آیات خدا: ٣آیات خدا کا مقابلہ ١; آیات خدا کی تکذیب کی سزا ٥، ٦; آیات خدا کے مکذبین ٢، ٣، ٨;آیات خدا کے مکذبین کا عذاب ٩; مکذبین آیات خدا کی ہلاکت ٩

اسلام:تاریخ صدر اسلام ٦

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا عذاب ٩;اللہ تعالی کا کیفر٧،٦،٥; اللہ تعالی کی الوہیت کی نشانیاں ٣; اللہ تعالی کی ربوبیت کی نشانیاں ٣; اللہ تعالی کے افعال٧،٣

امم:گذشتہ امتوں کا گناہ ٢;گذشتہ ظالم امتیں ١٠

ظالمین: ٨، ١٠ظالموں کا عذاب ٩; ظالموں کی دنیوی ہلاکت ٩

ظلم: ظلم کے آثار ١١

غزوہ بدر:غزوہ بدر میں کفار کی ہلاکت ٦;قصہ غزوہ بدر ٦

قوم فرعون :آل فرعون اور آیات خدا ،٣; آل فرعون کا طریقہ

۱;آل فرعون کا ظلم ۱۰;آل فرعون کا غرق ہونا ۷;آل فرعون کا گناہ ۲;آل فرعون کی دنیوی ہلاکت ۵، ۷، ۱۱

کفار:کفار کی دنیوی ہلاکت ۵، ٦;کفار کے طور طریقوں میں ہم آہنگی ۱;گذشتہ دور کے کفار کی ہلاکت ۱۱

کفار مکہ:کفار مکہ کا طریقہ ۱;کفار مکہ کا ظلم ۱۰

گناہ:گناہ کی سزا، ۵;گناہ کے آثار ۱۱

گناہگار لوگ:۲

محمد ﷺ :رسالت محمد ﷺ کے انکار کی سزا، ٦

نعمت:نعمت سلب ہونے کے اسباب ۱۱

ہلاکت:پانی کے ذریعے ہلاکت ۷

آیت ۵۵

﴿ إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللّهِ الَّذِينَ كَفَرُواْ فَهُمْ لاَ يُؤْمِنُونَ ﴾.

زمین پر چلنے والوں میں بدترین افراد وہ ہیں جنھوں نے کفر اختیار کر لیا اور اب وہ ایمان لانے والے نہیں ہیں (۵۵)

۱_ حق کو قبول نہ کرنے اور کفر پر ڈٹے رہنے کے سبب آیات الہی پر ایمان لانے کی توفیق انسان سے سلب ہوجاتی ہے_
الذين كفروا فهم لا يؤمنون

جملہ "لایؤمنون" فعل مضارع ہونے کی وجہ سے استمرار پر دلالت کررہاہے لہذا جملہ "هم لا يؤمنون" کا معنی ہے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے، چونکہ یہ جملہ "فاء" کے ذریعے جملہ "کفروا" پر عطف ہوا ہے لہذا دلالت کررہاہے کہ ان سے توفیق ایمان، ان کی کفر ورزی کی وجہ سے سلب ہوئي ہے_

۲_ جن لوگوں نے کفر اختیار کرنے کی وجہ سے اپنے اندر سے ایمان کی توفیق خود ختم کرڈالی ہے وہی لوگ بارگاہ خداوند میں بدترین جاندار ہیں_إن شر الدواب عند الله الذين كفروا فهم لا يؤمنون

۳_ ایمان کی توفیق ختم ہوجانے تک کفر اختیار کرنا، انسان کودرجہ انسانیت سے گراکر پست ترین حیوانات کے درجے تک لے جاتاہے_إن شر الدواب عند الله الذين كفروا فهم لا يؤمنون_

۴_ آیات الہی پر ایمان، انسانیت کی نشانی اور بارگاہ خداوند میں اسکے محترم و ارجمند ہونے کا معیار ہے_
إن شر الدواب عند الله الذين كفروا فهم لا يؤمنون

انسان:انسان کا انحطاط ۳

انسانیت:انسانیت سے گرنا ۳; انسانیت کی نشانیاں ۴

اہمیت:اہمیت کا معیار ۴

ایمان:آیات خدا پر ایمان ۴; ایمان کے زمینہ کا زوال ۲، ۳; ایمان کے موانع

توفیق:توفیق سلب ہونے کے اسباب ۱

حق قبول نہ کرنا:حق قبول نہ کرنے کے آثار ، ۱

کفار:کفار کی شخصیت ۲

کفر:کفر پر اصرار کے آثار ، ۱; کفر کے آثار ۲، ۳

موجودات:بدترین موجودات ۲، ۳

آیت ۵۶

﴿ الَّذِينَ عَاهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لاَ يَتَّقُونَ ﴾.

جن سے آپ نے عہد لیا اور اس کے بعد وہ ہر مرتبہ اپنے عہد کو توڑ دیتے ہیں اور خدا کا خوف نہیں کرتے(۵۶)

۱_ کفار مکہ کے ساتھ پیغمبر اکرم صلى الله عليه وآله وسلم کے متعدد معاہدے اور کفار مکہ کا ان معاہدوں کو توڑنا_

الذين عهدت منهم ثم ينقضون عهدهم فی كل مرة

۲_ وہ کفار کہ جنہوں نے پیغمبر اکرم ﷺ کے ساتھ کئے گئے اپنے عہد و پیمان کی وفا نہیں کی وہی بدترین جاندار ہیں_

إن شر الدواب ...الذين عهدت منهم ثم ينقضون

ہوسکتاہے "الذين عهدت منهم"، "الذين كفروا" کیلئے بدل یا عطف بیان ہو_ نیز بعد والی آیت "فاما تثقفنهم" کیلئے بتداء بھی بن سکتاہے، مندرجہ بالا مفہوم پہلے احتمال کی بناء پر اخذ کیا گیا ہے_

۳_ پیغمبر اکرم ﷺ نے متعدد مرتبہ یہودیوں سے عہد و پیمان لیا اور انھوں نے ہمیشہ اپنا عہد و پیمان توڑ ڈالا_

الذين عهدت منهم ثم ينقضون عهدهم فی كل مرة

بعض کا خیال ہے "الذين عهدت" سے مشرکین مکہ مراد ہیں لیکن مشہور مفسرین کا کہنا ہے کہ اس سے یہودی مراد ہیں کہ جو زمانہ بعثت میں، مدینہ کے اطراف میں سکونت اختیار کئے ہوئے تھے_

۴_ زمانہ بعثت میں مدینہ کے یہودي، کفر پر اصرار کرنے، اپنے اندر سے ایمان کی توفیق خود سلب کرنے اور اپنے عہد و پیمان توڑنے کی وجہ سے پست ترین جانداروں کی ایک مثال تھے_إن شر الدواب عند الله الذين كفروا ...الذين عهدت منهم ثم ينقضون عهدهم

۵_ اپنا عہد توڑنا، ایک انتہائی بُرا اور پست فعل ہے_إن شر الدواب ...ثم ينقضون

٦_ عہد و پیمان کی پابندي، انسان کی انسانیت کا معیار ہے_إن شر الدواب ...ثم ينقضون

۷_ خداوند نے پیغمبر اکرم ﷺ کو ان کے زمانے کے یہودیوں کی عہد و پیمان شکن نفسیات سے آگاہ کردیا تھا_

ثم ينقضون عهدهم فی كل مرة

یہاں آیت کے سیاق کا تقاضا تھا کہ کہا جاتا "ثم نقضوا" لیکن فعل ماضی کی جگہ فعل مضارع "ينقضون" کا استعمال اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ پیمان و عہد شکني، یہودیوں کیلئے ایک استمراری حالت ہے_

۸_ اسلامی معاشرے کے رہبر و قائد، کافر معاشروں کے ساتھ عہد و پیمان باندھ سکتے ہیں_الذين عهدت منهم ثم ينقضون

۹_ کافر معاشروں کی جانب سے گذشتہ معاہدوں کی خلاف ورزی جدید معاہدے کے جواز سے مانع نہیں ہوگي_

الذين عهدت منهم ثم ينقضون عهدهم فی كل مرة

۱۰_ کافریہودیوں کا اپنی مکرر عہد شکنی کے بارے میں لاپرواھی برتنا_و هم لا یتقون

۱۱_ زمانہ بعثت کے یہودی ،پیغمبر اکرم ﷺ اور مسلمانوں کی پرواہ کئے بغیر اور ان سے خوف زدہ ہوئے بغیر، اپنے عہد و پیمان توڑڈالتے تھے_و هم لا یتقون

فعل "یتقون" کیلئے چند متعلق فرض کئے جاسکتے ہیں ، من جملہ ضمیر "ک" کہ جو پیغمبر ﷺ سے خطاب ہے یا "المؤمنین" جیسا کوئی کلمہ_

۱۲_ زمانہ پیغمبر ﷺ کا یہودی معاشرہ، تقوی و پرہیزگاری سے بہت دور تھا_*وهم لا یتقون

مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر ہے کہ جب "لایتقون" کا متعلق "اللہ" ہو، یعنی یہودی خداوند سے کسی قسم کا خوف وڈر نہیں رکھتے اور تقوی الہی کی رعایت نہیں کرتے_

۱۳_ زمانہ بعثت کے یہودیوں کا عدم تقوی ہی ان کی عہد شکنی کا بڑا سبب تھا_ینقضون عهدهم فی کل مرة و هم لا یتقون

جملہ "و ھم لایتقون" یہودیوں کی پیمان شکنی کو بیان کررہاہے، اور اصطلاحاً،"حال معلّلہ" ہے_

ارزش:مخالف ارزش ۵; معیار ارزش ۶

اسلام:تاریخ صدر اسلام ۱، ۳، ۴، ۷، ۱۱، ۱۲، ۱۳

اللہ تعالی :اللہ تعالی کے افعال ۷

انسانیت:انسانیت کا معیار ۶

ایمان:ایمان کے زینہ کا زوال ۴

بے تقوی ہونا:بے تقوی ہونے کے آثار ۱۳

رھبر:دینی رھبر کے اختیارات ۸

عہد:عہد شکنی کی برائی ۵;عھد شکنی کے آثار ۴; عہد شکنی کے اسباب ۱۲; عہد کو وفا کرنا ۶

کفار:کفار سے عہد ۸، ۹;کفار کا انحطاط ۲; کفار کی عہد شکنی ۲، ۹

کفر:کفر پر اصرار کے آثار ۴

محمد ﷺ :علم محمد ﷺ ۷; محمد ﷺ اوریہود کی عہد شکنی ۷; محمد ﷺ کے معاہدے ۱، ۳;یہودیوں سے محمد ﷺ کا معاہدہ ۳ / معاہدات:بین الاقوامی معاہدے ۸، ۹

موجودات:بدترین موجودات ۲، ۴

یہود مدینہ:یہود مدینہ کا کفر ۴;یہود مدینہ کی عہد شکنی ۴

یہودي:صدر اسلام کے یہود کا بے تقوی ہونا ۱۲، ۱۳;کافریہود کا بے تقوی ہونا ۱۰; محمد ﷺ سے یہود کی عہد شکنی ۱۱; مسلمانوں سے یہود کی عہد شکنی ۱۱;یہود کا بے تقوی ہونا ۱۱;یہود کی عہد شکنی ۳، ۱۰

آیت ۵۷

﴿ فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴾.

اگر وہ جنگ میں تمھارے قبضہ میں آجائیں تو انھیں اور ان کے پشتیبان سب کو نکال باہر کروتاکہ عبرت حاصل کریں (۵۷)

۱_ پیغمبر اکرم ﷺ کو خداوند کی جانب سے حکم ملا کہ آپ ﷺ جنگ بھڑکانے والے اور عہد توڑنے والے یہودیوں پر تسلط پانے کی صورت میں انھیں ایسی سزادیں کہ جس سے دوسرے دشمنوں کے پراکندہ ہوجانے کا زمینہ فراہم ہوجائیے_

فإما تثقفنّهم فى الحرب فشرد بهم من خلفهم

"تشريد" کا معنی تتر بتر اور پراکندہ کرنا ہے، "بھم" کی "باء" سببیہ ہے کہ جو "فى الحرب" کی وجہ سے قتل یا سزا جیسے کلمہ کو تقدیر میں لئے ہوئے ہے، اور "من خلفهم" سے مراد یہود یا دوسرے دشمن ہیں کہ جنہوں نے مدینہ و اطراف مدینہ سے فتنہ پردازی شروع کررکھی تھي، بنابراین جملہ "فشرد بھم" کا معنی یوں ہوگا: اے رسول ﷺ جو سنگین سزا آپ ﷺ عہد شکن یہودیوں کو دیں ، اس کے ذریعے دشمنوں کو بھی متفرق و تتر بتر کردیں_

۲_ خداوند متعال نے پیغمبر اکرم ﷺ کو، مسلمانوں اور عہد شکن یہودیوں کے درمیان شروع ہونے والی جنگ سے، اس کے شروع ہونے سے پہلے ہی آگاہ فرمادیا تھا_فشردبھم من خلفهم

"ثقف"، "تثقفن" کا مصدر ہے جس کا معنی تسلط حاصل کرنا ہے "إما"، "إن" شرطیہ اور "ما" زائد سے مرکب ہے، جملہ شرطیہ کی نون تاکید ثقیلہ اور "ما" زائدہ کے ذریعے تاکید اس بات کو ظاہر کررہی ہے

کہ شرط، یعنی جنگ کا وقوع اور یہود پر مسلمانوں کا تسلط ہوکر رہے گا، بنابرایں، جملہ شرطیہ کا معنی یوں ہوگا، اگر یہودیوں کے ساتھ جنگ ہوئی، اور آپ ﷺ ان پر مسلط ہوگئے کہ ایسا ہوکر رہے گا...

۳_ خداوند متعال نے جنگ شروع ہونے سے پہلے ہی پیغمبر اکرم صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کو یہودیوں پر مسلمانوں کے تسلط کی بشارت دے دی تھي_فإما تثقفنهم فى الحرب

مندرجہ بالا مفہوم ایسے مطالب پر مبنی ہے کہ جن کی وضاحت گذشتہ مفہوم میں ہو چکی ہے_

۴_ محارب کفار کے محاذ کو تباہ اور تتر بتر کرنا، اہل ایمان کا فریضہ ہے_فأما تثقفنهم فى الحرب فشردبهم

۵_ اسلامی معاشرے کی عسکری قیادت کرنا دینی رہبروں کی ذمہ داری ہے_فأما تثقفنهم فى الحرب فشردبهم من خلفهم
اس آیت اور بعد والی آیت میں، تمام مؤمنین کی نسبت حکم کی عمومیت کے باوجود، خود پیغمبر اکرم ﷺ کی ذات گرامی سے خطاب ظاہر کررہاہے کہ عسکری قیادت، پیغمبر اکرم ﷺ اور دینی رھبری کے اختیار میں ہے_

٦_ پیغمبر اکرم ﷺ اور اسلامی معاشرے کے خلاف جنگ بھڑکانے والے عہد شکن افراد کی شدید سزا کے بارے میں حکم خداوند کا مقصد، ان کے (بُرے) انجام سے عبرت حاصل کرنا ہے_فشرد بهم من خلفهم لعلهم يذكرون

"تذکر" (يذكرون کا مصدر ہے) اس کا معنی دریافت کرنا، پانا اور ہمیشہ یاد رکھنا ہے_جملہ "لعلهم يذكرون"، "فشرد بهم" کی تعلیل ہے، یعنی شدید سزا دینے کا مقصد یہ ہے کہ کفار، مسلمانوں کی طاقت و قوت کو درک کرلیں اور اسے یاد رکھیں تا کہ ائندہ اسلامی معاشرے کے خلاف سازش نہ کریں_

اجتماعی نظم و ضبط:اجتماعی نظم و ضبط کا طریقہ ۱، ٦

اسلام:تاریخ صدر اسلام ۲، ۳

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا علم غیب ۲;اللہ تعالی کی بشارت ۳; اللہ تعالی کے اوامر ٦،۱

بشارت:

مسلمانوں کی فتح کی بشارت ۳

تاریخ: تاریخ سے عبرت ٦

دشمن: دشمنوں پر رُعب ڈالنا ، ١

رھبر: دینی رہبر کے اختیارات ۵

عسکری قیادت: ۵

عہد شکن لوگ: عہد شکن افراد کی جنگ افروزی ٦; عہد شکن افراد کو شدید سزا ملنا ٦

کفار: محارب کفار کی شکست ۴; محارب کفار کے ساتھ جنگ ۴

محمد ﷺ : علم محمد ﷺ کا منشاء ٢; محمد ﷺ اور عہد شکن یہود ٢; محمد ﷺ اوریہود ١; محمد ﷺ کو بشارت ٣; محمد ﷺ کی مس وولیت کی حدود، ١

مسلمان: مسلمان اوریہود ٣; مسلمانوں کی یہود سے جنگ ٢

مؤمنین: مؤمنین کی ذمہ داري ۴

یہود: عہد شکن یہود کی سزا، ١یہود کی جنگ افروزی ١

آیت ۵۸

﴿ وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبُّ الخَائِنِينَ ﴾.

اور اگر کسی قوم سے کسی خیانت یا بد عہدی کا خطرہ ہے تو آپ بھی ان کے عہد کو ان کی طرف پھینک دیں کہ اللہ خیانت کراروں کودوست نہیں رکھتا ہے(۵۸)

١_ مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ اگر وہ کفار کی طرف سے عہد توڑنے کے ارادے کی کوئي علامت دیکھیں تو ان کے ساتھ کیئے گئے معاہدے کو توڑ دیں اور اسے بے اعتبار شمار کریں_ و إما تخافن من قوم خيانة فانبذ إليهم

سیاق کے قرینہ کے مطابق "خیانة" سے مرادپیمان شکنی ہے، اور عہد وپیمان شکنی کے خوف کا مطلب یہ ہے کہ طرف مقابل کی طرف سے ایسے شواہد و علائم ظاہر ہوں جو عہد توڑنے پر دلالت کریں ، "نبذ" کا معنی پھینکنا ہے اور "فانبذ" کا مفعول "عھد ھم" ہے کہ جو واضح ہونے کی وجہ سے کلام میں نہیں لایا گیا_

۲_ معاہدے کو لغو وبے اعتبار جاننے کے بعد اسکی بی اعتباری سے دشمن کو مطلع کرنا ضروری ہے_
و إما تخافن من قوم خيانة فانبذ إليهم على سوائ

"سواء" کا معنی مساوی اور برابر ہونا ہے، "علی سواء"، "فانبذ" اور "إليهم" میں موجود ضمیر کیلئے حال ہے، یعنی درحالیکہ آپ اور وہ اس امر میں مساوی ہیں جیسا کہ مفسرین کا قول ہے کہ مساوی ہونے سے مراد عہد وپیمان کے لغو ہونے سے آگاہی میں مساوی ہونا ہے، عہدنامہ کو ان کی طرف پھینکنا (فانبذ إليهم) بھی اس معنی کی تائی دکرتا ہے_

۳_ کفار کے ساتھ کیئے گئے معاہدوں کو لغو اور بے اعتبار کرنے کا اختیار، پیغمبر ﷺ اور اسلامی معاشرے کے رہبروں کو حاصل ہے_فانبذ إليهم على سوائ

۴_ کفار کی خیانتکاری کی علائم و شواھد کی تشخیص و تحقیق کرنا بھی پیغمبر اکرم ﷺ اورا سلامی معاشرے کے رہبروں کا فریضہ ہے_و إما تخافن من قوم خيانة

۵_ کفار معاشروں کی جانب سے خیانت کے احتمال پر اسلامی معاشرے کے قائدین کو عملی قدم اٹھانا چاہیئے اور انھیں لازمی اقدام کرنے کیلئے کفار کی خیانتکاری کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے_و إما تخافن من قوم خيانة فانبذ إليهم على سوائ

۶_ دشمن کے ساتھ اسی جیسا برتاؤ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے_و إما تخافن من قوم خيانة فانبذ إليهم على سوائ

بعض کے نزدیک "سواء" سے مراد دشمن کے کردار اور برتاؤمیں اس کے ساتھ مساوی سلوک کرنا ہے، مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیاہے_

۷_ عہد وپیمان توڑنے والے اور وہ لوگ کہ جو اپنے عہد وپیمان توڑنے کا خیال رکھتے ہیں، خائن اور محبت خداوند سے محروم ہیں_إن الله لا يحب الخائنين

مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر ہے کہ جب جملہ "إن الله ..." جملہ "فانبذ إليهم" کی تعلیل ہو، یعنی جو لوگ پیمان توڑنے کا قصد رکھتے ہیں وہ خائن

ہیں اورچونکہ خداوند خائن کو پسند نہیں کرتاتو اے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا فریضہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کے معاہدے کو لغو کردیں کہ ان کے ساتھ جنگ کرنے کا راستہ کھل جائیے_

۸_ طرف مقابل کو آگاہ کئے بغیر، معاہدوں کو لغو و بے اعتبار کرنا، خیانت ہے_فانبذ إليهم علی سواء إن الله لا يحب الخائنين

مندرجہ بالا مفہوم اس بنیاد پر ہے کہ جب "إن الله ..."، "علی سواء" کیلئے تعلیل ہو، یعنی اگر آپ (دشمن کو اسکے معاہدے کے لغو ہوجانے سے آگاہ کرنے) کے حکم و دستور کو اجراء نہیں کرتے تو آپ خیانت کارہیں اورخداوند خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا_

۹_ کفار سے بھی خیانت کرنا ایک ناپسندیدہ چیز ہے اور یہ محبت خدا سے محرومیت کا باعث بنتی ہے_فانبذ إليهم علی سواء إن الله لا يحب الخائنين

۱۰_عن ابی عبدالله عليه‌السلام قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ثلاث من كن فيه كان منا فقا و إن صام و صلی و زعم ا نه مسلم من إذا أؤتمن خان ...إن الله عزوجل قال فی كتابه: إن الله لا يحب الخائنين (۱)

امام صادق عليه‌السلام سے منقول ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خدا نے فرمایا: تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں بھی ہوں وہ منافق ہے اگرچہ اہل نماز و روزہ ہی کیوں نہ ہو اور خود کو مسلمان بھی جانتا ہو، (پہلی خصلت یہ کہ) اگر کوئی امانت اس کے سپرد کی جائیے تو اس میں خیانت کرے ... بے شک خداوندنے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: بلا شک، خداوند، خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا_

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی محبت سے محرومیت ۹،۷

خیانت:خیانت کا سدباب کرنا ۵; خیانت کی بُرائی ۹; خیانت کے آثار ۹; خیانت کے مواقع ۸

خیانت کار لوگ: ۷دشمن:دشمن سے سلوک کا طریقہ ٦; دشمنوں سے معاہدہ ۲

رهبري:دینی رہبری کی ذمہ داری ۵; دینی رہبری کے اختیارات ۳;رہبری کے اختیار ا ،۴

عہد شکن افراد:عہد شکن افراد کی خیانت ۷; عہد شکن افراد کی محرومیت ۷; عہد شکنوں سے نمٹنے کا طریقہ ۱

---

۱) کافی ج/ ۲ص ۲۹۰ ح ۸، نورالثقلین ج/ ۲ص ۱۶۴ ح/ ۱۳۶_

کفار:کفار سے خیانت ۹; کفار کی خیانت ۵; کفار کی خیانت کی تشخیص ۴;کفار کی عہد شکنی ; کفار کے ساتھ معاہدہ ۳

محمد ﷺ :اختیارات محمد ﷺ ۳، ۴

مسلمان: مسلمانوں کی ذمہ داری ۱

معاہدات:معاہدوں کا لغو کرنا ۱، ۲، ۳; معاہدوں کو لغو کرنے کی خیانت ۸;معاہدوں کے احکام ۱، ۲، ۸

مقابلہ بہ مثل:مقابلہ بہ مثل کرنے کی ضرورت ٦

آیت ۵۹

﴿ وَلاَ يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ سَبَقُواْ إِنَّهُمْ لاَ يُعْجِزُونَ ﴾.

اور خبردار کافروں کو یہ خیال نہ ہو کہ وہ آگے بڑھ گئے وہ کبھی مسلمانوں کو عاجز نہیں کر سکتے (۵۹)

۱_ ہر قسم کی حرکت اور عمل حتی کفار کی کفر ورزی اور عہد شکنی خداوند کے ارادے سے باہر نہیں_

و لا يحسبنّ الذين كفروا سبقوا إنهم لا يعجزون

جملہ "لا یحسبن الذین ..." ایک غلط خیال کو ردّ کررہاہے کہ جو کفار کے خیالات میں پرورش پارہاہے، گذشتہ آیات کو ملاحظہ کرتے ہوئے کہہ سکتے ہیں یہ خیال، کہ پیغمبر اکرم ﷺ کے خلاف ستیزہ جوئي اور کفر ورزی اور اپنے عہد و پیمان توڑنے کا نتیجہ ہے، ان لوگوں کا یہ خیال تھا کہ اگر پیغمبر ﷺ کے دستورات اور احکام، خداوند کی جانب سے اور اسکی خواہش کے مطابق ہیں تو انھوں نے اپني مخالفت کے ذریعے محمد ﷺ کے خدا پر غلبہ حاصل کرلیاہے، جملہ "لا یحسبن..." سے پتہ چلتاہے کہ یہ خیال غلط ہے چونکہ کوئي بھی چیز خداوند کو عاجز و ناتوان نہیں بنا سکتي، جو کچھ بیان ہوا ہے اس کے مطابق جملے کا مفاد و مفہوم یہ ہے کہ کوئي بھی حرکت و عمل، خداوند کی مشیت و ارادے سے باہر نہیں_

۲_ کفار کبھی بھی خداوند کو عاجز و ناتوان نہیں بنا سکتے اور نہ اس کے ارادے کے پورا ہونے سے مانع بن سکتے ہیں_

إنهم لا يعجزون

مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "لا یعجزون" کا مفعول محذوف "اللہ " ہو اعجاز (یعجزون کا مصدر ہے) جس کا معنی عاجز و ناتوان بنانا ہے_

۳_ کفار ہرگز، پیغمبر اکرم ﷺ سے عہد شکنی اور خیانت کرکے، آپ ﷺ پر سبقت نہیں لے سکتے اور نہ ہی آپ ﷺ کو رسالت و نبوت کے کاموں سے عاجز بنا سکتے ہیں_ و إما تخافن من قوم خیانة ...و لا یحسبن الذین کفروا سبقوا إنهم لا یعجزون یہ مفہوم اس بناء پر ہے کہ جب "سبقوا" اور "لا یعجزون" کا مفعول، پیغمبر اکرم ﷺ ہوں_

۴_ کفار، ہمیشہ خداوند کے مقہور ہیں_ و لا یحسبن الذین کفروا سبقوا إنهم لایعجزون

۵_ کفار ہرگز اپنی خیانتوں اور عہد شکنیوں کے ذریعے، ایک پائی دار فتح و کامیابی حاصل نہیں کرسکیں گے_
و إما تخافن من قوم خیانة ...و لا یحسبن الذین

٦_ کفر پیشہ یہود کا یہ خیال کہ وہ کفر اختیار کرکے، احکام خدا کی نافرمانی کرکے اور پیغمبر ﷺ سے کئے گئے عہد و پیمان کو توڑ کر، خداوند پر غلبہ پالیں گے تو یہ انکا انتہائی باطل اور بے بنیاد خیال ہوگا_ و لا یحسبن الذین کفروا سبقوا
جیسا کہ آیت ٥٦ میں کہا گیا ہے کہ مشہور مفسرین کے نزدیک اس قسم کی آیات میں عہد و پیمان توڑنے والوں سے مُراد یہود ہیں ، لہذا مذکورہ آیت "الذین کفروا" کا مطلوبہ مصداق یہود ہی ہیں_

۷_ خداوند، ایک ناقابل شکست طاقت ہے_ کفروا سبقوا إنهم لا یعجزون

اللہ تعالی: اللہ تعالی پر غلبے کا خیال ٦; اللہ تعالی کا ارادہ ۱،۲; اللہ تعالی کا ناقابل شکست ہونا ۸،۷; اللہ تعالی کو عاجز بنانے کی کوشش ۲; اللہ تعالی کی معصیت ٦; اللہ تعالی کی قدرت ۷،۴،۲

فتح: فتح و کامیابی کے موانع ۵

کفار: کفار اور محمد ﷺ ۳; کفار کا عجز ۲، ۳، ۴; کفار کا کفر، ۱; کفار کی خیانت ۳، ۵; کفار کی عہد شکنی ۱، ۳، ۵

محمد ﷺ : محمد ﷺ سے خیانت ۳; محمد ﷺ سے عہد شکنی ٦; محمد ﷺ کی رسالت سے ممانعت ۳

یہود: کافر یہود ٦ ;یہود کا باطل عقیدہ ٦ ;یہود کا عصیان ٦; یہود کی عہد شکنی ٦

آیت ٦٠

﴿ وَأَعِدُّواْ لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدْوَّ اللّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لاَ تَعْلَمُونَهُمُ اللّهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنفِقُواْ مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لاَ تُظْلَمُونَ ﴾.

اور تم سب ان کے مقابلہ کے لئے امکانی قوت اور گھوڑوں کی صف بندی کا انتظام کرو جس سے اللہ کے دشمن _ اپنے دشمن اور ان کے علاوہ جن کو تم نہیں جانتے ہو اور اللہ جانتا ہے سب کو خوفزدہ کردو اور جو کچھ بھی راہ خدا میں خرچ کرو گے سب پورا پورا ملے گا اور تم پر کسی طرح کا ظلم نہیں کیا جائیے گا(٦٠)

١_ تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ وہ دشمنان خدا کے ساتھ جنگ کیلئے جنگی وسائل تیار رکھیں اور اپنی عسکری قوت میں اضافہ کریں_و أعدوا لهم ما استطعتم من قوة و من رباط الخيل

٢_ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی عسکری قوت کی تقویت کیلئے، دشمن کو ڈرانے کی حد تک پوری کوشش کریں اور جو کچھ بھی ان کے اختیار میں ہو اس سے دریغ نہ کریں_و أعدوا لهم ما استطعتم من قوة و من رباط الخيل

٣_ زمانہ بعثت میں سواری کیلئے استعمال ہونے والے گھوڑے، عسکری طاقت و قوت کی تقویت کا سب سے زیادہ کارآمد اور اہم ذریعہ تھے_و أعدوا لهم ما استطعتم من قوة و من رباط الخيل

"رباط الخیل" کا "قوة" پر عطف، عام پر خاص کا عطف ہے، اور عام طور پر ایسا عطف، معطوف کی اہمیت جتانے اور معطوف علیہ کے دوسرے مصادیق کی نسبت اس کے بنیادی کردار کو ظاہر کرنے کیلئے ہوتا ہے_

٤_ اسلامی معاشرے کو اپنے زمانے کے جدیدترین

فوجی ساز و سامان سے لیس ہونا چاہیئے_و أعدوا لهم ما استطعتم من قوة و من رباط الخيل

۵_ اسلامی معاشرے کی عسکری قوت کو اس طرح (منظم) ہونا چاہیئے کہ جس سے دشمنان دین ہر وقت خوف زدہ رہیں_

ترهبون به عدوا الله و عدوكم

٦_ مسلمانوں کی عسکری قوت سے دشمن کی وحشت، اسلامی معاشرے کی لازمی عسکری طاقت و قدرت کی حد سمجھی جاتی ہے_و أعدوا لهم ما استطعتم ...ترهبون به عدو الله

جملہ "ترھبون ..."، "ما استطعتم" کیلئے تفسیر و توضیح کی حیثیت رکھتا ہے، یعنی عسکری طاقت اس حد تک پہنچ جائیے کہ جس سے دشمن وحشت زدہ ہو جائیے خواہ اسلامی معاشرہ اس سے زیادہ قوت رکھتا ہو_

۷_ اہل ایمان کو چاہیئے کہ وہ دشمنان دین کے سامنے اپنی بہتر سے بہتر عسکری قوت کا مظاہرہ کریں_

ترهبون به عدو الله

عسکری قوت سے دشمن کی وحشت کا لازمہ یہ ہے کہ وہ اہل ایمان کی عسکری قوت سے آگاہ ہو، بنابراین مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی طاقت کسی نہ کسی طرح دشمنوں پر ظاہر کرتے رہیں_

۸_ زمانہ پیغمبر ﷺ میں اسلامی معاشرے کو دو طرح کے دشمنوں کا سامنا تھا، ایک وہ دشمن جن کو وہ پہچانتے تھے دوسرے وہ کہ جن سے مسلمان آگاہ نہیں تھے_عدو الله و عدوكم و ء اخرين من دونهم لا تعلمون هم

۹_ ظاہری اور باطنی دونوں دشمنوں کے مقابلے میں اسلامی معاشرے کو عسکری لحاظ سے آمادہ رہنے کی ضرورت_

ترهبون ...و أخرين من دونهم لا تعلمونهم الله يعلمهم

۱۰_ زمانہ پیغمبر ﷺ میں مسلمانوں کے ناشناختہ دشمنوں کی طاقت، ظاہری دشمنوں کے مقابلے میں کم تھي_

و أخرين من دونهم

یہ مفہوم کلمہ "دون" کو مد نظر رکھتے ہوئے اخذ کیا گیا ہے کہ جس کا معنی نیچا اور پست ہے_"من دونھم" میں "من" بیانیہ ہے، لہذا "اخرین من دونھم" یعنی دوسرے دشمن کہ جو کمتر طاقت و قوت کے حامل ہیں_

۱۱_ فقط خداوند ان دشمنوں سے آگاہ ہے کہ جو اسلامی معاشرے میں ناشناختہ ہیں_لا تعلمونهم الله يعلمهم

۱۲_ خداوند کی جانب سے مؤمنین کو راہ خدا میں انفاق کرنے ،جنگی وسائل پورا کرنے اور عسکری ساز و سامان آمادہ رکھنے کی ترغیب_

و ما تنفقوا من شيء فى سبيل الله يوف إليكم

١٣_ راہ خدا ميں انفاق كا پورا پورا اجر ملنے كى ضمانت خود خداوند كى جانب سے دى گئي ہے_و ما تنفقوا من شي ...يوف إليكم

١۴_ جہاد كے معمولى سے اخراجات پورے كرنے پر بھى خداوند كى جانب سے ايك عادلانہ اجر و ثواب عطا ہوتا ہے_
و ما تنفقوا من شيء فى سبيل الله يوف إليكم و أنتم لا تظلمون

١۵_ اسلامى معاشرے كى عسكرى بنياديں مضبوط كرنے كيلئے فوجى ساز و سامان كے لئے انفاق "انفاق فى سبيل الله " كے مصاديق ميں سے ہے_و أعدوا لهم ما استطعتم ...و ما تنفقوا من شيء فى سبيل الله

١٦_ دشمنان دين كے خلاف جنگ، بھى "سبيل الله " كے مصاديق ميں سے ہے_
و ما تنفقوا من شيء فى سبيل الله يوف اليكم

آيت كے سياق سے پتہ چلتا ہے كہ "سبيل الله " كے مصاديق ميں سے ايك، دشمنان دين سے جہاد بھى ہے_

١٧_ خداوند ہرگز اپنے بندوں كو اجر و ثواب عطا كرنے ميں ظلم و ستم نہيں كرتا_و أنتم لا تظلمون

١٨_ انفاق كے اجر و ثواب ميں كمى اور معمولى انفاق كو نظر انداز كرنا بھى ظلم و ستم ہے_
و ما تنفقوا من شيء فى سبيل الله يؤف إليكم و أنتم لا تظلمون

١٩_ استحقاق سے كم اجر اور كام كى مزدورى ادا كرنا ظلم و ستم ہے_يؤف إليكم و أنتم لا تظلمون

"توفيہ"، "يوف" كا مصدر ہے جس كا معنى مكمل اور پورا پورا ادا كرنا ہے، جملہ "أنتم لا تظلمون"، "إليكم"كى ضمير كيلئے حال ہے، ان دونوں جملوں كا مفہوم وہى ہے كے جو اوپر بيان كيا گيا ہے_

٢٠_ جہاد اور اس كے ساز و سامان كے اخراجات كا فايدہ يہ ہے كہ دشمنوں كو اسلامى معاشرے پر ظلم و ستم كرنے اور حملہ آور ہونے سے روكا جائيے_*و ما تنفقوا ...و أنتم لا تظلمون

بعض كا خيال ہے كہ "يوف إليكم" اور "أنتم لا تظلمون" دنيا ميں عسكرى قوت و طاقت كے ثمرات و نتائج كا بيان ہے، يعنى اگر آپ جہاد كے اخراجات پورے كريں گے، اور اسلامى معاشرے كى عسكرى و فوجى بنيادوں كو اس حد تك مضبوط كريں گے كہ جس سے دشمن وحشت كرنے لگيں_تو اس كا نتيجہ يہ ہوگا كہ وہ تم پر ايسا حملہ نہيں كريں گے جس سے تمہيں ضرر پہنچے، اور اگر تم نے

ایسا کیا تو وہ تم پر مسلط نہیں ہوسکیں گے تا کہ تم پر ظلم و ستم کرسکیں۔

۲۱_قال الصادق عليه‌السلام فی قول الله تعالی : "و اعدوا لهم ما استعطعتم من قوة" قال: منه الخضاب بالسواد ..."[۱]

امام صادق عليه‌السلام نے خداوند کے اس قول "جہاں تک ہو سکے دشمن کے ساتھ مقابلے کیلئے طاقت و قوت آمادہ رکھو" کے بارے میں فرمایا: من جملہ، (مجاہدین کا) سیاہ رنگ کا خضاب لگانا ہے...

اجر: اجر و ثواب کی ضمانت ۱۳; اجر و ثواب میں عدالت ۱۴

اسلام: تاریخ صدر اسلام: ۸، ۱۰

اسلامی معاشرہ: اسلامی معاشرہ اور دشمن ۹; اسلامی معاشرے کی ذمہ داری ۴، ۵، ۹; اسلامی معاشرے کی عسکری قوت ۱۵

اسماء و صفات: صفات جلال ۱۷

اللہ تعالی: اللہ تعالی اور ظلم ۱۷; اللہ تعالی کا اجر و ثواب ۱۷،۱۴،۱۳; اللہ تعالی کا علم ۱۱; اللہ تعالی کی تشویق ۱۲; اللہ تعالی کے اختصاصات ۱۱; اللہ تعالی کے دشمن ۱

انفاق: انفاق کا اجر ۱۳، ۱۸; انفاق کی تشویق ۱۲; انفاق کے معارف ۱۲; انفاق کے مواقع ۱۵

جنگ: جنگی اخراجات مہیا کرنا ۱۲، ۲۰; جنگی ساز و سامان مہیا کرنا ۱۲; جنگی وسائل ۱، ۴; جنگی وسائل مہیا کرنا ۲۰; صدر اسلام میں جنگی وسائل ۳

جہاد: جہاد کی ضروریات پورا کرنے پر اجر ۱۴; جہاد کی قدر و قیمت ۱۶; جہاد کے آثار ۲۰

دشمن: دشمنوں پر رعب ڈالنا ۲; دشمنوں سے جنگ ۱، ۲۰; دشمنوں کا ڈر ۶، ۷; دشمنوں کی اقسام ۸; دشمنوں کی کمزوری ۱۰; دشمنوں کے ظلم کو روکنا ۲۰; صدر اسلام میں دشمن ۸; مخفی دشمن ۸،۱۰، ۱۱

دین: دشمنان دین پر رعب ۵; دشمنان دین کے ساتھ جنگ ۱۶

دینی معاشرہ:

---

۱) من لا یحضرہ الفقیہ ج/ ۱ ص ۱۲۳ ح ۲۸۲ نور الثقلین ج/ ۲ ص ۱۶۴ ح ۱۳۸_

دینی معاشرے کے دشمن ۸، ۱۱

سبیل اللہ : سبیل اللہ کے موارد ١٦

ظلم: ظلم کے موارد ۱۸، ۱۹

عدالت: عدالت کا معیار ۱۹

عسکری آمادگی ۱، ۲: عسکری آمادگی کی اہمیت ۹

عسکری حکمت عملي: ۵ عسکری طاقت: عسکری طاقت کا معیار ٦; عسکری طاقت کو تقویت پہنچانا ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۱۵;

عسکری طاقت کی نماءش ۷

کام: کام کی اجرت ۱۹

گھڑ سواري: ۳

مسلمان: صدر اسلام میں مسلمانوں کے دشمن ۱۰; مسلمانوں کی ذمہ داری ۱، ۲; مسلمانوں کی عسکری قوت ٦

مؤمنین: مؤمنین کی تشویق ۱۲; مؤمنین کی ذمہ داری ۷

نظام جزا و سزا: ۱۷، ۱۸، ۱۹

آیت ٦١

﴿ وَإِن جَنَحُواْ لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴾.

اور اگروہ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی جھک جاؤ اور اللہ پر بھروسہ کرو کہ وہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے(٦١)

۱_ کفار کی طرف سے صلح کرنے کی خواہش کے اظہار پر، اسلامی معاشرے کو چاہیئے کہ وہ ان کی یہ خواہش قبول کریں اور ان کا استقبال کریں_و إن جنحوا للسلم فاجنح لها

۲_ کفار کی طرف سے کی گئي صلح کی اپیل اس شرط کے ساتھ قبول کرنا ضروری ہے کہ جب اس کے پردے میں دھوکہ و فریب کا خطرہ نہ ہو_و إن جنحوا للسلم فاجنح لها

جنوح (جنحوا کا مصدر ہے) جس کا معنی رجحان و تمایل رکھنا ہے جو حرف "إلي" کے ساتھ متعدی ہوتا ہے، لہذا اس کے بعد

"لام" کا لایا جانا ظاہر کرتا ہے کہ اس کلمہ میں "قصد" کا معنی مراد لیا گیا ہے، يعني: إن جنحوا إلى المسالمه قاصدين لها (اگر وہ صلح کی طرف میلان رکھتے ہیں اور ان کا مقصد مسالمت آمیز زندگی گذارنا ہے نہ کہ دھوکہ و فریب دینا)

۳_ مسلمانوں کو بھی نہیں چاہیئے کہ وہ کفار کی طرف سے صلح کے اظہار پر سوائے مسالمت آمیز زندگی کے اور کوئي غرض رکھیں_*و إن جنحوا للسلم فاجنح لها

یہ مفہوم، گذشتہ مفہوم کی توضیح سے اخذ کیا گیا ہے، مقصود یہ ہے کہ مسلمانوں کو نہیں چاہیئے کہ وہ تجدید قدرت یا دوسری اغراض کی خاطر صلح قبول کریں_

۴_ اسلامی معاشرے کو نہیں چاہیئے کہ وہ ایسے کفار سے صلح کا اظہار کریں جو صلح نہیں چاہتے_

و إن جنحوا للسلم فاجنح لها

یہ مفہوم، جملہ شرطیہ "إن جنحوا ..." سے اخذ کیا گیا ہے_

۵_ جنگ بندی اور صلح قبول کرنے کی ذمہ داری و قدرت (فقط) پیغمبر اکرم ﷺ اور دینی قیادت کو حاصل ہے_

و إن جنحوا للسلم فاجنح لها

یہ مفہوم اس لئے اخذ کیا گیا ہے چونکہ "فاجنح" کا مخاطب ،پیغمبر اکرم ﷺ کو قرار دیا گیا ہے_

٦_ شواہد اور قرائن کے بغیر، محض کفار کی جانب سے دھوکہ و فریب کے احتمال کی بناء پر صلح کو ردّ نہیں کیا جانا چاہیئے_

و إن جنحوا للسلم فاجنح لها و توكل على الله

"للسلم" کا حرف "لام" اس بات کو ظاہر کررہاہے کہ واضح ہوجانا چاہیئے کہ کفار، صلح اور جنگ بندی کے سلسلے میں فریب و دھوکہ نہیں کررہے، صلح قبول کرنے کے حکم کے بعد، خدا پر توکل کرنے کو ضروری قرار دینے کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو دھوکہ و فریب کے احتمال پر عمل کرنے سے روکا جائیے، ان دونوں فرامین کا مجموعہ مندرجہ بالا مفہوم دے رہاہے یعنی ایک جانب واضح ہونا چاہیئے کہ کفار فریب دینے کے خیال میں نہیں دوسرا یہ کہ فریب و دھوکہ دہی کے احتمال پر کوئي قدم نہ اٹھایا جائیے_

۷_ کفار سے دشمنی و عداوت ترک کرکے صلح و جنگ بندی کرنے کا اردہ کرتے وقت ،خداوند پر توکل اور لازمی اوامر پر بھروسہ کرنے کی جانب توجہ کرنا_و إن جنحوا ...و توكل على الله

۸_ صلح قبول کرتے وقت ،خداوند پر توکل و بھروسہ کرنے کے سبب کفار کی طرف سے صلح کے تقاضے میں مخفی مقاصد و اہداف کا بے اثر ہوجانا_فاجنح لها و توكل على الله

۹_ فقط خداوند، ہربات کا سننے والا اورہر قسم کے خیال سے آگاہ ہے_إنه هو السميع العليم

۱۰_ خداوند کے علی الاطلاق سمیع و علیم ہونے پر ایمان، کے نتیجے میں انسان کا اس پر توکل کرنا_إنه هو السميع العليم

جملہ "إنہ ..."توکل بر خدا کے لزوم کی ایک تعلیل ہے_

۱۱_عن الحلبی عن أبی عبدالله عليه‌السلام فی قوله عزوجل: "و إن جنحوا للسلم فاجنح لها" قلت: ما السلم; قال الدخول فی أمرنا ..."(۱)

حلبی کہتے ہیں میں نے امام صادق عليه‌السلام سے عرض کي: خداوند کے اس فرمان"و إن جنحوا للسلم ..."میں"سلم" سے مراد کیا ہے؟ آپ عليه‌السلام نے فرمایا: ہمارے امر میں داخل ہونا ...

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا سمیع ہونا۹;اللہ تعالی کا علم غیب۹; اللہ تعالی کے اختصاصات ۹

انگیزش (ابھارنا):انگیزش و ابھارنے کے اسباب ۱۰

ایمان:ایمان اور عمل ۱۰; ایمان کے آثار ۱۰; خداوند کے سمیع ہونے پر ایمان ۱۰; علم خداپر ایمان ۱۰

توکل:توکل بر خدا کے اسباب ۱۰; توکل کے آثار۸; خداپر توکل کی اہمیت ۷

جنگ:جنگ بندی ۵;جنگ پر صلح کا مقدم ہونا ۱، ۲

دینی معاشرہ:دینی معاشرے کی ذمہ داری ۱، ۴

ذکر:ذکر خداکی اہمیت ۷; صلح کے وقت ذکر خدا ،۷

رہبری (قیادت):رہبری کے اختیارات ۵

زندگي:مسالمت آمیز زندگي، ۳

صلح: صلح کی اہمیت ۷; صلح کی شرائط ۲; صلح کے احکام ۲ ، ۴، ۵; صلح میں خداپرتوکل ۷، ۸; صلح میں مکر و فریب ۲

کفار:کفار سے رابطہ ۳;کفار سے صلح ۱، ۲، ۳، ۵، ۶;کفار

---

۱)کافي،ج۱، ص ۴۱۵ ح ۱۶;نورالثقلین ج۲ ص ۱۶۵ ح ۱۴۳_

کا مکر ٦;کفار کی سازش کا توڑ ٨;کفار کے ساتھ صلح کی شرائط ٧;کفار کے ساتھ صلح کے مقاصد ٣

محمد ﷺ : محمد ﷺ کے اختیارات ٥

مسلمان:مسلمان اور کفار ٣

آیت ٦٢

﴿ وَإِن يُرِيدُواْ أَن يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللّهُ هُوَ الَّذِيَ أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ ﴾.

اور اگر یہ آپ کو دھوکہ دینا چاہیں گے تو خدا آپ کے لئے کافی ہے_ اس نے آپ کی تائی د, اپنی نصرت اور صاحبان ایمان کے ذریعہ کی ہے(٦٢)

١_ صلح کے پردے میں کفار کی طرف سے دھوکہ و فریب کے احتمال کو ان کے ساتھ صلح قبول کرنے کے مانع نہیں بننا چاہیئے_و إن يريدوا أن يخدعوك فإن حسبك الله

مندرجہ بالاا مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "إن يريدوا ..."، "فاجنح لها" کیلئے توضیح و تشریح ہو، یعنی اے پیغمبر ﷺ آپ کا فریضہ ہے کہ کفار کی طرف سے صلح کی خواہش کو پورا کریں اگر کفار نے دھوکہ و فریب کا قصد کیا تو خداوند آپ ﷺ کو ان کے شر سے محفوظ رکھے گا_بنابراین فقط اس احتمال کی بناء پر کہ شاید کفار مسلمانوں کو غفلت میں دھوکہ دینے کیلئے صلح کی خواہش ظاہر کررہے ہیں مبادا آپ ﷺ ان کی صلح قبول نہ کریں ، یہ بھی قابل ذکر ہے کہ آیت ٥٨ کے مطابق اگر (فریب اور دھوکہ) کے احتمال پر قرائن و شواہد موجود ہوں تو ان کے ساتھ صلح نہیں کرنی چاہیئے_

٢_ کفار کے دھوکہ و فریب کے مقابلے میں خداوند،پیغمبر اکرم ﷺ کی نصرت و حمایت کیلئے کافی ہے_

فإن حسبك الله

٣_ خداوند اپنی حمایت اور مدد کے ذریعے، پیغمبر اکرم ﷺ اور اسلامی معاشرے کو ،کفار کے دھوکہ و فریب سے محفوظ رکھے گا_و إن يريدوا أن يخدعوك فإن حسبك الله

"إن يريدوا ..."کا جواب شرط محذوف ہے اور جملہ "فان حسبک الله " اس کی جگہ آگیا ہے یعني: ان يريدوا ا ن يخدعوك فالله يكفيك شرهم

٤_ پیغمبر اکرم ﷺ ،ہمیشہ خداوند متعال کی خاص امداد و نصرت سے بہرہ مند ہوتے رہے_هو الذى أيدك بنصره

۵_ صدر اسلام کے مؤمنین ،پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہترین حامی و ناصر تھے اور اسلام کی ترقی میں انکا قابل قدر کردار تھا_ أيدك بنصره و بالمؤمنين

مندرجہ بالا مفہوم کلمہ "المؤمنین" کو "نصرہ" پر عطف کرنے سے اخذ کیا گیا ہے یعني: مؤمنین کا کردار اس حد تک قابل تعریف تھا کہ خداوند نے انہیں اپنی نصرت و امداد کے ساتھ ذکر کرنے کے قابل جانا_

٦_ خداوند ہی مؤمنین کو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد و نصرت کی طرف مائل کرنے والا ہے_هو الذين أيدك بنصره و بالمؤمنين

۷_ خداوند متعال نے ماضی میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت و نصرت کا تذکرہ کرکے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفار کے فریب و دھوکہ کے مقابلے میں اپنی حمایت و امداد کا (وعدہ دے کر) مطمئن کیا_فإن حسبك الله هو الذى أيدك بنصره

۸_ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور (دوسرے) الہی رھبروں کو، ایسی صلح قبول نہیں کرنی چاہیئے کہ جس میں دھوکہ اور فریب کا شائبہ پایا جائیے اور نہ ہی اس (صلح) کے سبب ، کفار سے جنگ ترک کردینی چاہیئے_و إن يريدوا ا ن يخدعوك فان حسبك الله

مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب جملہ "و ان یریدوا ..." جملہ "ان جنحوا" کے مقابلے میں ایک دوسرا فرض ہو نہ کہ اسکی توضیح و تکمیل، یعني: صلح دو اغراض کی بناء کی جاتی ہے، کبھی تو واقعی صلح ہوتی ہے اور مسلمانوں کے ساتھ مسالمت آمیز زندگی گذارنے کی خاطر صلح کی جاتی ہے اور کبھي، دھوکہ و فریب، اور تجدید قوت کیلئے صلح کی جاتی ہے، پہلی آیت (ان جنحوا ...) پہلے فرض کے احکام و دستورات بیان کررہی ہے جبکہ دوسری آیت (و إن یریدوا) میں دوسرے فرض کی بناء پر احکام و دستورات بیان کئے گئے ہیں_

۹_ قدرتی اور غیر قدرتی اسباب کے ذریعے ،الہی تائی د و حمایت ہونا_أيدك بنصره و بالمؤمنين

"بنصرہ" سے مراد غیر قدرتی عوامل ہیں مثلاً ملاءکہ کے ذریعے امداد_

١٠_عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : مكتوب على العرش ...و محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبدى و رسولى ايّدته بعلي علیہ السلام فا نزل الله عزوجل: "هو الذى أيدك بنصره و بالمؤمنين" فكان النصر عليا علیہ السلام ...[۱]

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ عرش پر لکھا ہوا ہے... محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے بندے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور

---

۱) امالی صدوق ص ۱۷۹ ح ۳، مجلس ۳۸، بحار الانوار ح ۲۷ ص ۲ ح ۳

میں نے علي عليه‌السلام کے ذریعے ان کی تائی د و حمایت کی ہے_ اور اسی سلسلے میں خداوند نے یہ آیت نازل فرمائی ہے "ھو الذی أیدک بنصرہ..." پس "نصر" سے مراد علی علیہ السلام ہیں_

اسلام:اسلام کی اشاعت کے اسباب ۵; تاریخ صدر اسلام ۵

اسلامی معاشرہ:اسلامی معاشرے کی حمایت ۳

اللہ تعالى :اللہ تعالی اورقدرتی عوامل ۹; اللہ تعالی کی امداد۲،۹،۷،۴;اللہ تعالی کی تائی ذات ۹; اللہ تعالی کی حمایت ۷،۳; اللہ تعالی کے افعال ۶،۲

جنگ:کفار سے جنگ ۸

رہبری (قیادت):رہبری کی ذمہ داري۸

صلح: صلح کی شرائط ۸; صلح میں مکر و فریب ۸;کفار سے صلح ۱

کفار:کفار کا مکر، ۱، ۲، ۷; کفار کے مکر کا توڑ ۳

محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم :اطمینان محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم کے اسباب ۷; محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم کی امداد ۲، ۴، ۶; محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم کی حمایت ۳، ۵، ۷; محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم کی مسؤلیت ۸

مؤمنین:صدر اسلام کے مؤمنین ۵;مؤمنین اور محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ۶

آیت ۶۳

﴿ وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الأَرْضِ جَمِيعاً مَّا أَلَّفَتْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَـكِنَّ اللّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴾.

اور ان کے دلوں میں محبت پیدا کردی ہے کہ اگر آپ ساری دنیا خرچ کردیتے تو بھی ان کے دلوں میں باہمی الفت نہیں پیدا کر سکتے تھے لیکن خدا نے یہ الفت و محبت پیدا کردی ہے کہ وہ ہر شے پر غالب اور صاحب حکمت ہے (۶۳)

۱_ زمانہ بعثت کے مؤمنین ایک دوسرے کے ساتھ الفت ، محبت اور دوستی کی نعمت سے بہرہ مند تھے_

و ألف بين قلوبهم

۲_ خداوند، صدر اسلام کے مؤمنین کے درمیان الفت و محبت پیدا کرنے والا ہے_و ألف بين قلوبهم

۳_ مؤمنین کے دل میں ایک دوسرے کی محبت و الفت پیدا کرنے کے سبب ، خداوند کا پیغمبر اکرم ﷺ پر احسان و امتنان کرنا_و ألف بين قلوبهم ...ما ألفت بين قلوبهم

۴_ صدر اسلام کے مؤمنین کی ایک دوسرے سے گہری محبت و الفت، پیغمبر اکرم ﷺ کے مقام و مرتبے کی تقویت کے اسباب میں سے ہے_هو الذى أيدك بنصره و بالمؤمنين_ و ا لف بين قلوبهم

۵_ معاشرے کے افراد کے درمیان قلبی الفت و وحدت، اپنے دشمنوں کے خلاف مبارزہ کرنے میں انکی فتح و کامیابی کا راستہ ہموار کرتی ہے_هو الذى أيدك بنصره و بالمؤمنين _ و ا لف بين قلوبهم

٦_ اسلام کی جانب مائل ہونے سے پہلے عرب قبائل ایک دوسرے کی نسبت گہری و دیرینہ دشمنی رکھتے تھے_
و ألف بين قلوبهم ...ما ألفت بين قلوبهم

۷_ عرب قبائل کے درمیان الفت و محبت پیدا کرنا، دنیا کی تمام دولت و ثروت خرچ کرنے کے باوجود، حتی خود پیغمبر اکرم ﷺ کیلئے بھی ایک ناممکن اور ناقابل حصول امر تھا_لو أنفقت ما فى الا رض جميعا ما ا لفت بين قلوبهم

۸_ زمانہ بعثت کے مؤمنین کے درمیان الفت و محبت پیدا کرنا ایک خدائی امر تھا نہ کہ مادی وسائل اور ذراءع سے حاصل ہونے والی چیز_و ألف بين قلوبهم لو أنفقت ما فى الا رض جميعا ما ألفت بين قلوبهم و لكن الله ألّف_

۹_ خداوند متعال نے مؤمنین کے درمیان محبت و دوستی پیدا کرنے کے علاوہ انھیں پیغمبر اکرم ﷺ کے ارد گرد ایک ہی علاقے میں اکٹھا کردیا_*و ألف بين قلوبهم ...و لكن الله ألف بينهم

مندرجہ بالا مفہوم دو جملوں "ا لف بين قلوبهم" اور "الف بينهم" کے درمیان مؤازنہ کرنے سے اخذ کیا گیا ہے پہلا جملہ تالیف قلوب کو بیان کررہا ہے جبکہ دوسرا جملہ خود مؤمنین کی تالیف سے حاکی ہے، یعنی ان کو ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ کرنے کے علاوہ سب کو پیغمبر اکرم ﷺ کے گرد اکٹھا کردیا_

۱۰_ انسانوں کے درمیان دوستی و محبت ایجاد کرنے پر ارادہ خدا کے مقابلے میں دشمنی پیدا کرنے والے عوامل کا ناپائیدار ہونا_

و لكن الله ألف بينهم إنه عزيز

جملہ "لو أنفقت ..." اس بات كى جانب اشارہ ہے كہ عرب قبائل كے درميان دشمنى پيدا كرنے والے علل و اسباب بہت زيادہ شديد تھے، اور جملہ استدراكيہ "و لكن الله ..." اس بات كى جانب اشارہ ہے كہ وہ شديد عوامل، ارادہ خداوند كے سامنے كسى قسم كے اثر اورپائی دارى كے حامل نہيں ہوسكتے، يعنى اگرچہ ان كے درميان ديرپا دشمنى موجود تھى اور ان ميں محبت و الفت كا امكان نہيں تھا، ليكن خداوند نے چاہا كہ ان كے درميان الفت و محبت پيدا ہوجائيے_

۱۱_ انسان اور ان كے قلوب، خداوند كے اختيار ميں ہيں_و ألف بين قلوبهم ...و لكن الله ا لف بينهم

۱۲_ خداوند ناقابل شكست اور بہت زيادہ جاننے والا ہے_إنه عزيز حكيم

۱۳_ مؤمنين كے درميان الفت و محبت پيدا كرنا، خداوند كى عزت و حكمت كا ايك جلوہ ہے،

و ا لف بين قلوبهم ...و لكن الله ألف بينهم انه عزيز حكيم

۱۴_ قلوب پر خداوند كى حاكميت اور مؤمنين كے درميان الفت و محبت پيدا كرنا،عزت و حكمت الہى كى نشانى ہے_

و لكن الله ا لف بين قلوبهم إنه عزيز حكيم

۱۵_ مؤمنين كى تاليف قلوب ايك حكيمانہ فعل ہے_ا لف بين قلوبهم ...إنه عزيز حكيم

اتحاد:اتحاد كے آثار ۵

اسلام:تاريخ صدر اسلام ۱، ۲، ۴، ۸، ۹

اعراب:اسلام سے قبل كے اعراب ۶; عربوں كى تاليف قلوب ۷; عربوں كى دشمنى ۶، ۷

الله تعالى :الله تعالى كا احسان ۲; الله تعالى كا ارادہ ۱۰; الله تعالى كى حاكميت ۱۴; الله تعالى كى حكمت ۱۳،۱۲; الله تعالى كى حكمت كى نشانياں ۱; الله تعالى كى عزت ۱۳; الله تعالى كى عزت كى نشانياں ۱۴; الله تعالى كى قدرت ۱۱; الله تعالى كى نشانياں ۱۴; الله تعالى كے افعال۹،۲

انسان:انسانوں كى دوستى كے عوامل ۱۰; انسانوں كے قلوب ۱۱

تاليف قلوب:تأليف قلوب كى نعمت ۱;تأليف قلوب كے آثار ۵; تاليف قلوب كے عوامل ۲، ۳، ۷، ۸، ۱۳

دشمن:دشمنوں پر فتح ۵

دشمني:دشمنی کے عوامل کا کمزور ہونا ۱۰

دوستي:نعمت دوستی ۱

عمل:حکیمانہ عمل ۱۵

قلب:قلوب پر حاکمیت ۱۴

کاميابي:کامیابی کا زینہ ۵

مادي وسائل:مادی وسائل کا کردار ۸

مؤمنين:صدر اسلام کے مؤمنین کا اجتماع ۹; صدر اسلام کے مؤمنین کی دوستی ۱; مؤمنین کی تالیف قلوب ۱۴; مؤمنین کی دوستی ۲، ۳، ۴، ۹، ۱۴; مؤمنین کی دوستی کے عوامل ۸، ۱۳; مؤمنین کی نعمتیں ۱

محمد ﷺ : محمد ﷺ پر احسان ۳; محمد ﷺ کا کردار ۹; محمد ﷺ کی تقویت کے اسباب ۴

آیت ۶۴

﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴾.

اے پیغمبر آپ کے لئے خدا اور وہ مومنین کافی ہیں جو آپ کا اتباع کرنے والے ہیں (۶۴)

۱_ پیغمبر اکرم ﷺ کی حمایت کیلئے خداوند کافی ہے_يأيها النّبی حسبك الله و من اتبعك من المؤمنين

۲_ اہل ایمان کی حمایت کیلئے خداوند کافی ہے_يأيها النّبی حسبك الله و من اتبعك من المؤمنين

یہ مفہوم اس بات پر مبنی ہے کہ جب "من اتبعک" کا "حسبک" کی ضمیر "ک" پر عطف ہو یعنی خداوند آپ ﷺ کی پیروی کرنے والوں کیلئے کافی ہے_

۳_ خداونداس شرط کے ساتھ اہل ایمان کا حامی ہے کہ جب وہ پیغمبر اکرم ﷺ اور ان کے احکام و فرامین کی پیروی کریں_حسبك الله و من اتبعك من المؤمنين

جملہ "اتبعک" کی "مَن" موصولہ کے ساتھ توصیف، ایمان کے مدعی افراد سے خداوند کی حمایت کی شرط کی طرف اشارہ ہے_

۴_ پیغمبر اکرم ﷺ کے پیروکار مؤمنین، رسالت پیغمبر ﷺ کی تبلیغ و اشاعت میں عمدہ اور مؤثر کردار ادا کرسکتے ہیں_
حسبك الله و من اتبعك من المؤمنين

مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر ہے کہ جب "من اتبعک"کا "الله "پر عطف ہو، یعنی خدا اور فرمانبردار مؤمنین آپ ﷺ کیلئے کافی ہیں ، اس بناء پر اسلام کی ترقی اور اشاعت کیلئے مؤمنین کے مؤثر کردار کا پتہ چلتاہے_

۵_ پیغمبر اکرم ﷺ اور الہی رہبروں کو شرک و کفر کے خلاف مبارزہ کرنے میں ،فقط خداوند اور پیروکار مؤمنین پر بھروسہ کرنا چاہیئے_حسبك الله و من اتبعك من المؤمنين

٦_ دینی رھبر حتی انبیائے کرام علیہم السلام بغیر فرمانبردار پیروکاروں کے، کفر و شرک کے خلاف مبارزہ کرنے کی قدرت نہیں رکھتے_حسبك الله و من اتبعك من المؤمنين

اگر "من اتبعک"کا "الله "پر عطف ہو تو انبیاء علیہم السلام کیلئے مؤمنین کے کافی ہونے سے یہ مراد نہیں کہ وہ بھی خداوند کی طرح، خدا کے رسول ﷺ کی حمایت و نصرت کرنے پر قادر ہیں بلکہ مذکورہ آیت، چونکہ مشرکین و کفار کے خلاف مبارزے کے سلسلے میں نازل ہوئي ہے لہذا یہ بات بیان کررہی ہے کہ کہیں خداوند کے کافی ہونے کو اس معنی میں نہ لیا جائیے کہ مشرکین کے ساتھ مبارزے میں مؤمنین کی ضرورت نہیں بلکہ خداوند خود ہی کفار و مشرکین کو میدان مبارزہ سے نکال باہر کرے گا_

٧_ صدر اسلام کے بعض مسلمان، پیغمبر اکرم ﷺ کی پیروی سے روگردانی کرتے تھے_و من اتبعك من المؤمنين

یہ مفہوم اس بناء پر ہے کہ جب "من المؤمنین" میں "من" تبعیض کیلئے ہو، اس قول کی بناء پر "المؤمنین" سے مراد ایمان کے مدعی افراد ہیں کہ جو حقیقی اور غیر حقیقی مؤمنین کو شامل ہیں_

٨_ پیغمبر اکرم ﷺ کی پیروی اور ان ﷺ کے فرامین پر عمل، انسان کے حقیقی اور سچے ایمان سے بہرہ مند ہونے کی علامت ہے_و من اتبعك من المؤمنين

"من المؤمنین" میں حرف "من" بیانیہ بھی ہوسکتاہے اور تبعیض کیلئے بھي، مندرجہ بالا مفہوم پہلے احتمال کی بناء پر اخذ کیا گیاہے، اس صورت میں "المؤمنین" سے مراد سچے اور حقیقی مؤمنین ہیں_

٩_ کفر و شرک کے خلاف مبارزے کیلئے سچے اور حقیقی

مؤمنین پر بھروسہ کرنا، نہ تو خداوند پر بھروسے اور توکل کے خلاف ہے اور نہ ہی توحید کے منافی۔

حسبك الله و من أتبعك من المؤمنين

اسلام:اشاعت و ترقی اسلام کے اسباب ۴;تاریخ صدر اسلام ۷

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی اطاعت کے آثار ۳; اللہ تعالی کی حمایت ۱،۳; اللہ تعالی کی حمایت کی شرائط ۳

انبیاء علیہم السلام کے پیروکار: ٦

ایمان:سچے ایمان کی نشانیاں ۸

توحید:توحید اور قدرتی عوامل ۹

توکل:خدا پر توکل ۵، ۹

دینی رہبروں کے پیروکار: ٦

دینی قیادت:دینی قیادت کی مسؤلیت ۵

شرک:شرک کے خلاف مبارزہ ۵، ۹; شرک کے خلاف مبارزے کی شرائط ٦

کفر:کفر سے مبارزہ ۹،۵;کفر سے مبارزہ کی شرائط ٦

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ۸; محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کے آثار ۳، ۴; محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت ۱; محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت ۴;

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسؤلیت ۵; محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی ۷

مدد مانگنا:مؤمنین سے مدد مانگنا۵

مسلمان:صدر اسلام کے مسلمانوں کا عصیان ۷

مؤمنین:صدر اسلام کے مؤمنین ۴; مؤمنین کی حمایت ۲، ۳

آیت ٦٥

﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُواْ مِئَتَيْنِ وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّئَةٌ يَغْلِبُواْ أَلْفاً مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُواْ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لاَّ يَفْقَهُونَ ﴾.

اے پیغمبر آپ لوگوں کو جہاد پر آمادہ کریں اگر ان میں بیس بھی صبر کرنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آجائیں گے اور اگر سو ہوں گے تو ہزار کافروں پر غالب آجائیں گے اس لئے کہ کفار سمجھدار قوم نہیں ہیں (٦٥)

١_ اہل ایمان کا فریضہ ہے کہ وہ کفر اختیار کرنے والوں کے خلاف جہاد کریں_یأیھا النّبی حرض المؤمنین علی القتال

آیت کے ذیل میں "من الذین کفروا" سے ظاہر ہوتا ہے کہ "القتال" سے مراد کفار کے ساتھ جہاد و جنگ کرنا ہے_

٢_ پیغمبر اکرم ﷺ کے ذمہ یہ الہی فریضہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اہل ایمان کو کفار کے ساتھ جنگ و جہاد کرنے کی تحریک و تشویق کریں_یأیھا النبی حرض المؤمنین علی القتال

٣_ اہل ایمان کے بیس افراد کو اہل کفر و شرک کے دو سو افراد پر اور ایک سو مؤمنین کو کفر و شرک کے ہزار نفری گروہ پرفتح مند ہونا چاہیئے_إن یکن منکم عشرون صبرون یغلبوا مائتین و إن یکن منکم مائة یغلبوا ألفاً

"یغلبوا مائتین" اور "یغلبوا ألفاً" دونوں خبریہ جملے ہیں ، لیکن بعد والی آیت میں موجود جملے "الئن خفف الله عنکم" کی وجہ سے اس سے مراد دستوری معنی ہے، کیونکہ تخفیف ،فرائض اور احکام کے داءرہ میں ہوتی ہے، بنابراین "یغلبوا ..."یعنی آپ ﷺ کو مقاومت و پائی داری دکھانی چاہیئے اور فتح حاصل کرنی چاہیئے_

٤_ اہل ایمان کا فریضہ ہے کہ وہ لشکر کفر، کے مقابلے میں فتح و کامیابی حاصل ہو، جانے تک، پائی داری و استقامت دکھائیں ، خواہ کفار کی افرادی قوت ان سے دس گناہ زیادہ ہی کیوں نہ ہو_

حرض المؤمنین علی القتال إن یکن منکم عشرون صبرون یغلبوا مائتین

مذکورہ دو جملوں میں نسبت کا تبدیل نہ ہونا یعنی بیس کا دوسو کے اور سو کا ہزار کے مقابلے ہونا ظاہر کرتا ہے کہ خاص کر بیس اور دو سو کی مقاومت و استقامت ہی کی ضرورت نہیں بلکہ حکم کا معیار، (ایک پردس) کی نسبت پوری ہونا ہے_

۵_ مقاومت و پائی داری دکھانے والے بیس مؤمنین کی دو سو دشمنوں پر اور ایک سو مؤمنین کی ایک ہزار دشمنوں پر فتح و کامرانی، خداوند کی جانب سے ایک ضمانت شدہ بشارت اور خوشخبری ہے_
إن يكن منكم عشرون صبرو ن يغلبوا مائتين و إن يكن منكم مائة يغلبوا ألفاً

٦_ صدر اسلام کے مؤمنین زمانہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ حصے میں اپنے سے دس گناہ بڑے لشکر پر فتح پانے کی صلاحیت و استعداد رکھتے تھے_إن يكن ...يغلبوا ألفا

چونکہ بعد والی آیت میں حکم جہاد اور مقاومت میں تخفیف کی تعلیل میں کمزوری کو اس کی وجہ قرار دیا گیا ہے، اس سے پتہ چلتاہے، خداوند نے اہل ایمان کی قوت و استعداد کے مطابق ان پر واجب کیا تھا کہ وہ اپنے سے دس گنا زیادہ لشکر کے مقابلے میں مقاومت کریں اور اس پر فتح حاصل کریں_

۷_ اپنے سے دس گنا زیادہ طاقتور دشمن کے مقابلے میں پائی داری و استقامت کی ضرورت اس بات سے مشروط ہے کہ جب اہل ایمان مجاہدین، بیس افراد سے کمتر نہ ہوں_إن يكن منكم عشرون صبرون يغلبوا مائتين

اپنے مطلب و مقصود يعني: دس کے مقابلے میں ایک کی مقاومت، کی وضاحت جس طرح کی گئي ہے اس سے مختصر جملے کے ساتھ بھی ممکن تھي، لہذا دو مثالوں کے ساتھ اس کے طولانی ہونے میں کچھ نکات مضمر ہیں، من جملہ یہ احتمال کہ مذکورہ نسبت اور اس پر مترتب ہونے والا حکم اس صورت میں ہے کہ جب اہل ایمان کی تعداد بیس افراد یا اس سے زیادہ ہو، اگر اس سے کم ہو تو یہ حکم جاری نہیں ہوگا_

۸_ کفار پر مؤمنین کی فتح و کامرانی کے اہم ترین عوامل میں سے ایک، ان کا میدان جنگ میں صبر و استقامت دکھاناہے_
إن يكن منكم عشرون صبرون

۹_ کفر پیشہ معاشرے، الہی معارف اور دینی حقائق کے ادراک سے دور معاشرے ہیں_بأنهم قوم لا يفقهون

یہ کہ ایمان اور کفر کو توانائی و ناتوانی کا معیار جانا گیا ہے، اس سے پتہ چلتاہے کہ لا يفقهون"کا حذف شدہ مفعول وہی حقائق و معارف ہیں کہ جن پر اہل ایمان کا اعتقاد ہے_

۱۰_ مؤمن مجاہدین میں غیر معمولی قوت و طاقت پیدا ہوجانے کا بنیادی سبب، ان کا معارف الہی (توحید، معاد و غیرہ) کو درک کرنا اور ان پر ایمان لانا ہے_
بأنهم قوم لا يفقهون

۱۱_کفار، معارف الہی کو درک نہ کرسکنے اور دینی حقائق پر ایمان نہ رکھنے کی وجہ سے اہل ایمان کے ساتھ جنگ وپیکار کرنے سے ناتوان و عاجز ہیں_بأنھم قوم لا یفقھون

۱۲_عن ا بی عبداللہ علیه‌السلام : ... إن اللہ عزوجل فرض علی المؤمنین فی ا ول الا مر ان یقاتل الرجل منھم عشرة من المشرکین لیس له ا ن یولی وجھه عنھم...[1]

امام صادق علیه‌السلام سے منقول ہے کہ بے شک خداوند عزوجل نے ابتداء سے ہی مؤمنین پر فرض کیا تھا کہ ان میں سے ایک فرد، مشرکین کے دس افراد کے ساتھ جنگ کرے، اور ان کو یہ حق نہیں تھا کہ وہ (میدان جنگ سے) پیٹھ پھیریں_

اسلام:صدر اسلام کی تاریخ ٦

اعداد:بیس کا عدد ۳، ۵، ۷; دس کا عدد ۴، ٦، ۷; دوسو کا عدد ۳، ۵; سو کا عدد ۳، ۵; ہزار کا عدد۳، ۵

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی بشارت ۵

انگیزش (رغبت دلانا):رغبت دلانے کے عوامل ۳

ایمان:ایمان کے آثار ۱۰; توحید پر ایمان ۱۰; دین پر ایمان ۱۰; معاد پر ایمان ۱۰

توحید:توحید کے آثار ۱۰

جہاد:جہاد کی تشویق ۲; جہاد کی شرائط ۷; جہاد کے احکام ۳; جہاد میں استقامت ۴، ۷، ۸; جہاد میں صبر۸; دشمنوں سے جہاد۷; کفار سے جہاد ۱، ۲، ۳، ۴

دشمن:دشمنوں پر فتح ۵

دین:دین کو نہ سمجھنے کے آثار ۱،۱; فہم دین کے آثار ۱۰

صبر:صبر کی اہمیت ۵،۸

عسکری طاقت:

---

۱)کافي، ج/۵ ص ٦۹ ح/۱نور الثقلین ج/۲ ص ۱٦۷ ح ۱۵۳_

عسکری طاقت کی تقویت کے اسباب ۱۰

فتح: طاقتور پر فتح ۳، ۴، ۵، ۶; فتح کی بشارت ۵; فتح کے اسباب ۸

کفار: کفار اور فہم دین ۹; کفار پر فتح ۳، ۴، ۸; کفار کے عجز کے اسباب ۱۱;

کفر: دین سے کفر کے آثار ۱۱

مجاہدین: مجاہدین کی تقویت کے اسباب ۱۰

محمد ﷺ : محمد ﷺ کی مسؤلیت ۲

معاد: فہم معاد کے آثار ۱۰

معاشرہ: کافر معاشرے کا فہم ۹; کافر معاشرے کی خصوصیت ۹

مؤمنین: صدر اسلام کے مؤمنین کی قدرت ۶; مقاومت کرنے والے مؤمنین ۵; مؤمنین پر فتح ۳، ۵; مؤمنین کی تشویق ۲;

مؤمنین کی مسؤولیت ۱، ۳، ۴; مؤمنین کے ساتھ جنگ ۱۱

آیت ٦٦

﴿ الآنَ خَفَّفَ اللّهُ عَنكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفاً فَإِن يَكُن مِّنكُم مِّئَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُواْ مِئَتَيْنِ وَإِن يَكُن مِّنكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُواْ أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللّهِ وَاللّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴾.

اب اللہ نے تمھارا بار ہلکا کردیا ہے اور اس نے دیکھ لیا ہے کہ تم میں کمزوری پائی جاتی ہے تو اگر تم میں سو بھی صبر کرنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آجائیں گے اور اگر ہزار ہوں گے تو بحکم خدا دو ہزار پر غالب آجائیں گے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے(٦٦)

۱_ دس گنا طاقتور لشکر کے مقابلے میں اہل ایمان کو پائی داری و استقامت دکھانے کی ضرورت پر مبنی حکم،

کی تخفیف کچھ عرصہ بعد دی گئی_الئن خفف الله عنکم

۲_ دشمنوں کے مقابلے میں استقامت و پائی داری دکھانے کا حکم اور اس کی حدود و شرائط بیان کرنے کا اختیار فقط خداوند کو حاصل ہے_الئن خفف الله عنکم و علم ا ن فیکم ضعفا

۳_ میدان جنگ میں دو کافروں کے مقابلے میں ہر مؤمن کو پائی داری و استقامت دکھانے کا حکم، گذشتہ حکم (یعنی ہر مؤمن کو دس کافروں کے مقابلے میں پائی دار و ثابت قدم رہنے) کا ناسخ ہے_إن یکن منکم عشرون ...الئن خفف الله عنکم

۴_ صدر اسلام کے اسلامی معاشرے میں کمزوری اور ضعف کا ظاہر ہونا ہی دشمنوں کے مقابلے میں ثابت قدمی اور پائی داری کے حکم میں تخفیف کا باعث بنا_الئن خفف الله عنکم و علم إن فیکم ضعفا

۵_ صدر اسلام کے مسلمانوں کے ایمان میں کمزور ہوجانے کی وجہ سے انکا میدان جنگ میں کمزور و ناتوان ہوجانا_
علم ا ن فیکم ضعفا فإن یکن منکم مائة صابرة

کفار کے مقابلے میں مسلمانوں کی برتری و طاقت کے اسباب میں سے ایک وہ مفہوم ہے کہ جو "بأنھم قوم لایفقھون" سے اخذ ہوتاہے، "یعنی دینی معارف پر راسخ ایمان" لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ صدر اسلام میں کچھ ہی عرصہ بعد مسلمانوں میں نسبتاً کمزوری ظاہر ہونے کا سبب ان کے ایمانی درجات و مراتب کا کم ہونا تھا_

۶_ صدر اسلام کے اسلامی معاشرے نے ایمان کے بلندترین درجات پر فائز ہونے کے بعد، ایمانی درجات میں تنزّل کرنا شروع کردیا_علم أن فیکم ضعفا

۷_ صدر اسلام میں، اسلامی معاشرے کا پھیلنا اور اس کے افراد میں اضافہ ہونا انکے (پہلے کی نسبت) کمزور ہوجانے کا موجب بنا_*علم ا ن فیکم ضعفاً فإن یکن منکم مائة صابرة

پہلے مرحلے (بیس اور سو کی نسبت) کی مثالوں اور بعد میں (سو اور ھزار) والی مثالوں کے درمیان موازنے سے یہ نکتہ معلوم ہوتاہے کہ پہلے حکم کے وقت (یعنی جب دس کے مقابلے میں ایک کی ثابت قدمی ضروری تھي)، مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہوگئي تھي، اور یہ مسلمانوں کی آبادی میں اضافے اور اس کی نسبت انکی کمزوری کی طرف اشارہ ہے، اور یہ ظاہر کررہاہے اسلامی معاشرے میں کمزوری کے علل و اسباب میں سے ایک ان کی آبادی اور تعداد کا زیادہ ہوناہے_

۸_ الہی فرائض (وتکالیف) کا مکلفین کی طاقت و قدرت کے مطابق ہونا_

و علم ا ن فيكم ضعفا فإن يكن منكم مائة صابرة

۹_ کفار پر فتح حاصل کرلینے تک، دو سو کافروں کے مقابلے میں ایک سو مؤمنین کا اور دو ہزار کافروں کے مقابلے میں ایک ہزار مؤمنین کا ثابت قدم اور پائی دار رہنا ضروری ہے_فإن يكن منكم مائة صابرة يغلبوا مائتين و إن يكن منكم ألف يغلبوا ألفين

۱۰_ اسلامی معاشرے کے کمزور ہوجانے کے بعد بھی ہر مسلمان کی عسکری قوت اور قدرت مقاومت، ہر کافر سے دو گنا زیادہ ہوتی ہے_و علم ا ن فيكم ضعفا فإن يكن منكم مائة صابرة يغلبوا مائتين

۱۱_ دشمنوں پر فتح و کامراني، خداوند کے اذن و ارادے سے وابستہ ہے_فإن يكن ...بإذن الله

۱۲_ دشمنان دین کے مقابلے میں صبر و استقامت دکھانے والے مؤمنین ہی الہی امداد اور نصرت سے بہرہ مند ہونگے_ والله مع الصابرين

۱۳_ خداوند، ان مؤمنین کا حامی و ناصر ہے کہ جو اپنے امور کی انجام دہی میں صبر و مقاومت اور ثابت قدمی سے کام لیتے ہیں_و الله مع الصبرين

"الصبرین" میں "ال"، عہد ذکری بھی ہوسکتاہے، یعنی میدان جنگ میں صبر کرنے والوں کی طرف ایک اشارہ ہے اور ہوسکتاہے "ال" استغراق کیلئے ہو، اس صورت میں پہلے احتمال کے برعکس "الصبرین" سے مُراد، میدان جنگ کے صابرین نہیں ہیں بلکہ ہر اس مسلمان کو صابر کہہ سکتے ہیں کہ جو اپنے انفرادی و اجتماعی کاموں میں صبر و استقامت کا مظاہرہ کرتاہے_

احکام:احکام اور زمانے کے تقاضے ۱، ۴; احکام کا نسخ ۳; احکام میں سہولت کے اسباب ۴

استقامت:استقامت کی اہمیت ۹; استقامت کی شرائط ۲

اسلام:اسلام کی اشاعت ۷; صدر اسلام کی تاریخ ۵، ۶، ۷

اعداد:دس کا عدد، ۱، ۳; دو سو کا عدد ۹; دو کا عدد ۱۳; دو ہزار کا عدد ۹; سو کا عدد ۹; ہزار کا عدد۹

ایمان:ایمان کی اہمیت ۱۰; ایمان کے مراحل ۶;کمزوری

ایمان کے آثار ۵
جنگ:جنگ میں استقامت کی اہمیت ۳
جہاد:اپنے سے بڑی قدرت سے جہاد ۹; احکام جہاد ۲، ۹; جہاد میں استقامت ۹; حکم جہاد میں نسخ ۱، ۳، ۴;دشمنوں سے جہاد ۲، ۴، ۱۲
اللہ تعالی :اللہ تعالی کا اذن ۱۱; اللہ تعالی کا ارادہ ۱۱; اللہ تعالی کی امداد۱۳،۱۲; اللہ تعالی کے اختیارات ۲
دشمن:دشمنوں پر فتح ۱۱
دین:دینی تعلیمات کا نظام ۸
صبر:صبر کی اہمیت ۱۳
عسکری طاقت:عسکری طاقت میں کمزوری کے اسباب ۵
فتح:فتح کا سبب ۱۱
فریضہ:طاقت کے مطابق فریضہ ۸
کفار:کفار پر فتح ۹; کفار سے جہاد ۹; کفار کا عجز اور ناتوانی ۱۰
معاشرہ:اسلامی معاشرے کا ایمان ۶; دینی معاشرے کا ضعف ۴
مسلمان: مسلمانوں کی عسکری طاقت ۱۰; مسلمانوں کی طاقت ۱۰; مسلمانوں کی کمزوری ۱۰; مسلمانوں کی کمزوری کے اسباب ۷; مسلمانوں میں ایمانی کمزوری ۶
مؤمنین:صابر مؤمنین کی امداد ۱۲; مقاوم مؤمنین کی امداد ۱۲، ۱۳; مؤمنین اور کفار ۳;مؤمنین کی استقامت ۱، ۳، ۹

آیت ٦٧

﴿ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الأَرْضِ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللّهُ يُرِيدُ الآخِرَةَ وَاللّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴾.

کسی نبی کوی حق نہیں ہے کہ وہ قیدی بنا کر رکھے جب تک زمین میں جہاد کی سختیوں کا سامنا نہ کرے_ تم لوگ تو صرف مال دنیا چاہتے ہو جبکہ اللہ آخرت چاہتا ہے اور وہی صاحب عزّت و حکمت ہے (٦٧)

١_ دشمن پر غلبے اور اسکی مکمل شکست سے پہلے، میدان جنگ سے اسیروں اور قیدیوں کو پکڑنا ایک انتہائی ناروا اور حرام فعل ہے_ما كان لنبی أن يكون له أسری حتی يثخن فی الا رض

مندرجہ بالا مفہوم اس بات پر مبنی ہے کہ جب "یثخن" کا مفعول "العدو" جیسا کوئي کلمہ ہو کہ جو مقامی قرینے سے حذف ہوگیا ہو، اور "الارض" کا "ال" بھی مضاف الیہ کا جانشین ہو، یعنی "أرض المعرکہ" (جنگی علاقہ) قابل ذکر ہے کہ لسان العرب کے مطابق، اثخان عدو، کا معني، دشمن کے وسیع قتل و غارت کے ساتھ اس پر غلبہ حاصل کرنا ہے، بنابراین، جملہ "ما کان ..." کا معنی یہ ہے کہ دشمن پر غلبہ و تسلط پانے سے پہلے اسے اسیر و قیدی بنانا جائز نہیں_

٢_ دشمن پر غلبہ حاصل کرنے سے پہلے اسے اسیر و قیدی بنانے کی حرمت، تمام انبیائے الهي عليهم السلام کی سنت اور سارے ادیان کا ایک لازم الاجراء حکم ہے_ما كان لنبی أن يكون له ا سری حتی يثخن فی الا رض

٣_ عسکری ضابطہ اخلاق معین کرنا، انبیائے کرام عليهم السلام اور الہی رہبروں کی مسؤلیت اور ذمہ داری میں داخل ہے_
ما كان لنبی ا ن يكون له أسری

٤_ مجاہدین بدر نے دشمن پر مکمل غلبہ پانے سے پہلے ہي، مادی منافع حاصل کرنے کیلئے، اسیر و قیدی پکڑنے شروع کردیئے تھے_

ما كان لنبي ...تريدون عرض الدنيا

۵_ لشکر اسلام کی اعلی عسکری حیثیت اور موقعیت کو مستحکم بنانا، مجاہدین (اسلام) کے فرائض میں سے ہے_

ما کان لنبی ا ن یکو ن له ا سری حتی یثخن فی الا رض

٦_ دشمنان دین سے جنگ کرتے وقت، مادی منافع کی تلاش میں پڑجانا خداوند کے نزدیک ایک ناپسندیدہ(قابل مذمت) فعل ہے_تریدون عرض الدنیا و الله یرید الآخرة

۷_ انسانوں کا، دنیا کے بے ثبات (اور فاني) مظاہر سے دلبستگی رکھنا_تریدون عرض الدنیا و الله یرید الآخرة

فعل مضارع "تريدون"، استمرار کیلئے ہے اور اس بات پر دلالت کررہاہے کہ یہ صفت (یعنی دنیا پسندي)، انسان کے اندر رچ بس چکی ہے اور اس کے خمیر میں داخل ہے، دنیوی مال و متاع کو "عرض الدنیا" سے تعبیر کرنا دنیوی مواہب و نعمات کی ناپائی داری کی جانب اشارہ ہے چونکہ "عرض" کا معنی "ناپائی دار چیز" ہے

۸_ مجاہدین کیلئے ضروری ہے کہ وہ دنیوی چیزوں کی ناپائی داری اور اخروی مواہب کی جاودانگی (و ابدیت) کی جانب توجہ دیں_تریدن عرض الدنیا و الله یرید الأخرة

۹_ خداوند چاہتاہے کہ لوگ اخروی مواہب اور معنوی (روحاني) منافع کے حصول کیلئے کوشاں رہیں_

و الله یرید الآخرة

۱۰_ قانون جہاد کی تشریع کا بنیادی مقصد، مجاہدین کیلئے اخروی مواہب اور معنوی (روحاني) منافع کا حصول ہے_

والله یرید الآخرة

۱۱_ میدان جنگ میں دشمنان دین کو شکست و نابودی سے دوچار کرنا، دوستی آخرت اور اخروی و معنوی (روحاني) مواہب و منافع تک پہنچنے کا موجب بنتاہے_ما کان لنبی أن یکون له أسری ...والله یرید الآخرة

۱۲_ خداوند، ناقابل شکست اور بہت زیادہ جاننے والا ہے_والله عزیز حکیم

۱۳_ جنگی مسائل کے سلسلے میں الہی دستورات اور فرامین (انتہائی) حکیمانہ ہیں اور ان پر عمل، فتح و کامرانی کا زینہ فراہم کرتاہے_ما كان لنبي ...والله عزیز حکیم

۱۴_ دشمن کی مکمل شکست و نابودی سے پہلے اس کے لشکر سے قیدی پکڑنا شکست کا باعث بنتاہے اور یہ فعل حکمت و مصلحت کے منافی ہے_ما كان لنبي ...و الله عزیز حکیم

خدا کا جنگ میں مقام و موقعیت کے مستحکم ہوجانے سے پہلے قیدی بنانے سے منع کرنے کے بعد، خداوند کی عزت و حکمت کی طرف توجہ دلانا، اس حقیقت کی جانب اشارہ ہے کہ اس نہی کی مخالفت، خلاف مصلحت ہونے کے علاوہ، شکست کا زمینہ فراہم کرتی ہے_

۱۵_ دشمن کی مکمل شکست سے پہلے، میدان جنگ سے قیدی و اسیر پکڑنے سے پرہیز کرنا، ایک حکیمانہ فعل ہے اور دشمنان دین پر فتح پانے کا سبب بنتاہے_ما كان لنبي ...والله عزيز حكيم

دشمن کی شکست سے پہلے اسیر بنانے کی حرمت پر تاکید کے بعد خداوند کو حکیم و عزیز کی صفات سے یاد کرنا، اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ یہ حکم، ایک حکیمانہ حکم ہے اور اس پر عمل، مسلمانوں کی عزت و کامیابی کا زمینہ فراہم کرتا ہے_

۱۶_ انبیائے الهي عليهم‌السلام زمین پر اپنی حکومت اور دین (خدا) کے مستقر ہوجانے سے پہلے، میدان جنگ سے قیدی پکڑنے سے پرہیز کرتے تھے اور اس فعل کو ناروا سمجھتے تھے_ما كان لنبي ...والله عزيز حكيم

مندرجہ بالا مفهوم اس بناء پر ہے کہ جب "يثخن" کا مفعول "دينه" یا "حكومته" جیسا کوئی کلمہ ہو، اس بناء پر "اثخان" کا معنی مستحکم و محکم کرنا ہے، بنابراین جملہ "ما كان ..." سے پتہ چلتاہے کہ انبیائے اکرام عليهم‌السلام جب تک اپنی حکومت اور دین کو زمین پر مستقر و محکم نہیں کرلیتے تھے، اس وقت تک، میدان جنگ سے قیدی پکڑنے سے پرہیز کرتے تھے، قابل ذکر ہے کہ اگر مجاہدین اس امر سے تخلف کریں اور قیدی بنائیں تو آیت نمبر ۷۰ کے مطابق، یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان اسیروں کو قتل کردیا جائیے_

۱۷_ دشمن کی نابودی اور حکومت حق کے استقرار سے پہلے میدان جنگ سے اسیر پکڑنے سے پرہیز، دین کی فتح کا زمینہ فراہم کرتاہے اور ایک حکیمانہ فعل ہے_و الله عزيز حكيم

آخرت طلبي:آخرت طلبی کے مواقع ۱۱

اخروی عطائیں :اخروی عطاؤں کی اہمیت ۱۰،۹، ۱۱

ادیان:ادیان کے احکام ۲; ادیان میں ہم آہنگی ۲

اسارت:ادیان میں اسارت ۲;اسارت کے احکام ۱، ۲

اسلام:صدر اسلام کی تاریخ ۴

اسیر بنانا:جنگ سے پہلے اسیر بنانا ۱۶، ۱۷؛ جنگ میں اسیر بنانا ۱۵؛ فتح سے پہلے اسیر بنانا ۱۴

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا ارادہ ۹؛ اللہ تعالی کا ناقبل شکست ہونا ۱۲؛ اللہ تعالی کی حکمت ۲؛ اللہ تعالی کی سرزنش ۶؛ اللہ تعالی کے اوامر میں حکمت ۱۳

انبیاء ؑ: انبیاء کی حکومت ۱۶؛ انبیاء کی ذمہ داریوں کی حدود۳؛ انبیاء کی عسکری سیرت ۱۶؛ سیرت انبیاء ۲

انسان:انسان کا رجحان ۷

جنگ:جنگ کے احکام ۱، ۲، ۵؛ جنگ میں اسارت ۱، ۲، ۴؛ جنگ میں فتح ۱؛ جنگ میں کامیابی کا زینہ ۱۳، ۱۷؛ جنگ میں کامیابی کے اسباب ۱۵؛ جنگ میں مادی رجحان ۶؛ جنگ میں مصلحت اندیشی ۱۴؛ جنگ میں ناکامی کا زینہ ۱۴؛ جنگی حکمت عملی ۳؛ جنگی غنائم ۴

جہاد:جہاد کے آداب ۴، ۱۱؛ فلسفہ جہاد ۱۰

دشمنان:دشمنوں کی سرکوبی ۱

دنیا:دنیا سے محبت ۷

دنیوی وسائل:دنیوی وسائل کی ناپائی داری ۷

دین:دین کی فتح کا زینہ ۱۷؛ دشمنان دین پر فتح ۱۵؛ دشمنان دین کی سرکوبی ۱۱، ۱۷

دینی قیادت :دینی قیادت کی مسؤلیت کی حدود ۳

عسکری حیثیت: عسکری حیثیت کو مستحکم بنانا ،۵

عمل: ابدیت عمل ۸؛ حکیمانہ عمل ۱۵، ۱۷؛ ناپسندیدہ عمل ۱، ۱۶

غزوہ بدر:غزوہ بدر کے مجاہدین ۴

مادی رجحان:مادی رجحان کی مذمت ۶

مجاہدین:مجاہدین کا اجر و ثواب ۱۰؛ مجاہدین کی ذمہ داري۵، ۸

محرمات: ۱، ۲

معنوی منافع:روحانی منافع کی اہمیت ۹، ۱۰، ۱۱

آیت ٦٨

﴿ لَّوْلاَ كِتَابٌ مِّنَ اللّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴾.

اگر خدا کی طرف سے پہلے فیصلہ نہ ہوچکا ہوتا تو تم لوگوں نے جو فدیہ لے لیا تھا اس پر عذاب عظیم نازل ہوجاتا (٦٨)

١_ جنگ بدر میں اسیر بنانے کا لازمہ یہ تھا کہ اس جنگ کے مجاہدین خداوند کی جانب سے ایک بڑے عذاب میں گرفتار ہوجاتے_لو لا کتب من الله سبق لمسکم فیما أخذتم عذاب عظیم

"فیما أخذتم" میں کلمہ "في" سببیہ ہے اور اس کا "ما" مصدریہ ہے، یعنی "بسبب أخذکم" گذشتہ آیت کے مطابق اس سے مراد اسیر بنانا ہے_

٢_ خداوند کی جانب سے مقدر ہوچکا تھا کہ جنگ بدر میں مجاہدین بدر، عذاب الہی میں گرفتار نہ ہوں_

لو لا کتب من الله سبق لمسکم فیما أخذتم عذاب عظیم

٣_ اپنے احکام اوردستورات بیان کرنے سے پہلے انسانوں کو عذاب میں مبتلا نہ کرنا سنت خداوند ہے_

لو لاکتب من الله سبق لمسکم فیما أخذتم

یہاں "کتبٌ" سے کیا مراد ہے؟ اس سلسلے میں چند آراء بیان کی گئي ہیں من جملہ یہ کہ سنت الہی یہ ہے کہ جب تک خدا لوگوں کیلئے کوئي حکم و دستور وضاحت کے ساتھ بیان نہ کردے، انھیں عذاب میں مبتلا نہیں کرتا جنگ بدر میں اسیر بنانا اگر چہ بہت ہی ناروا کام تھا لیکن اس کا حکم (ممانعت) وضاحت کے ساتھ بیان نہیں ہوا تھا لہذا خداوند نے اس ناروا عمل کے مرتکبین کو عذاب میں مبتلا نہیں کیا_

٤_ مجاہدین بدر کے درمیان پیغمبر اکرم ﷺ کا وجود مبارک، ان پر عذاب کے نزول سے مانع تھا_

لو لا کتب من الله سبق لمسکم فیما اخذتم

"کتب من اللہ ..." کے بارے میں جو احتمالات بیان کئے گئے ہیں ان میں سے ایک یہ حقیقت بھی ہے کہ جو اسی سورہ کی آیت ٣٣ میں بیان ہوئي ہے (ما کان الله لیعذبهم و أنت فیهم) یعنی خداوند اس وقت تک لوگوں کو عذاب

نہیں دے گا جب تک آپ ﷺ ، ان کے درمیان موجود ہیں_

۵_جنگ بدر میں اسیر بنانے کا نتیجہ یہی تھا کہ مسلمان اس جنگ میں شکست کھاجاتے_

لو لا کتب من الله سبق لمسکم فیما أخذتم عذاب عظیم

بعض کا خیال ہے کہ "عذاب عظیم" سے مراد "جنگ بدر میں دشمن سے شکست کھانا ہے" اور "کتب من اللہ ..." سے مراد وہ فتح و کامیابی کا وعدہ ہے کہ جس کی خداوند نے جنگ بدر سے پہلے مسلمانوں کو بشارت دی تھي_ بنابراین، آیت کا معنی یوں ہوجائیے گا_ "اگر تمہاری (مجاہدین بدر کي) فتح و کامیابی کے بارے میں وعدہ الہی نہ ہوتا تو دشمن کی مکمل شکست سے پہلے اسیر بنانے کے سبب تم سختی و مشکل میں گرفتار ہوجاتے (ما خوذ از تفسیر روح المعاني)

٦_جنگ بدر میں مسلمانوں کی شکست (یعنی دشمن کی مکمل شکست سے پہلے اسے اسیر بنانے) جیسے مقتضیات پورے ہونے کے باوجود، اس جنگ میں تقدیر اور قضائے الہی کا مسلمانوں کو فاتح بنانا اور ان کی شکست کے مانع بننا_

لو لا کتب ...عذاب عظیم

۷_دشمن کی مکمل شکست سے پہلے اسے اسیر بنانے کیلئے مجاہدین اسلام کا جد و جہد کرنا ایک عظیم گناہ ہے_

لمسکم فیما أخذتم عذاب عظیم

یہ کہ اسیر بنانا، عذاب عظیم کا مقتضی ہے تو اس سے پتہ چلتاہے کہ یہ ایک عظیم گناہ ہے_

۸_عن رسول الله ﷺ قال: لم تکن الغنائم تحلّ لا حد کان قبلنا فطیبّهأ الله لنا لما علم الله من ضعفنا فانزل الله فیما سبق من کتابه احلال الغنائم "لو لا کتاب من الله سبق ..."[1]

رسول خدا ﷺ سے منقول ہے کہ: ہم سے پہلے کسی پر بھی غنائم حلال نہیں تھے_ پس خداوند نے انھیں ہم پر حلال فرمایا چونکہ وہ ہمارے ضعف سے آگاہ تھا، اور اس نے اپنی سابقہ کتاب میں ہمارے لئے غنائم کے حلال ہونے کو بیان کیا "اگر خداوند کا سابقہ مکتوب حکم نہ ہوتا تو جو کچھ تم نے لیا ہے اس کے سبب، تم عذاب عظیم میں گرفتار ہوجاتے"

اسلام:تاریخ صدر اسلام ۱، ۲، ۳، ۵، ٦

اسیر بنانا:فتح سے پہلے اسیر بنانا ٦، ۷

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا عذاب ۲; اللہ تعالی کی سنن ۳; اللہ تعالی کے مقدرات ۲،٦

جنگ:جنگ میں شکست کا زمینہ ۵، ٦;جنگ میں شکست کے موانع ٦

جہاد: احکام جہاد ۷

جزائی نظام: ۳

عذاب: عذاب کے مراتب ۱; عذاب کے موانع ۴; موجبات عذاب ۱

غزوہ بدر: غزوہ بدر کے مجاہدین ۱، ۲; غزوہ بدر میں اسیر بنانا ۱، ۵; غزوہ بدر میں مسلمانوں کی فتح ۶

قضا و قدر: ۶

کیفر (سزا): بغیر بیان کے کیفر (سزا)، ۳

گناہ: کبیرہ گناہ ۷

مجاہدین: مجاہدین کی ذمہ داري ۷

محمد ﷺ: محمد ﷺ اور مجاہدین ۴; محمد ﷺ کے وجود کے آثار ۴

مسلمان: مسلمانوں کی شکست کا زمینہ ۵

آیت ۶۹

﴿ فَكُلُواْ مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلاَلاً طَيِّباً وَاتَّقُواْ اللّهَ إِنَّ اللّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾.

پس اب جو مال غنیمت حاصل کر لیا ہے اسے کھاؤ کہ وہ حلال اور پاکیزہ ہے اور تقوی الٰہی اختیار کرو کہ اللہ بہت بخشنے والا اور مہربان ہے(۶۹)

۱_ دشمنان دین سے حاصل کی گئي غنیمتیں حلال ہیں اور ان سے استفادہ کرنا جائز ہے_فکلوا مما غنمتم حلالاً طيّباً

۲_ اسیروں کی آزادی کے بدلے لئے گئے فدیہ کا غنائم میں سے ہونا اور اس کے استعمال کا جائز و حلال ہونا_
فكلوا مما غنمتم حلالاً طيّباً و اتقوا الله

گذشتہ آیات کے مطابق "ما غنمتم" کے مطلوبہ مصادیق میں سے ایک وہ فدیہ ہے کہ جو جنگی قیدیوں کی آزادی کے بدلے لیا جاتاہے_ حرف "فاء" کے ذریعے، جملہ "فکلوا ..." کا سابقہ جملے پر عطف بھی اس معنی کی تائي د کرتا ہے_

۳_ مجاہدین کا ایک ضروری فریضہ یہ ہے کہ وہ جنگی غنائم سے استفادہ کرنے میں، احکام الہی کا لحاظ رکھیں_
فکلوا ...واتّقو الله

غنائم کا حکم بیان کرنے کے بعد، تقوی کی رعایت کرنے کا حکم الهي، ظاہر کرتا ہے کہ جنگی غنائم سے استفادہ کرنے کے بھی کچھ احکام ہیں جن کا لحاظ رکھنا چاہیئے_

۴_ جنگی غنائم سے استفادہ کرنے میں، احکام الہی کی رعایت نہ کرنا، عدم تقوی کی علامت ہے_
فکلوا مما غنمتم حلالاً طیبا و اتقّوا الله

۵_ مجاہدین کو نہیں چاہیئے کہ وہ حاصل ہونے والی تمام غنیمتوں میں تصرف کرلیں اور ان سب کو اپنے لئے حلال جاننے لگیں_فکلوا مما غنمتم حلالاً طیباً

مندرجہ بالا مفہوم اس بات پر مبنی ہے کہ جب "مما غنمتم" میں "من" تبعیض کیلئے ہو لہذا "فکلوا مما ..." یعنی غنیمتوں میں سے بعض تمہارے لئے مباح ہیں، اور بعض دوسری غنیمتیں، خمس کی طرح اپنے مقررہ مصارف تک پہنچائی جائیں_

۶_ غنائم سے استفادہ کرنے میں، لغزش و گناہ کے خطرات کا موجود ہونا_فکلوا ...و اتقوا الله

۷_ اسیر بنانے کی حرمت، ان سے فدیہ لینے اور اس میں تصرف کرنے کی حرمت کا موجب نہیں بنے گي_
ما کان لنبی أن یکون له أسری ...فکلوا مما غنمتم حلالاً طیّباً

کچھ خاص شرائط کے ساتھ اسیر بنانے کی حرمت کے بیان کے بعد، اسیروں کے فدیہ و غنائم کے مباح ہونے کا بیان یہ ظاہر کرتا ہے کہ اسیر بنانے کی حرمت، ان کے فدیہ لینے کی حلیت، کے مانع نہیں بنے گي_

۸_ کسب مال کے طریقے کی حرمت، ہمیشہ حاصل شدہ مال میں تصرف کی حرمت کا لازمہ نہیں ہوتي_*
ما کان لنبی أن یکون له أسری ...فکلوا مما غنمتم حلالاً طیباً

یہ مفہوم گذشتہ مفہوم کی وضاحت سے اخذ کیا گیا ہے_

۹_ خداوند، گناہوں کی مغفرت کرنے والا اور اپنے بندوں سے مہربانی کرنے والا ہے_إن الله غفورٌ رحیم

۱۰_ خداوند نے ان مجاہدین بدر کو اپنی عفو و مغفرت سے نوزا کہ جو (جنگ بدر میں) بے موقع، اسیر بنانے کی وجہ سے گناہ کے مرتکب ہوگئے تھے_ما کان لنبی أن یکون له أسری ... إن الله غفور رحیم

۱۱_ فدیہ و غنائم کی حلیت کے بارے میں حکم الهي،

خداوند کی رحمت و مغفرت کا ایک جلوہ ہے_فکلوا ...إن الله غفور رحیم

۱۲_ مغفرت الهي، اسکی رحمت کا ایک جلوہ ہے_إن الله غفور رحیم

اسارت:اسارت کے احکام ۷

اسیر:اسیر کا فدیہ ۲، ۷;اسیر کی آزادی ۲

اسیر بنانا:حرام طور پر اسیر بنا نا ۷، ۱۰; ناپسندیدہ طور پر اسیر بنانا ۱۰

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی رحمت ۱۲; اللہ تعالی کی رحمت کے مظاہر ۱۱; اللہ تعالی کی مغفرت ۱۲،۱۰،۹; اللہ تعالی کی مغفرت کے مظاہر ۱۱; اللہ تعالی کی مهرباني۹

بے تقوی ہونا:بے تقوی ہونے کے مواقع ۴

تصرفات:جائز تصرفات ۸; ممنوع تصرفات ۵

غزوہ بدر:غزوہ بدر کے مجاہدین کی مغفرت ۱۰

غنائم:غنائم سے استفادہ ۳، ۴، ٦; غنائم کی حلیت ۱، ۱۱;غنائم کے احکام ۱، ۳، ۴، ۵; غنائم کے موارد ۲

فدیہ:فدیہ کے احکام ۲، ۷;فدیہ کی حلیت ۲، ۱۱

کسب:حرام کسب ۸;کسب کے احکام ۸

کھانے کی اشیاء:کھانے کی اشیاء کے احکام ۱

گناہ:زمینہ گناہ ٦; مغفرت گناہ ۹

لغزش:زمینہ لغزش ٦

مجاہدین: مجاہدین کی ذمہ داري۳، ۵

محرمات: ۷

نظام اقتصادي: ۸

آیت ۷۰

﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّمَن فِي أَيْدِيكُم مِّنَ الأَسْرَى إِن يَعْلَمِ اللّهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّا أُخِذَ مِنكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾.

اے پیغمبر اپنے ہاتھ کے قیدیوں سے کہ دیجئے کہ اگر خدا تمھارے دلوں میں نیکی دیکھے گا تو جو مال تم سے لے لیا گیا ہے اس سے بہتر نیکی تمھیں عطا کردے گا اور تمھیں معاف کردے گا کہ وہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے(۷۰)

۱_ جنگ بدر میں مسلمانوں نے بعض دشمنوں کو قیدی بنا لیا تھا اور بعد میں فدیہ لیکر انھیں آزاد کردیا_

يأيها النّبى قل لمن فى أيديكم من الأسرى إن يعلم الله فى قلوبكم

۲_ جنگ بدر کے اسیروں سے کہا گیا، اسلام اور توحید قبول کرنے کی صورت میں خداوند تمہیں اس چیز (فدیہ) سے بہتر نعمات عطا کرے گا جو تم سے لے لی گئي ہے_إن يعلم الله فى قلوبكم خيراً يؤتكم خيراً مما أُخذمنكم

"یغفر لکم" کے مطابق، "خیراً" سے مراد توحید اور اسلام کی جانب رجحان ہے، چونکہ خداوند شرک کے گناہ کو ہرگز نہیں بخشے گا: إن الله لا يغفر ا ن يشرك به

۳_ جنگ بدر کے قیدیوں کو بشارت اور خوشخبری سنائی گئي کہ دعوت اسلام و توحید قبول کرنے کی صورت میں خداوند ان کے گذشتہ گناہوں کو بخش دے گا_إن يعلم الله فى قلوبكم خيراً ...يغفر لكم و الله غفور رحيم

۴_ جنگ بدر کے قیدیوں کو اسلام اور ایمان کی طرف رغبت دلانا_يا ا يها النبى قل لمن فى ا يدكم من الا سرى إن يعلم الله فى قلوبكم

۵_ جنگی قیدیوں تک پیام الہی پہنچانا اور انھیں اسلام کی طرف راغب کرنا، دینی و الہی رھبروں کا فریضہ ہے_
يأيهأ النّبى قل لمن فى أيديكم من الأسرى

٦_ جنگی قیدیوں سے فدیہ لینا جائز ہے_يؤتكم خيراً مما أُخذ منكم

"ما أخذ" ميں "ما" موصول اسمى ہے اور اس سے مراد وہ فديہ ہے كہ جو جنگ بدر كے قيديوں سے ليا گيا تھا_

٧_ دين الہى كى تبليغ كيلئے ہر مناسب موقع سے استفادہ كرنے كى ضرورت_يأيها النّبى قل لمن فى أيديكم

٨_ پيغمبر اكرم ﷺ جنگ بدر كے قيديوں كو اسلام قبول كرنے كى صورت ميں (ان كے گناہوں كى مغفرت و غيرہ كے بارے ميں) خداوند كى طرف سے بشارت و خوشخبرى سنانے پر مأمور تھے_قل لمن فى أيديكم من الأسرى

٩_ جنگ بدر ميں پيغمبر اكرم ﷺ اور مسلمانوں كے خلاف جنگ ميں شركت، شركت كرنے والوں كى قبوليت ايمان كے مانع نہيں تھي_إن يعلم الله فى قلوبكم خيراً يؤتكم خيرا مما أُخذ منكم و يغفر لكم

١٠_ خداوند اپنے بندوں پر مہربان اور ان كے گناہوں كى مغفرت كرنے والا ہے_والله غفور رحيم

١١_ كفار اگرچہ پيغمبر اكرم ﷺ كے خلاف جنگ ہى كيوں نہ كرچكے ہوں ، ايمان لانے كى صورت ميں ، خداوند كى رحمت و مغفرت ان كے شامل حال ہوگي_إن يعلم الله ...يغفر لكم

١٢_ اسلام كى طرف مائل ہوجانے كے بعد، دين كے خلاف لڑنے والوں كى مغفرت اور گناہوں كى بخشش، انسانوں كيلئے مغفرت و رحمت الہى كا ايك جلوہ ہے_و يغفر لكم و الله غفور رحيم

اسلام:قبول اسلام كے آثار ٢، ٣، ٨، ١١، ١٢; صدر اسلام كى تاريخ ١، ٣، ٣; اسلام كى طرف تشويق دلانا ٥

اسير:اسير كى آزادى ١; اسير سے فديہ ١، ٢، ٦; اسيروں كى تشويق ٥

اللہ تعالى :اللہ تعالى كى رحمت ١٢; اللہ تعالى كى مغفرت ١٢،١٠; اللہ تعالى كى مہربانى ١٠; اللہ تعالى كے عطايا٢

ایمان:اسلام پر ایمان ۴; ایمان کی تشویق ۴; ایمان کے آثار ۱۱; ایمان کے موانع ۹

تبلیغ:تبلیغ میں فرصت ۷

توحید:توحید قبول کرنے کے آثار ۲، ۳

حق کے مخالف لوگ:حق کے مخالف لوگوں کی مغفرت ۱۲

دین:تبلیغ دین کی اہمیت ۷

دینی رھبری:دینی رھبری کی مسؤلیت ۵

غزوہ بدر:غزوہ بدر کے اسیر ۲; غزوہ بدر کے اسیروں کو بشارت ۳، ۸; غزوہ بدر کے اسیروں کی تشویق ۴;غزوہ بدر میں اسیر بنانا ۱

فدیہ:جائز فدیہ ۶;فدیہ کے احکام ۶

فرصت:فرصت سے استفادہ۷

کفار:کفار کی مغفرت ۱۱; محارب کا ایمان ۱۱;محارب کفار کی مغفرت ۱۱

گناہ:گناہوں کی مغفرت ۱۰، ۱۲; گناہوں کی مغفرت کی بشارت ۸

محمد ﷺ :محمد ﷺ سے جنگ ۱۱; محمد ﷺ کی مسؤلیت۸; محمد ﷺ کے خلاف جنگ کے آثار ۹

مسلمان:صدر اسلام کے مسلمان ;مسلمانوں کے خلاف جنگ کے آثار ۹

مشمولین رحمت :۱۱

مشمولین مغفرت:۱۱

آیت ۷۱

﴿ وَإِن يُرِيدُواْ خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُواْ اللّهَ مِن قَبْلُ فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ وَاللّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ . ﴾

اور اگر یہ آپ سے خیانت کرنا چاہتے ہیں تو اس سے پہلے خدا سے خیانت کر چکے ہیں جس کے بعد خدا نے ان پر قابو عطا کردیا کہ وہ سب کچھ جاننے والا اور صاحب حکمت ہے(۷۱)

۱_ آزاد شدہ جنگی قیدیوں کی طرف سے دین خدا کے محفوظ ہونے کے بارے میں خداوند کا پیغمبر اسلام ﷺ کو اطمینان دلانا_و إن يريدوا خيانتك فقد خانوا الله من قبل

۲_ جنگ بدر کے قیدیوں کا، اس جنگ سے پہلے، دین خدا سے خیانت کرنے والوں میں سے ہونا_
و إن يريدوا خيانتك فقد خانوا الله من قبل

۳_ خداوند کے ساتھ خیانت کے مصادیق میں سے ایک، انبیائے الہی کے خلاف جنگ اور مبارزہ کرنا ہے_
و إن يريدوا خيانتك فقد خانوا الله من قبل

"فقد خانوا الله من قبل" (ان قیدیوں نے اپنی اسارت سے پہلے بھی خداوند سے خیانت کي ہے) سے مراد وہی مبارزہ اور لشکر کشي ہے کہ جو مشرکین نے پیغمبر ﷺ کے خلاف جنگ بدر میں شروع کی تھي، اور خداوند نے اس جنگ و مبارزے کو اپنے ساتھ خیانت شمار کیا ہے، لہذا پیغمبر اکرم ﷺ اور مسلمانوں کے خلاف مبارزہ و جنگ، خداوند سے خیانت شمار ہوتی ہے_

۴_ قیدیوں کی طرف سے خیانت (جاری رکھنے) کے احتمال کو، ان کی آزادی کے مانع نہیں بننا چاہیئے_
و إن يريدوا خيانتك

یہ احتمال ہمیشہ موجود رہتا ہے کہ قیدي، آزاد ہونے کے بعد دوبارہ مشرکین کی حمایت کیلئے اٹھ کھڑے ہونگے اور اسلامی نظام کے خلاف جدو جہد شروع کردیں گے، لہذا ممکن ہے کہ اس احتمال کی وجہ سے اسلامی نظام کے رہبر و قائدین، قیدیوں کی آزادي کیلئے قدم نہ اٹھائیں ، یہ آیت
"و ان يريدوا ..." اس پریشانی کو ختم کرنے کیلئے نازل کی گئي ہے_ یعنی قیدیوں کو آزاد کرنے ہی میں مصلحت ہے تو اس قسم کا احتمال و پریشانی تمہیں قیدیوں کے آزاد کرنے سے نہ روکے_

۵_ خداوند نے جنگ بدر کے اسیروں کو دھمکی دی کہ اگر تم لوگ اپنی خیانت جاری رکھوگے تو دوبارہ مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہوجاؤگے_و إن يريدوا خيانتك

"ان يريدوا خيانتك ..." کا جواب شرط تقدیر میں ہے اور جملہ "فقد خانوا الله " اس کا جانشین بن گیا ہے، اور اس تقدیر کے ساتھ جملہ کی دلالت یوں ہے، کہ اگر یہ قیدی دوبارہ خیانت کرنے کا خیال رکھتے ہیں تو تمہیں ، انھیں آزاد کرنے میں کوئی باک نہیں ہونا چاہیئے چونکہ خداوند خیانت کاروں کو دوبارہ تمہارے قبضہ میں دیدے گا، جس طرح اس نے جنگ بدر میں تمہیں ان پر مسلط کردیا تھا_

٦_ جنگ بدر کے کفار، خدا اور اس کے دین کے ساتھ خیانت کرنے کے سبب مجاہدین (اسلام) سے مغلوب ہوگئے اور ان میں سے کچھ قیدی بنا لئے گئے_فقد خانوا الله من قبل فأمكن منهم

امکان (مصدر امکن) کا معنی تسلط و غلبہ عطا کرنا ہے، اور حرف "فا" کے ذریعے، جملہ "فقد خانوا" پر جملہ "امکن منھم" کی تفریع، اس بات پر دلالت کررہی ہے کہ دین خدا سے کفار کی خیانت کے سبب خداوند نے مسلمانوں کو ان پر مسلط کردیا تھا_

۷_ جنگ بدر کے اسیروں پر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تسلط کا اصلی سبب، ارادہ خداوند تھا_فأمكن منهم

"امکن" کی فاعلی ضمیر کا مرجع "اللہ" ہے، یعنی خداوند نے تمہیں ان پر تسلط بخشا_

۸_ خداوند سے خیانت کرنے والوں کا انجام، ذلت اور ناکامی ہے_فقد خانوا الله من قبل فأمكن منهم

۹_ خداوند بہت زیادہ جاننے والا اور حکیم ہے_والله عليم حكيم

۱۰_ دین الہی اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیانت کرنے والوں کی ناکامی کے بارے وعدہ الہی کی بنیاد اس کا وسیع علم اور حکمت ہے_فقد خانوا الله من قبل فأمكن منهم والله عليم حكيم

۱۱_عن الصادق عليه‌السلام : المنافق ...إذا ملك خان الله و رسوله فى ما له و ذلك قول الله عزوجل: " ...و إن يريدوا خيانتك فقد خانوا الله من قبل ..."[1]

---

۱) تحف العقول ص ۳۶۸، بحار الانوار ج/۷۵ ص ۲۵۲ ح ۱۰۴_

امام صادق ﷣ سے منقول ہے کہ: منافق جب کسی (مال) کا مالک ہوجاتا ہے تو وہ اپنے مال میں خدا و رسول ﷺ سے خیانت کرتاہے، اوریہی قول خداوند ہے کہ اگر وہ تم سے خیانت کرنا چاہتے ہیں) تو یہ کوئي نئي بات نہیں) انھوں نے اس سے پہلے (بھي) خداوند سے خیانت کی ہے ..."

اسلام:صدر اسلام کی تاریخ ۵، ۶، ۷

اسیر:اسیر کی آزادی ۱، ۴

انبیاء:انبیاء سے مبارزہ ۳

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا ارادہ ۷; اللہ تعالی کا علم ۹،۱۰; اللہ تعالی کا وعدہ ۱۰; اللہ تعالی کی حکمت ۹،۱۰; اللہ تعالی کی دھمکیاں ۵

خیانت کار:خیانت کاروں کا انجام ۸;خیانت کاروں کي
ذلت ۸، ۱۰; خیانت کاروں کی شکست ۱۰

خیانت:احتمال خیانت ۴; خدا سے خیانت ۶; خدا سے خیانت کا انجام ۸; خدا سے خیانت کے مواقع ۳; خیانت کے آثار ۶; دین سے خیانت ۲، ۶، ۱۰; محمد ﷺ سے خیانت ۱۰

دین:دین کی حفاظت ۱

غزوہ بدر:غزوہ بدر کے اسیروں کو دھمکي۵; غزوہ بدر کے اسیروں کی خیانت ۲;غزوہ بدر میں کفار کی اسارت ۶

کفار:کفار کی خیانت ۶; کفار کی شکست کے اسباب ۶

محمد ﷺ :حاکمیت محمد ﷺ کا منشاء و سبب ۷; محمد ﷺ اور غزوہ بدر کے اسیر ۷; محمد ﷺ کی تسلی و تشفی ۱

آیت ۷۲

﴿ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُواْ وَهَاجَرُواْ وَجَاهَدُواْ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَالَّذِينَ آوَواْ وَّنَصَرُواْ أُوْلَئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ وَالَّذِينَ آمَنُواْ وَلَمْ يُهَاجِرُواْ مَا لَكُم مِّن وَلاَيَتِهِم مِّن شَيْءٍ حَتَّى يُهَاجِرُواْ وَإِنِ اسْتَنصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلاَّ عَلَيا قوم بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ وَاللّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴾.

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ہجرت کی اور راہ خدا میں اپنے جان و مال سے جہاد کیا اور جنھوں نے پناہ دی اور مدد کی یہ سب آپس میں ایک دوسرے کی ولی ہیں اور جن لوگوں نے ایمان اختیار کر کے ہجرت نہیں کی ان کی ولایت سے آپ کا کوئي تعلق نہیں ہے جب تک ہجرت نہ کریں اور اگر دین کے معاملہ میں تم سے مدد مانگیں تو تمھارا فرض ہے کہ مدد کردو علاوہ اس قوم کے مقابلہ کے جس سے تمھارا معاہدہ ہوچکا ہے کہ اللہ تمھارے اعمال و خوب دیکھنے والا ہے(۷۲)

۱_ خداوند نے مہاجر و انصار مؤمنین میں سے ہر ایک کو دوسرے کا ولی قرار دیا اور انھیں ایک دوسرے کی ہر میدان میں مدد اور حمایت کرنے کی دعوت دي_إن الذين ء امنوا و هاجروا ...أولياء بعض

جملہ "ا ولئك بعضهم ا ولياء بعض" ایک

خبریہ جملہ ہے اور اس سے مراد ولایت کا جعل و انشاء کرنا ہے_

۲_ ہر شخص کیلئے خداوند کی جانب سے مقرر کردہ ولایت سے بہرہ مند ہونے کی شرط یہ تھی کہ انصار مہاجرین کی مدد کریں اور مجاہدین اپنی جان و مال کے ساتھ جہاد میں شریک ہوں_إن الذين ء امنوا و هاجروا ...أولياء بعض

"أولئک" کا مشارالیہ اور " بعضھم"کی ضمیر کا مرجع، پہلا اوردوسرا "اَلَّذِیْنَ" ہے، ان تمام صفات کے ساتھ کہ جو ان کیلئے ذکر کی گئي ہیں ، یعنی مہاجر مؤمنین اگر جہاد نہ کریں یا مدینہ میں ساکن مؤمنین (انصار) مہاجرین کی مدد نہ کریں تو وہ ولایت کے حقوق سے بہرہ مند نہیں ہوسکیں گے_

۳_ راہ خدا کے مہاجرین کی مدد کرنا اور انھیں پناہ دینا، اہل ایمان کا ایک فریضہ ہے_والذین ء اووا و نصروا

۴_ صدر اسلام میں، جہاد کیلئے اقدام کرنا، مہاجرین کی ذمہ داری تھی اور مہاجرین کی مدد و نصرت کرنا، گروہ انصار کا فریضہ تھا_والذین ء اووا و نصروا

مہاجرین کی اس صفت کا بیان کہ وہ راہ خدا میں جہاد کریں جبکہ اس کے مقابلے میں انصار کو اس صفت سے یاد نہیں کیا گیا، حالانکہ جہاد در راہ خدا ایک ایمانی فریضہ ہے، ہوسکتاہے یہ اس نکتہ کی طرف اشارہ ہو کہ صدر اسلام میں جہاد اور اسکے لئے اقدام کی ذمہ داری مہاجرین پر تھی اور انصار کا فریضہ تھا کہ وہ اس سلسلے میں مہاجرین کی مدد کریں، لیکن اقدام (جہاد) نہ کریں_

۵_ زمانہ بعثت میں مؤمنین تین گروہوں پر مشتمل تھے، مہاجرین (وہ مؤمنین کہ جنہوں نے مکہ یا اس کے اطراف سے مدینہ کی جانب ہجرت کی تھي) انصار (وہ مؤمنین کہ جنہوں نے مہاجرین کوپناہ دی تھي) اور غیر مہاجر مؤمنین_

إن الذین ء امنوا و هاجروا ...والذین ء اووا و نصروا ...والذین ء امنوا

"ایواء" (آووا کا مصدر ہے) جس کا معنی پناہ دینا اور جگہ دینا ہے، اس کا مفعول ایک محذوف ضمیر ہے کہ جو "الذین ء امنوا..."کی طرف لوٹ رہی ہے_

٦_ خداوند کی بارگاہ میں جہاد اور ہجرت کی قدر و قیمت کا معیار، اس کا راہ خدا میں ہونا ہے_

هاجروا وجهدوا بأموٰلهم وَ أنفسهم فی سبیل الله

یہ مفہوم "کلمہ" فی سبیل اللہ " سے اخذ کیا گیا ہے_

٧_ خداوند متعال نے مہاجرین و انصار کے درمیان غیر مہاجر مؤمنین کے ساتھ کسی قسم کی ولایت مقرر نہیں کی اور ان کی مدد و نصرت کی ذمہ داری مہاجرین و انصار پر نہیں ڈالی_والذین ء امنوا و لم یهأجروا ما لکم من ولی تهم من شیئ

"ولایت"کا معنی حمایت کرنا اور مدد و نصرت کرناہے، کلمہ "شیئ" بتدا اور اس میں "من" زائدہ ہے، "من ولایتهم" کا "من" بیانیہ ہے اور "شیئ" کے معنی کو ظاہر کررہا ہے کلمہ

"لکم" "من شیئ" کی خبر ہے، قابل ذکر ہے کہ مندرجہ بالا مفہوم میں "ولایتهم" کی ضمیر کو مفعول لیا گیا ہے اور اس کا فاعل وہ ضمیر ہے کہ جو مہاجر و انصار سے مخاطب ہے بنابراین جملے کا معنی یہ ہوگا:

ان کے بارے میں تمہارے لئے کسی قسم کی ولایت مقرر نہیں کی گئي، یعنی تمہیں ان کی مدد نہیں کرنی چاہیئے_
۸_ مہاجرین و انصار کو غیر مہاجر مؤمنین سے مدد نہیں مانگنی چاہیئے اور نہ ہی ان سے حمایت کی امید رکھنی چاہیئے_*
ما لکم من ولی تھم من شيئ:
مندرجہ بالا مفہوم اس بات پر مبتنی ہے کہ جب "ولی تھم" کی ضمیر فاعل ہو. بنابراین جملہ "ما لکم ..." کا معنی یہ ہے کہ تمہارے لئے (ضروري) نہیں کہ ان کی مدد و پشتیبانی سے استفادہ کرو، یعنی تمہیں ان لوگوں کو اپنی مدد کیلئے نہیں بلانا چاہیئے اور ان کی حمایت طلب نہیں کرنی چاہیئے_
۹_ صدر اسلام میں مسلمانوں کی ہجرت، ایک خاص اہمیت کی حامل تھي_
والذین ء امنوا و لم یھاجروا مالکم من ولی تھم من شیئ
غیر مہاجر مؤمنین کی مدد کرنے سے نہی اور ان کی ولایت کے قطع ہونے کا حکم ہوسکتاہے صدر اسلام میں ہجرت کی اہمیت کی طرف اشارہ ہو_
۱۰_ صدر اسلام میں ہجرت کو، راہ خدا میں جہاد کی نسبت زیادہ اہمیت حاصل تھي_
ما لکم من ولی تھم من شيء حتی یھاجروا
صدر آیت کے مطابق، حق ولایت سے بہرہ مند ہونا جہاد سے مشروط تھا اس سے پتہ چلتاہے کہ مؤمنین کے درمیان ولایت مقرر کرنے کیلئے فقط ہجرت کافی نہیں، بنابراین اس جملے میں ہجرت کو ذکر کرنا (حتی یھاجروا) اور اسے جہاد سے مقید نہ کرنا اس معنی کی حکایت کررہاہے کہ صدر اسلام میں راہ خدا میں ہجرت کرنا، جہاد سے زیادہ اہمیت رکھتا تھا_
۱۱_ غیر مہاجر مؤمنین، ہجرت کرنے کی صورت میں مؤمنین کے درمیان مقرر شدہ حمایت و ولایت کے حقوق سے بہرہ مند ہونے میں دوسرے مہاجرین کے ہم پلہ و مساوی ہیں_مالکم من ولی تھم من شيء حتی یھاجروا
۱۲_ کفار کے ساتھ غیر مہاجر مؤمنین کی دین اور دینداری کی خاطر جنگ ہی ایک ایسا مورد ہے کہ جس میں مہاجرین و انصار کا فریضہ ہے کہ وہ غیر مہاجر مؤمنین کی مدد و نصرت کریں_و إن استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر
"فی الدین" کی قید سے ظاہر ہوتاہے کہ اگر کفار نے اسلام اور غیر مہاجرین کی دینداری کے خلاف مبارزہ کرنے کیلئے ان پر حملہ کردیا تو تمام مسلمانوں کو ان کی حمایت کرنی چاہیئے_
اور اگر یہ لڑائی اس مقصد کیلئے نہ ہو (یعنی دین و دینداری لڑائی کا سبب نہ ہوتو) ان کی حمایت

ضروری نہیں ، قابل ذکر ہے کہ "النصر" میں "ال" مضاف الیه کا جانشین ہے یعنی "فعلیکم نصرهم"

۱۳_ اگر غیر مہاجرین کی طرف سے مدد کی درخواست کی جائیے تو اس شرط کے ساتھ مہاجرین و انصار پر واجب ہوجاتا ہے کہ وہ ان کی مدد کریں_و إن استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر

مندرجہ بالا مفہوم "إن استنصروکم ..."کی شرط کو دیکھتے ہوئے اخذ کیا گیا ہے_

۱۴_ جن کفار نے مسلمانوں کے ساتھ عدم تعرض کا عہد و پیمان باندھ رکھاہے وہ خواہ اسلام کے خلاف مبارزے کی نیت ہی سے غیر مہاجرین پر حملہ کریں ، مہاجرین وانصار کا فریضہ نہیں کہ وہ ان (غیر مہاجرین) کی مدد کریں_

فعلیکم النصر إلا علیا قوم بینکم و بینهم میثق

قرینہ مقام کے مطابق "یثاق" سے مراد" صلح اور جنگ نہ کرنے کا" پیمان ہے_

۱۵_ مسلمانوں کو نہیں چاہیئے کہ وہ ان مؤمنین کے دفاع کی خاطر کفار کے ساتھ باندھے گئے عہد و پیمان کو نظر انداز کریں اور اسے توڑڈالیں ، کہ جو کفار کے حملے کا نشانہ بنے ہیں_فعلیکم النصر إلا علیا قوم بینکم و بینهم میثق

۱۶_ زمانہ بعثت کے مسلمانوں نے کفار کے کچھ گروہوں کے ساتھ "عدم تعرض"کا پیمان باندھ رکھا تھا اور اس پر پابند تھے_إلا علیا قوم بینکم و بینهم میثق

۱۷_ طرف مقابل کے کافر ہونے کی صورت میں بھی اپنے عہد و پیمان کی پابندی کرنے کی غیر معمولی اہمیت_

فعلیکم النصر إلا علیا قوم بینکم و بینهم میثق

اگرچہ آیہء شریفہ میں "یثق" سے مُراد جنگ بندی کا عہد و پیمان ہے لیکن واضح ہے کہ جنگ بندی کا پیمان ہی خصوصیت نہیں رکھتا بلکہ آیہ شریفہ کو ہم ہر قسم کے عہد و پیمان پر منطبق کرسکتے ہیں_

۱۸_ کفار کے ساتھ (عدم تعرض و غیرہ) کا عہد و پیمان باندھنا ایک جائز فعل ہے اور اسکی پابندی واجب ہے_

إلا علیا قوم بینکم و بینهم میثق

۱۹_ انسانوں کے اعمال مکمل طورپر خداوندکی نظارت کے تحت ہیں_والله بما تعملون بصیر

۲۰_ فرامین خداوند کے سلسلے میں مؤمنین کے اعمال کی کیفیت کے بارے میں خداوند کا انھیں خبردار کرنا_

والله بما تعملون بصير

۲۱_عن زارة و حمران و محمد بن مسلم عن أبي جعفر و ابی عبدالله (علیهما السلام) قالوا: سألنا هما عن قوله: "الذین آمنوا و لم یهاجروا ما لکم من ولایتهم من شيء حتی یهاجروا" قالا: ا ن اهل مکة لایرثون ا هل المدینه[۱]

زرارة، حمران اور محمد بن مسلم کہتے ہیں ہم نے امام باقر و امام صادق علیهما السلام سے پوچھا: خداوند کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے؟ کہ جس میں فرمایا گیا ہے جو ایمان لائے اور ہجرت نہیں کی ان کے ساتھ تمھاری ولایت نہیں یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں" آپ علیہ السلام نے فرمایا: (قطع ولایت) یہ ہے کہ اہل مکہ، اہل مدینہ سے ارث نہ لیں_

استمداد: انصار سے استمداد ۱۳; غیر مؤمنین سے استمداد ۸; مهاجرین سے استمداد ۱۳

اسلام: اسلام کے خلاف مبارزه ۱۴;صدر اسلام کی تاریخ ۱، ۲، ۳، ۵، ۷، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۶

اقدار: اقدار کا معیار ٦

الله تعالي: الله تعالی کی تنبیهات ۲۰; الله تعالی کی نظارت ۱۹; الله تعالی کے اوامر ۱; الله تعالی کے اوامر پر عمل ۲۰

انتظار: بے جا انتظار ۸

انسان: انسان کا عمل ۱۹

انصار: انصار اور غیر مهاجر مؤمنین ۸; انصار کی امداد ۲; انصار کی ذمہ داری ۴، ۱۲، ۱۳; انصار کی ذمہ داریوں کی حدود ۱۳; انصار مؤمنین ۵; انصار میں ولایت ۱، ۷

جنگ: مسلمانوں سے جنگ ۱۴

جهاد: جان کے ذریعے جهاد ۲; جهاد کی اہمیت ۱۰; جهاد کی ذمہ داری ۴; جهاد کی قدر و منزلت ٦; مال کے ذریعے جهاد ۲; کفار سے جهاد ۲

سبیل الله: سبیل الله کی قدر و منزلت ٦

عهد: عهد و پیمان کے احکام ۸; عهد و پیمان وفا کرنے کی اہمیت ۱۵، ۱۷; وعده وفا کرنے کا وجوب ۱۸;

۱) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۷۰ ح ۸۱; تفسیر برہان ج ۲ ص ۹۸ ح ۳_

وفائے عہد ۱۶

مجاہدین: مجاہدین کو پناہ ۳

مدینہ: مدینہ کے مؤمنین ۵

مسلمان: صدر اسلام کے مؤمنین کا معاہدہ ۱۶; صدر اسلام کے مؤمنین کی ہجرت ۹; مسلمانوں کی ذمہ داري ۱۵

معاہدہ: جنگ نہ کرنے کا معاہدہ ۱۴، ۱۶، ۱۸; کفار سے معاہدہ ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸

مؤمنین: انصار مؤمنین ۵; صدر اسلام کے مؤمنین ۵; غیر مہاجر مؤمنین ۷، ۱۱; غیر مہاجر مؤمنین کی امداد ۱۲، ۱۳; مؤمنین اور کفار ۱۲; مؤمنین اور ولایت ۱، ۷، ۱۱; مؤمنین کا دفاع ۱۵; مؤمنین کا عمل ۲۰; مؤمنین کی امداد ۱، ۹; مؤمنین کی تنبیہ ۲۰; مؤمنین کی مسؤلیت ۳; مؤمنین کی ولایت کی شرائط ۲; مہاجر مؤمنین ۵

مہاجرین: مہاجرین اور غیر مہاجر مؤمنین ۸; مہاجرین کی امداد ۲، ۳، ۴; مہاجرین کی ذمہ داری ۴، ۱۲، ۱۳; مہاجرین کی ذمہ داری کی حد ۱۴; مہاجرین کے مقامات ۱۱; مہاجرین میں ولایت ۱، ۲، ۷

واجبات: ۱۸

ہجرت: صدر اسلام میں ہجرت ۱۰; ہجرت کی اہمیت ۹، ۱۰، ۱۱; ہجرت کی قدر و قیمت ۶

آیت ۷۳

﴿ وَالَّذينَ كَفَرُواْ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ إِلاَّ تَفْعَلُوهُ تَكُن فِتْنَةٌ فِي الأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ . ﴾

جو لوگ کفر والے ہیں وہ آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور اگر تم ایمان والوں کی مدد نہ کروگے تو زمین میں فتنہ اور عظیم فساد برپا ہوجائیے گا (۷۳)

۱_ کفار ایک دوسرے کی حمایت کرنے والے ہیں نہ کہ مؤمنین کی اور نہ ہی مؤمنین کی حمایت کے قابل ہیں_

و الذين كفروا بعضهم أولياء بعض

بعد والے جملے "إلا تفعلوہ..." کے قرینے سے ایک دوسرے کی نسبت کفار کی ولایت اور حمایت سے مراد، مؤمنین اور کفار کے درمیان ولایت کی نفی کرنا ہے، بنابراین جملہ "إن الذين كفروا..." کا معنی یہ ہے کہ مسلمانوں کو کفار کے ساتھ "عقد ولائی" نہیں باندھنا چاہیئے، اور نہ ہی ان کی حمایت کریں اور نہ ان سے حمایت طلب کریں_

۲_ کفار کے ساتھ ولائی رابطہ برقرار کرنا اور ان کی حمایت کرنا یا ان سے حمایت کی درخواست کرنا، زمین پر عظیم فتنے اور فساد کی پرورش کرنے کے مترادف ہے_والذین کفروا ...إلا تفعلوه تکن فتنة

"لا تفعلوہ" کی مفعولی ضمیر کا مرجع، وہ قوانین ہیں کہ جو گذشتہ آیت کے شروع میں بیان ہوئے ہیں ، نیز وہ دستور بھی اس ضمیر کا مرجع ہے کہ جو اسی آیت کے شروع میں بیان ہوا ہے مندرجہ بالا مفہوم میں یہ ضمیر "کفار سے قطع ولایت" کی طرف پلٹائی گئي ہے کہ جو جملہ " الذین کفروا ..." سے ماخوذ ہیں _

۳_ مؤمنین کا ایک دوسرے کی حمایت سے پہلو تہی کرنا، زمین پر عظیم فتنے و فساد کا باعث ہوگا_
إن الذین ء امنوا ...أولئك بعضهم ... فساد کبیر

۴_ ان مسلمانوں کی حمایت نہ کرنا کہ جو اپنے دین کی وجہ سے کفار کے حملے کا نشانہ بنے ہیں ، ایک عظیم فتنے وفساد کا باعث بنتا ہے_فعلیکم النصر ...إلا تفعلوه تکن فتنة فی الارض و فساد کبیر_

۵_ مسلمانوں کا غلط طرز عمل، ان کی اجتماعی مشکلات اور پریشانیوں کا موجب بنا ہے_
إلا تفعلوه تکن فتنة فی الأرض و فساد کبیر

اجتماعی روابط: ۲

اجتماعی مشکلات:اجتماعی مشکلات کا سبب ۲

دینداري:دینداری کی اہمیت ۴

عمل:ناپسندیدہ عمل کے آثار ۵

فساد:زمینہ فساد ۲; فساد کا سبب ۵;فساد کے عوامل ۳، ۴

کفار:کفار اور مؤمنین ۱;کفار سے حمایت کی سرزنش ۲; کفار سے ولائی روابط ۲; کفار کا تعاون ۱ ;کفار کی حمایت ۱

مدد مانگنا:

کفار سے مدد مانگنا ۲; ناپسندیدہ استمداد ۲

مسلمان: مسلمانوں کا ناپسندیدہ عمل ۵; مسلمانوں کی حمایت ترک کرنا ۴; مسلمانوں کے ساتھ جنگ ۴

مؤمنین: مؤمنین کی حمایت کرنا ۱; مؤمنین کی حمایت ترک کرنا ۳

ولایت: ناپسندیدہ ولایت ۲

ہلاکت: ہلاکت کا راستہ ۲

آیت ۷۴

﴿ وَالَّذِينَ آمَنُواْ وَهَاجَرُواْ وَجَاهَدُواْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالَّذِينَ آوَواْ وَّنَصَرُواْ أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقّاً لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴾.

اور جن لوگوں نے ایمان اختیار کیا اور ہجرت کی اور راہ خدا میں جہاد کیا اور پناہ دی اور نصرت کی وہی در حقیقت واقعی مومن ہیں اور انھیں کے لئے مغفرت اور باعزّت رزق ہے (۷۴)

۱_ جن مؤمنین نے مدینہ ہجرت کی اور راہ خدا میں جہاد کیا وہی حقیقی اور سچے مؤمنین ہیں _

والذين ء امنوا و هاجروا ... ا ولئك هم المؤمنون حقاً

حق کا معنی ثابت ہونا اور حقیقت پر مبنی ہونا ہے، اور حقاً محذوف مفعول مطلق کیلئے صفت بھی ہوسکتاہے یعنی "ھم المؤمنون إیماناً حقاً" اور فعل مقدر (ا حق) کیلئے مفعول مطلق بھی ہوسکتاہے، ہر صورت میں اس سے یہ بات ظاہر ہورہی ہے کہ مذکورہ صفات کے حامل لوگ ہی حقیقی و سچے ایمان سے بہرہ مندہیں _

۲_ جن مؤمنین نے مہاجرین کو مدینہ میں پناہ دی اور پیغمبر اکرم ﷺ و مہاجرین کی حمایت کی اوردین خدا کی نصرت و مدد کرتے رہے وہی حقیقی اور سچے مؤمنین ہیں _و الذين ء اووا و نصروا ا ولئك هم المؤمنون حقاً

۳_ جن مسلمانوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے سے پہلو تہی کی یا راہ خدا میں جہاد نہیں کیا یا مہاجرین اوردین خدا کی مدد نہیں کي، وہ حقیقی و سچے مؤمنین کے داءرے سے خارج ہیں _

والذين ء امنوا و هاجروا ...ا ولئك هم المؤمنون حقاً

"اولئک"، "الذین" اول و دوم اور ان کی تمام خصوصیات کی طرف اشارہ ہے کہ جو ان کی توصیف میں ذکر کی گئي ہیں، اس معنی کو دیکھتے ہوئے، ضمیر فصل "ھم" کی دلالت حصر پر واضح ہوجاتی ہے، جو لوگ پوری کی پوری مذکورہ صفات نہیں رکھتے اگرچہ چند ایک صفات کے حامل ہیں وہ حقیقی مؤمن نہیں_

۴_ راہ خدا کے مہاجرین اور مجاہدین کی مدد کرنا اور انھیں پناہ دینا، ہجرت و جہاد جیسی قدر و قیمت کا حامل ہے_

والذين ء امنوا ...والذين ء ا ووا و نصروا

۵_ راہ خدا میں (قدم اٹھانا) ہی اس کی بارگاہ میں انسانوں کے اعمال کی قدر و منزلت کا معیار ہے_جهدوا فى سبيل الله

٦_ راہ خدا میں ہجرت و جہاد کرنا، دین خدا کی مدد کرنا اور مہاجرین و مجاہدین کو پناہ دینا ہی اسلام کی اعلی اقدار، اور حقیقی و غیر حقیقی ایمان کی حدود مقرر کرنے کا معیار ہے_والذين ء امنوا ... ا ولئك هم المؤمنون حقاً

ہوسکتا ہے "نصروا" کا مفعول "دین اللہ" جیسا کوئي کلمہ ہو یا ہوسکتا ہے کوئي محذوف ضمیر ہو کہ جو "الذين ء امنوا ..." کی طرف پلٹ رہی ہو، یعنی "نصروا المؤمنين المهاجرين و المجاهدين" ہر دو معنوں کا مفہوم ایک ہی ہے چونکہ مجاہد مہاجرین کی مدد کرنا بھی دین خدا کی مدد کرنا ہے_

۷_ خداوند نے مہاجرین اور انصار کو مغفرت اور باکرامت روزی کی بشارت دي_لهم مغفرة و رزق كريم

۸_ خداوند کی باکرامت روزی اور مغفرت سے بہرہ مند ہونے کا راستہ، ایمان، ہجرت، جہاد اور دین خدا و مؤمنین کی مدد کرنا ہے_و الذين ء امنوا و هاجروا ...لهم مغفرة و رزق كريم

۹_ خداوند حقیقی اور سچے مؤمنین کی لغزشیں اور گناہ بخشنے والا ہے_لهم مغفرة و رزق كريم

۱۰_ تمام انسان حتی حقیقی مؤمنین بھي، خطا اور گناہ سے محفوظ نہیں اورر خداوند کی مغفرت و بخشش کے محتاج ہیں_

ا ولئك هم المؤمنون حقا لهم مغفرة و رزق كريم

۱۱_ خداوند سچے مؤمنین کو باکرامت اور عمدہ رزق و روزی سے بہرہ مند کرے گا_

ا ولئك هم المؤمنون حقاً لهم مغفرة و رزق كريم

اسلام:تاریخ صدر اسلام ۱، ۲، ۳

اقدار: ۵، ٦

الله تعالي:الله تعالی کی بشارت ۷; الله تعالی کی روزی ۷، ۲، ۱۱; الله تعالی کی روزی کا زینہ ۸;الله تعالی کی مغفرت ۹، ۷، ۵; الله تعالی کی مغفرت کا زینہ ۸; الله تعالی کی مغفرت کی ضرورت ۱۰; الله تعالی کے عطایا ۱۱

امداد: با عظمت امداد ۴

امداد کرنے والے: دین خدا کی امداد کرنے والے ۲

انسان: انسان کی ضرورت ۱۰; انسانوں کو خبردار کیا جانا ۱۰

انصار: انصار کو بشارت ۷

ایمان: ایمان کے آثار ۸; سچا ایمان ٦; تشخیص ایمان کا معیار ٦

جهاد: جہاد کے آثار ۸; جہاد کی قدر و منزلت ۴، ٦; ترک جہاد ۳; راہ خدا میں جہاد ۱

دین: امداد دین کے آثار ۸; دین خدا کی امداد کرنے کی قدر و منزلت ٦; دین کے امداد کرنے والے ۲; دین کی امداد ترک کرنا ۳

روزي: کریمانہ روزی ۸، ۱۱

سبیل الله : سبیل الله کی قدر و منزلت ۵

عصیان: عصیان کے آثار ۳

عمل: عمل کی قدر و منزلت ۵

قدر و منزلت: قدر و منزلت کا معیار ٦، ۵

گناہ: مغفرت گناہ ۹

مجاہدین: مجاہدین کی امداد کی اہمیت ٦; مجاہدین کی امداد ۴

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت ۲

مسلمان: گناہگار مسلمان ۳

مؤمنین: سچے مؤمنین ۱، ۲; سچے مؤمنین کی روزی ۱۱; سچے مؤمنین کی ضرورت ۱۰; سچے مؤمنین کی مغفرت ۹; مؤمنین کا جہاد ، ۱; مؤمنین کو خبردار کیا جانا ۱۰; مؤمنین کی امداد ۲; مؤمنین کی امداد کے آثار ۸; مؤمنین کی لغزش ۹، ۱۰; مؤمنین کی ہجرت ۱;

مہاجرین: مہاجرین کو بشارت ۷; مہاجرین کو پناہ ۲، ۴، ۶; مہاجرین کی امداد ۴; مہاجرین کی امداد ترک کرنا ۳; مہاجرین کی امداد کی قدر و منزلت ۶; مہاجرین کی حمایت ۲

ہجرت: مدینہ کی طرف ہجرت ترک کرنا ۱; مدینہ کی طرف ہجرت کرنا ۳; ہجرت کی قدر و منزلت ۴، ۶; ہجرت کے آثار ۸

آیت ۷۵

﴿ وَالَّذِينَ آمَنُواْ مِن بَعْدُ وَهَاجَرُواْ وَجَاهَدُواْ مَعَكُمْ فَأُوْلَئِكَ مِنكُمْ وَأُوْلُواْ الأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللّهِ إِنَّ اللّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴾.

اور جو لوگ بعد میں ایمان لے ائے اور ہجرت کی اور آپ کے ساتھ جہاد کیا وہ بھی تمھیں میں سے ہیں اور قرابتدار کتاب خدا میں سب آپس میں ایک دوسرے سے زیادہ اوّلیت اور قربت رکھتے ہیں بیشک اللہ ہر شے کا بہترین جاننے والا ہے(۷۵)

۱_ خداوند نے اولین مہاجرین و انصار سے چاہا کہ وہ ان لوگوں کو بھی اپنے آپ میں شمار کریں اور ان کے بارے میں حقوق ولایت کی رعایت کریں کہ جو ائندہ ہجرت اور جہاد کریں گے_

والذين امنوا من بعد و هاجروا و جهدوا معكم فأولئك منكم

اس آیت کے مخاطب پہلے مہاجرین و انصار ہیں، کلمہ "بعد" کا مضاف الیہ، کلمہ "ایمانکم" یا "الهجرة الاولي" ہے، جملہ "فأولئک منکم" اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو قوانین و حقائق، پہلے مہاجرین و انصار کے بارے میں بیان ہوئے ہیں وہی ان کے بارے میں بھی بیان ہوئے ہیں_

۲_ جو لوگ ائندہ ایمان لائیں گے، ہجرت کریں گے اور مجاہدین کی صف میں رہ کر جہاد کریں گے وہ بھی اولین مؤمنین و مہاجرین کی طرح، حقیقی اور سچے مؤمن ہونگے_ا ولئك هم المؤمنون حقاً ...والذين ء امنوا من بعد ...فأولئك

۳_ جو لوگ پہلے مؤمنین و مہاجرین کے بعد ایمان لائیں گے وہ پہلے مؤمنین ہی کی طرح، مغفرت خدا اور اسکی کریمانہ روزی سے بہرہ مند ہونگے_لهم مغفرة و رزق كريم و الذين ء امنوا من بعد ...فأولئك منكم

۴_ جہاد کے بارے میں اقدام کرنے کا حق، پہلے مہاجرین کو حاصل تھا_جهدوا معكم

اس جملے میں کلمہ "معکم" (تمہارے ساتھ جہاد کریں) ہوسکتاہے مندرجہ بالا مفہوم کی جانب اشارہ ہو، اور اگر "معکم" کے مخاطب خصوصاً مہاجرین ہوں تو مندرجہ بالا مفہوم مزید مستحکم ہوجاتاہے_

۵_ مدینہ کی جانب ہجرت کرنا، صدر اسلام کے مسلمانوں کا اہم ترین فریضہ تھا_والذين ء امنوا من بعد و هاجروا

ان آیات میں ہجرت سے مراد مسلمانوں کا ہر علاقے سے مدینہ منورہ کی طرف کوچ کرنا ہے، خداوند کا ہجرت پر بہت زیادہ تاکید کرنا، اس کی غیر معمولی اہمیت کو بیان کررہاہے_

٦_ اہل ایمان کا ایک ضروری فریضہ یہ ہے کہ وہ منظم رہیں اور مرکز کے ساتھ مربوط رہیں_

والذين ء امنوا من بعد و هاجروا

ظاہراً صدر اسلام کے مسلمانوں کیلئے، اس دور کے حالات کے مطابق، قرآن کا ہجرت کو ضروری قرار دینے کا بنیادی مقصد، اہل ایمان کو تمرکز دلانا اور منظم کرنا تھا_

۷_ مؤمنین کے درمیان مقرر شدہ حقوق ولایت سے بہرہ مند ہونے میں قریبی عزیز و اقارب کا غیر افراد پر اولویت رکھنا_

و أولو الأرحام بعضهم أولى ببعض: فى كتب الله

۸_ عزیز و اقارب ایک دوسرے سے ارث لینے میں، غیروں پر اولویت رکھتے ہیں_أولووا الأرحام بعضهم أولى ببعض

مندرجہ بالا مفہوم "اولو الا رحام" کے بارے میں منقول بہت سی روایات سے اخذ کیا گیا ہے، اس کے علاوہ بہت سے بڑے بڑے شیعہ سنی مفسرین نے بھی جملہ "ا ولو الا رحام" کو، حکم ارث کا بیان قرار دیا ہے_

۹_ ایک دوسرے سے ارث لینے میں، عزیز و اقارب کی اولویت، ایک ایسا حکم ہے کہ جو کتاب الہی میں ثبت شدہ ہے_أولوا الأرحام بعضهم أولى ببعض فى كتب الله

"في كتب الله" کلمہ ثابت و غیرہ سے بھی متعلق ہوسکتاہے اور ایک محذوف بتدا کیلئے خبر ہے، یعنی ھذا الحکم ثابت فی کتاب اللہ ، اسی طرح جملہ " بعضھم أولی ببعض" کے مضمون کے متعلق بھی ہوسکتاہے، یعنی اس جملے میں نسبت خبریہ کے متعلق ہے، قابل ذکر ہے کہ ہر دو احتمال ایک ہی معنی میں ہیں ـ

۱۰ـ اسلام کا خاندانی روابط کی جانب خصوصی توجہ دیناـ و أولوا الأرحام بعضهم ببعض

۱۱ـ قرآن، دینی قوانین اور دستورات کے حصول کا ایک منبع ہےـ في كتب الله

۱۲ـ خداوند متعال کا علم ہر ایک چیز کو شامل اور علی الاطلاق علم ہےـ إن الله بكل شيء عليم

۱۳ـ مہاجرین و انصار کا ایک دوسرے کے اوپر ولایت کا حکم اور اس میں عزیز و اقارب کی اولویت، خداوند کے مطلق علم کی بناء پر صادر شدہ حکم ہےـ إن الله بكل شيء عليم

اس آیت اور گذشتہ آیات میں مذکورہ احکام کے بیان کے بعد جملہ "إن الله ..." اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ مذکورہ احکام و قوانین، عالمانہ اور علم مطلق الہی سے نکلنے والے ہیں ـ

۱۴ـ عن أبي عبدالله عليه السلام : لا تعود الإمامة في اخوين بعد الحسن والحسين ابداً انما جرت من على بن الحسين كما قال الله تبارك و تعالى "و أولوا الارحام بعضهم أولى ببعض في كتاب الله " فلا تكون بعد على بن الحسين إلا في الاعقاب واعقاب الاعقاب (۱)

حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک بھائی سے دوسرے بھائی کی طرف امامت، حضرت امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کے بعد منتقل نہیں ہوگی بلکہ علی بن الحسین علیہ السلام کے بعد امامت اسی طرح جاری ہے کہ جس کے بارے میں خداوند نے فرمایا ہے:"کتاب خدا میں بعض رشتہ دار بعض سے زیادہ حقدار ہیں" پس علی بن الحسین علیہ السلام کے بعد امامت کا اجراء، اولاد اور اولاد کی اولاد میں ہوتا رہے گاـ

۱۵ـ عن أبي جعفر الباقر عليه السلام قال: الخال والخالة يرثان إذا لم يكن معهم أحد غيرهم إن الله يقول: "و اولو الأرحام بعضهم أولى ببعض في كتاب الله " إذا التقت القرابات فالسابق ا حق بالميراث من قرابته (۲)

---

۱)کافی، ج۱ص ۲۸۵ح ۱ نورالثقلین ج۲ص ۱۷۰ ح ۱۴ـ

۲)تفسیر عیاشی، ج۲ص ۷۱ ح ۸۳ نورالثقلین ج۲ص ۱۷۴ ح ۱۸۱ـ

حضرت امام باقر عليه‌السلام سے منقول ہے کہ اگر (میت) کے قریبی رشتہ داروں میں سے کوئي بھی موجود نہ ہو تو اس کے ماموں اور خالہ، وارث ہونگے، خداوند کا ارشاد ہے کہ کتاب خدا میں بعض رشتہ دار بعض سے زیادہ حقدار ہیں ، اگر متعدد رشتہ دار ہوں تو میت کی میراث وہ رشتہ دار لے گا جو رشتہ داری میں اس کے زیادہ قرب ہے۔

اجتماعی روابط: ١٠

ارث:ارث میں اولویت ٨، ٩

اسلام:اسلام اور رشتہ داری ١٠; تاریخ صدر اسلام ١، ۴، ۵

اقارب:اقارب سے ارث ٨; اقارب میں ولایت ١٣، ٧

الله تعالي:الله تعالی کا علم ١٣; الله تعالی کی روزی ٣; الله تعالی کی مغفرت کے اسباب ٣; الله تعالی کے اوامر ١; الله تعالی کے علم کی حدود ١٢

انصار:انصار میں ولایت ١٣;اولین انصار کی مسؤولیت ١

اولویت:حق اولویت ٧، ٨، ٩، ١٣

ایمان:ایمان کے آثار، ١، ٢، ٣

برادري:صدر اسلام میں برادری ١

تحزّب (جماعتیں بنانا):جماعتیں بنانے کی اہمیت ٦

جہاد:جہاد کا ارادہ ۴; جہاد کے آثار ١، ٢

دين:دین کے منابع ١١

رشتہ داري:رشتہ داری کا کردار ٧، ٨، ٩; رشتہ داری کی اہمیت ١٠; رشتہ داری کے روابط ١٠

روزي:کریمانہ روزی ٣

سیاسی فلسفہ: ٦

قانون گذاري:قانون گذاری کے منابع ١١

قرآن:قرآن کا کردار ١١

مجاہدین: مجاہدین کے حق ۱

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمانوں کی مسؤولیت ۵

مؤمنین: پہلے مؤمنین کا مقام و مرتبہ ۲، ۳; سچے مؤمنین ۲; مؤمنین کی مسؤولیت ۶; مؤمنین کے حقوق ۱; مؤمنین میں ولایت ۱، ۷

مہاجرین: پہلے مہاجرین کا مقام و مرتبہ ۲، ۳، ۴; پہلے مہاجرین کی مسؤولیت (ذمہ داري) ۱; مسؤولیت مہاجرین کی حدود ۴; مہاجرین کے حقوق ۱; مہاجرین کی ولایت ۱۳

نظم و ضبط: نظم و ضبط کی اہمیت ۶

ولایت: ولایت میں اولویت ۷، ۱۳

ہجرت: مدینہ کی طرف ہجرت ۵; ہجرت کے آثار ۲

اشاریوں سے استفادہ کی روش

اشاریوں سے استفادہ کا یہ نظام حروف تہجی کی ترتیب سے منظم کیا گیا ہے یعنی اصلی الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب اور موٹے خط کے ساتھ تحریر کرنے کے بعد اسکے ذیل میں فرعی عناوین کو بھی حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ لکھا گیا ہے لہذا مطلوبہ موضوعات تک آسانی سے پہنچنے کے لیے مندرجہ ذیل نکات پر توجہ فرمائیے

۱) فرعی عناوین، اصلی عناوین کے ذیل میں قرار دیئے گئے ہیں لہذا ان تک پہنچنے کے لیے اصلی عناوین کی طرف رجوع کیا جائیے مثلاً نماز کے اثرات، ارکان، احکام اور شرائط کو لفظ نماز میں تلاش کیا جائیے۔

۲) مترادف الفاظ میں سے ایسے لفظ کو اصلی عنوان قرار دیا گیا ہے جو مناسب تر ہے اور دیگر عنوان یا عناوین کے سلسلے میں (ر_ ک) (رجوع کیجئے) کی علامت کے ذریعے اسی عنوان کی طرف رجوع کرنے کیلئے کہا گیا ہے مثلاً:

آگ: ر_ ک آتش

۳) بعض اصلی عناوین کے فرعی عناوین نہیں ہیں تا ہم خود کسی اور عنوان کے تحت ائے ہیں لہذا اس عنوان کے لیے اس اصلی عنوان کی طرف رجوع کرنے کے لیے کہا گیا ہے مثلاً:

آرزو: ر_ ک انبیاء، انسان و....

۴) وہ الفاظ و موضوعات جو ایک دوسرے کے نزدیک ہیں اور ایک موضوع کے بارے میں تحقیق کرنے کے لیے مفید اور مؤثر ہیں ان میں بھی فرعی عناوین کو ذکر کرنے کے بعد نیز ر_ ک (نیز رجوع کیجئے) کی علامت سے رہنمائی کی گئي ہے مثلاً آخرت: نیز ر، ک ایمان، دنیا، قیامت، معاد_ یاد رہے کہ جہاں رجوع کرنے کے لیے کہا گیا ہے وہاں کبھی مطلوبہ عناوین دونوں عناوین میں صراحت کے ساتھ لائے گئے ہیں اور کبھی فقط دونوں عناوین میں علمی رابطے کو ظاہر کیا گیا ہے
۔

۵) وہ اشاریے جنہیں " اور" کے ذریعے مرکب کیا گیا ہے ان میں ایک خاص رابطہ پایا جاتا ہے لہذا ان مرکب اشاریوں میں اگر دو مفاہیم ہیں تو پہلے اس کو ذکر کیا گیا ہے جو دوسرے میں مؤثر ہے جیسے "ایمان اور عمل"

(چونکہ ایمان عمل میں مؤثر ہے لہذا ایمان کو پہلے لکھا گیا ہے) اور اگر مفاہیم کی بجائیے دو افراد یا گروہ ہوں تو پہلے واسطہ رکھنے والے کو ذکر کیا گیا ہے اور جس کے ساتھ واسطہ رکھا گیا اسے بعد میں ذکر کیا گیا ہے جیسے "آنحضرت ﷺ اور اہل کتاب" اور "کفار اور قرآن کریم" کہ جنہیں "ایمان"، "آنحضرت" اور "کفار" کے عناوین میں ذکر کیا گیا ہے اور دوسرے عناوین (عمل، اہل کتاب، قرآن) میں انہیں پہلے عناوین کی طرف رجوع کرنے کا کہا گیا ہے_

٦) بسا اوقات ایک عنوان کو اسکے مفاہیم کی وسعت اور اس کے بعض فرعی عناوین کے مستقل موضوع ہونے کی بنا پر کئي اصلی موضوعات کی طرف تقسیم کردیا گیا ہے تاکہ مطلوبہ معلومات آسانی سے دستیاب ہوسکیں مثلاً "آیات خدا، اسما و صفات، توحید اور خدا" اس کے باوجود موضوع کی وحدت کو حفظ کرنے کیلئے ایک موضوع سے دوسرے موضوع کی طرف رجوع کرنے کیلئے بھی کہا گیا ہے_

٧) اصلی عنوان کے تکرار سے بچنے کے لیے ذیلی اور فرعی عناوین میں یہ علامت "" مناسبت کے ساتھ، پہلے یا بعد میں لگا دی گئي ہے لہذا ہر کلمہ اس علامت کے ساتھ مل کر مرکب (اصلی و فرعی عنوان سے) کو تشکیل دیتا ہے جیسے ایثار:_ کا اجر، _کی قدر و قیمت، _کے اثرات یا آنحضرت کے پیروکار_وں کا اعراض یہ ہوجائیگا آنحضرت ﷺ کے پیروکاروں کا اعراض وغیرہ_

ملاحظات:

١) اشاریوں میں ذکر شدہ نمبر ان آیات سے مربوط ہیں جن سے موضوعات کو اخذ کیا گیا ہے البتہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اشاریوں کے یہی الفاظ آیات میں موجود ہیں بلکہ انہیں آیات سے استخراج کئے گئے نکات کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے_

٢) کتاب کے آخر میں مذکور اشاریوں کے علاوہ ہر آیت کے ذیل میں بھی اس کے اشاریے ذکر کردیئے گئے ہیں تاکہ قارئین محترم کیلئے مطلوبہ عناوین کی طرف رجوع کرنا آسان ہوجائیے اور انہیں ہر آیت کے عناوین کا خلاصہ بھی دستیاب ہو جائیے_

اشاریے

"آ"

آبادانی:ر_ک بیت المقدس

آباؤ اجداد:_کا شرک ۱۴۳/۷;_کے شرک کے آثار ۱۴۳/۷;نیز ر_ک انسان، قوم عاد

آخرت:_کی ابدیت ۱۶۹/۷;_کی برتری ۱۶۹/۷ ;تورات میں_۱۶۹/۷; دنیا کے بدلے_فروخت کرنا ۱۶۹/۷

آخرت طلبی:_کے مواقع ۶۷/۸

آدم علیہ السلام :_اور شرک ۱۹۰/۷;_کا آرام و سکون ۱۸۹/۷;_کا جماع ۱۸۹/۷;_کا خدا سے عہد ۱۸۹/۷، ۱۹۰ ;_کو اولاد عطا ہونا ۱۹۰/۷;_کی بیوی ۱۸۹/۷;_کی خواہشات ۱۸۹/۷، ۱۹۰ ;_کی دعا ۱۸۹/۷;_کی دعا قبول ہونا ۱۹۰/۷;_کی عہد شکنی ۱۹۰/۷;_کے رجحانات ۱۹۰/۷;شکر_ ۱۸۹/۷; قصہ_ ۱۸۹/۷، ۱۹۰ ;کفران_ ۱۹۰/۷;نسل_ ۱۷۲/۷

آدم کشی:ر_ک قتل

آرام و سکون :_کے آثار ۱۱/۸;_کے اسباب ۱۸۹/۷

نیز رـ ک آدم، اطمینان اور بیوي

آرزو:اخروی _۷/۵۳ ;موت کی _۷/١۵۵نیز رـ ک قرآن و موسی (ع)

آزادي:رـ ک اسیر، عورت اور موحدّین

آزماءش:رـ ک امتحان

آساءش:_ کا غلط مفہوم ۷/۹۵ ;_ کا فلسفہ ۷/١٦٨ ;_ کے آثار ۷/۹۵نیز رـ ک انبیاء، ذکر، رفاہ، کفار اور یہود

آساءش طلبي:رـ ک فرعون اور آل فرعون

آسمان:_ کا وابستہ ہونا ۷/١٨۵ ;_ کی برکات ۷/۹٦ ; آسمانوں کا تدریجاً خلق ۷/۵۴ ;آسمانوں کا تعدد ۷/١۵٨، ١٨۵ ;آسمانوں کا حاکم ۷/١۵٨ ; آسمانوں کا مالک ۷/١٨۵ ; آسمانوں کی خلقت / ۵۴ ; آسمانوں کی خلقت کے مراحل ۷/۵۴ ; قیامت کا دن اور _۷/١٨۷ ;ملکوت _۷/١٨۵

آسیب شناسي:رـ ک دین و ثقافت

آفرینش:_ کا اہم ترین تحول ۷/١٨۷ ;_ کا حاکم ۷/١۵٨، ١٦٠، ١٦٦، ١٨٨ ;_ کا خالق ۷/۵۴، ١٨۵ ;_ کا قانون کے مطابق ہونا ۷/١٣٠ ;_ کا مالک ۷/١٠۴، ١٨۵ ;_ کا محتاج ہونا ۷/١٨۵ ;_ کی تدبیر ۷/۵۴، ٦١، ٦۷، ١٠۴، ١٢١، ١٢٢، ١۹١ ;_ کی تدبیر کا مرکز ۷/۵۴ ;_ کے تحولات کا بامقصد ہونا ۷/١٣٠ ;_ کے عوالم ۷/۵۴، ٦١، ٦۷، ١٠۴ ;_ میں تحولات کے اسباب ۷/١٦٠ ;تدبیر_ کا ملاک و معیار ۷/١۹١ ;غیب _۷/١٨٨ ; موجودات _۷/١٣٣ ; نظام _۷/۵۴

آگ (آتش):رـ ک جہنم اور عالم برزخ

آگاہي:رـ ک بصیرت، شناخت اور علم

آل فرعون:_ اور آیات خدا ۷/١٣٦، ٨/۵٢، ۵۴ ;_ اور بنی اسرائیل ۷/١٣۷، ١۴١ ;_ اور پیروان موسی عليه‌السلام ۷/١٢۷، ١٣١ ;_ اور جادوگروں کا احضار ۷/١١٢، ١١٣ ;_ اور حکومت کی حفاظت ۷/١٠۹ ;_ اور سختی کا منشاء ۷/١٣١ ;_ اور عصائے موسی عليه‌السلام ۷/١٠۷ ;_ اور قسم کھانا ۷/١٣۴ ;_ اور معجزہ موسی عليه‌السلام ۷/١٠۹، ١٣٢ ;_ اور نعمات خدا ٨/۵٣ ;_ پر اتمام حجت ۷/١٣٦ ;_ سے انتقام ۷/١٣٦ ;_ سے عذاب رفع ہونا ۷/١٣۴، ١٣۵ ;_ کا استکبار ۷/١٣٣ ;_ کا افساد ۷/١٠٣، ١٣٣ ;_ کا انجام ۷/١٠٣ ;_ کا دریا میں

ہونا ۷/۱۳۶، ۱۳۸؛ _کا دنیوی عذاب ۷/۱۳۶؛ _کا خوف ۷/۱۱۰، ۱۱۲؛ _کا طرز سلوک ۸/۵۲، ۵۴؛ _کا ظلم ۷/۱۳۷، ۱۴۱، ۸/۵۴؛ _کا عبرت حاصل نہ کرنا ۷/۱۳۱؛ _کا عذاب ۷/۱۳۴؛ _کا عصیان ۷/۱۰۳؛ _کا عقیدہ ۷/۱۳۴؛ _کا غرق ۷/۱۳۶، ۱۳۸، ۸/۵۴؛ _کا قحط میں مبتلا ہونا ۷/۱۳۰؛ _کا قسم کھانا ۷/۱۳۲؛ _کا کفر ۷/۱۳۳، ۱۳۵، ۱۳۶، ۸/۵۲، ۵۳؛ _کا محل بنانا ۷/۱۳۷؛ _جانا ۷/۱۳۱؛ _کو مہلت ۷/۱۳۵؛ _کی آدم کشی ۷/۱۴۱؛ _کی آساءش ۷/۱۳۱؛ _کی آساءش طلبی ۷/۳۷؛ _کی آگاہی ۷/۱۳۴؛ _کی آلودگی ۷/۱۰۳؛ _کی استثمار گری ۷/۱۴۱؛ _کی ابتلا کا سبب_ ۱۳۱؛ _کی اکثریت ۷/۱۳۱؛ _کی بصیرت ۷/۱۳۱، ۱۳۲؛ _کی تحلیل ۷/۱۱۰؛ _کی توقعات ۷/۱۰۵؛ _کی تہمتیں ۷/۱۱۰، ۱۳۱، ۱۳۲؛ _کی جہالت ۷/۱۳۱؛ _کی جہان بینی (نظریہ ء کائنات) ۷/۱۳۱؛ _کی حاکمیت ۷/۱۴۱؛ _کی خداشناسی ۷/۱۳۱، ۱۳۴؛ _کی خواہشات ۷/۱۳۴، ۱۳۵؛ _کی دلچسپیاں ۷/۱۱۰؛ _کی دنیوی ہلاکت ۸/۵۴؛ _کی رفاہ ۷/۳۱_ کی رضا کارانہ خدمات ۷/۱۱۱، ۱۱۳؛ _کی سرزمین ۷/۱۳۷؛ _کی سزا ۸/۵۲؛ _کی شکست ۷/۱۱۹؛ _کی شوری ۷/۱۰۹؛ _کی عہد شکني ۷/۱۳۵، ۱۳۶؛ _کی غفلت ۷/۱۳۶؛ _کی غلط تحلیل ۷/۱۳۱؛ _کی کوشش ۷/۱۰۹؛ _کی مشکلات ۷/۱۳۱؛ _کی نعمات ۷/۱۳۱؛ _کی ہدایت ۷/۱۰۳؛ _کی ہلاکت ۷/۱۳۷؛ _کی ہلاکت کے اسباب ۷/۱۳۶، ۱۳۷؛ _کے استہزاء ۷/۱۳۲؛ _کے ایمان کی شرائط ۷/۱۳۴؛ _کے شکنجے ۷/۱۴۱؛ _کے غرق ہونے کے اسباب ۷/۱۳۶؛ _کے فساد کے آثار ۷/۱۳۳؛ _کے گناہ ۷/۱۳۳؛ _کے کفر کے اسباب ۷/۱۳۳؛ _کے مبارزے کا طریقہ ۷/۱۱۰؛ _کے متعدد عذاب ۷/۱۳، ۱۳۴؛ _کے محل کا ویران ہونا ۷/۱۳۷؛ _میں قحط ۷/۱۳۰؛ استکبار_ کے اسباب ۱۷/۱۳۳؛ عذاب_ کی کیفیت ۷/۱۳۳؛ عذاب_ کے موجبات ۷/۱۳۳؛ موسی ﷺ کے ساتھ_ کا عہد ۷/۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶ نیز ر_ک فرعون کے جادوگر، فرعون، قوم فرعون اور موسی (ع)

آلودگي: ر_ک بنی اسرائی ل، فرعون و آل فرعون

آمیزش: (جماع) ر_ک آدم ﷺ اور ہمسر

آنکھ: _کے دیکھنے کی حدود ۷/۱۴۳ نیز ر_ک جادو، جنات، اور خطائے باصرہ

ائندہ آنے والے لوگ: _لوگوں کو خبر دار کے اجانا ۷/۱۰۱

ائی ن: ر_ک دین رسوم

آیات الاحکام: ر_ک احکام_

آیات خدا: ۷/۵۱، ۶۴، ۱۳۳، ۸/۵۴_ سے اعراض کے آثار ۷/۱۳۶، ۱۴۶؛_ سے اعراض کرنے والے ۷/۱۴۶؛_ کا ہدایت کرنا ۷/۱۲۶؛_ کو جھٹلانے والوں کا افساد ۷/۱۰۳؛_ کو جھٹلانے والوں کی آساءش ۷/۱۸۲؛_ جھٹلانے والوں کی ابتلا ۷/۱۸۳؛_ کو جھٹلانے والوں کے حالات ۷/۱۷۶، ۱۷۷؛_ کو جھٹلانے والے معاشرے ۷/۱۷۷؛_ کی تبیین ۷/۵۸، ۱۷۴؛_ کی تبیین کا طریقہ ۷/۵۸؛_ کی تکذیب ۷/۵۱، ۶۴، ۱۰۳، ۱۳۵، ۸/۵۲؛_ کی تکذیب پر عذر ۷/۵۲؛_ کی تکذیب کا زینہ ۷/۵۱، ۱۳۶، ۱۷۶؛_ کی تبیین کا فلسفہ ۷/۵۸، ۱۷۴؛_ کی تکذیب کے آثار ۷/۵۱، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۴؛_ کی تکذیب کے عوامل ۷/۶۴، ۱۳۳، ۱۷۶؛_ کی خصوصیت ۷/۶۴؛_ کی طرف توجہ ۷/۱۲۰؛_ کے روبرو ہونا ۸/۵۴؛_ کے مکذبین کی رفاہ ۷/۱۸۲؛_ کے مؤمنین ۷/۱۵۶، ۱۷۸؛تکذیب آیات کی سزا ۷/۵۱، ۶۴، ۷۲، ۱۳۶، ۱۴۷، ۱۷۹، ۸/۵۴؛ فہم_ سے محروم لوگ ۷/۱۴۶، ۱۷۹؛ فہم_ کے موانع ۷/۱۴۶؛ مکذبین_ ۷/۱۰۳، ۱۳۶، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۸/۵۴؛ مکذبین_ اور چوپائے ۷/۱۷۹؛ مکذبین_ اور کتاب ۷/۱۷۶؛ مکذبین_ کا انجام ۷/۱۰۳، ۱۷۶؛مکذبین_ کا ظلم ۷/۱۷۷؛مکذبین_ کا عذاب ۷/ ۴۴، ۶۴، ۸/۵۴؛ مکذبین_ کا کوردل ہونا ۷/۶۴؛مکذبین_ کو موعظہ ۷/۱۷۶؛ مکذبین_ کو مہلت ۷/۱۸۳ ؛ مکذبین آیات کی ہلاکت ۷/۷۲، ۸/۵۴؛مکذبین آیات کی سزا ۷/۵۱، ۱۵۶، ۱۸۲، ۱۸۳

نیز ر_ ک آل فرعون، استکبار، ایمان، بلعم باعورا، شاکرین ، علم، کفار اور کفر

"الف"

ابتلاء: ر_ ک سختی

ابلاغ رسالت:_ اور عصمت ۷/۱۰۵

ابلیس: ر_ ک شیطان

ابن سبیل:_ کے اخراجات پورے کرنا ۸/۴۱

ابھارنا: ابھارنے کے اسباب ۷/۵۵، ۶۵، ۷۰، ۸۹، ۱۱۳، ۱۲۰، ۱۲۵، ۱۲۷، ۱۶۴، ۱۸۰، ۸/۲،۳، ۱۰، ۵۳، ۶۱، ۶۵

اتحاد:_ کے آثار ۸/۶۳؛_ کے اسباب ۸/۱، ۴۳، ۶۴

نیز ر_ ک جادوگران فرعون، جنگ، غزوہ بدر، معاشرہ، مؤمنین اور مجاہدین

اتمام حجت: ر_ ک آل فرعون، اہل مدین، خدا، صالح علیہ السلام ، قرآن،

قوم ثمود، کفار، اورگناہگار لوگ

اتہام:ر_ک تہمت

اجتماع:ر_ک معاشرہ اجتماعی روابط ۴۳، ۷۵

اجتماعی گروہ: ۷/۱۳۶

اجتماعی نظم و ضبط : ۷/۴۳، ۱۵۷، ۱۶۴، ۸/۱_کا زینہ ۷/۴۳، ۹۷، ۱۰۰؛_کی اہمیت ۷/۱۹۹؛_کے اسباب ۸/۱۸، ۲۵، ۴۷، ۵۲؛_کے طریقے ۸/۶، ۷، ۲۰، ۵۷؛_کے وسائل ۷/۱۶۴

اجتماعی تحولات :_کا منشاء ۷/۶۹، ۷۴، ۱۶۸؛_کے آثار۷/۱۶۸؛_کے اسباب ۸/۵۳؛

اجر:ر_ک پاداش

اجرت:ر_ک کام

احبار:ر_ک علمائے یہود

احتجاج:ر_ک اہل مدین، شرک، شعیب علیہ السلام اور صالح(ع)

احزاب:قیامت کے دن_کفار۷/۳۸؛ قیامت کے دن مستکبر_۷/۳۸

احسان:_کا اجر۷/۱۶۱؛_کے آثار۷/۵۶؛_کے مواقع ۷/۱۶۱

احکام: ۷/۵۶، ۱۵۹، ۸/۱، ۵/۲۷، ۴۱، ۶۷، ۶۹؛

اجتماعي_۸/۲۴؛_اور زمانے کے تقاضے ۸/۶۶؛_پر عمل ۸/۱؛_کی تبیین ۸/۱؛_کی تشریع ۷/۱۵۷؛_میں سہولت کے موجبات ۸/۶۶؛ فلسفہ_۸/۳۹؛ نسخ_۸/۶۶

(خاص موارد کو اپنے اپنے موضوعات کے تحت تلاش کے اجائیے)

اخبار غیب: ۸/۳۶

اختلاف:اجتماعي_کا حل ۸/۱؛_ختم کرنے کے اسباب ۷/۸۷، ۸/۱؛_رفع کرنے کی اہمیت ۸/۱؛_سے اجتناب ۷/۷۸، ۸/۳۶؛_کے آثار ۸/۳۶؛_کے اسباب ۸/۱، ۲، ۴۳؛_کے حل کا سبب ۷/۸۹؛ دینی_کا حل ۷/۸۷

نیزر_ک انبیاء، اہل مدین، معاشرہ، مؤمنین اور مسلمان

اخروی بخششیں :_کی ابدیت ۶۸/۸ ;_کی اہمیت ۶۸/۸

اختیار:ر_ک انسان اور جبر و اختیار

اخلاص:_کے آثار ۱۴۲/۷نیز ر_ک دعا، مقربین اور موسی (ع)

اخلاق : اخلاقی رذائل کے ساتھ مبارزہ ۴۳/۷نیز ر_ک، کفار مکہ

ادراک_سے محروم لوگ ۱۷۹/۷

ادیان:احکام_۶۷/۸;_کا خیر خواہ ہونا ۹۶/۷ ;_کی ہم آہنگی ۶۷/۸;_کے خلاف مبارزہ ۸۶/۷;تاریخ_۸۵/۷،۷۳: تعلیمات _۵۹/۷، ۶۲، ۶۸، ۷۱، ۸۳، ۱۶۴، ۱۷۰، ۶۷/۸

اربعین:_کے آثار ۱۴۲/۷

ارتداد:گناہ_۱۵۳/۷; گناہ_کی مغفرت ۱۵۳/۷

نیز ر_ک بلعم باعورا، بنی اسرائیل اور موسي(ع)

ارث:_میں اولویت ۷۵/۷

ارشاد:ر_ک تبلیغ

اژدہا:ر_ک عصا

اسارت:_کے احکام ۶۷/۸، ۶۹;ادیان میں_۶۷/۸ ; جنگ سے پہلے_۶۷/۸;جنگ میں_۶۷/۸; حرام_۶۹/۸;فتح سے پہلے_۶۷/۸، ۶۸; ناپسندیدہ_۶۹/۸نیز ر_ک اسیر، غزوہ بدر، مسجد الحرام

اسباط:ر_ک بنی اسرائ ل

استثمار:ر_ک آل فرعون، بنی اسرائ ل

استدلال:ر_ک :احتجاج

استراحت:ر_ک مجاہدین

استسقا :ر_ک موسي(ع)

استضعاف:ر_ک بنی اسرائیل اورہارون(ع)
استعاذہ:_کے آثار ۲۰۰/۷؛_کے اسباب ۲۰۱/۷؛ خدا کے حضور_۲۰۰/۷، ۲۰۱؛زینہ_۲۰۰/۷؛ شیطان سے_۲۰۰/۷، ۲۰۱؛نیزر_ک متقین
استعداد:_سے عاری افراد کا حق کو قبول نہ کرنا ۲۳/۸؛_کے آثار ۵۸/۷، ۲۳/۸؛_کے حامل لوگ ۲۳/۸؛_کے مراتب ۲۳/۸؛ نیزر_ک موجودات
استغاثہ:_کا قبول ہونا ۱۷/۸؛_کی اہمیت ۹/۸؛_کے آثار ۹/۸؛ خداوند سے_۱۰/۸؛ سختی کے وقت_۹/۸؛
نیزر_ک جہاد، غزوہ بدر اور مؤمنین
استغفار:_کی اہمیت ۱۶۱/۷؛_کے آثار ۱۶۱/۷، ۳۳/۸؛ زینہ_۱۶۱/۷؛قبول_۳۳/۸؛گناہ سے_۱۶۱/۷
نیزر_ک دعا، موسی علیہ السلام اورہارون(ع)
استقامت:_کی اہمیت ۶۶/۸؛_کی دعوت ۱۲۸/۷؛_کے آثار ۴۵/۸؛_کے اسباب ۱۲۵/۷، ۱۲۶، ۱۹۶؛زینہ_۱۲۸/۷؛ شرائط_۶۶/۸
نیزر_ک ایمان، تبلیغ، توحید، جنگ، جہاد، شعیب علیہ السلام قوم ثمود، مؤمنین، مدین، نوح علیہ السلام اور ہود(ع)
استکبار:آیات خدا کے سامنے_۱۳۳/۷؛_کا خطرہ ۸۸/۷؛_کے آثار ۷۵/۷، ۷۶، ۸۸، ۱۳۳؛ زینہ_۱۳۳/۷
نیزر_کاآل فرعون، تکبر، مدین اور مستکبرین
استمداد:_کا قبول ہونا ۹/۸؛خدا سے_۱۲۸/۷، ۹/۸؛ خدا سے_کے آثار ۱۲۸/۷؛ سختی کے وقت_۱۲۶/۷؛کفار سے_ ۷۳/۸؛ناپسندیدہ_۷۳/۸
نیزر_ک بت، فرعون کے جادوگر، مؤمنین اور باطل معبود
استہزاء:ر_ک آل فرعون، کفار_
اسرار:ر_ک راز
اسراف:ر_ک قوم لوط
اسلام:_اور خرافات ۱۵۷/۷؛_اور طیّبات /۱۵۷؛_اور عزیز و اقارب ۷۵/۸؛_اور قدروں کا احیاء ۷/

۱۵۷ ;_ سے خیانت ۸/۲۸ ;_ کا سہل ہونا ۷/۵۷ ;_ کا عالمی ہونا ۷/۱۵۸ ;_ کی اشاعت ۸/۸، ۶۶ ;_ کی اشاعت سے ممانعت ۸/۳۶، ۳۹ ;_ کی اشاعت کے اسباب ۸/۶۲، ۶۴ ;_ کی اہمیت ۸/۳۶ ;_ کی حاکمیت ۷/۱۳۷ ;_ کی طرف تشویق ۸/۷۰ ;_ کے خلاف سازش ۸/۳۰ ;_ کے خلاف مبارزہ ۸/۳۶، ۳۷، ۳۹، ۷۳ ;_ کے خلاف مبارزے کا انجام ۸/۳۶ ;_ کے خلاف مبارزہ ترک کرنا ۸/۳۸ ;_ کے خلاف مبارزے کے آثار ۸/۳۶ ;تاریخ صدر _ ۸/۱، ۵، ۶، ۷، ۸، ۲۶، ۳۰، ۳۱، ۳۴، ۳۹،۳۶، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۳، ۵۴، ۵۶، ۵۷، ۶۰، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۴ ;تحکیم _ کے اسباب ۸/۷ ;حقانیت _ کے دلائل ۸/۴۲ ;قبول _ کے آثار ۸/۷۰ نیز ر ک ایمان، عقیدہ اور کفار

اسلامی معاشرہ: _ اور دشمن ۸/۶۰ ;ا_ کا ایمان ۸/۶۶ ;_ کی اہمیت ۸/۲۷ ;_ کی عظمت ۸/۲۶ ;_ کی عظمت کے اسباب ۸/۲۶ ;_ کی قدرت ۸/۶۰ ;ا_ کی قدرت کی اہمیت ۸/۲۶ ;_ کی کمزوری کے اسباب ۸/۲۶ ;_ کی مسؤلیت ۸/۶۰ ;_ کے اتحاد کے اسباب ۸/۲۶ ;_ کے اسرار ۸/۲۷

اسماء و صفات: ارحم الراحمین ۷/۱۵۱ ;اسمائے حسنی الہی ۷/۱۸۰ ;بصیر ۸/۷۲، حکیم ۸/۱۰، ۴۹، ۶۳، ۷۱ ;خیر الغافرین ۷/۱۵۵ ;رحیم ۷/۱۵۳، ۱۶۷، ۸/۶۹، ۷۰ ;سریع العقاب ۷/۱۶۷ ;سمیع ۷/۲۰۰، ۸/۱۷، ۴۲، ۵۳، ۶۱ ;شدید العقاب ۸/۱۳، ۲۵، ۴۸، ۵۲ ;صفات جلال ۸/۵۱، ۶۰ ;عزیز ۸/۱۰، ۴۹، ۶۳، ۶۷ ;علیم ۷/۲۰۰، ۸/۱۷، ۴۲، ۴۳، ۵۳، ۶۱، ۷۱، ۷۵ ;غفور ۷/۱۵۳، ۱۶۷، ۸/۶۹، ۷۰ ;قدیر ۸/۴۱ ;قوی ۸/۵۲ ;محیط ۸/۴۷

اسیر: _ سے فدیہ لیا جانا ۸/۶۹، ۷۰ ;_ کی آزادی ۸/۶۹، ۷۰، ۷۱ ;_ کی تشویق ۸/۷۰ نیز ر ک اسارت، غزوہ بدر اور محمد

اشراف (امراء): _ اور انبیاء ۷/۸۸ ;_ اور غیر منطقی امور ۷/۶۳ ;_ اور نوح ۷/۶۰ ;_ اور نوح ؑ کی نبوت ۷/۶۳ ;_ کی اطاعت ۷/۶۱ نیز ر ک اصحاب اعراف، قوم ثمود، قوم عاد، قوم فرعون، قوم نوح ؑ اور مدین

اصحاب اعراف: _ اور اہل بہشت ۷/۴۹ ;_ اور اہل جہنم ۷/۴۷ ;_ اور قیامت کا دن ۷/۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹ ;_ اور کفار ۷/۴۸ ;_ اور مستکبرین ۷/۴۸ ;_ اور مؤمنین ۷/۴۹ ;_ کا اشراف ۷/۴۶ ;_ کا تکلم ۷/۴۸ ;_ کا سلام ۷/۴۶ ;_ کا علم ۷/۴۶ ;_ کی بشارت ۷/۴۶، ۴۹ ;_ کی دعا ۷/۴۷ ;_ کی سرزنش ۷/۴۸ ;_ کے مقامات ۷/۴۹، ۴۶

اصلاح:

اجتماعي_کے اسباب ۷/۷۹، ۸۵; زینہ_۷/ ۱٦۸ ، ۱۷۰;نیزر_ک معاشرہ

اضطراب:_ختم ہونے کے آثار۷/۱۹۰;_ختم ہونے کے اسباب ۸/۱۱نیزر_ک مجاہدین

اضلال:ر_ک خدا اورشیطان

اطاعت:_خدا۷/۱٦۱،۸/۱، ۲۰، ۳٦;_خدا کے آثار۷/۱٦۱،۸/٦۴;_کے آثار۸/۳٦;محمد ﷺ کی_۷/۱۵۷،۱۵۸، ۸/۱، ۲۰، ۳٦، ٦۴;محمد ﷺ کي_کے آثار۷/۱۵۸، ۸/٦۴;محمد ﷺ کي_کی اہمیت ۷/۱۵۸نیزر_ک تسلیم

اطمینان:_کا منشاء۸/۱۰;_کے اسباب ۸/۱۰، ۴۳

نیزر_ک آرام و سکون، ایمان، فرعون کے جادوگر، کفارمکہ، محمد ﷺ اور مسلمان_

اعتراف:ر_ک اقرار

اعتصام:ربوبیت خداوندسے_۷/۱۵۱

اعداد:بارہ کا عدد۷/۱٦۰;بیس کا عدد۸/۵٦;تیس کا عدد۷/۱۴۲;چالیس کا عدد۷/۱۴۲، ۱۴۴، ۱۵۰;چھ کا عدد۷/۵۴;دس کا عدد۷/۱۴۲، ۸۰، ٦۵، ٦٦;دو سو کا عدد۸/٦۵، ٦٦،;دو کا عدد۸/٦٦;دوہزار کا عدد۸/٦٦;ستر کا عدد۷/۱۵۵;سو کا عدد ۸/٦۵، ٦٦;ہزار کا عدد۸/۹، ٦۵، ٦٦

اعراب:اسلام سے پہلے کے_۸/٦۳;_کی دشمنی ۸/٦۳;عربوں کی تالیف قلوب ۸/٦۳

افتراء:_سے اظہار براءت ۷/۸٦;خداپر_۷/۸۹، ۱٦۹،۱۵۲،۱۰۵;خداپر_کے آثار۷/۱۵۲;ربوبیت خداپر_۷/۱۷۲;

نیزر_ک تہمت، محمد ﷺ اورنوح(ع)

افساد(فسادپھیلانا):_ترک کرنا۸/۳۹;_سے اجتناب ۷/۵٦، ۵۸;_سے نہی ۷/۷۴، ۸۵;_کا ناپسندیدہ ہونا ۷/۷۴;_کے آثار۷/۱۰۳;_کے خلاف مبارزہ۷/۷۴;_کے موارد۷/۵٦;ترک_کا زمینہ ۷/۷۴;زمین پر_۷/۵٦، ۷۴، ۸۵;حرمت_ ۷/۵٦، ۷۴;نیزر_کاآل فرعون، آیات خدا، انبیاء، اہل مدین، فرعون اور فساد

افسانہ:

ر_ک سابقہ اقوام اور قرآن

افکار عمومي:_کی اہمیت ۶۸/۷

اقارب_کا ارث ۷۵/۸;_میں ولایت ۷۵/۸;کافر_۹۳/۷;

اقتصاد:_کے بارے میں سوال ۱/۸;_بے عدالتی ۸۵/۷;_تعدیل ۸۴۱/۸;_توسیع ۹۶/۷;_توسیع کا سبب ۹۶/۷;_سلامتی کی اہمیت ۸۵/۷;_سلامتی کے آثار ۵۸/۷;_عدالت کی اہمیت ۸۵/۷;_عدالت کے آثار ۵۸/۷;_کفالت کے تحت رہنے والے لوگ ۴۱/۸;_نظام ۶۹/۸;_نظام کا فلسفہ ۴۱/۸;_وسائل کی اہمیت ۲۶/۸نیز ر_ک انبیاء، اہل مدین اور دین

اقتصادی ترقي:ر_ک : اقتصاد

اقتصادی تعدیل:ر_ک اقتصاد

اقـدار:۳۳/۷، ۶۲، ۶۸، ۹۴، ۱۰۵، ۱/۸، ۲، ۷، ۱۱، ۲۶، ۷۲، ۷۴_کـا معیــار۱۰۳/۷، ۲۲/۸، ۵۵، ۵۶، ۷۲، ۷۴;_کسی حفاظت ۲۸/۸;_کی مخالفت ۳۵/۸، ۵۶

اقرار:_پر عمل ۲۱/۸;حق کا_۱۳۳/۷; ربوبیت خدا کا_۱۷۲/۷، ۱۷۳; گراہی کا_۱۳۹/۷; گناہ کا_۱۳۹/۷نیز ر_ک اہل جہنم، بنی اسرائی ل، عالم زر، قرآن اور قیا مت

اقوام:_کا تعارف کروانے میں انصاف ۱۵۹/۷;_کے اشراف (امراء) ۸۸/۷; سابقہ_۱۰۱/۷; سابقہ کافر_کا عقیدہ ۱۰۱/۷;ظالم_کا نجام ۴۷/۷نیز ر_ک خاص موارد

اللہ تعالی :اللہ تعالی کے رسول:۵۹/۷، ۶۱، ۶۵، ۶۷، ۶۸، ۷۳، ۷۵، ۸۰، ۸۵، ۹۳، ۱۵۷، ۱۵۸اماکن مقدسہ:۳۴/۸ _کے آداب ۳۵/۸;_میں لغو کام کرنا ۳۵/۸

امامت:مقام_۱۴۲/۷نیز ر_ک رہبری (قیادت) اور موسی (ع)

امانت:_داری کی اہمیت ۲۷/۸;_میں خیانت ۲۷/۸; نیز ر_ک انبیاء، مسلمان، معاشرہ، مؤمنین اور ھود(ع)

امتحان:_ کے وسائل ۷/۱۳۱، ۸/۱۶۸، ۱۷/۸، ۲۸، ۳۱ ;_ میں شکست ۷/۱۵۵ ;_ میں کامیابی ۷/۱۵۵، ۸/۲۸، ۲۹ ;_ میں ناکامی ۷/۱۶۳ ; سختی کے ساتھ _ ۷/۱۳۱ ; شکار کے ذریعے _ ۷/۱۶۳ ; فلسفہ _ ۷/۱۶۸ ;مال کے ذریعے _ ۸/۲۸ ; مشکل _ ۷/۱۳۱ ; نعمت کے ذریعے _ ۷/۱۳۱، ۸/۱۷نیز ر_ ک انسان، ایلہ، باطل معبود، بنی اسرائی ل، خدا، مؤمنین، مسلمان اوریہود

امتنان:ر_ ک بنی اسرائی ل

امم:امتوں کی توبہ ۸/۳۳ ;امتوں کی سرنوشت ۸/۳۳ ; امتوں کی ضروریات ۷/۱۳۲ ;امتوں کی مسؤلیت ۷/ ۶۹ ;امتوں کی ہلاکت ۷/۱۹۷امتوں کے عقیدے کے آثار ۸/۵۳ ;امتوں کے عمل کے آثار ۸/۵۳ ;سابقہ امتوں کا ظلم ۸/۵۴ ; سابقہ امتوں کا عصیان ۷/۱۰۲ ; سابقہ امتوں کا عہد ۷/۱۰۲ ;سابقہ امتوں کا کفر ۸/۵۲، ۵۳ ; سابقہ امتوں کی اقلیت ۷/۱۰۲ ; سابقہ امتوں کا گناہ ۸/۵۴ ; سابقہ امتوں کی اکثریت ۷/۱۰۲ ; سابقہ امتوں کی عہدشکنی ۷/۱۰۲ ; سابقہ امتیں ۸/۵۳ ; سابقہ بے تقوی امتیں ۷/۹۵ ; سابقہ کافر امتیں ۷/۹۵ ;قیامت کے دن امتوں کی نشانیاں ۷/۶۴ ;کافر امتیں ۸/۳۳ ;

امداد:غیبي _ ۸/۹، ۱۰، ۱۲ ; غیبی _ کا سبب ۸/۱۰ ; غیبی _ کی درخواست ۷/۸۹ ;قابل قدر _ ۸/۴۷

(خاص موارد کو اپنے اپنے موضوع کے تحت تلاش کے اجائیے)

امر بالمعروف:ادیان میں _ ۷/۱۶۴ ;_ کی اہمیت ۷/۱۵۷، ۱۹۹

امکانات(وسائل):دنیوي _ کا سبب ۸/۳ ;دنیوی _ کی ناپائی داری ۸/۶۷ ;دنیوی _ کے آثار ۸/۱ ;قدرتي _ کو ضراب کرنا ۷/۷۶ ; مادی _ ۸/۲۸ ; مادي _ کا کردار ۸/۶۳

امنیت:اجتماعی _ کی اہمیت ۸/۲۶نیز ر_ ک بہشت و کفار

امور:_ کا انجام ۷/۱۰۳ ;_ کا سبب ۸/۴۴ ;_ کی تدبیر ۷/۴۵، ۸/۵ ; مخفی _ ۸/۴۸

امور خارق العادہ: ۷/۱۰۸، ۱۰۹

امور غیبي;۷/۱۸۸

امیدواري:_ کی اہمیت ۷/۱۴۹ ;_ کے آثار ۸/۳۸ ; رحمت خدا سے _ ۷/۵۶، ۱۴۹، ۱۶۷، ۸/۳۸ ; مغفرت خدا کی _ ۷/۱۴۹ نیز ر_ ک اہل بہشت، بنی اسرائی ل، دعا اور مغفرت امیدیں ر_ ک آرزو

انبیاء: اطاعت_ کے آثار ۷/۷۲؛_ اور برہان ۷/۷۱؛_ اور بے ہوشی ۷/۱۴۳؛_ اور خطا ۷/۱۴۳؛_ اور رؤیت خدا
۷/۱۴۳؛_ اور سفاہت ۷/۶۷؛_ اور قیامت ۷/۵۹؛_ سے دشمنی ۷/۱۵۰؛_ سے عصیان کرنا ۸/۲۵؛_ سے عہد ۷/۱۰۲؛_
سے عہد شکنی ۷/۱۰۲؛_ سے کینہ ۷/۸۶؛_ کا تاثیر قبول کرنا ۷/۱۵۰؛_ کا علم غیب ۷/۱۸۸؛_ کا کردار ۷/۹۴، ۶۹، ۱۵۶؛_
کا ہدایت کرنا ۷/۱۰۱؛_ کا معجزہ ۷/۱۰۶۰۱، ۱؛_ کو جھٹلانے والوں کی آساءش ۷/۹۵؛_ کو جھٹلانے والوں کی ابتلاء
۷/۹۶؛_ کو مغفرت کی ضرورت ۷/۱۵۱؛_ کی اجتماعی تعلیمات ۷/۱۴۲، ۷۱، ۱۵۸؛_ کی بشارتیں ۷/۱۸۸؛_ کی امانتداری
۷/۶۸؛_ کی تعلیمات کا خیر پر مبنی ہونا ۷/۸۵؛_ کی تعلیمات کی تکذیب ۷/۱۰۱؛_ کی حق گوئی ۷/۱۰۵؛_ کی خلوت نشینی ۷/۲
۱۴؛_ کی روحانی ضروریات ۷/۱۸۱؛_ کی عبادی تعلیمات ۷/۸۵؛_ کی عسکری سیرت ۸/۶۷؛_ کی مخالفت ترک کرنا
۷/۹۶؛_ کی مسؤلیت ۷/۶۲، ۶۳، ۱۴۲؛_ کی مسؤلیت کی حدود ۸/۶۷؛_ کی نافرمانی کے آثار ۷/۸۳؛_ کے اختیارات
۷/۱۴۲؛_ کے انتخاب کے اسباب ۷/۱۴۴؛_ کے انذار ۷/۶۳، ۶۹، ۱۸۸؛_ کے پیروکاروں کا اختلاف ۷/۸۷؛_ کے
خلاف جنگ کے آثار ۸/۵۳؛_ کے خلاف مبارزہ ۷/۸۶، ۸/۷۱؛_ کے خلاف مبارزے کا سبب ۷/۷۵؛_ کے عروج کا
مقام ۷/۶۳، ۶۹؛_ کے مکذبین کا فساد پھیلانا ۷/۱۰۳؛_ کے مکذبین کی زندگی کا بے مقصد ہونا ۷/۹۸؛_ کے مکذبین کی کوشش
کا بے مقصد ہونا ۷/۹۸؛ اوامر_ ۸/۲۵؛ اہداف_ ۷/۷۴؛ رسالت_ کے مقاصد ۷/۶۳؛ ایمان_ ۷/۱۴۳، ۱۵۸؛ بعثت
۷/۹۴؛ بعثت کا فلسفہ ۷/۴۳، ۶۴، ۹۴؛ پیروان_ ۸/۶۴؛ پیروان_ کی مسؤلیت ۷/۷۸؛ پیروان_ کی نجات ۷/۷۲؛ تعلیما
ت_ کا کردار ۷/۸۵؛ تکذیب_ کی سزا ۷/۹۲، ۹۶، ۹۹؛ تکذیب_ کے آثار ۷/۷۱، ۹۵، ۹۶، ۹۷؛ تنزیہ_ ۷/۶۱، ۶۷؛ توکل_ ۷/۹
۸؛ حقانیت_ ۷/۶۲، ۶۸، ۱۵۶؛ حقانیت_ کی نشانیاں ۷/۱۵۸؛ حقانیت_ کی دلائل ۷/۸۵، ۱۰۶، ۱۱۸؛ حکومت_ ۸/۶۷
؛ خیر خواہی_ ۷/۶۲، ۱۵۶، ۶۸؛ دعوت_ کو قبول کرنا ۷/۱۳۰، ۸/۲۴؛ دعوت_ ۸/۲۴؛ رسالت_ ۷/۵۳، ۶۱، ۶۷، ۱۰۴؛
رسالت_ کا سبب ۷/۱۵۸؛ رسالت_ کی حقانیت ۷/۴۳، ۵۳؛ رسالت_ کی حدود ۷/۱۶۰؛ روش ہدایت_ ۷/۱۰۱؛ سابقہ
اقوام کے_ ۷/۱۰۱؛ سیرہ_ ۸/۶۷؛ صداقت_ ۷/۵۳، ۶۸، ۱۰۵؛ ضعف_ ۷/۱۸۸؛ عبادت_ ۷/۱۴۲؛ عصمت_ ۷/۶۱
، ۱۰۵؛ علم_ کا سبب ۷/۷۵؛ علم_ کی محدودیت ۷/۱۴۳؛ فضائل_ ۷/۸۶، ۱۰۵؛ قتل_ کا گناہ ۷/۱۵۳؛ کلام_ کی حقانیت
۷/۱۰۵؛ معجزہ_ کا فلسفہ ۷/۱۱۸؛ مکذبین_ ۷/۱۰۳؛ مکذبین_ کا انجام ۷/۹۲، ۹۷، ۱۰۱، ۱۰۳؛ مکذبین_ کا خسارہ ۷/۹۹؛
مکذبین_ کا

عذاب ۷/٩٢، ٩٥، ٩٦، ٩۷، ٩٨; مکذبین_ کا عقیدہ ۷/٥٩، ٩۷، ١٠١; مکذبین_ کی تعداد ۷/٩٥; مکذبین_ کی دنیوی سزا ۷/٦۴;
مکذبین_ کی رفاہ ۷/٩٥; مکذبین_ کی سزا ۷/٩٩; مکذبین_ کی غفلت ۷/٩٥; مکذبین_ کی ہلاکت ۷/٩۷; مکذبین_ کے دلوں پر مہر لگنا ۷/١٠١; مکذبین_ کی تعداد ۷/٩٥; مناجات_ ۷/١۴٢; مواعظ_ ۷/٦٣; ھود علیہ السلام سے پہلے کے_ ۷/٦٦;
نیز ر_ ک ایمان، اہل بہشت، توسّل، شیطان اور انبیاء کرام (ع)

انتخاب: _کے اسباب ۷/١۴۴ نیز ر_ ک موسي (ع)

انتقاد: بڑوں پر_ ۷/١٥٩

انتقام: ر_ ک خدا اور آل فرعون

انجام (فرجام): برا_ ۷/١٠٣، ١٣٥، ١٦٣، ١٨۴، ١٨٨، ٨/١٥، ١٦; برے_ سے نجات ۷/١٣٩; حسن_ ۷/١٢٦; حسن_ کے اسباب ۷/١٢٦; مبارک_ ۷/١٨٨; نیک_ ۷/١٢٨

انجیل: _کی بشارتیں ۷/١٥۷; نزول_ کی بشارت ۷/١٥۷
نیز ر_ ک محمد (ص)

انحراف: اجتماعی_ ٨/٦; اجتماعی_ کا زمینہ ٨/۴١; _کے آثار ۷/١۷٨; _کے اسباب ۷/١٩٠، ٨/١; _کے اسباب و عوامل کے خلاف مبارزہ ۷/١٥٠; _کے موارد ۷/١٨٠ زمینہ_ ٨/٢٨ نیز ر_ ک اہل مدین اور گمراہي

انحطاط: _کے اسباب ۷/١٨٢; _کے اسباب سے جہالت ۷/١٨٢; نیز ر_ ک انسان اور انسانیت

اندوہ (غم): _کا زمینہ ۷/٩۷; ناپسندیدہ_ ۷/٩٣ نیز ر_ ک شعیب علیہ السلام، مومنین اور موسی (ع)

انذار (ڈرانا): تاثیر_ کی شرائط ۷/١٨٨; عذاب سے_ ۷/٦٣، ٦٩; قبول_ کے آثار ۷/٦٩ نیز ر_ ک انبیاء، خدا اور لوگ

انزجي: ر_ ک ہوا

انسان:

ادراک_۸/۴۴;ادراک سے محروم_۷/۱۷۹; افکار_۸/۲۴; انحطاط_۸/۵۵; امتحان_۸/۱۷;_پر تفضل ۷/۷۱;_
شناسی ۷/۱۷۴;_کا اختیار ۷/۱۷۶، ۸/۱۷;_کا انجام ۷/۱۴۷، ۱۷۹، ۸/۲۴;_عالم خلق میں ۷/۱۷۲;_عالم ذر میں
۷/۱۷۲، ۱۷۳;_کا اخروی حشر ۷/۵۷;_کا توشہ ۸/۵۱;_کا جسمانی تکامل ۷/۶۹;_کا چال چلن ۸/۴۷;_کا خالق ۷/۵۴،
۱۸۹;_کا خدا سے عہد ۷/۱۹۰;_کی آگاہی و علم ۷/۱۷۸، ۱۷۳;_کی ابعاد (پہلو)_کی انعطاف پذیری ۷/۱۳۸;_کی امداد
۷/۱۹۷;_کی جہالت ۷/۱۸۸;_کی چوپائے پر برتری ۷/۱۷۹;_کی حقیقی حیات ۸/۲۴;_کی خداشناسی ۷/۱۷۲، ۱۷۳;_کی
خداشناسی کا سبب ۷/۱۷۲، ۱۷۳;_کی خواہشات ۷/۴۲;_کی روحانی ضروریات ۷/۵۲، ۸/۴;_کی روزی ۸/۵۳;_کی
سرنوشت ۷/۱۴۷، ۱۷۶;_کی سرنوشت پر اثر انداز ہونے والے عوامل ۷/۱۷۹;_کی سعادت طلبی ۷/۴۲;_کی عہد شکنی
۷/۱۹۰;_کی موت ۸/۵۰;_کی نیازمندی ۷/۱۹۴;_کے اختیار کا فلسفہ ۸/۴۷;_کے اجداد ۷/۱۷۲;_میں جسمانی تحولات
۷/۶۹;_میں ہٹ دھرمی کی کمزوری ۷/۸۹، ۱۸۸، ۱۹۴;انسانوں کا باپ ۷/۱۸۹; انسانوں کا جہنم میں ہونا ۷/۱۷۹;
انسانوں کا قیامت میں ہونا ۷/۱۷۲; انسانوں کا مجبور محشور ہونا ۸/۲۴; انسانوں کو خبردار کیے اجانا ۸/۷۴;انسانوں کی
پیداءش کا سبب ۷/۱۸۹; انسانوں کی توحید اولیہ ۷/۱۷۴; انسانوں کی دوستی کے اسباب ۸/۶۳; انسانوں کی ضروریات
۸/۷۴; انسانوں کے امور کی تدبیر ۷/۹۸، ۱۸۹، ۱۹۱، ۲۰۳; انسانوں میں فرق ۷/۴۲; انسانی رجحانات ۷/۹۶; انسانی
مصالح ۷/۸۵، ۸/۱۹; انسانی مقامات و مراتب ۷/۷۱;بدترین_۸/۲۲; ۲۲/; حقیقت_۸/۵۰; حقیقت_کا اظہار ۷/۲
۱۷;خلت_۷/۱۷۲; خلقت_کا فلسفہ ۷/۱۷۹;زندگی_کا مقام ۷/۵۶; سرنوشت_کی تقدیر ۸/۴۴; عبودیت_۷/۸۵، ۱۷۲
۱; عمل_۷/۱۲۹، ۸/۱۷، ۳۹، ۴۷، ۷۲; فطرت_۷/۵۶، ۸/۵۳; قدرت_۷/۱۸۸; قلب_۸/۲۴، ۶۳; غیبت_کا
عالم ۷/۱۷۲; کرامت_۸/۴۲، ۵۸، ۵۹، ۷۳، ۸۵، ۸/۷۶; لغزش_۸/۴; مالک_۷/۸۹، ۱۷۲; محدودیت_۷/۱۷۸; مدبر_
۷/۱۷۲; مسولیت_۷/۴۲، ۹۴، ۱۵۸، ۱۹۵، ۸/۲۰; مستعد_۸/۲۳; مشہود_کا عالم ۷/۱۷۲; نجات_کی قدر و قیمت ۷/۳;
نوح عليه‌السلام کے زمانے کے انسانوں کے تحولات ۷/۶۹; وجود_کے مراحل ۷/۱۷۴

انسانیت:_سے گرنا ۸/۵۵;_کی قدر و منزلت سے عاری لوگ ۸/۲۲;_کی نشانیاں ۸/۵۵; معیار_۷/۱۷۹

انصار:_اور غیر مہاجر مؤمنین ۸/۷۲;_اور ولایت ۸/۷۲، ۷۵;_سے استمداد ۸/۷۲;_کو بشارت ۸/۷۴;_کی امداد
۸/۷۲;_کی مسؤلیت کی حدود ۸/۷۲;_مؤمنین ۸/۷۲; اولین_کی مسؤلیت

۷۵/۸; مسؤلیت_ ۷۲/۸

انصاف: ر_ ک اقوام

انفاق: _ کا اجر ۶۰/۸; _ کی اہمیت ۳/۸; _ کی تشویق ۶۰/۸; _ کی حدود ۳/۸; _ کی خصوصیت ۳/۸; _ کے اسباب ۳/۸; زینہ _ ۳/۸; فضیلت _ ۳/۸; مصارف _ ۶۰/۸; موارد _ ۶۰/۸; ناپسندیدہ _ ۶۳/۸، ۳۷، ۳۹; ناپسندیدہ _ کے آثار ۳۶/۸; نیز ر_ ک کفار

انفال: احکام _ ۱/۸، ۵; _ کا مالک ۱/۸; _ کی مالکیت کے بارے میں سوال ۱/۸; _ کے آثار ۱/۸; _ کے بارے میں سؤال ۱/۸; تقسیم _ ۱/۸; موارد _ ۱/۸

انقیاد: ر_ ک اطاعت اور تسلیم

انگشت: ر_ ک کفار

اونٹ: _ ک صالح (ع)

اولویت: حق _ ۷۵/۸

اہل ایلہ: _ کا دنیوی عذاب ۱۶۶/۷; _ کا عصیان ۱۶۴/۷; _ کا قصہ ۱۶۳/۷، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶ _ کا گناہ پر اصرار ۱۶۶/۷; _ کی اکثریت ۱۶۴/۷; _ کی خواہشات ۱۶۳/۷; _ کے قصے سے عبرت ۱۶۳/۷، ۱۶۴; _ نیز ر_ ک ایلہ

اہل بہشت: _ اور اہل جہنم ۴۴/۷، ۴۷، ۵۰; _ اور کینہ ۴۳/۷; _ اور وعدہ انبیاء ۴۳/۷; _ بہشت میں ۴۳/۷، ۴۴; _ قیامت کے دن ۴۷/۷; ا_ کا حجاب اور اہل جہنم ۶۴/۷; _ کا سؤال ۴۴/۷; _ کا شکر ۴۳/۷; _ کا عمل ۴۳/۷; _ کا مقام ۴۳/۷; _ کو بشارت ۴۹/۷; _ کی امیدواری ۴۶/۷، ۴۷; _ کی اہل جہنم سے گفتگو ۴۴/۷، ۵۰; _ کی پاکی قلب ۴۳/۷; _ کی پریشانی ۴۶/۷، ۴۷; _ کی جاودانگی ۴۲/۷; _ کی دعا ۴۷/۷; _ کی زندگی ۴۳/۷; _ کی سرزنشیں ۴۴/۷; _ کی صفات ۴۳/۷; _ کی صلح ۴۳/۷; _ کی صمیمیت ۴۳/۷; _ کی قسم ۴۳/۷; _ کی نشانیاں ۴۶/۷; _ کے مقامات ۴۳/۷، ۴۶ نیز ر_ ک اصحاب اعراف، اور اہل جہنم

اہل جہنم: ۴۷/۷، ۱۷۹، ۱۶/۸، ۳۶ _ اور اہل بہشت ۴۴/۷، ۵۰; _ اور قیامت ۴۷/۷; _ اور نعمات بہشت ۵۰/۷; _ پر پانی کی تحریم ۵۰/۷; _ سے نفرت ۴۷/۷; _ کا اقرار ۴۴/۷; _ کا باہمی نزاع ۴۳/۷; _ کا پانی مانگنا ۵۰/۷; _ کا

خسارہ ۳۷/۸ ;_کا ظلم ۴۷/۷ ;_کا ہولناک ہونا ۴۷/۷ ;_کی اہل بہشت کے ساتھ گفتگو ۵۰/۷ ;_کی خواہشات ۵۰/۷ ;_کی سرزنش ۴۴/۷ ;_کی ضروریات ۰/۷ ;_کی مشکلات ۴۷/۷ ;_کی نشانیاں ۴۶/۷ ;_ کے محرمات ۵۰/۷ ;صفات_ ۴۷/۷ ;ظالم_ ۴۷/۷ ;قیامت کے دن_کی رؤیت ۴۷/۷

اہل عذاب: ر_ک عذاب

اہل کتاب:_ اور محمد ﷺ ۱۵۷/۷

اہل مدین:_ اور مؤمنین ۹۲/۷ ;_پر اتمام حجت ۹۳/۷ ;_کا اختلاف ۸۷/۷ ;_کا افساد ۸۵/۷ ;_کا انجام ۹۱/۷ ;_کا دنیوی عذاب ۹۱/۷ ;_کا دین ۸۸/۷ ;_کا شرک ۸۵/۷ ; اہل کا کفر ۸۸/۷، ۹۳ ;_کی بے عدالتی ۸۵/۷ ;_کی کم فروشی ۸۵/۷ ;_کی مسؤلیت ۸۵/۷ ;_کی منفوریت دین ۸۸/۷ ;_ کے اجتماعی انحرافات ۸۵/۷ ;_ کے اقتصادی انحرافات ۸۵/۷ ;_ کے ساتھ احتجاج ۷۵/۷ ;

ایلہ:_ کے امر بالمعروف کرنے والے ۱۶۴/۷ ;_ کے متجاوزین ۱۶۴/۷ ;_ کے متجازین کا عذاب ۱۶۴/۷ ;_ کے متخلف یہودی ۱۶۵/۷، ۱۶۶، ۱۶۷ ;_ کے نہی عن المنکر ترک کرنے والے ۱۶۴/۷، ۱۶۶ ;_ کے نہی از منکر کرنے والوں کے نجات ۱۶۵/۷ ;_ کے نہی از منکر کرنے والے ۱۶۴/۷، ۱۶۵ ;_ کے یہود کا دور کے اجانا ۱۶۶/۷ ;_ میں مچھلی کا شکار ۱۶۴/۷ ;_ میں نہی عن المنکر ۱۶۴/۷ ; سواحل_کی مچھلیاں ۱۶۳/۷ ; صالحین_ ۱۶۴/۷ ; صالحین_ کاعذاب ۱۴۵/۷ ;فاسقین_ ۱۶۴/۷ ; متجاوزین_کی ہلاکت ۱۶۴/۷ ; مصلحین_ ۱۶۴/۷ ; مصلحین_کی نجات ۱۶۵/۷ ;یہود_ ۱۶۴/۷، ۱۶۳، ۱۶۵ ;یہود_کا امتحان ۱۶۳/۷ ;یہود_کا انجام ۱۶۳/۷ ;یہود_کا تجاوز کرنا ۱۶۳/۷ ;یہود_کا ظلم ۱۶۵/۷ ;یہود_کا عذاب ۱۶۵/۷، ۱۶۶ ;یہود_کا عصیان ۱۶۳/۷ ;یہود_ کا فسق ۱۶۳/۷، ۱۶۵ ;یہود_ کا قصہ ۱۶۳/۷ ;یہود_ کا مسخ ہونا ۶/۷

نیز ر_ک اہل ایلہ

ایمان: آیات خدا پر_ ۷۲/۷، ۱۲۶، ۱۴۷، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۷۹، ۸/ ۳۱، ۵۵ ; آیات خدا پر_کی قدر و قیمت ۷۲/۷، ۱۵۶، ۱۷۹ ; ارزش_ ۲/۸، ۴۲ ; اسلام پر_ ۷۰/۸ ; امداد الٰہی پر_ ۴۰/۸ ; اہمیت_ ۹۸/۷، ۸/ ۱، ۶۶ ; انبیاء پر_ ۶۴/۷، ۹۶ ; انبیاء پر_ کے آثار ۹۶/۷ ; انبیاء پر_کا زینہ ۱۸۵/۷ ;_ اور عمل صالح ۴۲/۷ ;_پر استقامت ۸۹/۷، ۱۲۵، ۱۲۶ ;_پر صبر ۸۷/۷، ۱۲۸ ;_ زیادہ ہونے کے اسباب ۲/۸ ;_کا زیادہ ہونا ۲/۸، ۳، ۴ ;_کی تشویق ۷۰/۸ ;_کی حدود ۵/۸ ;_کی طرف ہدایت ۴۳/۷ ;_کی نشانیاں ۱۵۷/۷، ۸/ ۳، ۳۱ ;_ کے اسباب ۴۳/۷، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۲۱ ;_ کے آثار ۴۲/۷، ۵۲، ۵۳، ۶۲، ۶۳، ۹۶،

۱۲۵، ۱۲۸، ۱۴۷، ۱۵۳، ۵۶ ۱۵۸،۱، ۱۶۴، ۱۸۰، ۲۰۰، ۲۰۱، ۸/۱، ۲، ۳، ۴، ۱۵، ۱۸، ۱۹، ۲۴، ۲۸، ۳۳، ۴۲، ۴۹، ۶۱، ۶۵، ۷۰، ۷۴، ۷۵؛_ کے مدعی افراد۸/۲۲؛_ میں سبقت لینے والے ۷/۱۴۳؛_ و عمل ۸/۴، ۲۱، ۶۱؛ تشخیص_ کا معیار ۸/۷۴؛تعلیمات انبیاء پر_ ۷/۶۳؛تداوم_ پر اطمینان ۷/۸۹؛ توحید پر_ ۷/۶۰، ۷۲، ۱۵۳، ۸/۶۵؛توحید پر_ کے اسباب ۷/۱۸۵؛توحید ربوبی پر_ ۷/۳۰؛ توحید عبادی پر_ ۷/۸۵، ۱۵۳؛ تورات پر_ ۷/۱۷۱؛ حاکمیت خدا پر_ ۷/۱۲۸، ۱۵۸؛ حکمت خدا پر_ ۸/۴۹؛ خدا پر_ ۷/۵۹، ۶۵، ۷۳، ۸۷، ۶۶، ۱۲۱، ۱۳۰، ۱۵۸، ۸/۱، ۵/۳۲، ۴۱؛خدا پر_ کے آثار ۷/۸۵؛خدا پر_ کے اسباب ۷/۱۸۵، ۸؛خدا کے سمیع ہونے پر_ ۸/۶۱؛ خدائی سزاؤں پر_۸/۵۲؛دین پر_ ۸/۶۵؛دین پر_ کے اسباب ۷/۱۸۵؛ ربوبیت خدا پر_ ۷/۶۲، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۵، ۱۶۴؛ رسالت نوح علیہ السلام پر_ ۷/۶۴؛ زینہ_ ۷/۹۶، ۹۷، ۹۸؛ زینہ_ کا زوال ۸/۵، ۵۶ ؛ سچا_ ۸/۷۴؛سچے_ کی نشانیاں ۸/۶۴؛ شعیب علیہ السلام پر_ ۷/۹۰؛صالح علیہ السلام پر_ ۷/۷۵؛ علم خدا پر_ ۸/۶۱ ؛ فطری_ ۸/۵۳؛ قدرت خدا پر_ ۸/۵۲؛ قرآن پر_ ۷/۵۲، ۵۳؛ قرآن پر_ کے اسباب ۷/۱۸۵ ؛ قضاوت خدا پر_ ۷/۸۷؛ قیامت پر_ ۷/۱۴۷ ؛ قیامت پر_ کے اسباب ۷/۵؛کمزوری_ کی نشانیاں ۸/۴۹؛کمزوری_ کے آثار ۸/۶۶؛ متعلق_ ۷/۵۲، ۵۳، ۵۹، ۶۰، ۶۲، ۶۳، ۳۶، ۶۴، ۶۵ ، ۷۲، ۷۳، ۷۵، ۵۸، ۸۷، ۹۸، ۹۰، ۹۶، ۱۰۲، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۸، ۱۳۰، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۴۷، ۱۵۳، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۶۴، ۱۷۱، ۱۷۹، ۸/۱، ۵، ۲۸، ۳۲، ۳۰، ۴۱، ۴۹، ۵۲، ۵۵، ۶۱ ، ۶۳، ۶۵، ۷۰؛محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر_ ۷/۱۵۷، ۱۵۸، ۸/۱؛ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر_ کے آثار ۷/۱۵۷ ؛ مراتب_ ۸/۶،۶۲؛ مشکلات_ ۷/۱۲۶، ۱۲۸؛ مشیّت خدا پر_ ۷/۸۹؛ معاد پر_ ۷/۶۰، ۸/۶۵؛معاد پر_ کے آثار ۷/۱۲۵ ؛ معاد پر_ کے اسباب ۷/۵۷؛ ممنوع اظہار_ ۸/۲۱؛موسی پر_ ۷/۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۶، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶؛ موانع_ ۷/۱۰۱، ۱۴۶، ۸/۵۵، ۷۰؛ نبوت شعیب علیہ السلام پر_ ۷/۸۷؛ہارون علیہ السلام پر_ ۷/۱۲۲ ؛ ھود علیہ السلام پر_ ۷/۷۲؛

(خاص موارد اپنے اپنے موضوع کے تحت تلاش کئے جائیں)

"ب"

بادل (ابر): بادلوں کا کردار ۷/۵۷، ۱۶۰؛ بادلوں کی حرکت ۷/۵۷؛ بادلوں کی حرکت کے اسباب ۷/۵۷ نیز ر_ ک بنی اسرائیل //بارش:_ برسنا ۷/۵۷، ۸/۱۱؛_ کا کردار ۷/۷۵، ۸۵؛_ کی نعمت ۸/۱۱؛_ کی رحمت ۷/۷۵؛ رحمت کی_ ۷/۵۸ نیز ر_ ک غزوہ بدر

باطل:_سے استفادہ ۷/ ۱۸۱؛_کی تشخیص ۸/ ۲۹، ۳۱؛_کی شکست ۸/ ۷؛_کی شکست کے اسباب ۸/ ۷؛_کی نابودی ۸/ ۸؛
_کی نابودی کے اسباب ۸/ ۸نیز ر_ک حق اور باطل معبودباطل معبودان: ۷/ ۴۱
_معبودوں سے اجتناب ۷/ ۴۰؛_معبودوں سے درخواست ۷/ ۱۹۳؛_ سے مدد طلب کرنا ۷/ ۱۹۷؛_کا امتحان
۷/ ۱۹۴؛_کاکھوکھلا ہونا ۷/ ۴۱؛_کا قیامت میں ہونا ۷/ ۵۳؛_کا مجسمہ ۷/ ۱۹۸۸۱۹۵؛_کا مخلوق ہونا ۷/ ۱۹۱؛_کی حقیقت
۷/ ۱۹۴؛_کی طرف رجحان ۷/ ۱۳۸؛_کی عبادت ۷/ ۴۱، ۱۹۵؛_کی مملوکیت ۷/ ۱۹۴، ۱۳۸؛_کی ناتوانی ۷/ ۱۹۱، ۱۹۲،
۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۷، ۱۹۸نیز ر_ک بنی اسرائی ل، کفر، قوم عاد، مشرکین

بت:بتوں سے استمداد ۷/ ۱۹۷؛بتوں کی آنکھیں ۷/ ۱۹۸؛ بتوں کی ناتوانی ۷/ ۱۹۵؛بتوں کے جوارح ۷/ ۱۹۵، ۱۹۸

بت پرست لوگ:بت پرستوں کا انجام ۷/ ۱۵۲؛بت پرستوں کی بے عقلی ۷/ ۱۹۹؛ بت پرستوں کی سزا ۷/ ۱۵۲؛بت
پرستوں کے اعمال ۷/ ۱۳۹؛ موسی علیہ السلام کے زمانے کے_ ۷/ ۱۳۸

بت پرستي:_ سے اجتناب کے اسباب ۷/ ۱۳۱؛_کا بے نتیجہ ہونا ۷/ ۱۳۹؛_کافساد ۷/ ۱۳۹؛_کے آثار ۷/ ۱۴۰؛ موسی
علیہ السلام کے زمانے میں_ ۷/ ۱۳۸؛نیز ر_ک بت پرست لوگ، بنی اسرائیل اور مشرکین

بت تراشي:ر_ک مشکرین

بخشا: ر_ک عفو

بدلوگ: ر_ک انتقاد

بدعت:_کا ظلم ۷/ ۱٦۲؛_کے خلاف مبارزہ ۷/ ۱۵۷؛ ناپسندیدہ رسم و رواج کی_ ۷/ ۸۰؛ ناپسندیدہ عمل کي_ ۷/ ۸۰
نیز ر_ک مسیحی اوریہودي

براءت: ر_ک تبری

برادري: صدر اسلام کے دوران_ ۸/ ۷۵

برزخ: ر_ک عالم برزخ

برکت: آسماني_ ۷/ ٩٦؛ اقسام_ ۷/ ٩٦؛_کے اسباب

۷/۵۴;_کے منابع ۷/۹۶;زمیني_۷/۹۶; موجبات_۷/۹۶نیز ر_ ک آسمان، زمین، بابرکت سرزمین اور محمد(ص)

برہان:_کا سبب و منشا ۷/۷۱نیز ر_ ک احتجاج، انبیاء، عقیدہ اورہدایت

بشارت:تاثیر_کی شرایط ۷/۱۸۸نیز ر_ ک اصحاب اعراف، انبیاء، انجیل، انصار، اہل بہشت، بنی اسرائی ل، ، تورات، خدا، غزوہ بدر، فتح، فرعون، فرعون کے جادوگر، گناہ، مدین، مسلمان، مؤمنین، مہاجرین اورہوا_

بصیرت:_سے محرومیت ۸/۲۹;_کا عطا کرنا ۸/۲۹;_کی اہمیت ۸/۲۹;_کی علائم ۷/۳۶;_کے آثار ۸/۲۹;_کے اسباب ۸/۲۹;،نیز ر_ ک شناخت، علم، مؤمنین اور متقین_

بلاء:_ ختم ہونے کا زمینہ ۷/۱۳۵;_کے آثار ۷/۹۴; فلسفہء_۷/۱۳۰، ۱۳۱; نزول_ کا سبب ۷/۱۳۱

بلعم باعورا:_ اور کتا ۷/۱۷۶;۸کا ارتداد ۷/۱۷۵، ۱۷۶;_کا ایمان ۷/۱۷۶;_کا علم ۷/۱۷۶;_کو آیات دی جانا، ۷/۱۷۵، ۱۷۶;_کی خواہشات پرستی ۷/۱۷۵;_کی دنیا طلبی ۷/۱۷۶;_کی گمراہی ۷/۱۷۵;_کی محرومیت ۷/۱۷۶;_کے حالات ۷/۱۷۶

بندر:ر_ ک مسخظ بندگي:ر_ ک عبودیت

بنی اسرائی ل:اسباط_۷/۱۶۰; اسباط_ کے چشمے ۷/۱۶۰;اسباط_ کے گوسالہ پرستوں کی تہدید ۷/۱۵۲;بشارت_ ۷/۱۲۸، ۱۳۷، ۱۶۱;_اور باطل معبود ۷/۱۳۸;_اور بت پرستی ۷/۱۲۸;_اور تورات ۷/۱۷۱;_ اور حقیقی معبود ۷/۱۳۸; _اور کوہ طور ۷/۱۷۱;_اور موسی ﷣ ۷/۱۲۹، ۱۳۸، ۱۶۰۸;_اور میقات موسی ﷣ ۷/۱۵۰;_پر امتنان و احسان ۷/۱۶۱;_پر بادل کا سایہ ۷/۱۶۰;_پر ظلم ۷/۱۳۷;_دوران موسی ﷣ میں ۷/۱۰۵، ۱۲۷، ۱۳۷، ۱۴۰، ۱۴۲;_سے وعدہ ۷/۱۳۷، ۱۵;_کا ارتداد ۷/۱۴۸;_کا استخلاف ۷/۱۳۷۸;_کا استضعاف ۷/۱۳۷;_کا اقرار ۷/۱۴۹;_کا امتحان ۷/۱۲۹; ۱۴۱، ۱۵۵;_کا خوف ۷/ ۱۷۱;_کا دریا کو عبور کرنا ۷/ ۱۳۸، ۱۴۲، ۱۶۰;_کا شرک ۷/۱۵۰;_کا شکنجہ ۷/۱۴۱;_کا صبر ۷/۱۳۷;_کا طعام ۷/۱۶۰;_کا ظلم ۷/۱۴۸، ۱۶۰;_کا عذاب ۷/۱۶۲،۱۵۶;_کا عقیدہ ۷/۱۳۸;_کا عمل صالح ۷/۱۴۷;_کا کفران ۷/۱۳۸، ۱۶۰;_کا گرمی میں مبتلا ہونا ۷/۱۶۰;_کا گناہ ۷/۱۶۱;_کا گوسالہ ۷/۱۴۸;_کا مبارزہ ۷/۱۲۷;_کو خبردار کیے اجانا ۷/۱۲۹، ۱۴۶;_کو دعوت ۷/۱۴۵;_کی آسمانی کتاب ۷/۱۷۱;_کی آگاہی و علم ۷/۱۴۹;_کی آلودگی ۷/۱۵۰;_کی

ابتلاء ۷/۱۴۱، ۱۶۰؛ _کی اجتماعی زندگی ۷۷/۱۶۰؛ _کی اقلیت /۱۵۹؛ _کی امیدواری ۷/۱۴۹؛ _کی اولاد کا قتل ۷/۱۲۷، ۱۴۱؛ _کی بت پرستی ۷/۱۴۰؛ _کی برتری ۷/۱۴۰؛ _کی پشیمانی ۷/۱۴۹؛ _کی تاریخ ۷//۱۲۷، ۱۳۴۸۱۲۹، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۵، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۷۱؛ _کی توبہ ۷/۱۴۹؛ _کی توقعات ۷/۱۲۹؛ _کی جہالت ۷/۱۳۸، ۱۳۹؛ _کی حاکمیت ۷/۱۲۹، ۸؛ _کی حرام خوری ۷/۱۶۰؛ _کی خواہشات ۷/۱۳۸، ۱۶۰؛ _کی دنیوی سزا ۷/۱۵۲؛ _کی روزی ۴/۱۶۰؛ _کی رہبری ۷/۱۰۵، ۱۴۲؛ _کی سرزنش ۷/۱۵۰؛ _کی سکونت ۱۶۱؛ _کی شکست ۷/۱۲۸؛ _کی عورتوں کا استثمار ۷/۱۴۱؛ _کی عورتوں کا استحیاء (زندہ رکھنا) ۷/۱۲۷، ۱۴۱؛ _کی عورتوں کا دکھ ۷/ ۱۴۱؛ _کی غذاء ۷/۱۶۰؛ _کی کامیابی کی شرائط ۷/۱۴۵؛ _کی گمراہی ۷/۱۴۹؛ _کی گرمی سے نجات ۷/۱۶۰؛ _کی گوسالہ پرستی ۷/۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲؛ _کی گوسالہ پرستی کا زمینہ ۷/۱۴۸، ۱۵۰؛ _کی گوسالہ پرستی کا فتنہ ۷/۱۵۴؛ _کی مسؤلیت ۷/۱۴۵، ۱۶۱، ۱۷۱؛ _کی مشکلات ۷/۱۶۰؛ _کی مغفرت ۷/۱۶۱؛ _کی نافرمانی ۷/۱۶۲؛ _کی نجات ۷/۱۰۵، ۱۱۰، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۴۱؛ _کی نجات کا سبب ۷/۱۴۱؛ _کی نسل ۷/۱۶۰؛ _کی نعمتیں ۷/۱۳۸، ۱۴۱، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲؛ _کی ہجرت ۷/۱۰۵؛ _کی ہدایت کا زمینہ ۷/۱۵۵؛ _کی ہدایت کرنے والے ۷/۱۵۹؛ _کی ہٹ دھرمی ۷/۱۷۱؛ _کے اضلال کا زمینہ ۷/۱۵۵؛ _کے بارہ چشمے ۷/۱۶۰؛ _کے باطل معبود ۷/۱۳۸؛ _کے بہترین افراد ۷/۱۵۵؛ _کے بے گناہ لوگ ۷/۱۶۱؛ _کے تائب گوسالہ پرست ۷/۱۵۳؛ _کے تائبین کی مغفرت ۷/۱۵۳؛ _کے حرام خور ۷/۱۶۲ _کے دشمن ۷/۱۲۹؛ _کے رجحانات ۷/۱۳۸، ۱۴۰؛ _کے سچے معبود ۷/۱۳۸؛ _کے ظالمین ۷/۱۶۲؛ _کے عادل لوگ ۷/۱۵۹؛ _کے فاسقوں کی سرزمین ۷/۱۴۵؛ _کے فاسقین پر فتح ۷/۱۴۵؛ _کے فاسقین کی تہدید ۷/۱۴۵؛ _کے فضائل ۷/۱۴۰؛ _کے کفار ۷/۱۳۶؛ ۱۶۰؛ _کے گوسالہ پرستوں کی تہدید ۷/۱۴۲؛ _کے گوسالہ پرستوں کی توبہ ۷/۱۵۳؛ _کے گوسالہ پرستوں کی ذلت ۷/۱۵۲؛ _کی گوسالہ پرستوں کی سازش ۷/۱۵۰؛ _کے گوسالہ پرستوں کی سزا ۷/۱۵۴؛ _کے گوسالہ پرستوں کی مغفرت ۷/۱۵۳؛ _کے گوسالہ پرستوں کے خلاف جنگ ۷/۱۵۰؛ _کے گوسالہ پرستوں کے مغضوبین ۷/۱۵۲؛ _کے گوسالہ کی آواز ۷/۱۴۸؛ _کے گناہ گار ۷/۱۴۲؛ _کے محسنین کا اجر ۷/۱۶۱؛ _کے محسنین کے اطاعت ۷/۱۶۱؛ _کے محسنین کے مغفرت ۷/۱۶۱؛ _کے محسنین ۷/ ۱۶۱؛ _کے مفسدین کی سازش ۷/۱۴۲؛ _کے مفسدین کی نافرمانی ۷/۱۶۲؛ _کے ناپسندیدہ رجحانات ۷/۱۳۸، ۱۴۰؛ _میں امید پیدا کی جانا ۷/۱۲۹؛ _میں پانی کی کمی ۷/۱۶۰؛ _میں غذا کی

کمی ۵/۱۶۰;_میں قحط ۷/۱۶۰;_میں مجسمہ سازی ۷/۱۴۸;_وہارون کے مشرکین ۷/۱۵۰;_وہارون عليه‌السلام کے گوسالہ پرست ۷/۱۵۰; حاکمیت _۷/۱۲۹، ۱۳۷; سعادت _کی شرائط ۷/۱۵۶ ; عادلین_کی قضاوت ۷/۱۵۹;فاسقین_کا انجام ۷/۱۳۵; قدرت _۷/۱۱۰;متکبرین_کو خبردار کۓ اجانا ۷/۱۳۶;موسی عليه‌السلام کے دور میں_کی زندگی ۷/۱۶۰; میقات میں _کی لغزش۷/۱۵۵ ; میقات میں _کے حالات ۷/۱۵۵;میقات میں _کے مرد۷/۱۵۵نیزر_ک آل فرعون، موسی عليه‌السلام اورہارون(ع)

بہانہ جوئي:ر_ک قوم ثمود

بہراپن :ر_ک حق

بہشت:_اور جہنم کا فاصلہ ۷/۵۰;_سے پہلے تمز کےہ ۷/۴۳;_کا وعدہ ۷/۴۴;_کی ابدیت ۷/۴۲، ۴۳;_کی قدر و منزلت ۷/۴۳;_کی نہروں کا تعدد ۷/۴۳;_کی نہروں کا جاری ہونا ۷/۴۳ ;_کے موجبات ۷/۴۳ ;_میں امن و امنیت ۷/۴۶، ۴۹;_میں حقائق کا ظہور ۷/۴۳;_میں زندگی ۷/۴۹;_میں سلامتی ۷/۴۶ ;_میں غم و اندوہ ۷/۴۹;_میں وارد ہونا ۷/۴۹;_میں وارد ہونے کے آثار ۷/۴۳;بہشتی نعمتوں کی تحریم ۷/۵۰;بہشتی نہروں کی صفات ۷/۴۳;بہشتی نہریں ۷/۴۳;موانع_۷/۵۱; نعمات _۷/۴۳، ۴۴، ۴۹، ۵۱نیزر_ک اہل بہشت، شکر اور مؤمنین

بے استعدادي:_کی نشانیاں ۷/۲۳

بیت المقدس:_کا دروازہ ۷/۱۶۱;_کی آبادانی ۷/۱۶۱;_کی فضیلت ۷/۱۶۱;_میں داخل ہونے کے آداب ۷/۱۶۱، ۱۶۲ ;تاریخ_۷/۱۶۱; موسی عليه‌السلام کے دور میں_۷/۱۶۱;

بے باکي:ر_ک شجاعت

بے تقوی افراد:۷/۲۰۲_کا انجام ۷/۹۸;_کی گمراہی ۷/۲۰۲;_کی ہلاکت ۷/۹۷نیزر_ک شیطان

بے تقوی ہونا:بے تقوی ہونے کا زمینہ ۸/۱;بے تقوی ہونے کی نشانیاں ۸/۳۴;بے تقوی ہونے کے آثار ۸/۲۹، ۵۶;بے تقوے ہونے کے مواقع ۸/۶۹;

بیٹا:ر_ک بنی اسرائی ل

بے جا توقع :۷/۸۸، ۸/۴۲،

بے عقلي:_کی نشانیاں ۷/۱۹۵نیز ر_ک بت پرست اور مشرکین

بے گناہ افراد:بے گناہوں کا عذاب میں مبتلا ہونا ۸/۲۵; بے گناہوں کی ہلاکت ۷/۱۵۵

.بیمار دل افراد:_اور اسلام ۸/۴۹

بے منطقي:ر_ک بنی اسرائی ل، شرک اور لواط

بیّنات:ر_ک خدا اور شعیب(ع)

بینائی :_میں تصرف ۸/۴۴نیز ر_ک آنکھ اور خطائے باصرہ

بینش:غلط_اور بصیرت کے موجبات ۷/۹۵

بے ہوشي:ر_ک موسی (ع)

"پ"

پاداش (بدلہ):_کی تضمین ۸/۶۰;_کے موجبات ۸/۴;_میں عدالت ۸/۶۰; مراتب_۷/۱۶۱;

(خاص موارد اپنے اپنے موضوع کے تحت تلاش کئے جائیں)

پارسا افراد:ر_ک :متقین

پارسائی :ر_ک تقوی

پاک لوگ:پاکوں کی تشخیص ۸/۳۷;قیامت کے دن_ ۸/۳۷

پاکي:_کی قدر و قیمت ۸/۱۱;_کی نشانیاں ۷/۵۸;_کے آثار ۷/۵۸;

نیز ر_ک اہل بہشت، لوط علیہ السلام ، مؤمنین اور موجودات

پانی :_کے چشمے ۷/۱۶۰نیز ر_ک بنی اسرائیل اور اہل جہنم

پاؤں :_ قطع ہونا ۷/۱۲۴

پائی داري:ر_ ک :استقامت

پتھر:پتھروں کی بارش ۷/۸۴;پتھروں کی بارش کی درخواست ۸/۳۲نیزر_ ک موسی (ع)

پرستش:ر_ ک عبادت

پریشاني:_ ختم ہونے کے اسباب ۸/۱۱;_ کے اسباب ۸/۱۱نیزر_ ک اہل بہشت، بنی اسرائی ل، غزوہ بدر، مسلمان، موسی علیہ السلام اورنوح(ع)

پشیماني:_ کے عوامل ۸/۳٦_نیزر_ ک بنی اسرائی ل، قرآن، قریش، قیامت، گوسالہ پرستی اور موسی (ع)

پلید لوگ: ۸/۳۷پلیدوں کا جہنم میں ہونا ۸/۳۷;پلیدوں کی تشخیص ۸/۳۷;قیامت کے دن_ ۸/۳۷;

پلیدي:_کی تشخیص ۷/۳۸;_کے آثار ۷/۷۱;_کے اسباب ۷/۷۱، ۸/۱۱نیزر_ ک غزوہ بدر، قوم عاد اورکفار

پند:ر_ ک عبرت

پھانسی :_کی دھمکی : ۷/۱۲۴

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :ر_ ک محمد(ص)

پیکار:ر_ ک جنگ و جہاد

پیمان:ر_ ک عہد

پیمان شکني:ر_ ک :عہد شکني

"ت"

تاریخ:_ سے آگاہی کے آثار۸/٦۲;_ سے عبرت ۷/۷۴، ۸۰، ۸٦، ۹۲، ۹۷، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۳۱، ۱٦۱، ۱٦۴، ۱٦۷، ۱۷۵، ۱۷٦، ۸/۷، ۱۸، ۳۰، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۴۹، ۱۳۷، ۱۳۱، ۱٦۷، ۱٦۸، ۸/۲٦; تحقیقی_ ۷/ ۸۴; مطالعہ_کی اہمیت ۷/۸٦;

مطالعہ _ کے آثار ۷/ ۴۷_

(منقول تاریخ کے دوسرے تمام موارد اپنے اپنے موضوع کے تحت تلاش کئے جائیں)

تالی بجانا: رـ ک مسجد الحرام

تألیف قلوب: _کی نعمت ۸ / ۶۳؛ _کے آثار ۸/ ۶۳؛ _کے اسباب ۸/ ۶۳؛نیز رـ ک اعراب اور مؤمنین

تبدل انواع: ۷/ ۱۶۶تبری (اظہار براءت): شرک سے _ ۷/ ۶۶، ۸۹؛ کفار سے _ ۸/ ۴۸نیز رـ ک افتراء، شعیب علیہ السلام اور شیطان

تبلیغ: _ سے اعراض کرنے والوں کا گونگا ہونا ۸/ ۲۲؛ _کا طریقہ ۷/ ۸۵، ۶۵، ۶۹، ۷۳، ۸۶، ۹۲، ۸/ ۳۸؛ _میں احساسات ۷/ ۶۵؛ _میں احساسات ابھارنا ۷/ ۸۵؛ _میں احساسات کے آثار ۷/ ۷۳؛ _میں استقامت ۷/ ۶۲، ۶۸؛ _میں استقامت کا زمینہ ۷/ ۶۲؛ _میں استقامت کے اسباب ۷/ ۶۸؛ _میں صبر ۷/ ۶۱، ۷۶؛ _میں منافع پرستی ۷/ ۹۳؛ _میں موعظہ ۷/ ۹۳؛ _میں موقع سے فائدہ اٹھانا ۸/ ۷۰؛ _میں ہمدردی ۷/ ۶۱، ۶۷نیز رـ ک انبیاء، دین اور قوم ثمود

تجاوز: _سے ممانعت ۷/ ۱۶۳؛ موارد _ ۷/ ۵۵، ۸۱نیز رـ ک ایلہ، عورت، قوم ثمود، قوم لوط _

تحدّي (چیلنج): _کی دعوت ۷/ ۱۹۵

تحریف: رـ ک دین

تحزّب (حزب بنانا): _کی اہمیت ۸/ ۷۵

تحقیر: رـ ک مؤمنین

تحقیق: رـ ک تاریخ، مجرمین، مفسدین

تحلیل: جاہلانہ تجزیہ و _: ۷/ ۱۳۱

تحیّر: _ سے نجات کے موانع ۷/ ۱۸۶نیز رـ ک قرآن

تخریب: رـ ک وسائل اورزمین

ترازو:_ میں وزن کرنا ۷/۸۵

تربیت:اسباب_۷/۴۳، ۴۴، ۸؛_میں مؤثر اسباب و عوامل ۸/۲٦؛ زینہ_۷/۱۳۱؛ طریقہ ء_۷/ ۸۵

ترکہ:_کی قدر و قیمت ۷/۴۳

تسبیح:ر_ک مقربین اور موسی (ع)

تسلیم:_کا معیار ۷/۸۹؛_کی نشانیاں ۷/ ۱۲۰؛_کے اسباب ۷/۹۴؛خدا کے سامنے_ہونے کی اہمیت ۷/۹۴؛ مشیت خدا کے سامنے_ ہونا ۷/۹۸؛

تشبیہات:پودوں کے اگنے سے تشبیہ ۷/۵۷؛چوپایوں سے تشبیہ ۷/ ۱۷۹؛طیب و پاک سرزمین سے تشبیہ ۷/۵۸؛ کتے سے تشبیہ ۷/ ۱۷٦

تصرفات:جائز_۸/٦۹؛ ممنوع_۸/٦۹

تضرع:_ ترک کرنا ۷/۵۵؛_کا زینہ ۷/۹۴؛_کی ارزش ۷/۹۴؛_کی اہمیت ۷/۹۴؛نیز ر_ ک دعا

تطفیف:ر_ک کم فروشي

تطہیر:_کی اہمیت ۸/۱۱؛_ نجاست ۸/۱۱نیز ر_ ک مجاہدین

تطیّر:_کا سبب ۷/۱۳۱نیز ر_ ک موسی (ع)

تعصب:ر_ک قوم عاد

تعطیل:ر_ ک ہفتہ

تعقل:پسندیدہ_۷/۱٦۹؛_سے عاری افراد ۷/۱٦۹، ۱۹۹؛ صحیح_کی نشانیاں ۷/٦۴؛ عدم_کے آثار ۷/۱٦۹نیز ر_ ک تفکر

تعلیم:ر_ک دین اور آسمانی کتب

تغذیہ:ر_ک بنی اسرائ ل

تفرقہ:

ر_ ک اختلاف

تفکر: آفرینش میں_ ۷/۱۸۵; _سے عاری لوگ ۷/۱۸۵ _کی اہمیت ۷/۱۴۶، ۱۸۳; _کی دعوت ۷/۱۸۳; _کے آثار ۷/۱۸۳، ۱۸۵; زمین کے ملکوت میں_ ۷/۱۸۵; زینہ_ ۷/۱۴۶; سرنوشت کے بارے میں_ ۷/۱۴۶; ملکوت آسمان کے بارے میں_ ۷/۱۸۵; موجودات کے ملکوت میں_ ۷/۱۸۵ نیز ر_ ک تعقل

تقرّب: _کی شرائط ۷/۱۴۶; _کے اسباب ۷/۱۴۶، ۲۰۶; _کے موانع ۷/۱۴۶ نیز ر_ ک محمد ﷺ اور مقرّبین

تقلید: آباء واجداد کی_ ۷/۷۰; ناپسندیدہ_ ۷/۱۳۹ نیز ر_ ک عقیدہ اور مقربین

تقوی: آسمانی کتب میں_ ۷/۱۴۱; _کا زینہ ۷/۶۳، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۸/۵۲; _کی اہمیت ۷/۶۳، ۹۸، ۱۲۸، ۱۴۱، ۸/۱، ۲۹، ۳۴; _کی دعوت ۷/۶۳; _کی نشانیاں ۷/۱۲۸، ۱۶۹; _کے آثار ۷/۹۶، ۱۵۶، ۱۶۹، ۲۰۱، ۸/۱، ۲۹; _کے اسباب ۷/۱۴۱; تورات میں_ ۷/۱۴۱

تکامل: ر_ ک انسان اور رشد

تکبّر: _ترک کرنے کے اسباب ۸/۴۷; _سے اجتناب ۸/۴۷; _کا منشاء ۷/۱۴۶، ۸/۴۸; _کی تحسین ۸/۴۸; _کے آثار ۷/۱۴۶، ۲۰۶; _کے اسباب ۷/۱۴۶ نیز ر_ ک استکبار، کفار، مکہ اور متکبرین

تکلیف (فریضہ): پُر مشقت_ کا رفع ہونا ۷/۱۵۷; ترک فرائض کا زینہ ۷/۱۶۳; فریضے پر عمل ۷/۴۲; فریضے پر عمل کا زینہ ۷/۶۸، ۸/۲۴; فریضے پر عمل کے اسباب ۸/۳; فریضے پر قدرت ۸/۶۶; فریضے سے اظہار ناپسندیدگی ۸/۵; فریضہ عائد ہونے کی کیفیت ۸/۲۰; _کا علم ۸/۲۰; فریضے کی شرائط ۷/۴۲

تلاوت: ر_ ک قرآن

تمدن: ر_ ک قوم ثمود

تمرد: ر_ ک عصیان

تمسخر: ر_ ک استہزاء

تنبہ:

_ کے اسباب ٣٩/٧، ٩٥; _ کے موانع ١٣١/٧

تنگدستي: ر_ ک کفار

توابین: _ کی مغفرت ١٥٣/٧، ١٦٧ نیز ر_ ک توبہ

تواضع: ر_ ک مقربین اور ملاءکہ

توبہ: _ کا زینہ ٩٤/٧; _ کی اہمیت ١٣٣/٧، ١٥٣، ٣٣/٨; _ کے آثار ١٥٣/٧، ١٥٦، ٣٣/٨٨١٦٧; قبول_ ٣٣/٨; قبول_ کی شرائط ١٥٣/٧; گوسالہ پرستی سے_ ١٥٣/٧; موارد_ ١٣٣/٧; ناپسندیدہ عمل سے_ ١٤٣/٦; نیز ر_ ک امم، موسی علیہ السلام کے برگزیدہ افراد، بنی اسرائیل اور موسی (ع)

توحید: ادیان میں_ عبادی ٥٩/٧; اقسام_ ٥٦/٧; انکار_ کی سزا ٧١/٧; تحکیم_ کے اسباب ٧/٨; تعلیمات_ ٧/٨; تکذیب _ ٦٤/٧; _ افعالی ٧٤/٧، ١٩٠، ١٠/٨; _ افعالی کی اہمیت ١٢٩/٧; _ اور قدرتی اسباب ٦٤/٨; _ پر استقامت ٨٩/٧; _ پر استقامت کے اسباب ١٤١/٧; _ ربوبی کے آثار ٢/٨; _ عبادی ٧٤/٧، ١٤٠، ١٥٣، ١٥٨، ١٩١; _ عبادی ترک کرنے کی سزا، ٦٥/٧; _ عبادی سے اعراض کی سزا، ٧٠/٧; _ عبادی کا زینہ ١٤١/٧، ١٥٨; _ عبادی کی اہمیت ٥٩/٧، ٥٦، ٧١، ٧٣، ٨٥; _ عبادی کے آثار ٨٥/٧; _ عملی ٦٥/٧، ٧٣، ٨٥; _ عملی کا منشاء ٥٩/٧; _ کی اشاعت ٨/٨; _ کی دعوت ٥٩/٧، ٧٠، ٧٣، ٨٥; _ کی طرف رجحان کے آثار ٩٠/٧; _ کی طرف رجحان کے موانع ٧١/٧; _ کے آثار ٨٥/٧، ٣٢/٨، ٥٦; _ نظری ٥٩/٧، ٦٥، ٧٣، ٨٥; حقانیت _ کے دلائل ٨٥/٧، ٣٢/٨; قبول_ کے آثار ٧٠/٨ نیز ر_ ک انسان، ایمان، شعیب علیہ السلام، عقیدہ، قوم عاد اور موسی (ع)

تورات: ابلاغ_ کے موانع ١٥٠/٧; الواح_ ١٣٥/٧، ١٥٤; الواح_ کی خصوصیت ١٣٥/٧; تبلیغ_ کا زینہ ١٥٤/٧; تکذیب_ کے آثار ١٤٧/٧; تعلیمات_ ١٣٥/٧، ١٥٤، ١٤٩، ١٧١; تعلیمات_ حاصل کرنا ١٣٥/٧; تعلیمات_ سے استفادہ ١٥٤/٧; تعلیمات_ کے فہم کے موانع ١٣٦/٧; _ اور زمانے کے تقاضے ١٣٥/٧; _ پر عامل افراد ١٧٠/٧; _ پر عمل ١٣٥/٧، ١٧٠; _ پر عمل کرنے کا اجر ١٧٠/٧; _ کا آسمانی کتب میں سے ہونا ١٧١/٧; _ کا کردار ١٧١/٧; _ کا ہدایت کرنا ١٣٥/٧، ١٥٤; _ کی بشارتیں ١٥٧/٧; _ کی خصوصیت ١٣٥/٧; دنیا از نظر_ ١٦٩/٧; رحمت_ ١٥٤/٧; فہم_ سے محرومیت ١٣٦/٧; محرّمات_ ١٦٩/٧; مواعظ_ ١٣٥/٧; نزول_ کے خصوصیت

۱۳۵/۷نیز ر_ک ایمان، بنی اسرائی ل، عقیدہ، محمد ﷺ موسی ؑ اوریہود

توسّل:انبیاء سے_۷/۱۶۰;_کا جواز۷/۱۶۰ ;_کے احکام۷/۱۶۰

توفیق:_سلب ہونے کے اسباب ۸/۵۵;_سے بہرہ مندی ۸/۲۳;_سے محرومیت ۸/۲۳;_کے اسباب ۷/۴۰ ۸۱

توکّل:_بر خدا کا زینہ ۸/۴۹;_بر خدا کے اسباب ۸/۲، ۶۱; خدا پر_۷/۸۹، ۸/۲، ۴/۴۹ ۸ ۶۱، ۶۴;خدا پر_کی اہمیت ۷/۸۹، ۶۱; خدا پر_کی قدر و قیمت ۸/۲; خدا پر_کے آثار ۷/۸۹، ۸/۳، ۴۹، ۶۱; غیر خدا پر_کے موانع ۸/۲

نیز ر_ک انبیاء، متوکلین، مؤمنین، مسلمان اور منافقین

تہمت:_کا ردّ ۷/۶۷;_کے خلاف مبارزہ ۷/۶۱; جاہلانہ_۷/۱۳۱; جھوٹ بولنے کی_۷/۶۶; سفاہت کی_۷/۶۶

نیز ر_ک آل فرعون، افتراء، خوف، قرآن، محمد ﷺ موسی ؑ اور ھود(ع)

تہوّر:ر_ک شجاعت

"ث"

ثقافت :ثقافتی آسیب شناسی ۷/۱۳۸

ثقافتی یلغار :_سے لاپرواہی ۷/۱۵۰;_کے خلاف مبارزہ ۷/۱۵۰

ثواب:ر_ک پاداش

"ج"

جادو:آنکھ کا_۷/۱۶۶;_کا ناپائی دار ہونا ۷/۱۱۷;_کی تاثیر ۷/۱۱۶;_کی تاریخ ۷/۱۱۲;_کی حقیقت ۷/۱۱۷ ۸;سرزمین مصر میں_۷/۱۱۲;موسی ؑ کے دور میں_۷/۱۱۲;نیز ر_ک فرعون کے جادوگر، معجزہ اور موسی (ع)

جانور:بدترین_۷/۱۷۹، ۸/۲۲

جاہل لوگ: ۷/۱۳۸

جاہل لوگوں سے مدارا ۷/۱۹۹؛جاہل لوگوں کا عفو ۷/۱۹۹؛نیز ر_ک جہل

جبر و اختیار: ۷/۱۷۹، ۱۸۶، ۸/۱۷، ۴۷

جرم:ر_ک قوم لوط، کفار، گناہ اور مشرکین

جڑی بوٹیاں :جڑی بوٹیوں کا اگنا ۷/۵۷، ۵۸؛جڑی بوٹیو ں کا مالک ۷/ ۵۷

جزا:ر_ک پاداش، کیفر اور جزائی نظام

جمعیت (آبادي):کثرت جمعیت جیسی نعمت ۷/۸۶نیز ر_ک مدین

جلاوطن کرنا:جلاوطنی کی دھمکی ۷/۸۸نیز ر_ک شعیب علیہ السلام ، لوط علیہ السلام اور محمد(ص)

جنگ:_شروع کرنے سے اجتناب ۸/۱۹؛_کے آثار ۸/۳۶؛_کے آداب ۸/۳۶، ۴۷؛_کے احکام ۸/۶۷؛_میں اتحاد ۸/۴۳؛_میں استقامت ۸/۴۵؛_میں استقامت کی اہمیت ۸/۶۶؛_میں افواج کی کثرت ۸/۱۹؛_میں حکمت عملی ۸/۱۶؛_میں سستی کے آثار ۸/۳۶؛_میں سستی کے اسباب ۸/۴۳، ۴۶؛_میں شکست کے اسباب ۸/۴۳؛_میں شکست کے موانع ۸/۶۸؛_میں صلح و_بندی ۸/۶۱؛_میں فتح ۸/۶۷؛_میں کامیابی کے اسباب ۸/۴۳، ۶۷؛_میں مادی رجحان ۸/۶۷؛_میں مصلحتوں کا لحاظ ۸/۶۷؛جنگی انتظامات مکمل کرنا ۸/۶۰ ؛جنگی حکمت عملی ۸/۶۷؛جنگی وسائل ۸/۶۰؛جنگی وسائل و اجزار کا پورا کے اجانا ۸/۶۰؛دشمنان دین سے_۸/۴۵، ۴۶، ۶۰؛دشمنوں سے_۸/۳۶؛صدر اسلام میں جنگی وسائل و اجزار ۸/۶۰؛قدرتی اسباب اور_۸/۱۱؛کفار سے_۸/۶۲،۴۳؛محارب کفار سے_۸/۵۷؛محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ _۸/۴۰؛محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ_کے آثار ۸/۴۰؛مسلمانوں کے ساتھ_۸/۴۲، ۴۳؛مسلمانوں کے ساتھ_۸/۴۰؛مشرکین مکہ سے_۸/۷؛مؤمنین سے_۸/۳۸، ۶۵نیز ر_ک جہاد، ذکر، صلح، عسکری تیاري، عسکری حکمت عملي، عسکری حیثیت، عسکری قوت، عسکری کمانڈ اور غزوہ بدر

جنون:ر_ک محمد(ص)

جنات:ادراک سے محروم_۷/۱۷۹؛_جہنم میں ۷/۱۷۹؛_کا ادراک ۷/۱۷۹؛_کا انجام ۷/۱۷۹؛_کا قلب ۷/۱۷۹؛_کی آنکھ ۷/۱۷۹؛_کی سرنوشت میں مؤثر اسباب ۷/۱۷۹؛_کی

مسؤلیت ۷/۱۷۹;_ کے فرائض ۷/۸۰، ۱۷۹;_ کے کان ۷/۱۷۹; خلقت_کا فلسفہ ۷/۱۷۹; سرنوشت_کا منشاء ۷/۱۷۹;عادل_۷/۱۸۱; ہدایت کرنے والے_۷/۱۸۱

جواب :ر_ک کفار

جُوں :ر_ک عذاب

جہاد:آداب_۸/۱۱، ۱۲، ۳۵، ۴۷;ابتدائی_۸/۱۵; احکام_۸/۱۵، ۱۶، ۱۹، ۲۰، ۶۵، ۶۶، ۶۸; اہمیت_۸/۴۱، ۷۲;اقسام_۸/۱۵;جان کے ذریعے_۸/۷۲;_ابتدائی کی مشروعیت ۸/۷;_ترک کرنا ۸/۱۵، ۷۴;_ترک کرنے کا جواز ۸/۱۶;_سے فرار کی حرمت ۸/۱۵;_سے فرار کی سزا ۸/۱۶ ;_سے کراہت ۸/۷;_کا ارادہ ۸/۷۵;_کا مسؤل ۸/۷۲;_کی ارزش ۸/۶۰، ۷۲، ۷۴;_کی تشویق ۸/۶۵;_کی شرائط ۸/۱۱، ۶۵;_کی ضروریات پوری کرنے کا اجر ۸/۶۰;_کے آثار ۸/۲۴، ۳۹، ۴۵، ۶۰، ۷۴، ۷۵;_کے لئے آمادگی ۸/۱۱;_میں استغاثہ ۸/۹;_میں استقامت ۸/۱۵، ۶۵، ۶۶;_میں تحریک کرنا (ابھارنا) ۸/۱۲;_میں دعا ۸/۹;_میں صبر ۸/۶۵;_میں نظم ۸/۹ حکم_میں نسخ ۸/۶۶; خوف_۸/۶; دشمنوں کے ساتھ_۸/۹، ۱۶، ۲۴، ۳۹، ۴۰، ۶۵، ۶۶، ۷۲;فلسفہ_۸/۸، ۱۹، ۳۹، ۷۴;مال کے ذریعے_۷/۷۲; مشرکین قریش کے ساتھ_۸/۷; مشرکین کے ساتھ_۸/۱۱، ۱۸;مشرکین مکہ کے ساتھ_۸/۵، ۷; مفسدین کے ساتھ_۸/۴۰

نیزر_ک غزوہ احد، غزوہ بدر، مؤمنین اور محمد(ص)

جہان:ر_ک آفرینش

جہان بینی (نظریہ کائنات):توحیدی_۷/۶۹ ۸ ۷۴;_اور ائی ڈیالوجی ۷/۵۵ ، ۵۹، ۶۵، ۷۳، ۸۵، ۹۸، ۱۲۰، ۸/۳;_کے آثار ۸/۳; غلط_کے عوامل ۷/۹۵

جہالت:_کی نشانیاں ۷/۱۳۸، ۱۳۹;_کے آثار ۷/۱۳۱، ۱۳۸، ۱۸۸;_ کے خلاف جنگ ۷/۱۵۷نیزر_ک انسان، بنی اسرائی ل، جاہلین، کفار اور عوام

جہنم:آتش_۸/۱۴;_کا مکان ۷/۸۵۰;_کو فراموش کرنے کے اسباب ۷/ ۵۱ ;_کی برائی ۸/۱۶;_کی ہولناکي۷/۴۷; _میں سب کا ایک ساتھ گرنا ۸/۳۸;صفات_۷/۴۷;منظرہ_۷/۴۷; موجبات_۷/۱۷۹، ۱۸۲، ۸/ ۱۶

نیزر_ک انسان، بہشت، جنات، اہل جہنم اور کفار

جھوٹ :_سے اظہار بیزاری ۷/ ٦٧

"چ"

چال چلن:_کو نمونہ بنانا ۷/ ۷۱;_کی بنیادیں ۷/ ۱۴۴، ۸/ ۳نیزر_ک انسان، کفار مکہ

چاند:_کی خلقت ۷/ ۵۴

چشم پوشي:ر_ک عفو

چشمہ پتھر کا چشمہ ۷/ ۱٦۰نیزر_ک بنی اسرائیل ،پاني

چلہ نشیني:ر_ک موسی (ع)

چوپائے:ر_ک آیات خدا، تشبیہات

"ح"

حرام خور افراد:ر_ک بنی اسرائ ل

حرام خوري:_کے آثار ۷/ ۱٦۲، نیزر_ک بنی اسرائ ل

حُزن:ر_ک غم و اندوہ

حسرت:_کے اسباب ۸/ ۳٦نیزر_ک قریش

حُسن عقلي: ۷/ ۱۸۱

حشر:ر_ک انسان اور قیامت

حق:ادراک_سے عاری لوگ ۸/ ۲۲;اظہار_ ۸/ ۷; تشخیص_ ۸/ ۲۹، ۳۱;_پذیری کی قدر و قیمت ۸/ ۲۲ ;_پذیری کے جذبات ۷/ ۱۸۸;_کی مخالفت کا طریقہ ۷/ ۱۱۳، ۱۱۴;_کی مخالفت کی سزا ۸/ ۳٦;_کی مخالفت کی شکست ۸/ ۳٦;_سے لڑنے والوں کی مغفرت ۸/ ۴۰;_شناسی کی اہمیت ۷/ ۱۴۹;_قائم کرنا ۸/ ۷، ۸;_قبول کرنے کا زینہ ۷/ ۱۸۵، ۸/ ۲۴;_قبول نہ کرنے کا خطرہ ۷/ ۸۸;_قبول نہ کرنے والوں کا بہراپن ۸/ ۲۲;_قبول نہ کرنے کی سزا ۷/ ۱۷;_قبول نہ کرنے والے ۸/ ۲۳;_کو ثابت

کرنا ۸۹/۷؛_ والوں کی بے قدری ۲۲/۸؛_ کی فتح ۷/۸؛_ کی فتح کے عوامل ۸/۸؛_ کے ساتھ دشمنی ۳۲/۸؛_ کو قبول نہ کرنے کے آثار ۲۲/۸، ۵۵؛_ و باطل کی دشمنی ۸۹/۷؛ کتمان_ ۲۲/۸ نیز ر_ک طالبین_، فاسقین، مؤمنین، مشرکین، موسی علیہ السلام اور ہدایت کرنے والے

حق و باطل کو ملانا: ر_ک التقاط

حقائق: _ کو کشف کرنے کے وسائل ۱۸۴/۷، خفیہ_ کا علم ۶۲/۷ نیز ر_ک بہشت، ذکر، قرآن، قیامت

حقطلب لوگ: طالبین حق کی امداد ۸۷/۷

حق طلبي: ر_ک ہدایت کرنے والے

حق و باطل کو ملانا: حق و باطل کو ملانے سے اجتناب ۵۱/۷

حق گوئی: ر_ک انبیاء

حقوق: ر_ک عورت، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور میاں بیوی

حکّام: _ کو تنبیہ ۱۲۹/۷؛_ کی اصلاح ۱۲۹/۷؛ گمراہ حاکموں کی ہدایت ۱۲۳/۷؛

حکومت: باطل_ اور علماء ۱۱۳/۷؛_ اور تقوی ۱۲۸/۷؛_ سے دلچسپی کے آثار ۱۱۰/۷؛_ کی ارزش کا معیار ۱۲۸/۷؛ حکومتوں کا منقرض ہونا ۱۲۸/۷؛ حکومتوں کی تشکیل ۱۲۸/۷؛ فاسد_ سے نجات ۱۰۵/۷
نیز ر ک آل فرعون، انبیاء، فرعون کے جادوگر، قوم ثمود اور مفسدین

حلال اشیاء: ۱۵۷/۷

حمد: زینہ_ ۱۸۰/۷

حمل: _ کے آداب ۱۸۹/۷؛_ کے وقت دعا ۱۸۹/۷، نیز ر_ک حوا

حوا: جنس_ ۱۸۹/۷؛_ کی دعا قبول ہونا ۱۹۰/۷؛_ کا خدا سے عہد ۱۸۹/۷، ۱۹۰؛_ کو فرزند عطا ہونا ۱۹۰/۷؛_ کا شکر ۱۸۹/۷؛_ کا کفران ۱۹۰/۷؛_ کا حاملہ ہونا ۱۸۹/۷؛_ کی عہد شکنی ۱۹۰/۷؛_ کے تقاضے ۱۸۹/۷؛ ۱۹۰؛_ کے رجحانات ۱۹۰/۷؛ خلقت_ ۱۸۹/۷؛ خلقت_ کا فلسفہ ۱۸۹/۷؛ دعائے_ ۱۸۹/۷؛ قصہ_ ۱۸۹/۷، ۱۹۰

نیز ر_ک آدم(ع)
حوادث:پسندیدہ_کا سبب ۱۳۱/۷;_سے آگاہی کے آثار ۲٦/۸;_کا مقدر ہونا ۴۴/۸;ناپسندیدہ_کا سبب ۱۳۱/۷
نیز ر_ک رؤیا
حوصلہ بلند ہونا :_کے آثار ۱۰/۸; حوصلے کی بلندی کے اسباب ۹/۸، ۱۰، ۴۰;نیز ر_ک مجاہدین
حوصلہ پست ہونا :_کے اسباب کو رفع کرنا ۱۱/۸_نیز ر_ک دشمنان
حیات:اخروی_کا زینہ ۱۵٦/۷;اخروی_کی خصوصیت ۵۳/۷;اخروی_کی درخواست ۱۵٦/۷;_واقعی سے محرومیت ۲۴/۸;_واقعی کے اسباب ۲۴/۸; دنیوی_کا بے مقصد ہونا ۹۸/۷; دنیوی_کی حقیقت ۵۱/۷;مراتب_۲۴/۸; منشائے_۱۵۵/۷، ۱۵۸، ۴۲/۸; موجبات_۴۲/۸; واقعی_کی طرف ہدایت ۴۲/۸نیز ر_ک انسان
حیلہ:ر_ک مکرو فریب

"خ"

خائنین:۵۸/۸، ۷۱
خائنوں کا انجام ۷۱/۸;خائنوں کی ذلت ۷۱/۸; خائنوں کی شکست ۷۱/۸
خباثت:_کی نشانیاں ۵۸/۷;_کے آثار ۵۸/۷ نیز ر_ک متجاوزین، مفسدین اور موجودات
خباءث:_کی تحریم ۱۵۷/۷;_کی حرمت ۱۵۷/۷نیز ر_ک مسیحیان، یہود
اللہ تعالی_اور اضرار ۷/۸،۷۹، ۲۴;_اور ظلم ۸/ ۵۱، ٦۰;_اور قدرتی عوامل ۷/۸،٦۹/ ٦۲;_پر تسلط کا خیال ۵۹،۸;_سے مختص امور ۷/ ۵۴، ۷۳، ۸۷، ۱۵۴، ۱۴۰، ۱۳۵، ۸۹، ۱۵۸، ۱٦۱، ۱۸۰، ۱۸۷، ۱۹۱، ۱۹۷، ۸/ ٦۱، ٦۰، ۴۴، ۱۰۱;_کا اجرو پاداش ۷/۸، ۱۷۰/ ۴، ۲۸، ٦۰;_کا احسان ۸/ ٦۳;_کا اذن ۷/ ۵۸، ۸/ ٦٦;_کا ارادہ ۷/ ۵۷، ۵۸، ٦۴، ٦۹، ۸٦، ۹۴، ۹۵، ۱۲۸، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۳، ۱۳۷، ۱٦۷، ۸/ ۷، ۸/ ۱۷، ۴، ۴۴، ۵۹، ٦۳، ۷۱، ٦۷، ٦٦;_کا امتحان ۷/ ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۴۱، ۱۵۵، ۱٦۳، ۱٦۸، ۸/ ۲۷، ۱۷;_کا انتقام ۷/ ۱۳٦;_کا باقی رہنا ۸/ ۵۳;_کا سمیع ہونا ۷/ ۲۰۰، ۳۰۱، ۸/ ۱۷، ۴۲، ٦۱;_کا عذاب;۷/ ۳۸، ٦۳، ٦۵، ٦۹، ۷۳، ۷۸، ۸۳، ۷۹، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۸۴، ۹٦، ۹۵، ۹۷، ۹۸، ۱۰۰، ۱۳۳، ۱۳٦، ۱۵۵، ۱۵٦، ۱۵۷، ۱٦۲، ۱٦۴، ۱٦۵، ۱٦٦، ۱۸۳، ۸/ ۱۳، ۳۲، ۲۵، ۳۴، ۳۵، ۵۳، ۵۱، ۸، ۵۴;_کا علم ۷/ ۸۹، ۵۲، ۱۸۷، ۲۰۰، ۳۰۱، ۸/ ۱۷، ۵۳۴، ۴۷، ۴۳، ۲، ۷۵، ۷۱، ٦۰;_

کا علم غیب ۸/۳۲۳، ۳، ۳۳، ۶۱، ۵۷، ۵۳؛ _کا غضب ۷/۷۱، ۱۵۲، ۱۵۶؛ _کا غیب کی خبر دینا ۷/۱۵۷؛ _کا فضل ۷/۳۳، ۷۰، ۱۴۷، ۸/۹۲؛ _کا فیض ۸/۳۲؛ _کا قرب ۸/۳۴؛ _کا کمال ۷/۱۸۰؛ _کا لطف ۷/۱۳۱؛ _کا منزہ ہونا ۷/۱۰۵، ۰، ۱۸۰، ۱۴۳، ۲۰۶، ۱۹، ۹/۵۱؛ _کا موسی علیہ السلام سے تکلم ۷/۱۴۳، ۱۴۴؛ _کا ناقابل شکست ہونا ۸/۵۹، ۶۳، ۶۷؛ _کا وعدہ ۷/۴۴، ۱۳۴، ۱۳۷، ۱۴۳، ۱۵۴، ۱۳۵، ۸/۷، ۷۱، ۱۲؛ _کا یہود کے ساتھ عہد ۷/۱۶۹؛ _کی اخروی رحمت ۷/۴۵، ۴۹، ۱۵۶؛ _کی اطاعت کا اجر ۷/۱۶۱؛ _کی امداد ۷/۶۴، ۸۷، ۸۹، /۵۴؛ _کی امداد کا زینہ ۸/۹؛ _کی امداد کا فلسفہ ۷/۱۲۹؛ _کی امداد کی شرائط ۷/۱۳۷؛ _کی امداد کے ذراءع ۸/۹؛ _کی بخشش ۷/۱۴۹؛ _کی بشارتیں ۷/۱۱۷، ۱۳۷، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۶۱، ۸/۵۷، ۳۶، ۴۳، ۷۰، ۶۵؛ _کی بینات ۷/۸۵؛ _کی تائی دات ۶۲، ۸؛ _کی تجلی کے آثار ۷/۱۴۳؛ _کی تدبیر ۷/۵۴، ۶۷، ۸۹، ۱۳۷، ۱۸۲، ۱۸۹؛ _کی تدبیر (مکر) ۷/۹۹، ۱۸۳، ۸/۳۰؛ _کی تشویق ۸/۶۰؛ _کی تعجیز ۸/۵۹؛ _کی تنبیہات ۷/۱۳۱، ۲۰۵، ۱۳۶، ۸/۲۸، ۳۶، ۴۲؛ _کی تنقیص کی سزاء ۷/۱۸۰؛ _کی توصیف کی شرائط ۷/۱۸۰؛ _کی توفیقات ۷/۸۹؛ _کی جاودانگی ۷/۵۴؛ _کی حاکمیت ۷/۵۴، ۱۳۰، ۱۵۸، ۱۶۶، ۸، ۱۸۸، ۱۸۵/۶۳؛ _کی حاکمیت کے مظاہر ۷/۱۵۸؛ _کی حجت کا اتمام ۷/۹۱، ۷۹، ۹۳، ۸/۵۲؛ _کی حکمت ۸/۱۰، ۴۹، ۷۱، ۶۷، ۶۳؛ _کی حکمت کی نشانیاں ۸/۶۳؛ _کی حمایت کی شرائط ۸/۶۴؛ _کی حمایتیں ۸/۶۴، ۲۶؛ _کی خاص رحمت ۷/۱۵۶، ۷۲، ۶۳؛ _کی خاص رحمت کی شرائط ۷/۱۵۶؛ _کی خاص ہدایت ۸/۲۳؛ _کی خالقیت ۷/۵۴، ۱۷۹، ۱۸۹، ۱۸۵؛ _کی دعوت ۷/۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۵، ۱۸۴، ۱۸۵، ۸/۲۴، ۲۹، ۳۸، ۳۶؛ _کی دلوں پر حکومت ۷/۱۰۰؛ _کی دنیوی رحمت ۷/۱۵۶؛ _کی دھمکیاں ۷/۱۳۵، ۴۴، ۱۵۲، ۸/۱۹، ۳۸، ۷۱؛ _کی دھمکیوں کا تحقق ۷/۴۴؛ _کی ربوبیت ۷/۴۴، ۴۵، ۵۵، ۵۶، ۵۸، ۶۱، ۶۳، ۶۷، ۷۳، ۷۱، ۶۹، ۷۷، ۸۵، ۸۹، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۲۱، ۱۲۶، ۲، ۱۵۱، ۱۴۹، ۱۳۴، ۱۵۱۲۹، ۱۶۷، ۱۷۲، ۱۷۳، ۲۰۳؛ _کی ربوبیت پر گواہی ۷/۱۷۲؛ _کی ربوبیت کی تکذیب کرنے والے ۷/۱۷۲؛ _کی ربوبیت کی نشانیاں ۸/۵۴؛ _کی ربوبیت کے مظاہر ۷/۳۱، ۱۵۳؛ _کی رحمت ۷/۴۹، ۵۲، ۵۶، ۵۸، ۵۷، ۱۵۵، ۱۴۹، ۱۶۷، ۸/۳۸، ۶۹، ۷۰؛ _کی رحمت سے محرومیت ۷/۴۵؛ _کی رحمت کا تقدم ۷/۱۵۶، ۸/۵۳؛ _کی رحمت کا زینہ ۷/۱۵۶؛ _کی رحمت کے آثار ۷/۱۴۹، ۱۵۱، ۱۶۷؛ _کی رحمت کے عوامل ۷/۵۲، ۵۶، ۱۳۵، ۲۰۴، ۱۵۶؛ _کی رحمت کے مراتب ۷/۱۵۶؛ _کی رحمت کے مظاہر ۷/۱۴۹؛ _کی رزاقیت ۷/۱۶۰؛ _کی روزی ۸/۲۶، ۷۴، ۷۵؛ _کی روزی کا زینہ ۸/۷۴؛ _کی رؤیت کا امتناع ۷/۱۴۳، ۱۴۴؛ _کی رؤیت کی درخواست ۷/۱۴۳؛ _کی رؤیت کی شرائط ۷/۱۴۳؛ _کی سرزنش ۷/۸، ۵۳/۶، ۶۷؛ _کی سزا کا ناگہانی ہونا ۷/۹۹؛ _کی سزاؤں کی خصوصیت ۷/۱۴۷؛ _

کی سزائیں ۷/۸۷،۳۸، ۹۹،۹۸، ۱۰۰، ۱۴۷، ۱۵۲، ۱۸۰، ۱۶۷، ۸/۴۷، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۴۸، ۵۴، ۷۵ ;_کی صفات کے مراتب ۸/۵۳ ;_کی طرف رجحان کا زینہ ۷/۶۹ ;_کی طرف سے اخروی لعن ۷/۵۴ ;_کی طرف سے استہزاء ۸/۱۹ ;_کی طرف سے گمراہی کی نشانیاں ۷/۱۷۸ ;_کی عدالت ۸/۵۱ ;_کی عرش پر برتری ۷/۵۴ ;_کی عزت ۸/۶۳، ۱۰ ;_کی عزت کی نشانیاں ۸/۳۶ ;_کی عطایا ۷/۶۲، ۷۴، ۸۶، ۱۰۵، ۱۲۹، ۱۳۵، ۱۶۰، ۸/۷۰، ۵۳، ۲۹، ۷۴ ;_کی عنایات ۸/۱۱ ;_کی فراموشی ۷/۵۱ ;_کی فراموشی کا زینہ ۷/۱۹۰ ;_کی قدرت ۷/۷۵، ۱۰۰، ۱۳۵، ۱۵۸، ۱۶۰، ۱۹۱، ۱۹۷، ۸/۱۹، ۴۱، ۴۹، ۵۲، ۵۹، ۶۳ ;_کی قدرت کا داعرہ کار ۸/۱۰، ۴۷ ;_کی قدرت کی حدود ۸/۴۱ ;_کی قدرت کی نشانیاں ۸/۵۲، ۴۱ ;_کی قضاوت ۷/۷۸، ۸۹، ۹۱ ;_کی قضاوت کی درخواست ۷/۸۹، ۸۷ ;_کی کوہ طور پر تجلی ۷/۱۴۳ ;_کی لعنت ۷/۴۴ ;_کی مالکیت ۷/۵۴، ۶۳، ۸۹، ۱۹۴۲۸، ۱۸۵، ۱۷۲، ۱ ;_کی محبت سے محرومیت ۷/۵۵، ۸/۵۸ ;_کی مخالفت کرنے والوں سے اعراض ۷/۱۸۰ ;_کی مشیت ۷/۸۹، ۱۲۸، ۹۴، ۱۳۱، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۷۶، ۱۸۶، ۱۸۸، ۸/۴۷ ;_کی مشیت کا حتمی ہونا ۷/۱۵۵، ۷۶_کی مخالفت کے آثار ۷/۱۸۰ ;۱ ;_کی مغفرت ۷/۱۴۹، ۱۵۳، ۱۵۵، ۱۶۷، ۸/۴، ۲۹، ۳۸، ۶۹، ۷۰، ۷۴ ;_کی مغفرت کا زینہ ۸/۷۴ ;_کی مغفرت کا منشا ۷/۱۵۲ ;_کی مغفرت کے آثار ۷/۵۵ ;_کی مغفرت کے مظاہر ۸/۶۹ ;_کی مغفرت کے آثار ۷/۱۴۹ ;_کی مغفرت کے اسباب ۷/۷۵ ;_کی مہربانی ۱۵۱، ۷، ۱۶۷، ۸/۷۰، ۶۹ ;_کی مہربانی کے آثار ۷/۱۵۱ ;_کی مہلت ۷/۱۸۳، ۱۳۵ ;_کی موجودات پر تجلی ۷، ۱۴۳ ;_کی نصرت ۸/۲۰ ;_کی نظارت ۷/۱۲۹، ۸/۷۲، ۳۹ ;_کی نعمات ۷/۶۹، ۴۷، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۴، ۸، ۱۶۰/۱۱، ۷، ۱۷، ۲۶، ۵۳ ;_کی نعمات سے استفادہ ۸/۵۳ ;_کی نعمات سے محرومیت ۸/۵۳ ;_کی نعمات کا جاری رہنا ۸/۵۳ ;_کی نعمتوں کو فراموش کرنے کے آثار ۷/۸۶ ;_کی وصیتیں ۷/۱۲۸، ۱۵۳، ۸، ۱۶۰/۹ ;_کی وعید ۷/۴۴ ;_کی وعید کا تحقق ۷/۴۴ ;_کی ولایت ۷/۱۵۵ ;_کی ولایت سے محرومیت ۷/۱۹۶ ;_کی ولایت کی شوون ۷/۱۵۵ ;_کی ہدایت ۷/۴۳، ۱۵۵، ۵۲، ۱۸۷ ;_کے احکام سے اعراض ۷/۷۹، ۸/۲۴ ;_کے احکام کا ابلاغ ۷/۹۳ ;_کے اختیارات ۷/۸۶، ۱۲۸، ۱۷۸، ۱۸۶، ۱۹۰، ۸/۶۶، ۲۴ ;_کے اختیارات کی حدود ۸/۴۱ ;_کے اخروی افعال ۷/۱۷۳ ;_کے ارادے کا تحقق ۷/۴۴ ;_کے اسم کی شرائط ۷/۱۸۰ ;_کے افعال ۷/۵۷، ۵۱، ۳۶، ۵۸، ۷۱، ۶۹، ۷۲، ۷۴، ۷۳، ۸۴، ۹۵، ۱۰۰، ۹۶، ۱۳۷، ۱۳۱، ۱۳۸، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۶۰، ۱۶۳، ۶۶۵، ۱۶۷۱، ۱۶، ۱۶۸، ۱۷۱، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۹، ۱۷۵، ۱۸۲، ۱۹۰، ۳۵، ۱۹۶، ۱۹، ۲۰، ۸/۱۱، ۱۷، ۱۸، ۲۶، ۴۲، ۳۰، ۴۳، ۴۴، ۵۴، ۶۲، ۵۶، ۶۳ ;_کے اضلال کے اسباب ۷/۱۷۸ ;_کے افعال کا فلسفہ ۸/۱۰ ;_کے الہامات ۸/۴۳ ;_کے امتحان

کافلسفہ ۱۷/۸;_ کے انتقام کے اسباب ۱۳۶/۷;_ کے اوامر ۵۴/۷، ۷۱، ۷۷، ۱۱۷، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۵۵، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۳، ۱۶۶، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۵، ۱۹۵، ۱۹۳، ۱۷۹، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۳، ۲۰۵، ۷/۸، ۵، ۱، ۱۲، ۳۲، ۲۰، ۱۳، ۹۳، ۲۷، ۵۷، ۷۵;_ کے اوامر پر عمل ۲۷/۸;_ کے اوامر کی حقانیت ۵/۸;_ کے اوامر میں حکومت ۶۷/۸;_ کے اوامر میں مصلحت ۵/۸;_ کے ساتھ جنگ ترک کرنا ۱۹/۸;_ کے عذاب کا قانون کے مطابق ہونا ۳۹/۷;_ کے علم کی حدود ۸۹/۷;_ کے غضب کے عوامل ۷۱/۷، ۱۵۲;_ کے فیض کا زینہ ۵۸/۷;_ کے فیض کا نظام ۲۳/۸;_ کے فیض کے موانع ۱۵۲/۷;_ کی مقدرات ۱۶۷/۷، ۸۳، ۵/۸، ۳۲، ۴۴، ۵۸;_ کے منزہ ہونے کے آثار ۲۰۶/۷;_ کے نامناسب نام رکھنا ۱۸۰/۷;_ کے ناموں میں الحاد ۱۸۰/۷;_ کے نواہی ۱۳۵/۷، ۱۹/۸;_ کے وعدے کا تحقق ۴۴/۷;_ میں بداء ۱۴۲/۷;_ تاریخ میں خداشناسی ۵۹/۷، ۶۵، ۷۳، ۸۵ نیز ر_ک: آل فرعون کی نشانیاں، استعاذہ، استغاثہ، اسماء و صفات، اعتصام، _کے دشمن، انبیاء، انسان، ایمان، توکل، خوف، ذکر، شیطان، عبادت، عقیدہ، غفلت، نوح اور نیند، کفار، کفر

خدعہ: ر_ک مکر

خدا کی جانب بازگشت: ۱۲۵/۷

خرافات:_ سے اجتناب ۵۱/۷;_ کے خلاف جنگ ۱۵۷/۷ نیز ر_ک قرآن، مسیحیان، اور یہود

خسارت: ر_ک زیان

خشم: ر_ک غضب

خشک سالی:_ کے آثار ۱۳۰/۷

خشوع:_ کی اہمیت ۹۴/۷; زمینہ_ ۱۶۱/۷; موارد_ ۹۶/۷، نیز ر_ک ذکر

خشیت:_ کے آثار ۱۵۴/۷

خصومت: ر_ک: دشمنی

خضوع:_ قلب ۴/۸;_ قلب کے آثار ۳/۸; روش_ ۱۶۱/۷ نیز ر_ک مؤمنین

خطا:ر_ک انبیاء، عفو اور موسی (ع)

خطائے باصرہ: ۴۳/۸

خلافت: نعمت_۷/۷۴

خلقت: ر_ک مختلف موضوعات و موارد

خلوت کا انتخاب: ر_ک انبیاء

خمس: احکام_۸/۴۱; _ادا کرنا ۴۱/۸; _ادا کرنے سے اجتناب ۴۱/۸; _سے استفادہ کرنے کی شرائط ۴۱/۸; _کا مالک ۴۱/۸; _کے مصارف ۴۱/۸; غنائم کا_۸/۴۱; فلسفہ ء_۸/۴۱نیزر_ک مسلمان

خواب: _اور ائندہ کے حوادث ۸/۴۳; _کا سبب ۸ / ۴۳ ; _کے آثار۸/۴۳نیزر_ک محمد(ص)

خواري: ر_ک ذلت

خواہشات: _کے حصول کا طریقہ ۸/۳۲

خود(آپ): اپنے_سے خیانت ۸/۲۷; اپنا دفاع ۷/۶۱، ۷۶; اپنے سے ظلم ۷/۱۶۰، ۱۷۷

خودسازي: ر_ک تزکےہ

خودستائی : جائز_۷/۶۸; _کے احکام ۷/۶۸

خورشید: _کی خلقت ۷/۵۴

خوف: پسندیدہ_۷/۱۵۴، ۸/۲; تہمت سے_۷/۱۵۵ ; _خدا، ۷/۵۶، ۱۵۴، ۱۰۵، ۸/۲، ۴; _خدا کے آثار۸/۲۹; _کے آثار۷/۴۷، ۱۶۷، ۸/۱۲ ; _کے اسباب ۸/۲; _کے موانع ۷/۱۲۵، ۱۹۶; عذاب خدا کا_۷/۵۶;عذاب کا_۷/۱۶۷، ۸/۴۸; نا پسندیدہ_۷/۱۲۵نیزر_ک بنی اسرائی ل، جہاد، دشمنان، دعا، شیطان، آل فرعون، مؤمنین مسلمان، ترس اور موسی علیه السلام _

خون: ر_ک عذاب

خیانت:

حرام_۸/۲۷; خدا سے_۸/۲۷، ۲۸، ۳۰، ۴۱; خدا سے_کا انجام ۸/۴۱; خدا سے_کے آثار ۸/۲۷; خدا سے_کے مواقع ۸/۴۱;_سے اجتناب ۸/۲۷;_سے اجتناب کا اجر ۸/۲۸;_کا احتمال ۸/۴۱;_کا ناپسندیدہ ہونا ۸/۸۵;_کی بُرائی ۸/۲۷;_کی روک تھام ۸/۵۸;_کے آثار ۸/۵۸، ۴۱;_کے مواقع ۸/۵۸; زمینہٴ_۸/۲۸; کفار سے_۸/۵۸; مؤمنین سے_۸/۲۷; محمد ﷺ سے_کے آثار ۸/۲۷ نیز رـک اسلام، امانت، معاشرہ، خود، دین، عہد شکن لوگ، غزوہ بدر، محمد ﷺ اور معاہدات

خیر:_سے عاری لوگ ۸/۲۳; زمینہ ء_۷/۱۵۶;_کا منشاء ۷/۵۷

خیر خواہ لوگ: خیر خواہوں سے محبت ۷/۷۹; خیر خواہوں کے مواعظ کا قبول ہونا ۷/۷۹ نیز رـک قوم ثمود

خیر خواہي: ادیان میں_۷/۶۲، ۶۸;_سے اعراض کے آثار ۷/۷۹;_کا زمینہ ۷/۶۲;_کی قدرو منزلت ۷/۶۲، ۶۸;_کے حوالے سے شہرت ۷/۶۸ نیز رـک ادیان، انبیاء ؑ ، خیر خواہ افراد، شعیب ؑ ، صالح ؑ مبلغین، لوگ نوح ؑ اور ہود(ع)

"د"

درہ بدر:_کی جغرافیائی خصوصیت ۸/۴۲

دریا: رـک بنی اسرائی ل، دریائے سرخ، آل فرعون

دریائے سرخ:_کی مچھلیاں ۷/۱۶۳ نیز رـک یہود

دشمن: دشمنوں سے جنگ ۸/۱۳; دشمنوں سے معاہدہ ۸/۵۸; دشمنوں سے نمٹنے کا طریقہ ۸/۵۸; دشمنوں کا ارعاب ۸/۱۲، ۵۷، ۶۰; دشمنوں کا تسلط ۸/۲۶; دشمنوں کا حملہ ۸/۱۵; دشمنوں کا خوف ۸/۶۰; دشمنوں کا ضعف ۸/۶۰; دشمنوں کو خوش کرنا ۷/۱۵۰; دشمنوں کو خوش کرنے سے اجتناب ۷/۱۵۰; دشمنوں کی اقسام ۸/۶۰; دشمنوں کی تہدید ۷/۶۰، ۸۹; دشمنوں کی سپاہ کا قلیل ہونا ۸/۴۳; دشمنوں کی شکست ۸/۱۳، ۶۷; دشمنوں کے اموال ۸/۱; دشمنوں کے اموال پر تسلط ۸/۷; دشمنوں کے حوصلے پست کرنا ۸/۱۲; دشمنوں کے ظلم سے ممانعت ۸/۶۰; صدر اسلام کے دوران_۸/۶۰; ناشناختہ_۸/۶۰ نیز رـک جہاد، دین، دشمنان خدا، قرآن، محمد ﷺ ، مسلمان اور معاشرہ

دشمنان خدا:۱۳/۸، ۶۰_سے جنگ ۴۶/۸ ;_کی سزا ۱۳/۸
دشمني:خدا سے_کے آثار ۱۳/۸ ;_کے عوامل کا سست ہونا ۶۳/۸ ;_محمد ﷺ کے آثار ۱۳/۸ ;۶۳/۸ دین سے_۱۵۰/۸
نیز ر_ک اعراب، انبیاء، حق، دین، کفار، کفار مکہ اور محمد(ص)
دعا:آداب_۵۵/۷، ۵۶، ۱۲۶، ۱۵۱ ;آشکارا_کرنا ۵۵/۷ ;اجابت_۱۳۴/۷، ۱۹۰، ۱۹۳ ;اجابت_کا زمینہ ۵۶/۷ ;
ترک_کے آثار ۵۵/۷ ; خفیہ_کرنا ۵۵/۷ ;_کی اہمیت ۵۵/۷، ۵۶، ۳۲/۸، ۳۵ ;_کے آثار ۵۶/۷ ، ۸، ۱۳۵/۹ ;_میں اخلاص
۵۵/۷ ;_میں استغفار ۱۵۱/۷ ;_میں امیدواری ۵۶/۷ ;_میں تضرع ۵۵/۷ ;_میں توسل ۱۲۶/۷ ;_میں خوف ۵۶/۷ ; زمینہ
_۸۹/۷، ۵۵ ;عذاب ٹلنے کی_۳۵/۷ ; موجبات_۴۷/۷ لغو اور بیہودہ عمل کے ساتھ_۳۵/۸ ;ناپسندیدہ_۳۵/۸
نیز ر_ک آدم علیہ السلام ، اصحاب اعراف، حمل، جہاد اور کفار مکہ
دفاع:ر_ک خود، مؤمنین، محمد(ص)
دل کے اندھے افراد:۴۶/۷
دل کا اندھاپن:_کے آثار ۶۴/۷ نیز ر_ک آیات خدا، قوم نوح علیہ السلام اور اندھاپن
دلجوئي:ر_ک موسی (ع)
دلداري:ر_ک مؤمنین، محمد ﷺ اور موسی (ع)
دلسوزي:ر_ک تبلیغ، شعیب علیہ السلام ، صالح علیہ السلام ،نوح علیہ السلام ، ہود(ع)
دن:_کا چھپنا ۵۴/۷ ;_کی سریع گردش ۵۴/۷ ;_کی گردش ۵۴/۷ نیز ر_ک شب
دنیا:_سے دلچسپی ۶۷/۸ ;_کا فریب دینا ۵۱/۷، ۵۲ ; دنیا کے فریب کے آثار ۵۱/۷ نیز ر_ک آخرت، اور تورات
دنیا طلب لوگ:ر_ک یہود
دنیا طلبي:_پر عذر ۵۲/۷ ;_سے پرہیز ۱۶۹/۷، ۱۷۶ ;_کا گناہ ۱۶۹/۷ ;_کا ناپسندیدہ ہونا ۱۶۹/۷ ;_کی ارزش ۷/۸ ;_کی سزا
۱۷۹/۷ ;_کے آثار

۷/۵۱، ۱۶۹، ۱۷۶، ۷، ۱۷۸، ۸/۲؛_کے موانع ۷/۵۲؛نیز رـک بلعم باعورا، علماء اور کفار دنیا کی طرف بازگشت _کی درخواست ۷/۵۳

دوستی:_کی نعمت ۸/۶۳نیز رـک انسان اور مؤمنین

دین:تبلیغ_ ۷/۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۷، ۶۸، ۱۷۱، ۸/۲۲؛ تبلیغ_ سے اعراض ۸/۲۲؛تبلیغ_کی اہمیت ۸/۷۰؛ تبیین_کا طریقہ ۷/۵۸؛ تحریف_کا ظلم ۷/۱۶۲؛تشریع_کا منشاء ۷/۶۳، ۶۹، ۱۵۸؛ تعلیمات_پر عمل ۷/۱۴۴، ۱۴۵، ۸/۲۸؛ تعلیمات_ سے جاہل افراد ۷/۱۷۹؛ تعلیمات_کا حصول ۷/۱۴۴، ۱۴۵؛تعلیمات_کا علم ۷/۸۱۷۵؛ تعلیمات_کو درک کرنا ۸/۲۲؛ تعلیمات_کو قبول کرنا ۸۷/۶۳، ۱۰۱، ۱۰۲، ۸/۲۳؛ تعلیمات_کی اہمیت ۷/۶۳، ۶۹؛ تعلیمات_کی تبیین ۷/۲۳؛ تعلیمات_کی حدود ۷/۸۵، ۹۶، ۸/۱؛ حاکمیت_کی اہمیت ۸/۳۹؛دشمنان_ ۸/۱۲۸، ۸/۴۰؛ دشمنان_کا ارعاب ۸/۶۰؛ دشمنان_کی شکست ۸/۶۷؛ دشمنان_کے مبارزے کا طریقہ ۷/۸۶؛_اور اقتصاد ۸/۱؛_اور غیبت ۷/۸۵، ۹۶؛_کی امداد کرنے والے ۸/۷۴؛_اور معاشرہ ۸/۱؛_پر عمل کرنے کی اہمیت ۷/۱۴۵؛_پر عمل کے آثار ۷/۱۴۵؛_سے اعراض ۷/۴۵، ۱۷۵، ۸/۲۴؛_سے اعراض کے آثار ۷/۷۹؛_سے اعراض کرنے کے اسباب ۷/۴۵؛دین سے اعراض کرنے والے ۷/۱۳۶؛_سے خیانت ۸/۱۲۸، ۷؛_کا بُرا تعارف کروانا ۷/۵۱، ۸۶؛_کا کردار ۷/۶۳، ۱۳۶، ۱۷۶؛_کو نہ سمجھنے کے آثار ۸/۶۵؛_کی اشاعت ۸/۳۹؛_کی امداد کے آثار ۸/۷۴؛_کی امداد کرنے کی والے ۸/۷۴؛_کی حفاظت ۸/۷۱؛_کی خصوصیت ۷/۴۵؛_کی فتح کا زمینہ ۸/۶۷؛_کی مخالفت کا انجام ۷/۱۶۳؛_کے حامیوں کی فتح ۸/۹۱؛_کے خلاف سازش ۸/۳۰؛_کے خلاف مبارزہ ۸/۳۷؛_کے ساتھ کھیلنا ۷/۵۱؛_کے مخالفین کے خلاف مبارزہ ۷/۱۱۸؛_میں سہولت ۷/۴۲؛دینیاآسیب شناسی ۷/۵۱؛ دینی منابع ۷/۷۵؛ علم_کی اہمیت ۷/۱۷۹؛ علم_کی تاثیر کے موانع ۷/۱۷۶؛ فلسفہ_ ۷/۶۳، ۶۹، ۸/۴؛ فہم_کے آثار ۸/۶۵؛ فہم_سے محرومیت ۷/۱۰۱، ۱۳۶؛ فہم_کی قوت ۷/۱۰۰؛ فہم_کے موانع ۷/۱۰۰، ۱۳۶، ۱۸۵؛ فہم_سے محروم افراد ۷/۱۳۶؛قبول_کے موانع ۷/۱۳۶؛ مبلغین_ ۷/۶۷، ۶۸، ۶۹، ۹۳

نیز رـک ادیان، ایمان، خدا، دینداری، ذکر، قیامت، کفار، کفر اور یہود

دینداری:_کا زمینہ ۸/۳۸؛_کی اہمیت ۸/۲۸، ۳۷؛_کے آثار ۷/۱۷۱، ۱۷۵، ۱۷۶

دینی معاشرہ: _کا اختلاف ۸/۲؛ دینی _کی ابتلاء ۸/۲۵، ؛ _کی حمایت ۸/۶۲؛ _کی ضروریات کا پورا ہونا ۸/۴۱؛ _کی کمزوری ۸/۶۶؛ _کی مسؤلیت ۸/۶۱؛ _کے دشمن ۸/۶۰

دیوانگی: ر_ک جنون

"ذ"

ذکر (یاد): آداب _۷/۸۶؛ آساءش کے وقت خدا کا _۷/۹۵؛ تاریخی حوادث کا _۷/۷۴، ۸۰، ۱۴۱، ۱۶۱، ۱۶۴، ۱۶۷، ۸/۷، ۴۲، ۴۴، ۴۹؛ تعلیمات دین کا _۷/۶۳، ۶۹؛ جنگ میں _خدا ۸/۴۵؛ خدائی امداد کا _۸/۹؛ _خدا، ۷/۱۸۰، ۲۰۵، ۸/۴، ۳۰؛ _خدا کا زینہ ۷/۷۴؛ _ خدا کے آثار ۷/۱۹۰، ۸/۲، ۴۵، ۴۷؛ _کی تشویق ۷/۷۴؛ _کے آثار ۷/۱۲۹، ۱۵۸، ۲۰۵، ۸/۹، ۵۲؛ _کے اسباب ۷/۵۷؛ _مرگ ۷/۱۸۵؛ _مرگ کے آثار ۷/۱۸۵؛ _معجزہ ۷/۱۷۱؛ _میں خشوع ۷/۲۰۵؛ _نعمت کے آثار ۷/۶۹، ۷۴، ۱۴۱؛ سختی کے _کے آثار ۸/۲۶؛ سختی کے وقت _خدا ۷/۹۵؛ صبح کے وقت _خدا ۷/۲۰۵؛ صلح کے وقت _خدا ۸/۶۱؛ عصر کے وقت _خدا ۷/۲۰۵؛ عظمت خدا کے _کے آثار ۷/۱۲۰؛ عظمت خدا کا _۷/۱۲۰؛ غیبی امداد کا _۸/۴۳؛ موارد _۷/۲۰۶؛ نعمات خدا کا _۷/۶۹، ۷۴، ۱۴۱، ۸/۹، ۱۱؛ ولایت خدا کے _کے آثار ۷/۱۹۶

ذلت: اخروی _کے اسباب ۷/۱۵۲؛ دنیوی _کے اسباب ۷/۱۵۲؛ _سے نجات کے اسباب ۷/۱۶۷؛ _کے اسباب ۷/۱۶۶ نیز ر_ک بنی اسرائ ل، خائنین، فرعون کے جادوگر، مغضوبین خدا اوریہود

"ر"

راز: _کا فاش ہونا ۸/۲۷؛ سینوں کا _۸/۴۳؛ نیز ر_ک معاشرہ

ربوبیت: _کی شرائط ۷/۵۴؛ _کے معیار ۷/۱۹۱، ۱۹۲؛ _میں قدرت ۷/۱۹۲؛ مستحق _۷/۵۴؛ نیز ر_ک اللہ تعالی

رجحانات: مادی _پر سرزنش ۸/۶۷؛ ناپسندیدہ _۸/۴۷

رجعت پرستی: _کے خلاف مبارزہ ۷/۷۰ نیز ر_ک قوم عاد

رحمت:

درخواست_۷/۱۵۱; نزول_کے اسباب ۷/۶۳ نیز ر_ک انبیاء، بارش، تورات، خدا، رحمت خدا سے محروم لوگ، رحمت خدا کے مشمولین، قرآن، مؤمنین، اورہارون(ع)

رحمت خدا سے محروم افراد ۷/۴۴، ۴۵

رذائل اخلاقي: ر_ک اخلاق

رزق: ر_ک روزي

رسالت: نعمت_۷/۱۴۴

رستگاري: تشخیص کا معیار ۷/۹۲;_کے اسباب ۷/۱۵۷، ۱۵۸، ۸/۴۵; زینہ ء_۷/۶۹، ۱۵۸ نیز ر_ک مؤمنین، مسیحیان، یہود

رشتہ داري: انبیاء سے_۷/۳۸;_کا کردار ۸/۸۵;_کی اہمیت ۸/۸۵;_کے روابط ۸/۷۵

رسوم: قومي_کی مخالفت ۷/۷۰; ناپسندیدہ_۷/۸۸; نیز ر_ک قوم عاد

رشد:_کی مخالفت ۷/۱۳۶;_کے اسباب ۷/۴۳، ۵۳ ۸ ۴۴، ۵۶، ۶۳، ۶۹، ۷۷، ۸۵، ۱۳۶، ۱۴۷، ۱۷۶، ۸/۲;_کے موانع ۷/۴۰، ۱۳۶; زینہ_۷/۱۴۱ نیز ر_ک موسی (ع)

رعشہ: ر_ک عذاب و ہلاکت

رفاقت: ر_ک دوستي

رفاہ:_اورہدایت ۷/۹۶;_کے آثار ۷/۹۵; زینہ ء_۷/۱۸۸; سختی کے بعد_۷/۹۵ نیز ر_ک آساءش، آیات خدا اور انبیاء

رنج:

موجبات_۸/۵۳ نیز ر_ک بنی اسرائی ل

روایـــــت: ۷/۳۳، ۳۴، ۳۶، ۳۸، ۵۱، ۵۳، ۵۵، ۵۶، ۵۹، ۶۸،، ۶۹، ۷۳، ۷۴، ۷۸، ۸۰، ۹۹، ۱۰۲، ۱۰۷، ۱۲۸، ۱۳۴، ۱۳۲،

۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۸، ۱۵۰، ۱۵۲، ۱۵۵، ۱۵۷، ۱۵۹، ۱۶۹، ۱۶۳، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۵، ۱۷۹ ، ۱۸۰، ۱۸۲، ۱۸۸، ۱۹۰،

۲۰۱، ۱۹۹، ۲۰۵، ۸/۱، ۷، ۸، ۹، ۱۱، ۱۲، ۱۵، ۱۷، ۲۲، ۲۳، ۲۶، ۲۷، ۳۰، ۳۴، ۳۸، ۳۹، ۴۱، ۴۲، ۴۸، ۵۸، ۶۰،

٦١، ٦٢، ٦٥، ٦٨، ۷١، ۷٢، ۷٥

روح:_کی اہمیت ٨/٥٠،نیزر_ک قبض روح

روزي:_سے استفادہ٨/٢٦; طیب وپاک_۷/١٦٠، ٨/٢٦; کریمانہ_٨/٣، ۷٤نیزر_ک انسان،بنی اسرائی ل، خدا اور مؤمنین

ریا:ترک_کے اسباب ٨/٣۷;_سے اجتناب ٨/ ۷ ٣ ;_کی آراستگي٨/٣٨;نیزر_ک کفار

"ز"

زاھد لوگ :ر_ک شیطان

زکات:_ادا کرنے کے آثار۷/١٥٦;_ادا کرنے والوں کا محفوظ ہونا ۷/١٥٦;_ادا کرنے والوں کے فضائل ۷/١٥٦;مانعین_کی سزا۷/١٥٦; وجوب_۷/ ١٥٦ ;یہودیت میں_۷/١٥٦

زمین:برکات_۷/٩٦; برکت_کا منشاء ۷/١٣۷; بنجر_۷/٥٨;بے برکت_۷/٨٥; تخریب_۷/ ٥٦ ; خلقت_کا فلسفہ ۷/٥٦ ; خلقت_کے مراحل ۷/٥٤;_اور قیامت ۷/١٨۷ ;_پر حاکمیت ۷/١٢٨ ;_کا احیاء ۷/۷ ٥ ;_کا حاکم ۷/١٥٨;_کی تدریجی خلقت ۷/ ٥٤ ;_کی خلقت ۷/٥٤;_کی وابستگی ۷/١٨٥ ; مالک_۷/۷٣، ١٢٨، ١٨٥ ; مستعد_۷/ ٥٨ ; ملکوت_۷/ ١٨٥ ;

زندگي:پسندیدہ_کی درخواست ۷/١٥٦; دنیوی پسندیدہ_۷/١٥٦;مسالمت آمیز_٨/١٦; ناپسندیدہ_۷/ ٩٨ ; نعمت_۷/۷٤

زہد:_کی اہمیت ۷/١٦٩،نیزرک علماء

زیادہ روي:ر_ک اسراف

زیان (خسارہ):_کا زمینہ ۷/١۷٨، ١٨٨;_کی تشخیص کا معیار۷/٩٢;_کے اسباب ۷/٩٠، ٩٢، ١۷٨;موارد_٨/٣۷

نیزر_ک آیات خدا، انبیاء، اہل جہنم، قرآن کفار، گمراہ لوگ، گناہگار مرتدین اور مشرکین

زیان کار لوگ:۷/٩٩، ٨/٣۷_کی تشخیص کا معیار۷/٩٢

"س"

سابقہ لوگ :سابقہکا فر لوگوں کا عذاب۷/۱۰۰; سابقہ لوگوں کا انجام ۷/۱۰۰، ۳۸/۸;سابقہ لوگوں کی سرنوشت سے عبرت ۷/۴۳;سابقہ لوگوں کی سرنوشت کی یاد دہانی ۷/۴۳;سابقہ لوگوں کے افسانے ۳۱/۸;سابقہ لوگوں کے قصے ۷/۱۰۱; سابقہ لوگوں کے گناہ کے آثار ۷/۱۶۲

سالکین:_سے کینہ ۷/۸۶

سامري:_کی مہارت ۷/۱۴۸

سبیل اللہ:_سے اعراض ۷/۴۵;_سے ممانعت ۷/۴۵، ۸۶، ۸/۴۷;_سے ممانعت کی تحسین کرنا ۷۴۵;_ سے ممانعت کے موانع ۸/۴۷;_کا غلط تعارف ۷/۴۵;_کی ارزش ۸/۷۲، ۷۴;_کی خصوصیت ۷/۴۵ ; موارد_ ۸/۶۰

سپاسگزاري:ر_ک تشکر

ستارے :_کی خلقت ۷/۵۴

ستاءش:ر_ک :حمد

ستمگران:ر_ک ظالمین

ستمگري:ر_ک ظلم

سجدہ:_کی اہمیت ۷/۲۰۶;_کی تاریخ ۷/۱۲۰;_کے آثار۷/۲۰۶;نیزر_ک فرعون کے جادوگر، مقربین اور ملاءکہ

سختي:_کا زینہ ۷/۱۸۸;_کا غلط مفہوم لینا ۷/۹۵;_کو تحمل کرنے کا زینہ ۸/۳۶;_کے آثار۷/۹۴;;_کے سہل ہونے کے اسباب ۷/۱۸۸، ۸/۹;_ میں استقامت ۷/۱۲۸;_میں صبر۷/۱۲۸، ۸/۳۶;_میں بتلا ہونا ۷/۹۵;_میں بتلا ہونے کا فلسفہ ۷/۹۴;_میں بتلا ہونے کا منشاء ۷/۱۳۱;_میں بتلا ہونے کے آثار۷/۹۵;_ میں بتلا ہونے کے اسباب ۷/۹۶ سختیوں کا فلسفہ ۷/۹۵، ۱۳۰، ۱۶۸نیزر_ک امتحان، ذکر، رفاہ اور کفار-

سرپیچي:ر_ک :عصیان

سرد جنگ (جنگ رواني):۸/۱۲_کے آثار ۸/۱۲

سرزمین: بابرکت_ ۷/ ۱۳۷; خشک_ ۷/ ۵۸; حج/ ۷/ ۷۴; _ خبیث ۷/ ۵۸;
سرزمین سدوم: ر_ ک لوط (ع)
سرزنش: _کے مستحق ہونے کا معیار ۷/ ۸۰
(خاص موارد اپنے اپنے موضوع کے تحت تلاش کےئے جائیں)
سرکوبي (شکست): _کی تہدید ۸/ ۳۸ نیز ر_ ک دشمنان، دین، کفار اور مشرکین مکہ
سرگرمي: _ میں مشغول ہونا ۷/ ۹۸، نیز ر_ ک کفار
سرنوشت: _پر اثرانداز ہونے والے عوامل ۷/ ۱۳۷، ۸/ ۳۳، ۳۴
(خاص موارد اپنے اپنے موضوع کے تحت تلاش کےئے جائیں)
سستي: _کا زمینہ ۸/ ۴۳ نیز ر_ ک جنگ، دشمني، کفار اور مؤمنین
سعادت: اخروی_ ۷/ ۱۵۶; اخروی_ کا زمینہ ۷/ ۱۵۶ ; اخروی_ کی شرائط ۷/ ۱۵۶; اخروی_ کے اسباب ۷/ ۱۵۶، ۱۶۹; دنیوی_ کا زمینہ ۷/ ۱۵۶; دنیوی_ کی شرائط ۷/ ۱۵۶; دنیوی_ کے اسباب ۷/ ۱۵۶ ; _کے اسباب ۷/ ۸۵، ۱۳۶، ۱۷۹، ۸/ ۴۵; _کے موانع سے اجتناب ۷/ ۱۵; نیز ر_ ک بنی اسرائ ل، متقین، مؤمنین
سفاہت: _سے اظہار بیزاری ۷/ ۶۷ نیز ر_ ک انبیاء، تہمت، اور قوم عاد
سلام: ر_ ک اصحاب اعراف اور مؤمنین
سلوي: ر_ ک نعمت
سُنن خدا: ۲۳، ۳۳، ۳۸، ۵۲، ۵۳، ۶۸، ۷/ ۹۴، ۹۸، ۱۳۷، ۱۵۲، ۱۵۵، ۱۸۲، ۱۸۳، ۸/ ۱۸، ۱۸۳; سنت استدراج ۷/ ۱۸۲، ۱۸۳; سنت مہلت ۷/ ۱۸۳
سوء استفادہ: _کا زمینہ ۸/ ۱، نیز ر_ ک علماء
سؤال :

ر_ک اقتصاد، انفال، اہل بہشت، قیامت، لوگ، محمد-- ﷺ، اور موسی (ع)

سیرہ:ر_ک انبیاء، محسنین، اور محمد(ص)

سینہ:ر_ک راز

"ش"

شاکرین: ۷/۱۴۴، ۱۸۹_اور آیات خدا ۷/۸۵;_کے فضائل ۷/۵۸;_کے مقامات ۷/۱۴۴

شاءستگی:_کے آثار ۷/۱۴۴

شب (رات):_و روز ۷/۵۴;_و روز کی سریع گردش ۷/۵۴; گردش_و روز ۷/۵۴ نیز ر_ک عذاب

شبہہ:شبہہ میں ڈالنا ۷/۷۵

شجاعت:_کے اسباب ۸/۹، ۴۰;نیز ر_ک فرعون کے جادوگر

شرک اظہار_کا ناپسندیدہ ہونا ۷/۸۹;بطلان_کے دلائل ۷/۱۹۳، ۱۹۵، ۱۹۷، ۱۹۸;ترک_۷/۸۵; حقیقت_۷/۸۹;زمینہ ء_۷/۱۴۸، ۱۷۳، ۱۹۰;زیان_سے نجات ۷/۱۳۹;_افعالی کا زمینہ ۷/۱۹۰;_افعالی کا ناپسندیدہ ہونا ۷/۱۹۱;_پر اصرار کی سزا ۷/۷۲;_سے اجتناب ۷/۸۹، ۱۷۴;_سے اجتناب کے آثار ۷/۱۵۲;_سے اجتناب کے اسباب ۷/۱۴۱;_سے اعراض کرنے والے ۷/۱۵۶; سے نجات ۷/۸۹;_عبادی ۷/۱۵۰;_عبادی کا رد ۷/۶۵;_عبادی کا ظلم ۷/۱۴۸;_عبادی کا گناہ ۷/۱۵۳;_عبادی کا ناپسندیدہ ہونا ۷/۱۹۶، ۱۹۸;_عبادی کی نفی ۷/۷۳;_عبادی کے آثار ۷/۱۹۶;_عبادی کے ترک کا زمینہ ۷/۵۹;_کا بطلان ۷/۱۷۳، ۱۹۴، ۱۹۵;_کا خلاف منطق ہونا ۷/۷۱;_کی پیداءش ۷/۱۷۴;_کی سزا ۷/۵۶، ۵۹;_کی طرف رجحان ۷/۸۹، ۱۴۰;_کی نابودی ۸/۸;_کے آثار ۷/۵۹، ۷۰، ۷۱، ۱۵۰، ۱۵۲، ۸/۴۲;_کے خلاف احتجاج ۸/۴۲;_کے خلاف جنگ ۷/۵۹، ۶۵، ۷۰، ۷۳، ۸۵، ۸/۷، ۶۴;_کے خلاف مبارزہ کرنے کی شرائط ۸/۳۶;_کے موانع ۷/۱۷۳، ۱۹۰; شکست_کے اسباب ۸/۷; ظلم_۷/۱۵۰;گناہ_۸/۸;گناہ_کی بخشش ۷/۵۳

۱

نیز ر ک آدم، ؑ اہل مدین، بنی اسرائی ل، عقیدہ، قوم ثمود، قوم عاد، قوم نوح ؑ موسی، آباء و اجداد اور ہارون(ع)

شعبدہ: ر_ک: فرعون کے جادوگر
شعیب علیہ السلام: احتجاج_ ۷/۸۵؛ استقامت_ ۷/۹۰؛ بعثت_ کی حقانیت ۷/۸۵؛ بعثت_ کے دلائل ۷/۸۵؛ بیّنات_ ۷/۸۵؛ پیروان_ ۷/۸۹؛ پیروان_ کا توکل ۷/۸۹؛ پیروان_ کا عقیدہ ۷/۸۸، ۸۹؛ پیروان_ کی نجات ۷/۸۹؛ پیروان_ کی ہجرت ۷/۹۰؛ پیروان_ کے خلاف مبارزہ ۷/۹۱؛ پیروان_ کے فضائل ۷/۸۹؛ توحید_ ۷/۸۹، ۹۰؛ دعائے_ کا فلسفہ ۷/۸۹؛ دعوت_ ۷/۸۵، ۸۶، ۸۷؛ دوران_ تاریخی ۷/۸۸؛ رسالت_ کی تکذیب ۷/۹۰؛ رسالت_ کی حدود ۷/۸۵؛ _اور اہل مدین ۷/۸۵، ۹۳؛ _اور اہل مدین کا دین ۷/۸۸؛ _اور کفار ۷/۹۳؛ _اور کفار مدین ۷/۸۹؛ _اور لوگوں کے منافع ۷/۹۳؛ _اور مدین کے امراء ۷/۸۹، ۹۰؛ _پر ایمان لانے والے ۷/۸۹؛ _پر ایمان لانے سے ممانعت ۷/۹۰؛ _کا اظہار براءت ۷/۸۹؛ _کا توکل ۷/۸۹؛ _کا خیر خواہ ہونا ۷/۹۳؛ _کا غم و اندوہ ۷/۹۳؛ _کا کردار ۷/۹۳؛ _کا لوگوں سے تعلق رکھنا ۷/۹۳؛ _کا ہدایت کرنا ۷/۹۳؛ _کی اطاعت ۷/۹۰؛ _کی بشارتیں ۷/۸۷؛ _کی تبلیغ ۷/۸۶، ۹۳؛ _کی تعلیمات ۷/۸۵؛ _کی جلاوطنی ۷/۸۸؛ _کی تہدید ۷/۶۸، ۸۷؛ _کی خواہشات ۷/۸۹؛ _کی دعا ۷/۸۹؛ _کی دلسوزی ۷/۸۵، ۹۰؛ _کی دعا قبول ہونا ۷/۹۱؛ _کی رسالت کو قبول کرنا ۷/۹۰، ۹۳؛ _کی فرمانبرداری ۷/۸۹؛ _کی مایوسی ۷/۸۹؛ _کی مسؤلیت ۷/۸۵؛ _کی نجات ۷/۸۹؛ _کے پیروکاروں کی نجات ۷/۹؛ _کے خلاف مبارزہ ۷/۸۸، ۹۱؛ عقیدہ_ ۷/۸۹؛ فضائل_ ۷/۸۹؛ قصہ_ ۷/۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۳؛ محبت_ ۷/۸۵؛ مکذبین_ کا انجام ۷/۹۲؛ مکذبین_ کا عذاب ۷/۹۲، ۹۳؛ مکذبین_ کی ہلاکت ۷/۸۵، ۹۳، ۱۰۳؛ نواہی_ ۷/۸۵؛ ہجرت_ ۷/۹۰، ۹۳ نیز ر_ک ایمان، قوم شعیب علیہ السلام اور مدین
شفیع: قیامت میں شفاعت کرنے والے ۷/۵۳
شقاوت: _کے اسباب ۷/۱۷۹
شک_ کے موانع ۷/۱۵۸
شکار: مچھلی کے_ سے اجتناب ۷/۱۶۳؛ ہفتہ کے دن_ کی سزا ۷/۱۶۶؛ ہفتہ کے دن مچھلی کا_ ۷/۱۶۳، ۱۶۵، ۱۶۶
نیز ر_ک امتحان، ایلہ، یہود
شکر: _کی ارزش ۸/۲۶؛ _نعمت کے مواقع ۷/۱۴۴؛ موجبات_ ۸/۶۲؛ نعمت بہشت کا_ ۷/۴۳؛ نعمت_ ۷/۵۸، ۱۴۴، ۸/۲۶؛ نعمت_ کا زمینہ

٢٦/٨; نعمت_کی اہمیت ١٤٠/٧، ١٤٤; نعمت ہدایت کا_٤٣/٧ نیز رک آدم علیہ السلام، اہل بہشت اور حوا
شکست: ر_ک امتحان، باطل، جنگ، حق، خائنین، شرک، قریش، کفار، کفر، مؤمنین، مسلمان اور مشرکین
شکنجہ: _برداشت کرنا ١٢٦/٧ نیز ر_ک امتحان، بنی اسرائی ل، فرعون اور آل فرعون، موت اور یہود
شکیبائی: ر_ک صبر
شناخت: _کے موانع ١٠٠/٧، ١٠١; _کے وسائل ١٧٩/٧; نیز ر_ک بصیرت، علم
شوری: ر_ک فرعون اور آل فرعون
شہر ایلہ: ر_ک ایلہ
شہادت: ر_ک گواہی
شہادت (راہ خدا میں قتل ہونا): _کے آثار ١٢٥/٧ نیز رک عقیدہ
شہوات پرستی: _کے آثار ٨١/٧ نیز ر_ک قوم لوط
شہدا: ر_ک مؤمنین
شیطان: اطاعت_کے آثار ١٧٥/٧; اضلال_١٧٥/٧، ٢٠٠، ٢٠٢; _اور الہی امداد ٤٨/٨; _اور انبیاء ٢٠٠/٧; _اور بلعم باعورا ١٧٥/٧; _اور بے تقوی افراد ٢٠٢/٧; _اور خفیہ امور ٤٨/٨; _اور ذمہ دار علماء ١٧٥/٧; _اور زاہد افراد ١٧٦/٧; _اور کفار ٤٨/٨; _اور کفار مکہ ٤٨/٨; _اور متقین ٢٠١/٧; _اور مشرکین ٢٠٢/٧; _اور ملائکہ امداد ٤٨/٨; _سے نجات کے اسباب ٢٠١/٧; _کا اظہار برائت ٤٨/٨; _کا بہکاوا ٤٨/٨; _کا پیچھے ہٹنا ٤٨/٨; _کا تجسم ٤٨/٨; _کا خوف ٤٨/٨; _کا عقیدہ ٤٨/٨; _کا علم ١٧٥/٧، ٤٨/٨; _کا فرار ٤٨/٨; _کا کردار ١٧٥/٧، ٢٠٠، ٢٠١، ٢٠٢، ١١/٨، ٤٨; _کا مکر ٤٨/٨; _کا نفوذ ٤٨/٨; _کا وسوسہ ٢٠٠/٧، ٢٠١، ١١/٨; _کی اطاعت ١٧٥/٧; _کی شکست کے اسباب ٤٨/٨; _کی طاقت ١٧٥/٧; _کی عہد شکنی ٤٨/٨; _کی قوت بینائی ٤٨/٨; _کی کمزوری ١٧٥/٧; _کے بھائی ٢٠٢/٧; _کے پیروکار ١٧٥/٧، ٢٠٢; _کے نفوذ کا

طریقہ۷/ ۲۰۱ ;_ کے وسواس کو بے اثر کرنا ۷/ ۲۰۰ ; نفوذ_ کے موانع ۷/ ۱۷۵، ۱۷۶; وسوسہ ء_ کے اسباب ۸/ ۱۱
نیزر ک غزوہ بدر اور متقین

"ص"

صابرین:۷/۱۳۷، نیزر_ ک صبر
صالح علیه‌السلام :تبلیغ_ کا طریقہ ۷/ ۷۴;رسالت_ کی حدود ۷/ ۷۳;_ اور قوم ثمود ۷/ ۷۳، ۷۴، ۷۹;_ پر ایمان لانے والے ۷/ ۷۵، ۷۶;_ سے انکار و کفر کی سزا ۷/ ۷۸;_ سے جنگ ۷/ ۷۵;_ کا احتجاج ۷/ ۷۳;_ کا خبردار کرنا ۷/ ۷۳، ۷۷;_ کا خیر خواہ ہونا ۷/ ۷۹;_ کا لوگوں سے رابطہ ۷/ ۷۳;_ کا ناقہ ۷/ ۷۳;_ کا ہدایت کرنا ۷/ ۷۹;_ کی اتمام حجت ۷/ ۷۹ ;_ کی تبلیغ ۷/ ۷۹;_ کی تہدید ۷/ ۷۸;_ کی دعوت ۷/ ۷۳، ۷۴;_ کی دلسوزی ۷/ ۷۳، ۷۹;_ کی قوم ثمود کے ساتھ رشتہ داری ۷/ ۷۳;_ کی مسؤلیت ۷/ ۷۳ ;_ کی ہجرت ۷/ ۷۹;_ کے ساتھ مخالفت ۷/ ۷۶;_ کے فضائل، ۷/ ۳۷، ۷۹;_ کے ناقہ کو ضرر پہنچانا ۷/ ۷۳;_ کے نواہي/ ۷ ۷۳، ۷۴; قصہ_ ۷/ ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۹ ; معجزہ_ ۷/ ۷۳، ۷۵; معجزہ_ کی اہمیت ۷ / ۷۳ ; نبوت_ ۷/ ۷۳، ۷۵، ۱۰۳ ; نبوّت_ کے دلائل ۷/ ۷۳، ۷۵;ناقہ_ کا قتل (عقر) ۷/ ۷۷، ۷۸ ، ۷۹; ناقہ_ کی اہمیت ۷/ ۷۳ ; ناقہ_ کی چراگاہ ۷/ ۷۳;ناقہ_ کے اضرار پر سزا ۷/ ۷۳نیزر_ ک ایمان، قوم ثمود، قوم صالح علیه‌السلام اور کفر
صالحین: ۷/ ۱۹۶_ کا عقیدہ ۷/ ۱۹۶;_ کی امداد ۷/ ۱۹۶;_ کے مقامات ۷/ ۱۹۶نیزر_ ک ایلہ، محمد صلی‌الله‌علیه‌وآله‌وسلم اور یہود
صبر:آل فرعون کے ظلم پر_ ۷/ ۱۲۸;_ کا زینہ ۸/ ۳۶;_ کی اہمیت ۷/ ۷۸، ۸/ ۳۶، ۶۵، ۶۶;_ کی درخواست ۷/ ۱۲۶;_ کی دعوت ۷/ ۱۲۸ ۸;_ کے آثار ۷/ ۷۸، ۱۲۸، ۱۳۷;_ کے اسباب ۷/ ۱۲۸
نیزر_ ک ایمان، بنی اسرائی ل، تبلیغ، جنگ، جہاد، سختي، صابرین ، ظلم، مستضعفین اور مشکلات
صدا:ر_ ک بنی اسرائیل اور ورد
صداقت:ادیان میں_ ۷/ ۶۸;_ کی ارزش ۷/ ۶۸;نیزر_ ک انبیاء(ع)
صلاح:_ کی اہمیت ۷/ ۸۵
صلح:احکام_ ۸/ ۶۱;جنگ پر_ کا مقدم ہونا ۸/ ۶۱;_ کی

اہمیت ۸/ ٦١; کی شرائط ۸/ ٦١، ٦٢; میں مکر ۸/ ٦١، ٦٢ کفار سے_ ۸/ ٦١، ٦٢; کفار سے_ کی شرائط ۸/ ٦١; کفار سے_ کے مقاصد ۸/ ٦١ نیز ر_ ک اہل بہشت، ذکر، کفار

"ض"

ضرر: دفع_ ۷/ ١٨٨; دفع_ کے اسباب ۷/ ١٨٨; _ کا سبب ۷/ ١٨٨; _ کی تشخیص ۷/ ١٨٨;

"ط"

طبیعي (قدرتي): مطالعہ_ کے آثار ۷/ ۵۷; _ تبدیلیوں کا سبب ۷/ ١٣٠

طعام: ر_ ک بنی اسرائی ل

طغیان: _ کے مواقع ۷/ ١٨٦ نیز ر_ ک قرآن

طوفان: ر_ ک عذاب اور نوح (ع)

طہارت: ارزش_ ۸/ ١١

طیّبات: _ سے استفادہ ۷/ ١٦٠; _ کی حلیت ۷/ ١۵۷ نیز ر_ ک اسلام، روزي، مسیحیان اور یہود

"ظ"

ظاہر پرستي: _ کے آثار ۷/ ١٣٨، نیز ر_ ک بنی اسرائی ل

ظالمین: ۷/ ۴۵، ١٣٨، ١۵٠، ١٦٠، ١٦۵، ١۷۷، ۸/ ٢٦، ۵۴

ظالموں پر لعنت ۷/ ۴۴; ظالموں کا دنیوی عذاب ۷/ ١٦٢; ظالموں کا عذاب ۸/ ۵۴; ظالموں کی دنیوی ہلاکت ۸/ ۵۴ ;ظالموں کی محرومیت ۷/ ۴۴; ظالموں کی ہلاکت ۷/ ١٣۷; قیامت اور ظالمین ۷/ ۸۴۴;

ظلم: اجتماعي_ ۸/ ۵١; پر صبر ۷/ ١٣۷; _ سے اجتناب کا زمینہ ۸/ ٢۵; _ کی سزا ۷/ ١٦۵; _ کے آثار ۷/ ١٦۵، ۸/ ۵۴; _ کے اجتماعی آثار ۸/ ٢۵; _ کے انفرادی آثار ۸/ ٢۵; عظیم_ ۸/ ۵١; موارد_ ۷/ ۴۵، ١٠٣، ١٣٨، ١۵٠، ١٦٠، ١٦٢، ١٦۵، ۸/ ٦٠ نیز ر_ ک آل فرعون، آیات خدا، امم، اہل جہنم، ایلہ، بنی اسرائی ل، خدا، خود، دشمنان، شرک

ظالمین، فرعون، قریش، قیامت، کفار، کفار مکہ، گوسالہ پرستی اور مؤمنین

ظن:_کی ارزش ۷/۶۶، نیز ر_ک ;قوم عاد

"ع"

عادل افراد:ر_ک بنی اسرائی ل

عاقبت:ر_ک انجام

عالم:ر_ک آفرینش

عالَم برزخ:_پر تسلط ۷/۱۶۷;_کی آگ ۸/۵۰;نیز ر_ک عذاب اور کفار

عالَم خلق:ر_ک انسان

عالَم ذر:_میں اقرار ۷/۱۳۷ نیز ر_ک انسان

عبادت:تاریخ_۷/۶۵;تاریخ میں_۷/۵۹، ۷۳، ۸۵;ترک_کی سزا ۷/۵۹، ۶۵;ترک_کے آثار ۷/۵۹;زینہ_۷/۵۹، ۷۳، ۱۲۰، ۱۸۰;_ترک کرنے کے اسباب ۷/۲۰۶;_خدا ۷/۶۰، ۱۴۰، ۱۹۷، ۲۰۶;_خدا کی اہمیت ۷/۸۵;_شب کے آثار ۷/۱۴۲;_کی اہمیت ۸/۳۵;_کی دعوت ۷/۷۰;_کی طرف رجحان ۷/۵۹، ۶۵، ۷۳;_کے آثار ۷/۲۰۶;_کے مواقع ۷/۲۰۶;غیر خدا کی_۷/۱۳۸; فضیلت_۸/۳;کامل_۷/۱۴۲; لغو_۸/۲۵;ناپسندیدہ_۸/۳۵;

نیز ر_ک انبیاء، عبودیت، قوم عاد، کفار مکہ، مشرکین، مقربین اور موسی (ع)

عبادت گاہ:_کے آداب ۸/۳۵;_میں لغو کام ۸/۳۵ نیز ر_ک مسجد الحرام

عبرت:_حاصل نہ کرنے پر سرزنش ۷/۱۰۰;_کی تشویق ۷/۸۶;_کے اسباب ۷/۷۴، ۸۶، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۶، ۸/۱۹، ۵۷

نیز ر_ک تاریخ

عبودیت:اظہار_۷/۱۲۰;اظہار_کے اسباب ۷/۱۲۰;_کی اہمیت ۸/۴۱;_کی نشانیاں ۷/۱۲۰ نیز ر_ک انسان اور محمد(ص)

عجب: عجب سے اجتناب ۸/۱۷

عدالت: _کا معیار ۸/۶۰; _کی اہمیت ۷/۱۵۹; _کی دعوت ۷/۸۵; _کے آثار ۷/۹۰

نیز ر_ک اقتصاد، پاداش، خدا، سزا، معاملہ، عدالت پیشہ لوگ اور قضاوت عدالت پیشہ لوگ: ۷/۱۸۱

عدالت پیشہ افراد کی قضاوت ۷/۱۸۱

عداوت: ر_ک دشمني

عذاب: اجتماعی_ ۷/۹۱; اخروي_ سے خبردار کیے جانا ۷/۹۵; مراتب ۷/۹۵; اخروی_ کے موجبات ۷/۵۹; اہل_ ۷/۱۸۳، ۸/۱۴، ۱۵، ۱۶; برزخی_ ۷/۱۶۷، ۸/۵۰; برزخی_ سے نجات ۷/۱۶۷; برزخي_ کے مراتب ۸/۵۰; برزخی_ کے موجبات ۷/۱۶۷; ٹڈیوں کا_ ۷/۱۳۳; جوؤں کے ذریعے_ ۷/۱۳۳; خون کے ذریعے_ ۷/۱۳۳; دنیوی_ ۷/۹۷، ۱۶۵; دنیوی_ کے آثار ۷/۹۲; دنیوی_ کے موجبات ۷/۶۴، ۹۲، ۱۶۵، ۸/۱۳; رات میں_ ۷/۷۸، ۹۱، ۹۹; رعشہ کے_ ۷/۷۸، ۹۱; زینہ_ ۷/۷۱; شدید_ ۸/۱۳; طوفان کا_ ۷/۱۳۳، ۱۳۴; _استیصال کے موانع ۸/۳۳; _سے اجتناب ۷/۶۳; _ختم ہونے کی درخواست ۷/۱۳۴; _سے عبرت ۷/۱۶۶; _سے محفوظ ہونا ۷/۹۷، ۹۸، ۹۹; _سے محفوظ ہونے کے اسباب ۸/۳۳; _سے نجات ۷/۷۲، ۸۳، ۸۵، ۱۶۵; _سے نجات کے موجبات ۷/۵۳، ۶۵، ۹۶، ۱۵۶، ۱۶۵، ۱۶۷; _سے نجات کے موانع ۷/۴۸، ۸۳; _کا ختم ہونا ۷/۱۳۵; _کا خوف ۷/۱۶۷، ۸/۴۸; _کا سبب ۷/۷۱; _کی تہدید ۷/۷۰، ۷۱، ۷۳; _کی درخواست ۸/۳۲; _کے زیادہ ہونے کا زینہ ۷/۱۸۳; _کے مراتب ۷/۷۳، ۸۴، ۹۲، ۱۳۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۸/۶۸; _کے مشمولین ۷/۱۵۶; _میں تأخیر ۷/۱۸۳; مینڈکوں کا_ ۷/۱۳۳; موانع_ ۷/۹۶، ۸/۸۶; موجبات_ ۷/۷۲، ۸۴، ۹۵، ۹۷، ۹۸، ۱۳۶، ۱۵۷، ۱۶۴، ۱۸۳، ۸/۱۴، ۳۴، ۳۵، ۵۳، ۶۸; ناگہانی_ ۷/۹۵، ۹۷، ۹۹; نزول_ ۷/۷۷، ۹۱; نزول_ کے موجبات ۷/۷۱، ۷۲، ۱۵۵، ۸/۲۵; نیند میں_ ۷/۹۷

عذر: بارگاہ خدا میں_ ۷/۱۶۴; غیر مقبول_ ۷/۱۷۲، ۱۷۳; قیامت کو فراموش کرنے پر_ ۷/۵۲; مقبول_ ۷/۱۷۲

نیز ر_ک آیات خدا، دنیا طلبي، کفر، گمراہي، مصلحین معاشرہ اور نہی از منکر کرنیوالے

عرش: _کا کردار ۷/۵۴

نیز ر ک خدا

عسکری آمادگی: ٨/١١، ٦٠؛ _ کی اہمیت ٨/١١، ٢٦، ٦٠

عسکری حکمت عملی: ٨/٦٠

عسکری حیثیت (موقعیت نظامي): عسکري _ کا استحکام ٨/٦٧

عسکری طاقت: _ کا مظاہرہ ٨/٦٠؛ _ کا معیار ٨/٦٠؛ _ کی تقویت ٧/٦٠؛ _ کی تقویت کے اسباب ٨/٦٥؛ _ کی کمزوری کے موجبات ٨/٦٦ نیز ر_ک قریش، مسلمان

عسکری کمانڈ: ٨/٧٥

عصا: _ کا اژدہا میں تبدیل ہونا ٧/١٠٧ نیز ر_ک آل فرعون اور موسی (ع)

عصمت: ر_ک ابلاغ رسالت، انبیاء، موسي علیه‌السلام اور نوح (ع)

عصیان: حرام _ ٨/٢٠؛ زینہ _ ٧/١٦٣؛ _ خدا کا زینہ ٧/٧٧، ١٠٢، ١٦٠، ١٦٣، ١٦٤، ١٦٧، ١٦٩، ٢٠٠، ٨/٢٠، ٢٢، ٢٥، ٢٩، ٥٩؛ _ پر باقی رہنا ٧/١٦٥؛ _ سے اجتناب ٨/٢٠، ٢٩؛ _ کی سزا ٧/١٦٥، ١٦٦؛ _ کے آثار ٧/١٠٢، ١٦٥، ٨/٤٧؛ _ کے اسباب ٧/١٠٣ نیز ر_ک عصیان کرنے والے اور دوسرے خاص موارد

عصیان کرنیوالے (گناہگار): _ کا انجام ٧/١٦٧؛ _ کا عذاب ٧/١٥٧؛ _ کو تنبیہ ٧/١٦٧ نیز ر_ک بنی اسرائیل اور یہود

عفو: خطا کا _ ٧/١٥٣، ٨/٣٨؛ خطاکار کا _ ٧/١٩٩؛ لغزش سے _ ٧/١٩٩ نیز ر_ک جاہلین، خدا

عقاب: ر_ک کیفر

عقل: _ سے عاری افراد ٨/٢٢

عقیدہ: آسمانی کتابوں پر _ ٧/١٧٠؛ باطل _ ٧/٦٠، ٦٣، ٦٤، ٩٧، ٩٨؛ باطل _ کے پیروکاروں کی تقلید ٧/١٣٩؛ پسندیدہ _ ٧/١٦٩؛ تاریخ _ ٧/١٧٤؛ تحمیل _ (مسلط کردہ عقیدہ) ٧/٨٨، ٨/١٩؛ توحید پر _ کا زمینہ ٧/١٧٤؛ تورات پر _ ٧/١٦٩؛ حسي (ظاہري) معبود پر _ ٧/١٣٨؛ خدا پر _ ٧/٥٠، ٨٥؛ خدائی سزاؤں پر _ ٨/٤٨؛ دینی

میں برہان ۴۲/۸؛ ربوبیت خدا پر ۶۸/۷؛ شرک پر_ ۱۷۳/۷؛ شہادت پر_ ۱۲۸/۷؛ _ اسلام کے آثار ۳۹/۸؛ _ اور معاد ۱۲۵/۷؛ _ توحید ۶۶/۷؛ _ توحید کا منشاء ۸۹/۷؛ _ کا سبب ۱۷۳/۷ _ کی تصحیح کا معیار ۱۷۱/۷؛ _ کی اہمیت ۱/۸؛ _ کی حفاظت کی اہمیت ۱۵۰/۷؛ _ کے آثار ۶۸/۷؛ _ میں برہان ۷۱/۷؛ گمراہ_ ترک کرنا ۱۳۰/۷؛ مبانی_ ۱۸۴/۷؛ مبانی_ کی تحکیم ۱۲۸/۷؛ مغفرت خدا کا_ ۱۶۹/۷؛ ناپسندیدہ_ ۱۶۹/۷؛ ناپسندیدہ_ سے اجتناب ۱۷۱/۷؛

علم: _ کے آثار ۸۹/۷، ۹۸، ۱۷۵، ۱۸۸، ۲۰/۸، ۲۴، ۲۵؛ _ لدنی ۶۲/۷؛ _ لدنی کے آثار ۶۲/۷؛ _ و عمل ۵۵/۷، ۸۹

نیز رک اصحاب اعراف، انبیاء، انسان، بلعم باعورا، تاریخ، تکلیف، حقائق، حوادث، خدا، شیطان، علم غیب، قرآن اور محمد(ص)

علماء: دنیا طلب_ ۱۷۶/۷، ۱۷۹؛ _ دین کا زہد ۱۶۹/۷؛ _ دین کو خبردار کیا جانا ۱۷۵/۷؛ _ دین کی مسؤلیت ۱۶۹/۷؛ _ سے سوء استفادہ ۱۱۳/۷، ۱۱۴؛ ہوا پرست_ ۱۷۶/۷ نیز رک حکومت، شیطان، فرعون اور علمائے یہود

علمائے یہود: دنیا طلب_ ۱۶۹/۷؛ فاسق_ ۱۶۹/۷

علم غیب: _ کی اہمیت ۱۸۸/۷ نیز رک انبیاء، خدا، محمد ﷺ، نوح(ع)

عمر: سرمایہ_ ۱۷۸/۷؛ سرمایہ_ کو تباہ کرنا ۵۳/۷، ۱۷۸؛ _ سے فائدہ اٹھانا ۱۷۸/۷؛ _ کی تباہی کے موانع ۵۳/۷

عمل: باطل_ ۱۳۹/۷؛ پسندیدہ_ کا منشاء ۱/۸؛ پسندیدہ_ کی اہمیت ۱۵۷/۷؛ جاہلانہ_ ۲۰/۸؛ حکیمانہ_ ۶۳/۸، ۶۷؛ سفیہانہ_ ۶۶/۷؛ سفیہانہ_ کے آثار ۱۵۵/۷؛ _ اور عقیدہ ۲۹/۸؛ _ خیر کا زمینہ ۱۲۹/۷؛ _ ضائع ہونے کے اسباب ۱۴۷/۷؛ _ ضائع ہونے کے موجبات ۱۴۷/۷؛ _ کا منشاء ۳/۸، ۱۷۰؛ _ کی اخروی پاداش ۱۴۷/۷؛ _ کی اخروی سزا ۱۴۷/۷؛ _ کی ارزش ۴۳/۸؛ _ کے آثار ۳/۸، ۲۹، ۵۱، ۵۳؛ _ کے اخروی آثار ۵۱/۸؛ _ کے ارزشمند ہونے کا معیار ۱۴۷/۷؛ ناپسندیدہ_ ۴۳/۷، ۸۰، ۱۳۹، ۱۶۹، ۱۶۹، ۲۰۵، ۶۷/۸؛ ناپسندیدہ_ پر تحسین ۴۸/۸؛ ناپسندیدہ_ ترک کرنے کا زمینہ ۱۲۹/۷؛ ناپسندیدہ_ سے اجتناب ۱۵۷/۷، ۱۷۱؛ ناپسندیدہ_ کی سزا ۹۶/۷، ۱۸۰؛ ناپسندیدہ_ کے آثار ۷۳/۸؛ ناپسندیدہ_ کے اسباب ۱۸۰/۷

عمل صالح: _ کا اجر ۴۳، ۱۷۰؛ _ کا ضائع ہونا ۱۴۷/۷؛ _ کی

طرف ہدایت ۴۳/۷;_کی فرصت ۵۳/۷;_کے آثار ۴۲/۷، ۴۳;_کے موجبات ۴۳/۷;نیز ر_ک بنی اسرائی ل

عواطف (احساسات):_ابھارنا ۱۵۰/۷;_ابھارنے کے آثار ۱۵۰/۷; قومی_۵۹/۷نیز ر_ک تبلیغ

عوام:انذار_۶۹/۷، ۱۸۴;سست ایمان_۴۹/۸; صدر اسلام کے_کا سوال ۱۸۷/۷;صدر اسلام کے_کا عقیدہ ۱۸۸/۷;_کی جہالت ۱۸۷/۷;_کی خیر خواہي۷۹/۷;_کی مسؤلیت ۱۴۵۳/۷،۶;_کی ہدایت ۴۱/۷;_کی مصلحتوں کا لحاظ ۶۲/۷، ۶۸، ۹۳نیز ر_ک فرعون کے جادوگر، شعیب(ع)

عوام سے رابطہ:ر_ک شعیب ؑ ، صالح ؑ ، نوح(ع)

عورت:ادیان میں_۸۳/۷;_کی آزای ۸۳/۷;_کی مسؤلیت۸۳/۷;_کے حقوق پر تجاوز ۸۱/۷نیز ر_ک بنی اسرائی ل

عہد:_کے احکام ۷۲/۸;_وفا کرنا ۱۰۲/۷، ۲۱/۸، ۵۶، ۷۲;_وفا کرنے کا وجوب ۷۲/۸;_وفا کرنے کی اہمیت ۱۳۵/۷، ۷۲/۸;کفار سے_۵۶/۸;

نیز ر_ک آدم ؑ ، آل فرعون، امم، انبیاء، انسان، حوا، عہد شکن افراد، عہد شکني، کفار اور محمد(ص)عہد شکن افراد: ۱۰۲/۷_اور محمد ﷺ ۵۷/۸;_کی خیانت ۵۸/۸;_کی سزا کا شدید ہونا ۵۷/۸;_کی محرومیت ۵۸/۸; عہد شکنوں سے نپٹنے کا طریقہ ۵۸/۸;عہد شکنوں کا جنگ بھڑکانا۵۷/۸;عہد شکنوں کے انجام سے عبرت ۵۷/۸

عہد شکني:خدا سے_۱۰۲/۷;_کا زمینہ ۱۹۰/۷;_کا ناپسندیدہ ہونا ۵۶/۸;_کے آثار ۱۰۲/۷، ۵۶/۸;_کے اسباب ۱۰۲/۷، ۵۶/۸نیز ر_ک آدم ؑ ،آل فرعون، امم، انبیاء، انسان، حوا، خدا، شیطان، کفار، کفار مکہ، محمد ﷺ اوریہود

عہد عتیق:ر_ک تورات

"غ"

غافلین:۱۷۹/۷

غرور:ر_ک تکبر

غزوہ احد:_کی حقانیت ۸/۵نیز ر_ک محمد(ص)

غزوہ بدر:_اور منافقین ۸/۴۹;_کا فلسفہ ۸/۷، ۴۲;_کا قصہ ۸/۱، ۵، ۷، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۷، ۱۹، ۲۶، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰;_کا منشاء ۸/۴۲، ۴۴;_کی اہمیت ۸/۶، ۴۲;_کی تقدیر ۸/۴۴_کی جغرافیائی حیثیت ۸/۴۲;_کی حقانیت ۸/۵، ۶;_کی سرنوشت ۸/۴۲;_کی فتح ۸/۱۰، ۱۷، ۴۱ ، ۴۲، ۴۳;_کی فتح کی اہمیت ۸/۸;_کی فتح کے اسباب ۹/۱۱، ۱۷، ۲۶، ۴۹;_کے آثار ۸/۷، ۴۱، ۳۶;_کے اسراء ۸/ ۷۰;_کے اسیروں کو بشارت ۸/۷۰;_کے اسیروں کو تہدید ۸/۷۱; کے اسیروں کی تشویق ۸/۷۰ ;_کے اسیروں کی خیانت ۸/۷۱; کے غنائم ۸/۱، ۲۶;_کے مجاہدین کا استغاثہ ۸/۹;_کے مجاہدین کا ضعف ۸/۴۹;_کے مجاہدین کا قلب ۸/ ۱۰ ;_کے مجاہدین کی امداد ۸/۱۰، ۴۳;_کے مجاہدین کی پریشانی ۸/۱۱;_کے مجاہدین کی دعا ۸/۹;_کے مجاہدین کی فتح ۸/۱۷، ۱۹، ۸/۴۹;_کے مجاہدین کی مغفرت ۸/۶۹ ;_کے مجاہدین کی نیند ۸/۱۱;_کے مجاہدین کے فضائل ۸/۱۱;_کے مجاہدین میں پلیدی ۸/۱۱;_میں اسیر بنایا جانا ۸/۶۸، ۷۰;_میں امداد ۸/۴۱;_میں بارش ۸/۱۱;_میں دشمنوں کا ضعف ۸/۴۳;_میں شرکت ۸/۶;_میں شیطان ۸/۱۱، ۴۸;_میں غیبی امداد ۸/۱۱;_میں کامیابی ۸/۴۹;_میں کفار ۸/۱۹، ۴۲، ۴۴، ۴۷، ۴۹، ۵۴;_میں کفار کا ضعف ۸/۴۳;_میں کفار کی اسارت ۸/۷۱;_میں کفار مکّہ ۸/۴۷; ;_میں کفار کی موت ۸/۵۰;_میں کفار کی ہلاکت ۸/۵۴;_میں مسلمان ۸/۱، ۱۰، ۴۲;_میں مسلمانوں کا اتحاد ۸/۴۳;_میں مسلمانوں کی فتح ۸/۶۸;_میں مشرکین ۸/۹، ۴۲، ۵۳;_میں مشرکین قریش ۸/۱۲، ۱۳، ۱۴;_میں مشرکین کا ضعف ۸/۴۳;_میں ملائکہ ۸/۹، ۱۰، ۱۲;_میں ملائکہ امداد ۸/۴۸;_میں ملائکہ کی رؤیت ۸/۴۸; _میں مؤمنین ۸/۴۴، ۴۹;نیز ر_ک مؤمنین، محمد ﷺ ، مسلمان اور منافقین

غسل:_کی اہمیت ۸/۱۱

غشوہ:ر_ک انبیاء

غصب:ر_ک مسجد الحرام

غضب:کظم_کا طریقہ ۷/۱۵۰نیز ر_ک خدا اور موسی (ع)

غفلت:انتقام خدا سے_۷/۱۳۶;خدا سے_۷/ ۱۰۵; خدا سے_کا زینہ ۷/۹۵;خدا سے_کے اسباب ۷/۲۰۶;ربوبیت خدا سے_۷/۱۷۲ ۸۱;_پر

سرزنش ۷/۲۰۵؛ _سے اجتناب ۷/۲۰۵، ۸/۱۱؛ _کے آثار ۷/۱۷۲؛ _کے اسباب ۷/۹۵؛ موانع_ ۷/۲۰۵
نیزر_ک آل فرعون، انبیاء

غنائم: ۸/۱، ۲۶، ۶۷احکام_ ۸/۱، ۴۱، ۶۹؛ _سے استفادہ ۸/۶۹؛ _کی اہمیت ۸/۴۱؛ _کی تقسیم ۸/۱؛ _کی حلیت ۸/۶۹؛
کے آثار ۸/۱، ۲؛ مالک غنائم ۸/۱، ۴۱؛ موارد ۸/۶۹نیزر_ک خمس، غزوہ بدر، مسلمان

غیب گوئي:ر_ک علم غیب

"ف"

فاسقین: ۷/۱۰۲، ۱۶۳، ۱۶۵ظالم فاسقوں کی سزا ۷/۱۶۷؛ _کا حق کو قبول نہ کرنا ۷/۱۶۴؛ _کا عذاب ۷/۱۶۴؛ _کی ابتلاء ۷/۱۶۳؛ نیزر_ک امم اوربنی اسرائی ل

فتح :اپنے سے بڑی طاقت پر_ ۸/۶۵؛ دشمنوں پر_ ۸/۴۹، ۶۳، ۶۵، ۶۶؛ دین کے دشمنوں پر_ ۸/۱۰، ۴۵، ۶۷؛ _سے مایوسی ۷/۱۰۱؛ _کا زینہ ۷/۸۷، ۸/۶۳؛ _کا منشاء ۸/۱۰، ۱۸، ۶۶؛ _کی بشارت ۷/۸۷، ۸/۱۰، ۶۵؛ _کی درخواست ۸/۱۰؛ _کی دعا ۸/۱۹؛ _کے اسباب ۷/۱۳۷، ۸/۱۰، ۱۹، ۶۵ ؛ _کے موانع ۸/۵۹ ؛ کفار پر_ ۷/۸۷، ۸/۶۵، ۶۶؛ مشرکین پر_ ۸/۷؛
نیزر_ک بنی اسرائی ل، جنگ، حق، غزوہ بدر، مؤمنین، محمد مستضعفین اور مسلمان

فجور:ر_ک فسق

فحشاء:_سے نہی ۷/۸۰؛ _کے آثار ۷/۸۴؛ _کے خلاف جنگ ۷/۸۰

فدیہ:جائز_ ۸/۷۰؛ _کی حلیت ۸/۶۹؛ _کے احکام ۸/۶۹، ۷۰نیزر_ک اسراء

فراموشي:ر_ک خدا اورقیامت

فرج (مشکل دور ہونا):زینہء فرج ۷/۸۷

فرزند (اولاد):_پر آباء و اجداد کا اثر ۷/۱۷۳؛ _سے محبت کے آثار ۸/۲۸؛ عطا ہونا ۷/۱۹۰؛ سالم_کی نعمت ۷/۱۸۹؛ نیک و سالم_کی درخواست ۷/ ۱۸۹ ؛نیزر_ک امتحان

فرشتگان:ر_ک ملائکہ

فرصت:فرصت سے استفادہ ۸/۷۰،نیزر_ک تبلیغ

فرعون:آل فرعون کا کفر۲۵/۸; استبداد_۱۲۳/۷; تحلیل_۱۲۳/۷ ; حکومت_کا فساد۱۰۵/۷ ; حکومت_یں مشورت
۱۱۰/۷ ;_اور آل فرعون۱۲۷/۷;_اور آل فرعون کی خواہشات ۱۲۷/۷ ;_اور بنی اسرائیل ۱۲۹/۷;_اور پیروان
موسی علیہ السلام ۱۲۷/۷;_اور جادوگر۱۱۴/۷، ۱۲۳، ۱۲۶;_اور عقیدے کی آزادی ۱۲۳/۷;_اور علماء۱۱۳/۷;_اور معجزہ
موسی علیہ السلام ۱۰۳/۷، ۱۱۴;_اور موسی علیہ السلام ۱۰۳/۷، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۱۰، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۷;_اور موسی علیہ السلام کی سزا ۲۷/۷
۱ ;_کا استثمار گر ہونا ۱۲۳/۷;_کا استکبار ۱۲۳/۷، ۱۲۷;_کا افساد۱۰۳/۷;_کا انتقاد۱۲۷/۷;_کا انجام ۱۰۳/۷;_کا
حوصلہ ۱۱۳/۷ ;_کا سیاسی نظام ۱۱۰/۷، ۱۱۲، ۱۲۷;_کا ظلم ۱۳۷/۷;_کا شرک ۱۲۷/۷;_کا عصیان ۱۰۳/۷;_کا عقیدہ
۱۰۶/۷، ۱۲۷ ;_کا کفر۱۲۹/۷;_کا محل بنانا ۱۳۷/۷;_کا مکر۱۲۲/۷;_کو خبردار کیے اجانا ۱۲۷/۷ ;_کو خطرے کا
احساس ۱۲۳/۷;_کی آساءش طلبی ۱۳۷/۷;_کی آلودگی۱۱۳/۷;_کی بشارت ۱۱۴/۷;_کی بخششیں ۱۱۳/۷ ;_کی بصیرت
۱۲۳/۷، ۱۲۴;_کی پستی ۱۱۳/۷;_کی تحریک ۱۲۷/۷;_کی توقعات ۱۰۵/۷;_کی تہدید۱۲۳/۷، ۱۲۴، ۱۲۵;_کی تہمتیں
۱۲۳/۷، ۱۲۶;_کی حاکمیت ۱۲۷/۷;_کی حکومت ۱۱۲/۷، ۱۲۷;_کی حکومت کا منقرض ہونا ۱۲۷/۷;_کی خواہشات
۱۰۶/۷، ۱۰۷، ۱۰۸ ;_کی سختی۱۱۳/۷;_کی طاقت ۱۱۲/۷ ;_کی قسم ۱۲۴/۷;_کی ہدایت ۱۰۳/۷;_کی ہلاکت
۱۲۹/۷;_کے رذائل ۱۱۳/۷;_کے شکنجے ۱۲۴/۷، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۴۱;_کے کارندوں کا مشورہ کرنا ۱۰۹/۷ ;_کے کارندوں
کی تحلیل ۱۱۰/۷;_ کے کارندے ۱۱۱/۷;_ کے گوشہ نشین ہونے کے اسباب ۱۲۷/۷;_ کے معبود۱۲۷/۷;_ کے
معبودوں کے خلاف مبارزہ۱۲۷/۷;_ کے کارندوں کی خواہشات ۱۱/۷، ۱۱۲;_ کے کارندوں کی شوری ۱۱۰/۷،
۱۱۱;قصہء_۱۰۳/۷ نیز ر_ک آل فرعون، فرعون کے جادوگر، قوم فرعون اور موسي
فرعون کے جادوگر:_ اور باطل حکومتیں ۱۲۵/۷، ۱۲۶;_ اور رب العالمین ۱۲۲/۷;_ اور عوام ۱۱۶/۷;_ اور فرعون ۷
/۱۲۵، ۱۲۶;_ اور معاد۱۲۵/۷;_ اور معجزہ موسی علیہ السلام ۱۲۵/۷، ۱۲۶;_ اور موسی علیہ السلام ۱۱۵/۷، ۱۱۸، ۱۲۳;_ اور
نبوت موسی علیہ السلام ۱۲۱/۷;_ فرعون کے جادوگروں پر تہمت ۱۲۳/۷، ۱۲۶;_ سے استمداد۱۱۱/۷;_ کا آگاہ ہونا ۱۲۱/۷،
۱۲۲;_ کا اتحاد ۱۱۵/۷;_ کا اجر و پاداش۱۱۴/۷;_ کا اطمینان ۱۱۵/۷;_ کا اقرار ۱۲۲/۷;_ کا ایمان ۱۲۱/۷، ۱۲۲، ۱۲۳
۱۲۴۸، ۱۲۵، ۱۲۶;_ کا تجدید نظر کرنا ۱۲۰/۷، ۱۲۱، ۱۲۲ ;_ کا جادو ۱۱۵/۷، ۱۱۶، ۱۱۷ ;_ کا جادو ترک کرنا ۱۱۶/۷ ;
کا دربار میں ہونا ۱۱۳/۷ ; کا شعبدہ ۱۱۶/۷;_ کا

عقیدہ ۷/ ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۵، ۱۲۶; _ کو بشارت ۷/ ۱۱۴; فرعون کے جادو گروں کی آمادگی ۷/ ۱۱۳; _ کی استقامت ۷/ ۱۲۵، ۱۲۶; _ کی اطاعت ۷/ ۸۱۲۶; _ کی تہدید ۷/ ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵; _ کی خدمات ۷/ ۱۱۳; _ جادوگروں کی خواہشات ۷/ ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۲۶; _ کی دعا ۷/ ۱۲۶; _ کی ذلت ۷/ ۱۱۹; _ کی زیرکی ۷/ ۱۲۲; _ کی رضاکارانہ خدمات ۷/ ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳; فرعون کے جادوگروں کی سازش ۷/ ۱۱۸; _ کی سزا ۷/ ۱۲۴، ۱۲۶; _ کی شجاعت ۷/ ۱۲۶; _ کی شجاعت کے اسباب ۷/ ۱۲۵; _ کی شکست ۷/ ۱۱۷، ۱۱۹، ۱۲۳; _ کی منافع پرستی ۷/ ۱۱۳; _ کے جادو کا باطل ہونا ۷/ ۱۲۰; _ کے جادو کا لغو ہونا ۷/ ۱۱۸; _ کے خلاف مبارزہ ۷/ ۱۱۸، ۱۲۱; نیز ر_ ک آل فرعون، فرعون، اور موسی علیہ السلام _

فساد: اجتماعی _ کے آثار ۸/ ۲۵; زمینہ _ ۸/ ۷۳; _ کا سبب ۸/ ۷۳; _ کی نابودی ۸/ ۳۹; _ کے آثار ۷/ ۱۰۳، ۱۳۳; _ کے اسباب ۸/ ۲۵، ۷۳; _ کے خلاف مبارزہ ۸/ ۲۵; _ کے موارد ۸/ ۳۶ نیز ر_ ک امم، بت پرستي، فرعون

فسق: _ کی سزا ۷/ ۱۶۵; _ کے آثار ۷/ ۱۰۲، ۱۶۳، ۱۶۵; موارد _ ۷/ ۱۶۵; موجبات _ ۷/ ۱۰۲ نیز ر_ ک امم، ایلہ، کفار

فطرت: ر_ ک انسان

فکر: _ کی انعطاف پذیری ۸/ ۴۸

فلاح: ر_ ک رستگاري

فلسفہ سیاسي: ۷/ ۱۴۲، ۸/ ۷۵

"ق"

قاضي: بہترین _ ۷/ ۸۷، ۸۹

قانون گذاري: _ کے منابع ۸/ ۵۷

قبض روح: ۸/ ۵۰، ۵۱، نیز ر_ ک کفار

قتل: ر_ ک انبیاء، بنی اسرائیل، قریش، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مسجد الحرام اور ہارون (ع)

قحط: _ کے مواقع ۷/ ۱۳۰

قدرت:

اپنے سے بڑی _پر فتح پانا ٨/٦٥; دفاعی _کی اہمیت ٨/٢٦; _کا سبب ٧/٦٩
نیز ر_ک انسان، بنی اسرائیل، تکلیف (فریضہ) جہاد، خدا، ربوبیت، شیطان، فرعون، قوم، عاد، قیامت، کفار، محمد ﷺ، مدین، مسلمان، مشرکین، معاشرہ، مؤمنین، معبود اور موسی (ع)

قدر و منزلت کا تعیّن: _کرنے کا معیار ٧/٦٦، ٧/١٧٩

قدرتی اسباب: ر_ک قدرتی عوامل

قدرتی عوامل: _کا عمل ٧/٥٧، ٦٤، ٨٦، ١٣٣; _کی خلقت کا فلسفہ ٧/٧٥; _کے عمل کا سبب ٧/١٣٠; _کی وابستگی ٧/٩٤; _کی ہم آہنگی ٧/٧٥ نیز ر_ک جنگ

قرآن: استماع _٧/٢٠٤; استماع _کے آثار ٧/٢٠٤; اعجاز _٧/٢٠٣; تعلیمات _٧/٥٢; تعلیمات _پر عمل ٧/٥٣; تعلیمات _کی اہمیت ٧/٣١; تعلیمات _کی تبیین ٧/٥٢; تشبیہات _٧/٧٥، ٥٨، ١٧٦، ١٧٧، ١٧٩; تشبیہات _کا فلسفہ ٧/٥٨; تکذیب _٧/١٨٦، ٨/٣٣; تکذیب _کے آثار ٧/١٨٦; تلاوت _کے آثار ٨/٢، ٤; تلاوت _کے آداب ٧/٢٠٤; تلاوت _کے احکام ٧/٢٠٤; تلاوت _کے وقت سکوت ٧/٢٠٤; تنزیہ _٧/٥٢; حقانیت _کی تکذیب ٧/٥٣; حقائق _کا ظہور ٧/٥٣; دشمنان _٨/٣٢; رحمت _٧/٥٢، ٢٠٣; فضیلت _٧/٥٢; فہم _٧/٥٢; _اور افسانہ ٨/٣١; _اور حقیقی مؤمنین ٨/٢; _اور خرافات ٧/٥٢; _اور کفار ٨/٣١; _پر تہمت ٨/٣١; _سے استفادہ کا زمینہ ٧/٢٠٣; _سے اعراض کے آثار ٧/٥٣; _سے انکار کرنے والے ٧/١٨٥; _کا تدریجی نزول ٧/٢٠٣; _کا روشنی پھیلانا ٧/١٥٧، ٢٠٣; _کا منحصر بفرد علم ٧/١٨٧; _کا کردار ٧/٥٢، ١٨٥، ٢٠٣، ٨/٧٥; _کا وحی ہونا ٧/٥٢، ٢٠٣; _کا ہدایت کرنا ٧/٥٢، ٢٠٣، ٢٠٤; _کی اتمام حجت ٧/٥٢; _کی اطاعت کے آثار ٧/١٥٧; _کی اہمیت ٧/١٩٦، ٨/٣١; _کی پیشگوئی ٧/٣٣; _کی حقانیت ٨/٣٢، ٣٣; _کی خصوصیت ٧/١٨٥، ٢٠٣; _کے خلاف سازش ٨/٣١; _کے خلاف مبارزہ ٨/٣١، ٣٢; _ی قصے ٧/١٠١; _ی قصوں کا فلسفہ ٧/١٧٦; کیفیت نزول _٧/٢٠٣; مکذبین _٧/٥٣، ٨/٣٣; مکذبین _اور قیامت ٧/٥٣; مکذبین _کا اقرار ٧/٥٣; مکذبین _کا حیرت زدہ ہونا ٧/١٨٦; مکذبین _کا خسارہ ٧/٥٣; مکذبین _کا طغیان ٧/١٨٦; مکذبین _کا کفر ٧/١٨٦; مکذبین _کی آرزو ٧ مکذبین _کی پشیمانی ٧/٥٣; مکذبین _کی گمراہی ٧/١٨٦; نزول _٧/١٩٦، ٨/٣٢; نزول _کا فلسفہ ٧/٥٢; نزول _کا سبب ٧/٢٠٣; نورانیت _٧/١٥٧;
نیز ر_ک ایمان، کفار، کفار مکہ، کفر، مؤمنین، محمد ﷺ اور مشرکین

قریش:۸/۱۷؛_کا تجارتی قافلہ ۱۸، ۴۲؛_کی تسلط طلبی ۸/۲۶؛_کی عسکری طاقت ۸/۷؛ کفار_اور اسلام ۸/۳۶؛کفار_کا ظلم ۸/۲۶ ؛ کفار_کی پشیمانی ۸/۳۶ ؛ کفار_کی حسرت ۸/۳۶؛ کفار_کی سزا ۸/۳۶؛ کفار_کی شکست ۸/۳۶؛ مشرکین_کا ضعف ۸ / ۷ ؛ مشرکین_کا قتل ۸/۱۷؛ مشرکین_کی دعا ۸/۱۹؛ مشرکین_کی سپاہ ۸/۷؛ مشرکین_کی شکست ۸/۱۲، ۱۹؛ مشرکین_کی شکست کے اسباب ۸/۱۷؛نیز ر_ک جہاد، غزوہ بدر اور مسلمان

قسم:ر_ک سوگند

قسم کھانا:ر_ک آل فرعون، اہل بہشت، کفار، مدین اور موسی (ع)

قصر:ر_ک قوم ثمود

قصہ:ر_ک قرآن اور دوسرے خاص تاریخی موارد

قضاوت:حق پر مبني_۷/۹۱، ۱۸۱؛_میں عدالت ۷/۱۸۱؛ مؤمنین اور کفار کے درمیان_۷/۸۹، ۹۱؛نیز ر_ک ایمان، بنی اسرائ ل، خدا اور عدالت پیشہ افراد

قضاو قدر:۸/۶۸،نیز ر_ک خدا

قلب:بیماري_کی نشانیاں ۸/۴۹؛_پر اثر انداز ہونے والے عوامل ۸/۲، ۴؛_پر مہر لگنا ۷/۱۰۰ ؛_پر مہر لگنے کا زمینہ ۷/۱۰۰؛_پر مہر لگنے کی علائم ۷/۱۰۱؛_پر مہر لگنے کے آثار ۷/۱۰۱؛_خاضع ۸/۲؛_کا کردار ۷/۷۱ ؛ قلوب پر حاکمیت ۸/۶۳؛نیز ر_ک انبیاء، انسان، اہل بہشت، جنات، خضوع، کفار، گناہگار افراد اور مؤمنین

قوم ثمود:_اور خیر خواہی ۷/۷۹؛_اور صالح علیہ السلام ۷/۷۷؛_اور ناقہ صالح علیہ السلام ۷/۷۳؛_اور نبوت بشر ۷/۷۳، ۷۷؛_اور نبوت صالح علیہ السلام ۷/۷۵؛_پر اتمام حجت ۷/۷۸، ۷۹؛_کا تمدن ۷/۷۴؛_کا دنیوی عذاب ۷/۷۸، ۷۹؛_کا جغرافیائی علاقہ ۷/۷۴؛_کا شرک ۷/۷۳؛_کا عذاب ۷/۷۹؛_کا عقیدہ ۷/۷۳، ۷۷؛_کا کفر ۷/۷۷، ۷۸؛_کا مفاد ۷/۷۳؛_کو دعوت ۷/۷۳ ؛_کی تاریخ ۷/۷۳ ، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۱۰۱؛_کی تنبیہ ۷/۷۳؛_کی توقعات ۷/۷۳؛_کی حکومت ۷/۷۴؛_کی نعمات ۷/۷۴؛_کی ہلاکت ۷/۷۹؛_کے اجتماعی طبقات ۷/۷۵؛_کے امراء ۷/۷۵، ۷۶، ۷۹؛_کے امراء اور صالح علیہ السلام ۷/۷۵؛ _کے امراء کا مبارزہ ۷/۷۵ ؛

_کے تشکیل پانے کی تاریخ ٧/٧٤; _کے کافر امراء ٧/٧٥; _کے کفار ٧/٧٥، ٧٧، ٧٩; _کے کفار کا تجاوز ٧/٧٧; _کے کفار کا مجادلہ ٧/٧٦; _کے کفار کی بہانہ جوئی ٧/٧٦; _کے کفار کی تبلیغ ٧/٧٥; _کے کفار کی خواہشات ٧/٧٧; _کے کفار کی ہلاکت ٧/٧٨; _کے کافر مستضعفین ٧/٧٥; _کے محلات ٧/٧٤; _کے مستضعفین ٧/٧٥، ٧٦; _کے مستضعفین کا ایمان ٧/٧٦; _کے مستکبرین ٧/٧٥، ٧٦; _کے مستکبرین کا کفر ٧/٧٦; _کے مؤمن امراء ٧/٧٥; _کے مؤمن مستضعفین ٧/٧٥; _کے مؤمنین ٧/٧٦; _کے مؤمنین کا ایمان ٧/٧٥; _کے مؤمنین کی استقامت ٧/٧٥; _میں مکانات کی تعمیر ٧/٧٤; کفار_کا عذاب ٧/٧٨; کفار_کا عصیان ٧/٧٧; نیز ر_ک صالح(ع)

قوم صالح علیہ السلام: ر_ک قوم ثمود

قوم شعیب علیہ السلام: تاریخ_٧/٥٨، ٨٦، ٨٧، ٨٨، ٨٩، ٩٠، ٩١، ٩٢، ٩٣، ١٠١، نیز ر_ک شعیب(ع)

قوم عاد: _اور توحید عبادی ٧/٧٠; _اور سفاہت ٧/٦٩، ٧٠; _اور نبوت بشر ٧/٦٩، ٧٣; _اور نبوت ہود علیہ السلام ٧/٦٩، ٧٠; _اور ھود علیہ السلام ٧/٦٩، ٧٠; _کا انجام ٧/٧٤; _کا انقراض ٧/٧٤; _کا تکبر ٧/٧٠; _کا تعصب ٧/٧٠; _کا شرک ٧/٦٥، ٧٠، ٧١; _کا عذاب ٧/٧١، ٧٢; _کا عقیدہ ٧/٦٩، ٧٠، ٧١، ٧٣; _کا کفر ٧/٧٢; _کا مجادلہ ٧/٧١; _کو تنبیہ ٧/٧٠; _کی پلیدی ٧/٧١; _کی تاریخ ٧/٦٩، ٧٠، ٧١، ٧٢، ١٠١; _کی تشکیل ٧/٦٩; _کی جسمانی طاقت ٧/٦٩; _کی جسمانی صفات ٧/٦٩; _کی خواہشات ٧/٧٠; _کی رجعت پرستی ٧/٧٠; _کی رسوم ٧/٧١; _کی صفات ٧/٧٠; _کی عبادت ٧/٧٠، ٧١; _کی نعمات ٧/٦٩; _کی ہٹ دھرمی ٧/٧٠; _کی ہلاکت ٧/٧٢; _کے آباؤاجداد ٧/٧٠، ٧١; _کے آباء و اجداد کا شرک ٧/٧٠; _کے امراء ٧/٦٦; _کے انبیاء ٧/٦٦; _کے اندام ٧/٦٩; _کے شرک کا انگیزہ ٧/٧٠; _کے عقیدے کے مبانی ٧/٦٦; _کے کفار ٧/٦٦; _کے کفار کا ظن ٧/٦٦; _کے کفار کا عقیدہ ٧/٦٦; _کے کفار کی تہمتیں ٧/٦٦; _کے معبود ٧/٧١، ٧٠; _کے مغضوبین ٧/٧١; _کے مؤمن امراء ٧/٦٦; _کے مؤمنین ٧/٧٢; _کے مؤمنین کی نجات ٧/٧٢ نیز ر_ک ھود(ع)

قوم فرعون: _کے امرا ٧/١٠٩، ١١١، ١١٢، ١١٨، ١٢٢، ١٢٧، ١٢٩; _کے امراء کا خوف ٧/١٢٧; _کے امراء کا سلوک ٧/١٢٧; _کے امراء کو تنبیہ ٧/١٢٧; _کے امراء کی بصیرت ٧/١٢٧; _کے امراء کی سازش ٧/١٢٧;

نیز ر_ک آل فرعون اور فرعون

قوم لوط: ـ اور پیروان لوط علیہ السلام ۷/۸۲؛ ـ اور لوط علیہ السلام ۷/۸۲؛ ـ کا اسراف ۷/۸۱؛ ـ کا انجام ۷/۸۰؛ ـ کا تجاوز ۷/۸۱؛ ـ کا جرم ۷/۸۴؛ ـ کا عذاب دنیوی ۷/۸۳، ۸۴؛ ـ کا عصیان ۷/۸۳؛ ـ کا گناہ ۷/۸۴؛ ـ کا لواط ۷/۸۰، ۸۱، ۸۲؛ ـ کی تاریخ ۷/۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۱۰۱؛ ـ کی سرزنش ۷/۸۰؛ ـ کی شہوت پرستی ۷/۸۱؛ ـ کی مایوسی ۷/۸۲؛ ـ کی ہلاکت ۷/۸۳، ۸۴؛ ـ کے رذائل ۷/۸۱؛ ـ کے مفسدین کا انجام ۷/۸۴؛ ـ کے مؤمنین کی اقلیت ۷/۸۳؛ نیز ر ـ ک لوط (ع)

قوم نوح علیہ السلام: ـ اور رحمت خدا ۷/۶۳؛ ـ اور غیر منطقی امور ۷/۶۳؛ ـ اور نبوت بشر ۷/۶۳؛ ـ اور نبوت کا ادعا ۷/۶۳؛ ـ کا اندھاپن ۷/۶۴؛ ـ کا انقراض ۷/۶۹؛ ـ کا شرک ۷/۵۹؛ ـ کا عقیدہ ۷/۶۳، ۷۳؛ ـ کا غرق ہونا ۷/۵۶؛ ـ کو تنبیہ ۷/۵۹؛ ـ کی اکثریت ۷/۶۴؛ ـ کی تاریخ ۷/۵۹، ۱۰۱؛ ـ کی ہلاکت ۷/۶۴، ۶۹؛ ـ کے امراء ۷/۶۱؛ ـ کے امراء اور نوح ۷/۶۰؛ ـ کے امراء کا عقیدہ ۷/۶۳؛ ـ کے امراء کی بصیرت ۷/۶۰؛ ـ کے جانشین ۷/۶۹؛ ـ کے خیالات ۷/۶۳؛ ـ کے مکذبین ۷/۶۴؛ ـ کے مؤمنین ۷/۵۶؛ ـ کے مؤمنین کی نجات ۷/۶۴؛ نیز ر ـ ک نوح (ع)

قیادت: دینی ـ کی مسؤلیت ۷/۱۴۲، ۱۵۰، ۸/۵۸، ۶۴، ۷۰؛ دینی ـ کی مسؤلیت کی حدود ۸/۶۷؛ دینی ـ کے اختیارات ۸/۵۶، ۵۷، ۵۸؛ دینی ـ کے پیروکار ۸/۴۳۶؛ ظالم قائدین اور علما ۷/۱۱۴؛ ـ سے اثر قبول کرنا ۷/۶۱؛ ـ کا انتصاب ۷/۱۴۲؛ ـ کی اجتماعی مسؤلیت ۸/۱؛ ـ کی اہمیت ۷/۱۴۲؛ ـ کی شرائط ۷/۱۲۸؛ ـ کی مسؤلیت ۷/۱۴۲، ۱۴۵، ۸/۶۲؛ ـ کے اختیارات ۸/۵۸، ۶۱؛ نیز ر ـ ک بنی اسرائیل، موسی علیہ السلام، ہارون (ع)

قومیت پرستی (ملی گرائی): ر ـ ک مدین

قیامت: تکذیب ـ ۷/۵۱؛ تکذیب ـ کی سزا ۷/۵۱، ۱۴۷؛ تکذیب ـ کے آثار ۷/۴۵، ۵۱، ۱۴۷؛ عذاب ـ ۷/۵۹؛ عظمت ـ ۷/۹، ۵؛ فراموشی ـ ۷/۵۱؛ فراموشی ـ کے اسباب ۷/۵۱؛ فعلیت ـ ۷/۱۸۷؛ ـ برپا ہونے کا وقت ۷/۱۸۷، ۱۸۸؛ ـ برپا ہونے کے آثار ۷/۵۳؛ ـ سے آگاہی ۷/۱۸۷؛ ـ کا ناگہانی ہونا ۷/۱۸۷؛ ـ کی برپائی ۷/۵۱، ۱۸۷؛ ـ کے برپا ہونے کا علم ۷/۱۸۷؛ ـ کے برپا ہونے کے بارے میں سؤال ۷/۱۸۷؛ ـ کے دن پشیمانی ۷/۵۳؛ ـ کے دن حقائق کا ظہور ۷/۵۳، ۱۷۲؛ ـ کے دن طاقت کا بے اثر ہونا ۷/۴۸؛ ـ کے دن علم حضوری ۷/۱۲۷؛ ـ کے دن کارندے ۷/۴۹؛ ـ کے دن گناہ کا مجسّم ہونا ۷/۴۸؛ ـ کے دن مؤاخذہ ۷/۱۷۲؛ ـ کے دن کی ندا ۷/۴۴؛ ـ میں آسمان

۱۸۷/۷؛ _میں حشر ۱۴۷/۷؛ مکذبین _اور دین ۴۵/۷؛ مکذبین _کا اقرار ۵۳/۷؛ مکذبین _کی بصیرت ۴۵/۷؛ مکذبین _کی محرومیت ۴۵/۷، ۵۱ نیز ر_ک آخرت، احزاب، اصحاب اعراف، امم، انبیاء، انسان، ایمان، اہل بہشت، اہل جہنم، پاک لوگ، پلید لوگ، شفاعت کرنے والے، ظالمین، کفار، کفار مکہ، مؤمنین، مسلمان، معاد، معبودان، مشرکین

قیمت کا تعین: _کرنے کا معیار ۱۰۳/۷

"ک"

کام: _کی اجرت ۶۰/۸

کان: ر_ک جنات

کبر: ر_ک تکبر

کتا: پیاسا _۱۷۶/۷ نیز ر_ک آیات خدا، بلعم باعورا اور تشبیہات

کتب آسمانی: _پر عمل ۵۴/۷، ۱۷۰؛ _پر عمل کا اجر ۱۷۰/۷؛ _کا کردار ۱۴۰/۷، ۱۴۱؛ _کی تعلیم ۱۴۱/۷؛ _کے نزول کا فلسفہ ۱۴۱/۷؛ _کے وارث ۱۶۹/۷ نیز ر_ک انجیل، تورات، عقیدہ اور_

کسب: احکام _۶۹/۸؛ حرام _۶۹/۸؛ مال حرام _کرنا ۱۶۹/۷

کشتي: ر_ک نوح(ع)

کعبہ: _کی اہمیت ۳۵/۸ نیز ر_ک کفار مکہ

کفر: آیات خدا سے _۱۳۳/۷، ۵۲/۸، ۵۳؛ اظہار _کی ناپسندیدگی ۸۹/۷؛ انبیاء سے _۷۶/۷؛ انبیاء سے _کے موانع ۱۵۸/۷؛ باطل خداؤں سے _۷۵/۷؛ حکمت خدا سے _۴۹/۸؛ حمایت خدا سے _۴۹/۸؛ دین سے _کے آثار ۶۵/۸؛ زمینہ ء _۵۱/۷، ۱۷۶؛ عزت خدا سے _۴۹/۸؛ قرآن سے _۵۳/۷، ۱۸۶؛ قرآن سے _کے آثار ۱۸۵/۷؛ _پر اصرار ۹۱/۷، ۹۵، ۳۵/۸؛ _پر اصرار کی سزا ۷۸/۷، ۱۳۴؛ _پر اصرار کے آثار ۷۲/۷، ۵۵/۸، ۵۶، ۹۱، ۹۵؛ _پر عذر ۵۲/۷؛ _ترک کرنے کا زمینہ ۵۲/۸؛ _سے نجات ۵۰/۷؛ _کی شکست کے اسباب ۷/۸؛ _کی نابودی ۷/۸، ۸؛ _کی نشانیاں ۳۵/۸؛ _کے آثار ۹۴/۷، ۱۰۰، ۵۳/۸، ۵۵؛ _کے اسباب ۷۶/۷؛ _کے خلاف مبارزے کی شرائط ۶۴/۸؛ گناہ کفر کی مغفرت ۱۵۳/۷؛ موارد کفر ۵۱/۷

کفران: _نعمت ۷/۱۴۰، ۱۶۰؛ _نعمت کے آثار ۷/۱۳۸؛ نیز رک آدم علیہ السلام، بنی اسرائیل اور حوا

کفار: ۸/۱۴، ۵۲

برزخ میں _۸/۵۰؛ تشجیع _۸/۴۸؛ ثروت مند _۷/۴۸؛ جہنم میں _۸/۳۶، ۳۷؛ حق پذیر _۸/۲۴؛ حق مخالف _۷/۳۷، ۳۸؛ حق مخالف _کی تہدید ۸/۳۸؛ حق مخالف _کی سزا ۸/۳۸؛ خدا کو فراموش کرنے والے _۷/۵۱؛ خیانت _۸/۵۸، ۵۹، ۷۱؛ خیانت _کی تشخیص ۸/۵۸؛ صدر اسلام کے _۷/۱۸۴، ۸/۴۷، ۳؛ صدر اسلام کے _کی اکثریت ۸/۳۴؛ غاصب _۸/۳۴؛ قیامت میں _۷/۴۸، ۵۱، ۵۳؛ کثرت _۸/۱۹؛ _اور آسائش ۷/۹۵؛ _اور آیات خدا ۸/۵۲؛ _اور اسلام ۸/۳۰، ۳۶، ۳۸، ۳۹؛ _اور دین ۷/۵۱، ۸/۳۷؛ _اور سختی ۷/۹۵؛ _اور فہم دین ۸/۶۵؛ _اور قرآن ۷/۲۰۴، ۸/۳۱؛ _اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۷/۱۸۴، ۸/۳۰، ۳۲، ۵۹؛ _اور مسجد الحرام ۸/۳۴، ۳۵؛ _اور مسلمین ۸/۳۸؛ _اور نعمات خدا ۸/۱۹، ۵۳؛ _اور مؤمنین ۷/۴۹، ۸۷، ۸/۴۸، ۷۳؛ _پر اتمام حجت ۷/۹۴، ۸/۵۲؛ _سے رابطہ ۸/۶۱؛ _سے ولائی اور سرپرستی کا رابطہ ۸/۷۳؛ _کا احساس امنیت ۷/۹۹؛ _کا ارعاب ۸/۱۲؛ _کا استہزاء ۸/۱۹؛ _کا اسلام ۸/۳۶؛ _کا انجام ۷/۹۲، ۹۸، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۸۸، ۸/۳۶؛ _کا انحطاط ۸/۵۶؛ _کا انفاق ۸/۳۶؛ _کا تعاون ۸/۷۳؛ _کا تکبر ۸/۴۷؛ _کا جرم ۸/۸؛ _کا حتمی عذاب ۷/۴۸؛ _کا حق بات نہ سننا ۸/۲۳؛ _کا خسارہ ۸/۳۷؛ _کا دشمنی ترک کرنا ۸/۳۹؛ _کا دنیوی عذاب ۷/۹۱؛ _کا ظلم ۷/۷۷؛ _کا عجز ۸/۱۹، ۵۹، ۶۶؛ _کا عذاب ۷/۹۹، ۱۰۰، ۸/۵۰، ۵۱؛ _کا عقیدہ ۷/۵۳، ۹۸، ۹۹، ۸/۲۳؛ _کا عمل ۸/۳۹، ۴۷؛ _کا فسق ۷/۱۰۲؛ _کا قلب ۸/۱۲، ۳۱؛ _کا گناہ ۸/۵۲؛ _کا ناپسندیدہ کردار ۹/۴۷؛ _کا مؤقف ۸/۳۲؛ _کو تنبیہ ۸/۱۹؛ _کو مہلت ۷/۱۸۳؛ _کی آزمائشیں ۷/۹۵؛ _کی آسائش کا فلسفہ ۷/۹۵؛ _کی ابتلا کا فلسفہ ۷/۹۴، ۹۵؛ _کی اخروی سرزنش ۷/۴۸؛ _کی اخروی نشانیاں ۷/۴۸؛ _کی انگلیوں کو مسلنا ۸/۱۲؛ _کی بصیرت ۷/۴۸، ۴۹؛ _کی پشت پر ضرب ۸/۵۰؛ _کی پلیدی ۸/۳۷؛ _کی تنگدستی ۷/۹۴؛ _کی جہالت ۸/۳۴؛ _کی جہان بینی ۷/۹۵؛ _کی حمایت ۸/۷۳؛ _کی حمایت پر سرزنش ۸/۷۳؛ _کی خصوصیت ۷/۵۱، ۱۸۵؛ _کی دعا کا طریقہ ۸/۳۵؛ _کی دنیا طلبی ۷/۵۱؛ _کی دنیوی سزا ۹/۱۳، ۴۸؛ _کی دنیوی ہلاکت ۸/۵۴؛ _کی ذمہ داری ۷/۱۸۴، ۲۰۴؛ _کی رسوائی ۸/۱۸؛ _کی روح قبض ہونا ۸/۵۰، ۵۱؛ _کی ریاکاری ۸/۴۷؛ _کی سازش ۸/۱۹، ۳۸؛ _کی سازش کا توڑ ۸/۱۹، ۶۱؛ _کی سازش کا شکست کھانا ۸/۳۰، ۳۶؛ _کی سرزنش ۷/۵۳، ۱۸۵؛ _کی سرگرمی ۷/۹۹؛ _کی سزا

۹۹/۷، ۱۰۰، ۸،۱۸۳/۱۴، ۳۶، ۴۷، ۵۲، ۵۳؛_کی شخصیت ۵۵/۸؛_کی شکست ۴۸/۷، ۱۳۷، ۱۸/۸، ۳۶، ۴۸؛_کی شکست کے اسباب ۱۲/۸، ۷۱؛_کی صفات ۵۱/۷؛_کی صلح ۳۹/۸؛_کی طاقت ۴۸/۷، ۱۹/۸؛_کی طرف رجحان پر سرزنش ۴۷/۸؛_کی عذاب سے نجات ۵۱/۸؛_کی عہد شکني۱۰۲/۷، ۵۶/۸، ۵۸، ۵۹؛_کی کمزوری ۹۸/۷؛_کی مشکلات ۹۴/۷؛_کی مغفرت ۴۰/۸؛_کی موت۵۰/۸؛_کی ہدایت سے محرومیت ۹۵/۷؛_کی ہلاکت ۷۲/۷، ۷/۸، ۸؛_کی ہلاکت پر غم و اندوہ۹۳/۷؛_کی ہم آہنگی ۵۲/۸؛_کے ادعا ۱۸۴/۷؛_کے چہرے پر ضرب ۵۰/۸؛_کے خلاف جنگ ۸۷/۷، ۳۰/۸، ۳۸، ۳۹؛_کے خلاف مبارزہ ترک کرنا۳۹/۸؛_کے سارے وسائل ۴۸/۷؛_کے سرکو کچلنا ۱۲/۸؛_کے عجز کے اسباب ۶۵/۸؛_کے عمل کی سزا۵۱/۸؛_کے قلب پر مہر لگنا ۱۰۰/۷، ۱۰۱؛_کے مال کی نابودی ۳۶/۸؛_کے مکر کا توڑ ۶۲/۸؛_کے مکر کا کمزور ہونا ۱۸/۸؛_کے مکر کی شکست ۳۰/۸؛کفر_۵۹/۸؛گذشتہ_۳۸/۸؛گذشتہ_کی ہلاکت ۵۴/۹؛متنبہ_کی مغفرت ۳۸/۸؛محارب_کا ایمان ۴۰/۸؛محارب_کی شکست ۵۷/۸؛محارب_کی مغفرت ۴۰/۸؛مستکبر_۴۸/۷؛ مستکبر_کا قسم کھانا ۴۹/۷؛مستکبر_کی بصیرت ۴۹/۷؛مستکبر_کے ادعا ۴۹/۷؛مستکبر_کے طور طریقے ۴۹/۷؛_کے طور طریقے ۵۲/۸؛ہٹ دھرم_۹۳/۷نیز رـک اصحاب اعراف، بنی اسرائیل، جہاد، شعیب عليه‌السلام، شیطان، غزوہ بدر، قرآن، قریش، قوم ثمود، قوم عاد، کفار مکہ، محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم، مدین، معجزہ، مستکبرین، مسلمان مؤمنین اور لوط(ع)

کفار محارب:رـک کفار

کفار مکہ:۳۴/۸_اور آیات خدا،۵۲/۸؛_اور اسلام ۳۳/۸؛_اور خدا، ۳۲/۸؛_اور دعا ۳۲/۹؛_اور قرآن ۳۱/۸، ۳۲، ۳۳؛_اور قیامت ۳۶/۸؛_اور کعبہ ۳۵/۸؛_اور محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ۳۰/۸؛_کا اخلاق ۴۷/۸؛_کا اطمینان ۴۷/۸؛_کا تکبّر ۴۷/۸؛_کا ظلم ۵۴/۹؛_کا عقیدہ ۳۲/۸؛_کا مکر ۳۱/۸؛_کی اکثریت ۳۴/۸؛_کی خواہشات ۳۲/۹؛_کی دشمنی ۳۲/۹؛_کی دعا ۳۵/۸؛_کی سازش ۳۰/۸، ۳۲؛_کی عبادت ۳۵/۸؛_کی عہد شکنی ۵۶/۸؛_کی ہٹ دھرمی ۳۲/۹؛_کے ادعا ۳۱/۸؛_کے طور طریقے ۵۴/۸نیز رـک شیطان اور غزوہ بدر

کمال:استعداد_سے عاری افراد ۲۳/۸؛_مطلق ۱۸۰/۷

کم فروشي:_کی حرمت ۸۵/۷، نیز رـک اہل مدین

کمي:_کے اسباب ۷/۹۶

کوہ طور:_کا انہدام ۷/۱۴۳;_کا گرجنا ۷/۱۴۳;_کو بلند کے اجانا ۷/۱۷۱;_کی لرزش ۷/۱۷۱;_ میں مکانات کی تعمیر ۷/۷۴

نیز ر_ک بنی اسرائیل اور خدا

کھانے کی اشیاء:_کے احکام ۸/۲۶، ۶۹

کیفر:اخروي_۸/۱۴;اخروي_کی تنبیہ ۷/۵۹;بیان کے بغیر_۸/۶۸;دنیوی_۸/۱۴;_ اور عمل میں تناسب ۷/۱۴۷;_کا انفرادی ہونا ۷/۱۷۳;_کی خصوصیت ۷/۱۷۳;_میں عدالت ۷/ ۵۱ ;مراتب _۸/۱۴، ۴۸، ۵۲; موجبات _۷/۱۸۰;

موجبات _ دنیوی ۸/۱۴; نظام_۷/۱۴۷، ۱۷۳۸۱۶۷، ۱۸۰، ۸/۵۱

کینہ:_ختم کرنے کی ارزش ۷/۴۳;_ختم کرنے کی اہمیت ۷/۴۳، ۸/۱;_ختم کرنے کے اسباب ۸/۱;کینے کا زینہ ۷/۸۶

نیز ر_ک انبیاء، اہل بہشت، سالکین، اور مؤمنین

"گ"

گذشت : ر_ک عفو

گھڑ سواری (اسب سواري):۸/۶۰

گرمي:ر_ک بنی اسرائی ل

گمراہ افراد:۷/۱۳۶، ۱۵۰، ۱۵۵، ۱۷۵، ۱۷۸;

گمراہوں کا خسارہ ۷/۱۷۸; گمراہوں کی محرومیت ۷/۱۳۶;گمراہوں کے خلاف مبارزے کی اہمیت ۷/ ۱۵۰

نیز ر_ک ہارون

گمراہي:_پر اصرار ۷/۲۰۲;_پر عذر ۷/۵۲ ;_سے اظہار بیزاری ۷/۶۱;_کا اقرار ۷/۱۴۹;_کا خطرہ ۷/۱۷۵;_کا زینہ ۷/۶، ۱۴، ۱۷۸;_کا سبب ۷/۸۹، ۱۷۸، ۱۸۶ ;_کی نشانیاں ۷/۱۸۶ ;_کے آثار ۷/ ۱۳۶ ;_کے اسباب ۷/۱۳۶، ۱۷۵، ۲۰۰، ۲۰۲نیز ر_ک بلعم باعورا، بنی اسرائی ل، بے تقوی افراد، _، گمراہ افراد، موسی ، ہارون(ع)

گناہ:ارتکاب_۷/۱۶۹;تحرک_کا زینہ ۸/۵۲;تکفیر_ کے اسباب ۸/۲۹;زینہ_۷/۱۶۲، ۸/۶۹;_پر اصرار ۷/۱۴۷، ۱۶۹;_پر اصرار کے آثار

١٦٦/٧؛_ سے اجتناب ٧/١٦٣، ٨/٢٥؛_ سے اجتناب کا زینہ ٨/٢٥؛_ سے استغفار ٧/١٦١؛_ کا اقرار ٧/١٤٩؛_ کبیرہ ٧/٦٨، ٨٠؛_ کی سزا ٧/١٠٠، ١٤٧، ٨/٢٩، ٥٢، ٥٣؛_ کے آثار ٧/١٠٠، ١٣٣، ١٦٠، ٨/٥٣، ٥٤؛_ کے اجتماعی آثار ٨/٢٥، ٢٩؛_ کی اخروی آثار ٧/٤٨؛_ کے انفرادی آثار ٨/٢٥؛_ کی روحی آثار ٨/٢٩؛_ کے خسارے سے نجات ٧/١٤٩؛_ کے مقابلے میں خاموشی ٧/١٦٣، ١٦٥؛ مراتب _ ٧/٨٠، ٨٤؛ مغفرت _ کی بشارت ٨/٧٠؛ مغفرت _ ٧/١٤٩، ١٥٣، ١٥٥، ٨/٢٩، ٦٩، ٧٠، ٧٤؛ مغفرت _ کے آثار ٧/١٥٦؛ مغفرت _ کے موجبات ٨/٢٩؛

(دوسرے خاص موارد کو اپنے اپنے موضوع کے تحت تلاش کے اجائیے)

گناہ گار افراد: ٧/٨٠، ٨٤، ٨/٥٤تائب گناہگار ٧/١٥٣؛تائب گناہگاروں کی مغفرت ٧/١٥٣؛ گناہگاروں پر اتمام حجت ٨/٢ ٥؛ گناہگاروں کا انجام ٧/١٠٠؛ گناہگاروں کا خسارہ ٧/١٦٠؛گناہگاروں کا شریک گناہ ٧/١٦٥؛ گناہگاروں کا عذاب ٧/٩٦، ١٠٠؛ گناہگاروں کی اخروی نشانیاں ٧/٤٨؛ گناہگاروں کی سزا ٧/١٨٠، ٨/٥١، ٥٢؛ گناہگاروں کی مغفرت ٧/١٥٣، ١٥٥؛ گناہگاروں کے دل پر مہر لگنا ٧/١٠٠نیز ر_ ک بنی اسرائی ل

گواہي: ر_ ک خدا

گوسالہ: نر گوسالے کا مجسمہ ٧/١٤٨

گوسالہ پرست لوگ: تائب گوسالہ پرست ٧/١٥٣؛تائب گوسالہ پرستوں کی مغفرت ٧/١٥٣؛ گوسالہ پرستوں کی دنیوی ذلت ٧/١٥٢؛ نیز ر_ ک بنی اسرائی ل

گوسالہ پرستي: _سے پشیمانی ٧/١٤٩؛_ کا انجام ٧/١٤٩؛_ کا ظلم ٧/١٤٨؛_ کے خلاف مبارزہ ٧/١٥٠

نیز ر_ ک بنی اسرائی ل، توبہ، گوسالہ پرست لوگ، اورہارون (ع)

گھر بنانا: _نے کی نعمت ٧/٧٤، نیز ر_ ک قوم ثمود اور کوہ طور

گونگا پن: ر_ ک تبلیغ

"ل"

لعنت: _کے مشمولین ٧/٤٤، ٤٥، نیز ر_ ک خدا اور ظالمین

لغزش:زينہ_ ۸/۱، ٦٩،نيزر_ ک انسان اور عفو

لغو:موارد_ ۸/۳۵نيزر_ ک اماكن مقدسہ، دعا، عبادت، عبادت گاہ اور مسجد الحرام

لقاء اللہ:_ كے موجبات ۷/۱۲۵

لواط:احكام_ ۷/۸۰;تاريخ ميں_ كا ناپسنديدہ ہونا ۷/۸۰; زمينہٴ_ ۷/۸۱;سب سے پہلے_ ۷/۸۰;سرزنش_ ۷/۸۰، ۸۱;_ كا ناپسنديدہ ہونا ۷/۸۰، ۸۱;_ كى سزا ۷/۸۳;_ كى ممانعت ۷/۸۰;_ كے آثار ۷/۸۱، ۸۴

لوط عليہ السلام :پيروان_ ۷/۸۲;پيروان_ كى اقليت ۷/۸۲;پيروان_ كى پاكےزگى ۷/۸۲;پيروان_ كى جلاوطنى ۷/۸۲; دين_ سے كفر ۷/۸۳; سرزمين سدوم پر كفر ۷/۸۲; قصہ_ ۷/۸۰، ۸۲، ۸۳;_ اور اجتماعى نظم ۷/۸۰;_ سے كفر اختيار كرنے والے ۷/۸۳;_ كا مبارزہ ۷/۸۲;_ كى بيوى كا عذاب ۷/۸۳;_ كى بيوى كا كفر ۷/۸۳;_ كى بيوى كى ہلاكت ۷/۸۳;_ كى بيوى كے عذاب كے موجبات ۷/۸۳;_ كى پاكےزگى ۷/۸۲;_ كى جلاوطنى ۷/۸۲;_ كى طرف سے سرزنش ۷/۸۰;_ كى مخالفت ۷/۸۳;_ كى مسؤليت ۷/۸۰;_ كى نبوت ۷/۸۰، ۱۰۳;_ كے رشتہ داروں كا ايمان ۷/۸۳;_ كے رشتہ داروں كى نجات ۷/۸۳;_ كے مؤمنين ۷/۸۳;مخالفين_ كى اكثريت ۷/۸۲; ہجرت_ ۷/۸۲، ۸۳

"م"

مالكيت:_ كے احكام ۸/۴۱نيزر_ ک انفال، خدا، شخصيت حقوقي

مال:دوسروں كے_ كى قيمت كم كرنا ۷/۸۵;_ حرام سے پرہيز ۷/۱٦۹;_ سے دلچسپى كے آثار ۸/۲۸نيزر ک امتحان، جہاد، كسب اور يہود

ماہى گيري:ر_ ک شكار، يہود

مبارزہ:_ ميں استقامت ۷/۱۲۸;_ ميں صبر ۷/۱۲۸

مبلغين:شرائط_ ۷/٦۱، ٦۲، ٦۷، ٦۸، ۹۳;_ كى خير خواہى ۷/٦۲، ٦۸، ۹۳;_ كى ذمہ دارى ۷/٦۱،

٦٤، ٦٨، ٦٩، ٧٣، ٨٦، ١٠٣، ١٩٩نیز ر_ک دین

متجاوزین:٧/٧٧، ٨١;_کی خباثت ٧/٥٧;_کی محرومیت ٧/٥٥، ٨٥نیز ر_ک ایلہ

متقین:_اور آخرت ٧/١٦٩;_اور شیطان ٧/٢٠١;_کا ادراک ٧/٢٠١;_کا استعاذہ ٧/٢٠١;_ا امتحان ٧/١٢٩;_کا انجام ٧/١٢٨;_کی آگاہی ٧/٢٠١;_کی اخروی نعمتیں ٧/١٦٩;_کی بصیرت ٨/٢٩;_کی پاداش ٨/٢٩;_کی حاکمیت ٧/١٢٨، ١٢٩;_کی سعادت ٧/١٦٩;_کے فضائل ٧/١٥٦، ١٥٧;_کے مقامات ٨/٣٤نیز ر_ک شیطان

متکبرین:_کی محرومیت ٧/١٣٦،نیز ر_ک بنی اسرائی ل

متوکلین٧/٨٩:_کی حمایت ٨/٤٩

مجادلہ:_ترک کرنا ٧/٧١،نیز ر_ک :قوم ثمود، قوم عاد اور ھود(ع)

مجاہدین:صابر_٨/٣٦;_کاآرام و قرار٨/١١;_کی استراحت ٨/١١;_کی امداد٨/٩، ١٢، ١٩، ٤٣;_کی امداد کی قدر و منزلت ٨/٤٣;_کی تجدید قوی ٨/١١;_کی تطہیر٨/١١;_کی تقویت کے اسباب ٨/٦٥;_کی ثابت قدمی ٨/١١، ١٢;_کی مسؤلیت ٨/١٢، ١٥، ٣٦، ٤٧، ٦٤، ٦٨، ٦٩;_کے اتحادکی اہمیت ٨/٦٣;_کے حقوق ٨/٧٥;_ کے حوصلے بلند کرنا ٨/١٠، ١١، ١٢;_کے حوصلے کے آثار٨/٤٣;_میں اضطراب ٨/١٠; مسلمان_٨/٤١نیز ر ک غزوہ بدر اور محمد(ص)

مجرمین:٧/١٣٣، ٨/٨_کا انجام ٧/٨٤;مجرموں کا دنیوی عذاب ٧/٨٤; مجرموں کی تاریخ میں تحقیق ٧/٨٤

مجسمہ:ر_ک گوسالہ اور باطل معبود

مجسمہ سازي:ر_ک بنی اسرائی ل

مچھلي:مچھلیوں کی حرکت کا سبب ٧/١٦٣نیز ر_ک ایلہ، دریائے سرخ اور شکار

محاربین:_باخدا، ٨/١٨; محاربین با محمد ﷺ ٨/١٨

نیز ر_ک کفار

محبت:ر_ک خدا، خیرخواہان، شعیب ؑ ، واعظین اور ھود(ع)
محبت خدا سے محروم افراد: ۵۵/۷
محرمات:۵۶/۷، ۴۳، ۸۰، ۱۵۷، ۱۶۹، ۱۵/۸، ۲۰، ۲۷، ۶۷، ۶۹؛_سے پرہیز۱۶۹/۷؛_کے ارتکاب کے آثار ۱۶۶/۷
نیزر_ک تورات، اہل جہنم اوریہود
محسنین (نیک افراد): _کا سودمند ہونا ۵۸/۷؛_کی پاداش ۱۶۱/۷؛_کی دعا ۵۶/۷؛_کی سیرت ۵۶/۷؛_کی شاء ستگی ۵۶/۷؛_کے فضائل ۵۶/۷؛_کے مقامات ۵۸/۷نیزر_ک بنی اسرائی ل
محل تعمیر کرنا :ر_ک آل فرعون اور فرعون
محمد ﷺ :اختصاصات_۱/۸؛ اختیارات_۵۸/۸، ۶۱؛ اطمینان_کے موجودات ۶۲/۸؛اموال_۴۱/۹؛ انذار_۱۸۴/۷، ۱۸۸؛ اوامر_۱/۸، ۲۰، ۲۴، ۲۵؛ اوامر_سے اعراض ۲۴/۸؛ایمان_۱۵۸/۷؛ برکت_۴۱/۸؛بعثت_۱۵۷/۷؛تاریخ_۱۸۴/۸۷، ۳۰/۸؛ تبلیغ_۱۸۴/۷؛تکذیب_کے اسباب ۲۰۳/۷؛ تقّرب_۳۳/۸؛ تقویت_کے اسباب ۳۶/۸؛ جہاد_۵/۸؛ جہاد_کی حقانیت ۵/۸؛ حاکمیت_کا منشا ۷۱/۸؛ حقانیت_۴۱/۸؛حقانیت_کی نشانیاں ۱۵۷/۷، ۱۵۸؛حقانیت_کے دلائل ۲۰۳/۷؛ دشمنان_۱۳/۸، ۳۲؛ دشمنان_کی سزا ۱۳/۸؛ دعوت_کو قبول کرنا ۲۴/۸؛ذوالقربی_کے حقوق ۴۱/۸؛ رسالت_۱۵۷/۷، ۵/۸، ۶۴؛ رسالت_سے ممانعت ۵۹/۸؛ رسالت_کا فلسفہ ۱۵۷/۷؛ رسالت_کو جھٹلانے کی سزا ۵۴/۸؛ رسالت_کی حدود ۱۵۸/۷؛رسالت_کی عالمیتّ ۱۵۸/۷؛ رویائے_۴۳/۸؛ رویائے_کی تعبیر ۴۳/۸؛ رویائے_کے آثار ۴۳/۸؛زندگی_۱۸۸/۷؛ سرزنش_۲۰۳/۷؛ سیرت_۱۹۹/۷؛ صفات_/۱۵۷؛ عبودیت_۴۱/۸؛ علم_۵۶/۸؛ علم_کا منشاء ۴۳/۷، ۷۵؛ علم_کی محدودیت ۱۸۷/۷، ۱۸۸؛فضائل_۱۹۶/۷، ۳۳/۸؛ قدرت_۱۸۸/۷؛_انجیل میں ۱۵۷/۷؛_اورجنون ۱۸۴/۷؛_اور عہد شکن یہود ۵۷/۸؛_اور عہد شکنی یہود ۵۶/۸؛_اور غزوہ احد ۵/۸؛_اور غزوہ بدر ۵/۸، ۶، ۴۳؛_اور قرآن ۱۵۷/۷؛_اور کفار ۱۸۴/۷، ۳۸/۸؛_اور مسلمان ۴۳/۸؛_اور مشرکین ۵/۸؛_اور مکذبین_۳۳/۸؛_اوروحی ۴۳/۸؛_اوریہود ۱۶۳/۷، ۵۷/۸؛_پر احسان ۶۳/۸؛_پر افتراء ۲۰۳/۷؛_پر جنون کی تہمت ۱۸۴/۷؛_تورات میں ۱۵۷/۷؛_سے سؤال ۱۸۷/۷، ۱/۸؛_سے عہد شکنی ۵۹/۸؛_صدر اسلام کے دوران ۱۸۴/۷؛_کا امّی ہونا ۱۵۷/۷، ۱۵۸؛_کا صالحین میں سے ہونا ۱۹۶/۷؛_کا علم غیب ۱۸۸/۷؛_کا مربی ۲۰۳/۷؛_کا کردار ۷

/۱۵۷، ۱۸۷، ۸/۶۳؛_کا وحی کی اتباع کرنا ۸/۲۰۳؛_کا یہود سے عہد ۸/۵۶؛_کو بشارت ۷/۱۳۷، ۸/۵۷؛_کو خبردار کے ا جانا ۷/۲۰۵؛_کو قید کرنے کی سازش ۸/۳۰؛_کی امداد ۸/۶۲؛_کی بشارتیں ۷/۱۸۸؛_کی تسلی ۷/۱۰۱، ۸/۵۰، ۷۱؛_کی جلاوطنی کی سازش ۸/۳۰؛_کی حمایت ۷/۱۹۶، ۸/۶۲، ۶۴، ۷۴؛_کی دعوت ۷/۱۸۴، ۸/۲۴؛_کی سیرت تبلیغ ۷/۱۸۸؛_کی فتح ۸/۱۷؛_کی مسؤلیت ۷/۱۵۷، ۱۵۸، ۱۶۳، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۸۴، ۱۸۷، ۱۹۵۸۸، ۱، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۵، ۸/۱، ۳۸، ۴۳، ۶۲، ۶۴، ۶۵، ۷۰؛_کی نافرمانی کرنا ۷/۱۵۷، ۸/۲۰، ۲۲، ۲۵، ۶۴؛_کے آثار وجودی ۸/۳۳، ۶۸؛_کے خلاف سازش ۸/۳۱؛_کے خلاف مبارزہ ترک کرنا ۸/۱۹؛_کے خلاف مبارزہ ۷/۱۹۵، ۸/۳۲؛_کے دفاع کی اہمیت ۷/۱۵۷؛_کے ذوالقربیٰ کے اموال ۸/۴۱؛_کے رویائے صادق ۸/۴۳؛_کے قتل کی سازش ۸/۳۰؛_کے معاہدات ۸/۵۶؛ مخالفین_ ۷/۲۰۳؛ مسؤلیت_ کی حدود ۸/۵۷؛ مشکلات_ ۷/۱۸۸؛ معجزہ_ ۷/۲۰۳؛ مقامات_ ۷/۱۵۷، ۱۵۸، ۱۶۷، ۸/۴۱؛ مکذبین_ کا عذاب ۷/۱۵۷؛ نبوّت_ ۷/۱۵۷؛ نبوت_ کی نشانیاں ۱۵۷؛ نبوت_ کے دلائل ۸/۴۲؛ یہود سے_ کا سؤال ۷/۱۶۳ نیز ر_ک اہل کتاب، ایمان، عہد شکن لوگ، غزوہ بدر، کفار، کفار مکہ، مؤمنین، محاربین، مسلمان، مسیحیان، مشرکین اور یہود

مدد: ر_ک امداد

مدین: امراء_ اور شعیب علیہ السلام ۷/۸۸، ۹۰؛ امراء_ کا استکبار ۷/۸۸؛ کفار_ اور مؤمنین ۷/۸۶؛ کفار_ کا عذاب ۷/۹۱، ۹۲، ۹۳؛ کفار_ کا عقیدہ ۷/۸۷؛ کفار_ کی خواہشات ۷/۸۹؛ کفار_ کی دھمکیاں ۷/۸۶؛ کفار_ کی سازش ۷/۸۶؛ کفار_ کی ہلاکت ۷/۹۱، ۹۲؛ کفار_ کے مبارزے کا سبب ۷/۸۸؛_پر عذاب کا نزول ۷/۹۳؛_کی آبادی میں کثرت ۷/۸۶؛_کے امراء اور مؤمنین ۷/۸۸، ۹۰؛_کے امراء کا عقیدہ ۷/۹۰؛_کے امراء کا قسم کھانا ۷/۹۰؛_کے امراء کا کفر ۷/۹۰؛_کے امراء کا مبارزہ ۷/۸۸؛_کے امراء کی تہدید ۷/۸۸؛_کے امراء کی قوم پرستی ۷/۸۸؛_کے کافر امراء ۷/۸۸، ۹۰؛_کے کفار ۷/۸۷، ۸۸؛_کے کفار اور شعیب علیہ السلام ۷/۸۸، ۹۱؛_کے کفار کی طاقت ۷/۸۸؛_کے مؤمنین ۷/۸۶، ۸۷، ۸۸؛_کے مؤمنین کا عقیدہ ۷/۹۰؛_کے مؤمنین کی استقامت ۷/۹۰؛_کے مؤمنین کی نجات ۷/۹۱؛_کے موحدین ۷/۸۶؛ مؤمنین_ کا ماضی ۷/۸۸؛ مؤمنین_ کو بشارت ۷/۸۷؛ مؤمنین_ کی تہدید: ۷/۸۶، ۸۸

مدینہ: ر_ک مسلمانان، ہجرت اور یہود

مذہب: ر_ ک دین

مذہبی احساسات :_ ابھارنا ۷/ ۱۲۷

مرتدین:_ کا انجام ۷/ ۱۳۹؛_ کا خسارہ ۷/ ۱۳۹نیز ر_ ک بنی اسرائی ل

مرد:_ کے نشوز پر اسکی مذمت ۷/ ۸۱

مردے:_ کا احیاء ۷/ ۷۵؛_ کے احیاء کے دلائل ۷/ ۷۵

مسؤلین: مقصر مسؤلین کا مؤاخذہ۷/ ۱۵۰

مسؤلیت: اجتماعی_ ۷/۱۵۹، ۱۶۴

مساکین:_ کی ضروریات پوری کرنا ۸/ ۴۱

مستجاب الدعوہ: ۷/ ۱۳۴، ۱۳۵

مستضعفین:_ کا صبر ۷/ ۱۳۷؛_ کی حاکمیت ۷/ ۱۳۷؛_ کی کامیابی کی شرائط ۷/ ۱۳۷؛_ کے حامی ۷/ ۱۳۷؛ نیز ر_ ک قوم ثمود

مستبکرین:_ اور کفار ۷/ ۴۹؛_ کی اضروی نشانیا ں ۷/ ۴۷؛_ کی سرزنش ۷/ ۴۹؛_ کی ہلاکت ۷/ ۱۳۷نیز ر_ ک احزاب، اصحاب اعراف، قوم ثمود اور کفار

مسجد الحرام:_ پر ولایت ۸/ ۳۴؛_ سے منع کرنے والوں کی اسارت ۸/ ۳۴؛_ کا غصب ۸/ ۳۴؛_ کی اہمیت ۸/ ۳۴؛_ کی تولیت ۸/ ۳۴؛_ کی عبادت گاہ ۸/ ۳۴؛_ کی عظمت ۸/ ۳۴؛_ کے احکام ۸/ ۳۴، ۳۵؛_ کے مانعین کا قتل ۸/ ۳۴؛_ کے متولیوں کی شرائط ۸/ ۳۴، ۳۵؛_ میں تالی بجانا ۸/ ۳۵؛_ میں سیٹی بجانا ۸/ ۳۵؛_ میں لغو کام کرنا ۸/ ۳۵

مسخ: بندر کی صورت میں_ ۷/ ۱۶۶نیز ر_ ک ایلہ

مسرفین: ۷/ ۱۸ مسکن:_ کی اہمیت ۷/ ۱۶۱؛ نعمت_ ۷/ ۷۴

مسلمان: حقیقی_ ۷/ ۱۵۷؛ صدر اسلام کے_ ۸/ ۵، ۶، ۲۶، ۲۸، ۳۹، ۴۰؛ صدر اسلام کے مسلمانوں کا اختلاف ۸/ ۱؛ صدر اسلام کے_ کا عصیان ۸/ ۶۴؛ صدر اسلام کے_ کا معاہدہ ۷/ ۷۲؛ صدر اسلام کے_ کی پریشانی ۸/ ۳۹؛ صدر اسلام کے_ کی ہجرت ۸/ ۷۲؛ صدر اسلام کے_

کے دشمن ۸/ ۶۰؛صدر اسلام کے_کی طاقت ۸/ ۲۶؛صدر اسلام کے_کے رجحانات ۸/ ۶؛ گناہگار_۸/ ۴۷؛_اور انفال ۸/ ۵؛_اور جنگی غنائم ۸/ ۵؛_اور خمس ۸/ ۴۱؛_اور رویائے محمد ۸/ ۴۳؛_اور غزوہ بدر ۸/ ۶؛_اور قریش کا تجارتی قافلہ ۸/ ۴۲؛_اور قیامت ۷/ ۱۵۷؛_اور کفار ۸/ ۶۱؛_اور مشرکین قریش ۸/ ۷؛_ اور یہود ۸/ ۷۵؛_مدینہ میں ۸/ ۲۶؛_پر حملہ ۸/ ۳۶؛_کا اطمینان ۸/ ۴۳؛_کا امتحان ۸/ ۴۱؛_کا توکل ۸/ ۴۹؛_کا ضعف ایمان ۸/ ۶۶؛_کا ناپسندید عمل ۸/ ۷۳؛_کو بشارت ۸/ ۳۶؛_کو پناہ دینا ۸/ ۲۶؛_کو تنبیہ ۸/ ۳۶، ۳۹؛_کی امانت ۸/ ۲۷؛_کی امداد ۸/ ۲۶، ۴۱، ۴۸؛_کی امانت کی حفاظت ۸/ ۲۷؛_کی پریشانی ۸/ ۹؛_کی حمایت ترک کرنا ۸/ ۷۳؛_کی شکست کا زینہ ۸/ ۶۸؛_کی طاقت ۸/ ۲۶؛_کی عسکری طاقت ۸/ ۶۰، ۶۶؛_کی فتح ۸/ ۷، ۴۱، ۸، ۴، ۴۲، ۴۴؛_کی فتح کی بشارت ۸/ ۷۵؛_کی فتح کے اسباب ۸/ ۴۴؛_کی کمزوری ۸/ ۷، ۲۶، ۶۶؛_کی کمزوری کے اسباب ۸/ ۶۶؛_کی مسؤلیت ۸/ ۱۳، ۱۹، ۴۱، ۴۶، ۵۸، ۶۰، ۶۶؛_کی ناخشنودی ۸/ ۷؛_کی نافرمانی ۸/ ۴۱؛_کی نعمتیں ۸/ ۲۶؛_کی یہود سے جنگ ۸/ ۷۵؛_کے فضائل ۷/ ۱۵۷؛_کے قومی مصالح ۷/ ۲۷؛_میں خوف ۸/ ۲۶؛ ہجرت سے پہلے کے_۸/ ۲۶؛ ہجرت کے بعد کے_۸/ ۲۶نیز رک غزوہ بدر، کفار، مجاہدین محمد ﷺ اور یہود

مسیحیان: قبل از اسلام کے مسیحی ۷/ ۱۵۷؛ مسیحی اور محمد ﷺ ۷/ ۱۵۷؛_کا خباءث سے استفادہ ۷/ ۱۵۷؛_کا طیبات سے اجتناب ۷/ ۱۵۷؛_کی پر مشقت تکالیف (فرائض) ۷/ ۱۵۷؛_کی فلاح کی شرائط ۷/ ۱۵۷؛ مسیحیوں کی مسؤلیت ۷/ ۱۵۷، ۱۵۸؛_میں بدعت ۷/ ۱۵۷؛_میں خرافات ۷/ ۱۵۷؛

مشاورت: رک فرعون

مشرکین:_۷/ ۵۰، ۵۹، ۶۵، ۷۰، ۷۳، ۸۵؛_اور باطل معبود ۷/ ۱۹۵، ۱۹۸؛_اور حق ۸/ ۱۹؛_اور_۷/ ۲۰۳؛_اور محمد ﷺ ۷/ ۱۸۴، ۸/ ۲۲؛_کا انجام ۷/ ۱۴۹؛_کا بے تقوی ہونا ۷/ ۲۰۲؛_کا تسلط ۸/ ۲۶؛_کا جرم ۸/ ۸؛_کا عذاب ۷/ ۷۱؛_کا عقیدہ ۷/ ۱۷۳، ۱۹۴، ۸/ ۳۲؛_کا قیامت کے دن مؤاخذہ ۷/ ۱۷۳؛_کا مؤقف ۷/ ۳۲؛_کی بت پرستی کا فلسفہ ۷/ ۱۹۷؛_کی بت تراشی ۷/ ۱۹۵، ۱۹۸؛_کی بے عقلی ۷/ ۱۹۹؛_کی تہدید ۷/ ۵۹؛_کی خواہشات ۷/ ۱۹۴؛_کی زیان کاری ۷/ ۱۴۹؛_کی سازش ۷/ ۱۹۶؛_کی سزا ۷/ ۱۵۶، ۱۷۳؛_کی شکست ۸/ ۱۳، ۱۴؛_کی طاقت ۸/ ۱۹؛_کی عبادت ۷/ ۷۱؛_کی کراہت ۸/ ۸؛_کی گمراہی ۷/ ۲۰۲؛_کی ہلاکت ۷/ ۸۵؛_کی ناتوانی ۸/ ۱۹؛_کے خدا، ۷/ ۱۹۲؛_کے ساتھ مبارزہ ۷/ ۱۹۶؛_کے معبود ۷/ ۷۱، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴ ۱۹۷؛_کے موہومات ۷/ ۸۹

نیز رک بنی اسرائیل، جہاد، شیطان، غزوہ بدر، قریش، محمد ﷺ ، اور ھود(ع)

مشرکین مکہ:_کا عقیدہ ۷/۱۹۵;_کا کفر ۸/۵۳;_کا گناہ ۸/۵۳;_کی دشمنی ۸/۱۳;_کی دنیوی سزا ۸/۱۴;_کی سزا ۸/۱۳، ۱۴;_کی شکست ۸/۱۴;_کی ہلاکت ۸/۵۳ ;نیز رک جہاد، غزوہ بدر

مشکلات: اجتماعی_کا سبب ۸/۷۳;_میں صبر ۷/۸۷;

مشمولین رحمت خدا کے: ۷/۵۲، ۱۵۱، ۱۵۳، ۱۵۶، ۸/۷۰ مشمولین ولایت خدا: ۷/۱۹۶

مصر: سرزمین_کی حکومت ۷/۱۱۲;_کی سرزمین ۷/۱۲۸_کے لوگوں کا دربدر ہونا ۷/۱۲۳

مصلحین:_سے بے اعتنائی ۷/۱۶۵;_کا عذر ۷/۱۶۴;_کی پاداش ۷/۱۷۰ نیز رک ایلہ

معاد: تکذیب_ ۷/۶۴; حقانیت_ ۷/۵۳; دلائل_ ۷/۵۷; فہم_کے آثار ۸/۶۵; معاد کی طرف دعوت ۷/۱۸۴

نیز رک آخرت، ایمان، فرعون کے جادوگر اور قیامت

معاش:_کی اہمیت ۷/۱۶۱

معاشرہ: اجتماعی انسجام کے اسباب ۸/۱; اصلاح_کی اہمیت ۷/۱۴۲; اصلاح_کے موانع ۷/۱۴۲; بے تقوی_کی ابتلا و آزماءش ۷/۹۴; فاسد_کا عذر ۷/۱۶۴; فاسق_کا عذاب ۷/۱۶۵; کافر_کا فہم ۸/۶۵; کافر_کی خصوصیت ۸/۶۵ کافر_کی موت ۷/۱۸۵; مجرم_ ۷/۸۴; معاشرتی تحولات کا منشاء ۷/۱۲۸;_کی ابتلا و آزماءش ۷/۹۶;_کی اصالت ۸/۵۳;_کی اصلاح ۷/۱۴۲، ۱۶۴;_کی امانت میں خیانت ۸/۲۷;_کی ضروریات ۷/۱۴۲;_کی ضروریات کا پورا ہونا ۹/۳;_کی محرومیت کے اسباب ۸/۵۳;_کی مسؤلیت ۷/۱۷۱;_کے اجتماعی امور کی تنظیم ۷/۱۶۰;_کے انحطاط کے اسباب ۷/۷۹، ۸۴;_کے کفر کے آثار ۸/۵۳; نوح علیہ السلام کے بعد کا_ ۷/۶۹;

معاملہ:_میں عدالت ۷/۸۵، ۹۰

معاہدے: بین الاقوامی_ ۸/۵۶; جنگ نہ کرنے کا_ ۷/۴۲; کفار سے_ ۸/۵۸، ۷۲;_کا توڑنا ۸/۸۵;_کے احکام ۸/۵۸;_کے توڑے کی

خیانت ۷/۸۵;نیز ر_ک دشمنان، محمد ﷺ اور مسلمان
معبود: سچے_کا بینا ہونا ۷/۱۹۸; سچے_کا تکلم ۷/۱۴۸; سچے_کا سمیع ہونا ۷/۱۹۸; سچے_کا معیار ۷/۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳،۱۹۷،۱۹۸;سچے_کا ناقابل شکست ہونا ۷/۱۹۷;سچے_کا ہدایت کرنا ۷/۱۴۸، ۱۹۳، ۱۹۸; سچے_کی تشخیص ۷/۱۹۳; سچے_کی شرائط ۷/۱۹۷; سچے_کی قدرت ۷/۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۷;سچے_کی نشانیاں ۷/۱۴۸، ۱۹۴;نیز ر_ک عقیدہ
معجزہ:کفار پر_کا اثر نہ ہونا ۷/۱۰۱;کوہ طور کو بلند کرنے کا_ ۷/۱۷۱;_اور جادو ۷/۱۰۹، ۱۱۵، ۱۱۷، ۱۱۸;_کا بے اثر ہونا ۷/۱۰۱;_کا کردار ۷/۱۰۲;_کی درخواست ۷/۱۰۷، ۱۰۸;_کی کیفیت ۷/۷۳;_کے آثار ۷/۱۰۶، ۱۱۸
معصیت:ر_ک گناہ
معنویات:_کا احیاء ۸/۳
مغضوبین خدا:۷/۷۱، ۸/۵۱، ۱٦_خدا کی ذلت ۷/۱۵۲;_خدا کی سزا ۷/۱۵، ۱٦
مغفرت :_سے مایوسی ۷/۱۵۳;_کی امید ۷/۱۴۹، ۸/۳۸;_کی درخواست ۷/۱۵۵;_کی شرائط ۷/۱۵۳;_کے اسباب ۷/۱۴۹;_کے مشمولین ۸/۷۰; موجبات_۷/۱۵۳، ۱٦۱;
مفاد پرستي:ر_ک تبلیغ
(خاص موارد اپنے اپنے موضوعات کے تحت تلاش کئے جائیں)
مفتریان بر خدا:خدا پر افتراء باندھنے والوں کی مغضوبیت ۷/۱۵۲
مفسدین:۷/۸٦، ۱۰۳
تاریخ_میں تحقیق ۷/۸۴;دوران موسی علیہ السلام کے_کو تنبیہ ۷/۱۰۳;_سے اعراض ۷/۱۳۲;_کا انجام ۷/۸۴، ۸٦، ۱۰۳;_کا دنیوی عذاب ۷/۸۴;_کی اطاعت کے آثار ۷/۱۳۲;_کی بے لیاقتی ۷/۱۳۲;_کی محرومیت ۷/۵۸;_کی خباثت ۷/۵۸;_کی نفسیات ۷/۱۰۳;_کی ہلاکت ۷/۸۵;_کے انجام سے عبرت ۷/۸٦;_کے خلاف مبارزہ ۷/۱۳۲، ۸/۳۹
نیز ر_ک بنی اسرائی ل، جہاد، قوم لوط(ع)
مقابلہ بہ مثل:_کا ضروری ہونا ۸/۵۸
مقاومت:

ر_ ک استقامت

مقتضیات زمان:ر_ ک احکام اور تورات

مقدسات:_سے سوء استفادہ ۷/ ۱٦۹

مقدس اہداف:۸/۷، ۱۷

مقربین:۷/ ۳٦، ۳۹، ۱۳۴، ۸/ ۴، ۳۱۸۳۳_ کا اخلاق ۷/ ۲۰٦;_کا سجدہ ۷/ ۲۰٦;_کو نمونہ بنانا ۷/ ۲۰٦;_کی تسبیح ۷/ ۲۰٦;_ کی تقلید ۷/ ۲۰٦;_کی تواضع ۷/ ۲۰٦;_کی عبادت ۷/ ۲۰٦;_کے فضائل ۷/ ۲۰٦

مکر:ر_ ک خدا، شیطان، صلح، کفار اور کفار مکہ

ملائکہ:رؤیت_ ۸/۴۸;_امداد ۸/ ٦، ۱۰، ۱۲;_امداد کا کردار ۸/ ۱۰، ۱۲;_عذاب ۸/ ۵۰ ;_کا سجدہ ۷/ ۲۰٦;_کی امداد ۸/ ۱۲;_کی تواضع ۷/ ۲۰٦;_کی ضرورت ۸/ ۱۲;_کی طرف وحی ۸/ ۱۲;_کی عبادت ۷/ ۲۰٦;_کی مسؤلیت ۸/ ۵۰ ;_موت ۸/ ۵۰;_موت اور کفار ۸/ ۵۰;_ موت اور مؤمنین ۸/ ۵۰ ;_موت کا کردار ۸/ ۱۲;نیز ر_ ک شیطان، غزوہ بدر

ملت:ر_ ک امت

ٹڈی :ر_ ک عذاب

ملکوت:ر_ ک آسمان و زمین

منّ:ر_ک نعمت

مناجات:آداب_ ۷/ ۱۸۰; کامل_ ۷/ ۱۳۲;_شبانہ ۷/ ۱۴۳ ;_شبانہ کے آثار ۷/ ۱۴۲;_کی اہمیت ۷/ ۱۸۰; ،

نیز ر_ ک انبیاء ﷺ دعا اور موسی (ع)

منازعہ:رک اہل جہنم

منافع:حصول_ کی شرائط ۷/ ۱۸۸; شخصی_ ۷/ ٦۲; مادی_ سے اعراض ۸/ ۲۸; معنوي_ کا حصول ۷/ ۱۸۸ ;_کی اہمیت ۸/ ٦۷;_کی تشخیص ۷/ ۱۸۸

منافقین:_ اور اسلام ۹/ ۴۹;_ اور توکل ۸/ ۴۹;_ اور غزوہ بدر ۸/ ۴۹;_ اور مؤمنین ۸/ ۴۹;_ کا حق بات نہ سننا ۸/ ۲۳;_کا عقیدہ ۸/ ۴۹

منکرات:

_(برائی وں) کے خلاف جنگ ۷/۸۲

مؤاخذہ:ر_ک قیامت، مسؤلین، مشرکین

موت:شکنجے کے ذریعے_۸/۵۰؛_کا سبب ۷/۱۵۵، ۱۵۸؛_کی طرف حرکت ۶/۸

نیز ر_ک آرزو، انسان، ذکر، غزوہ بدر، قبض روح کفار، معاشرہ، ملائکہ اور موجودات

موجودات:بدترین_۸/۵۵، ۵۶؛_کا منشاء ۷/۱۸۵؛ خالق_۷/۱۸۵؛ مالک_۷/۵۴، ۱۸۵؛ ملکوت_۷/۱۸۵؛_کا تبدیل ہونا ۷/۱۶۶؛_کا ثمرہ ۷/۵۸؛_کا نقص ۷/۱۸۰؛_کی احتیاج ۷/۱۸۵؛_کی استعداد میں فرق ۷/۵۸؛_کی پاکیزگی ۷/۵۸؛_کی تدبیر ۷/۵۴؛_کی خباثت ۷/۵۸؛_کی مملوکیت ۷/۱۹۴؛_کی موت کا منشاء ۷/۱۵۸؛_کے تبدیل ہونے کا سبب ۷/۱۶۶؛_کی وابستگی ۷/۱۸۵نیز ر_ک آفرینش

موحّدین:_کا محفوظ ہونا ۷/۱۵۶؛_کی آزادی ۷/۸۹؛_کے نجات ۷/۸۵نیز رک : موحّدین

موسیٰ علیہ السلام :آرزوئے_۷/۱۵۵؛ اثبات حقانیت_۷/۱۱۸؛ اخلاص_۷/۱۴۴؛استغفار_۷/۱۵۱؛ امامت_۷/۱۴۲؛ امیدواری_۷/۱۲۹؛ اوامر_۷/۱۴۲؛ برادر_۷/۱۱، ۱۴۲؛ بعثت_۷/۱۴۱، ۱۴۴؛ پیروان_۷/۱۴۲؛ پیروان_اور فساد ۷/۱۲۷؛ پیروان_اور_۷/۱۲۹؛ پیروان_پر جادو کی تہمت ۷/۱۳۱، ۱۳۲؛ پیروان_کی تحریک ۷/۱۲۷؛ پیروان_کے خلاف مبارزہ ۷/۱۲۷؛ تبلیغ_۷/۱۵۴؛ تذکیہ_۷/۱۴۴؛ تسبیح_۷/۱۴۳؛ تعلیمات_۷/۱۲۹، ۱۲۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۴؛ تعجب_۷/۱۴۰؛تکذیب_۷/۱۳۴؛تکذیب_کے اسباب ۷/۱۰۳، ۱۱۰؛تنبہ_۷/۱۴۳؛ تنزیہ_۷/۱۰۵؛ توبہ_۷/۱۴۳، ۱۵۶؛ حقانیت_کی نشانیاں ۸/۱۳۳؛ حقانیت_کے دلائل ۷/۱۰۳، ۱۰۵، ۱۰۸، ۱۱۸؛ خوف_۷/۱۴۲، ۱۵۵؛ دعائے_۷/۱۳۵، ۱۵۱، ۱۵۵؛ دعوت_۷/۱۲۸؛ دوران_کی تاریخ ۷/۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱؛ رسالت_۷/۱۰۵؛ رسالت_پر اثر انداز ہونے والے اسباب ۷/۱۵۳؛ رسالت کا شریک ۷/۱۱، ۱۲۲؛ رسالت_کی حدود ۷/۱۳۲؛رشد کے اسباب ۷/۱۴۳؛زمانہ_کے مفسدین ۷/۱۴۲؛صداقت_۷/۱۰۶؛ عبادت_۷/۱۴۲؛عصائے_۷/۱۰۷، ۱۱۷، ۱۶۰؛ عصمت_۷/۱۰۵؛ عظمت معجزہ_۷/۱۰۹، ۱۱۲؛ غضب_۷/۱۵۰، ۱۵۱؛ غم_۷/۱۵۰؛ غم_کے آثار ۷/۱۵۵؛ قدرت_۷/۱۱۰؛ قصہ_۷/۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳،

۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۸، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۶۰؛ مســــــــــــــؤلیت _۷/۱۰۵، ۱۴۲، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۵۵؛
مسؤلیت_کی حدود۷/۱۰۵؛ معجزہ_۷/۱۰۳، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۶۰؛ معجزہ_کا استہزاء ۷/۱۳۲؛ معجزہ
_کا انکار۷/۱۳۲؛ معجزہ_کا تعدد۷/۱۶۰؛ معجزہ_کی تکذیب ۷/۱۰۳، ۱۳۲؛ معجزہ_کی خصوصیت ۷/۱۰۷، ۱۰۸؛ معجزہ_کے
آثار۷/۱۲۱، ۱۲۲؛ معجزہ_کے خلاف مبارزہ۷/۱۱۱، ۱۱۵؛مقامات_۷/۱۳۴، ۱۴۲، ۱۴۴؛ مکذبین_کا عذاب ۷/۱۳۳؛
مناجات_۷/۱۴۲، ۱۵۱؛_اور آل فرعون ۷/۱۰۳، ۱۰۵، ۱۳۲، ۱۳۴، ۱۳۵؛_اور بنی اسرائیل ۷/۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۲،
۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۵، ۱۵۵؛_ اور بنی اسرائیل کا ارتداد۷/۵۰؛_اور بنی اسرائیل کی گراہی ۷/۱۵۰؛_اور تجلی خدا
۷/۱۴۳؛_ اور توحید عبادی ۷/۱۴۰؛_اور تورات کا گرانا ۷/۱۵۰؛_اور رؤیت خدا ۷/۱۴۳؛_اور شرک عبادی ۷/۱۴۰؛
_اور فرعون ۷/۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸؛_اور فرعون کے جادوگر۷/۱۱۶؛_اور فساد۷/۱۲۷؛_اور کظم
غضب ۷/۱۵۰، ۱۵۴؛_اور ہارون ۷/۱۴۲، ۱۵۰، ۱۵۱؛_پر تہمت ۷/۱۲۳، ۱۲۷، ۱۳۱؛_پر جادو کی تہمت ۷/۱۰۹،
۱۱۰، ۱۳۲؛_پر ظلم ۷/۱۲۹؛_پر وحی ۷/۱۱۷، ۱۶۰؛_سے انتقاد۷/۱۲۹؛_سے کفر ۷/۱۳۲، ۱۳۳؛_کا اہم ترین پیام
۷/۱۲۱؛_کا پتھر سے پیاس بجھانا ۷/۱۶۰؛_کا خبردار کرنا ۷/۱۲۹؛_کا قسم کھانا ۷/۱۳۴؛_کا منتخب ہونا ۷/۱۴۴؛_کا
ہدایت کرنا ۷/۱۰۳؛_کا ید بیضا ۷/۱۰۸؛_کو بد حال سمجھنا ۷/۱۳۱؛_کو بشارت ۷/۱۱۷؛_کی آگاہی ۷/۱۵۱؛_کی بہترین
مسؤلیت ۷/۱۰۳؛_کی بشارتیں ۷/۱۲۸؛_کی بصیرت ۱۵۵؛_کی پشیمانی ۷/۱۵۱؛_کی تحریک ۷/۱۲۷؛_کی چلہ کشی کا مکان
۷/۱۴۲؛_کی تسلی ۷/۱۵۶؛_کی_نشینی ۷/۱۴۲، ۱۴۴، ۱۵۰؛_کی حق پذیری ۷/۱۴۳؛_کی خطا ۷/۱۵۱؛_کی خواہشات
۷/۱۰۵، ۱۲۸، ۱۳۴، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۵۱، ۱۵۵، ۱۵۶؛_کی دعا قبول ہونا ۷/۱۳۴، ۱۳۵، ۱۵۶؛_کی دلجوئی ۷/۱۴۴؛_کی
رہبری ۷/۱۰۵؛_کی سرزنشیں ۷/۱۵۰؛_کی سزا میں تأخیر۷/۱۱۱؛_کی سزا ۷/۱۱۱؛_کی سیاسی رہبری ۷/۱۴۲؛_کی
شائستگی و لیاقت ۷/۱۴۴؛_کی شبانہ مناجات ۷/۱۴۲؛_کی شکایت ۷/۱۵۵؛_کی فتح ۷/۱۲۳؛_کی مایوسی ۷/۱۲۹؛_کی
میقات سے واپسی ۷/۱۵۰؛_کی نافرمانی کرنا ۷/۱۰۳؛_کی نصیحتیں ۷/۱۲۸؛_ کے خلاف مبارزہ۷/۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱،
۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۲۱، ۱۲۳، ۱۲۷؛_ کے خلاف مبارزے کے اسباب ۷/۱۱۰؛_ کے ساتھ مخالفت
۷/۱۴۵؛_ کے کلام کا پر اثر ہونا ۷/۱۴۵؛_مصر میں ۷/۱۲۳؛_میقات میں ۷/۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۸، ۱۵۰؛میقات
_۷/۱۴۲؛ نبوت_۷/۱۰۳، ۱۰۴، ۱۲۲، ۱۴۲؛ میقات کی مدت ۷/۱۴۲؛ میقات_کے مراحل ۷/۱۴۲؛میقات میں_کا

خوف ۷/۱۵۵; میقات میں_کا غم ۷/۱۵۵; میقات میں_کی دعا ۷/۱۵۵، ۱۵۶; میقات میں_کی عبادت ۷/۱۴۲; میقات میں_کی مناجات ۷/۱۴۲، ۱۴۳ ، ۱۵۵; نبوت_کا زمانہ ۷/۱۰۳; نبوت_کے دلائل ۷/۱۰۵; نعمات_۷/۱۴۴
نیز ر_ک آل فرعون، ایمان، بنی اسرائی ل، بیت المقدس، جادو، فرعون، فرعون کے جادوگر، نوح(ع) اور ہارون(ع)
موسی کے برگزیدہ افراد: _کا میقات میں ہونا ۷/۱۵۵; _کا عمل ۷/۱۵۵; _کی توبہ ۷/۱۵۶; _کی خطا ۷/۱۵۵; _کی مغفرت کی شرائط ۷/۱۵۶; _کی ہلاکت ۷/۱۵۵; _کی ہلاکت کے اسباب ۷ / ۱۵۵
مؤقف اختیار کرنا: پسندیدہ_کا منشا ۸/۱ نیز ر_ک کفار اور مشرکین
موعظہ: موارد_۷/۱۶۵; _سے بے اعتنائی ۷/۱۶۵ نیز ر_ک آیات خدا، انبیاء، تبلیغ، تورات، خیر خواہان اور واعظین
موفقیت: _کا منشاء ۸/۱۷
مہاجرین: اولین_کی مسؤلیت ۸/۷۵; اولین_کے مقامات ۸/۸۵; _اور غیر_مؤمنین ۸/۷۲; _سے استمداد ۸/۷۲; _کو بشارت ۸/۷۴; _کو پناہ دینا ۸/۸۴; _کی امداد ۸/۷۲، ۷۴; _کی امداد ترک کرنا ۸/۷۴; _کی امداد کی ارزش ۸/ ۷۴; _کی مسؤلیت ۸/۷۲; _کی مسؤلیت کی حدود ۸/۷۲، ۷۵; _کی ولایت ۸/۷۲; _کے حقوق ۸/۷۵; _کے مقامات ۸/۷۲; _میں ولایت ۸/۷۲، ۷۵
مہتدین: ۷/۱۵۵، ۱۷۸
مہرباني: ر_ک خدا، نوح علیه‌السلام اور ہود(ع)
مہلت: ر_ک آل فرعون، آیات خدا، خدا، سنن اور کفار
مؤمنین: اتحاد_کی اہمیت ۸/۴۶; پہلے_کے مقامات ۹/۷۵; سچے_۸/۷۴، ۷۵; سچے_سے استمداد ۷/۱۲۶; سچے_کا ایمان ۷/۱۲۵; سچے_کا توکل ۸/۲; سچے_کا کردار ۸/۳; سچے_کی استقامت ۷/۱۲۵ ; سچے_کی پریشانی ۸/۱۲۶; سچے_کی تہدید ۷/۱۲۵; سچے_کی دعا ۷/۱۲۶; سچے_کی روزی ۸/۷۴; سچے_کی ضروریات ۸/۷۴; سچے_کی مسؤلیت ۸/۲; سچے_کی مغفرت ۸/۷۴; سچے_کے مقامات ۸/۴; سست ایمان_۸/۴۹ ; سعادت_۸/۴۵; شہید_کا انجام ۷/۱۲۵; صابر_کی امداد ۸/۴۶، ۶۶; صدر اسلام کے_۸/۵، ۶، ۶۲، ۲، ۶۴، ۷۴; صدر اسلام کے_کا اجتماع ۸/۶۳; صدر اسلام کے_کی روزی ۸/۴; صدر اسلام کے_کی سرزنش ۸/۶; صدر اسلام کے_میں کینہ ۷/۴۳; غیر مہاجر_۸/۷۲; غیر مہاجر_سے استمداد ۸/۷۲; غیر

مہاجر_کی امداد ۸/۷۲؛ متقي_۸/۲۹؛ متوکل_۹/۴۹؛ متوکل_کی فتح ۸/۴۹؛مقاوم_۸/۶۵؛ مقاوم_کی امداد ۸/۶۶؛_اور غزوہ بدر ۸/۶؛_اور غزوہ بدر کی شکست ۸/۵، ۶؛_اور قرآن ۷/۲۰۳؛_اور کفار ۸/ ۶۶، ۷۲؛_اور محمد ﷺ ۸/ ۶۲؛_اور مسجد الحرام ۸/۳۵،۳۴؛_بہشت میں ۷/۴۳، ۴۴؛_پر تفضل ۷/۴۳؛_پر سلام ۷/۴۶؛_ سے استمداد ۸/۶۴؛_سے وعدہ ۸/۷؛_قیامت کے دن ۷/۴۶؛_کا اجر ۷/۴۳، ۸/۴، ۲۸؛_کا انجام ۷/۴۲، ۱۸۸؛_کا امتحان ۸/۱۷، ۲۸، ۲۹؛_کا ایمان ۸/۴۰؛_کا جہاد ۸/۱۵، ۴۰، ۷۴؛_کا خضوع ۸/۲؛_کا خوف ۸/۶؛_کا دفاع ۸/۷۲؛_کا عمل ۸/۴۹، ۷۲؛_کا غم ۷/۴۹؛_کا ناقابل شکست ہونا ۷/۴۳؛_کا نرم ہونا ۸/۲؛_کو تسلی ۸/۵۰؛_کو تنبیہ ۸/۲۰، ۲۸، ۷۲، ۷۴؛_کی امانت کی حفاظت ۸/۲۷؛_کی استقامت ۷/۸۹، ۱۲۶، ۸/۶۶؛_کی امداد ۸/۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰ ۸ ۴۰، ۷۲، ۷۴ ؛_کی امداد کے آثار ۸/۷۴؛_کی بشارت ۷/۴۶؛_کی بصیرت ۸/۲۹؛_کی پاکےزگی ۸/۳۷؛_کی تالیف قلوب ۸/۶۳؛_کی تحقیر ۷/۴۹؛_کی تحقیر سے اجتناب ۷/۱۵۰؛_کی تشویق ۸/۶۰، ۶۵؛_کی تہدید ۷/۸۶؛_کی حقانیت ۸/۸۹؛_کی حق پذیری ۷/۱۸۸؛_کی حمایت ۸/۶۴، ۷۴؛_کی حمایت ترک کرنا ۸/۷۳؛_کی خصوصیت ۷/۵۲، ۱۲۶، ۸/۲؛_کی دعوت ۸/۴۶؛_کی دوستی ۸/۶۳؛_کی دنیوی مشکلات ۷/۴۹؛_کی سرزنش ۷/۴۹؛_کی سرنوشت ۷/۸۹؛_کی فتح ۸/۱۸، ۶۵؛_کی فتح کے اسباب ۹/۶۳؛_کی لغزش ۸/۴، ۲۰، ۷۴؛_کی مایوسی ۸/۶؛_کی مسؤلیت ۷/۸۷، ۱۷۱، ۸/۱، ۱۵، ۱۸، ۲۰، ۲۴، ۲۵، ۲۷، ۳۹، ۴۰، ۴۲، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۵۷، ۶۰، ۷۲، ۷۵، ۱۲۸؛_کی مشکلات ۷/۸۷؛_کی مغفرت ۷/۴، ۲۹؛_کی ناامنی ۷/۴۹؛_کی نعمات ۸/۱۷، ۶۳؛_کی ہجرت ۸/۷۴؛_کی ہدایت ۷/۵۲؛_کے امور ۸/۲۷؛_کے پشت پناہ ۸/۱۸ ؛_ کے حقوق ۸/۷۵ ؛_کے صبر کے اسباب ۷/۸۷؛_ کے فضائل ۸/۳۷؛_ کے مقامات ۷/۴۶، ۴۹، ۱۵۰؛_میں سستی ۸/۴۶؛_میں ولایت ۸/۷۲، ۷۵؛ مہاجر_۸/۷۲؛ ولایت_کی شرائط ۸/۷۲؛نیز ر_ک آیات خدا، اصحاب اعراف، انصار، اہل مدین، صالح علیه السلام ، غزوہ بدر، _، قضاوت، قوم ثمود، قوم عاد، قوم لوط، قوم نوح، کفار، لوط علیه السلام ، مدین، ملائکہ، منافقین، مہاجرین اور نوح (ع)

مؤمنین مدینہ: ۸/۷۲ میقات: ر_ک برگزیدگان موسی علیه السلام ،بنی اسرائیل اور موسی (ع)

مینڈک: ر_ک غذا بمیوہ (پھل): پھلوں کا اگنا ۷/۵۷

"ن"

نادانی: ر_ک جہالت/ نافرمانی: ر_ک عصیان

نام:بہترین نام ۷/۱۸۰

نام گذاري:نام خدا کے ساتھ نام رکھنا ۷/۱۸۰نیز ر_ک خدا

نا معقول امور ۷/۱۰۰، ۷۰، ۶۹

نہی از منکر کرنے والے:_ کا عذر ۷/۱۶۴

نبوت:تکذیب_ ۷/۶۴; شرائط_ ۷/۱۸۸; مقام_ ۷/۱۳۲ ;_بشر ۷/۶۳نیز ر_ک امراء، انبیاء، ایمان، قوم ثمود، قوم عاد، قوم نوح اور کفر

نجاست:_کے اسباب ۸/۱۱

ندامت:ر_ک پشیماني

نسخ:ر_ک احکام و جہاد

نسل ائندہ:۸/۳۳

نشہ شہود:عالم شہود کا کردار ۷/۱۷۳نیز ر_ک انسان

نشوز:ر_ک مرد

نصرت:ر_ک امداد

نصیحت:ر_ک موعظہ

نظام اقتصادي:ر_ک اقتصاد

نظام جزائی :۷/۹۴، ۱۷۰، ۸/۵۱، ۵۲، ۶۰، ۶۸

نظم:_کی اہمیت ۸/۹

نظم و ضبط :_کی اہمیت ۸/۷۵

نعمت:اخروی نعمات ۷/۱۷۹;تبدیل_۸/۵۳;دنیوی نعمات ۷/۱۶۹ ;_ حاصل کرنے کے موجبات ۸/۵۳;_ سلب ہونے کے اسباب ۸/۵۳، ۵۴;_ سلوی ۷/۱۶۰;_ سلوی سے استفادہ ۷/۱۶۰;_ سلوی کا زمینہ ۷/۱۶۰;_ کا سبب ۷/۷۴;_کی

صلاحیت ۸/۵۳؛_مَنّ ۷/۱۶۰؛_مَنّ سے استفادہ ۷/۱۶۰؛_مَنّ کا زینہ ۷/۱۶۰
نیز ر_ک اولاد، امتحان، بارش، بہشت، تألیف قلوب، خانہ سازي، خدا، خلافت، خواب، دوستي، دين، ذکر، رسالت، زندگي، شکر

نفاق: _سے اجتناب ۸/۲۴؛_کے اسباب ۸/۴۹

نفرت: ر_ک اہل جہنم

نماز: ادیان میں_ ۷/۱۴۰؛ قیام_کا اجر ۷/۱۴۰؛ قیام_کی اہمیت ۸/۳؛ قیام_کے آثار ۷/۱۴۰؛ قیام_کے اسباب ۸/۳؛ _کا اجر ۷/۱۴۰؛_کے قیام کا تداوم ۸/۴؛_قائم کرنے کی فضیلت ۸/۳ نیز ر_ک یہود

نماز گزار لوگ: ر_ک یہود

نمونہ: پسندیدہ_ ۷/۱۵۹؛ ناپسندیدہ_ ۷/۱۵۹ نیز ر_ک رفتار (چال چلن) اور مقربین

نوح علیه السلام: بعثت_کا فلسفہ ۷/۶۳؛ تبلیغ_ ۷/۶۲؛ تعلیمات_ ۷/۶۴؛ تکذیب_ ۷/۶۳، ۶۴؛ تنزیہ_ ۷/۶۱؛ دوران_کی تاریخ ۷/۶۱، ۶۳؛ رسالت_ ۷/۵۹؛ رسالت_کا تعدد ۷/۶۲؛ رسالت_کی حدود ۷/۵۹؛ طوفان_ ۷/۵۹؛ عصمت_ ۷/۶۱؛ فضائل_ ۷/۵۹، ۶۲؛ قصہ_ ۷/۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۴؛ مسؤلیت_کی حدود ۷/۶۲؛ مقامات_ ۷/۶۱؛ موسی علیه السلام تک_کا دور ۷/۱۰۳؛ نبوت_ ۷/۵۹، ۶۱، ۶۲، ۶۴، ۱۰۳؛_پر افتراء ۷/۶۰؛_پر وحی ۷/۶۱؛_کا ایمان ۷/۶۲؛_کا سلوک ۷/۶۱؛_کا علم غیب ۷/۶۲؛_کا مبارزہ ۷/۵۹؛_کا لوگوں سے رابطہ ۷/۶۲؛_کی استقامت ۷/۶۲؛_کی اہم ترین دعوت ۷/۹۵؛_کی پریشانی ۷/۵۹؛_کی تنبیہات ۷/۵۹؛_کی خداشناسی ۷/۶۲؛_کی خیر خواہی ۷/۶۲؛_کی دلسوزی ۷/۵۹، ۶۲؛_کی کشتی ۷/۶۴؛_کی مسؤلیت ۷/۵۹، ۶۳؛_کی مہربانی ۷/۶۱؛_کی نجات ۷/۶۴؛_کی ہدایت گری کا طریقہ ۷/۵۹؛_کے انذار ۷/۶۳؛_کے خلاف مبارزہ ۷/۶۰؛_کے دور کے لوگوں کا مؤقف ۷/۶۱؛_کے مؤمنین ۷/۶۴؛_کے ہم سفر ۷/۶۴

نومولود: _کی سلامتی کا سبب ۷/۱۸۹، ۱۹۰

نوید: ر_ک بشارت

نہی از منکر: تارکین_کا انجام ۷/۱۶۵؛ تارکین_کا گناہ ۷/۱۶۴، ۱۶۵؛_ترک کرنا ۷/۱۶۴؛_ترک کرنے کی سزا ۷/۱۶۵؛_کا فلسفہ ۷/۱۶۴؛_کی اہمیت ۷

/۸۰، ۱۵۷، ۱۶۴، ۱۶۵؛_کی عمومیت ۷/۱۶۴؛_کے آثار ۷/۱۶۵؛_کے تارکین ۷/۱۶۵؛_کے تارکین کا عذاب ۷/۱۶۵

نیز ر_ک ایلہ، نہی کرنے والے از منکر

نیاز (ضرورت): امداد خداکي_۷/۱۲۶؛ حاجت پوری کرنے کا سبب ۷/۸۹؛ مغفرت خداکي_۸/۴، ۴۷

نیازمندان (ضرورت مند لوگ): _کی حاجت پوری ہونا ۸/۴، ۴۱

نیاءش: ر_ک دعا

نیک لوگ: نیکوکاروں کا انجام ۷/۴۲؛ نیکوکاروں کی پاداش ۷/۴۳

نیند: نعمت_۸/۱۱ نیز ر_ک غزوہ بدر

نیک افراد: _کا تعارف کروانے کی اہمیت ۷/۱۵۹

"و"

واجبات: ۷/۱۵۴، ۱۵۶، ۲۰۴، ۸/۴۲

مالي_۸/۴۱

واعظین: _سے محبت ۷/۷۹؛ _کے مواعظ قبول کرنا ۸/۷۹ نیز ر_ک موعظہ

وحدت: ر_ک اتحاد

وحي: _کا کردار ۷/۷۷ نیز ر_ک_ اور ملائکہ

ورد: _کا وقت ۷/۲۰۵؛ _کی اہمیت ۷/۲۰۵، ۲۰۶؛ _کے آداب ۷/۲۰۵؛ _میں آواز ۷/۲۰۵

ورع: ر_ک تقوی

وضو: _کی اہمیت ۸/۱۱

وطن پرستي: _کے آثار ۷/۱۱۰

وعدہ: ر_ک بنی اسرائیل، بہشت، خدا اور مؤمنین

وعید:ر_ک خدا

ولایت:سقوط_۸/۳۴ ;ناپسندیدہ_۸/۷۳;_میں اولویت ۷/۵۷نیزر_ک انصار، خدا، مؤمنین، مسجد الحرام، مہاجرین

"ہ"

ہاتھ:_قطع کرنا ۷/۱۲۴

ہارون ؑ :استضعاف_۷/۱۵۰;قتل_کی سازش ۷/۱۵۰ ;_اور بنی اسرائیل کی گمراہی ۷/۱۵۰;_اور بنی اسرائیل کی گوسالہ پرستی ۷/۱۵۰، ۱۵۱;_اور گمراہ لوگ۷/۱۵۰، ۱۵۱;_اور موسی ؑ ۷/۱۵۰;_کا انتصاب ۱۴۲;_کا ضعف ۷/۱۵۰، ۱۵۱;_کا قصہ ۷/۱۴۲، ۱۵۰، ۱۵۱;_کا کردار ۷/۱۱۱، ۱۲۲;_کا مبارزہ ۷/۱۵۰;_کا ہدایت کرنا ۷/۱۱۱;_کی تبلیغ ۷/۱۱۱;_کی خواہشات۷/۱۵۰;_کی سزا ۷/۱۱۱ ;_کی سزا میں تأخیر۷/۱۱۱;_کی شرک ستیزی ۷/۱۵۰;_کی قیادت ۷/۱۴۲;_کی مسؤلیت ۷/۱۴۲، ۱۵۰;_کی موسی ؑ سے برادری ۷/۱۴۲;_کے لئے استغفار ۷/۱۵۱;_کے لئے رحمت کی درخواست ۷/۱۵۱نیزر_ک بنی اسرائیل اور موسی (ع)

ہٹ دھرمي:ر_ک انسان، بنی اسرائ ل، آل فرعون اور قوم عاد، کفا رمکہ

ہجرت:صدر اسلام میں_۸/۷۲;مدینہ کی طرف_۸/۷۴، ۷۵;مدینہ کی طرف_ترک کرنا ۸/۷۴، ۷۵ ;_کی ارزش ۸/۷۲، ۷۴;_کی اہمیت ۸/۷۲;_کے آثار ۸/۷۴، ۷۵نیزر_ک شعیب ؑ ، صالح ؑ ، لوط ؑ ، مؤمنین اور مسلمان

ہدایت:تاثیر_کی شرائط ۷/۱۸۶;روش_۷/۶۹، ۹۶، ۹۸، ۱۰۱، ۱۵۹، ۱۸۱، ۱۹۴;زمینہ_۷/۴۳، ۱۵۸، ۱۷۶، ۱۹۴، ۲۰۴، ۸/۲۳;موانع_۷/۱۳۱، ۱۸۵، ۱۸۶;_سے اعراض کرنے والے ۷/۱۴۶;_سے محرومیت ۸/۲۳;_کا منشاء ۷/۸۹، ۱۷۸، ۱۸۶;_کی اہمیت ۷/۵۲، ۹۴، ۱۵۹;_کی شرائط ۸/۲۳;_کے اسباب ۷/۴۳، ۱۲۶، ۱۴۶، ۱۸۵، ۲۰۳;_کے وسائل ۷/۱۸۱;_میں احساسات ابھارنا ۷/۵۹;_میں برہان ۷/۷۳;_ناپذي-----ر---ی ۷/۱۸۵

نیزر_ک آل فرعون ، انبیاء، ایمان، بنی اسرائ ل، حاکمین، حیات، خدا، رفاہ، عمل صالح کا شکر، فرعو---ن، کفار، مؤمنین، عوام اورہدایت گر افراد

ہدایت کرنے والے: ٧/١٨١_کی حق طلبی ٧/١٨١؛_کی صفات ٧/١٨١؛_کی مسؤلیت ٧/١٥٩؛_اور حق ٧/١٥٩
ہفتہ:_کی تعطیل ٧/١٦٣، ١٦٤نیز ر_ک شکار اور یہود
ہلاکت: پانی کے ذریعے_٨/٥٤؛ رعشہ کے ذریعے_٧/٧٨، ٩١؛ زینہ_٨/٧٣؛ غرق کے ذریعے_٧/٦٤؛_پر راضی ہونا ٨/٢٣؛_کے اسباب ٨/٤٢، ٥٣
ہم بستگی: ر_ک اتحاد
ہمسر (بیوی)_سے آمیزش ترک کرنا ٧/٨١؛_کا کردار ٧/٨٩؛_کے حقوق ٧/٨١؛_کے ساتھ سکون ٧/١٨٩
ہوا: بشارت دینے والی_٧/٥٧؛ کا کردار ٧/٥٧؛_کی حرکت ٧/٥٧؛_کی طاقت ٧/٥٧
ہواپرست لوگ: ر_ک علماء
ہواپرستی (خواہش پرستی):_سے اجتناب ٧/١٧٦؛_کی سزا ٧/١٧٩؛_کے آثار ٧/١٨٦، ١٧٨نیز ر_ک بلعم باعورا
ہود علیہ السلام: تکذیب_٧/٦٦؛ تنزیہ_٧/٦٧؛ رسالت_کا تعدد ٧/٦٨؛ رسالت_کی تکذیب کی سزا ٧/٧١، ٧٢؛ نبوت_٧/٦٥، ٦٧، ٦٨، ١٠٣؛ نبوت_کی تکذیب کے آثار ٧/٧١؛ نبوت_کی تکذب کے عوامل ٧/٧٩؛ نبوت_کے مکذبین ٧/٧٠؛_اور قوم عاد ٧/٦٥، ٦٨، ٧١؛_اور مشرکین ٧/٧١؛_پر ایمان کے موانع ٧/٧١؛_پر تہمت ٧/٦٦؛_کا سلوک ٧/٧١؛_کا عقیدہ ٧/٦٨؛_کا قصہ ٧/٥٦، ٦٦، ٦٧، ٦٨، ٦٩، ٧٠، ٧١، ٧٢؛_کا مجادلہ ٧/٧١؛_کی استقامت ٧/٦٨؛_کی امانتداری ٧/٦٨؛_کی پہلی دعوت ٧/٦٥؛_کی تبلیغ ٧/٦٥، ٦٨؛_کی تعلیمات ٧/٦٥، ٦٩، ٧٠؛_کی تنبیہات ٧/٧٠؛_کی توقعات ٧/٧١؛_کی خیر خواہی ٧/٦٨؛_کی دعوت ٧/٥٦، ٦٩، ٧٠، ٧١؛_کی دلسوزی ٧/٦٥؛_کی رسالت ٧/٧٠؛_کی رسالت کے مقاصد ٧/٦٩؛_کی صداقت ٧/٦٨، ٧٠؛_کی قوم عاد سے رشتہ داری ٧/٦٥؛_کی مسؤلیت ٧/٦٥؛_کی مہربانی ٧/٦٧؛_کی نجات ٧/٧٣؛_کے خلاف مبارزہ ٧/٦٦، ٧٠؛_کے فضائل ٧/٦٥، ٦٨؛_کے مقامات ٧/٦٧، ٦٨؛_کے نواہی ٧/٦٥؛
نیز ر_ک ایمان اور قوم عاد

"ي"

یأس (مایوسي): رحمت خدا سے _ ۷/۱۵۳؛ _ پر سرزنش ۷/۱۵۳ نیز ر _ ک شعیبؑ، فتح، قوم لوطؑ مغفرت اور مؤمنین

یتیم: _ کی ضروریات پوری کرنا ۸/۳۱ ید بیضا: ر _ ک موسی (ع)

یعقوبؑ: اولاد _ ۷/۱۶۰

یہود: امتحان _ کا فلسفہ ۷/۱۶۸؛ تاریخ _ ۷/۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰؛ دریائے سرخ کے ساحلی _ ۷/۱۶۳؛ ذلت _ ۷/۱۶۷؛ صدر اسلام کے _ کا بے تقوی ہونا ۸/۵۶؛ صدر اسلام کے _ کی آگاہی ۷/۱۶۳؛ عہد شکن _ کا کفر ۸/۵۷؛ فاسق _ ۷/۱۶۳؛ قبل از اسلام کے _ ۷/۱۵۷؛ کافر _ ۸/۵۹؛ محرمات _ ۷/۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵؛ گناہ _ کی مغفرت ۷/۱۶۹؛ محمد ﷺ سے _ کی عہد شکنی ۸/۵۶؛ مدینہ کے _ کی عہد شکنی ۸/۵۶؛ نمازي _ ۷/۱۷۰؛ نافرمان _ کا شکنجہ ۷/۱۶۷؛ نافرمان _ کی ابتلاء ۷/۱۶۷؛ نافرمان _ ۷/۱۶۹؛ _ اور ایلہ کے مصلحین ۷/۱۶۵؛ _ اور تورات ۷/۱۶۹؛ _ اور مال حرام ۷/۱۶۹؛ _ اور محمد ﷺ ۷/۱۵۷؛ _ پر با مشقت فرائض ۷/۱۵۷؛ _ پر حرام شکار ۷/۱۶۳؛ _ حاکم ۷/۱۶۷؛ _ کا امتحان ۷/۱۶۸؛ _ کا انحطاط ۷/۶۸؛ _ کا بے تقوی ہونا ۸/۵۶؛ _ کا برزخی عذاب ۷/۱۶۷؛ _ کا خباءث سے استفادہ ۷/۱۵۷؛ _ کا دنیوی عذاب ۷/۱۶۷؛ _ کا شکنجہ ۷/۱۶۷؛ _ کا عصیان ۸/۵۹؛ _ کا عقیدہ ۷/۱۶۹، ۸/۵۹؛ _ کا طیبات سے پرہیز ۷/۱۵۷؛ _ کی آساءش ۷/۱۶۸؛ _ کی آساءش کا فلسفہ ۷/۱۶۸؛ _ کی آگاہی ۷/۱۶۹؛ _ کی جنگ افروزی ۸/۶۵؛ _ کی سخت زندگی ۷/۱۶۷؛ _ کی عہد شکنی ۷/۱۶۹، ۸/۵۶، ۵۹؛ _ کی فلاح کی شرائط ۷/۱۵۷؛ _ کی مسلمانوں سے عہد شکنی ۸/۵۶؛ _ کی مسؤلیت ۷/۱۵۸، ۱۵۷؛ _ کی مشکلات کا فلسفہ ۷/۱۶۸؛ _ کی نجات کے اسباب ۷/۱۶۷؛ _ کی نعمات ۷/۱۶۸؛ _ کے صالحین ۷/۱۶۸، ۱۷۰؛ _ کے گناہ کا زینہ ۷/۱۶۹؛ _ میں بدعت ۷/۱۵۷؛ _ میں خرافات ۷/۱۵۷؛ _ میں گناہان کبیرہ ۷/۱۶۴؛ _ میں مچھلی کا شکار ۷/۱۶۳، ۷/۱۶۴؛ _ میں نماز ۷/۱۷۰؛ _ میں ہفتہ کا دن ۷/۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵؛ _ مدینہ کا کفر ۸/۵۶؛ یہودی دنیا طلب ۷/۱۶۹، ۱۷۰؛ یہودی دنیا طلب افراد کا گناہ ۷/۱۶۹؛ یہودی دنیا طلب افراد کی بے عقلی ۷/۱۶۹؛ یہودی دنیا طلبوں کا عقیدہ ۷/۱۶۹؛ یہودی گمروہ ۷/۱۶۸؛ یہودی گناہگار ۷/۱۶۸ نیز ر _ ک ایلہ، خدا، محمد ﷺ اور مسلمان

یہودیت: _ کا تداوم ۷/۱۶۷؛ _ کی تعلیمات ۷/۱۵۶؛ _ میں واجبات ۷/۱۵۶

فهرست

آیت ۴۲ .... ۳
آیت ۴۳ .... ۵
آیت ۴۴ .... ۱۰
آیت ۴۵ .... ۱۲
آیت ۴۶ .... ۱۴
آیت ۴۷ .... ۱۸
آیت ۴۸ .... ۲۰
آیت ۴۹ .... ۲۲
آیت ۵۰ .... ۲۴
آیت ۵۱ .... ۲۶
آیت ۵۳ .... ۳۰
آیت ۵۴ .... ۳۴
آیت ۵۵ .... ۳۷
آیت ۵۶ .... ۳۹
آیت ۵۷ .... ۴۲
آیت ۵۸ .... ۴۵
آیت ۵۹ .... ۴۹
آیت ۶۰ .... ۵۲
آیت ۶۱ .... ۵۳

آیت ٦٢ .... ۵۵

آیت ٦٣ .... ۵۸

آیت ٦۴ .... ٦١

آیت ٦۵ .... ٦۴

آیت ٦٦ .... ٦٦

آیت ٦٧ .... ٦٨

آیت ٦٨ .... ٧٠

آیت ٦٩ .... ٧٢

آیت ٧٠ .... ٧٦

آیت ٧١ .... ٧٩

آیت ٧٢ .... ٨٣

آیت ٧٣ .... ٨۵

آیت ٧۴ .... ٩٠

آیت ٧۵ .... ٩۴

آیت ٧٦ .... ٩٧

آیت ٧٧ .... ٩٨

آیت ٧٨ .... ٩٩

آیت ٧٩ .... ١٠٢

آیت ٨٠ .... ١٠۴

آیت ٨١ .... ١٠٦

آیت ۸۲ .... ۱۰۸
آیت ۸۳ .... ۱۱۰
آیت ۸۴ .... ۱۱۲
آیت ۸۵ .... ۱۱۴
آیت ۸۶ .... ۱۲۱
آیت ۸۷ .... ۱۲۴
آیت ۸۸ .... ۱۲۷
آیت ۸۹ .... ۱۳۰
آیت ۹۰ .... ۱۳۶
آیت ۹۱ .... ۱۳۸
آیت ۹۲ .... ۱۴۰
آیت ۹۳ .... ۱۴۲
آیت ۹۴ .... ۱۴۴
آیت ۹۵ .... ۱۴۷
آیت ۹۶ .... ۱۵۰
آیت ۹۷ .... ۱۵۳
آیت ۹۸ .... ۱۵۵
آیت ۹۹ .... ۱۵۶
آیت ۱۰۰ .... ۱۵۸
آیت ۱۰۱ .... ۱۶۰

آیت ۱۰۲ .... ۱٦۳
آیت ۱۰۳ .... ۱٦۵
آیت ۱۰۴ .... ۱٦۹
آیت ۱۰۵ .... ۱۷۰
آیت ۱۰٦ .... ۱۷۲
آیت ۱۰۷ .... ۱۷۳
آیت ۱۰۸ .... ۱۷۵
آیت ۱۰۹ .... ۱۷٦
آیت ۱۱۰ .... ۱۷۷
آیت ۱۱۱ .... ۱۷۹
آیت ۱۱۲ .... ۱۸۱
آیت ۱۱۳ .... ۱۸۲
آیت ۱۱۴ .... ۱۸۴
آیت ۱۱۵ .... ۱۸۵
آیت ۱۱٦ .... ۱۸٦
آیت ۱۱۷ .... ۱۸۷
آیت ۱۱۸ .... ۱۸۹
آیت ۱۱۹ .... ۱۹۰
آیت ۱۲۰ .... ۱۹۱
آیت ۱۲۱ .... ۱۹۳

آیت ۱۲۲ ..... ۱۹۴

آیت ۱۲۳ ..... ۱۹۶

آیت ۱۲۴ ..... ۱۹۸

آیت ۱۲۵ ..... ۱۹۹

آیت ۱۲۶ ..... ۲۰۱

آیت ۱۲۷ ..... ۲۰۴

آیت ۱۲۸ ..... ۲۰۷

آیت ۱۲۹ ..... ۲۱۱

آیت ۱۳۰ ..... ۲۱۴

آیت ۱۳۱ ..... ۲۱۶

آیت ۱۳۲ ..... ۲۱۹

آیت ۱۳۳ ..... ۲۲۰

آیت ۱۳۴ ..... ۲۲۳

آیت ۱۳۵ ..... ۲۲۶

آیت ۱۳۶ ..... ۲۲۸

آیت ۱۳۷ ..... ۲۳۱

آیت ۱۳۸ ..... ۲۳۵

آیت ۱۳۹ ..... ۲۳۹

آیت ۱۴۰ ..... ۲۴۰

آیت ۱۴۱ ..... ۲۴۲

آیت ۱۳۲ .... ۲۳۶
آیت ۱۳۳ .... ۲۵۱
آیت ۱۳۴ .... ۲۵۶
آیت ۱۳۵ .... ۲۵۹
آیت ۱۳۶ .... ۲۶۳
آیت ۱۳۷ .... ۲۶۷
آیت ۱۳۸ .... ۲۶۹
آیت ۱۳۹ .... ۲۷۲
آیت ۱۵۰ .... ۲۷۵
آیت ۱۵۱ .... ۲۸۱
آیت ۱۵۲ .... ۲۸۳
آیت ۱۵۳ .... ۲۸۵
آیت ۱۵۴ .... ۲۸۹
آیت ۱۵۵ .... ۲۹۱
آیت ۱۵۶ .... ۲۹۶
آیت ۱۵۷ .... ۳۰۲
آیت ۱۵۸ .... ۳۰۹
آیت ۱۵۹ .... ۳۱۳
آیت ۱۶۰ .... ۳۱۵
آیت ۱۶۱ .... ۳۲۱

آیت ۱٦۲ .... ۳۲٦
آیت ۱٦۳ .... ۳۲۸
آیت ۱٦۴ .... ۳۳۲
آیت ۱٦۵ .... ۳۳٦
آیت ۱٦٦ .... ۳۳۹
آیت ۱٦۷ .... ۳۴۱
آیت ۱٦۸ .... ۳۴۵
آیت ۱٦۹ .... ۳۴۷
آیت ۱۷۰ .... ۳۵۳
آیت ۱۷۱ .... ۳۵۵
آیت ۱۷۲ .... ۳۵۸
آیت ۱۷۳ .... ۳٦۳
آیت ۱۷۴ .... ۳٦۵
آیت ۱۷۵ .... ۳٦٦
آیت ۱۷٦ .... ۳٦۹
آیت ۱۷۷ .... ۳۷۳
آیت ۱۷۸ .... ۳۷۵
آیت ۱۷۹ .... ۳۷۷
آیت ۱۸۰ .... ۳۸۱
آیت ۱۸۱ .... ۳۸۵

آیت ۱۸۲ .... ۳۸۶

آیت ۱۸۳ .... ۳۸۸

آیت ۱۸۴ .... ۳۸۹

آیت ۱۸۵ .... ۳۹۱

آیت ۱۸۶ .... ۳۹۴

آیت ۱۸۷ .... ۳۹۷

آیت ۱۸۸ .... ۴۰۰

آیت ۱۸۸ .... ۴۰۵

آیت ۱۹۰ .... ۴۰۸

آیت ۱۹۱ .... ۴۱۱

آیت ۱۹۲ .... ۴۱۲

آیت ۱۹۳ .... ۴۱۳

آیت ۱۹۴ .... ۴۱۵

آیت ۱۹۵ .... ۴۱۷

آیت ۱۹۶ .... ۴۲۰

آیت ۱۹۷ .... ۴۲۲

آیت ۱۹۸ .... ۴۲۳

آیت ۱۹۹ .... ۴۲۵

آیت ۲۰۰ .... ۴۲۷

آیت ۲۰۱ .... ۴۲۹

آیت ۲۰۲ .... ۴۳۱
آیت ۲۰۳ .... ۴۳۲
آیت ۲۰۴ .... ۴۳۵
آیت ۲۰۵ .... ۴۳۶
آیت ۲۰۶ .... ۴۳۸
۸. سورۃ الأنفال ۴۴۱
آیت ۱ .... ۴۴۱
آیت ۲ .... ۴۴۶
آیت ۳ .... ۴۴۸
آیت ۴ .... ۴۵۰
آیت ۵ .... ۴۵۲
آیت ۶ .... ۴۵۵
آیت ۷ .... ۴۵۷
آیت ۸ .... ۴۶۱
آیت ۹ .... ۴۶۳
آیت ۱۰ .... ۴۶۶
آیت ۱۱ .... ۴۶۸
آیت ۱۲ .... ۴۷۳
آیت ۱۳ .... ۴۷۵
آیت ۱۴ .... ۴۷۷

آیت ۱۵ .... ۴۷۹
آیت ۱۶ .... ۴۸۱
آیت ۱۷ .... ۴۸۲
آیت ۱۸ .... ۴۸۵
آیت ۱۹ .... ۴۸۶
آیت ۲۰ .... ۴۸۸
آیت ۲۱ .... ۴۹۰
آیت ۲۲ .... ۴۹۱
آیت ۲۳ .... ۴۹۳
آیت ۲۴ .... ۴۹۵
آیت ۲۵ .... ۴۹۹
آیت ۲۶ .... ۵۰۱
آیت ۲۷ .... ۵۰۵
آیت ۲۸ .... ۵۰۷
آیت ۲۹ .... ۵۱۰
آیت ۳۰ .... ۵۱۲
آیت ۳۱ .... ۵۱۴
آیت ۳۲ .... ۵۱۶
آیت ۳۳ .... ۵۱۸
آیت ۳۴ .... ۵۲۰

آیت ۳۵ ..... ۵۲۳

آیت ۳۶ ..... ۵۲۵

آیت ۳۷ ..... ۵۲۸

آیت ۳۸ ..... ۵۳۰

آیت ۳۹ ..... ۵۳۳

آیت ۴۰ ..... ۵۳۵

آیت ۴۱ ..... ۵۳۶

آیت ۴۲ ..... ۵۴۳

آیت ۴۳ ..... ۵۴۷

آیت ۴۴ ..... ۵۵۱

آیت ۴۵ ..... ۵۵۳

آیت ۴۶ ..... ۵۵۴

آیت ۴۷ ..... ۵۵۷

آیت ۴۸ ..... ۵۵۹

آیت ۴۹ ..... ۵۶۳

آیت ۵۳ ..... ۵۶۷

آیت ۵۴ ..... ۵۷۰

آیت ۵۵ ..... ۵۷۲

آیت ۵۶ ..... ۵۷۳

آیت ۵۷ ..... ۵۷۶

آیت ۵۸ .... ۵۷۸
آیت ۵۹ .... ۵۸۱
آیت ٦۰ .... ۵۸۳
آیت ٦۱ .... ۵۸۷
آیت ٦۲ .... ۵۹۰
آیت ٦۳ .... ۵۹۲
آیت ٦۴ .... ۵۹۵
آیت ٦۵ .... ۵۹۸
آیت ٦٦ .... ٦۰۱
آیت ٦۷ .... ٦۰۵
آیت ٦۸ .... ٦۰۹
آیت ٦۹ .... ٦۱۱
آیت ۷۰ .... ٦۱۴
آیت ۷۱ .... ٦۱۷
آیت ۷۲ .... ٦۲۰
آیت ۷۳ .... ٦۲۵
آیت ۷۴ .... ٦۲۷
آیت ۷۵ .... ٦۳۰
اشاریوں سے استفادہ کی روش ٦۳۵
ملاحظات: ٦۳٦

اشاریے ۶۳۷

"آ" ۶۳۷

"الف" ۶۴۰

"ب" ۶۵۳

"پ" ۶۵۸

"ت" ۶۵۹

"ث" ۶۶۴

"ج" ۶۶۴

"چ" ۶۶۷

"ح" ۶۶۷

"خ" ۶۶۹

"د" ۶۷۴

"ذ" ۶۷۷

"ر" ۶۷۷

"ز" ۶۷۹

"س" ۶۸۰

"ش" ۶۸۲

"ص" ۶۸۵

"ض" ۶۸۶

"ط" ۶۸۶

"ظ" ٦٨٦
"ع" ٦٨۷
"غ" ٦٩١
"ف" ٦٩٣
"ق" ٦٩٥
"ک" ۷٠٠
"گ" ۷٠٣
"ل" ۷٠۴
"م" ۷٠٥
"ن" ۷١۷
"و" ۷٢٠
"ہ" ۷٢١
"ي" ۷٢٣